PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN DEBATES

23rd June, 1967

14th Rabi-ul-Awwal, 1387 A.H.

Vol. V—No. 26

Part VI

OFFICIAL REPORT

CONTENTS

Friday, the 23rd June, 1967

		Page
Recitation from the Holy Qur'an	...	6543
Suspension of the Question Hour	...	6544
The West Pakistan Budget (General) 1967-68—		
Discussion on the General Budget as a whole (contd.)	...	6546
EVENING SITTING		
The West Pakistan Budget (General) 1967-68—		
Discussion on the General Budget as a whole (concd.)	...	6678

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 23rd June, 1967

جمعتہ المبارک - ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ
عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ۝ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ
مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ
فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

(پ ۱۰ - س ۹ - ع ۱۰ - آیات ۲۵ تا ۲۸)

اللہ نے بہت سے موقعوں پر تم کو مدد دی ہے اور خاص کر جنگ حنین کے دن جبکہ تم کو اپنی فوج کی کثرت پر بڑا گھمنڈ تھا تو وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین باوجود اتنی فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے پھر (اس کے فوراً بعد) اللہ نے اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر تسکین نازل فرمائی اور تمہاری مدد کو فرشتوں کے لشکر جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے آسمان سے اتارے اور کافروں پر سخت عذاب نازل کیا اور کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اللہ نے اس کے بعد جس پر چاہی مہربانی سے توجہ فرمائی اور اللہ تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ مسلمانو، مشرک تو نرے نجس ہیں تو اس سال کے بعد وہ نہ کعبہ کے پاس تک جانے پائیں۔ اور اگر (اس ترک تعلق سے) تم کو مفلسی کا خوف ہے تو اللہ چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے

صدق اللہ العلی العظیم

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - جناب والا - میں یہ تجویز کروں گا کہ چونکہ بہت سے دوستوں نے جناب کی خدمت میں اپنے نام اس غرض سے دئیے ہیں کہ وہ جنرل بجٹ کی عام بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں ، اس لئے اگر میرے محترم دوست خواجہ محمد صفدر صاحب اتفاق فرمائیں تو آج Question Hour کو suspend فرمایا جائے - اور بھی سوالات ۵ جولائی کو لے لئے جائیں - تا کہ بہت سے دوستوں کو بحث میں حصہ لینے کا موقع مل سکے - ورنہ جو وقت آپ کے پاس ہے اس کے پیش نظر زیادہ ممبروں کو موقع نہیں مل سکے گا اور ان کے مطالبات یا خیالات یا جذبات سے ہاؤس اور خصوصاً حکومت واقف نہیں ہو سکے گی -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - وقفہ سوالات کو معطل کرنے پر مجھے اعتراض نہیں - لیکن میں جناب وزیر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی بہت بڑی پارٹی کے کتنے ارکان اس وقت ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ؟ اگر معزز ارکان کو اپنے علاقوں کے متعلق یا ملکی مسائل پر اظہار خیال کرنا ہے تو ان کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ کم از کم چالیس کی تعداد میں اس ایوان میں تشریف لائیں - محض خالی ایوان میں تقریریں کرنے سے یا خالی بنچوں کو تقریریں سنانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا -

وزیر زراعت - جناب والا - ابھی جب تقریریں شروع ہوں گی تو ممبران بھی آ جائیں گے -

مسٹر حمزہ - وہ تو نو بجے آتے ہیں -

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب - آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں -

خواجہ محمد صفدر - مجھے کوئی اعتراض نہیں -

جیسا کہ قائد ایوان نے فرمایا ہے ٹھیک ہے لیکن ہمیں ان حالات سے سبق سیکھنا چاہئے - جب پہلے یہ پروگرام تیار کیا گیا تھا تو دو دن مقرر کئے گئے تھے مگر میری نہایت ہی دردمندانہ درخواست پر قائد ایوان نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ تین دن کر لیں - حقیقت یہ ہے کہ ایوان میں عام بحث کرنے کے لئے ۵ دن مقرر کرنے چاہئیں - مرکزی اسمبلی کے بجٹ سے ہمارا بجٹ زیادہ وسیع ہے - یہاں وسعت سے میری مراد زیادہ رقوم نہیں ہیں بلکہ زیادہ کام کاج ہے - ہمارے محکمہ جات زیادہ ہیں - مرکز میں اتنے دن عام بحث کے لئے رکھے جاتے ہیں میرا خیال ہے یہاں بھی پانچ چھ روز معزز ممبران کو ملنے چاہئیں - میں اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ بہت سے دوستوں نے تقریریں کرنی ہیں عرض کروں گا کہ وقفہ سوالات کو معطل کر دیں - لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ آئندہ سال کے لئے یہ تین دن کم ہوں گے - اس کے لئے ۵ دن کریں - اور دونوں قوت کی نشستیں ہوں تاکہ اچھی طرح چھان پھٹک ہو جائے -

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب میرے پاس ۴۲ ممبران کی فہرست ہے جنہوں نے تقریریں کرنی ہیں -

خواجہ محمد صفدر - اگر آپ ہر ایک تقریر کے لئے ۱۵ منٹ دیں تو کوئی تقریر نہیں ہو سکے گی - کم از کم اتنے وقت میں کوئی تقریر نہیں کر سکتا - اس کے لئے ۱۲ گھنٹے چاہئیں اور دو دن چاہئیں - ابھی آپ نے کچھ زیادہ وقت نہیں دیا - ممبران کو سال بھر کے بعد کچھ وقت ملتا ہے اور اپنے اپنے علاقہ کی مشکلات کو بیان کرنا ہوتا ہے - انہیں اپنے صوبہ ، اپنے علاقہ اور اپنے ضلع کے مسائل سے حکومت کو آگاہ کرنا ہوتا ہے - اس لئے میں قائد ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آئندہ کے لئے کوئی سبق حاصل کریں -

وزیر خوراک - میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ

آئندہ کوشش کی جائے گی کہ سب کو اتنا وقت مل جائے جس میں اس قسم کی صورت حال پیدا نہ ہو ۔

Mr. Speaker : In view of the sense of the House, the Question Hour is suspended.

The questions for today and the Short Notice Question for today, would be taken up on the 5th of July.

THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) 1967-68

DISCUSSION ON THE GENERAL BUDGET AS A WHOLE (*contd*).

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the General Budget as a whole. Yes Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - بجٹ پر عام بحث کے دوران میرے کان جن حکمرانوں کی تعریف و توصیف سننے کے عادی تھے - میری تمام تر توقع اور کوشش کے باوجود اپنے ساتھی اور معزز ارکان جن کو میں کامیاب سیاست دان کہوں گا سے تعریف نہ سن سکا - میرے خیال میں اسمبلی کے معزز ارکان اپنے بہت بڑے محسن کا نام لینا بھول گئے جن کے بارے میں مجھے یاد ہے ایک پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو اب سابقہ ہو چکے ہیں کہا تھا کہ اگر جنگ کے زمانہ میں وہ لاہور میں قیام پذیر نہ ہوتے تو خاکم بدھن ، لاہور پر ہندوستان کا قبضہ ہو جاتا -

جناب سپیکر - جناب زین نورانی صاحب نے اپنے نور کی روشنی محض ہمارے گورنر سردار محمد موسیٰ خان پر ڈالی - مجھے از حد افسوس ہے کہ انہیں ملک امیر محمد خان کو جو ان دنوں کالا باغ کی تاریکی میں گھرے ہوئے ہیں بالکل بھول گئے - محض اس لئے کہ ''اے منصب ہم تجھے کتنا لاڈ کرتے ہیں'' -

میں ان کی مبارکباد کو کس طرح درست تسلیم کرلوں - اس میں شک نہیں کہ ہماری مبارک باد حلق سے اوپر تک ہی ہوتی ہے -

اور حزب اقتدار کے بیشتر افراد رسمی مبارک دینے کے بعد یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ ہماری طرح اس صوبہ کی بد انتظامی کا رونا اس ایوان میں روئیں ۔

جناب سپیکر ۔ ہماری حکومت ترقی کے بڑے بلند بانگ دعوے کرتی ہے ۔ میرے نزدیک ملک کی ترقی اور خوشحالی کا سب سے بنیادی اصول اور تقاضا یہ ہے کہ عوام خوشحال ہوں اور عوام کو روزگار مہیا کرنا میں ہر مہذب حکومت کا فرض اولین سمجھتا ہوں ۔ آئیے اپنی حکومت کی کارگذاریوں کو اس معیار پر پرکھیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں حکومت کے جاری کردہ Outline of the Third Five Year Plan کے صفحہ ۱۳ سے پڑھتا ہوں ۔

"A not very satisfactory aspect of the economy is the situation regarding employment; it is difficult to make any precise estimates of the increase in employment over the last 15 years. But it is quite apparent that there is a widespread under-employment in the rural areas. Rough estimates indicate that such under-employment in the rural areas amounted to approximately 50 lacs idle men in 1950 and will be nearly 80 lacs in 1965."

جناب سپیکر ۔ حکومت خود تسلیم کرتی ہے کہ ہمارے ملک کی مجموعی آبادی میں ۲۰ فیصد لوگ بے کار یا نیم بے کار ہیں ۔ میں حکومت سے دریافت کرتا ہوں کہ وہ ان اعداد و شمار کے مطابق ترقی معکوس کی موجودگی میں کس طرح دعویٰ کرتے ہیں کہ ۱۹۸۵ء میں ملک میں کوئی بے کار نہیں رہے گا ۔

جناب سپیکر ۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے ۔ جس طریقہ کو ہماری حکومت بھی پسند کرتی ہے کہ ملک کی غریب آبادی کو بھوکوں مار دیا جائے ۔ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں حکومت خود تسلیم کرتی ہے کہ ملک میں مزدوروں کی تعداد میں ۳۶ سے ۴۵ لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے ۔ حکومت یہ بھی تسلیم کرتی ہے کہ زراعت میں مزید گنجائش نہیں ۔ زراعت میں مواقع دن بدن کم ہو رہے ہیں ۔ کیونکہ ہماری حکومت مشینی زراعت پر بے وقت زور دے رہی ہے ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے اختتام پر اگر حالات نہ بدلے تو کم سے کم ۹۵ لاکھ افراد بے روزگار یا نیم بے روزگار ہوں گے ۔ جناب سپیکر ۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ حکومت روزمرہ ان تمام واضح اور یقینی اعداد و شمار کے ہوتے ہوئے کیوں یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہماری قوم پہلے کی نسبت خوشحال ہے ۔ یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ خوشحالی چند گھرانوں میں ہے یا حکمرانوں میں ہے ۔ عوام کے حصے میں ان کی قسمت میں محض بھوک اور بے روزگاری ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب صدر مملکت نے پنج سالہ منصوبے کے پیش لفظ میں فرمایا ہے کہ قومی آمدنی میں ۶۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ ہوا ہوگا ۔ کیا ہی اچھا ہوتا اور کیا ہی مناسب ہوتا کہ اگر جناب صدر یہ بھی اعتراف فرماتے کہ جو قومی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے اس کا بیشتر حصہ چند گھرانوں میں سمٹ کر آ گیا ہے اگر وہ حقیقت پسندی سے کام لیں تو ان کے لئے یہ لازمی تھا کہ وہ ساتھ ہی ساتھ دولت کے ارتکاز کے بھی اعداد و شمار پیش کرتے پھر ہم جائزہ لے سکتے تھے کہ ملک میں پھیلی ہوئی دولت کی عدم مساوات کس حد تک ہے اور اس سے عام لوگوں کو کیا فائدہ پہونچتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ہمارے آئین میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کے جو بنیادی اصول ہیں ان میں سے نواں اصول یہ ہے :۔

"9.—Well-being of the People.

The well-being of the people, irrespective of caste, creed or race, should be secured—

(*a*) by raising the standard of living of the common man;

(*b*) by preventing the undue concentration of wealth and means of production and distribution in the hands of a few, to the detriment of the interest of the common man; and

(*c*) by ensuring an equitable adjustment of rights between employers and employees and between landlords and tenants."

میں جناب صدر سے یا قائد ایوان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا وہ مجھے بتاسکیں گے کہ آپ کے اپنے آئین میں جس کی آپ قسمیں کھاتے ہیں اور جس کی تعریف و توصیف میں منہ کھولتے ہیں آپ نے ان بنیادی اصولوں پر کیوں عمل نہیں کیا ۔ کسی بھی فلاحی مملکت کو دیکھئے اس کے ذمہ دوسرا فریضہ سستی غذا بہم پہنچانا ہے ۔ کل جو کچھ بھی قائد ایوان نے اس ایوان میں فرمایا اگر اس کے بارے میں اختصار سے کام لوں تو وہ یہ تھا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے میں جو زراعتی میدان میں کامیابیاں تیز رفتاری سے حاصل کی گئی ہیں جن پر وہ نازاں تھے ۔ میں ان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ بقول آپ کے غذائی پیداوار کا جب تمام تر انحصار آب و ہوا پر اور آب و ہوا کی سازگاری پر ہے تو آپ کروڑھا کروڑ روپیہ محکمہ زراعت یا ان محکموں پر جن کا زراعت سے بلاواسطہ تعلق ہے کیوں خرچ کرتے جا رہے ہیں اور اس سے قوم کو کیا فائدہ پہونچا ہے ۔ ۲ جون کے میرے ایک سوال کے جواب میں انھوں نے فرمایا تھا کہ ۴۹ - ۱۹۴۸ء میں ۳۹ لاکھ ۸۵ ہزار ٹن گندم پیدا ہوئی اور فی ایکڑ پیداوار اس سال ۱۱۴۷ تھی ۔ ۵۸ - ۱۹۵۷ء میں ۳۵ لاکھ ۵۷ ہزار ٹن گندم پیدا ہوئی ۔ اور پیداوار فی ایکڑ ۹۴۸ تھی ۔ لیکن ۶۶ - ۱۹۶۵ء میں صرف ۳۸ لاکھ ۵۴ ہزار ٹن گندم پیدا ہوئی اور فی ایکڑ پیداوار ۱۹۴۸ء میں ۱۱۴۷ تھی اور ۶۶ - ۱۹۶۵ء میں ۱۰۴۱ تھی ۔

جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ قوم کو کروڑھا روپیہ کا زیر بار کرکے اور غیروں کی اقتصادی غلامی میں قوم کو جکڑنے کے بعد آب و ہوا کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں ان کے متعلق اردو میں کہا جاتا ہے کہ ''ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا'' یعنی کام تو خود ٹھیک نہ کریں اور آب و ہوا کو تمام تر ذمہ دار ٹھہرا دیں ۔ یہ کن حالات میں ہے ۔ Outline of Third Five Year Plan کے صفحہ ۵ اور ۶ پر یہ فرماتے ہیں ۔

"One of the important shifts in emphasis that is noticeable from a study of the sectoral distribution of investment during this period is the gradual increase

فرماتے ہیں کہ زراعت پر ۵۵ - ۱۹۵۰ء میں کل اخراجات کا ۶ فی صد اور اب زراعت پر کل جو اخراجات کا ۱۵ فی صد خرچ کیا جا رہا ہے یعنی پہلے کی نسبت تین گنا زیادہ ۔ اس کے ساتھ ساتھ پنج سالہ منصوبہ میں جو اعداد و شمار دئے گئے ہیں ان میں ہماری حکومت خود تسلیم کرتی ہے کہ ہم پہلے سے تین گنا زراعت پر خرچ کرتے ہیں اور جو ہماری قومی مجموعی آمدنی ہے اس میں زراعت کا جو حصہ ہے وہ ۶۰ فی صدی سے کم ہو کر ۴۰ فی صد ہو گیا ہے ۔ قائد ایوان یہاں نہیں ہیں معلوم نہیں وہ کس چیز پر نازاں ہیں اور کس چیز پر ناز کرتے ہیں اگر ناکامیوں پر ناز کرنا ہے تو وہ ان کو نصیب ہو ۔ جناب سپیکر ۔ یہ رونا یہیں نہیں ختم ہو جاتا اس کے آگے فرماتے ہیں :

"There has also been an increase in emphasis on the development of water and power resources and the extension of transport and communication facilities....."

"The improvement in the framework of development is, however, already apparent. Water and land development programmes upto the middle of 1962 had brought 2.1 million acres of new land under cultivation while improving the supply of water to 7.6 million acres of old land....."

ان تمام ترقیات کے باوجود جناب قائد ایوان ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ۶۶ - ۱۹۶۵ء میں فی ایکڑ پیداوار ۱۰۰۱ من تھی اور پھر ان کو فخر ہے ان اعداد و شمار پر ۔ اور جب کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانی اور بجلی کی ترقی پر خصوصی طور پر توجہ دی ہے اور کروڑھا کروڑ روپیہ اس مد پر خرچ کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو پتہ ہوگا کہ واپڈا جس کے وسائل بہت وسیع ہیں اس پر ہماری قوم نے کیا کچھ نہیں خرچ کیا اور اس نے ہماری قوم کی دولت کو کس طرح ضائع کیا اور گل چھرے اڑائے ۔ اگر ان اخراجات کے باوجود ہماری حکومت کو اس سال ۱۰۰ کروڑ روپے کی گندم غیر ممالک سے درآمد کرنا پڑی تو اس کے بعد ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہماری قومی آمدنی میں جو ۱۹۶۶ء میں ۳۱۱ فی کس تھی اور ۱۹۶۷ء میں ۳۸۱ ہو گئی ہے تو کیا یہ محض ہمارے

ہمارے قومی مسائل کا مذاق اڑانا نہیں ہے ۔ میں جناب قائد ایوان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ جہاں قومی آمدنی میں ۱۷ فی صد کا اضافہ ہوا ہوا ہے وہاں اخراجات زندگی میں ۳۰ فی صد اضافہ ہوا ہے اور قومی معیار زندگی جو ہے وہ پہلے سے ۱۳ فی صدی کم ہو گیا ہے ۔ جناب سپیکر یہ تو اعداد و شمار ہیں اور ان کو ایک طرف رکھئے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے مطلب کی باتیں درمیان سے چن لیتے ہیں ۔ کیا آپ کو علم نہیں کہ آج وہ علاقے جو فاضل گندم پیدا کرتے ہیں وہاں گندم کا نرخ ۲۶ - ۲۷ روپے فی من ہے اور سابقہ صوبہ سرحد میں آج گندم ۳۰ - ۳۲ روپے فی من ہے ۔ یہ کونسا مہینہ ہے اور ابھی فصل چند دن ہوئے منڈیوں میں آئی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ کیا اس غذائی پالیسی کو کامیاب پالیسی گردانتے ہیں ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس غریب صوبے کی غریب آبادی جس کا بیشتر حصہ گندم خرید کر اپنی گذر اوقات کرتا ہے آج سے چند ماہ پہلے ۴۰ -۴۵ فی من گندم خریدنے پر مجبور ہوا ۔ حالانکہ آپ نے ۱۰۰ کروڑ روپیہ کی گندم درآمد کی ۔ اگر قائد ایوان اس ایوان میں یہ کہتے اور برملا کہتے کہ ان تمام علاقوں ، گاؤں اور بڑے بڑے شہروں کے لوگوں کو ان کی ضروریات کے مطابق غلہ بہم پہنچایا تو کم از کم اس کی نسبت مجھے علم ہے کہ غلہ بہم نہیں پہنچایا گیا ۔ خاص طور پر چھوٹے شہروں اور گاؤں کے لوگوں کی ضروریات کے مطابق صرف ۱۰ فی صدی پہنچایا گیا ۔ میں جانتا ہوں اور یہ حقیقت ہے کہ وہ نہیں مرے لیکن ان میں سے بیشتر سسکتے رہے اور میں ایسے سسکتے سے موت کو ترجیح دیتا ہوں ۔ جناب والا ۔ کل قائد ایوان نے اسی ایوان میں فرمایا تھا کہ محض ۲۰ فی صدی آبادی غلہ خریدتی ہے اور بقایا اس کو وہ ایک لاکھ ٹن ماہوار پونے انیس روپے فی من کے حساب سے غلہ دے رہے ہیں ۔ میں ان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا وہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ اس وقت مغربی پاکستان کے کتنے بڑے شہروں میں

راشن بندی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ بیشتر آبادی وہ تسلیم کریں یا نہ کریں کھلے بازاروں ہی سے گندم خریدتی ہے ۔ جناب وزیر موصوف فرماتے ہیں اپر مڈل کلاس خریدتی ہے اور لوگوں میں ایک طرح کا ہیجان پیدا ہو چکا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ خوف و ہراس ہم نے پیدا نہیں کیا خوف و ہراس تو آپ کی پالیسیوں نے، آپ کے کردار اور آپ کی ناکامیوں نے پیدا کیا ہوا ہے جو ان کو یہ بتاتی ہیں کہ عوام تکلیف میں ہیں اور گندم ۴۰ - ۴۵ روپیہ فی من بکتی ہے اور ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ کچھ سٹاک اپنے استعمال کے لئے خرید کر رکھ لے مگر یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے اگر اس کے وسائل اس کو اجازت دیں ۔ گھاٹے میں تو وہ شخص رہتا ہے جس نے دن کو کما کر شام کو آٹا خرید کر اپنا گذارہ کرنا ہوتا ہے ۔ ویسے قائد ایوان بڑے دولت مند ہیں ، وہ بڑے زمیندار ہیں ، وہ فرماتے ہیں کہ ان کو کاشتکاروں سے بہت محبت ہے میں اس کے بارے میں بھی عرض کر دوں گا مگر انہوں نے بیک جنبش قلم یہ حکم دے دیا اور ایوان میں یہ فرما دیا کہ گاؤں کی تمام کی تمام آبادی کے پاس اپنے سال بھر کی خوراک ہوتی ہے اور اس میں معین بھی شامل ہیں ۔ میں ان کی لاعلمی پر افسوس ہی کر سکتا ہوں اور کچھ نہیں ۔ جناب سپیکر ۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ مکئی ہم نے مہیا کی ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ عوام‌الناس سے اس حد تک خائف ہیں کہ آپ نے وعدہ کرنے کے باوجود مارچ اور اپریل میں اسمبلی کا اجلاس نہیں بلایا محض اپنی ناکامیوں سے ڈرتے ہوئے ، حزب اختلاف سے گریز کرنے کے لئے کہ وہ حکومت کو طشت از بام کریں گے کہ حکومت غذائی صورت حال کا مقابلہ کرنے سے قاصر رہی ہے ۔ ویسے جناب سپیکر عوام تو جانتے ہی ہیں کہ حکومت نہیں چاہتی کہ اسمبلی کا اجلاس ان ایام میں ہو ۔ جو کچھ اس ملک میں آجکل ہو رہا ہے اس کی تمام تر ذمہ‌داری ہمارے حکمرانوں پر ہے ۔ جناب سپیکر ۔ مکئی کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ جناب صدر

خود مکئی کھاتے ھیں بڑی اچھی بات ھے مگر میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ کی مکئی اس وقت صوبے میں موصول ھوئی کہ جب گندم کی فصل تیار ھو چکی تھی اور اس سے پہلے ھمارے علاقے کے لوگ مکئی کے لئے بھی ترستے رھے ۔ جناب سپیکر ۔ اب آئندہ کا پروگرام انہوں نے فرمایا ھے کہ ۱۹۷۰ء تک غذائی طور پر ھمارا ملک خود کفیل ھو جائے گا اور ان کا یہ جو نظر ثانی شدہ تیسرا پنجسالہ منصوبہ ھے ۔ اس میں یہ بتایا ھے کہ پبلک سیکٹر میں کل ۱۲ سو کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا اور اس میں ۳۵۰ کروڑ روپیہ محض زراعت کے لئے مختص کیا گیا اور ۱۹۷۰ء میں گندم کی کل پیداوار ۷۰ لاکھ ٹن ھوگی یعنی اس میں ۳۰ لاکھ ٹن کا اضافہ ھو جائے گا ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے لئے انہوں نے لوازمات بتائے ھیں ۔ کھاد کی تقسیم ، کھاد کی درآمد اور میکسیکو پاک گندم کی کاشت ، پانی کی بہم رسانی ۔ وقت بہت قلیل ھے ۔ میں یہ تسلیم کرتا ھوں کہ آپ باھر سے مناسب مقدار میں کھاد درآمد کر لیں گے اور اور آئندہ ۳۰ لاکھ ایکڑ میں میکسیکو پاک گندم کاشت کریں گے ۔

ایک ممبر ۔ اس پاک کے بارے میں آپ کا کیا خیال ھے ؟

مسٹر حمزہ ۔ پاک یا ناپاک کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا ۔ اگر وہ پاک ھوتے تو مجھے ان معروضات کے پیش کرنے کی ضرورت نہ ھوتی ۔ وہ تو لوگوں نے کافور ایک حبشی کا نام رکھ دیا تھا ایسے ھی پاک ھیں ۔ جناب سپیکر ۔ لیکن اس میں ایک بات مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ھے کہ جہاں تک کھاد کی سپلائی کا تعلق ھے انہوں نے کہا ھے کہ ۱۹۶۷ء میں ۱۰ لاکھ ٹن ، ۱۹۶۸ء میں ۱۲ لاکھ ٹن اور ۱۹۶۹ء میں ۱۳ لاکھ ٹن کھاد درآمد کریں گے اور ساتھ ھی انہوں نے یہ فرمایا ھے کہ ھم کھاد کے کارخانے لگا رھے ھیں ۔ حبی سنز ، داؤد اور آدم ۔ جناب سپیکر ۔ میں حیران ھوں کہ جن لوگوں کو کارخانے دئے جاتے

ھیں ان میں پیغمبروں کے نام بہت آتے ھیں ، مثلاً، یوسف ، ھارون ، آدم ، داؤد ، ایوب ، موسےٰ ۔ یہ نام تو پیغمبروں کے ھیں لیکن ان تمام کا کردار قارون کا ھے ۔ پیغمبروں کا نام رکھنے سے کچھ نہیں بنتا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں) ۔ جناب سپیکر ۔ مسٹر حمزہ کو اس قدر غصہ آیا لیکن اگر ان کی خواھش ھے کہ ان کے ھاں کوئی کارخانہ لگایا جائے تو یقیناً ان کی اس خواھش پر غور کیا جائے گا ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک شوگر مل کی منظوری آچکی ھے اور وھاں یہ مل لگائی جا رھی ھے اس کے لئے اگر حمزہ صاحب خواھش مند ھوں تو اس پر غور کیا جا سکتا ھے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا یہ ان کے اختیار میں ھے کہ وہ ان کو کارخانہ دے دیں ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر ان کے اختیار میں ھو تو وہ اپنے نام پر پہلے کرائیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ حمزہ صاحب کی درخواست پر پورا غور کیا جائے گا کیونکہ بہت سی باتیں ایسی ھوتی ھیں جن پر غور کیا جانا ضروری ھوتا ھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ھوں کہ یہ بحث غیر ضروری تھی ۔

مسٹر حمزہ ۔ وہ بے ایمان اور قوم فروش ھیں ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ جناب سپیکر ۔ میں ان کے ان ریمارکس پر protest کرتا ھوں ۔ آج وہ غیر معمولی سوز سے تقریر فرما رھے ھیں اور مجھے آپ کی وساطت سے صرف ان سے یہ دریافت کرنا ھوگا کہ جو یہ اعداد و شمار یا تفصیلات اس ایوان میں پیش کر رھے ھیں کیا یہ ان کے اپنے ذاتی معلومات کی بنا پر ھیں یا انھوں نے کسی اور سے حاصل کئے ھیں ۔ میں ان سے درخواست کروں گا غلط اعداد و شمار پیش نہ کریں

ان کا صحیح طور پر مطالعہ کرنا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی اعداد و شمار وہ ایوان میں پیش کر رہے ہیں یہ ان کی ناسمجھی کی بنا پر ہیں -

خواجہ محمد صفدر - یہ کس پوائنٹ پر کھڑے ہیں -

مسٹر حمزہ - اب جناب سپیکر جو سب سے اہم مسئلہ ہے اور جو فیصلہ کن ثابت ہوگا وہ یہ کہ آیا ۱۹۷۰ء تک ہمارا ملک غذائی طور پر خود کفیل ہو جائے گا یا نہیں - اس کے ساتھ ساتھ پانی کا مسئلہ بھی ہے - جناب سپیکر - پانی کے بارے میں تیسرا پانچ سالہ منصوبہ اور جو اس کا نظر ثانی شدہ پروگرام ہے جو ہمیں موصول ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ پہلے یہ اندازہ تھا کہ ۱۹۷۰ء میں ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین کو زائد پانی مہیا کیا جائے گا لیکن نظر ثانی شدہ پروگرام کے مطابق ایک کروڑ اور ۷۰ لاکھ تک کم کر دیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ ۱۹۶۹-۷۰ تک ہندوستان جو ۴۵ لاکھ ایکڑ زمین کو پانی مہیا کرتا ہے وہ بند کر دیا جائے گا - میں پوچھتا ہوں کہ کیا ایسی صورت میں کامیابی ہوگی - کامیابی تو اسی صورت ہو سکتی ہے اگر واپڈا ۱۹۶۹ء تک ۷ ہزار آٹھ سو ٹیوب ویل نصب کرے اور پرائیویٹ لوگ ۴۰ ہزار ٹیوب ویل نصب کریں - جناب سپیکر - یہ ٹھیک ہے لیکن میں ان قوم کے نمائندوں سے اور معزز اراکین اسمبلی سے پوچھتا ہوں کہ واپڈا جس پر یہ ذمہ داری ڈالی جا رہی ہے کیا آپ سابقہ تلخ تجربہ کی بنا پر یہ توقع کر سکتے ہیں کہ واپڈا پانی کی تمام ضروریات کو مہیا کرے گا - جناب سپیکر - اس کا جواب لازماً نفی میں ہے - اگر ہم حقیقت پسندی سے کام لیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ نظر ثانی شدہ تیسرے پنج سالہ منصوبے میں دئے گئے تخمینہ جات پورے نہیں ہوں گے -

ھمیں یہ توقع نہیں ھے کہ ھم زرعی ترقی کے لئے ضرورت کے مطابق پانی کی بہم رسانی کا انتظام کر سکیں ۔

"The key factor in determining the actual progress of the public sector ground-water development programme would be the size of the allocations. Even though water sector has been given considerably higher allocation in the first two years of the Plan than its share on a pro-rata basis, funds have not been adequate and if the short-fall in resources continue, there would be a serious danger of jeopardizing the water programme. It is, therefore, necessary to give SCRAP programme and the Irrigation Department tube-wells a very high priority and try to protect this programme notwithstanding the possible short-fall in resources."

جناب والا ۔ حکومت کو بذات خود یہ خدشہ ھے کہ ھم ضرورت کے مطابق وسائل مہیا نہیں کر سکتے ۔ اس کے ساتھ ھی ساتھ میں ضمناً واپڈا کے کارگذاری کے بارہ میں بھی عرض کرنا چاھتا ھوں ۔ ملتان کا بجلی گھر فیل ھوا ۔ لائل پور کا بجلی گھر ان کے تسلی دلانے کے باوجود نہیں چل سکا ۔ حیدرآباد کے بجلی گھر کا بوائلر پھٹ گیا تھا جس سے اس کی تمام مشینری تباہ ھو گئی ۔ چند دن پہلے لاھور میں بادامی باغ کا جنریٹر جل گیا تھا ۔ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ آپ کے اس واپڈا نے منگلا ڈیم میں پانی ڈالنے کے لئے کاشتکاروں کی کروڑوں روپے کی فصلوں کو ضائع کیا ۔ میں آپ کو بتا دوں کہ یہ منگلا ڈیم جس پر آپ امید لگائے بیٹھے ھیں یہ بر وقت نہیں چلے گا ۔ جب بھی موقع آیا میں عرض کروں گا کہ اس کے لئے میرے پاس کیا وجوھات ھیں ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف کل ایسے ظاھر کرتے رھے ھیں جیسے وہ کاشتکاروں کے غم میں بوڑھے ھو گئے ھوں ۔ حقیقت یہ ھے کہ حکومت کو کاشتکاروں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ۔ انہوں نے کل یہاں اس قسم کی باتیں کی ھیں جس قسم کی باتیں یونینسٹ کیا کرتے تھے ۔ جناب والا ۔ زرعی اصلاحات کمیشن نے یہ سفارش کی تھی کہ وہ کاشتکار جن کے پاس چھوٹے چھوٹے قطعات اراضی ھیں انہیں سرکاری زمین میں سے گذارہ یونٹ مہیا کیا جائے ۔ جن کے پاس ایک ؛ دو ایکڑ اراضی ھے انہیں سرکاری اراضیات میں

سے ساڑھے بارہ ایکڑ زمین مہیا کی جائے ۔ ساتھ ہی صدر ایوب کا یہ دعویٰ ہے :

"The feudalistic structure in the rural areas has already been humanized through land reforms."

آگے چل کر فرماتے ہیں :

"The ultimate aim of all our efforts in economic spheres can only be to move speedily towards the attainment of Islamic Socialism. What is basic to the establishment of Islamic Socialism is the creation of equal opportunities for all rather than equal distribution of wealth."

اور آگے ان کا ارشاد ہے :

"There are three-corner-stones of this policy of ensuring equal opportunities to which we are committed."

تیسرا اصول جو انہوں نے فرمایا ہے وہ یہ ہے :

"We intend to provide competitive entry to jobs at all levels."

جناب سپیکر ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس حکومت نے پچھلے سال ۱۹۶۹ء تک کے لئے تحصیلدار بھرتی کر لئے تھے ۔ اس کے لئے انہوں نے competition بالکل نہیں کرایا ۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ جو زرعی اصلاحات ہوئی ہیں ان سے صرف ایک فی صد زمین متاثر ہوئی ہے اور کاشتکاروں کو جو زمین دی گئی ہے وہ بھی گھٹیا قسم کی ۔ کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ چند دن پہلے اس حکومت نے ہمیں بتایا تھا کہ یہ مارشل لاء کے نفاذ سے آج تک پچاس ہزار ایکڑ زمین سول افسروں میں تقسیم کر چکے ہیں ۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ملٹری افسروں میں زمین کی تقسیم کے بارہ میں جو اعداد و شمار طلب کئے تھے وہ مجھے نہیں دئے گئے ۔ حکومت کے دل میں چور ہے ۔ ان کا ضمیر مجرم ہے ۔ اس لئے انہوں نے وہ اعداد و شمار مہیا نہیں کئے ۔ اگر وہ ایسے چھوٹے سرکاری ملازموں میں زمین کو تقسیم کرتے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا مگر انہوں نے بڑے بڑے افسروں میں ہزاروں

ایکڑ زمین تقسیم کر کے مالکان زمین کی ایک نئی کلاس پیدا کر دی ہے (تالیاں) ۔

انہوں نے سول اور ملٹری کے افسروں میں زمین تقسیم کر کے اور زیادہ بھوک پیدا کر دی ہے ۔ زمین کی بھوک ، روپے کی بھوک ، کوٹھیاں بنانے کی بھوک , انہوں نے لاکھوں ایکڑ زمین اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دی ہے ۔

Parliamentary Secretary (Education) (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Point of order.

I would request that no aspersions should be cast on the Defence Services of Pakistan.

Khawaja Muhammad Safdar: What is the aspersion ?

Mr. Speaker: Is it an aspersion that they have been allotted land ?

Parliamentary Secretary (Education): Certainly. These remarks are going to give a very wrong impression to the public that lands have been given to high military officers. I am sure that his statement would certainly create a wrong impression on the public about the Defence Services of Pakistan and, as such, I would request you to instruct Mr. Hamza not to make any aspersions.

Mr. Speaker: The Member should not cast aspersions.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ نہ میں نے پہلے اس قسم کی جرأت کی ہے نہ آئندہ کرنے کا ارادہ ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر یہ اراضیات ان محبان وطن شہدا کے عزیز و اقارب کو دی جاتیں جنہوں نے قوم کی حفاظت کرتے ہوئے جانیں دیں تو مجھے اس پر قطعاً کوئی اعتراض نہ ہوتا ۔ اگر حکومت ان شکوک و شبہات سے بچنا چاہتی ہے جن کا ذکر سردار اشرف صاحب نے ابھی کیا ہے تو بہتر تھا کہ وہ مارشل لاء کے نفاذ سے آج تک ملٹری افسروں میں جو زمین تقسیم کی گئی ہیں اس کی فہرست اس ایوان میں پیش کر دے ۔

ایک طرف تو حکومت نے ایسے قوانین بنائے ہیں جن کے مطابق

ھماری عدلیہ کے ذمہ دار افسر ریٹائر ھونے کے بعد کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کی یا دوسری ملازمت نہیں کر سکتے ۔ اور دوسری طرف مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ھے عدالت عالیہ کے ججوں کو زمین دے کر آپ نے انھیں بھی اس لوٹ کھسوٹ میں شامل کر لیا ھے۔ جناب سپیکر آئین میں یہ درج ھے ۔

"All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law."

تمام لوگ قانون کے سامنے ایک ھیں ۔ مساوات ھے ۔ عدل ھے لیکن دوسری طرف حالت یہ ھے کہ سرکاری افسروں کو اس طرح نوازا جا رھا ھے ۔

جناب والا ۔ اس معزز ایوان میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک ھر طبقہ اور مکتب خیال کے نمائندہ ممبروں نے اس بات کو تسلیم کیا ھے کہ ملک میں رشوت ستانی عام ھے ۔ بلکہ خطرناک حد تک پہنچ چکی ھے ۔ مگر لاھور اور پنڈی ڈویژن میں کسی ایک بھی رشوت خور افسر کے خلاف بھی جرگہ کے تحت کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا ۔ آپ اس آئین کی قسم کھاتے ھیں ۔ مگر آپ کے قول و فعل میں یہ تضاد ھے جس سے آپ انکار نہیں کر سکتے ۔ اگر چہ یہ آپ سے بعید نہیں کیونکہ انکار کرنا آپ کی عادت بن چکا ھے ۔ اور یہ آپ اپنی تنخواہ کو حلال کرنے کے لئے کرتے ھیں ۔ میں حکومت سے پوچھتا ھوں کہ کیا اس کردار کی بناء پر آپ ھم سے تعاون چاھتے ھیں ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ھے کہ ھر نیک کام میں تعاون کرو اور انشاء اللہ ھر نیک کام میں ھماری طرف سے تعاون ھو گا ۔ لیکن ھم برے کاموں میں تعاون کے لئے تیار نہیں ۔ ھم ان کی مخالفت کرنے پر ھر وقت تیار بر تیار ھیں (تالیاں) ۔ انہوں نے ھماری قومی امنگوں کو تو کیا پورا کرنا تھا قوم کے لئے مادی وسائل، تو کیا مہیا کرنے تھے ۔ عام انسان کے زندگی کے معیار کو تو کیا بلند کرنا تھا ۔ انہوں نے تو لوگوں کے ایمان کو بھی بخدوش

کرنے کی کوشش کی ہے ۔ حکومت نے عوام الناس پر بھروپیے علماء ٹھونس دئے ہیں ۔ حکومت دین کو بھی اپنی خواہشات کا تابع بنانا چاہتی ہے اور اس کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اب میں صنعت کی ترقی کی طرف آتا ہوں ۔ صنعتی ترقی ، ملکی ترقی ، ملکی سالمیت ، بے روزگاری کا خاتمہ ، عوام کا معیار زندگی بلند کرنا اور بیرونی ممالک پر انحصار سے نجات پانا ہے ۔ لیکن میرے نزدیک ہم اس کو صنعتی نہیں کہہ سکتے جس میں ہم محض روزمرہ کی ضروریات اور آسائش کا سامان مہیا کریں ۔ مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جہاں ہماری حکومت کروڑھا کروڑ روپیہ Rayon مل پر خرچ کرتی رہی ہے وہ ملک کی زرعی ترقی کے لئے ٹریکٹرز اور ٹیوب ویلز کے نسخہ کو تیر بہدف سمجھتی ہے لیکن اس کے باوجود اس ملک میں تمام چیزیں خصوصی طور پر جو چیز زرعی ترقی کے لئے انتہائی ضروری ہے حکومت ان کو مہیا کرنے کی قطعاً کوشش نہیں کر رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی ضروریات جو بہت ضروری نہیں ہیں ان کو وقتی طور پر ترک کر دیں اور مستقبل میں غیر ممالک کی محتاجی سے نجات حاصل کرنے کے لئے بنیادی صنعتیں اور کلیدی صنعتیں ملک میں قائم کریں ۔ آج سے چند روز پہلے اس معزز ایوان میں بتایا گیا تھا کہ ساڑھے تین لاکھ ٹن کوئلہ کوئٹہ کی کانوں سے نکالا پڑا ہوا ضائع ہو رہا ہے ۔ اس قرطاس ابیض میں بتایا گیا ہے کہ ۔

"The Kala Bagh steel mill envisages production of 5,00,000 tons of steel based on indigenous iron ore. Arrangements were made to conduct large scale tests in Germany by Messers Salzgitter who are WPIDC's consultants for this project. The test has proved that the Kala Bagh ore can be exploited economically and a viable project could be based thereon."

انہوں نے ۱۰ لاکھ روپیہ کی اس کے لئے گنجائش رکھی ہے ۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں آج سے کئی سال پہلے ہم یہ سنتے رہے ہیں

کہ کرکس جرمنی کی بہت بڑی فرم ہے اس نے یہ بتایا تھا کہ ملک کے اندر تجارتی نرخوں پر فولاد تیار کیا جا سکتا ہے ۔ ہمارے پاس خام لوہے کے ذخائر موجود ہیں ۔ ہماری حکومت کروڑھا روپیہ روزمرہ کی ضروریات اور تعیش کے سامان پر خرچ کرنا پسند کرتی ہے لیکن اس ملک میں سٹیل مل لگانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتی اگر آپ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کو دیکھیں تو اس میں سٹیل مل لگانے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ ہماری حکومت سوئی گیس کا بیشتر حصہ ایندھن کے طور پر استعمال کرتی ہے ۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ قومی ضیاع اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔ سوئی گیس سے کھاد ، پلاسٹک اور اس قسم کی دوسری مصنوعات تیار کرسکتے ہیں ۔ اس کو محض ایندھن کے طور پر یا اس کا بیشتر حصہ ایندھن کے طور استعمال کرنا قوم کے وسائل کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے ۔ میں حکمرانوں سے کہوں گا وہ ہمارے ہموطن اور ہمارے بھائی ہیں ۔ جہاں تک زرعی پالیسی کا تعلق ہے آپ کو نو آبادی نظام یاد ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ نو آبادی نظام والے لوگ چلے گئے ہیں لیکن آپ کا کردار وہی ہے سوائے اس کے کہ آپ کا رنگ کالا ہے ۔ آپ یقین کیجئے ہمارے ہم وطن اور ہمارے بھائی ، ہمارے دوست دشمنی جو صنعتی میدان میں کر رہے ہیں اس کے لئے میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو میں ان کے لئے استعمال کروں ۔ جناب سپیکر اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سال بجٹ میں ترقیات کی دو مدوں پر ۳۷۶ کروڑ تقریباً ۵۰ لاکھ روپیہ صرف کر رہے ہیں ۔ اگر ہم عوامی نقطہ نظر سے دیکھیں تو لوگوں کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے ۔ یہ خطرناک چیز جو ہماری مستقبل کو تاریک کر رہی ہے ۔ ہماری حکومت نے جہاں غلط اقتصادی ، معاشی اور سیاسی پالیسیوں سے اقتصادی طور پر عوام کو تباہ کیا ہے وہاں عوام کے اخلاق کو گرانے کی ایک مجرمانہ کوشش بھی کی ہے ۔ کیا یہ ترقی ہے اور اس قسم کی ترقی کے بعد حزب اختلاف سے مطالبہ کرتے

ہیں اور ان سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ تعاون کریں ۔ اگر یہ ترقی ہے میں قائد حزب اختلاف سے اختلاف کی جرأت کرتا ہوں ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب نے فرمایا ہے کہ اس ملک میں تیزی سے ترقی ہو رہی ہے یقینی طور پر ترقی ہو رہی ہے لیکن ترقی کس چیز کی ہوئی ہے ۔ ترقی رشوت ستانی ، بداخلاقی ، کرپشن ، سمگلنگ ، بلیک مارکیٹنگ کی ہوئی ہے ۔ نوکر شاہی کو وسیع اختیارات دئے گئے ہیں ۔ آزادی تحریر و تقریر پر پابندی ہے ۔ وہ لوگ جو آج یہاں بتاتے ہیں کہ پاکستان کی ترقی کو دوسرے ممالک کے سامنے مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے ۔ افسوس وہ اس ایوان میں بیٹھ کر یہ کہتے ہیں بہتر ہے کہ وہ باہر جائیں اور دیکھیں لوگ ان کے بارے میں کیا کچھ کہتے ہیں ۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آدمی سوئے ہوئے کو تو جگا سکتا ہے لیکن یہ جانتے ہوئے کہ یہ مجرمانہ پالیسی ہے یہ مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہیں ۔ ان کی زبان پر قطعاً اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔

سید یوسف علی شاہ (پشاور ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان کی ایک معزز خاتون رکن نے کل بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے بالکل بجا فرمایا ہے کہ کسی ملک یا صوبہ کا بجٹ اس ملک یا صوبہ کے سیاسی اور اقتصادی استحکام کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔ مغربی پاکستان کا موجودہ بجٹ بھی مغربی پاکستان کے سیاسی اور اقتصادی استحکام کا سب سے بڑا ثبوت ہے ۔ میں اپنے فاضل وزیر خزانہ صاحب کو ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ۔ تخمینہ کی رو سے امسال مغربی پاکستان کو ۱ ارب ۹۳ کروڑ ۶۵ لاکھ کی آمدنی ہو گی اور اخراجات اس سے ۲۷ لاکھ روپیہ کم ہوں گے ۔ ایک عام آدمی کے لئے سب سے زیادہ اطمینان بخش بات یہ ہے کہ وزیر خزانہ صاحب نے ایک فاضل بجٹ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ کوئی نیا ٹیکس

تجویز نہیں کیا اور اس کے بر عکس بعض معاملات میں رعایت دینے کا اعلان کیا ہے جن میں سب سے زیادہ عام مکانوں کی تعمیر پر پراپرٹی ٹیکس کی exemption ہے ۔ جناب والا ۔ کل ایک معزز خاتون رکن بیگم ممتاز جمال صاحبہ نے فرمایا تھا کہ یہ رعایت جو وزیر خزانہ نے دی ہے اس سے متوسط درجہ کے لوگ مستفید نہیں ہو سکتے ۔ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ ٹیکس کا دینا غریب عوام اور متوسط درجے کے لوگوں پر بوجھ ہے ۔ امرا کو یہ ٹیکس دینا کوئی مشکل نہیں ہوتا ۔ اس بجٹ میں جو پراپرٹی ٹیکس کی رعایت دی گئی ہے یہ بہت قابل تحسین اقدام ہے اور میں اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ مجھے امید ہے کہ ہاؤسنگ سوسائیٹیز میں ضرورت مند حضرات کے لئے مکانات زیادہ سے زیادہ تعمیر ہوں گے ۔ بجٹ میں ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ہماری قومی زندگی کے تمام شعبوں میں مثلاً مزدوروں ، فنکاروں اور سماجی کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے ۔ مزدوروں کے بیموں کی سکیم کے لئے شرح کم کر دی ہے ۔ کسی کارکن کی رحلت پر اس کے پسماندگان کو اس قدر رقم مل سکتی ہے کہ وہ آئندہ کی تباہی سے بچ سکتے ہیں ۔ درجہ سوئم اور درجہ چہارم کے ملازمین کی ہمدردی میں انشورنش سکیم شروع کی ہے ۔ اور رفاہی اداروں کی رجسٹریشن کی فیس کو ختم کر دیا گیا ہے ۔ حکومت کو نئے بعض محصولات میں رعایت دینے کا موقعہ حاصل ہوا ہے ۔ اور صوبائی ٹیکس جو پہلے سے نافذ ہیں ان کی وصولی اطمینان بخش طریقے پر ہوئی اور موثر نگرانی کی وجہ سے پونے دو کروڑ کے اصل اخراجات جو کہ میزانیے کے تخمینہ جات میں ظاہر کئے گئے اور اگر ہمارے ٹیکس وصول کرنے کی مشینری زیادہ مستعد اور پورے طور پر دیانتدارا بنا دی جائے تو مجھے قوی اُمید ہے کہ ہمیں ایک عرصے تک نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت محسوس نہیں ہو گی ۔ جناب وزیر خزانہ نے خود ہی اعتراف کیا ہے کہ ٹیکس

وصول کرنے کی مشینری نا کافی ہے - ہمیں اُمید ہے کہ اس نظام کو بہتر بنانے کی پوری پوری کوشش کی جائیگی - اسی طرح سرکاری اخراجات میں کفایت کرنے کی غرض سے حکومت نے جو اعلےٰ سطح کی کمیٹی مقرر کی ہے اس کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے سے اخراجات میں مناسب کمی ہو جائے گی -

اس کے علاوہ معاشرتی بہبود کے سلسلے میں ایک اہم تحریک کا آغاز کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ گداگری کا انسداد کرنے کے لئے حکومت نے پہلی مرتبہ عملی اقدامات کئے ہیں اور اس سلسلے میں کراچی ، لاہور اور راولپنڈی میں poor homes بنانے کے لئے آئندہ سال کے بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے - کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس قسم کے poor homes بنانے کی تجویز پشاور میں بھی کی جاتی - پشاور میں ایک poor homes پہلے قائم کیا گیا تھا لیکن بعد میں وہ چند وجوہات کی بناء پر بند کر دیا گیا اور میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ جہاں کہیں بھی اس قسم کے poor homes بنائے جاتے ہیں اور جب بھی پولیس گداگروں کے خلاف اپنی مہم کا آغاز کرتے ہیں تو وہ گداگر اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں لہذا ان تین جگہوں میں poor homes بنانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مغربی پاکستان کے جتنے بھی گداگر ہوں گے وہ بھاگ کر پشاور پہنچ جائیں گے اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ ان poor homes کی ابتدا پشاور سے کی جانی چاہیے تھی اور میں اس کے ساتھ ہی یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ poor homes سارے مغربی پاکستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلا دینے چاہئیں تا کہ گداگری کا انسداد موثر طریق پر کیا جاسکے -

اسی طرح سالانہ ترقیاتی پروگرام کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اس سال کم ترقی یافتہ ڈویژنوں کو نسبتاً زیادہ رقم دی گئی

ہے ۔ پشاور کو گذشتہ سال تین کروڑ اکیاسی لاکھ روپے دئیے گئے تھے اور اس سال پانچ کروڑ روپیہ دیا گیا ہے ۔ اسی طرح ڈیرہ اسماعیل خان کو ایک کروڑ بائیس لاکھ کے مقابلے ایک کروڑ اکیاسی لاکھ روپیہ دیا گیا ہے ۔ تو اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ وحدت مغربی پاکستان کا مقصد ہی یہ تھا کہ ملک کے تمام حصے یکساں طور پر ترقی کریں اور انہیں یکساں طور پر ترقی کرنے کے مواقع فراہم کئے جائیں ۔ ہم سابق صوبہ سرحد کے رہنے والے پاکستان کے ہر حصے کو اتنا ہی عزیز سمجھتے ہیں اور ان کی خوشحالی پر اتنا ہی خوش ہوتے ہیں جتنا کہ اپنے علاقے کی خوشحالی پر خوش ہوتے ہیں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ ملک اس وقت تک خوشحال نہیں ہو سکتا جب تک کہ درۂ خیبر سے لے کر مکران کے ساحل تک تمام علاقے کو یکساں طور پر ترقی کرنے کے مواقع فراہم نہ کئے جائیں ۔ اس میں شک نہیں کہ پسماندہ علاقوں کے لئے زیادہ رقوم مختص کی گئی ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ وحدت مغربی پاکستان کے نظریے کا یہ تقاضا ہے کہ ہم علاقائی allocations پر قطعاً زور نہ دیں ۔ اور ہم یہ بھول جائیں کہ کس علاقے کی آمدنی کس علاقے پر خرچ کی جا رہی ہے ۔ تمام پاکستان کی بہتری ، خوشحالی اور مفاد ہی ہمارا مقصد ہونا چاہئے اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام علاقوں کے جتنے بھی ذرائع اور وسائل ہیں وہ پسماندہ علاقوں کی ترقی پر خرچ کریں تاکہ وہ پسماندہ علاقے دوسرے ترقی یافتہ علاقوں کے ساتھ یکساں سطح پر آ سکیں ۔ میں اس سلسلے میں مغربی پاکستان کے ایک سابق گورنر جناب مشتاق احمد گرمانی کی ایک تقریر میں سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں ۔ انہوں نے پشاور میں ایک تقریر کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ وحدت مغربی پاکستان کا مقصد یہ ہے کہ سارے مغربی پاکستان کو ایک قافلہ بنا دیا جائے جس

کی رفتار کا تعین قافلے کے پہلے اونٹ کی رفتار سے نہ کیا جائے بلکہ اس کی رفتار کا تعین قافلے کے آخری اونٹ کی رفتار سے کیا جائے ۔ وہ قافلہ اسی وقت صحیح قافلہ کہلائے گا جبکہ اس کے تمام اونٹ ایک ہی رفتار سے چلیں ۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے صوبے میں مٹھی بھر ایسے لوگ موجود ہیں کہ جو ملک میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خدا کے فضل و کرم سے نہ انہیں پہلے کبھی اپنے عزائم میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور نہ ہی انشاء اللہ آئندہ کبھی انہیں کامیابی ہو گی ۔ آج بھی اس ملک کے دشمن افغانستان میں بیٹھکر اغیار کے ساتھ مل کر اس ملک کے خلاف سازشی کر رہے ہیں لیکن خدا کے فضل و کرم سے ہم نے ان کے عزائم کو ہمیشہ شکست دی ہے اور انشا اللہ ہمیشہ کی طرح اب بھی ہم ان کو اس بات کا موقع نہیں دیں گے کہ وہ اپنے عزائم میں کامیاب ہو سکیں ۔ وہ لوگ جو پاکستان کے مقابلے میں ہندوؤں کو ترجیح دیتے ہیں ۔ ہندوستانیوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں وہ کسی صورت میں بھی ہمارے دوست نہیں ہو سکتے ہیں ۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

تو میں اس جذبے کے تحت حکومت مغربی پاکستان سے یہ استدعا کروں گا کہ آپ تمام مغربی پاکستان کے حصوں کو ایک ہی سطح اور برابر کے معیار پر لانے کی کوشش کریں اور یہ آپکے آئین کا بھی ایک حصہ ہے اور صدر مملکت کے انتخابی منشور کا بھی ایک ضروری حصہ ہے ۔

اسکے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں روز مرہ کے

کاموں میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسکی طرف مختصراً اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ مشکلات یہ ہیں کہ وحدت کے بعد سابق صوبہ سرحد کے لوگوں کو اکثر و بیشتر ایک عام دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ یہ کہ ہر کام کے لئے ہر کیس حکومت مغربی پاکستان کو refer کیا جاتا ہے اور سالہا سال گذرنے کے بعد بھی ہمیں سیکرٹریٹ سے اس سلسلے میں کوئی جواب موصول نہیں ہوتا۔ تو میں اس سلسلے میں اس کا ایک حل تجویز کروں گا اور جناب قائد ایوان سے بالخصوص عرض کروں گا کہ وہ وزراء صاحبان کو ہدایت کریں کہ میری تجویز پر عملدرآمد کرتے ہوئے پسماندہ اور دور افتادہ علاقوں کی تکالیف کو رفع کرنے کی کوشش کریں اور اس میں شک نہیں کہ وزراء صاحبان مغربی پاکستان کے دورے کرتے رہتے ہیں لیکن کئی ایسے علاقے ہیں اور جن میں میرا علاقہ بھی شامل ہے کہ جہاں پر وزراء صاحبان کو دورہ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا ہے یا اگر کبھی وہ ہمارے علاقے میں تشریف لائے بھی ہیں تو دوسرے کاموں کے سلسلے میں لائے ہیں۔ اس بات کا فیصلہ کر دینا چاہئے کہ ہر وزیر کے لئے یہ ضروری ہو کہ کم از کم چھ ماہ میں ایک مرتبہ اگر ضلع کے صدر مقام میں نہیں تو کم از کم علاقائی صدر مقام میں ضرور تشریف لے جایا کریں اور وہاں پر جتنے بھی اضلاع ہوں وہاں کے نمائندوں اور وہاں کے افسران کے ساتھ مل کر تمام مسائل پر غوروخوض کرنے کے بعد وہیں پر اسی وقت ان کا فیصلہ کریں اور وہیں پر ان فیصلوں پر عملدرآمد شروع ہو۔ اس سے یہ ہو جائیگا کہ بہت سے ایسے معاملات کہ جن میں بلا وجہ تاخیر ہوا کرتی ہے ان میں تاخیر نہیں ہوگی۔

جناب والا۔ گذشتہ سال ہماری حکومت کو خوراک کے سلسلے میں نہایت آزمائش کا سامنا کرنا پڑا اور ہمیں خوشی ہے کہ خدا کے فضل و

کرم سے اور ہمارے قائد فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی ولولہ انگیز قیادت کی وجہ سے اور ہمارے گورنر محمد موسیٰ کی شب وروز مساعی ، تندھی اور فرض شناسی کی وجہ سے اور ہمارے فاضل اور تجربہ کار وزیر خوراک کی محنت کی وجہ سے ہم اس آزمائش میں پورے اترے اور مغربی پاکستان کے کسی حصے میں بھی قحط جیسے حالات رونما نہیں ہوئے اور حکومت نے اس بات کی پوری کوشش کی کہ لوگوں کو خوراک کے معاملے میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور خدا کا شکر ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ۔ اسی طرح آئندہ سالوں میں خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہونے کی غرض سے جو حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں وہ قابل ستائش ہیں اور جس طرح حکومت نے وقتاً فوقتاً اعلانات کئے ہیں کہ ہم ۱۹۷۰ء تک خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہونگے ہمیں امید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس وقت تک خوراک کے معاملے میں ضرور خودکفیل ہو جائینگے ۔ اس سلسلے میں میں ایک وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ بعض حلقوں میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سابق صوبہ سرحد سے لاکھوں ٹن گندم سمگل ہو کر افغانستان پہنچ جاتی ہے ۔ میں اسکی پر زور تردید کرتا ہوں اور میں اعدادوشمار سے یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ سابق سرحد کے لوگوں پر ایک الزام ہے اور ایسی کوئی سمگلنگ سابق صوبہ سرحد سے نہ پہلے کبھی ہوئی ہے اور نہ آیندہ ہونے کی توقع ہے ۔

مثال کے طور پر جناب والا ۔ میرے پاس figures ہیں جو میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ گذشتہ سال سابق صوبہ سرحد میں چار لاکھ چھیانوے ہزار تین سو ٹن گندم پیدا کی گئی جبکہ ۱۹۶۱ کے census کے مطابق سابقہ سرحد کی آبادی بہترلاکھ ہے ۔ اور چھ چھٹانک فی کس کے حساب سے ہمیں نو لاکھ بانوے ہزار ٹن گندم کی ضرورت تھی اور ہمیں حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے چار لاکھ پچانوے ہزار سات سو ٹن کی کمی کو پورا کرنے کے لئے یکم مئی ۱۹۶۶ سے

لیکر تیس اپریل ۱۹۶۷ تک صرف ایک لاکھ سات ہزار ٹن گندم دی گئی - اب آپ اس کا اندازہ کر لیجئے کہ جب ہماری deficiency کے مقابلہ میں صرف ½ حصہ گندم وہاں پہنچی تو پھر گندم کہاں سے سمگل ہوئی - میں نے اس سلسلہ میں پولیٹیکل ایجنٹ اور ڈپٹی کمشنر صاحبان سے ذاتی طور پر بات چیت کی - سب نے مجھے یہی کہا کہ یہ ان پر الزام ہے - این - ڈبلیو - ایف - پی میں کسی قسم کی گندم سمگل نہیں ہو رہی ہے - اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ گذشتہ سال افغانستان کی prices جو تھیں وہ کسی وقت بھی ہماری prices سے زیادہ نہیں ہوئیں - اس وجہ سے سمگلنگ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

جناب والا - industrial sector میں ۱۹ء۱۵ کروڑ روپیہ کی allocation کی گئی تھی - جناب والا - چونکہ وقت کم ہے اور آپ بار بار میری طرف دیکھ رہے ہیں اسلئے میں اپنی تقریر کو نہایت اختصار سے عرض کروں گا اور میں کوشش کروں گا کہ تمام points کو جلد از جلد cover کر لوں -

Mr. Speaker : The Member may please try to conclude within four minutes.

سید یوسف علی شاہ - جناب والا - کم از کم دس منٹ دیجئے - مجھے کچھ بہت important باتیں عرض کرنی ہیں -

جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ کسی بھی جگہ کے ترقی یافتہ ہونے کی جو کسوٹی ہے وہ اس جگہ پر industries کا ہونا ہے - اور اسی کی بناء پر اسے پرکھا جاتا ہے - جس علاقہ میں industries زیادہ ہوتی ہیں اس علاقے کو زیادہ ترقی یافتہ کہا جاتا ہے - تو اس لحاظ سے اگر ہم کہیں کہ ہم پسماندہ ہیں تو یہ بالکل بیجا ہو گا - لیکن اس کے ساتھ ہی further industrialisation کے لئے جو سب سے زیادہ ضروری چیز ہے وہ اس علاقہ میں خاص incentive پیدا کرنا ہے - موجودہ حالات میں سابقہ سرحد میں ایسا incentive بالکل موجود نہیں ہے کہ ہم private

enterprise کو encourage کریں اور وہ وہاں جا کر incentive لگائیں ۔ مثال کے طور پر وحدت مغربی پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے صوبہ سرحد میں electricity بہت ارزاں تھی ۔ لیکن integration کے بعد electricity کے نرخ پنجاب ، سندھ اور سرحد میں یکساں کر دیئے گئے ۔ چنانچہ وہ جو incentive تھا ، وہ ختم ہو گیا ۔ اس کے بعد پشاور میں tax-holiday دوسرے علاقوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی ۔ لیکن پشاور تحصیل کو جس میں صرف ایک ٹیکسٹائل مل ہے tax-holiday کے لئے کراچی ، لاہور اور لائلپور کے ساتھ at par رکھا گیا ہے ۔ آپ اندازہ کیجئے کہ اس صورت حال میں اس چیز کا قطعی امکان نہیں کہ وہاں further industrialisation ہو سکے ۔ اور اب تو ملک کے دوسرے حصوں میں گیس بھی پہنچ گئی ہے لیکن ہم آج تک اس سے محروم ہیں ۔ اسی طرح جناب والا ۔ پشاور میں industrial estate عرصے سے قائم ہے لیکن وہ صرف کاغذ پر ہے ۔ عملی طور industrial estate کا کہیں بھی وجود نہیں ۔ اس بجٹ میں میں نے دیکھا ہے آٹھ لاکھ روپے کی provision کی گئی ہے لیکن یہ provision کئی سال سے چلی آرہی ہے ۔ عملی طور پر اس کے لئے کچھ نہیں ہو رہا ہے ۔ small industries کے لئے حکومت نے وہاں estate قائم کی ہے لیکن estate ہے ، industries ندارد ۔ اس کے لئے میں آپ سے عرض کروں گا کہ کیوں industries نہیں لگتیں ۔ وہاں industries کی sanction ہوتی ہیں لیکن وہ sanction کیا ہے ؟ وہ sanction لاہور سے issue ہوتی ہے اور پشاور کے لئے کئی ایسی industries کی sanction ہو چکی ہے جو sanction تو ہوئی ہیں لیکن بعد میں وہ transfer کر کے دوسرے حصوں میں لگ گئی ہیں ۔ اور industrialist وہاں جانے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہاں کے Regional office کو آپ محض ایک forwarding agency کے طور پر استعمال نہ کریں ۔ انہیں اختیار دیں کہ وہ وہاں انڈسٹریاں sanction کریں تاکہ ان لوگوں کو

انڈسٹریاں دیں جو کہ وہاں دلچسپی رکھتے ہیں - جو وہاں انڈسٹریاں لگانے کے لئے تیار ہیں - اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ وہاں حکومت کے پیش نظر ایک سکیم تھی جس کے تحت Industries Department کی bifurcation ہونی تھی - یہ چھوٹے اور پسماندہ علاقوں کے لئے بے حد ضروری ہے - آپ نے بلاوجہ ویسٹ پاکستان انڈسٹریز کا اتنا بڑا محکمہ لاہور میں قائم کردیا ہے - یہ تمام افسر ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں اور ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا - ہمارے وہاں بہت جونیئر قسم کے آفیسرز ہیں جن سے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے - اس چیز کی بے حد ضرورت ہے کہ Industries Department کی bifurcation کر دی جائے - اور ہر ریجن کے لئے ایک ڈائریکٹر دیا جائے - ان ڈائریکٹروں کو سیکرٹری انڈسٹریز کے ماتحت رکھا جائے تاکہ وہ اپنے علاقوں میں کچھ کر سکیں - ہمیں اچھے talented لوگ مل سکیں اور ان کے تجربے اور ان کی قابلیت سے ہم مستفید ہو سکیں -

جناب والا - تعلیم کے سلسلہ میں حکومت جو کچھ کر رہی ہے ، ہم اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے - میں تعلیم کے سلسلہ میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن فی الحال صرف اتنا عرض کروں گا کہ ہم اس نعمت سے آج تک پوری طرح مستفید نہیں ہو سکے - میں اس سلسلہ میں اپنے حلقے یعنی پشاور شہر اور صدر کا ذکر کروں گا - آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ جہاں آزادی کے بعد ہر جگہ سکول کھلے ہیں ، وہاں پشاور میں آزادی سے قبل ہائی سکولوں کی جو تعداد تھی آج ہمارے پشاور میں جو ہائی سکول ہیں ان کی تعداد اس سے کم ہے - ہندوؤں کے جو سکول بند ہو گئے تھے آج تک ان کا نعم البدل نہیں ملا - اور لوگوں کو بہت دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ ہائی سکول جہاں ہر جگہ بڑھے ہیں ، وہاں ہمارے ہاں ان کی تعداد میں کمی ہوئی ہے - میں وزیر تعلیم سے درخواست کروں گا کہ وہ اس مسئلہ کی طرف فوری توجہ دیں - اس کے بعد جناب والا - جو پرائمری سکول ہیں ، ان کی

یہ حالت ہے کہ دیہاتوں کی تو آپ بات ہی چھوڑ دیں ۔ خود پشاور شہر کے اندر میں نے کئی سکول visit کئے ہیں ۔ ایک سکول میں میں گیا ۔ وہاں میں نے دیکھا کہ بچے پانی کے اوپر بیٹھے ہیں ۔ کیوں ؟ کیونکہ وہاں waterlogging ہے اور waterlogging کی وجہ سے بوسیدہ سی عمارت ہے اور بچے پانی کے اوپر بیٹھے ہیں ۔ دوسری جگہ میں نے دیکھا کہ بچے دھوپ میں بیٹھے ہیں کیونکہ ان کے لئے کلاس روم نہیں تھے ۔ اور اس پر طرہ یہ کہ جو contribution ، جو روپیہ ہم دے رہے ہیں وہ سارا مغربی پاکستان نہیں دے رہا ۔ ہماری ordinary جو contribution ہوتی ہے ، دس فیصد اس کے علاوہ Education cess کی صورت میں ہم لاکھوں روپے دے رہے ہیں ۔ اور یہ Education cess ۱۹۴۹ میں سابقہ سرحد کی حکومت نے اس مقصد کے لئے لگایا تھا کہ یہ روپیہ وہاں سے جمع ہوکر وہیں زیادہ تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے خرچ کیا جائے گا ۔ لیکن ہمیں اس Education cess سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ۔ اس لئے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ Education cess جو بلدیاتی ادارے وصول کرتے ہیں ، انہی کو دیا جائے تاکہ وہ اپنے علاقوں میں تعلیم کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے خرچ کر سکیں ۔

اسی طرح ہیلتھ کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں لیڈی ریڈنگ ہسپتال جو سب سے بڑا ہسپتال ہے اس کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ اور اس کی وجہ محض یہ ہے کہ ہمیں دوسرے ہسپتالوں کی نسبت گرانٹ بہت کم ملتی ہے ۔ میں وقت کی کمی کی وجہ سے اس کے متعلق مزید تفصیلات عرض کرنے سے قاصر ہوں ۔ وزیر صحت یہاں موجود ہیں ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں ۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ ایک انکوائری کمیٹی بنائیں جو وہاں جا کر تحقیق کرے کہ اس ہسپتال کی حالت کیوں ناگفتہ بہ ہے ۔ اور کس طرح ہم اس ہسپتال کو بہتر بنا سکتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی عرض کروں گا کہ آزادی سے قبل پشاور

کی جو تین ڈسپنسریاں تھیں آج بھی وھی تین ھیں ۔ ان کی تعداد میں اضافہ کرنا اشد ضروری ھے ۔

جناب والا ۔ اب میں اپنے علاقہ کے لاء اینڈ آرڈر کے متعلق مختصراً آپ کے سامنے عرض کرنا چاھتا ھوں ۔ پشاور شہر اور صدر اور ان کے گردو نواح کے علاقے میں جرائم تیزی کے ساتھ بڑھ رھے ھیں اس کی وجہ یہ ھے کہ پولیس اس معاملہ میں بالکل بے بس ھے ۔ ھمارے شہر کی حدود قبائلی علاقے سے ملتی ھیں ۔ شہر میں چوری ھوتی ھے تو دوسرے دن ھمیں یہ اطلاع ملتی ھے کہ وہ مال فلاں قبائلی علاقے میں پہنچ چکا ھے ۔ میرے اپنے گھر میں چوری ھوئی ۔ پولیس والوں نے کہا آپ جائیے آپ کا مال درہ کوھاٹ میں پڑا ھے ۔ ھم بے بس ھیں ۔ ھم کچھ بھی نہیں کر سکتے ۔ جناب والا ۔ ھم پاکستان کے شہری ھیں ۔ ھماری عزت اور مال کا تحفظ حکومت کا فرض ھے ۔ اسی طریقے پر پشاور شہر میں پچھلے دنوں یہ وبا تھی کہ جہاں کسی نے سکوٹر کھڑا کیا وہ غائب ھو گیا ۔ اب وہ جائے درہ کوھاٹ میں پانچ سات سو روپیہ دے کر سکوٹر واپس لے آئے ۔ نہیں تو گیا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ قبائلی اور غیر قبائلی کی تفریق جو تھی یہ انگریزوں نے پیدا کی تھی اپنے مقاصد کے لئے ۔ اب خدا کے لئے آپ اس تفریق کو کیوں قائم کئے ھوئے ھیں؟ ھم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ھے ۔ وہ ھمارے بھائی ھیں ۔ ھماری طرح ھیں ۔ ھم میں اور ان میں کسی قسم کا فرق نہیں ھے ۔ اس لئے یہ agencies جو ھیں ان کو بھی settled districts میں شامل کریں تاکہ ھم لوگ اپنے آپ کو محسوس کر سکیں ۔ قتل ھوتے ھیں ، قاتل دوسرے دن دو میل اس طرف cross کر جاتے ھیں اور ساری عمر ان قاتلوں کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔ اس طرح قتل و غارت کی حوصلہ افزائی ھوتی ھے ۔ کیونکہ ھم قاتلوں کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتے ۔

جناب والا ۔ پشاور میں waterlogging کا جو مسئلہ ہے اس کے سلسلہ میں ہم شکر گذار ہیں جناب گورنر کے کہ انہوں نے حال ہی میں یہ ہدایت کی ہے کہ حکومت پشاور کی waterlogging کے سلسلہ میں موثر اقدامات کرے ۔ اس ضمن میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری sewerage scheme ایک کروڑ روپے کی سکیم ہے اور ہمارے کمشنر نے بار بار حکومت کو لکھا ہے کہ اس سال کے لئے کم از کم دس لاکھ روپیہ دیا جائے مگر مجھے بجٹ پڑھکر دکھ ہوا کہ اس میں اس سال کے لئے صرف ایک لاکھ روپیہ کی provision رکھی گئی ہے جو ناکافی ہے بلکہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے ۔ میں درخواست کروں گا وزیر بلدیات سے جو اسوقت موجود نہیں ہیں کہ وہ اس چیز کو دیکھیں اور اس کی تحقیق کریں کہ آخر اتنے ضروری کاموں کے لئے اس قدر کم رقم کیوں دی جاتی ہے ۔

Mr. Speaker : Rai Mansab Ali Khan. I am sorry, Shah Sahib.

رائے منصب علی خان کھرل (شیخوپورہ ۔ ۳) ۔ جناب سپیکر ۔ اگر وزیر خزانہ ایوان میں موجود ہوتے تو میں ان کی خدمت میں ایک معقول اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر قطعاً مبارکباد پیش نہ کرتا اور نہ ہی میں اس بارے میں تعریف کرتا کہ انہوں نے بے شمار مفید تجاویز پیش کی ہیں اور صوبہ کی معاشی اور معاشرتی ترقی کی طرف ایک قدم بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا ہے وہ اس وجہ سے تعریف کے مستحق نہیں ہیں بلکہ اس وجہ سے ہیں کہ جناب خواجہ محمد صفدر نے بجٹ پر اپنی تقریر کے آغاز میں یہ کہا تھا کہ سچی بات کرنے کا شرف صرف ان کو حاصل ہے اور اس طرف کے بیٹھنے والے معزز ارکان صرف تعریف کرنا جانتے ہیں اور بجٹ پر واہ واہ کے ڈونگرے برساتے ہیں اور مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کر سکے ۔ اس لئے میں آج معزز ایوان میں خواجہ محمد صفدر صاحب اور حمزہ صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ انہوں نے بہت اچھی تقریریں کی ہیں

اپنی تقریروں میں جس طرح انہوں نے واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اور جس طرح حقائق کے چہرے کو مسخ کیا ہے اور جس طرح مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے ، جس طرح رگ گل سے بلبل کے پر باندھنے کی کوشش کی ہے ۔ اس بنا پر میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کونسی بلبل ہے ؟

رائے منصب علی خاں کھرل ۔ بلبل کوئی بھی ہو ۔

مسٹر حمزہ ۔ بلبل آپ ہی ہیں ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ بہر حال بلبل کوئی بھی ہو ۔ لیکن میں حزب اختلاف کا پہاڑی کوا نہیں ہوں (قہقہہ) ۔

مجھے اس بات کے لئے مبارکباد پیش کرنا ہے کیونکہ یہ انہی کا حصہ ہے ، یہ انہی کا شرف ہے اور یہ انہی کا امتیاز ہے ۔ ان کے انداز سخن پر ، ان کے طرز فکر پر میں مجبور ہوں کہ ان کو مبارکباد پیش کروں ۔

جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ انہیں ملک میں کہیں ترقی نظر نہیں آتی بلکہ انہوں نے بارہا اس بات کو دہرایا ہے کہ جس ترقی کا ذکر ہم کرتے ہیں وہ ترقی معکوس ہے ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ قومی آمدنی میں جو اضافہ ہوا ہے ، فی کس آمدنی میں جو اضافہ ہوا ہے ، فی ایکڑ پیداوار میں جو اضافہ ہوا ہے ، جگہ جگہ سڑکوں کا جو جال پھیلا ہوا ہے ، پلوں کی تعمیر یا کارخانوں کی جو تعمیر ہوئی ہے ، یہ جو ہسپتال کھولے گئے ہیں ، سکول اور کالج بنائے گئے ہیں ، یہ لہلہاتے کھیت اور یہ جو ہر سو مسکراتے ہوئے پھول ہیں ۔ کیا یہ سب ترقی نہیں ؟ اور کیا زندگی کی طرف قدم بڑھانے کا عزم نہیں کیا ۔ یہ کارواں اپنی منزل کی طرف گامزن نہیں ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ ان حضرات کو کچھ نظر نہیں آتا کیونکہ ان کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی

بندھی ہے اور انہوں نے تعصب کی عینک لگا رکھی ہے ۔ دراصل ساون میں اندھے کو ہر طرف ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے اور یہ حقائق ہمیشہ ان کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ملک میں یقیناً ترقی ہوئی ہے ۔ اس میں یقیناً معاشی اور سیاسی استحکام پیدا ہوا ہے ۔ اس ملک کے لوگوں نے یقیناً خوشحالی کی طرف ایک قدم بڑھایا ہے اور میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں جو ہزاروں ایکڑ بنجر زمین زیر کاشت لانے کی جد و جہد، غلام محمد بیراج اور گدو بیراج کی زمین زیر کاشت لانے کی جو کوشش کی گئی ہے اور یہ ملک میں بجلی کی بہم رسانی کے مختلف منصوبے اور شہروں میں اور دیہاتوں میں بجلی فراہم کرنے کی کوشش ، کیا یہ سب ترقی کی طرف قدم بڑھانے اور اس منزل پر گامزن ہونے کا ایک عزم اور ارادہ نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں یہ اشارہ کیا تھا کہ گورنر صاحب نے انہیں تین اصول دئے تھے انہی تین اصولوں کو رہنما بنا کر انہوں نے بجٹ تیار کیا ہے ۔

۱ ۔ دیہی علاقہ کے لوگوں کی ترقی اور بہبود کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس انقلابی حکومت نے دیہاتی لوگوں کی ترقی کی طرف سب سے زیادہ توجہ دی ہے ۔ دیہاتوں میں شعور پیدا کیا جائے ۔ تاکہ وہ اپنے مسائل کو سمجھیں اور ان کے حل کرنے کی طرف مائل ہوں ۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں میں یہ شعور جاگ اٹھا ہے ۔ وہ اپنے مسائل سے آگاہ ہیں اور اپنے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں، بنیادی جمہوریت کے نظام میں سب سے زیادہ نمایاں اور اچھا کردار ادا کیا ہے اور اس نظام کی وجہ سے لوگوں کو قریب آنے کا بہترین موقع ملا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ حکومت نے خوراک کی طرف زیادہ توجہ دی ہے اور اس خوراک کی

کمی کی وجوہات وہی ہیں جو قائد ایوان نے اس سے پہلے فرمائی ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ملک میں آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اس کی وجہ سے اتنے ہی مسائل پیدا ہو رہے ہیں مگر ہم ان مسائل کو حل کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور انشاءاللہ ہم ان مسائل کو حل کرکے رہیں گے ۔ لیکن اس کے لئے وقت درکار ہے اور اس صورت میں وہ تمام اعتراضات بے بنیاد ہو جاتے ہیں جو اس طرف سے کئے جاتے ہیں ۔

جناب والا ۔ خوراک کے سلسلہ میں سب سے زیادہ توجہ اس امر کی طرف دی جا رہی ہے کہ جو زمین بنجر ہے اور ابھی تک زیر کاشت نہیں لائی گئی اس کو زیر کاشت لایا جائے ۔ اس کے ساتھ ساتھ پانی کی بہم رسانی کا انتظام کیا جائے ۔ اس سلسلہ میں بے شمار ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں اور آئندہ بھی ٹیوب ویل نصب کرنے کا پروگرام ہے ۔ بہتر بیج مہیا کرنے کا انتظام ہے ۔ کھاد مہیا کرنے کا انتظام ہے اور کاشتکاروں کو قرضہ دینے کا انتظام موجود ہے ۔ ان تمام سہولتوں کے پیش نظر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ target جس کا وزیر خزانہ ۔ اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے اور اس کا وعدہ قائد ایوان نے اس ایوان میں کیا ہے وہ انشاءاللہ پورا ہوگا ۔ اور ۱۹۷۰ء میں گندم اور خوراک کے بارے میں ہم خود کفیل ہو جائیں گے ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ صوبہ کے ہر حصہ میں ترقی کی رفتار کو یکساں کیا جائے اور پس ماندہ علاقوں کو مزید ترقی دی جائے اور ان کو مزید ترقی کے مواقع بہم پہنچائے جائیں ۔ اس سلسلہ میں وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر میں اشارۃً ذکر کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ پس ماندہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دی گئی ہے ۔ ان کو زیادہ روپیہ دیا گیا ہے ۔ اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی زیادہ کوشش کی گئی ہے ۔ یہ تمام باتیں اس بات پر دال ہیں کہ حکومت تہیہ کر چکی ہے کہ ملک سے پس ماندگی ، غربت اور افلاس کو دور کیا

جائے گا اور لوگوں کو مواقع فراہم کئے جائیں گے کہ وہ ملک میں خوش حالی کی زندگی بسر کر سکیں ۔

جناب والا ۔ وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں ایک اور اہم کام کی طرف اشارہ کیا تھا ۔ وہ تھا گداگری کا انسداد ۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم جب بھی سفر کرتے ہیں تو ریل میں یا بسوں میں یا اڈوں پر یا سٹیشنوں پر ، گلیوں میں یا بازاروں میں کئی گداگر نظر آتے ہیں جو بظاہر صحت مند ہوتے ہیں لیکن وہ گداگری کرتے ہیں اور یہ ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے ۔ اس گداگری کے انسداد کی بڑی ضرورت تھی اور یہ ایک بڑا صحیح قدم ہے جو اٹھایا گیا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ یہ جو آسائش گھر بنائے جائیں گے ان سے ان کی اصلاح ہو سکے گی اور جو مجبور و بے بس لوگ ہیں ان کو وہاں زندگی کی ضروریات مہیا کی جائیں گی ۔ اس کے علاوہ جو صحت مند لوگ ہیں جو کما سکتے ہیں ان کو قانون کے ذریعہ مجبور کیا جائے گا کہ وہ محنت کرکے پیٹ پالیں اور دست سوال دراز نہ کریں ۔

جناب والا ۔ میں ایک اور ضرورت کی طرف حکومت کی توجہ دلاتا ہوں وہ یہ ہے کہ پی ۔ سی ۔ ایس کلاس کے جو افسران ہیں ان کی سروس کی conditions ایسی ہیں کہ ان کو ترقی کے مواقع بہت کم ہیں ۔ اس کے مقابلہ میں دوسری سروسز کو ترقی کے مواقع زیادہ ہیں ۔ ایک پی ۔ سی ۔ ایس افسر جب سیلیکٹ ہو جاتا ہے اور وہ کسی عہدہ پر مامور ہوتا ہے ۔ اس کے بعد سالہا سال تک اس کے لئے ترقی کا کوئی موقع نہیں ہوتا اور وہ تقریباً اس عہدہ پر ریٹائر ہوجاتا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں جو دوسری سروسز ہیں خاص طور پر سی ۔ ایس ۔ پی کلاس اس کو ترقی کے مواقع بہت زیادہ ہیں ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو یہ مواقع نہیں ملنے چاہئیں لیکن میں کہتا ہوں کہ پی ۔ سی ۔ ایس کلاس کی طرف بھی

توجہ دینی چاہئے اور ان کے مطالبات اور شرائط ملازمت میں آسانیاں پیدا کی جانی چاہئیں ۔ انہیں یہ مواقع ملنے چاہئیں کہ ترقی کر سکیں اور گریڈ وغیرہ کے سلسلہ میں بھی مواقع مل سکیں تاکہ وہ کچھ عرصہ کے بعد اپنے عہدہ سے آگے ترقی کر سکیں ۔ اب جناب والا ۔ میں کچھ باتیں اپنے ضلع کے متعلق بھی عرض کروں گا ۔ ضلع شیخوپورہ کے متعلق بارہا اس ایوان میں عرض کیا ہے اس کی حیثیت چراغ تلے اندھیرے کی سی ہے ۔ وہ لاہور کے بالکل قریب ہے لیکن لاہور جسے روشنیوں کا شہر کہتے ہیں جس میں ہر طرح کی آسائشیں اور ہر طرح کے آرام ، پختہ سڑکیں اور دوسری آسائشیں میسر ہیں ۔ یہاں اب انڈسٹریز بھی لگائی جا رہی ہیں لیکن ضلع شیخوپورہ کی طرف توجہ بہت کم ہے ۔ خاص طور پر صنعتوں کے بارے میں ہمیشہ اس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ اس وقت وہاں جو کوہ نور کی ملیں آپ دیکھتے ہیں اس میں صرف ہمارا نام ہی استعمال کیا گیا ہے لیکن جہاں تک مراعات کا سوال ہے اور نتیجے کا تعلق ہے اس سے ہمارا ضلع اور ہمارے ضلع کے لوگ محروم ہیں ۔ میں یہ حکومت کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ ننکانہ صاحب میں صنعتی علاقہ قائم کیا جائے ، وہاں ایک شوگر مل لگانے کا انتظام کیا جائے اور وہاں کے لوگوں کو یہ مواقع دئے جائیں کہ وہ صنعت میں آگے بڑھیں اور مقامی لوگوں کو یہ سہولتیں میسر آ جائیں ۔ ننکانہ صاحب سکھوں کا ایک متبرک مقام ہے اور اس میں ہر سال پاکستان کے علاوہ ہندوستان اور دوسرے ممالک سے یاتری آتے ہیں ۔ وہ شہر کی خستہ حالی کو دیکھتے ہیں ، اس کی ٹوٹی سڑکوں اور شکستہ مکانوں اور یہاں کے لوگوں کے پژمردہ چہروں کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ یہ کس قدیم زمانے کا شہر ہے کہ اس کی طرف حکومت نے توجہ نہیں دی ۔ میں پر زور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ننکانہ تحصیل اور شہر کی ترقی کی طرف خاص توجہ دی جائے ۔

قاضی محمد اعظم عباسی (حیدرآباد ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ زیر بحث بجٹ میں جو خوبیاں ہیں انکو مد نظر رکھتے ہوئے یہ آسانی سے

کہا جا سکتا ہے کہ یہ بجٹ تعریف کا مستحق ہے ۔ جناب والا ۔ ٹیکسز کا نہ لگانا اور موجودہ ٹیکسز میں رعایت دینا میں سمجھتا ہوں کہ اس بناء پر اس بجٹ کو عوام کی خیرخواہی کا آئینہ دار کہا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ جو وعدے کرمانی صاحب نے اپنی تقریر میں فرمائے ہیں مثلاً گداگری کی لعنت کو ختم کرنا ، پولیس کمیشن کی رپورٹ پر عمل کرنا اور ٹیکسوں کی وصولی کا نظام بہتر کرنا وہ یقیناً قابل تحسین ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو اصول بھی انہوں نے اپنی تقریر میں فرمائے ہیں وہ ہمارے صدر محترم ایوب خان کے الیکشن منشور کے تحت فرمائے ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ گورنر صاحب کے ارشادات کے مطابق وہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی دیکر ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی کوشش کریں گے ۔

جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس معزز ایوان کے معزز ارکان کا پانچواں حصہ عوام کے ایسے نمائندوں کا ہے جو سندھ کے باشندے ہیں ۔ وہاں کے عوام بہت پر خلوص ہیں اور وہاں کے لوگوں میں تعلیم کم ہے لیکن اسکے باوجود وہاں سوچ سمجھ رکھنے والے عوام پائے جاتے ہیں ۔ آپ خوب واقف ہیں اوروقت نے یہ بتادیا اور آپ نے یہ دیکھا کہ وہ اپنے عزیز وطن کی حفاظت کیلئے اور عزیز وطن کے وقار کیلئے اپنے جان و مال بھی قربان کرنے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ وہ صدر ایوب کے حامی ہیں ۔

جناب والا ۔ وہ صدر ایوب کی پالیسیوں سے متفق ہیں ۔ جناب والا ۔ وہ گورنر محمد موسلی کے چاہنے والوں میں سے ہیں ۔ جناب والا ۔ وہ محمد موسلی کو اسلئے چاہتے ہیں کہ وہ سچے مسلمان ہیں اور وہ اسلئے چاہتے ہیں کہ وہ وعدے کے پختہ ہیں جو وعدہ کرتے ہیں وہ پورا کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ وہ انہیں اسلئے چاہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر ترقی دیں گے ۔ جناب والا ۔ وہ انہیں اسلئے چاہتے ہیں کہ انہوں نے دیہاتوں کو ترقی دینے کا عزم کرلیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ باتیں مدنظر رکھتے

ہوئے وہاں کے عوام اور وہاں کے لوگوں کا ایک مطالبہ ہے اور وہ مطالبہ ایک چھوٹا سا مطالبہ ہے لیکن بایں ہمہ اہم مطالبہ ہے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے اگر میں یہ کہدوں کہ انکا یہ مطالبہ صحیح ہے انکا یہ مطالبہ جائز ہے اور انکا مطالبہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں انہیں انکا پورا پورا حق دیا جائے۔ وہ یہ نہیں چاہتے کہ وہ کسی اور کا حق لے لیں لیکن وہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ انکا حق اور کوئی نہ لے۔ جناب والا۔ اگر بجٹ پر ایک نظر ڈالی جائے تو انکے اعتراضات صحیح ہیں کہ بجٹ میں انکے لئے رقوم کی تعین دن بہ دن اور سالہا سال سے کم ہوتی جارہی ہے۔ جناب والا۔ اگر آپ اس بجٹ پر غور فرمائیں تو آپ بھی اس چیز سے اتفاق کریں گے کہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں جو ہمارے لئے رقوم مختص کی گئی تھیں وہ ۳۲ کروڑ کے برابر تھیں اور پچھلے سال ۱۹۶۶-۶۷ء میں جو ہمارے علاقے کیلئے مخصوص کی گئی وہ ۲۷ کروڑ کے برابر تھی باوجود اسکے کہ ۱۸۲ کروڑ ڈیولپمنٹ کیلئے رکھا گیا تھا۔ جناب والا۔ اس بجٹ میں ہمیں دکھایا گیا ہے کہ ہمیں ۲۵ کروڑ کے قریب روپیہ ملے گا۔ لیکن سال ختم ہونے کے بعد ہمیں ۲۵ کروڑ نہیں ملے گا۔ لہٰذا انکا یہ بھی اعتراض ہے کہ ہمارے علاقہ کیلئے زیادہ سے زیادہ رقوم واپس کر دیجاتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ انکا اعتراض صحیح ہے۔ جناب والا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ انکو ملازمتوں میں وہ مقام نہیں ملتا جو انکو ملنا چاہئے۔ جناب والا۔ انکا یہ بھی اعتراض ہے کہ جو پراونشل cadre میں direct recruitment ہوتی ہے انہیں انکو پوری نمائندگی نہیں ملتی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جنرل ایڈمنسٹریشن اور سروسز کی جو پالیسی ہے ان پر بھی عمل نہیں ہوتا۔ جناب والا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ پی۔ سی۔ ایس میں انکو برابر کی recruitment نہیں ملتی جو انکو ملنی چاہئے اور جو انکا کوٹا ہے۔ جناب والا۔ انکا یہ بھی اعتراض ہے کہ domicile سرٹیفکیٹ جو وہاں سے issue ہوتے ہیں وہ ان لوگوں کو issue ہوتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں ہیں۔

جناب والا ۔ ان سب باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ گذارش کروں گا اور میں حکومت سے اپیل کروں گا کہ انکے یہ مطالبات ایسے نہیں ہیں جو پورے نہ ہو سکیں ۔ انکو ہم پوری رقوم اور ملازمتوں میں ان کا جائز حق دے سکتے ہیں ۔ خصوصاً جب یہ ہمارے صدر ایوب خان کا الیکشن کا منشور ہے اور ہمارے گورنر محمد موسلی کا ارشاد ہے کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی دی جائیگی اور انکو بھی ترقی یافتہ علاقوں کے ساتھ ساتھ سب کاموں میں شریک کیا جائیگا ۔

جناب والا ۔ جناب کرمانی صاحب اپنی تقریر میں بعض کم ترقی یافتہ ریجنوں کا نام لینا بھول گئے مجھے امید ہے کہ وہ انکو نظرانداز نہیں کریں گے اور مجھے توقع ہے کہ وہ یہ بھی دیکھیں گے کہ جب پراونشل سکیموں کا break up کیا جائے تو باوجود اسکے کہ وائٹ پیپر میں ان علاقوں کا ذکر نہیں ہے جو کم ترقی یافتہ علاقے ہیں انکو اسمیں پورا حصہ ملے ۔ میں ان سے یہ توقع کروں گا کہ ہمیں contingency سے پیسہ ملنا چاہئے ۔ جناب والا ۔ کراچی کے علاوہ جتنے علاقوں کو allocation ہوئی ہے اور جتنا روپیہ ان علاقوں کو ملا ہے اسمیں سندھ سب سے پیچھے ہے ۔ کم سے کم میں یہ توقع کروں گا کہ اسوقت جو رقم اس علاقے کے لئے مختص ہوئی ہے وہ سب یہاں خرچ ہو جائے اسمیں سے کچھ بھی واپس نہ کیا جائے اور رقوم واپس کرنیوالے افسروں کو تنبیہ کیا جائے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہم لوگوں کو بہت سی سڑکیں چاہئیں ۔ ہم لوگوں کو بہت سے سکول چاہئیں ۔ ہم لوگوں کو بہت سے ہسپتال چاہئیں ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وقت کم ہے اور اس تھوڑے وقت میں میں آپ کے سامنے پوری تفصیلات پیش نہیں کرسکتا ہوں — ہماری ایلوکیشنز کو دیکھئیے ۔ اور ترقیاتی پروگراموں کو بھی دیکھئیے اور پھر اعدادوشمار نکالئے تو بڑی آسانی سے ہم بتا سکتے ہیں کہ ہمیں ہر ایک مد میں کم روپیہ دیا گیا ہے اور لوکل باڈیز کو جو رعائتیں اور مدد

ملنی تھی وہ نہیں ملی اور ان کی تمام باتوں کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

حیدر آباد امپروومنٹ ٹرسٹ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ سے پہلے ہے لیکن لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کو بہت کچھ ملا ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے اپنے علاقے کی چند مشکلات اور جو ان کو دقتیں درپیش ہیں ان کے متعلق کچھ باتیں اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں گا۔ جناب والا۔ حیدر آباد شہر کی نمائندہ حیثیت ہے۔ حیدر آباد مغربی پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے اور اس کی آبادی ساڑھے آٹھ لاکھ کے قریب ہے اور وہاں کی میونسپل کمیٹی کی آمدنی ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ہے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ حیدر آباد میونسپل کمیٹی کو کارپوریشن بنایا جائے۔ اس کے علاوہ میں گزارش کروں گا کہ واٹر سپلائی کا کام جو پبلک ہیلتھ کو دیا گیا ہے وہ میونسپل کمیٹی کو واپس دیا جائے۔ اس کے متعلق ایک ریزولیوشن ہے جس کے مطابق واٹر سپلائی کا کام ان کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ پبلک ہیلتھ کو جو پانی کا انتظام سپرد کیا گیا ہے وہ ناقص ہے اور حیدرآباد کو پورا پانی نہیں ملتا۔ لطیف آباد سیٹیلائٹ ٹاؤن میں تین یونٹ ایسے ہیں جن کی پوزیشن اس طرح پر ہے کہ جو لوگ پانی پیتے ہیں وہ جانور بھی نہیں پی سکتے۔ جناب والا۔ اس کے علاوہ ایک کھلا نالہ ہے جس میں سے بغیر فلٹر کیا ہوا پانی آتا ہے۔ میں نے اس معزز ایوان میں پچھلی مرتبہ گذارش بھی کی تھی کہ یہ نالہ ڈھکا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے متعلق کوئی حفاظتی تدبیر کی گئی ہے اور اس کے متعلق میں نے اس ایوان میں سوال بھی پوچھے ہیں کہ اس نالے کو ڈھکا جائے کیونکہ یہ unprotected ہے۔ اس میں مرے ہوئے جانور ڈالے جاتے ہیں اور اس میں میلا بھی پھینکا جاتا ہے اور وہ پانی انسانوں کے پینے کے قابل نہیں لیکن انسان مجبور ہو کر اس پانی کو پیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں گزارش کروں کہ باوجود اس کے کہ حیدر آباد میونسپل کمیٹی پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو First Phase پورا کرنے کے لئے ۳۳ لاکھ روپیہ دے چکی ہے لیکن وہ اس کام کو نہیں کر سکے تو میری یہ گزارش ہے کہ

حکومت کے پاس ریزولیوشن بھی پہنچ چکا ہے اور اس پر عمل ہونا چاہئیے ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ لطیف آباد میں مہاجروں کی بستی ہے وہاں ایک کالج ہماری حکومت نے دیدیا ہے لیکن وہ آرٹس کالج ہے اور میری گذارش ہے کہ اس میں سائینس کالج کا اضافہ کیا جائے ۔ جناب والا۔ یہ ضروری ہے جیسا کہ سید یوسف علی شاہ نے فرمایا ہے کہ اس کے متعلق احتجاج بھی کیا جا چکا ہے لیکن باوجود اس کے ہمارے ہاں سکول کم ہیں اور خاص طرر پر یہ پرائمری ایجوکیشن جو حکومت نے لوکل باڈیز سے لے لی ہے وہ میری ناقص رائے میں ٹھیک نہیں اس لئے پرائمری ایجوکیشن کو پھر سے لوکل باڈیز کو دیا جائے تو یہ میرے خیال میں بہتر ہوگا لوکل باڈیز کو دسواں حصہ بجٹ کا ان سکولوں کے لئے گورنمنٹ کو دینا پڑتا ہے باوجود اس کے کہ سکول کام ٹھیک طریقہ سے نہیں کر رہے ۔ میں آخر میں حیدر آباد شہر کی بات کروں گا کہ ہم میونسپل کمیٹی کی آمدنی کا دسواں حصہ دیدیتے ہیں لیکن اس کے باوجود پرائمری سکول میونسپل کمیٹی کی تحویل میں ہے حکومت نے وہ واپس اپنے قبضہ میں نہیں لئے ہیں پھر جناب والا ۔ حیدر آباد میں سرفراز کالونی کے نام سے ایک کالونی ہے ۔ جب میرے محترم وزیر اوقاف حیدر آباد آئے تھے تو میں انہیں وہاں لے گیا تھا اور انہیں بتایا تھا کہ اوقاف کی زمین پر کالونی بنی ہوئی ہے ۔ وہاں پر مہاجروں کی آبادی ہے اس کی پوزیشن یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی اس پر کچھ خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ وہ کہتی ہے کہ یہ پراپرٹی ہماری نہیں ہے اس کے متعلق انہوں نے درخواست دی ہوئی ہے اور بی ڈی کے چیئرمین اور ممبروں نے دستخط بھی کئے ہوئے ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور یہ سرفراز کالونی میونسپل کمیٹی کی تحویل میں دی جائے ۔ جناب والا ۔ وہاں کوٹری کے علاقے میں ایک ٹی بی سینی ٹوریم ہے جہاں کہ مریضوں کو داخلہ نہیں ملتا ۔ وہاں ایک ویٹنگ لسٹ ہے اس میں ڈیڑھ ہزار مریضوں کے نام درج ہیں ۔ جناب والا ۔

غور فرمائیے کہ اب ڈیڑھ ہزار مریضوں کی کب ہاری داخلہ کے لئے آئیگی تو مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ اس کی بھی توسیع کی جائے اور کم از کم اس میں اتنے beds رکھے جائیں کہ وہاں کی ضروریات پوری کیجا سکیں اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ایک اور ٹی بی سینی ٹوریم کھولا جائے ۔

نوابزادہ رحم دل خان (بنوں - ۲)۔ جناب سپیکر۔ میں وزیر خزانہ سید احمد سعید کرمانی کو اور ان کے عملے کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک نہایت پر مغز اور متوازن ، ترقی پسند اور عوامی مینرانیہ پیش کیا ۔ جناب والا ۔ مجھے اس امر پر بہت مسرت ہوئی کہ ہماری انتظامیہ کی کوششوں سے اس سال ۷۰۰۱۷ کروڑ کی بچت وسائل میں ہوئی اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر ہماری انتظامیہ بدستور اس قسم کی کوششیں کرتی رہی تو ہمارے وسائل میں اور بھی زیادہ بچت ہو سکتی ہے جو کہ ترقی کے کاموں میں لگائی جا سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ جناب وزیر خزانہ نے صدر مملکت کے انتخابی منشور کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ سال کے مینرانیہ کو مرتب کیا ہے اور یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ صدر مملکت کے انتخابی منشور کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ اور بھی پہنایا جائیگا اور پاکستان انشاءاللہ دنیا کے ممالک کی صف اول میں شمار ہو گا ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فرائض میں کوتاہی کروں گا اگر میں جناب گورنر موسیٰ صاحب اور ان کے زرین اصولوں کو خراج تحسین پیش نہ کروں جو انہوں نے وزیر خزانہ کی رہنمائی کیلئے بتائے ۔ ان کا ذکر وزیر خزانہ کی میزانیہ کی تقریر کے صفحہ ۵۱ پر ہے لیکن میں اس کو پڑھنا نہیں چاہتا کیونکہ وقت ضائع ہو گا لیکن میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر ان اصولوں پر سختی سے عمل درآمد کیا گیا تو پاکستان کا اتحاد دنیا کے لئے مثالی اتحاد ہو گا ۔ پاکستان کی ترقی

دنیا کے لئے مشعل راہ کا کام دیگی اور پاکستان کو استحکام حاصل ہوگا۔ جناب والا ۔ میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان کی ترقی اور اتحاد ان زرین اصولوں میں مضمر ہے جو کہ ہمارے بیدار مغز گورنر صاحب نے ملک کی رہنمائی کے لئے متعین کئے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں وزیر خزانہ کو اس امر پر بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بجٹ میں ترقیاتی پروگرام کے لئےسال رواں میں ۶۸٬۱۵۹ کروڑ کی رقم مخصوص کی ہے ۔ ۱۹۷۰ کروڑ کے اخراجات تجویز ہوئے اور انہوں نے اس رقم کو بتدریج بڑھانے کا قصد کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ قومی امیدوں اور امنگوں کا صحیح طور پر آئینہ دار ہے ۔ سال رواں میں پہلے سال کے مقابلہ میں کافی سے زیادہ رقم رکھی گئی ہے جو کہ ایک مستحسن قدم ہے ۔ جناب والا۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ مجھے جناب گورنر صاحب کے متعین کردہ اصولوں کو دیکھتے ہوئے نہایت خوشی ہوئی ہے جن اصولوں پر کہ یہ میزانیہ مرتب کیا گیا ہے وہ نہایت ہی اچھے اصول ہیں لیکن جناب والا ۔ جب میں اپنے ریجن اور ڈویژن کے اعداد و شمار دیکھتا ہوں تو کسی حد تک میں مایوس ہو جاتا ہوں اور میں سوچتا ہوں کہ آخر میرے اس علاقے کو اس حد تک کیوں نظر انداز کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس میں خواہ معزز ممبران لاہور سے آئے ہوں خواہ پنڈی سے آئے ہوں لیکن حکومت کو تو خوب اس چیز کا علم ہے کہ کون سا علاقہ پسماندہ ہے اور کونسا نہیں ہے تو میں عرض کروں گا کہ ڈی آئی خان کے متعلق اگر وائٹ پیپر کے آخری صفحہ کو غور سے دیکھا جائے تو انڈسٹری میں ۳۸ ہزار کی ایلوکیشن ہوئی ہے جس سے میرا خیال ہے کہ کسی کارخانے کا معرض وجود میں آنا ممکن نہیں ہے ۔ دیگر علاقوں کے مقابلہ میں ہمیں بہت کم رقم دی گئی ہے ۔ صرف ۳۸ ہزار روپیہ کا دیا جانا میں سمجھتا ہوں کہ بالکل ناکافی ہے اور بہت کم ہے ۔

اس کے علاوہ سوشل ویلفیئر کے تحت دیکھا جائے تو ہمیں صرف ۲۸ ہزار روپے دیا گیا ہے ۔ اور اس کے مقابلہ میں باقی ڈویژنوں کو لاکھوں روپے دئے جارہے ہیں ۔ اغلباً ہم سوشل ویلفیر میں بہت آگے ہیں ۔ اور انڈسٹری میں بھی آگے ہیں اس طرح میں زراعت کے تحت دیکھتا ہوں تو وہاں بھی ہمیں ڈیڑھ لاکھ روپیہ ملا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرے ڈویژنوں کے لئے بہت زیادہ رقومات رکھی گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ کسی پسماندہ علاقے کی ترقی کا زیادہ دارو مدار زراعت یا انڈسٹری پر ہے ۔ ان دونوں مدوں کے تحت میں نے جناب والا کی خدمت میں اعداد و شمار پیش کردئے ہیں جن سے نہایت نا امیدی پیدا ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس وائٹ پیپر کے صفحہ ۷۰ پر ۶۷ - ۱۹۶۶ء اور ۶۸ - ۱۹۶۷ء کے اعداد و شمار کا مقابلہ کیا گیا ہے ۔ اس کے مطابق سابق صوبہ سرحد میں ترقیاتی پروگرام کے لئے ۶۷ - ۱۹۶۶ء میں ۱۲ کروڑ ۳۸ لاکھ روپے رکھے گئے اور ۶۸ - ۱۹۶۷ء میں ۱۴ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے ۔ سابق پنجاب کے لئے ۶۷ - ۱۹۶۶ء میں ۴۷ کروڑ ۴۸ لاکھ اور ۶۸ - ۱۹۶۷ء میں ۵۹ کروڑ ۵۲ لاکھ روپے، سابق سندھ میں ۶۷ - ۱۹۶۶ میں ۲۷ کروڑ ۵۲ لاکھ روپے اور ۶۸ - ۱۹۶۷ء میں ۲۸ کروڑ ۲۳ لاکھ روپے ۔ میں وزیر خزانہ سے استدعا کروں گا کہ وہ یہ دیکھیں کہ اس میں فیصد اضافہ کتنا ہے ۔ پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ علاقوں کی رقوم میں کتنے فیصد اضافہ کیا گیا ہے ۔ اور اندازہ لگایا جائے کہ گورنر صاحب کے اصولوں کو کس حد تک اپنایا گیا ہے ۔

جہاں تک انڈسٹری کا تعلق ہے بنوں کے لئے ایک انڈسٹری ، ایک سمال ٹیکسٹائل یونٹ ، رومال اور ٹائیاں بنانے کے لئے منظور ہوا تھا اور اس کا لائیسنس کس کو ملا ؟ احمد انڈسٹریز لکشمی داس سٹریٹ کراچی کو ۔ ۱۹۶۱ء میں انہوں نے ۵۰ ہزار روپے کی مشینری امپورٹ کی لیکن ساتھ ہی ڈائریکٹر انڈسٹری کو لکھا کہ وہ بنوں میں یہ ٹیکسٹائل یونٹ لگانے کے لئے

تیار نہیں - اسے کراچی میں لگانے کی اجازت دی جائے- میرے پاس تمام خط و کتابت کے حوالہ جات موجود ہیں - ڈائریکٹر نے جواب دیا یہ نا ممکن ہے کیونکہ یہ انڈسٹری غیر ترقی یافتہ علاقہ کے لئے منظور ہوئی تھی - اس کے بعد ۱۹۶۳ء میں انہیں ۵۰ ہزار کا اور فارن ایکسچینج دیا گیا تاکہ وہ اس کے لئے بلیچنگ کا ایکسٹرا یونٹ منگوالیں - یہ مشینری امپورٹ کی جاتی ہے کم از کم کاغذات میں ضرور اسے امپورٹ کیا گیا ہے ۱۹۶۵ء میں وہ پھر ڈائریکٹر انڈسٹریز کو لکھتے ہیں کہ انہیں یہ مشینری عارضی طور پر کراچی میں لگانے کی اجازت دے دی جائے- ڈائریکٹر صاحب نے لکھا ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے - ۱۹۶۵ء کے بعد کچھ معلوم نہیں کہ وہ انڈسٹری سمندر پار چلی گئی یا کراچی میں ہے - کم از کم بنوں میں نہیں ہے - تو یہ جو ۳۸ ہزار روپے دیا گیا ہے اسکا بھی یہی حشر ہوگا - اگر اس سے کوئی انڈسٹری لگی تو کراچی میں لگے گی - بنوں میں نہیں آئیگی -

جیسا کہ میرے محترم دوست سید یوسف علی شاہ نے فرمایا ہے میں بھی عرض کروں گا کہ ہم پر سمگلنگ کا الزام نہایت غلط ہے - اس پابندی سے جو غلہ کے اوپر ہے ہمارے علاقہ کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسا کہ گورنر صاحب نے اپنے اصولوں میں کہا ہے تمام ملک کو غلہ میں خود کفیل بنا دیا جائے اور تمام صوبہ کے ساتھ ایک ہی طرح کا سلوک کیا جائے - یہ بات اصولاً غلط ہے کہ ہمیں کھانے کے لئے ۵۰ روپے من گندم ملے اور یہاں ۲۱۰۲۰ روپے من ہو -

(ایک ممبر — یہاں ۲۸ روپے من ہے) -

ہمارے حاجی صاحب یہاں بیٹھے ہیں وہ اس کی تصدیق کرسکتے ہیں کہ ہمارے ہاں گندم کی قیمت ۵۰ روپے من سے کم نہیں ہے - ہم یہ عرض کریں گے کہ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ تک دو تین روپے کا فرق ہو سکتا ہے لیکن ایک ہی ملک کے دو خطوں میں

ایک جگہ نرخ ۵۰ روپے ہو اور دوسری جگہ ۲۵،۲۰ یا ۲۸ روپے۔ تو یہ تفاوت صحیح نہیں ہے۔

جناب والا ۔ میں ایک اور عرض گنے کے متعلق کرنا چاہتا ہوں۔ پشاور میں اور بنوں میں شوگر مل کے ساتھ پالیسی میں امتیاز ہے ۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ ریکوری بیسز پر گنے کی قیمت لگانے کا جو قاعدہ بنایا گیا ہے یہ قطعاً ناممکن اور ناقابل عمل ہے ۔ یہ مل والوں کے ہاتھ میں ایسا ہتھیار ہے جس سے وہ غریب کسانوں کو تنگ کریں گے اور ان سے رشوت کی صورت میں روپیہ لیں گے ۔ ان حالات میں یہاں گنا بونے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوگا (تالیاں) ۔

میں التجا کرتا ہوں کہ حکومت اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے اور گنے کی ایک قیمت مقرر کر دی جائے تاکہ ہم لوگ مل والوں کے رحم و کرم پر نہ ہوں ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہر گنے کے ساتھ ایک مشین لگا دی جائے جو اس کی ریکوری دیکھتی رہے ۔

میاں معراج دین (پارلیمنٹری سیکریٹری) ۔ جناب سپیکر۔ میری رائے میں اس سال کے بجٹ میں دوسری بیشمار خصوصیات کے علاوہ ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جناب صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے آئین کے مطابق ہے اور مغربی پاکستان کے گورنر جناب محمد موسیٰ صاحب کے ان وعدوں کی عکاسی کرتا ہے جو انہوں نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد صوبے کے عوام سے کئے ۔ اس بجٹ میں نہ صرف نئے ٹیکس نہیں لگائے گئے بلکہ پرانے ٹیکسوں میں بھی بہت سی مراعات دی گئی ہیں جس سے عوام کو بہت فائدہ ہوگا ۔ میں جناب کرمانی صاحب کو مبارکباد کا مستحق سمجھتا ہوں ۔ انہوں نے اس بجٹ کو صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا رنگ دینے کی کوشش کی ہے (تالیاں) ۔ اور اس میں ان باتوں کا خصوصاً خیال رکھا گیا ہے جن کی صدر مملکت اکثر تلقین کرتے رہتے ہیں ۔ یہ ان کی شب و روز کی محنت شاقہ کا

نتیجہ ہے کہ آج برسر اقتدار پارٹی نے اپنے ان وعدوں کو جو انہوں نے عوام سے کئے ہوئے تھے پورا کر کے دکھایا ہے۔ زرعی ترقی میں کافی رقم مخصوص کر کے انہوں نے صوبہ کو خوراک میں خود کفیل کرنے کے لئے عملی قدم اٹھایا ہے۔ اس طرح تعلیم اور صحت کی مدوں میں بھی نئے کالج اور سکول اور ہسپتال کھول کر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ لیبر ٹریڈ یونین اور سماجی اداروں سے رجسٹریشن فیس ختم کر کے جناب احمد سعید کرمانی صاحب نے اپنی لیبر دوستی کا ثبوت دیا ہے اور نئے مکانوں سے تین سال کے لئے پراپرٹی ٹیکس یا ہاؤس ٹیکس معاف کر کے انہوں نے نئی تعمیرات کرنے والے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس سے رہائشی مسئلہ کی بہت حد تک دقتیں دور ہو جائیں گی۔ اس سلسلہ میں میں ان کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ وہ علاقے جہاں سیوریج کی یا کارپوریشن کی طرف سے ان لوگوں کو کسی قسم کی کوئی سہولیات نہیں دی گئیں وہاں کے پراپرٹی ٹیکس پر بھی نظرثانی کی جائے خصوصاً ان علاقوں میں جہاں پر ۸۱ (۳) کا نفاذ تھا۔ جناب وزیر خزانہ صاحب نے جیسا کہ چودھری عید محمد صاحب نے ان کو یاد دلایا ہے کہ انہوں نے اپنے الیکشن کے وقت اپنے منشور میں یہ بات کہی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ جب وہ اس معزز ایوان میں جائیں گے ۸۱ (۳) کے نفاذ کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ ۸۱ (۳) کے نفاذ کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر۔ آج دنیا کے بیشتر ممالک معاشی بحران کا شکار ہوئے ہیں لیکن اس بجٹ میں اپنی تمام مجبوریوں کے باوجود حکومت نے ترقی کے کاموں میں روکاوٹ نہیں آنے دی بلکہ ہر مقام کے لئے کافی رقم مخصوص کی ہے تاکہ ترقیاتی کام بدستور ہوتے رہیں۔ جناب والا۔ یہ سب صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی مضبوط قیادت اور جناب

گورنر محمد موسیٰ کے تدبر اور فہم و فراست کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے ان معاشی مشکلات میں ترقی کے کاموں میں روکاوٹ پیدا نہیں ہونے دی ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے اس بجٹ کو قومی سطح کے علاوہ لاہور کا ایک نمائندہ ہونے کی حیثیت سے بھی دیکھا ہے لیکن میں یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ لاہور کو تعلیمی ضروریات کے لئے ہر میدان میں آبادی کے لحاظ سے بہت کم حصہ ملا ہے ۔ خصوصی طور پر احمد سعید کرمانی صاحب وزیر خزانہ کے زمانے میں چونکہ وہ لاہور کے عوام کے مسائل کو بڑی اچھی طرح سے جانتے ہیں ۔ لاہور کے مسائل کی طرف اس بجٹ میں توجہ نہیں دی گئی لیکن اگر اس بجٹ میں لاہور کے عوام کی طرف توجہ دی جاتی تو نہ صرف اہل لاہور ہی کی تکالیف دور ہوتیں بلکہ لاہور کے صوبہ کا دارالخلافہ ہونے کی حیثیت سے صوبہ کے تمام عوام اس سے کسی نہ کسی طرح پر مستفید ہوتے۔

گو پاکستان نے صنعت میں بہت ترقی کی ہے لیکن ایک ایسی انڈسٹری ہے جس کی طرف آج تک توجہ نہیں دی گئی ۔ اور وہ انڈسٹری ٹرانسپورٹ کی انڈسٹری ہے ۔ اس میں ایک ربڑ کی انڈسٹری ہے جس سے تمام گاڑیوں کے ٹائر بلکہ ہر دیگر چلنے والی گاڑیوں کے ٹائر بنتے ہیں وہ کمپنی جنرل ٹائرز کمپنی کے نام سے ہے ۔ ۱۹۶۲ء سے پہلے مغربی پاکستان میں غیر ملکی کمپنیوں کے مختلف ٹائرز آتے تھے جن کے نام ڈنلوپ ، مچیلن وغیرہ ہیں وہ تمام کمپنیاں Fleet owners کے حساب سے ٹائر دیا کرتی تھیں ۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ پانچ گاڑیوں کے لئے یا پانچ ٹرکوں کے لئے Fleet owners کے حساب سے ٹائر دیا کرتی تھیں ۔ جس وقت یہ انڈسٹری قائم ہوئی اور اس نے اپنی production شروع کی تو اس نے بھی Fleet owners کے حساب سے ٹائر دینے شروع کئے ۔ جب ان سے مال منگوانے کی پابندی لگا دی گئی تو ٹرانسپورٹ کمپنیوں ۔ اس کمپنی کا خیر مقدم کیا کہ پاکستان میں انڈسٹری بن گئی ہے اس کو ترجیح دینی چاہئے ۔ لیکن جب کمپنی نے یہ دیکھا کہ باہر

سے ٹائرز نہیں آ رہے ہیں تو انہوں نے Fleet owners کی بجائے مختلف جگہوں پر اپنے ڈیلرز مقرر کر دئے ۔ ڈیلرز مقرر کرنے میں ان کو آسانی تھی ۔ ڈیلرز حضرات باہر سے بونس ووچر پر بھی مال منگواتے تھے ۔ چین کا یوکوہاما ٹائر لیتے ہیں ۔ بونس ووچر پر ۶۰۰ کے قریب اس کی قیمت بنتی ہے اور وہ مارکیٹ میں ۶۲۵ یا ۶۳۰ روپے کا بکتا ہے اور جنرل ٹائر ۷۰۰ روپے یا ساڑھے سات سو روپے کا بکتا تھا لیکن اس ٹائر کی قیمت ۱۰۰۰ روپیہ اور ایک ہزار روپیہ تک چلی گئی ۔ ڈیلر حضرات نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ انڈسٹری کے پاس خام مال نہیں ہے اس لئے قیمتیں بڑھ گئی ہیں ۔ گو یہ مرکزی حکومت کا معاملہ ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ مرکزی حکومت کو سفارش کی جائے کہ اس قسم کی انڈسٹریز زیادہ لگائی جائیں تاکہ ملک کو ٹائر وغیرہ خریدنے میں آسانی ہو سکے ۔

جناب سپیکر ۔ اسی طرح ٹرانسپورٹ آپریٹروں پر تین قسم کے ٹیکس لگائے ہوئے ہیں ۔ پہلا ٹیکس جس کو پہلے ادا کرنا ہوتا ہے وہ ٹوکن ٹیکس ہے جس کو روڈ ٹیکس بھی کہتے ہیں ۔ دوسرا ٹول ٹیکس ہے جو میونسپل کمیٹیاں وصول کرتی ہیں ۔ ٹرانسپورٹ سے جو ٹول ٹیکس کمیٹیاں لیتی ہیں اس کے متعلق ٹرانسپورٹ انڈسٹری سمجھتی ہے کہ چونکہ عوام کا فائدہ ہے اس لئے یہ ٹول ٹیکس کمیٹیوں کو کسی نہ کسی طریقے سے وصول ہونا چاہئے لیکن میں آپ کی وساطت سے میاں محمد یاسین خان وٹو صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جس طریقے سے میونسپل کمیٹیاں ٹول ٹیکس وصول کرتی ہیں اس طریقے سے عوام کو سہولت بھی پہنچانی چاہئے ۔ جہاں مناسب سمجھیں بس سٹینڈ بنائیں ۔ بس سٹاپ بنائیں ۔ پانی کا انتظام کریں ۔ بیت الخلا کا انتظام کریں ۔ تیسرا ٹیکس ایک سرچارج ٹیکس لگا تھا اور یہ غالباً ملک فیروز خان نون کے زمانے میں لگا تھا اور اس کو رفیوجی ٹیکس کہتے ہیں ۔ جب اس کا مقصد حل ہو چکا ہے تو اس کو ختم کیا جائے ۔ ۔ ۔

چودھری انور عزیز - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - بہت کام کی تجاویز ہاؤس کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں مگر بد قسمتی ہے کہ صرف وزیر مال صاحب ہی یہاں بیٹھے ہیں - یہ تجویز میاں صاحب کی طرف سے اچھے دلائل کے ساتھ ہاؤس میں پیش کی جا رہی ہے - میں گذارش کروں گا کہ آپ مناسب سمجھیں تو کوئی ایسا ارشاد فرمائیں کہ تین چار منسٹر صاحبان یہاں موجود ہوں تاکہ ہاؤس میں جو تجاویز پیش کی جائیں ان کو نوٹ کرسکیں -

Mr. Speaker: I think, the Parliamentary Secretaries of Industries and Transport are present here.

Parliamentary Secretary (Industries) (Sardar Muhammad Ashraf Khan): The Member's arguments and demands mostly concern the transport industry and the Parliamentary Secretary, Transport, is present in the House.

میاں معراج دین - جناب سپیکر - اس طرح جو روڈ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ صوبے میں سب سے زیادہ ٹیکس ٹرانسپورٹ کمپنیاں ٹوکن ٹیکس کے ذریعے ادا کرتی ہیں لیکن اس کے باوجود سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور بہت سی سڑکیں خراب حالت میں ہیں جن کی مرمت کی جانی چاہئے اور اس کے علاوہ کئی ایک سڑکیں ایسی ہیں کہ جن کو کشادہ کرنے کی ضرورت ہے - ان کو کشادہ کرنا چاہئے - اسی طرح نئے پلوں کی تعمیر کرنی چاہئے اور وہ پرانے پل جو کہ تنگ ہیں ان کو کشادہ کرنا چاہئے - اس لئے میں آپ کی وساطت سے جناب جونیجو صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس طرف پوری پوری توجہ دیں -

Mr. Speaker: Only one minute more.

میاں معراج دین - جناب والا - چونکہ میں نے ابھی اپنے علاقے کے مسائل کے متعلق بھی عرض کرنا ہے اس لئے از راہ کرم مجھے صرف پانچ منٹ اور دیں - آپ نے ایک سال کے بعد تو تقریر کرنے کا موقع دیا ہے

اور وہ بھی معلوم نہیں کہ excitement میں میں نے کیا کہہ دیا ہے ۔ بس میں جلدی جلدی عرض کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ مشکل جو ٹرانسپورٹروں کو پیش آرہی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جب چیکنگ کے لئے چیکنگ سکواڈ نکلے تو ان کے ساتھ ایک مجسٹریٹ بھی موقع پر جائیں ۔ اس فیصلے کا سب نے ہی خیر مقدم کیا تھا لیکن جس طرح کہ منگھی صاحب نے یہاں پر اپنی مشکل بیان کی تھی اور وہ اسی وجہ سے مستعفی بھی ہو گئے ہیں ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جب پولیس افسروں کے ساتھ مجسٹریٹ صاحب چیکنگ کے لئے نکلتے ہیں تو ڈرائیور کو بلا کر کہتے ہیں کہ تم نے یہ جرم کیا ہے اور تم پر پانچ سو ، سات سو یا ہزار روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے ۔ اگر اس پر ڈرائیور یہ کہے کہ میرے پاس رقم موجود نہیں ہے یا میں اس وقت اتنی رقم نہیں دے سکتا ہوں اور یہ کہ میں نے جرم بھی نہیں کیا ہے تو پھر اسے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پاس گاڑی سے متعلق جتنے بھی کاغذات ہیں وہ ہمارے حوالے کر دو ، تو جب وہ تمام کاغذات ان کے حوالے کرکے چلا جاتا ہے تو تھوڑی دور جانے کے بعد کوئی اور حضرات چیکنگ کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں ، تو وہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ ڈرائیور کے پاس چیکنگ کے لئے کوئی کاغذات موجود نہیں ہیں لہذا اس کو حوالات میں دے دیا جائے ۔ اس لئے میں جناب وزیر قانون کی خدمت میں اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کروں گا کہ جب بھی کوئی شخص اس قسم کا کوئی جرم کرے تو اس کو عدالت میں جانے کے لئے سمری ٹرائل کی اجازت دینی چاہئے ۔

اس کے علاوہ روٹ پرمٹوں کا جو طریقہ ہے اس کے متعلق آئے دن نکتہ چینی ہوتی رہتی ہے ۔ میری رائے میں مسافروں کو سفر کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے اس روٹ پرمٹ کے طریقے کو بدل کر اسے open کر دینا چاہئے تاکہ جو کوئی بھی چاہے وہ ایک دو یا اس سے زیادہ گاڑیاں لے کر اپنا کام چلا سکے اور عوام کو سفر میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جا سکیں ۔

جناب والا ۔ ٹرانسپورٹ کمپنیوں کو جو مراعات بادامی باغ کے جنرل بس سٹینڈ میں دی گئی ھیں وہ بھی ملاحظہ فرما لیں ۔ ٹرانسپورٹ کمپنیوں نے ۱۹۶۲ء سے اب تک تقریباً اٹھائیس لاکھ روپے بطور ٹیکس لاھور میونسپل کارپوریشن اور لاھور امپروومنٹ ٹرسٹ کو ادا کیا ھے لیکن اس بس سٹینڈ پر نہ تو سائے کا کوئی انتظام اب تک کیا گیا ھے اور نہ ھی پینے کے لئے پانی کا ھی کوئی بندوبست کیا گیا ھے ۔ مسافروں کی سہولت کا بھی کوئی خیال نہیں رکھا گیا ۔ تقریباً ایک ماہ ھوا کہ بسوں کو وھاں سے بھی کسی اور جگہ منتقل کردینے کا حکم ھوا تھا تو ٹرانسپورٹ آپریٹرز کا ایک وفد کمشنر لاھور کو ملا ۔ انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے اس وفد کی باتیں سنیں اور اس کے بعد انہوں نے فی الحال اس حکم کے خلاف stay order دے دیا ھے ، تو میں آپ کی وساطت سے جناب محمد یاسین خان وٹو صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ جب لاھور کے کمشنر صاحب بھی اس کے لئے کوشاں ھیں تو مناسب ھے کہ وہ بھی اس طرف توجہ فرمائیں ۔ اسی طرح ٹرک کے مالکوں نے بھی تقریباً ایک لاکھ بانوے ھزار روپے اس ٹیکس کی ادائیگی کے سلسلے میں ادا کئے ھیں لیکن ان کے لئے بھی ابھی تک کسی قسم کے اڈے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ھے اس لئے اس طرف بھی اگر حکومت توجہ فرمائے تو عین مناسب ھوگا ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں ایک مختصر سی عرض یہ بھی کروں گا کہ میرے حلقۂ نیابت میں انٹرمیڈیٹ کالج تو تقریباً مکمل ھو چکا ھے اور طلباء کو اس میں منتقل کر دیا گیا ھے ، اب میری گذارش یہ ھے کہ جب عمارت بھی موجود ھے اور عملہ بھی موجود ھے تو اس کو از راہ کرم ڈگری کالج کر دیا جائے ۔

اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ چالیس کنال سے زائد رقبہ عوام نے اس غرض سے شاھدرہ میں دیا ھے کہ وھاں پر کوئی سکول یا

کالج قائم کر دیا جائے ۔ تو اگر ایسے کر دیا جائے تو وزیر تعلیم صاحب کی بڑی مہربانی ہوگی ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم (پی ۔ ڈبلیو ۔ ۱۷۳ ۔ زون ۳) ۔ صدر محترم ۔ آئندہ مالی سال کا میزانیہ اس لحاظ سے قابل قدر ہے کہ وہ ترقی کی جانب ایک قدم ہے ، اس لئے جہاں جناب وزیر خزانہ کو دیگر بہت سے معزز اراکین مبارکباد دے چکے ہیں اس لئے شاید یہ ضروری ہو گیا ہے کہ میں بھی ان کی خدمت میں عرض کروں کہ یہ متوازن میزانیہ جس میں کہ کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ہے ، پیش کرنے پر ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں ۔

جناب والا ۔ ملکی مسائل اتنے ہیں کہ ان پر بحث کرنے کے لئے بہت سا وقت درکار ہے لیکن چند ایسی ضروری چیزیں ہیں کہ جو میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں ۔ میرے خیال میں محکمہ سماجی بہبود ملک میں بڑی اہمیت کا حامل ہے لیکن گذشتہ عرصے میں بھی ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس پر پوری توجہ قطعاً نہیں دی گئی ۔ محکمہ سماجی بہبود کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں جو سماجی برائیاں ہیں ان کا قلع قمع کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرے ۔ لیکن ہو یہ رہا ہے کہ حکام بالا کے ذہن میں جو بھی سکیم آتی ہے اس کو بجٹ میں شامل کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد یہ سمجھا جاتا ہے کہ محکمہ سماجی بہبود ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور نہایت اطمینان کے ساتھ کام ہو رہا ہے ۔ سماج میں جتنی برائیاں پیدا ہو چکی ہیں اور پیدا ہو رہی ہیں ، ضرورت ہے کہ اس کے لئے محکمہ سماجی بہبود ایک باقاعدہ پلان تیار کرے اور یہ پلان پنج سالہ یا دس سالہ منصوبے کی شکل میں تیار کیا جائے جس میں حکومت یہ فیصلہ کرے کہ ملک اور قوم میں کون کون سی سماجی برائیاں ایسی ہیں کہ جن کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک باقاعدہ منصوبے کی ضرورت ہے ۔ میں آپ کی

وساطت سے محکمہ سماجی بہبود کی موجودہ کارگذاری کی نسبت کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں ۔ اس سال ہم نے اس محکمہ سماجی بہبود پر صوف چھپن لاکھ روپے خرچ کرنے ہیں اور اس کی پوزیشن انہوں نے یہ رکھی ہے کہ چوالیس لاکھ انچاس ہزار روپے رواں سکیموں پر خرچ ہوں گے۔ رواں سکیموں کا مطلب یہ ہے کہ جو پہلے سے چل رہی ہیں اور گیارہ لاکھ بیاسی ہزار روپیہ انہوں نے اس سال کے خرچ کے لئے رکھا ہے اور وہ نئی سکیموں پر خرچ ہوگا ۔ لیکن تعجب ہوتا ہے کہ آخر وہ سکیمیں کیا ہیں ۔ ان نئی سکیموں میں وہ ایک لاکھ روپے پشاور یونیورسٹی اور سندھ یونیورسٹی کو دیں گے اور دو مراکز ان ننھے اور یتیم بچوں کے لئے بنائیں گے جن کو ان کی مائیں چھوڑ جاتی ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس منصوبے کے لئے انہوں نے چھ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے ۔ اس سال انہوں نے جو پانچ سکیمیں محکمہ سماجی بہبود کے لئے رکھی تھیں ان میں تین تو ایسی ہیں کہ جو ابھی تک منظور ہی نہیں ہوئی ہیں اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ آئندہ سال بھی وہ تین سکیمیں منظور نہیں ہوں گی ۔ بقایا دو میں سے وہ ایک لاکھ روپیہ تو پشاور اور سندھ یونیورسٹیوں کو دیں گے اور ان کا دوسرا منصوبہ ننھے بچوں کے لئے مراکز قائم کرنے کا ہے جس کی کل لاگت چھ لاکھ روپے ہوگی اور اس سال اس کے لئے دو لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے ۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم آئندہ کوئی سکیم سماجی بہبود کے لئے جاری ہی نہیں کر سکتے ۔ حالانکہ صرف یہی ایک محکمہ ہے جو کہ سماجی برائیوں کو دور کرنے کا کام کر سکتا ہے ۔ کسی ملک کی بقاء اور ترقی کے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ سماجی برائیوں کو دور کیا جائے کیونکہ حکومت وقت بے شمار روپیہ سماجی برائیوں کو دور کرنے کے لئے خرچ کرتی ہے ۔

جناب والا ۔ میری تجاویز یہ ہیں سماجی بہبود کے محکمہ کے لئے کہ وہ ملک میں سروے کروائے اور دیکھے کہ ملک میں کتنی بیوہ اور بے سہارا خواتین موجود ہیں اور کتنے یتیم بچے ایسے ہیں جو سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اب دوبارہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ محکمہ سماجی بہبود کے فرائض میں ہے کہ وہ ایسی بے سہارا خواتین کے لئے مراکز کھولیں ۔ جہاں ان کو پناہ دی جائے اور ان کو کام سکھلایا جائے تاکہ وہ معاشرے کے لئے ناسور نہ بنیں ۔ ہماری بیوہ اور بے سہارا خواتین جو سڑکوں پر ماری ماری پھرتی ہیں ' وہ بے راہ ہو جاتی ہیں اور اس طرح سماجی برائیوں میں بے حد اضافہ ہوتا ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کرتی ہوں کہ اولاً ہر ضلع میں ورنہ ہر ڈویژن میں خواتین کے لئے مراکز قائم کئے جائیں ۔ اور وہاں ان کو کام مہیا کیا جائے ۔ تا کہ کچھ عرصے کے بعد یہ مراکز independent ہو جائیں اور اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو جائیں اور گورنمنٹ کو ان کے سلسلہ میں کوئی بوجھ برداشت نہ کرنا پڑے ۔

دوسری سکیم یہ ہے کہ ملک میں یتیم بچوں کا سروے کیا جائے ۔ یہاں میں یہ بھی عرض کروں گی کہ یتیم خانوں کے نام بدل دئے جائیں کیونکہ یتیم خانہ کے نام سے ذہن پر اچھا اثر نہیں ہوتا ۔ ایک تو یہ سروے کرائیں کہ گزشتہ دس سال میں کتنے بچے یتیم ہوئے اور دوسرے یہ کہ آئندہ دس سال میں کتنے بچے یتیم ہوں گے ۔ تاکہ ان کے لئے مراکز پہلے سے مہیا ہوں جہاں ان کو رکھا جائے ۔ ان کو کام سکھایا جائے ۔ ان کے لئے ٹریننگ سنٹر اور ٹیکنیکل سکول ان اداروں کے ساتھ قائم کئے جائیں تاکہ وہ بچے معاشرے کے لئے بوجھ نہ بنیں ۔ کیونکہ اس وقت موجودہ حالات میں جو بچے یتیم خانوں سے باہر نکلتے ہیں وہ معاشرے کے لئے کار آمد ثابت نہیں ہوتے ۔ اس وقت یتیم بچوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے اور اس کے مقابلہ میں یتیم خانوں کی

تعداد بہت کم ہے ۔ محکمہ سماجی بہبود کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اور ایسے مراکز قائم کرنے چاہئیں کہ جہاں یہ بچے پڑھیں۔ کام سیکھیں اور جب باہر آئیں تو معاشرے کے لئے کار آمد انسان ثابت ہوں ۔ اور ملک کے اچھے شہری بن سکیں ۔

جناب والا ۔ بے روزگاری کا مسئلہ ملک کے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے ۔ یہ ٹھیک ہے ملکی وسائل شاید اس قابل نہیں ہوں گے کہ ہر شخص کو روزگار مہیا کیا جا سکے ۔ لیکن اس کے باوجود میں سمجھتی ہوں کہ بے روزگار لوگوں کا سروے ہونا چاہئے اور گورنمنٹ کے پاس ایسے لوگوں کی ایک لسٹ ہونی چاہئے ۔ دوسری طرف گورنمنٹ کارخانہ داروں اور دوسرے اداروں سے جن کے پاس ملازمتیں ہوتی ہیں یہ کہے کہ وہ ملازمتوں کے کوائف گورنمنٹ کو مہیا کریں تاکہ گورنمنٹ کو یہ معلوم ہو کہ کتنے لوگ کہاں بھیجے جاسکتے ہیں ۔ اس بے روزگاری کے مسئلہ نے جرائم کی تعداد بڑھا دی ہے ۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ چوریاں ڈاکے اور بے شمار جرائم ایسے ہیں جو صرف بے روزگاری کی وجہ سے ہو رہے ہیں ۔ گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور نہ صرف سرکاری ملازمتوں کی بلکہ کارخانوں اور دیگر ایسی جگہوں کی ملازمتوں کی لسٹیں گورنمنٹ کے پاس موجود ہونی چاہئیں جہاں بے روزگار لوگوں کو بھیجا جاسکے ۔ اور ان کو کاروبار مہیا کیا جا سکے ۔

جناب والا ۔ زنانہ میڈیکل کالج کا مطالبہ میں گذشتہ چار سال سے برابر کر رہی ہوں ۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ اس وقت یہاں موجود ہیں اور میں ان کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ میرے اس سوال کا جواب ان کو ضرور دینا ہو گا ۔ جناب والا ۔ مغربی پاکستان میں صرف ایک زنانہ میڈیکل کالج ہے جس میں داخلہ اس درجہ مشکل اور تکلیف دہ ہے کہ جب داخلے کا وقت آتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ میدان

کارزار ہے ۔ ہماری خواتین جب وہاں جاتی ہیں تو وہ اتنی مایوس ہوتی ہیں کہ جس کی انتہا نہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ گذشتہ بارہ سال کے عرصہ میں دوسرا زنانہ میڈیکل کالج کیوں نہ کھولا جائے ۔ میں یہ نہیں کہتی کہ وہ ضرور لاہور میں کھولا جائے ۔ میں درخواست کرتی ہوں کہ کسی دوسرے ریجن میں کھولا جائے ۔ کسی چھوٹے ریجن میں کھولا جائے (خوب ۔ خوب)۔ لیکن ایک اور زنانہ میڈیکل کالج کی ہمیں بے حد ضرورت ہے (خوب ۔ خوب) اور یہ اس صوبہ کی خواتین یعنی پچاس فیصد آبادی کا مطالبہ ہے کہ یہ کالج ضرور کھولا جائے ۔

جناب والا ۔ ڈاکٹروں کا مسئلہ بھی اپنی جگہ بے حد اہم مسئلہ ہے ۔ بلکہ یہ ایک لحاظ سے مضحکہ خیز بھی ہو گیا ہے ۔ اس ہاؤس میں کسی نہ کسی شکل میں یہ مسئلہ آتا ہی رہتا ہے ۔ مثال کے طور پر سوالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فلاں ڈسپنسری میں ڈاکٹر نہیں ہے اور فلاں ڈسپنسری اتنی دیر سے بغیر ڈاکٹر کے چل رہی ہے وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن اس کے لئے کوئی منصوبہ ہمارے پاس نہیں ہے کہ ننانوے فیصد ڈسپنسریاں جو خالی ہیں ان میں ڈاکٹروں کا مسئلہ کیسے حل کیا جائے ۔ جناب والا ۔ صورت حال یہ ہے جس وقت کسی باہر کے ملک کو ڈاکٹروں کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ لوگ یہاں انٹرویو وغیرہ کرنے کے لئے آتے ہیں تو ہمارے بیشتر ڈاکٹر صاحبان باہر جانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں ڈاکٹروں کی تنخواہیں بہت کم ہیں ۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ حکومت کو سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کرنا چاہئے کہ ڈاکٹر اپنے ملک میں خدمت کیوں نہیں کرتے اور کچھ روپے کے لئے دوسرے ممالک چلے جاتے ہیں ۔ میں بلاخوف تردید کہہ سکتی ہوں کہ ہمارے ضلع میں ننانوے فیصد ڈسپنسریاں اس وقت بغیر ڈاکٹر کے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں دو تین معاملات ایسے ہیں جن پر سنجیدگی سے غور کرنے

کی ضرورت ہے ۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جو ڈاکٹر بیرونی ممالک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے آتے ہیں وہ ایک دو سال دفتروں میں دھکے کھا کر دوبارہ بیرونی ممالک میں چلے جاتے ہیں ۔ بیرونی ممالک سے کامیاب ہو کر آنے والے ڈاکٹروں کے لئے گورنمنٹ کو ایک علیحدہ منصوبہ بنانا چاہئے ۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ پانچ سات سال باہر ضائع کرکے آئیں اور یہاں ان کو وہ تنخواہیں دی جائیں جو درجہ دوئم کے ملازمین کو دی جاتی ہیں ۔ اس مسئلہ پر گورنمنٹ کو پوری توجہ دینی چاہئے ۔ میرے ذاتی علم میں ہے کہ بے شمار ڈاکٹر یہاں ہیں اور ہیلتھ سیکرٹری صاحب خود اس بات کے گواہ ہیں کہ کئی ایسے ڈاکٹروں کو میں انکے پاس لے کر گئی جو highly qualified تھے جو پانچ پانچ سات سات سال باہر رہ کر آئے تھے لیکن ہمارے پاس ان کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دوبارہ باہر چلے گئے ۔ اس صورت حال پر گورنمنٹ کو توجہ دینی چاہئے کہ ایک طرف ہماری ڈسپنسریاں ڈاکٹروں کے بغیر خالی پڑی ہیں اور دوسری طرف ڈاکٹر زیادہ تنخواہوں کی خاطر بیرونی ممالک میں جا رہے ہیں ۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر توجہ دی جائے اور کوئی ایسا طریقہ نافذ کیا جائے جس سے موجودہ صورت حال کی اصلاح ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ اب اپنی تقریر ختم فرمائیے ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ جناب والا ۔ اس ایوان میں ہم صرف پانچ عورتیں ہیں اور ایک سو پچاس آدمی ہیں ۔ آپ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے وقت کی تقسیم کریں ۔ میرے تو بہت سے مسائل باقی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ۔ یہاں مرد اور عورت کی تخصیص نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ ایک ممبر اور دوسرے ممبر کا سوال ہے ۔ اس

لئے صرف ممبر کی حیثیت سے وقت کی تقسیم ہو سکتی ہے آپ ایک منٹ میں اپنی تقریر ختم کریں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ جناب والا ۔ تھوڑا سا وقت اور دیں ۔ ایک منٹ سے میرا کام نہیں چل سکتا ۔ مجھے پانچ سات منٹ اور دیدیں

جناب والا ۔ ایک مطالبہ میرا ایسا ہے کہ وہ نہ صرف میرا مطالبہ ہے بلکہ مغربی پاکستان کا مطالبہ ہے ۔ وزیر خزانہ میری طرف دیکھ رہے ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ وہ مجھ کو جواب ضرور دیں گے ۔ وہ مطالبہ ایسا ہے کہ شاید ان کا اس سے براہ راست تعلق بھی نہیں ہے لیکن چونکہ عوام کا مطالبہ ہے اس لئے وہ ضرور جواب دیں گے ۔ جناب والا ۔ واپڈا ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی اور اے ۔ ڈی ۔ سی یہ تینوں ادارے independent ادارے ہیں ۔ واپڈا کی کارگزاریوں کے متعلق میں حکومت کی توجہ ضرور دلانا چاہتی ہوں ۔ جناب والا ۔ واپڈا کی وجہ سے ، اسکی انتظامیہ کی وجہ اس وقت مغربی پاکستان کو جتنا نقصان ہوا ہے وہ گورنمنٹ کے اور عوام کے سامنے ہے ۔ جناب والا ۔ واپڈا ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس سے زراعت ، انڈسٹریز اور عوام کی سہولتوں کی ہر چیز وابستہ ہے ۔ واپڈا کے جو وزیر ہیں میں سمجھتی ہوں کہ اس معاملہ میں وہ بیچارے بالکل لاعلم ، بے بس اور بے سہارا ہیں (خوب ۔ خوب) ۔ ان کا واپڈا کی انتظامیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ واپڈا ایسا ادارہ ہے جو بذات خود ایک state ہے ۔ اور اس کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ میں اس کی نسبت زیادہ تنقید نہیں کروں گی اس وجہ سے کہ تنقید کی ضرورت نہیں ہے ۔ لوگوں کو معلوم ہے کہ واپڈا کی انتظامیہ میں کیا نقائص ہیں اور اسکی وجہ سے زراعت ، انڈسٹری اور عوام کو کتنی تکالیف ہیں ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ واپڈا ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی اور اے ۔ ڈی ۔ سی کے بجٹ اسمبلی کے سامنے پیش ہوں ۔

اور ان budgets کو discuss کیا جائے ۔ جیسے کہ ریلوے بجٹ کو discuss کیا جاتا ہے ۔ ایک بورڈ بنا لینا کافی نہیں ، عوام کا کروڑوں روپیہ واپڈا پر خرچ ہو رہا ہے ۔ واپڈا کے ایک ایک افسر کی ادویات پر چار چار ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ یہ عوام کا پیسہ ہے ۔ یہ ہمارا پیسہ ہے ۔ اس کا بجٹ اسمبلی میں آنا چاہئے ۔ اسے اسمبلی approve کرے ۔ جو کروڑوں روپیہ برباد کرتے ہیں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں کہ اتنا روپیہ کہاں جاتا ہے ۔

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) ۔ بیگم صاحبہ اے ڈی سی اور واپڈا کا بجٹ تو آپ ہی منظور کرتے ہیں ۔ وہ تو صرف execute کرتے ہیں ۔ اے ڈی سی اور واپڈا تو خرچ نہیں کر سکتے ۔ وہ independent اور sovereign ادارے نہیں ۔ وہ نیم خود مختارا دارے ہیں ۔ میں نے یہ ان کی اطلاع کے لئے عرض کیا ہے ویسے ان کی تجاویز نہایت اچھی ہیں اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ان اداروں کا حساب کتاب اب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں آئے گا ۔ ان کے تمام اخراجات کی منظوری آپ دیتے ہیں ۔ تو اس لحاظ سے پہلے آپ بجٹ منظور کرتے ہیں اور پھر Public Accounts Committee کے سامنے آتے ہیں ۔ جہاں ان کے حسابات کی چھان بین ہوتی ہے ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم — میں شکر گذار ہوں ۔ اس کے بعد میں تعلیم کے مسئلہ کے متعلق عرض کروں گی ۔ اس مسئلہ پر تنقید کم کروں گی اور تجویزیں زیادہ پیش کروں گی ۔

ہم نے دیکھا ہے کہ یہاں تعلیم کا مطلب غلط لیا جا تا ہے ۔ البتہ تجاویز کو ہمدردی سے دیکھا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ کوئی وجہ نہیں کہ ۲۰ سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے بعد یہاں ۱۰۰ فیصد تعلیم نہ ہو ۔ اس وقت جو تعلیم کا target مقرر کیا تھا اس کی رو سے آپ ۹۰ کروڑ اس پنجسالہ منصوبہ میں خرچ کرنا

چاہتے تھے لیکن اس تین سال کے عرصہ میں محکمہ تعلیم کو صرف ۳۰ کروڑ روپیہ دیا گیا ہے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس منصوبہ کے اختتام تک پورا نہ ہو سکے گا ۔ پاکستان کے لئے Revised Estimates میں ۱۲۵ کروڑ اور ویسٹ پاکستان کے لئے ۹۹ کروڑ روپیہ رکھا گیا تھا ۔ یہ چونکہ علیحدہ مسئلہ ہے اس لئے میں اسکو زیر بحث نہیں لاتی ۔ میں صرف یہ التجا کرتی ہوں کہ ملک میں میٹرک تک مفت اور لازمی تعلیم کا ہونا بے حد ضروری ہے ۔ وہ ممالک جنہوں نے ہمارے ساتھ ہی آزادی حاصل کی ہے ۔ تعلیم کے مسئلہ میں کہیں سے کہیں پہنچ گئے ہیں ۔ یہ بات درست ہے کہ ہمارے راستہ میں بہت سی مشکلات حائل رہی ہیں ۔ اور ترقی کی منازل کو کٹھن سمجھا جاتا رہا ہے ۔ میں عرض کرتی ہوں کہ آپ ملک میں مفت تعلیم رائج کریں اور روپیہ حاصل کرنے کے لئے ٹیکس لگائیں ۔ لیکن ملک میں میٹرک تک مفت اور لازمی تعلیم کی جائے ۔ جناب والا ۔ یہ بڑی تعجب خیز بات ہے کہ گذشتہ سال میں لاہور ڈویژن معہ لاہور شہر کو صرف ۱/۲ سکول ملا تھا ۔ ڈویژن کے لئے ۳۰ ہائی سکول منظور ہوئے تھے لیکن لاہور ڈویژن کو معہ لاہور شہر کے ۱/۲ سکول دیا گیا ۔ میں سمجھتی ہوں کہ وزیر خزانہ نے نہایت قابلیت اور لیاقت سے بجٹ بنایا ہے وہ بڑے لائق ہیں اور Political minded اور Political worker ہیں ۔ انہوں نے نہایت ہی خوبصورتی سے ۱۹۵۵ سے ۱۹۶۷ تک کی figures دی ہیں اور تمام درمیانی عرصہ کو غائب کر دیا ہے ۔ اور یہ نہیں بتایا کہ کتنے ہائی سکول ، کتنے مڈل سکول یا کتنے پرائمری سکول کھولے گئے ہیں یا کھولے جائیں گے ۔ میں بجٹ میں توقع کرتی تھی کہ وہ یہ بتائیں گے کہ اتنے ہائی سکول ، اتنے مڈل سکول ، اور اتنے پرائمری سکول کھولیں گے ۔ انہوں نے صرف یہ بتا دیا ہے کہ کل ۵۰۰ سکول کھولے جائیں گے مجھے امید ہے کہ وہ اپنی جوابی تقریر میں اس کا جواب ضرور دیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ ہائی سکولوں کا معاملہ بے حد اہم ہے ۔ پہلے

میونسپلٹیاں سکول کھولتی تھیں یا لوکل باڈیز سکول کھولتی تھیں اب چونکہ ان سے اختیارات لے لئے گئے ھیں اسلئے اب صرف گورنمنٹ ھی ھائی سکول کھولے گی ۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ھے لاھور کو صرف ۱/۲ سکول ایک سال میں ملا ھے ۔ جناب وزیر تعلیم کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراؤں گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ۱/۲ سکول لاھور ضلع کے لئے نہیں بلکہ لاھور ڈویژن کے لئے ھے (قہقہہ) ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ میں مشکور ھوں کہ آپ نے تصحیح کر دی ۔

وزیر خوراک ۔ جناب سپیکر ۔ معلوم ھوتا ھے کہ آپ کو بہت واقفیت ھے ۔ میں مشکور ھوں گا اگر آپ اس کی وضاحت فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نصف اس طرح ھے کہ عمارت اس سال دی گئی ھے اور عملہ اگلے سال دیا جائے گا ۔

وزیر خوراک ۔ جب سکول کی عمارت مل گئی تو سمجھئے کہ سکول مل گیا ۔ باقی اس کی ڈیویلپمنٹ کی stages ھوتی ھیں ۔ ھم اسے ۱/۲ قرار نہیں دے سکتے ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ تعلیم کا مسئلہ ایسا ھے کہ اس پر پوری توجہ دینی چاھئے ۔ صدر مملکت نے جو اپنے منشور میں فرمایا ھے ھم اس کے پابند ھیں ۔ ھم صدر صاحب کے منشور کو کامیابی کے ساتھ مکمل نہیں کر سکتے جب تک ھم تعلیم کی طرف پوری توجہ نہ دیں ۔ اور target کے مطابق عمل نہ کریں ۔ ۹۹ کروڑ میں سے تین سالوں میں ۳۰ کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ھے باقی روپیہ دو سالوں میں صرف نہیں کیا جاسکتا ۔ لیکن یہ کوئی وجہ نہیں کہ ھم اب تعلیم کے مسئلے پر توجہ نہ دیں ۔

یہاں پر ہمارے نوجوان وزیر جونیجو صاحب ہیں وہ ہائی وے بنا رہے ہیں - میں سمجھتی ہوں کہ ملک میں ہائی وے کی بڑی ضرورت ہے - وہ چونکہ اکثر ہوائی جہاز میں سفر کرتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ عام سڑکوں کی کیا حالت ہے - اگر وہ کبھی بہاولپور اور لاہور ڈویژن کی سڑکوں پر سفر کریں تو وہ دیکھیں گے کہ سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے - میں کہتی ہوں کہ آپ ہائی وے ضرور بنائیں لیکن عوام کی سہولتوں کے لئے جن چیزوں کی اشد ضرورت ہے وہ تو مہیا کریں - تمام ملک میں سڑکوں کا جال بچھائیں - بہاولپور کی نسبت آپ ضلع لاہور میں ذرا جائیں - یقیناً اگر آپ کی قسمت اچھی ہوگی تو آپ کی گاڑی بخیریت واپس آئے گی - بے شمار accidents ہوتے ہیں - موجودہ سڑکیں بھی بے حد قابل مرمت ہیں - بہاولپور ڈویژن میں تو بعض ایسے علاقے ہیں جہاں کوئی سڑک ہی نہیں اور لاہور ڈویژن میں سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے - جب آپ بڑے بڑے ہائی وے بنانا ضروری سمجھتے ہیں تو آپکو چاہئے کہ عوام کی سہولتوں کو ضرور ذہن میں رکھیں - پرانی سڑکوں کی مرمت کی جائے اور جہاں نئی سڑکوں کی ضرورت ہے وہاں اس کا جال بچھایا جائے - میں نے کافی وقت لیا ہے مجھے ڈر ہے کہ سپیکر صاحب ناراض نہ ہو جائیں - میں ان کی بے حد مشکور ہوں اور وزیر خزانہ سے عرض کرتی ہوں کہ میری معروضات پر ضرور غور فرمائیں - میڈیکل کالج کے لئے میرا چار سال سے مطالبہ ہے - میرے دوسرے مطالبات بھی ہیں ان کی طرف بھی توجہ دیں - میں بے حد ممنون ہوں گی - میڈیکل کالج کا مطالبہ دراصل خواتین کا معاملہ ہے اس پر توجہ دینا نہایت ضروری ہے -

مخدوم محمد شمس الدین گیلانی (بہاولپور - ۲) - جناب صدر عالی قدر - میں شعر سے اپنی تقریر شروع کرتا ہوں -

وہ فریب خوردہ شاہین جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم شاہ بازی

عالیجاہ۔میں نے بہت سی تقریریں سنی ہیں نہ اتنا وقت ہے اور نہ میں کوئی لمبی تقریر کر سکتا ہوں لیکن وزیر خزانہ کو اس بجٹ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس مبارکباد کے بعد ۔۔۔۔۔

آواز ۔ '' لیکن '' کی گاڑی بند ہو چکی ہے ۔

مخدوم محمد شمس الدین گیلانی ۔ یہ بات تو میری خود سمجھ میں نہیں آئی کہ پہلے تو تعریف اور بعد میں تنقید ۔ لیکن ہماری گاڑی تو سیدھی ہی چلے گی ۔ عالیجاہ۔جہاں تک اس بجٹ کا تعلق ہے اس اہم وقت میں اور ایسی ضروریات جو کہ اس وقت ہیں ان کے تحت جو بجٹ بنایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں وہ نہایت ہی قابلیت ، دیانتداری اور مخلصانہ طریقہ پر بنایا گیا ہے اس لئے میں انکو یعنی وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ سب جیسا کہ آپ کو معلوم ہے جناب گورنر صاحب کی توجہ کی بدولت ہے جو ہم لوگ اس بجٹ کو اس حالت میں بہترین پا رہے ہیں ۔ عالیجاہ۔آپ کے سامنے قریب ہی ایک جنگ ہوئی ہے اور جسکا نقشہ آپ دیکھ چکے ہیں چند مسلمان ملک اکٹھا ہوئے اور اسمیں کیا حالت ہوئی ۔ کیا ہم فخریہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ صرف ایک ذات کی وجہ سے ہے جو ہم یہاں بیٹھ کر بجٹ پاس کر رہے ہیں اگر یہ ذات نہ ہوتی (یعنی صدر اور گورنر اس وقت کمانڈر انچیف تھے) تو نہ ہم ہوتے اور نہ یہ اسمبلی ہوتی اور نہ آپ ہوتے ۔ ہم تعمیری طور پر اعتراضات بڑی خوشی سے قبول کرنے کے کیلئے تیار ہیں لیکن تنقید برائے تنقید تو ٹھیک نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اگر تمام ملک کہے گا کہ ہماری حالت خراب ہے تو پھر تو مجھے شرم آئے گی کہ میں کیا کہوں کیونکہ جب لاہور والے اپنے لئے کہیں کہ ہم پسماندہ ہیں اور کراچی والے اپنے لئے کہیں کہ ہم پسماندہ ہیں تو پھر میں کیا کروں گا ۔ لیکن نہیں ہم فخریہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنے قریب کے ممالک سے زیادہ ترقی کر گئے ہیں اور وہ ممالک جو ہمارے پڑوسی

ہیں ان سے ہمارے صدر نے کہدیا ہے کہ ہماری واضح پالیسی یہ ہے کہ ہم جارحیت کسی ملک کی بھی برداشت نہیں کریں گے ویسے ہماری چین سے بھی دوستی ہے امریکہ سے بھی دوستی ہے اور روس سے بھی دوستی ہے ۔

عالیجاہ ۔ اس وقت چند ہمارے مسائل ہیں جن کی طرف گورنمنٹ پوری توجہ دے رہی ہے مثلاً زراعت کا معاملہ ہے ۔ میں اپنے حلقہ کی بات کرتا ہوں ، میکسی پاک بیج ایک ایک گاؤں اور ایک ایک گھر میں پہونچ گیا ہے اور اس کی وجہ سے فی کھیت ۷ من مزید پیداوار ہوئی ہے لیکن ابھی تک بہاولپور کی طرف توجہ نہیں دی گئی ہے ۔ گو بہاولپور کی طرف تھوڑی بہت توجہ دی گئی ہے لیکن اتنی نہیں جتنی کہ ہونی چاہئے ۔ اس کے بعد میں عرض کروں گا کہ اس وقت ہماری پارٹی کے برابر کوئی پارٹی نہیں ہے اور یہ ہی ملک کی صحیح خدمت اور صحیح طور پر خدمت کر رہی ہے ۔ جس کے لئے میں وزرا اور گورنر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور یہ لوگ سوچ رہے ہیں کہ جتنے ہمارے وسائل ہیں ان وسائل کے ہوتے ہوئے ہمارا کام ٹھیک ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے ۔ میں کہتا ہوں ۱۰۰ فی صد کام ٹھیک ہو رہا ہے اور آئندہ بھی انشاءاللہ کام ٹھیک ہوگا ۔ باقی میری جو معروضات ہیں انہیں میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ہمارے یہاں ایک پل ہے ۔ ۔ ۔

آوازیں ۔ لیکن آ گیا ۔ ۔ ۔ ۔

مخدوم محمد شمس الدین گیلانی ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہ بن چکا ہے اور اس کا تھوڑا حصہ باقی ہے وہ بھی انشاءاللہ مکمل ہو جائے گا ۔ اس کے بعد میری گذارش یہ ہے کہ ہر ہیلتھ سنٹر پر پوسٹ مارٹم کا انتظام ہونا چاہئے کیونکہ اگر کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو کم سے کم اس میں یہ آسانی ہوتی ہے کہ لاش دور لے جانے کی زحمت سے بچ جاتے ہیں ۔ لہذا میری گذارش ہے کہ آج شریف کے ہیلتھ سنٹر میں

پوسٹ مارٹم کی اجازت ہونی چاہئے تاکہ وہاں کے عوام کو کوئی تکلیف نہ ہوا کرے ۔ اور تعلیم کے لئے بھی پوری توجہ دی جائے اور دی جا رہی ہے اور جو کچھ اس میں کمی ہے وہ آئندہ پوری ہو جائے ۔

چودھری منظور حسین (شیخوپورہ-۲) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ایک رسم سی چلی آ رہی ہے کہ بجٹ پیش کرنے پر گورنمنٹ پارٹی کے افراد مبارکبادیں دیتے ہیں اور آپوزیشن والے ہمیشہ اس پر تنقید کرتے ہیں لیکن اس دفعہ اس بجٹ کو ہم ایک عوامی بجٹ قرار دیتے ہوئے جناب وزیر خزانہ کو مبارکباد دیتے ہیں اور اس کے بعد میں یہ آپوزیشن والوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں بھی اس دفعہ کچھ نہ کچھ ضرور ان کو مبارکباد دینا چاہئے تھی ۔ آپوزیشن کے لیڈر اور ان کے ممبران نے صرف تنقید کی ہے اور ان کی تنقید سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک میں اور اس صوبے میں بالکل ترقی نہیں ہوئی ۔ ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کی آمدنی میں پہلے کی بہ نسبت کمی واقع ہوئی ہے ۔ پاکستان بنے آج بیس سال گذر گئے ہیں ۔ اس کو میں دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ۔ ایک وہ حصہ جو کہ خواجہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کا دور تھا اور دوسرا صدر پاکستان ایوب خان کا دور ہے ۔ ان کو انصاف کے تقاضے سے دیکھنا چاہئے اور سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنا چاہئے ۔ وہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک کے ۱۱ سالہ دور اور ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۷ء تک کے ۹ سالہ دور کا مقابلہ کر کے دیکھیں اور پھر یہ کہیں کہ کیا اس صوبہ نے یا اس ملک نے ترقی کی ہے یا نہیں کی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اگر میں ایک ایک چیز کو گنا کر ان کو بتانے لگوں گا تو آپ کہیں گے کہ وقت ختم ہو گیا ہے ۔ اس ملک کی ۸۵ فی صد آبادی دیہاتی آبادی ہے جس کو انہوں نے فراموش کر رکھا تھا اور جس کی طرف انہوں نے توجہ نہیں دی ۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج گاؤں گاؤں میں سکول بنے ہوئے ہیں ۔ آج گاؤں گاؤں میں

ہسپتال بنے ہوئے ہیں - آج گاؤں گاؤں میں بجلی کے بلب لگے ہوئے ہیں ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں - لیکن یہ بتائیں کہ ان کے زمانے میں کہاں بجلی تھی ، کتنے سکول تھے اور کہاں ہسپتال تھے - کتنی سڑکیں تھیں شیخوپورہ جہاں کہ صرف ایک گرانڈ ٹرنک روڈ اور ایک سرگودھا روڈ یعنی دو سڑکیں تھیں - اس کے علاوہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک اگر ایک انچ بھی بارش ہوتی تھی تو پانی سڑک پر کھڑا ہو جاتا تھا لیکن اب سڑکیں پختہ ہو چکی ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - یہی ہمیں اعتراض ہے کہ آپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے -

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - آپ اپنی سڑکیں بھی دیکھئے آپ کی سڑکیں بھی بن رہی ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - آپ ہمارے ساتھ چلیں -

وزیر زراعت - میں چلنے کے لئے تیار ہوں -

چودھری منظور حسین - جناب سپیکر - ضلع شیخوپورہ جہاں کا ۱۹۵۰ء سے ہر منسٹری میں کوئی نہ کوئی وزیر ہوا کرتا تھا اور ۱۹۵۸ء کے بعد کوئی وزیر نہیں بنا اور ضلع شیخوپورہ سیم و تھور کی نذر ہو گیا تھا تو انہوں نے اس کے لئے کیا اقدامات کئے تھے اور آج وہی ضلع سرسبز و شاداب اور لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل ہو گیا ہے - افسوس ہے کہ وہ ان چیزوں کو بھول گئے ہیں اور تنقید کر رہے ہیں - لینڈ ریفارم کے لئے کچھ لیڈروں نے ڈھونگ رچایا تھا لیکن جناب سپیکر - میں زمیندار کی حیثیت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے صرف مزارع اور زمیندار کو لڑایا تھا اور لینڈ ریفارم کی طرف کچھ توجہ نہیں دی تھی - یہ ہمارے لیڈر اور ہر دلعزیز صدر محمد ایوب خاں کی جرأت ہے کہ انہوں نے لینڈ ریفارم کی اور بڑے بڑے زمینداروں کی زمینیں مزارعین میں تقسیم کر دیں - اس کے بعد اگر وہ تعلیم کی طرف توجہ دیں

تو وہ دیکھیں گے کہ ۱۹۵۸ء سے پہلے کتنے کالج اور سکول تھے جو انہوں نے جاری کئے ۔ اب اللہ کے فضل سے ہر دیہات میں ایک پرائمری سکول کم از کم کھل چکا ہے ۔ یہ ایک زرعی ملک تھا ۔ پاکستان بننے کے بعد ہمارے حکمرانوں نے زراعت کی طرف توجہ نہیں دی اور اگر تھوڑی بہت توجہ دی تو صرف انڈسٹری کی طرف دی جس سے بڑے بڑے آدمیوں کو تو فائدہ پہنچا مگر عوام کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ چند ایک ایسے خاندان تھے جن کو فائدہ پہنچا ۔ مگر سنہ ۱۹۵۸ء کے بعد صدر پاکستان نے اس بات کو محسوس کیا اور انہوں نے سوچا کہ سارا ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک وہ خوراک کے معاملے میں خود کفیل نہیں ہو جاتا ۔ میں آپ کو اپنے تجربے سے کہتا ہوں کہ پہلے جس کھیت سے ۵ ۔ ۷ من گندم پیدا ہوتی تھی تو اب اسی کھیت سے ۴۰ ۔ ۵۰ من پیدا ہو رہی ہے اور اسی وجہ سے ہمارا خیال ہے کہ یہ جو ترقی پیداوار میں ہوئی ہے ہم نے دو تین سال باہر سے گندم امپورٹ نہیں کی بلکہ ایکسپورٹ کی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ چند سال پہلے آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس ملک میں ہل چلانے میں کس قدر مشکلات کا سامنا تھا لیکن اب جگہ جگہ ٹریکٹرز لگے ہوئے ہیں اور وہ کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے کاشت میں کافی ترقی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پیداوار میں بتدریج اضافہ ہوا ہے ۔ تو اس سلسلہ میں میں ملک صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ ٹریکٹروں کی طرف اور زیادہ توجہ دیں اور حکومت خود ٹریکٹرز منگوائے اور زمینداروں کو مناسب قیمت پر یہ دئے جائیں ۔ یہ جو دوسرے لوگ منگاتے ہیں انہیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ انہیں دو دو سال کے بعد ٹریکٹر ملتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اگر تھوڑی سی توجہ اس طرف دے گی تو زمیندار خدا کے فضل سے بہت زیادہ ترقی کر سکیں گے ۔ اس کے علاوہ میرے فاضل بھائی خان امجون خان جدون نے

اپنا ایک ریزولیوشن دیا تھا ، ذرائع آبپاشی کے متعلق ، کہ زمیندار بہت سے ٹیوب ویل لگا لیں گے اور اس طرح سے پانی کی تکلیف دور ہو جائے گی ۔ جہاں تک کھاد کا تعلق ہے وہ آج اللہ کے فضل و کرم سے ہر جگہ مل رہی ہے اس کی کمی کسی جگہ نہیں ہے مگر اگر تھوڑی سی قیمت کم کر دی جائے تو بہت اچھا ہوگا اور زمیندار اور بھی اس کو آسانی سے خرید سکیں گے ۔ اس کے علاوہ کچھ تعلیمی مسائل ہیں ۔ جناب وزیر تعلیم نے وعدہ فرمایا تھا کہ جہاں تک ہو سکے گا تعلیمی سہولتیں دی جائیں گی ۔ اس کے علاوہ ہم چاول پیدا کرنے والے زمیندار ہیں اور حکومت اس سے ہر سال ۲۲ کروڑ روپیہ کا فارن ایکسچینج بچاتی ہے تو وہ روپیہ ترقیاتی کاموں اور دیگر مفید کاموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی (ڈیرہ غازی خان ۔ ۱) ۔ مسٹر سپیکر ۔ آج مجھے دلی طور پر مسرت ہو رہی ہے کہ میں وزیر خزانہ کو ایک ایسے بجٹ پر مبارکباد پیش کر رہا ہوں جو کہ کسی ٹیکس کے بغیر پیش کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ دوسری بات جو میرے زیادہ دل لگی ہے اور پسند آئی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کے ہر گوشے گوشے میں رقوم جاتی ہیں ۔ یونین کونسلوں میں رقوم جائیں گی اور دیہی ترقیاتی پروگرام کی رقومات جو ہیں وہ ۵ کروڑ سے ۱۰ کروڑ کر دی گئی ہیں ۔ حضور والا ۔ اس میں ایک اور بات بھی ہے جو کہ معلوم ہوئی کہ ٹیکسوں میں کمی کی گئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا قدم ہے اور ہمیں توقع ہے کہ وزیر خزانہ آئندہ بھی جہاں جہاں ممکن ہو سکا ٹیکسوں میں کمی فرمائیں گے اور ہمارا ملک ترقی کرے گا ۔ اس موقعہ پر خوراک کے مسئلے کے متعلق مجھے کچھ عرض کرنا ہوگا کیونکہ گذشتہ سال سے خوراک کا مسئلہ بہت نازک صورت اختیار کر گیا ہے اور اس کے متعلق معزز اراکین نے بڑھا چڑھا کر بیان کیا لیکن کل وزیر خوراک نے اس قدر اعتراضات کے جواب میں اپنے دلائل پیش کئے تو مجھے

حقیقت نظر آئی ۔ حقیقت میں یہ بہت بڑا کارنامہ ہے اور ہم گورنر صاحب اور وزیر خوراک اور اس انتظامیہ کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اتنی عجلت میں کتنی جلدی اس بحران پر قابو پایا اور ملک کے ہر گوشے اور ہر بستی میں انہوں نے خوراک مہیا کی اور حالات پر اتنی جلدی قابو پا لیا گیا ۔ حضور والا ۔ یہ اعتراضات جو ہوتے ہیں ان کا کرنا بہت آسان کام ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو غیر ضروری اعتراضات ہوتے ہیں ان کا اٹھانا مناسب معلوم نہیں ہوتا ۔ کل جناب وزیر خوراک نے بتایا تھا کہ آپ کو بہت موقعہ ملا آپ نے اس حکومت کو اپنے ہاتھ میں لیا ۔ کیا اس سے پہلے خوراک پر اس قدر رقم خرچ کی گئی تھی ۔ کیا آپ اعداد و شمار سے بتا سکتے ہیں کہ کس قدر غلہ اس سے پہلے پیدا ہوا تھا ؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہو تو مجبوراً ماننا ہی پڑے گا کہ اس حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے اور اس حکومت کی حکمت عملی ، اس کے تدبر ، ان کی دانش مندی کا یہ بین ثبوت ہے کہ ایسے اہم مسئلہ پر اتنے تھوڑے عرصہ میں قابو پا لیا گیا اور اس کو سنبھالا ۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ چند سالوں میں ہم خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائیں گے ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ اس حکومت کا جو بنیادی جمہوریت کا نظام ہے اگر آپ اس نظام کی گہرائیوں میں جائیں تو ہر مقام پر ہر موقعہ پر اور ہر نشیب و فراز پر اس کی خصوصیت آپ کو معلوم ہوگی جو کہ عوام کی بہتری کے لئے ہے اور اس نظام سے ملک کو استحکام نصیب ہوا ۔ اس نظام سے ہمارے عوام میں سیاسی شعور پیدا ہوا اور ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھنے کے مواقع مہیا ہوئے اور ظاہر ہے کہ اس کا فائدہ ملک اور قوم دونوں کو پہنچے گا ۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس موقعہ پر اصل بات کی طرف توجہ دیں اور اپنے مفادات کے متعلق سوچیں اور غیر ضروری تنقید سے احتراز کریں ۔ اس نظام کی بدولت ہمیں سبق ملا کہ مشترکہ مسائل جن کا کسی قوم اور ملک کو سامنا کرنا پڑتا ہے وہ کس طریق پر حل ہو سکتے ہیں ۔ اس نظام کا سہرا میں سمجھتا ہوں ہمارے محبوب

صدر کے سر آتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اگر آپ نے مغربی پاکستان کی ترقیاتی سکیموں کو دیکھنا اور ان کا جائزہ لینا ہے تو ان کو ڈیرہ غازی خاں میں جا کر دیکھئے ۔ ڈیرہ غازی خاں وہ علاقہ ہے جہاں سے لوگ بھاگتے تھے اور آج اسی ڈیرہ غازی خاں میں لوگ جا جا کر آباد ہو رہے ہیں اور وہاں زمین خریدنا چاہتے ہیں ۔ مجھے اسمبلی میں چند دوستوں نے کہا ہے کہ ہمارے لئے وہاں زمین لے لی جائے ۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہم ترقی کی طرف گامزن نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ آج سے ہزاروں سال پہلے وہاں ڈیرہ غازی خاں میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہوں نے کبھی ریل نہیں دیکھی تھی اور اب میرا خیال ہے کہ پاکستان بھر میں کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جس نے ریل نہ دیکھی ہو ۔ مگر ایسے لوگ ڈیرہ غازی خاں میں پہلے موجود تھے ۔ برطانیہ کی حکومت کو بھی آپ دیکھ چکے ہیں اور ان دوستوں کی حکومتوں کو بھی آپ دیکھ چکے ہیں لیکن کسی نے توجہ نہیں دی تھی مگر آج ریلوے کو ڈیرہ غازی خاں لایا جا رہا ہے تو یہ نہایت مسرت کا مقام ہے اور میں کہتا ہوں کہ حکومت اس سے زیادہ اور کیا توجہ دے گی ؟

جناب والا ۔ میں حال ہی میں گورنر صاحب سے ملا ۔ اور میں نے وزیر زراعت صاحب کی خدمت میں بھی عرض کیا تو ان کی مہربانی سے ہمارے علاقہ میں ایک سمال ڈیم آرگنائزیشن قائم ہوئی ۔ جس کے لئے سروے کا کام ہو رہا ہے ۔ اور ڈیرہ غازی خاں کا یہ علاقہ جو مدتوں سے نظر انداز کیا جا رہا تھا اب یہاں ڈیم لگ جائیں گے اور ہمارے پہاڑوں میں جو پانی ہے اس سے یہ ریگستانی علاقہ سر سبز و شاداب خطہ میں تبدیل ہو جائے گا ۔

مولانا صاحب یہاں موجود نہیں ہیں ۔ انہوں نے کل رویئت ہلال کمیٹی کے متعلق اعتراض فرمایا تھا مجھے ایک کہانی یاد آ گئی کسی مصور نے ایک تصویر بنائی اور اسے یہ لکھ کر بازار میں لٹکا دیا کہ اس

کے نقائص نکالو ۔ صبح جب وہ گیا تو دیکھا وہاں اعتراضات کی بوچھاڑ تھی ۔ لا تعداد نقائص بتائے گئے تھے ۔ دودن بعد انہوں نے پھر وہی تصویر بازار میں چپکا دی کہ اس کی اصلاح کیجئے ۔ اب وہ تصویر ایک ہفتہ تک وہاں لگی رہی مگر کسی نے اس کی اصلاح نہ کی ۔ رویت ہلال کمیٹی پر مولانا صاحب نے اعتراض فرما دیا وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ عید منائی جائے اور بڑے اہتمام سے منائی جائے ۔

پاکستان ایک مسلمان ملک ہے اور سب چاہتے ہیں یہاں ایسا قانون ہو کہ عید ایک ہی دن منائی جائے اور یہ دن اس شان سے منایا جائے جس کا وہ مستحق ہے ۔ مگر اس کا طریقہ کیا ہے ۔ اسی لئے تو یہ کمیٹی قائم ہوئی تھی کہ یہ مسئلہ حل ہو ۔ آئے دن یہ ہوتا تھا کہ ایک گاؤں میں ایک دن عید ہوتی اور دوسرے میں دوسرے دن ۔ اس نقص کو رفع کرنے کے لئے جو آپ بیان فرما رہے ہیں یہ نہایت صحیح قدم اٹھایا گیا ۔ اس کمیٹی کے اراکین مقرر ہوئے یہ ایسا کام تھا جو ان کے خیال کے مطابق کرنا انہیں چاہئے تھا اور حکومت نے کر دیا ۔ اس کے کرنے کے بعد اب پھر اعتراض ہے ۔ اگر پشاور میں چاند دکھائی دیا ہے اور وہاں کے ڈی سی نے یہ اطلاع دی ہے تو وہ ڈی سی بھی مسلمان ہے وہاں کے علماء بھی مسلمان ہیں انہوں نے ان سے فتویٰ لیا اور آگے پہنچا دیا پھر اس پر اختلاف کیسا ہے ۔

پچھلے سال عید کے متعلق ریڈیو پاکستان کی اطلاع نہیں آئی تھی ۔ لوگوں نے مجھے مبارکباد دی ۔ میں نے آدمی بلائے ۔ گواہ طلب کیے ۔ تحقیقات کی ۔ ایک عالم کو بلایا ۔ ایک آدمی کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ یہ نمازی نہیں ، اس کی گواہی قابل قبول نہیں ۔ اس عالم نے کہا یہ واقعہ صحیح ہے ۔ آخر اتنی بڑی ذمہ داری کون اٹھا سکتا ہے ۔ پھر میں نے رات کے وقت بچے کو کار میں بٹھایا ۔ اسے سارے حالات بتائے ۔ وہ سیدھا ڈیرہ غازی خاں گیا پھر وہاں تحقیقات ہوئی اور صبح کو عید منائی گئی ۔ میرے کہنے کا یہ مقصد ہے کہ ہر مسلمان جو چاند

دیکھنے کے متعلق کہتا ہے وہ فی الحقیقت ضداقت کی بناء پر بات کرتا ہے اسے دھوکہ دینے کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ اس لئے ایسے اعتراضات بالکل عبث اور فضول ہیں ۔ اس وقت تک تو ہمارے اور مسئلے ہی حل نہیں ہو سکے باوجود علماء کے فیصلوں کے اور قران حکیم کی موجودگی کے ۷۲ فرقے موجود ہیں ۔

جناب والا ۔ اب میں اپنے علاقے کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اس میں انڈسٹری کوئی نہیں ہے ۔ وہاں کوئی انڈسٹری لگائی جائے ۔ وہاں انڈسٹری گنجان آباد علاقوں کی نسبت نفع مند رہے گی اور مزدور سستے مل جاتے ہیں محل وقوع بہت ہی اچھا ہے ۔

خان گل حمید خان (میانوالی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس بجٹ کو میں عوامی بجٹ کہہ دیتا ہوں ۔ جناب صدر مملکت جن کے منشور کے مطابق یہ بنایا گیا ہے اور جناب گورنر مغربی پاکستان جن کی نگرانی میں یہ بنایا گیا ہے اور جناب وزیر خزانہ جنہوں نے پیش کیا ہے سب مبارکباد کے مستحق ہیں ۔ اس کے بعد جناب بجٹ کی ایک ایک خوبی کو بیان کرنے کے لئے میرے بھائیوں نے یہاں کوشش کی ہے اور کریں گے اور نقائص اگر ہیں تو وہ آپوزیشن بیان کر دے گی ۔ میں اپنے علاقہ کے متعلق کچھ عرض کر دیتا ہوں ۔ اور اس سلسلہ میں زراعت کے متعلق ایک دو اپنی تجویز پیش کرتا ہوں ۔ پہلی تو یہ ہے کہ کیش کراپس کا مالیہ بڑھا دیا جائے ۔ اور غلہ کا مالیہ کم کر دیا جائے تاکہ زمیندار کیش کراپس کی بجائے دوسری فصلوں کی طرف جائیں اور غلہ کی کمی دور ہو جائے ۔

میری دوسری تجویز جناب والا یہ ہے ۔ کہ جس طرح نئی انڈسٹری لگانے کے لئے پانچ سالہ انکم ٹیکس ہالیڈے ہے ۔ اس کے لئے ٹیکس نہیں ہے ۔ اسی طرح وہ صاحبان جو نئی زمین آباد کریں ان کے لئے بھی

کم از کم پانچ سال تک مالیہ معاف کر دیا جائے تاکہ لوگوں کا رجحان اس طرف ہو اور زیادہ سے زیادہ زمین آباد ہو سکے ۔

وزیر زراعت ۔ ایک سال کے لئے تو معافی ہے ۔

خان گل حمید خان ۔ اگر ایک کا سال عرصہ بڑھا دیا جائے تو حرج کیا ہے ۔ آخر غلہ پر بھی ہم فارن ایکسچینج خرچ کرتے ہیں اور پھر سلام بھی کرنے پڑتے ہیں علاوہ ازیں زمینداروں پر پابندی ہو کہ وہ کچھ رقبہ مثلاً ہر ایک اپنی ملکیت کے تین چوتھائی حصہ پر ضرور غلہ کاشت کرے ایک چوتھائی اس کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے ۔ اس کے بعد میری یہ تجویز ہے کہ جیسے لینڈ ریفارمز کی گئی ہیں اسی طرح انڈسٹری میں بھی ریفارمز کی جائیں (تالیاں) ۔ جیسے کاشت کاروں کو زمینوں میں حصہ دار بنایا گیا ہے اس طرح مزدوروں کو بھی صنعتوں میں حصہ دیا جائے ۔ زمینداروں پر تو یہ اصلاحات لگا دی گئیں ہیں اور صنعت کار بچے ہوئے ہیں ۔

اب میں اپنے علاقے کے کچھ مسائل پیش کرتا ہوں ۔ پہلا مسئلہ چشمہ بیراج کا ہے جو میانوالی سے دس بارہ میل دور ہے ۔ یہاں سے پانی اکٹھا کر کے لئے آئیں گے اور جھنگ کے نزدیک یا تریموں کے علاقہ میں اسے دریا میں ڈالیں گے ۔ لیکن اس ضمن میں چالیس پچاس پورے گاؤں ختم ہو گئے ہیں ہزاروں کی تعداد میں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں ۔ جن میں سے نصف ایسے لوگ ہیں جن کی اور کوئی ملکیت نہیں ہے ۔ اس لئے عرض ہے کہ جیسے اسلام آباد ، تربیلا ڈیم سے اور منگلا ڈیم متاثرہ لوگوں کو زمین دی گئی ہے اسی طرح ان لوگوں کو بھی تھل میں زمینیں دی جائیں یہ بھی اسی ملک کے باشندے ہیں اور ان کا بھی اسی طرح حق ہے جو

لوگ باقی بچ جائیں انہیں دوسرے پراجیکٹس میں رقبہ دیا جائے ۔ یہ بیچارے بالکل غریب لوگ ہیں ان کا کوئی آسرا نہیں ۔ میری اس التجا پر ضرور غور کیا جائے ۔

میری دوسری گذارش تھل کے متعلق ہے ۔ کل ایک دوست نے یہاں کہا تھا کہ ٹی ۔ ڈی ۔ اے کا محکمہ ہمارے پاس بھی قائم کیا جائے ۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا یہ محکمہ ان کو دے دیا جائے ۔ ساٹھ روپیہ فی ایکڑ ٹیکس ہے ۔ مشینری کا علیحدہ ٹیکس ہے اور ابھی وہاں کوئی مشینری نہیں ہے ۔ کئی علاقوں میں سیم ہے پانی بھی نہیں ہے ۔ زمین بھی ہموار نہیں ہے ۔ اور ہم ساٹھ روپیہ فی ایکڑ دیتے ہیں ۔ اور اس کی وصولی کے لئے ہمیں پکڑا جا رہا ہے ۔ ہماری فصلیں قرق کی جارہی ہیں ۔ ہم لوگ کہاں جائیں ۔ اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ جہاں ڈیویلپمنٹ ہوئی ہے وہاں بھی اس کی وصولی قسطوں میں کی جائے اکٹھی نہ کی جائے تا کہ زمینداروں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے ۔

تیسرے میانوالی لفٹ ایریگیشن سکیم ہے ہمارے موجودہ صدر صاحب کی خاص توجہ سے بنی ہے اور ہم لوگوں پر خاص مہربانی کی گئی ہے ۔ اس لئے ہم ان کے بڑے مشکور ہیں لیکن اس کے لئے ہم فی ایکڑ ۵۰ روپیہ مالیہ کی صورت میں دے رہے ہیں ۔ مشینری کا خرچہ بھی لیا جاتا ہے ہم اس کو چیک نہیں کرتے ہیں اس کو افسران چیک کرتے ہیں ۔ پورے ملک میں جہاں پانی مہیا کیا گیا ہے ایک بھی مثال نہیں ملے گی جہاں مشینری کا خرچ لیا جائے لیکن وہاں ہم سے خرچہ لیا جاتا ہے اور کہیں سے نہیں لیا جاتا ۔ کروڑوں روپیہ آب پاشی کے لئے خرچ کرتے ہیں اور وہ آبیانہ کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے لیکن ہم سے ۵۰ روپیہ فی ایکڑ وصول کیا جاتا ہے ۔ اس کے لئے میں پرزور التجا کروں گا کہ اس مالیہ کو ہم سے معاف

کیا جائے اور باقاعدہ آبیانہ جیسے دوسروں سے وصول کرتے ہیں ہم سے بھی اسی طریقے سے وصول کیا جائے اور ہم سے یہ زائد خرچ نہ لیا جائے۔

چوتھی چیز یہ ہے کہ موضع ہرنولی اور کندیاں کے علاقے میں ۵۰ فیصد زمین میں سیم ہے اور سیم کی وجہ سے وہاں پانی کھڑا ہے۔ اس علاقہ کے متعلق پہلے بھی عرض کر چکا ہوں لیکن ابھی تک اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔

پانچواں اس علاقہ میں ٹیوب ویلز لگائیں جس سے سیم کا پانی کم ہو۔ ہرنولی کی حالت یہ ہے کہ شہر میں سیم کا پانی ہے اور گھروں میں بھی پانی کھڑا ہے۔

چھٹا چکڑالہ و موسیٰ خیل میں پانی نہیں ہے وہاں پانی کے انتظام کے لئے ٹیوب ویل سکیم بنائیں اور اس علاقہ میں ٹیوب ویلز لگائیں تا کہ زمین کو سیراب کیا جائے اور لوگ بھی خوشحال ہوں۔ اس کے بعد سٹیل مل کا مسئلہ ہے۔ ماہرین نے بتایا تھا کہ کالا باغ میں لوہا ہے جس وقت آپ لوگ راضی ہو جائیں اور ہم لوگوں پر مہربان ہوں ہمارے ہاں سٹیل مل کا قیام کیا جائے۔ آج نہیں تو کل ہم زندہ ہوں یا نہ ہوں اگر کبھی سٹیل مل لگے تو وہ ہمیں ملنی چاہئے۔

جناب والا۔ ہمارا زنانہ کالج کے لئے بھی ایک مطالبہ تھا۔ پرانی بلڈنگ میں کالج ہے اس کو ڈگری کالج بنا کر نئی بلڈنگ میں منتقل کیا جائے۔ کافی عرصہ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ کالج دیا جائے گا لیکن ابھی وہ بات پایہ تکمیل تک نہیں پہنچی تو اس سلسلہ میں اگر ہماری امداد کی جائے تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔

جناب والا۔ ایک اور مسئلہ جو عوامی نوعیت کا ہے میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا میں صرف اپنے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں امن عامہ کی کیا حالت ہے۔ آپ کے سابقہ ممبر اسمبلی حمزہ اللہ

نیازی جو میرے ماموں ہیں اس مہینے کی چار تاریخ کو گھر بیٹھے ہوئے تھے چار مفرور ایک سیاسی لیڈر کے کہنے پر ان کے گھر گئے اور وہاں فائرنگ شروع کر دی ۔ قدرت نے ان کو بچا لیا لیکن ایک اور آدمی جو وہاں بیٹھا ہوا اس کو گولی لگی ۔ رپورٹ درج کرائی لیکن وہ ابھی تک نہیں پکڑے گئے ۔ اس لئے میں التجا کروں گا کہ اگر اس سیاسی لیڈر نے ہمیں سیاسی طور پر نیچا دکھانا ہے تو پبلک کی خدمت کر کے ، پبلک کے کام کرا کے ضرور کرے لیکن ایسا نہیں ہونا چاہئے جو وہ کر رہا ہے ۔ ہم لوگوں کی جان کی حفاظت کی جائے ۔ ہم بھی ویسے ہی پاکستانی ہیں جیسے دوسرے ہیں اور ہمارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا دوسرے لوگوں کا حق ہے ۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ اسی وقت اس مسئلہ کی طرف توجہ دیں اور ہماری جانوں کو ختم نہ کیا جائے اور ہمیں آرام سے رہنے دیا جائے اور ہماری جائیداد کی حفاظت کی جائے ۔

میاں محمد شفیع (لاہور ۔ ۴) ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارے نوجوان وزیر خزانہ صاحب نے اس سال جو متوازن اور عوامی بجٹ پیش کیا ہے اور یہ عوامی اور متوازن بجٹ کہلانے کا مستحق بھی ہے کیونکہ اس بجٹ کے اندر کسی قسم کا کوئی نیا ٹیکس عوام پر نہیں لگایا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی تجویز پیش کی گئی ہے جس سے کوئی نیا ٹیکس لگانے کا معاملہ زیر غور آیا ہو ۔ یہ بجٹ ہمارے صدر محترم فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے منشور کے اصولوں کے مطابق ہے اور ہمارے قابل قدر گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ کی عین منشا کے مطابق پیش کیا گیا ہے ۔ اس لئے میں اپنے نوجوان اور محترم وزیر خزانہ صاحب کو اور ان کے محکمہ کے افسران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ اس بجٹ کے اندر بہت سی سہولتیں اور بہت سی اچھی باتیں ہمارے وزیر خزانہ نے پیش کی ہیں ۔ سب سے بہتر بات جو انہوں

نے کی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی عقلمندی اور تندھی سے دیہی ترقیاتی پروگرام کے لئے رقم رکھی ہے۔ خوراک کے مسئلہ کو خود کفیل بنانے کے لئے اور آبپاشی اور بجلی کی جو سکیمیں پیش کی ہیں وہ بھی قابل قدر ہیں۔ دوسرا اعلان بھی ان کا قابل قدر ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ تین سالوں میں ملک کے اندر جو مکانات بنیں گے ان پر پراپرٹی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔ میں ان کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہتا ہوں اگر اور تھوڑی سی مہربانی کریں تو پراپرٹی ٹیکس کے ساتھ ساتھ کارپوریشن یا میونسپل ٹیکس جن مکانات پر لگایا جاتا ہے اسے بھی پراپرٹی ٹیکس کی طرح معاف کیا جائے۔ اس طرح ملک میں اور زیادہ تعداد میں مکان تعمیر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ جیسے آپ نے مکانات کو تعمیر کرنے میں حوصلہ افزائی کی ہے اس کے متعلق میں آپ کی خدمت میں ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ ان مکانوں پر جہاں لوگ خود رہتے ہیں چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے ان سے پراپرٹی ٹیکس اور ہاؤس ٹیکس معاف فرمائیں تو لوگ بلا تاخیر جلد از جلد مکان تعمیر کرنے شروع کر دیں گے اور ملک میں رہائشی مسئلہ بھی جلد از جلد حل ہو جائے گا۔ ایک آدمی جب مکان بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو جب وہ دیکھتا ہے کہ میں ۔ روپیہ لگا کر پرسوں ہوں۔ تیس چالیس ہزار روپیہ مکان کی تعمیر پر خرچ کروں گا اور اس کے بعد پراپرٹی ٹیکس یا ہاؤس ٹیکس مجھے ادا کرنا پڑے گا تو وہ سمجھتا ہے کہ کرایہ کا مکان ہی اچھا ہے۔ اگر ہاؤس ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس کو مستقل طور پر معاف کر دیں تو مکانات کی قلت جلد از جلد دور ہوجائے گی۔

جناب والا۔ اس کے بعد چند مسائل لاہور کے اور اپنے علاقے کے متعلق آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلا یہ مطالبہ ہے کہ یہاں

دفعہ ۸۱ (۳) چلی ہوئی ہے ۔ لاہور کے تین حصے ہیں ۔ ایک اندرون لاہور ، دوسرا سول لاہور اور تیسرا نیا لاہور ۔ ۸۱ (۳) کی پچھلے سال بھی جناب میاں محمد یاسین صاحب وٹو نے کچھ رعایت دی تھی یعنی ۵۰ فی صدی رعایت دی گئی ۔ میں ان کا بڑا مشکور ہوں ۔ اب گریٹر لاہور واٹر سپلائی ۔ ۔ ۔ سکیم کا نفاذ ہو گیا ہے ۔ نئی آبادیوں پر ٹیکس اور زیادہ لگائے جائیں گے ۔ میں جناب کرمانی صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ انہوں نے اپنے الیکشن کے دوران اعلان کیا تھا کہ دفعہ ۸۱ (۳) کو لاہور میں جلد از جلد اسمبلی میں جا کر معاف کرائیں گے یا کم کرائیں گے آج وہ اس ایوان میں ایک با اختیار وزیر کی حیثیت سے تشریف فرما ہیں اور جس طرح میاں محمد یاسین خاں وٹو صاحب نے مہربانی فرما کر پچاس فی صد کی رعایت دے دی ہے اسی طرح وہ بھی بقایا پچاس فی صد کو ختم کرتے ہوئے جلد از جلد دفعہ ۸۱ (۳) میں ترمیم کر دیں گے ۔ یہ ان کی بڑی مہربانی ہوگی اور لاہور کے باشندوں پر بڑا احسان ہوگا ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد ایک اور مسئلہ ہے جو کہ سب سے زیادہ اہم ہے اور وہ دستی کاشتکاروں کو زمین الاٹ کرنے کا مسئلہ ہے ۔ بڑے بڑے پیراجوں میں بڑے بڑے لوگوں کو کافی زمینیں الاٹ ہوئی ہیں اور وہاں پر ساٹھ فی صد زمین ایسے مالکان کو الاٹ ہوئی میرے خیال میں جنہوں نے وہ زمینیں دیکھی تک بھی نہیں ہوں گی جس سے دو طرح کے نقصانات ہو رہے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ حکومت کی " زیادہ غلہ اگاؤ " مہم کو نقصان پہنچا ہے اور دوئم یہ کہ وہ الاٹ شدہ زمینیں ویسی کی ویسی ہی بیکار پڑی ہوئی ہیں ۔ لاہور اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں اور ان کے قرب و جوار میں جو لوگ زمیندار تھے اور جن کے پاس تھوڑی تھوڑی زمینیں تھیں اور جو کہ خود دستی کاشت کرنے کے ماہر تھے اور جن کے آبا و اجداد بھی دستی کاشت کیا کرتے تھے ، ان کی زمینیں آبادیوں کے لئے ، مختلف صنعتوں اور کارخانوں کے قیام کے لئے

حاصل کر لی گئیں اور اس طرح وہ اپنی مزروعہ زمینوں سے محروم کر دئے گئے ۔ تو وہ لوگ جو کاشتکار کہلاتے ہیں اور جن کے پاس اب اپنی زمینیں نہیں رہیں اگر ان کو ان بیراجوں میں زمینیں الاٹ کر دی جائیں اور ان لوگوں کو وہاں پر آباد کر دیا جائے اور ایک خاندان کو کم از کم ایک مربع یعنی پچیس ایکڑ زمین دے دی جائے تو وہ وہاں پر خود ہی بیٹھ کر ان زمینوں کو آباد کریں گے اور دستی ہل چلا کر ہی زیادہ اناج پیدا کریں گے اور ملک کو خوراک کے معاملے میں خود کفیل کرنے کی کوشش کریں گے ، تو میری یہ گذارش ہے کہ آپ ضرور اس پر غور فرمائیں ۔ کم از کم آپ ان لوگوں کو زمینیں دیں جو خود دستی ہل چلا کر اناج پیدا کر کے ملک کی غذائی صورت حال کو بہتر بنائیں ۔ یہ نہیں کہ آپ بڑے بڑے لوگوں کو بڑی بڑی الاٹمنٹیں کریں جو کہ وہاں جا کر اپنی زمینوں کو دیکھتے بھی نہیں ہیں ۔

جناب والا ۔ میری تیسری تجویز لاہور کے تعلیمی مسئلے کے متعلق ہے ۔ اس سلسلے میں میں اپنے محترم وزیر تعلیم کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا اور انہوں نے پچھلے دنوں میرے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ لاہور میں آج سے پچاس سال پہلے یہاں لاہور Civil کی آبادی اور مزنگ کی آبادی کے لئے جو پانچ لاکھ سے زائد بنتی ہے ایک مزنگ ہائی سکول ہے جو کہ ۱۹۱۸ء میں کھولا گیا تھا ، اس کے بعد کوئی ہائی سکول اس علاقے میں نہیں کھولا گیا ، تو اگر یہاں پر ایک اور گورنمنٹ ہائی سکول کھول دیا جائے تو ان کی بڑی مہربانی ہوگی ۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر کوئی جگہ مہیا ہو جائے تو وہ جلد از جلد سکول کھول دیں گے ، تو میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ ایڈورڈ روڈ پر شادی لال بلڈنگ کی ملحقہ زمین اور عمارت جو کہ متروکہ جائیداد ہے ، اسے حاصل کرنے میں حکومت کو کوئی دقت پیش نہیں آئے گی ۔ اس

جگہ کو حاصل کر کے جلد از جلد ایک سکول کھول دیا جائے یعنی لاہور Civil کے اندر اگر ایک گورنمنٹ ہائی سکول کھول دیا جائے تو اس علاقے کے تمام تعلیمی مسائل حل ہو جائیں گے ۔ مجھے امید ہے کہ وزیر محترم اس پر فوری توجہ فرمائیں گے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب محمد یاسین خان وٹو کی توجہ دوبارہ اس طرف دلاتا ہوں کہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے پاس بے شمار سکیمیں حکومت کے سردخانوں میں پڑی ہوئی ہیں اور مذکورہ ٹرسٹ دور دراز علاقوں میں جا کر نئی نئی سکیمیں بنا رہی ہے ، میری تجویز یہ ہے کہ ان کو فی الحال بند کر دیا جائے اور ان سکیموں پر عملدرآمد کیا جائے جو کہ ان کے پاس سردخانوں میں پڑی ہوئی ہیں کیونکہ اس سے یہ نقصان ہو رہا ہے کہ لاہور کے نزدیک کوئی زرعی زمین باقی نہیں رہے گی ۔ اگر لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ اسی طرح روز بروز ان زمینوں پر نئی نئی سکیمیں بناتا رہا ۔ لاہور کے اندر چھوٹی چھوٹی زمینیں اور قطعات پڑے ہوئے ہیں جن کی طرف توجہ کر کے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ چھوٹے چھوٹے مکانات تعمیر کر سکتا ہے ۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ دور دراز علاقوں میں جا کر زرعی زمینوں پر کوئی سکیم نہ بنائی جائے ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ لاہور شہر کے ساتھ ساتھ ایک نئی Township سکیم کے ذریعے کوارٹروں اور عمارات کی تعمیر ہو رہی ہے جو کہ بہت اچھا کام ہے اور گورنمنٹ نے یہ ایک اچھا کام کیا ہے لیکن میں یہ تجویز کروں گا کہ وہاں پر مزید کوارٹر تعمیر کر کے ان لوگوں کو جلد از جلد دے دئے جائیں جو کہ لاہور شہر کے اندر حکومت کی زمینوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور حکومت کی عمارتوں کو روکے ہوئے ہیں تو ان لوگوں کو ترجیح دی جائے اور ان لوگوں کا سروے کر کے ان کو

وہاں پر آباد کیا جائے تاکہ ایک طرف تو وہ لوگ بھی آباد ہو جائیں اور دوسری طرف ان کے قبضے میں حکومت کی جو املاک ہیں وہ بھی جلد خالی ہو جائیں ۔ اسی طرح میں جناب محمد یاسین خاں وٹو صاحب کی توجہ اس جانب بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں اور جناب جونیجو صاحب بھی اس جانب اپنی خصوصی توجہ دیں کہ وہاں پر پہلے تو چھوٹے کوارٹر جلد از جلد تعمیر کرائے جائیں تاکہ ان لوگوں کو وہاں پر جلد آباد کیا جا سکے اور ان لوگوں کو سہولت بھی ہو سکے ۔

Mr. Speaker : Will the Member please conclude his speech now ?

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ ریلوے بجٹ پر تقریر کے دوران بھی آپ نے مجھے اس طرح ٹوک دیا تھا اور میری ایک تجویز اس طرح نامکمل رہ گئی تھی اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ مجھے تقریر ختم کر لینے دیجئے ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب گورنر صاحب کی خدمت میں یہ تجویز پہنچانا چاہتا ہوں جو کہ بڑی مفید ہے اور وہ یہ ہے کہ لاہور میں کوٹ لکھپت ریلوے سٹیشن کو بیرونی طور پر دس میل کا چکر دے کر ملتان روڈ سے کالا شاہ کاکو کے ساتھ ملا کر ایک برانچ لائن بچھائی جائے تاکہ ہمارے پاس کراچی ، لاہور اور راولپنڈی کے لئے مواصلات کا متبادل انتظام ہو سکے جو کہ از حد لازمی ہے کیونکہ آنے والے وقت میں جنگ کے دوران میں لاہور والوں پر اور پاکستان کے باشندوں پر یہ ایک کرم کرنے کے مترادف ہوگا ۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ ایک کمیٹی کا قیام کر کے اس کا جلد از جلد سروے کرایا جائے اور اسے جلد شروع کرایا جائے ۔

جناب والا ۔ آخر میں میں ایک عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت عالیہ ہماری نئی نسل کے لئے کالجوں اور سکولوں میں دینی اور فوجی تعلیم کا جلد از جلد انتظام کرے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں

اخلاقی ، سماجی اور سیاسی لحاظ سے تیار ہوں اور صحیح معنوں میں پاکستانی کہلانے کی حقدار ہوں ۔ شکریہ ۔

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ-۴) ۔ جناب سپیکر ۔ میں بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے آج مجھے تقریر کرنے کا موقع دیا ہے ۔ باہر لابی میں بیٹھے ہوئے معزز اراکین اپنے آپ کو درجوں میں تقسیم کر رہے تھے تو اس طرح پہلے دن تقریر کرنے والوں کو فرسٹ کلاس کا درجہ دیا گیا اور جو صاحبان آج بولنے والے ہیں ان کو بریک کا درجہ دیا گیا ۔

جناب والا ۔ انسان بھی بڑی عجیب مخلوق ہے اور صحیح معنوں میں مجموعہ اضداد ہے اگر آپ اس کو دھن شیر میں بھی بیٹھنے دیں اور اس پر تمام دنیا کے آلام گر پڑیں تو پھر بھی وہ مسکرانے کا کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ ہی لیتا ہے ۔ دوسری جانب اگر اس کو شنیل کی بنی ہوئی رضائی بھی اوڑھا دیں اور اس میں بھی اگر اسے بنولے کا ایک دانہ مل جائے تو وہ صرف اسی وجہ سے رونا شروع کر دیتا ہے ۔ ہمارے آپوزیشن کے دوست اور بھائیوں کی بھی بالکل یہی کیفیت ہے کہ

کئی بار ان کا دامن بھر دیا حسن دو عالم سے
مگر یہ ہیں کہ ان کی خانہ ویرانی نہیں جاتی

جو بجٹ اس وقت زیر بحث ہے اس کے متعلق سب سے پہلی بات جو میں نے عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ یہ بجٹ ایک ایسے آدمی نے پیش کیا ہے جس نے عوامی زندگی کا کھٹا میٹھا چکھا ہوا ہے اور انہوں نے کبھی جلسوں میں بھی شرکت کی ہوئی ہے اور کبھی انہوں نے انتخابات بھی لڑے ہیں ۔ اس لئے یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جب وہ بجٹ پیش کر رہے تھے اور جیسا کہ بجٹ سے ظاہر بھی ہے ، ان کے سامنے عوام کے مسائل اور تکالیف تھیں اور اس سے بڑھ کر سونے پر سہاگہ یہ ہوا کہ ہمارے جو نئے سیکرٹری مالیات ہیں وہ کالج کے زمانے سے ہی لوگوں کے دلوں کی

دھڑکنوں کو سننے کی سعی کیا کرتے تھے . وہاں پر بھی وہ الیکشن لڑتے رہے اور پھر اس کے بعد جنگ کے دنوں میں بھی ان کی آواز لوگوں کے دلوں کی ڈھارس بندھاتی رہی ۔ ان دو وجوہات کی بنا پر اور اس بجٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد ، اگرچہ میں ذرا گستاخ گردانا گیا ہوں لیکن میں بخوشی جناب وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں (قطع کلامی) ۔

جناب والا ۔ ہر قصیدے میں پہلے بیان ہوتا ہے ۔ پھر گریز اور اسکے بعد مدح شروع ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں آج آپ کے سامنے تین چار نکات پیش کرنا چاہتا ہوں جسے آپ اگر لمحہ فکریہ سمجھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی حرج نہ ہوگا ۔ سب سے پہلی گذارش یہ ہے کہ ہم چھ سات یا آٹھ فیصد کے حساب سے ترقی کر رہے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ دنیا کے دوسرے تمام پسماندہ ملکوں میں ترقی کے لحاظ سے پاکستان کا نام سر فہرست رکھا گیا ہے لیکن اگر آپ اسی حساب سے ترقی کرتے رہیں تو ۲۰۰۰ء تک آپ بمشکل ان قوموں کے برابر پہنچ سکیں گے جو کہ دنیا میں اسوقت ترقی یافتہ ممالک گنے جاتے ہیں ۔ سوچنا یہ ہے کہ آپ سن ۲۰۰۰ میں پہنچیں گے کیا آپ وہاں پہنچنا چاہتے ہیں ؟ کیونکہ ہر معاشرہ بالاخر اس بات سے پرکھا گیا ہے کہ اس نے کیسا انسان پیدا کیا ہے ۔ دولت بذات خود بڑی اچھی چیز ہے لیکن دولت سے دولت کے لئے محبت کرنا ایک بالکل فضول اور لغو سی بات ہے ۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح ایک آدمی ڈاکٹری پڑھے لیکن علاج نہ کرے ۔ پل بنانا سیکھے لیکن پل کبھی نہ بنائے ۔ دولت سے کوئی محبت نہیں کرتا ۔ جو چیزیں دولت دیتی ہیں ان سے محبت کرتا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ جب ہمارے پاس دولت جمع ہو جائیگی تو پھر ہم کیا بنیں گے ؟ میل پر میل گنتے جانا کوئی ترقی نہیں ہے ۔ منزل پہلے مقرر کرلیں کہ ہم کہاں جانا چاہتے ہیں ۔ در حقیقت ترقی کی منزل کی طرف پیش قدمی

اسی وقت شروع ہو جاتی ہے جس وقت آپ منزل معین کرلیں ۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے ۔ جناب والا ۔ کہ صرف ان قوموں نے ترقی کی ہے معاشی اور اقتصادی باتوں میں جنہوں نے پہلے منزل معین کر لی ہے ۔ اور اس جذبے سے چلے ہیں کہ ہم نے منزل پر پہنچنا ہے ۔ تو پھر اقتصادی اور معاشی ترقی خود بخود ہوتی چلی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ ہمارے لئے اس بجٹ میں یہ کہیں determine نہیں کیا گیا کہ ہم کس طرف رواں دواں ہیں ۔ میرے خیال میں جس منزل پر ہم کو پہنچنا ہے وہ منزل یہ ہے کہ انسان کی روح، ایک پاکستانی کی روح، ایک پاکستانی کا جسم اور ایک پاکستانی کا معاشرہ ، ان تینوں میں ایک آہنگ پیدا ہو جائے ۔ جب تک کوئی قوم اپنے آپ کو قیادت کے قابل خود نہیں سمجھنے لگ جاتی اس وقت تک ترقی نہیں کرتی ۔ یہ ترقیاں ، یہ اعشاریے اور یہ اعدادوشمار صرف ایک حد تک ترقی کی علامت ہیں لیکن اس سے آگے انسان وہ مشین ہے جو جذبات کے بغیر نہیں چل سکتی ۔ کتنی ہی اعلی موٹر میں اگر پٹرول نہ ڈالیں تو وہ کسی کام کی نہیں ۔ اسی طرح جب تک آپ انسان کو جذبات سے معمور نہ کر دیں گے ، ایک پاکستانی کو جذبات سے معمور نہ کر دیں گے ، وہ پاکستانی صحیح طور پر ترقی نہیں کرے گا ۔ کیونکہ جس وقت وہ کسی جذبے سے سرشار ہوگا اس وقت چاہے وہ اکیلا ہو ، چاہے اسے دیکھنے والا کوئی نہ ہو وہ کوئی گندی یا کوئی ایسی حرکت نہیں کرے گا جو معاشرے کے اصولوں کے منافی ہو ۔ صرف اس ڈر سے کہ میرا جو جذبہ ہے وہ مجروح ہوتا ہے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ علامہ اقبال کے مختلف شعروں سے ظاہر ہے، عشق خود انسان کو تعلیم دیتا ہے ۔ عشق خود سب سے بڑا استاد ہے ۔ جب آپ کسی مطمع نظر ، کسی منزل کے عشق میں گرفتار ہو جائیں تو پھر خود بخود آپ ترقی کرنا شروع کر دیں گے ۔ یہ بات میں نے تاریخ کے صفحات میں ٹٹولی ہے، اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں ۔

جناب والا ۔ اگر آپ کو کبھی شہد کی مکھیاں پالنے کا موقع ملا ہو تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان میں ایک queen مکھی ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یقین کیجئے مجھے موقع نہیں ملا ۔ (قہقہہ)

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ آپ چونکہ خود شہد ہیں ۔ اس لئے آپ کو موقع نہیں ملا ہوگا ۔ (قہقہہ)

ملک محمد اختر ۔ ہمیں مکھیاں مارنے کا موقع ملا ہے ۔ (قہقہہ)

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ اگر شہد کی مکھیوں کا چھتہ دیکھا جائے تو اس میں ایک queen مکھی ہوتی ہے ۔ اس کا کام ہوتا ہے انڈے دینا اور بچے پیدا کرنا اور زیادہ مکھیاں پیدا کرنا ۔ دوسری مکھیوں کا کام ہوتا ہے باہر سے شہد جمع کر کے لانا تاکہ بچے پل سکیں اور معاشرے کا نظام جو ان کا ہوتا ہے وہ چل سکے ۔ ان میں ایک تیسری چیز ہوتی ہے ، اس کو اردو میں شاید کہتے ہیں نر مکھی ۔

ایک ممبر ۔ نکھٹو ۔

چودھری انور عزیز ۔ نکھٹو ۔

Thank you very much Sir. You always supply the proper word.

تو تیسری چیز جناب نکھٹو ہوتا ہے ۔ اسے اگر آپ غور سے دیکھیں تو وہ ہمیشہ اپنی دم کو اونچا اٹھا کر چلتا ہے ۔ اور کوئی کام نہیں کرتا ۔ تو جناب والا ۔ یہ نکھٹو جو نہ پیدا کرنے کے کام آتے ہیں ، نہ روٹی کمانے کے کام آتے ہیں ، ان کی معتبری جب بڑھ جائے تو سمجھئے کہ ان کا معاشرہ گل ہو رہا ہے ۔ جناب والا ۔ جس معاشرے میں ایک ایم ۔ اے پاس ، ایک سکول ماسٹر یہ محسوس کرنا شروع کر دے کہ میری آمدنی ایک ٹیکسی ڈرائیور کی آمدنی سے کم ہے ۔ جس معاشرے میں ایک آدمی یہ محسوس کرنا شروع کر دے کہ میں ایماندار ہوں ۔ نیک ہوں اور ایک اچھا کلرک ہوں لیکن ایک صحیح قسم کا جعلساز ٹولے ٹوٹکے سے

اور دلالی وغیرہ سے مجھ سے زیادہ پیسے کما رہا ہے تو اس وقت سمجھ لیجئے کہ drones لائسنس لے کر ، روٹ پرمٹ لے کر زیادہ بڑھ رہے ہیں۔ کمائی کوئی کر رہا ہے ، کھا کوئی اور رہا ہے ۔ جس معاشرے میں drones بڑھ گئے سمجھ لیجئے وہ شہد کا چھتہ اجڑ گیا ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے گاؤں میں دیکھا ہے کہ گھر میں کچھ لڑکے ہوتے ہیں جو صبح جا کے ہل چلاتے ہیں ۔ کچھ گائیوں اور بھیڑوں کی رکھوالی کرتے ہیں ۔ ایک آدھ لڑکا گھر میں ایسا پیدا ہو جاتا ہے جو کوئی کام نہیں کرتا ۔ اس کا کام ہوتا ہے صبح اٹھ کر نہانا ۔ چھتوں کو تیل لگانا اور آرام سے لیٹے رہنا ۔ جناب والا ۔ جس گھر میں ہم نے اس چھتوں والے لڑکے کی معتبری دیکھی ہے ، وہ گھر ہم نے ہمیشہ اجڑتے دیکھا ہے ۔ اور جس گھر میں کماؤ بیٹے کی معتبری دیکھی ہے ، وہ ہمیشہ بنتے ہی دیکھا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سوسائٹی میں آپ غور سے دیکھیں کہ کماؤ کون ہے ۔ اس سوسائٹی میں کماؤ دھقان ہے ۔ اس سوسائٹی میں کماؤ مزدور ہے ۔ اس سوسائٹی میں کماؤ industrialists ہیں جو انڈسٹری لگاتے ہیں ۔ اس سوسائٹی میں کماؤ زمیندار ہیں ۔ اور اس سوسائٹی میں خرچ کرنے والے جو ہیں وہ گورنمنٹ کے ملازمین ہیں ۔ جناب والا ۔ معتبری ان کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Finance : and lawyers.

چودھری انور عزیز ۔ lawyers تو سروس provide کرتے ہیں جناب والا ۔ ڈاکٹر بھی سروس provide کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ بھی lawyer ہیں ۔ اور آپ کو پتہ ہے کہ ہم تو بڑی نوکری دیتے ہیں لوگوں کی ۔ لیکن میں گذارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی جگہ ضرور ڈھونڈ لیجئے جہاں پبلک اور ایڈمنسٹریشن کی آپس میں orientation ہو جائے ۔ ورنہ یہ آپ کے ؛ م خود مختار ادارے ، ورنہ یہ آپ کی بجٹ کی اصطلاحیں

ورنہ یہ آپ کی ساری سوچ اور یہ سارا صحیفہ جو اترتا ہے ۔ Five Year Plan کی صورت میں یہ سارے اپنے صحیح نظریئے اور اپنے صحیح مقاصد تک نہیں پہنچ سکتے جب تک آپ پبلک کے ساتھ اپنی ایڈمنسٹریشن کو orientate نہیں کرتے ۔ جب تک وہ لڑکا جو کماؤ ہے اور وہ لڑکا جو انہوں نے معتبری کے لئے رکھا ہوا ہے دونوں کی آپس میں محبت نہیں ہوگی ، کوئی کام سرے تک نہیں پہنچے گا ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد ایک بات خان محمد علی خان صاحب کو خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں ۔ اور اس ہاؤس سے بھی کہنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میری طرف ذرا غور سے دیکھیں ۔ مجھے آپ کے دیکھنے سے بڑی ڈھارس ہوتی ہے (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ میں اس لئے نہیں دیکھتا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ٹائم ختم ہوگیا ہے (قہقہہ)

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں تعلیم کم ہے ۔ ہمارے ملک کی تیس فیصد آبادی پڑھ سکتی ہے اور تقریباً سولہ فیصد آبادی شاید لکھ بھی سکتی ہو ۔ دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ جو لڑکے تعلیم یافتہ ہیں ان کو نوکری نہیں ملتی ۔ آپ کو اپنے علاقے کا علم ہوگا ۔ مجھے اپنے علاقے کا علم ہے کہ میرے پاس تقریباً تین ہزار لڑکے ہیں جو میٹرک پاس ہیں اور اچھے نمبروں پر پاس ہیں ۔ یہ لڑکے شکر گڑھ تحصیل میں اور نارووال تحصیل میں ہیں ۔ ان کے لئے کوئی ملازمت نہیں ہے ۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تعلیم نہیں ہے ۔ دوسری طرف جو تعلیم یافتہ ہیں ان کے لئے نوکریاں نہیں ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا محکمہ تعلیم ایسے بچے پیدا کر رہا ہے جن کی سوسائٹی کو ضرورت نہیں ہے ۔ ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دوسرے ممالک میں جہاں

ہماری تعلیم میں ایک بنیادی نقص ہے ۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے مصیبت یہ ہے کہ یہاں پر expert بہت زیادہ ہو گئے ہیں expert کی تعریف بڑے جامع الفاظ میں یہ کی گئی ہے کہ expert وہ آدمی ہے who is successfully able to cover his ignorance یعنی جو آدمی اپنی جاہلیت کو کامیابی سے چھپا جائے وہ expert ہوتا ہے ۔ خاص طور پر ماشاءاللہ ہمارے جو expert ہیں وہ سب اسی قسم کے ہیں ۔ یہاں پر ایجوکیشن کے کئی کمشن بیٹھے ہیں ۔ کبھی وہ کسی جسٹس کو بٹھا دیتے ہیں ۔ کبھی کسی ریٹائرمنٹ کے قریب ایجوکیشن کے expert کو بٹھا دیتے ہیں کہ تم تعلیم کے اوپر بات کرو ۔ رات کی رات میں وہ کالجوں کو تبدیل کر دیتے ہیں ۔ کورس تبدیل کر دیتے ہیں ۔ ان لوگوں کا failure آپ کے سامنے ہے ۔ کبھی ہم کو بھی موقع دیا جائے تاکہ ہم بھی ان کو بتا سکیں کہ سوسائٹی کی ضروریات کیا ہیں ۔ تعلیم کس طرح ہونی چاہئے ۔ دوسرے ممالک میں کیسے ہوتی ہے ۔ اور کس طرح یہ کام ہم سرے تک پہنچا سکتے ہیں ۔ یہ صرف تعلیم ہی کی بات نہیں حالانکہ تعلیم سب سے اہم مسئلہ ہے ۔ باقی پلاننگ میں بھی اگر کبھی یہ مہربانی کریں جب کہ کرمانی صاحب نے کہا ہے کہ میں یہاں گدا گری کا انسداد کرنا چاہتا ہوں ۔ ضرور کریں ۔ بڑی اچھی بات ہے ۔ کون آدمی ہے جو اس کے ساتھ agree نہیں کرتا ۔ اس کے لئے جتنی بھی تعریف کی جائے کرمانی صاحب کی کم ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا progressive step انہوں نے لیا ہے ۔ لیکن یہ قانون ذرا ہم سے پوچھ کر بنائیں بجائے اس کے کہ اپنے محکمہ کے کسی سیکشن آفیسر کے سپرد کر دیں اور وہ ایک قانون بنا کے لائے جس میں جب ہم نقص نکالیں تو پھر کوئی ہم سے ناراض ہو جائے ۔ یہ اچھی بات نہیں ہے ۔ ہم سے پہلے پوچھنا چاہئے کہ تعلیم کس طرح دی جانی چاہئے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم لوگ ہیں جو ایم پی اے یہاں بیٹھے ہیں ۔ گو ہمارے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ہم

غلط طور پر منتخب ہوکر آ گئے ہیں لیکن پھر بھی اگر ہم غلطی سے آ گئے ہیں ہم اچھے ایم پی اے بننا چاہتے ہیں ۔ ہمیں موقع دیا جائے کہ قانون کیسے بنایا جاتا ہے اور کس طرح اچھے طریقہ سے چل سکتا ہے ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ہر ممبر نے یہ کہا ہے کہ میرا علاقہ بڑا پسماندہ ہے مگر میرا علاقہ بڑا ترقی یافتہ ہے ۔ ہم وہاں سے ایک چیز ایکسپورٹ کرتے ہیں ۔ ہم آدمی ایکسپورٹ کرتے ہیں ۔ آپ پاکستان کے کسی حصہ میں چلے جائیں آپ کو ہمارے علاقے کا آدمی ملے گا ۔ مزدور ہوگا تو ہمارا ہوگا ۔ کلرک ہوگا تو ہمارا ہوگا ۔ اس سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے ۔ ہماری تعلیم یہاں تک ہی رہ جاتی ہے ۔ میری ایک گذارش ہے ۔ اور میں اس معزز ایوان میں ایک وعدہ لینا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جناب کرمانی صاحب ، جناب بچہ صاحب ، جناب محمد علی صاحب اور جناب جونیجو صاحب میرے علاقہ کا دورہ کریں گے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ چاروں اصحاب اگر اکٹھے آنا چاہیں تو بہتر یا الگ الگ آنا چاہیں تو بہتر ۔ ایک دفعہ ضرور تشریف لائیں اور کچھ نہ کریں ہم یونہی راضی ہیں وہ صرف اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ ۔

اب وہ امتیاز ظاہر وباطن بھی مٹ گیا
دل چاک ہورہا ہے گریبان کے ساتھ ساتھ

ہمارا علاقہ دیکھنے کے قابل ہے ۔ پہلے وہ ضلع گورداسپور کی ایک تحصیل کہی جاتی تھی ۔ اب وہ سیالکوٹ میں آ گئی ہے ۔ مصیبت یہ ہے کہ ہمارا فاصلہ لاہور سے اتنا ہی ہے جتنا سیالکوٹ سے ہے ۔ سات گھنٹے وہاں سے لگتے ہیں ، سات گھنٹے یہاں پہنچنے میں لگتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہاں آ کر آپ ان لوگوں کی بد حالی اور ان کے دوسرے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھیں تاکہ میں اپنے ووٹ دینے والوں سے یہ کہنے کے قابل ہو جاؤں گا کہ وزرا صاحبان خود دیکھ گئے ہیں ۔ اس کے بعد الزام ان پر آئے گا مجھ پر نہ آئے گا ۔

Mr. Speaker : Major Aslam Jan !

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): Befor Major Aslam Jan takes the floor I have one request to make.

جناب والا ۔ آپ اکثر ھماری مشکلات میں امداد کرتے ھیں ۔ آج میں آپ کی مشکلات میں امداد کرنا چاھتا ھوں ۔

Mr. Speaker : I thank Malik Sahib for that.

وزیر خوراک ۔ آپ کے پاس بڑی طویل فہرست ھے ۔ میں ایک تجویز کروں گا کہ اگر آپ پسند فرمائیں اور Sense of the House ھو تو آج ھاؤس کا وقت ایک بجے تک کر لینا چاھئے اور پھر پانچ بجے ھاؤس meet کرے تاکہ تمام معزز ممبران کو تقریر کرنے کا موقع مل سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ایوان کی یہ رائے ھو تو آج ساڑھے بارہ کی بجائے ایک بجے تک بیٹھا جائے اور شام کو پانچ بجے اجلاس شروع کر لیا جائے ۔

ایک معزز ممبر ۔ شام کو کس وقت تک ۔

مسٹر سپیکر ۔ شام ھمارا نارمل وقت تو ساڑھے آٹھ بجے تک ھے ۔

چودھری انور عزیز ۔ جب قائد ایوان کھڑے ھوئے تھے تو انھوں نے فرمایا تھا کہ وہ آپ کی مشکلات میں ھاتھ بٹانا چاھتے ھیں ۔ میں نے سمجھا کہ یہ فقرہ میرے لئے ھے ۔

وزیر خوراک ۔ میں وعدہ کرتا ھوں کہ میں ضرور حاضر ھوں گا ۔

چودھری انور عزیز ۔ آپ کوئی تاریخ یا مہینہ بتادیں ۔

وزیر خوراک ۔ یہاں نہ لیں میرے کمرہ میں آ کر لے لیں ۔ (قہقہے)

مسٹر سپیکر ۔ تو فیصلہ یہ ھوا ھے کہ ساڑھے بارہ بجے کی بجائے ایک بجے تک وقت بڑھادیا جائے اور پھر شام کو ۵ بجے شروع کیا جائے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنے علاقہ کے ضروری مسائل کے متعلق آپ کی وساطت سے وزرا

کرام کو پھر آگاہ کروں ۔ کیونکہ میرے دو سال کا تجربہ ہے کہ جب کبھی بھی میں نے ان بزرگوں سے اپنے علاقے کے متعلق کہا ہے تو انہوں نے اس معزز ایوان میں وعدے کئے ہیں وہ وعدے جو کبھی پورے نہیں ہوئے ۔

جناب والا ۔ مجھے پچھلے دو سالوں سے علم ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر میں بجائے وزراء صاحبان کے ان کے سیکرٹری صاحبان یا ڈپٹی سیکرٹری صاحبان یا ان کے سپرنٹنڈنٹ سے التجا کرتا تو شاید میرے علاقہ کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے اور شاید وہ ہماری دشواریاں سن کر ان پر کچھ توجہ دیتے ۔ مگر اثر نہیں ہوتا تو میرے محترم وزراء صاحبان پر ۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ راولپنڈی ترقی یافتہ علاقہ ہو گیا ہے ۔ کیونکہ وہاں پر اس وقت دارالخلافہ آگیا ہے ۔ لیکن ہماری جو تکالیف ہیں انہیں سن کر تو شاید پتھر بھی پگھل جائے لیکن اثر نہیں ہوتا تو ہمارے ان بزرگوں پر نہیں ہوتا ۔ جو ہماری تکالیف کو سن کر وعدے کرتے ہیں جو کبھی پورے نہیں ہوتے ۔ اس سلسلہ میں جوش ملیح آبادی کے دو اشعار عرض کرتا ہوں جو وٹو صاحب کے لئے خاص طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے یاد ہے کہ جب وہ راولپنڈی تشریف لے گئے تھے تو صرف اخبار کے ذریعہ ان کی آمد اور رفت کا پتہ چلا جب ان کی مسکراتی ہوئی تصویریں دیکھیں ۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو یاد دلاتا ۔ امید ہے وہ بھولے نہیں ہوں گے ۔ یہاں تو وہ ہماری تکالیف کو سننا گوارا نہیں کرتے ۔ حل کرنے کی کیا کوشش کریں گے ۔ شاید وہاں وہ ہماری تکلیفوں کو سن لیتے اور موقع پر دیکھ لیتے ۔ ویسے

مرے رجز سے لرزہ بر اندام ہے زمین ۔
افسوس تیرے کان پر جوں رینگتی نہیں
تو چپ رہا زمیں ہلی آسماں ہلا
تجھ سے تو کیا خدا سے کروں گا میں یہ گلا

ان اشعار کے آگے جو انہوں نے کہا ہے وہ مناسب نہیں ہے اس واسطے انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ میں اپنے نہایت ہی واجب‌الاحترام بزرگ یا اگر وہ مناسب سمجھیں تو دوست کہنے کی جرأت کروں۔ تو اپنے معزز دوست وٹو صاحب کی خدمت میں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو پانی کا مسئلہ ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اگر آپ نے بیسویں صدی میں کربلا کا منظر دیکھنا ہو تو گرمی کے دنوں میں راولپنڈی تشریف لے آئیے۔ آپ کو صحیح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ راولپنڈی میں کیا کیا تکالیف ہیں۔ پانی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کئی دفعہ وعدہ کیا گیا تھا۔ گذشتہ برس کہا گیا تھا کہ اگلے سال عوام کو چوبیس گھنٹے پانی مل جائے گا۔ جب سال آتا ہے تو وقت بڑھا دیا گیا۔ اس طرح پھر اگلے سے اگلے سال کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ دوسرے پنج سالہ منصوبہ ۱۹۶۰-۱۹۶۵ء سے اس سکیم پر کام ہو رہا ہے اور یہ وعدہ کیا تھا کہ پانی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ لیکن اب کہتے ہیں کہ ''وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا'' یہ وعدہ بھی وفا نہ ہو سکا۔ میں اعداد و شمار کے ہیر پھیر میں گئے بغیر صرف اس معزز ایوان کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کو ۱۹۶۵ء میں میں نے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا تھا۔ ۱۹۶۶ء میں مسٹر وٹو کے اس معزز ایوان کو غلط جواب دینے پر میں نے تنگ آ کر Privilege Motion پیش کر دیا تھا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ اخبارات نے غلط لکھا تھا، وعدہ ۱۹۶۶ء نہیں بلکہ جون ۱۹۶۷ء کا تھا۔ بہر حال مسٹر میمن سابق وزیر قانون کی اپیل پر میں نے وہ موشن واپس کر لیا گو کہ میں وٹو صاحب کے جواب سے مطمئن نہ تھا۔

سب سے پہلے یہ کہا گیا تھا کہ ۱۹۶۴ء میں چوبیس گھنٹے پانی

راولپنڈی کے عوام کو ملے گا ، جب ۱۹۶۴ء آیا تو کہا ۱۹۶۵ء میں مل جائے گا ۔ جب ۱۹۶۵ء آیا تو کہا گیا کہ ۱۹۶۶ء کی گرمیوں میں مل جائے گا ۔ پھر جون ۱۹۶۶ء کا وعدہ کیا گیا ۔ لیکن پھر بھی پانی نہیں ملا ۔ جب ان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی تو فرمایا کہ جون ۱۹۶۶ء نہیں تھا بلکہ جون ۱۹۶۷ء تھا ۔ اب تو جولائی ۱۹۶۷ء کا مہینہ آنے والا ہے ۔ کیا وزیر صاحب متعلقہ بتا سکتے ہیں کہ ۲۴ گھنٹے جو پانی دینے کا وعدہ کیا گیا تھا کیا وہ پورا کیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ دو مہینے ہوئے جب وزیر صاحب راولپنڈی تشریف لائے تھے لیکن انہوں نے یہاں تک مناسب نہیں سمجھا کہ وہاں کے ایم ۔ پی ۔ اے یا ایم ۔ این ۔ اے کو بلوا لیتے اور ان سے پوچھتے کہ ان کے علاقہ کی کیا تکلیفیں ہیں ۔ آیا حسب وعدہ ہمیں پانی مل رہا ہے یا نہیں ۔ ہمیں تب پتہ چلا جب جناب وٹو صاحب کی تصاویر چند افسران کے ساتھ پائپ لائنوں کے پاس کھڑے ہوئے دیکھیں اور اخبارات میں پڑھا کہ جناب وزیر موصوف انتہائی مطمئن ہیں ۔ ہمیں پتہ نہ لگ سکا کہ پانی تو عوام کو مل نہیں رہا تو وہ مطمئن کس بات پر ہوئے ۔ اس کے بعد میں جناب والا پورے وثوق سے عرض کرتا ہوں کہ ان علاقوں میں جو تکالیف ہیں اگر آپ وہاں پر تشریف لے گئے تھے تو وہاں کے کسی ایم ۔ پی اے سے پوچھ لیتے جس کا وہ حلقہ نیابت ہے تو آپ کو وہاں کی تکالیف کا اندازہ ہو جاتا ۔ اب وہاں جا کر ہم کیا بتا سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے عوام کی کیا نمائندگی کی ہے ۔ کچھ دنوں میں لاہور آیا تو میں نے خود ان سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ فرمانے لگے کہ ایک ایم ۔ پی ۔ اے یا ایم ۔ این ۔ اے ان باتوں کو کیا سمجھ سکتا ہے ۔

یہ تو ایک ٹیکنیکل چیز ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی اس قدر ٹیکنیکل چیز کو نہیں سمجھ سکتا جس کو جناب وزیر متعلقہ سمجھ سکتے ہیں تو وہ کم از کم اتنا تو سمجھ سکتا ہے کہ ان کو کیا کیا تکالیف ہیں اور آیا وہ کام مکمل ہو گیا ہے یا نہیں جس کا بار بار عوام سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔ میں جناب والا اس کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا ہوں کیوں کہ وقت تھوڑا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ راولپنڈی کے عوام کی تکلیفوں کی وزیر متعلقہ کو کوئی فکر نہیں ہے ۔ یہ اس حالت میں ہے کہ جب صدر مملکت نے اس میں ذاتی دلچسپی لی ہے اور سابق گورنر ملک امیر محمد خان نے اس میں ذاتی دلچسپی لی ہے اور یہ اس حالت میں کہ جب صوبائی گورنر محمد موسیٰ کو خود ان تمام واقعات کا علم ہے لیکن اس کے باوجود اگر یہ حالات راولپنڈی میں ہیں تو جن علاقوں کی آوازیں یہاں سنائی نہیں دیتیں وہاں کا کیا عالم ہوگا ، خدا اس کو بہتر جانتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ راول ڈیم راولپنڈی سے یعنی جہاں پر ہمارا ہیلی واٹر ورکس ہے وہاں سے ۵ یا ٦ میل پر ہے ، اگر وہاں تک یہ پانی آ جائے تو ۷۰ فی صد تکلیف دور ہو جاتی ہے ۔ اس پر کام دوسرے پنج سالہ منصوبہ ٦۵/۱۹٦۰ء یعنی آج تقریباً سات برس سے اس پر کام ہو رہا ہے اور سات برس میں ٦ میل پائپ لائن نہیں لگ سکی ۔ اس کا اندازہ آپ Annual Development Programme 1968 کی جلد پانچ صفحہ ۱۴۹ نمبر ۳۸ اور ۳۹ سے کیجئے ۔ ہم سے اس معزز ایوان میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ جون ۱۹٦٦ء میں چوبیس گھنٹے پانی دے دیں گے لیکن جب جون ۱۹٦٦ء آیا تو کہا کہ نہیں جون ۱۹٦۷ء میں پانی دیں گے ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس وقت راولپنڈی میں لوگ پانی کے ایک ایک قطرہ کو ترس رہے ہیں ۔ محلوں میں سے لوگ

قطاروں میں رکھ کر جاتے ہیں کہ شاید واپسی پر پانی لے کر گھر جائیں گے لیکن جب وہ واپس آتے ہیں تو گھڑے اور ٹین ویسے ہی قطار میں پڑے ہوتے ہیں کیونکہ نلوں میں پانی نہیں آیا ہوتا ۔ جناب والا ۔ اس وقت راولپنڈی کی آبادی ۶ لاکھ کی ہے اور اس وقت راولپنڈی کو ٹوٹل تقریباً ۱۵ لاکھ گیلن پانی یومیہ ملتا ہے یعنی تقریباً ڈھائی گیلن فی کس پانی ملتا ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر وہ پانی پئیں تو منہ ہاتھ نہیں دھو سکتے اور اگر ہاتھ منہ دھوئیں تو غسل نہیں ہو سکتا حالانکہ تین گیلن پانی سے غسل کیا ہو سکتا ہے ، کپڑے نہیں دھو سکتے ، برتن بھی نہیں دھل سکتے ۔ وہاں یہ عالم ہے اور وہاں کے متعلق یہ ہر سال اگلے اگلے سال کا وعدہ کرتے ہیں ۔ بہر حال خدا کرے کہ یہ اپنے وعدہ پر قائم رہیں اور جب اس سال انہوں نے جون کے وعدہ کو اگست میں تبدیل کیا ہے ۔ اب جولائی بھی ختم ہو رہا ہے اور اگست آ رہا ہے لیکن جس رفتار سے کام ہو رہا ہے اس رفتار سے اگست چھوڑئیے تین چار برس تک پانی نہیں آ سکتا ۔ ہم سے وعدے کر رہے ہیں کہ راول ڈیم سے پانی مہیا کیا جائے گا ادھر جو محلے ہیں ان میں ٹیوب ویل لگائے جائیں گے اور پانی آئے گا کے وعدے دے رہے ہیں ۔ مجھے روز خطوط آتے ہیں کہ خدا کے لئے کسی کو کہئے کہ ہمیں پانی دیں مثلاً محلہ امرپورہ ہے وہاں تقریباً ۸ - ۱۰ ہزار نفوس کی آبادی ہے جہاں پانی کا ایک قطرہ نہیں ہے ۔ نہ ہی ٹیوب ویل ہے اور نہ ہی کوئی اور انتظام ۔ اور لوگ دور دور تک جاتے ہیں اور دو دو تین تین روپے میں مشک خرید کر لاتے ہیں ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ اب میں ایک بات صحت عامہ کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں یہ وزیر صحت کے متعلق ہے مگر وہ تشریف لے گئی ہیں اور

یہاں اس وقت نہیں ہیں لیکن میں ان کی توجہ آپ کی وساطت سے اس بات پر مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میں دو برس سے عرض کر رہا ہوں کہ راولپنڈی میں ۶ لاکھ کی آبادی ہے اور وہاں صرف ایک ڈسٹرکٹ ہاسپٹل ہے اور وہ ۱۲۵ bed پر مشتمل ہے - جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری ۶ لاکھ کی آبادی کے لئے یہ ہسپتال ناکافی ہے کیونکہ ۱۹۳۰ء میں بھی یہ ہسپتال ۱۲۵ بستروں پر مشتمل تھا اس وقت وہاں کی آبادی ۲۵ - ۳۰ ہزار پر مشتمل تھی تو ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ ہاسپٹل کی جو بلڈنگ ہے وہ ہم نے آپ کے لئے بنائی تھی - جناب والا - سنٹرل گورنمنٹ ہاسپٹل جو ہے وہ سرکاری ملازمین کے لئے ہے وہ عوام کے لئے نہیں ہے - اگر اس ڈسٹرکٹ ہاسپٹل کے ۱۲۵ بستروں کو وارڈوں پر تقسیم کیا جائے تو ہر وارڈ کے لئے ۱۰ - ۱۰ بستر آتے ہیں مثلاً سرجیکل وارڈ ، میڈیکل وارڈ ، زچہ و بچہ وارڈ وغیرہ - اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر چھ لاکھ کی آبادی میں سے ۱۰ بیمار ہو جائیں تو ٹھیک ہے وہ تو داخل ہو سکیں گے باقی چھ لاکھ میں سے تب تک بیمار اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک پہلے دس تندرست نہ ہو جائیں - میں نے خود دیکھا ہے کہ مریض برآمدوں میں پڑے رہتے ہیں اور اگر کوئی شخص کسی حادثہ میں آ گیا ہے تو وہاں blood transfusion کا انتظام نہیں ہے اور وہ تڑپ تڑپ کر بغیر خون کے مر گیا ہے - جناب والا - واقعات تو بہت ہیں لیکن ایک واقعہ جو حال ہی میں ہوا ہے میں وہ سناتا ہوں - پہلے تو یہ عرض کر دوں کہ جب فارن dignitaries آتے ہیں تو ان کے لئے سکول کے بچوں کو تالیاں بجانے کے لئے لے جایا جاتا ہے اور بارشوں میں ، سردیوں اور لو میں میلوں پیدل چلا کر لے جایا جاتا ہے اور وہ جھنڈیاں لے کر سڑکوں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں - ۷ فروری ۱۹۶۷ء کو شاہ

افغانستان کی آمد پر سکول کے بچوں کو ایر پورٹ پر لے جایا گیا ۔ یہ واقعہ ایک پروفیسر محمود احمد بٹ جن کا ایک لڑکا خالد محمود مسلم ہائی سکول میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا اس کا ہے ، اسے بھی جانے کے واسطے کہا گیا ، پہلے تو پروفیسر نے اپنے بچے کو بھیجنے سے انکار کیا تو ان سے کہا گیا کہ اگر بچہ نہیں گیا تو اس پر جرمانہ کر دیا جائے گا ۔ چنانچہ وہ لڑکا دوسرے سکول کے لڑکوں کے ساتھ گیا چونکہ بس کے اندر جگہ نہیں تھی لہذا چھت پر بٹھا دیا گیا ۔ یہاں پر یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ ایک بس میں ڈیڑھ ڈیڑھ سو دو دو سو بچوں کو بھیڑ بکری کی طرح ٹھونس کر ایسے موقعوں پر لے جایا جاتا ہے ۔ واپسی پر تقریباً ۱۰۰ بجے ایک بس میں ٹھونسے گئے اور باقی بچوں کو بس کی چھت پر بٹھا دیا گیا ۔ ایر پورٹ سے واپسی پر ایک درخت کی شاخ اس بچہ کے سر پر لگی ۔ بچوں کے شور کرنے کے باوجود بس کھڑی نہیں کی گئی جب کہ بس میں تین استاد بھی سفر کر رہے تھے ۔ بس سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال کے سامنے روکی گئی اور بچوں کو اتار کر ان کے گھروں کو بھیج دیا گیا ۔ خالد محمود کے بتانے کے باوجود کہ اس کے سر میں چوٹ لگی ہے اسے چکر آ رہے ہیں استادوں نے کوئی فکر نہ کی ۔ اس بچے کو چکر آ رہے تھے اس واسطے ایک دو طالبعلم اسے مدد دے کر گھر لے گئے ۔ اس کے باپ اس وقت گھر پر نہیں تھے وہ کالج میں تھے ۔ جب بچہ وہاں پہنچا تو اس بچہ کی حالت خطرناک ہو گئی اور وہ قے کرنے لگا اور اس پر بار بار غشی کا دورہ پڑتا تھا ۔ تقریباً اڑھائی بجے اس کی والدہ اور اس کے بھائی اس کو ڈسٹرکٹ ہسپتال لے گئے ۔ ڈاکٹر وحید اس دن ڈیوٹی پر تھے مگر وہ وہاں پر موجود نہ تھے ۔ آخر مشکل سے ایک اور ڈاکٹر کو

تلاش کیا گیا جس نے بچے کو casualty وارڈ میں لٹا دیا اور خود چلا گیا ۔ ڈاکٹر وحید شام کو ۷ بجے تشریف لائے ۔ بچہ کے والد پروفیسر محمود احمد بٹ کی درخواستوں کے باوجود اس نے بچہ کا معائنہ نہیں کیا اور کہا کہ ہم اس کو تین دن under observation رکھیں گے ۔ جب پروفیسر نے درخواست کی کہ بچہ کا ایکس رے لیا جائے تو اسے دھکے مار کر وہاں سے نکال دیا گیا ۔ تمام رات بچہ کسی دوا کے بغیر پڑا رہا ۔ صبح تین بجے اس کی حالت بہت خراب ہو گئی وہاں کوئی ڈاکٹر موجود نہیں تھا ۔ بچے کا بڑا بھائی اور والدہ وہاں موجود تھے ۔ اس کے بھائی نے مشکل سے ایک نرسنگ آرڈرلی کو تلاش کیا جس نے اس کو اے ۔ پی ۔ سی کی پڑیا دے دی ۔ صبح ۷ بجے پروفیسر کو بچے کی حالت کا علم ہوا تو وہ ہسپتال آیا ۔ ڈاکٹر وحید اور ڈاکٹر امتیاز سے اس نے گذارشات کیں کہ صاحب اب اس لڑکے کا ایکس رے تو کیجئے تو انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی اور کہا کہ بچہ بہانہ کر رہا ہے ۔ اس کے کان کھینچے لاتیں موڑیں اور پوچھا کہ تمہیں کیا تکلیف ہے بچے نے کہا ”ہائے سر میں بہت درد ہے“ اس پر ڈاکٹر صاحبان نے کہا دیکھا بالکل بھلا چنگا ہے صرف بہانے کر رہا ہے ۔

بہر حال پروفیسر کی منت سماجت کہ بچہ کے سر کا ایکس رے لیا جاوے سب رد کر دی گئیں ۔

پھر اس بچے کی ماں نے خدا جانے کس کس کے سامنے جا کر ہاتھ جوڑے ۔ کس کس ڈاکٹر اور نرسوں کے پاؤں پکڑے کہ بچہ کے سر کا ایکس رے کیا جاوے ۔ اس وقت بچہ بے ہوشی کے عالم میں تھا ۔ آخر تقریباً ۱۱ بجے اسے ایکس رے کے لئے لے جایا گیا ۔ ایکس رے کے بعد لڑکے

کی ماں اور باپ نے کہا کہ بچے کے ایکس رے کو دیکھا جائے تا کہ پتہ چلے کہ اس کی تکلیف کیا ہے ۔ یہ بے ہوشی میں کیوں پڑا ہوا ہے وہ کہنے لگے ایکس رے ڈاکٹر نیاز کو بھیج دیا جاوے گا اور وہی بتا سکتے ہیں ۔ مگر چونکہ ڈاکٹر نیاز کچہری گئے ہوئے ہیں اسواسطے شام تک کچھ نہیں ہو سکتا ۔ اس پر پروفیسر ڈاکٹر نیاز کو ڈھونڈنے ۱۱ بجے کے قریب کچہری گئے ۔ ڈاکٹر نیاز صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی ۔ جب وہ واپس آئے ساڑھے ۱۲ بجے کے قریب وقت تھا ۔ اس عرصے میں ۱۱ اور ۱۲ بجے کے درمیان بچے کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو اس کی ماں ایک ڈاکٹر کے پاس گئی اور اس نے کہا کہ وہ مہربانی سے دیکھئیے۔ جب ڈاکٹر آیا تو اس وقت بچے کی حالت زیادہ خراب ہو چکی تھی اور وہ اس کا آخری وقت تھا ۔ ڈاکٹر نے آکسیجن منگوایا تو اس سے کہا گیا کہ آکسیجن ہسپتال میں موجود نہیں ہے ۔ کیونکہ آج چھ ماہ ہو چکے ہیں آکسیجن سیلنڈر لاہور بدلی کے لئے گئے ہوئے ہیں اور آج تک واپس نہیں آئے ۔ جناب والا ۔ ۱۲ بجے کے قریب وہ بچہ بغیر علاج بغیر آکسیجن کے ڈاکٹروں کی لاپرواہی اور طبی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے مر گیا ۔ میں یہ پوچھتا ہوں جناب یہ راولپنڈی جو کہ ہمارا صدر مقام ہے اس میں طبی سہولتوں کے متعلق میں آپ سے دو سالوں سے عرض کر رہا ہوں ۔ چھ لاکھ کی آبادی کے لئے کیا آپ کا یہ انتظام ہے ۔

مسٹر سپیکر۔یہ واقعہ کب کا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان۔جناب یہ واقعہ ۷ فروری سن ۱۹۶۷ کا ہے ۔ اس کے اوپر اخباروں میں بہت شور مچا ہوا ہے ۔ مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی ۔

Mr. Speaker: I would like the Minister of Health to make a statement in this regard on the Floor of the House.

میجر محمد اسلم جان۔جناب والا ۔ یہ بنیادی اصول ہے کہ جس وقت سر کو چوٹ آ جائے تو وہ ہمیشہ سخت قسم کا تشویش ناک کیس شمار ہوتا ہے ۔ اس وقت سر کا ایکس رے کیا جاتا اس وقت لمبر پنکچر کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ دماغ پر چوٹ لگی ہے یا صرف باہر کھال پر یا ہڈی پر ۔ پھر اسکے مطابق فوری علاج کیا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان میں میں نے ایک سوال دیا ہوا ہے کہ راولپنڈی میں سر کی چوٹوں والے کیسز کتنے ہوئے ہیں اور کتنوں کا علاج ہوا ہے اور کتنوں کا اپریشن کیا گیا ۔ جناب والا ۔ ان حادثات کا کوئی علاج نہیں ہوتا اور ان کو تڑپ تڑپ کر مرنے دیا جاتا ہے ۔ میں بطور ایک وکیل کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے کیسز بچائے جا سکتے ہیں ۔ لڑائی جھگڑے میں اگر کسی کو سر پر چوٹ آ جائے تو ہسپتال میں ایک تو انسان مرتا ہے اور دوسرے آدمی پھانسی لگ جاتا ہے ۔ مریض یا زخمی کو وہ صرف زیر مشاہدہ رکھتے ہیں اور ہوتا یہ ہے کہ ضرب سے خون جو ہوتا ہے clot بن کر حائل ہو جاتا ہے ۔ یا خون کھوپڑی کے اندر آہستہ آہستہ بہتا رہتا ہے اور ایک طرف اکٹھا ہو جاتا ہے جسکے دباؤ سے انسان مر جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ نیورس سرجری کہلاتی ہے ۔ یہ مشکل اپریشن ضرور ہے لیکن جناب آج کل کے زمانے میں یہ اتنا مشکل نہیں ہے ۔ اپریشن کیا جا سکتا ہے وہ معمولی سا سوراخ کر کے خون نکالتے ہیں اور انسان کی زندگی بچ سکتی ہے ۔ راولپنڈی میں نیورس سرجن سی ایم ایچ میں موجود ہے ۔ یہی حالت آپ دوسری جگہوں پر دیکھیں گے۔ میں نے تو آپ کو صرف ایک مثال دی ہے ۔ جناب والا ۔ ایک آدمی کی بچی کا ایک بس کے ساتھ حادثہ ہوا اور خون کی کمی کی وجہ سے وہ مرگئی وہ میرے ہاتھوں میں مرگئی ۔

اور میں ڈاکٹروں کے پاس دوڑتا پھرتا رہا مگر کوئی ڈاکٹر موجود نہ تھا ۔ ایسی ہزارہا اموات اسواسطے ہو جاتی ہیں کہ ہمارے یہاں انتقال خون کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔ میں وزیر متعلقہ سے پوچھتا ہوں اور میں ان کے پاس حاضر بھی ہوا تھا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا انھوں نے اس بجٹ میں راولپنڈی میں انتقال خون کے لئے کوئی انتظام کیا ہے ۔ کیا انھوں نے پنڈی میں ہسپتال کے بڑھانے کا کوئی انتظام کیا ہے کیا کوئی تجویز کی ہے ؟ کیا میرے دو سالوں اور راولپنڈی کے عوام کے کہنے کے باوجود کہ خدا کے لئے ۹ لاکھ کی آبادی کے لئے ۱۲۵ بیڈز کا ہسپتال کافی نہیں ۔ کیا انھوں نے اس کی کوئی فکر کی ہے ؟ کیا انھوں نے اس بجٹ کے اندر کوئی پروویژن کی ہے ؟ جناب یہ آج کی بات نہیں ہے ۔ میں دو برس سے ان کے سامنے رو رہا ہوں ۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارا کہا بالکل بیکار جاتا ہے ۔ اگر ان کی بجائے شائد اگر میں ایک سپرنٹنڈنٹ سے کہوں اور اس کے پاس جا کر ان تکالیف کو بیان کروں تو میری عرض سن لی جائے ۔ جناب والا ۔ میں راولپنڈی کا نمائندہ ہوں اور جب میں انکی تکلیفیں اور دکھ بیان کرتا ہوں تو برداشت نہیں کرتے، پسند نہیں کرتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ جب یہ پنڈی تشریف لائیں تو یہ ہم سے پوچھیں کہ کیا تکلیف ہے مگر وہ پنڈی میں جاتے ہیں افسران سے بات چیت کرتے ہیں واپس آ جاتے ہیں اور آ کر کہتے ہیں کہ سب اچھا ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں ۔ ابھی بھی میرے پاس ان کے خطوط رکھے ہیں اور ابھی تک وہ میرے پاس آ رہے ہیں ۔ جیسا کہ میں نے پنڈی کے متعلق بتایا کہ محلہ امر پورہ کے لوگ پانی کے قطرے قطرے کو ترس رہے ہیں اور یہ جناب فرماتے ہیں کہ اگلے سال کر دیا جائیگا اس کا انتظام ــــــصاحب اگر ہمیں بتا دیا جائے کہ یہ کام انھوں نے نہیں کرنا

تو ہم لوگوں سے چندہ لیکر وہاں کوئیں کھدوا لیں گے کچھ کہئیے تو سہی ۔ بہر حال جناب والا ۔ میں زیادہ جذبات میں نہیں جانا چاہتا ۔ میں نے تو اس لئے ان خیالات کا اظہار کیا کیونکہ میں عوام کا نمائندہ ہوں اور میں ان کی تکالیف کو محسوس کرتا ہوں ۔ جناب کرمانی صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ جناب والا ۔ آپ کو میں اس بجٹ پر صرف اسواسطے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے کوئی نئے ٹیکس نہیں لگائے لیکن میں آپ سے ایک عرض کروں گا کہ آپ نے میزانیہ میں عوام پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا لیکن میری رائے میں جو ٹیکس لگے ہوئے ہیں کوشش یہ کی جائے کہ وہ وصول کئے جائیں جو کہ مجھے آپ سے امید ہے کہ ان ٹیکسوں کے معاملے میں کی جائیگی ۔ آپ دیکھیں گے کہ بڑے بڑے صنعتکار اور سرمایہ دار ٹیکسوں کی چوری کرتے ہیں اور ٹیکس نہیں دیتے جس کے لئے وہ عام طور پر یہ کرتے ہیں کہ وہ بڑے گھاگ یا ہوشیار قسم کے اکاؤنٹنٹس رکھتے ہیں جو ان کو duplicate اکاؤنٹس تیار کرکے دیتے ہیں ۔ آپ ایک بہت پرانے سیاسی کارکن ہیں آپ کو اس کا بخوبی علم ہے ۔ جناب والا ۔ یہ سرمایہ دار مزدوروں کا خون چوستے ہیں ۔ اور حکومت کو بھی دھوکہ دیتے ہیں ۔

Parliamentary Secretary (Health): This is not relevant because the matter concerns the Centre. The Member is talking about Income-tax which is a Central subject.

Major Muhammad Aslam Jan: I understand what I am talking about. I am talking generally where I can make suggestions about the taxes. You listen and take a lesson.

ملک محمد اختر ۔ جناب پارلیمنٹری سیکریٹری اتنا بھی نہیں جانتے کہ ۶۵ فیصدی انکم‌ٹیکس کا حصہ صوبہ کو دیا جاتا ہے کیونکہ ہم ٹیکس کے جمع کرنے میں شامل ہوتے ہیں اور اس چیز سے ہمارا تعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر — میجر اسلم جان صاحب آپ اپنے اگلے نکتہ پر آئیے۔

میجر محمد اسلم جان — بہت اچھا جناب۔ میں صرف آپ سے عرض یہ کر رہا ہوں کہ جو ٹیکس آپ کے ذمہ ہیں آپ کی کوشش ہونی چاہئیے کہ ان کی کسی قسم کی چوری نہ ہو اور میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جس طریقہ سے ریلوے نے ملکی سرمائے کو capital ظاہر نہ کر کے عوام اور حکومت سے دھوکا کیا ہے اسکا محاسبہ کیا جاوے تا کہ آئندہ کروڑھا روپے کا ہمیں نقصان نہ ہو اور وہ روپیہ ہسپتالوں اور سکولوں پر لگایا جا سکے۔ جناب والا۔ میری ایک گذارش تعلیم کے لئے ہے۔ میں فوری طور پر اس پر نہیں آتا کیونکہ اگر مجھے جناب نے کچھ وقت دیا تو پھر بعد میں اس کے متعلق عرض کروں گا لیکن اسوقت جو ایک چیز جو میرے ذہن میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ ہر چیز کے ساتھ ہم نے لفظ گورنمنٹ لگا دیا گیا ہے اس سے دماغ اور ذہن پر بہت اثر پڑتا ہے۔ جناب والا۔ مثلاً گورنمنٹ ٹرانسپورٹ، گورنمنٹ کالج، گورنمنٹ سرونٹ تو یہ تمام پبلک یا عوام کی چیزیں ہیں میری عرض یہ ہے کہ چونکہ یہ تمام پبلک کے محکمے ہیں اور اگر بجائے گورنمنٹ کے اس کو تبدیل کر کے پبلک سرونٹ، پبلک ٹرانسپورٹ یا پبلک بلڈنگ کہا جائے تو اسکا کافی اچھا اثر عوام پر پڑے گا کیونکہ یہ ایک محدود محکمے کی چیزیں نہیں ہیں بلکہ یہ تمام عوام کی چیزیں ہیں اور تمام پاکستان کی ملکیت ہیں اور اس کا اثر یہ ہوگا کہ عوام سمجھنے لگیں گے کہ یہ چیزیں ہماری ہیں اور جو انسران ہیں جو بیوروکریٹ ہیں ان کو بھی ذہنی طور پر یہ احساس ہونے لگے گا کہ یہ عوام کے خادم ہیں۔ مالک یا حاکم نہیں۔ عوام کا کام کرنا انکا فرض ہے جسکے واسطے انہیں اجرت ملتی ہے اور عوام محسوس کرنے لگیں گے کہ

ملک کی ہر چیز انکی ملکیت ہے اور اسکی حفاظت کرنا انکا فرض ہے مثلاً جب ہڑتال یا اس قسم کی کوئی چیز ہوتی ہے تو ان میں جو شر پسند عناصر ہوتےہیں وہ پتھر وغیرہ پھینکتے ہیں کیونکہ ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ ہے ۔گورنمنٹ بلڈنگ ہے اس کو توڑ تاڑ دیا جائے لیکن اگر اس کو پبلک بلڈنگ کہا جائے تو ان کے دماغ میں یہ چیز آ جائیگی کہ یہ جو چیز ہے یہ عوام کی ملکیت ہے اور یہ ہماری ملکیت ہے اور اگر لوگ ہڑتال کریں گے یا کرتے ہیں تو پھر زیادہ تر ایک پر امن ہڑتال کریں گے نہ کہ اس قسم کی ہڑتال کریں گے کہ چیزوں کو توڑ پھوڑ دیا جائے ۔ تو یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ یہ چیزیں عوام کی ہیں ۔ یہ ملک عوام کا ہے ۔ یہ چند حاکموں کا یا چند صنعتکاروں اور خاندانوں کی ملکیت نہیں ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں جناب والا ۔ کہ اس کے بہت دور رس نتائج ہونگے ۔

جناب والا ۔ اسرائیل نے جو ابھی ہوائی حملہ کیا ہے عربوں پر اس کے جو ہولناک نتائج ہیں وہ نہ صرف عربوں بلکہ تمام اسلامی دنیا کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہیں ۔ اگرچہ برطانیہ یہودیوں کا دشمن مانا جاتا ہے لیکن اسلام دشمنی کے تحت برطانیہ ، امریکہ اور فرانس نے ۱۹۴۸ سے اسرائیل کو جدید اسلحہ سے لیس کرنا شروع کردیا تھا ۔ اور اسی وجہ سے تمام مغربی عیسائی ممالک کھلم کھلا اسرائیل کی حمایت کر رہے ہیں کیونکہ ابھی تک صلیبی جنگ کی روح کار فرما ہے ۔ اور وہ اس روح سے کبھی نجات حاصل نہیں کریں گے ۔ عربوں کے بعد اب سارا عالم اسلام قدیم صلیبی جنگوں کے حالات سے دوچار ہو سکتا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ کب پاکستان کو ان حالات سے دوچار ہونا پڑے ۔ بھارت جو امریکہ اور روس کو چین کا ہوا دکھا کر جدید اسلحہ سے

لیس ہورہا ہے وہ ہمارے لئے بہت بڑا خطرہ ہے اسواسطے میری التجا ہے کہ ہمیں جذبۂ جہاد کو بیدار کرنا چاہئے اور کالجوں میں فوجی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے ۔ اس طرح بارڈر پر ہمارے جتنے لوگ آباد ہوئے ہیں ان میں اکثر فوجی ہیں انہیں بھی عام اسلحہ دیا جائے اور غیر فوجیوں کو ملٹری ٹریننگ دی جائے اور انکی آرگنائزیشن کی جائے ۔ شہروں میں رائفل کلب کھولے جائیں ۔ خواہ وہ یونین کونسلوں کے تحت ہوں خواہ یونین کمیٹیوں کے تحت ہوں انکی بہت معمولی فیس ہونی چاہیئے ۔ عورتوں کو فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ دی جائے ۔ اور مردوں کے لئے Air Raid Precautions کی ٹریننگ کا بندوبست ہونا چاہئے ۔ آپ نے یہ خبر پڑھی ہوگی کہ جرمنی اسرائیل کو ریڈ کراس کی بسوں میں سامان بھیجتا رہا ہے ۔ ہمیں ریڈ کراس کا نام ہلال احمر کر دینا چاہئیے ۔ پاکستان کو بنے اتنا عرصہ ہو گیا ہے مگر ابھی تک ہم نے اس کا نام تبدیل نہیں کیا ۔ کیا یہ مسلمانوں کیلئے قابل برداشت ہے ۔ برطانیہ میں یوروشلم کی شکست اور اس پر یہودیوں کے قبضہ کا سنکر جسطرح برطانیہ کے پادریوں نے رقص کیا اسکے بعد بھی اسلام کے نام پر قائم ہونے والی پاک سرزمین میں ہمارے امیر اور برسر اقتدار امریکہ اور برطانیہ نواز حضرات کے جنون کی خاطر جنکے گھروں میں Rock and Roll اور Jaz کی آوازیں گونجتی رہتی ہیں ۔ جو اردو میں گفتگو کرنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں انکی وجہ سے غیر ملکی مشنریوں کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے کہ وہ تعلیم کی آڑ میں ہمارے بچوں کے دلوں کو بدلنے کی کوشش جاری رکھیں ۔ جناب والا ۔ ان گزارشات کا جواب قوم ہم سے غیر مبہم الفاظ میں مانگتی ہے ۔

میر خدابخش تالپور (تھر پارکر -۳) - جناب سپیکر صاحب - نئے ٹیکس نہیں لگائے گئے ھیں - اس کے لئے میں گورنر صاحب کو مبارکباد دیتا ھوں - جمڑاؤ کے لئے ھمارے علاقہ میں جو پیسہ بجٹ میں ھے - ویسٹ برانچ ساٹھ میل کا علاقہ ھے اس کی رقم نہیں ھے - یہ خیال کرنا چاھئیے جو پانی ھے وہ پورا ھونا چاھئیے - اگر پانی کی کمی ھوگی تو زراعت نہیں بڑھے گی - اس وقت جو کچھ پانی ھے اس سے وھاں ھمارے پاس گندم نہایت بہتر ھوئی ھے - اس لئے پانی کا خیال تمام کرنا چاھئے تاکہ ملکی پیداوار بڑھے -

میری دوسری عرض یہ ھے کہ یہاں صوبائی اسمبلی جو فیصلے ھوتے ھیں ھمارے وزرا مان لیتے ھیں مگر افسر ان پر عملدرآمد نہیں کرتے - ۱۹۶۲ میں ھم اس اسمبلی میں آئے تھے - سڑک ڈگری سے نیو کوٹ کا سوال تھا - اسمبلی میں تو ھاں ھو جاتی ھے مگر کام نہیں ھوتا - اسمبلی میں کاغذی کارروائی ھوگی تو کام نہیں ھوگا - میری تجویز یہ ھے کہ جو بات یہاں مانی جائے اگر کوئی افسر اس کے موافق نہ کرے تو اسے سزا ھونی چاھئیے - اگر ایسا نہیں تو ھم نے جو یہاں تقریر کی اس کا کچھ فائدہ نہیں - نہ آپ نے نوٹس لیا نہ کام ھوا - یہ ٹھیک نہیں ھے - اور اسمبلی میں جو بات مانی جائے اس کو پورا کرنا چاھئیے - عملہ کام نہیں کرتا ھم نے جھڈو تو کوٹ روڈ کے لئے ۱۹۶۲ سے اب تک تین بار بولا ھے کہ یہ سڑک بننی چاھئیے - منسٹر محمد خاں یہاں موجود نہیں ھیں یہ سڑک approve ھوئی ھے - گورنر صاحب نے مہربانی کی ٹنڈو جان محمد تک سڑک بنی ھوئی ھے - میں نے محمد خاں کو بولا ''چار دفعہ آپ نے بولا ھے - مگر یہ کام نہیں کریں گے'' - تو بھی کام نہیں ھوا - اس اجلاس میں دو

دفعہ محمد خان نے مانا ہے کہ سڑک ضروری ہے۔ حیدرآباد کے کمشنر سے بھی یہ بات کی ہے کہ تھرپارکر کے ضلع میں یہ بڑا روڈ ہے۔ فوج کے لئے بھی سہولت ہوتی ہے۔ مگر کام نہیں ہوتا۔ دوسری بات ہمارے وزیر تعلیم کی ہے۔ انکی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ٹنڈو جان محمد میں گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول بنانے کی تجویز ہے۔ ۸۰ لڑکیاں ہیں مگر میں نے بجٹ میں یہ بات نہیں دیکھی ہے۔ ٹنڈو جان محمد گرل سکول بلڈنگ کا خیال ہے۔ مگر بجٹ میں یہ بات نہیں دیکھی ہے۔ وٹو صاحب ہمارے دوست ہیں۔ ضلع نگر پارکر مٹھی تھرپارکر تحصیل میں واٹر سپلائی نہیں ہے۔ ہم نے اسمبلی میں سوال پوچھا تھا کہ یہ ہونا چاہئیے۔ وزیر صاحب کو عرض کیا مٹھی کے لوگوں نے مطالبہ کیا تھا ان کا حق بھی ہے۔ یہ نوٹ ہونا چاہئیے ابھی ابھی کام ہو سکتا ہے۔

لاہور میں سمن آباد کا روڈ ہے۔ ۱۹۶۶ میں شروع کیا تھا۔ پھر بند کر دیا۔ خان اجون خان جدون نے سوال کیا تھا۔ مان لیا جلد ہو جائیگا۔ اس وقت ابھی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ریاض الحسن قدیر کی کوٹھی کے پاس دوسری چھوٹی سی سڑک ہے۔ وہ وہیں پڑی ہے ایسا نہیں ہونا چاہئیے۔ ہمارے دوست وٹو صاحب اس کا معائنہ کریں۔

میو ہسپتال لاہور کی یہ حالت ہے۔ ایک لڑکا منیر ہے۔ اس کا دادا نابینا ہے۔ بیس سال سے بیمار تھا۔ میو ہسپتال لے گئے۔ اس کا علاج کچھ نہیں ہوا۔ وہ ہمارے پاس آیا۔ وزیر صحت کے پاس میں خود گیا انہوں نے ٹیلیفون کیا۔ چار دن ہوئے ہیں۔ علاج کچھ نہیں ہوا۔ اگر میو ہسپتال کی یہ حالت ہے تو کس طرح کام ہوگا۔ میری گذارش ہے ان باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئیے۔ ڈاکٹر لاپروائی کریں گے تو مریض کا برا حال ہوگا۔ ہماری عرض ہے کہ وزیر صحت میو ہسپتال جائیں اور

دیکھیں وہاں کیا خرابی ہے - تب وہ انتظام ٹھیک ہوسکتا ہے - اسمبلی میں جوبات مانی جائے اس کو عملی جامہ پہنانا چاہئیے - اب میں دو لفظ سندھی ہی میں بولتا ہوں ـــــ (سندھی) میری آپکو یہ عرض ہے کہ جو راستہ جھڈو سے نو کوٹ تک ہے اسکی مہربانی کرکے مرمت کی جائے اس بارے میں مجھے جواب دیا جائے یہ میری خاص عرض ہے -

سید عبدالخالق (پشاور ایجنسی - م) - جناب والا - سب سے پہلے میں وزیر خزانہ کو یہ فاضل بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں - کیونکہ انہوں نے بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا ہے - اور ساتھ ہی میں پریذیڈنٹ محمد ایوب خاں اور گورنر محمد موسیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے قبائلی علاقہ کی تکالیف اور پسماندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے ایک وزیر مقرر کیا اب ہم اپنے ان علاقوں کی تکالیف با آسانی حکومت تک پہنچا سکیں گے -

جناب والا - اب میں اپنے علاقہ کی چند معروضات ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں - سب سے پہلی ہمارے علاقہ کی دقت یہ ہے کہ جو سڑکیں ہیں وہ نہایت ناگفتہ بہ حالت میں ہیں - میں ایک سڑک کا نام لینا چاہتا ہوں اسے ہری چنداؤ بدرگہ شیر گڑھ روڈ کہتے ہیں - یہ ہمارے علاقہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے - اس کی حالت نہایت خراب ہے - یہ سڑک ہماری ایجنسی کے لئے کافی اہمیت رکھتی ہے - زمینداروں اور کاشتکاروں کی اہم اجناس منڈی تک ان سڑکوں سے پہنچائی جاتی ہیں - لاکھوں من گنا شوگر ملوں کو ان سڑکوں کے ذریعہ مہیا کیا جاتا ہے - میری عرض یہ ہے ان کی حالت نہایت ہی خراب ہے - انکو پختہ کیا جائے تاکہ قبائلی علاقہ کے لوگوں کو مزید سہولت مہیا ہو جائے -

دوسرے یہ کہ پشاور ڈویژن اور ڈیرہ اسمعیل خان ڈویژن میں گنوں کی جو رقم وزیر خزانہ کے پاس جمع پڑی ہے وہ تقریباً ۹۵ لاکھ روپیہ بنتی ہے ۔ یہ رقم ان دیہاتوں کی سڑکوں کے لئے ہے جس کے ذریعہ شوگر ملوں کو گنا سپلائی کیا جاتا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ رقم ان کو دے دی جائے اس میں مزید تاخیر نہ کی جائے ۔

تیسرے یہ کہ ہمارے علاقے میں کوئی بڑی یا چھوٹی صنعت نہیں ہے ۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ ہمارا علاقہ ایک پسماندہ علاقہ ہے وہاں چاہے چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانے پر ہو انڈسٹریز کا انتظام کرنا چاہئے ۔ ہمارے علاقہ میں کوئی ٹیکنیکل سکول نہیں ہے میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ ہر ایک ایجنسی میں بڑے پیمانے پر ٹیکنیکل سکول کھولے جائیں تا کہ لوگوں کی معاشی حالت بہتر ہو سکے ۔ مالاکنڈ ایجنسی درگئی میں ایک سول ہسپتال ہے اس میں لیڈی ڈاکٹر کی اشد ضرورت ہے ۔ ایک ایم بی بی ایس لیڈی ڈاکٹر وہاں تعینات کی جائے ۔ اس گاؤں میں لڑکیوں کا ایک مڈل سکول ہے اس کا بھی ہائی سکول تک درجہ بڑھا دیا جائے کیونکہ اس میں کافی لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں ۔ پانچویں یہ کہ ہم قبائلیوں کا ملازمتوں میں پورا لحاظ رکھا جائے یعنی ہمیں ملازمتوں میں پورا حق دیا جائے ۔

جناب والا ۔ آخر میں میں گنے کی recovery کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ recovery basis پر گنے کی قیمت مقرر نہ کرے اس سے ہمیشہ زمیندار کاشتکار اور مل والے کے درمیان لڑائی جھگڑے کا احتمال رہتا ہے ۔ کیونکہ زمیندار کہتا ہے کہ میرا گنا زیادہ قیمت کا ہے اور مل والے کہتے ہیں آپکا گنا مقرر کردہ یعنی مخصوص قیمت کا

نہیں ہے ۔ ان باتوں سے لڑائی جھگڑے بڑھنے کا احتمال ہے ۔ میں حکومت سے عرض کرتا ہوں کہ حکومت وقت کے تقاضا کے مطابق گنوں کی جو قیمت مناسب سمجھتی ہو وہی مقرر کریں ۔ اور قیمتوں میں ریکوری کا سوال نہ لایا جاوے ۔

وزیر محنت و جیل خانہ جات (ملک اله یار خان) ۔ جناب سپیکر ۔ اگر کسی میزانیہ کو اس روشنی میں دیکھا جائے کہ وہ عوام کے احساسات و جذبات کو کس حد تک ترجمانی کرتا ہے تو مجھے یہ کہنے میں کچھ باک نہیں ۔ اس میزانیہ میں عوام کی خواہشات اور اُن کی امیدوں کو بہت حد تک پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ میزانیہ اس لحاظ سے بھی قابل تحسین ہے کہ اس میں وزیر خزانہ صاحب نے آسمان سے ستارے نوچنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کوئی اعجاز دکھانے کی سعی کی ہے بلکہ انہوں نے اس صوبہ کے محدود وسائل کے پیش نظر صوبہ کے تمام ترقیاتی منصوبہ بندی کے لئے مناسب رقوم مہیا کرنے کی کوشش کی ہے جو منصوبہ بندی ہماری معاشی ، اقتصادی اور زرعی ترقی کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ میزانیہ محض انسانی کوششوں کا نتیجہ ہے چند محنتی اور ذی فہم انسانوں نے گذشتہ ۶ ماہ سے دن رات ایک کر کے انتہائی جانفشانی اور فراست سے اس مسودہ کی تکمیل کی ہے ۔ چونکہ یہ مسودہ انسانی کوششوں کا نتیجہ ہے اس لئے اس مسودہ کو جامع اور مکمل نہیں کہا جا سکتا اس میں خامیاں بھی ہو سکتی ہے لیکن یہ ایسی

جناب والا ۔ مجھے یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوا ہے کہ قائد حزب اختلاف اور ان کے دیگر رفقائے کار کو اس میزانیہ میں ایک بات بھی ایسی نظر نہیں آئی جس کے بارے میں وہ تحسین کے چند کلمات کہہ سکیں ۔ جناب والا ۔ کیا یہ بات حزب اختلاف کے فرائض میں سے ہے کہ حکومت کے ہر اچھے یا برے فعل کی مذمت کی جائے یا یہ کہا جائے کہ حزب اختلاف کے اراکین حقائق کو صحیح معنوں میں سوچنے , سمجھنے اور پرکھنے سے قطعی طور پر عاری ہیں ۔ کم از کم مجھے قائد حزب اختلاف سے جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں یہ توقع نہ تھی ۔ میں ان کو بہت دیر سے جانتا ہوں ۔ اس ایوان میں وہ میرے رفیق کار بھی رہے ہیں ۔ میری دانست میں وہ انتہائی مخلص , منجھے ہوئے اور قابل سیاستدان ہیں لیکن نہ جانے کیوں انہوں نے اپنے رفقائے کار کے ساتھ جو نوآموز نو مشق ہیں انہی کے سروں میں راگ الاپنا شروع کر دیا اور حقائق سے کلی طور پر چشم پوشی کی ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر میں یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ مغربی پاکستان کا صوبہ بیرونی قرضہ جات حاصل کر رہا ہے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں ان قرضوں میں جو ایزادی کی گئی ہے حکومت ان قرضہ جات کو ادا کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی اور تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے جو ایزادی کی گئی ہے اس کے پیش نظر انہیں یہ ڈر ہے کہ ۱۹۷۰ تک ہمارا صوبہ بھی دیوالیہ ہو جائے گا اور ہم اس قابل نہیں رہیں گے کہ ہم قرضہ جات کی ادائیگی کر سکیں ۔ اگر حزب اختلاف وزیر خزانہ کی تقریر کو غور سے سنتے تو وہ ایسا کہنے کی کوشش نہ فرماتے ۔ انہیں معلوم ہو جاتا کہ جو

قرضہ جات بیرونی ملکوں سے حاصل کئے گئے ہیں ان قرضہ جات کی شرح ہمارے ملک کی پیداوار کے تناسب سے بہت جائز اور مناسب ہے ۔ جو قرضہ جات ہم بیرونی ممالک سے حاصل کرتے ہیں یا دیگر اداروں کو مثال کے طور پر پی آئی ڈی سی واپڈا اور ریلوے وغیرہ کو دیے جاتے ہیں اگر ان قرضہ کی شرح کا موازنہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صوبائی حکومت نے جو قرضہ جات ادا کرنے ہیں ان قرضہ جات سے ۹۰ فیصد کم ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ کہنا قطعی طور پر غلط ہے کہ صوبائی حکومت ان قرضہ جات کی ادائیگی کی متحمل نہیں ہو سکتی ۔ اس کے علاوہ جو قرضہ جات ہم بیرونی ممالک سے لیتے ہیں ہر سال ہم ان قرضہ جات کی سالانہ قسط کی ادائیگی بمعہ سود باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے رہیں اور تمام قرضہ جات مقررہ میعاد کے اندر ختم ہو جائیں گے اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کا یہ اندیشہ بالکل بے بنیاد اور دور از فکر ہے ۔

جناب والا ۔ جناب قائد حزب اختلاف نے جناب صدر پاکستان کی ایک تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صدر پاکستان نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ بیرونی قرضہ جات کے ساتھ سیاسی مصلحتیں وابستہ ہوتی ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ بات درست ہے اور مجھے ان سے اتفاق ہے کہ عام طور پر جب بھی کوئی بیرونی ملک قرضے کی صورت میں کسی دوسرے ملک کو امداد دیتا ہے تو یقیناً ان کے پیش نظر بعض سیاسی یا دیگر مصلحتیں ہوتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ یہ ان ممالک پر بھی منحصر ہوتا ہے کہ جو اس قسم کی امداد یا قرضے دوسرے ممالک سے وصول کرتے ہیں کہ وہ یہ

دیکھیں کہ یہ کن مصلحتوں کی بناء پر وصول کر رہے ہیں یا آیا اس امداد کے پس پشت کوئی سیاسی مصلحتیں بھی کار فرما ہیں یا نہیں۔ اور جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے یہ ایک حقیقت ہے اور اس بارے میں کسی قسم کے شک و شبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ہمیں جو امداد مل رہی ہے یا جو قرضہ جات ہم بیرونی ممالک سے لے رہے ہیں ان کے پس پشت قطعی طور پر کوئی سیاسی مصلحت نہیں ہے۔ حکومت کے اراکین نے واشگاف الفاظ میں متعدد بار اس بات کا اعلان کیا ہے کہ ہماری اندرونی اور خارجہ پالیسی پر کوئی بیرونی طاقت اثر انداز یا دخل انداز نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ بات کہنا کہ جو امداد یا جو قرضہ جات ہمیں بیرونی ممالک سے مل رہے ہیں وہ کسی سیاسی مصلحت کی بناء پر مل رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

جناب والا۔ ایک اور معزز رکن بابو محمد رفیق نے جیلخانجات کے بارے میں اظہار خیال فرمایا ہے اور یہ کہا ہے کہ جیلخانوں کی حالت اچھی نہیں ہے اور اس ضمن میں جیلوں کی اصلاح کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔

جناب والا۔ مجھے معزز رکن سے اس حد تک اتفاق ہے کہ اس وقت صوبے کی بیشتر جیلوں کی آبادی ان کی مقررہ آبادی سے کافی زیادہ ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اس طرح ان جیلوں کے قیدیوں کو کافی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے چند روز پیشتر اس معزز ایوان میں عرض کیا تھا کہ ہم نے ان جیلوں کی توسیع کے لئے گذشتہ چند مہینوں میں بھی ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ہمیں ان کی توسیع کے لئے مناسب رقم فراہم کی جائے لیکن بعض مالی مشکلات کی

بناء پر وہ رقم مہیا نہیں کی جا سکی لیکن مجھے امید ہے کہ آئندہ مالی سال میں جیلوں کی توسیع کے لئے ہمیں رقوم ضرور مہیا کی جائیں گی تا کہ ان جیلوں میں مزید مکانات اور بارکیں تعمیر ہو سکیں۔ اور جہاں تک اصلاحاتی کمیشن کے قیام کا تعلق ہے میں اس بارے میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت جیلوں کی اصلاحات کے بارے میں ایک اصلاحاتی کمیشن کے قیام کے متعلق پہلے سے ہی غور کر رہی ہے اور اگر یہ ضروری سمجھا گیا تو جیلوں کے لئے اصلاحاتی کمیشن کا قیام جلد عمل میں لایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایک اور معزز رکن مسٹر زین نورانی نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ کراچی میں رہائشی مکانات کی کمی کے باعث لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس لئے حکومت پر لازم ہے کہ وہ زیادہ مکانات تعمیر کرے۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ گو موجودہ حالات میں ایسا کرنا حکومت کے لئے ممکن نہیں ہے اور گو کہ حکومت از خود اس قابل نہیں ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں مکانات تعمیر کرے لیکن حکومت مکانات تعمیر کرنے کے لئے لوگوں کو ضروری سہولتیں فراہم کر رہی ہے اور جیسا کہ وزیر خزانہ کی تقریر سے ظاہر ہے کہ حکومت نے تمام نئے تعمیر شدہ مکانات کو آئندہ تین سالوں کے لئے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس سے مجھے یقین ہے کہ ملک کے تمام بڑے سرمایہ دار اور صنعت کار تمام بڑے شہروں میں زیادہ سے زیادہ مکانات تعمیر کریں گے اور بالخصوص وہ صنعت کار جن کو کہ اپنے مزدوروں کو مکانات فراہم کرنے میں دقت پیش آ رہی ہے۔ اس سہولت کے پیش نظر اپنے مزدوروں کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات تعمیر کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب والا۔ جناب فائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر میں غذائی

صورت حال پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جن لوگوں کے باپ ، دادا نے کبھی مکئی نہیں کھائی تھی ، اس سال ان لوگوں کو بھی گندم کی بجائے مکئی کھانی پڑی - مجھے ان کی یہ بات سن کر افسوس ہوا - کیونکہ قائد حزب اختلاف اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس ملک کی بیشتر آبادی نہ صرف مکئی کھاتی ہے بلکہ لوگ جوار اور باجرہ تک بھی کھاتے ہیں اور جن لوگوں کو بقول ان کے آسانی سے گندم دستیاب نہیں ہو سکتی تھی اور جن لوگوں کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے کہ ان کے باپ دادا نے بھی کبھی مکئی نہیں کھائی تھی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اتنی استطاعت رکھتے تھے کہ تھوڑے سے مزید داموں سے گندم خریدیں اور گندم کھا سکیں - لیکن اگر ہم نے ہر بات کو اس معیار پر پرکھنا ہے کہ جو ہمارے آباؤ اجداد نے اپنایا تھا تو میں یہ مودبانہ درخواست کروں گا کہ ہمیں اس وقت اور اس دور میں ریل گاڑیوں ، موٹر گاڑیوں اور ہوائی جہاز میں سفر کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کیونکہ ہمارے آباؤ اجداد کو یہ سہولتیں میسر نہیں تھی - اسی طرح ہمیں بجلی کے استعمال اور نلکوں کے صاف پانی کے استعمال کی بھی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے آباؤ اجداد مٹی کے دیئے اور جوہڑوں کے پانی پر اکتفا کرتے تھے - میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا کہ ہمیں حالات کے ساتھ ساتھ اپنی عادت کو بھی بدلنا چاہئے اور جہاں تک مکئی کھانے کا تعلق ہے - یہ کوئی ایسی جنس نہیں ہے کہ جو ہماری صحت پر برا اثر ڈالے اور فی الحقیقت دنیا کے تمام ممالک میں مکئی کو انتہائی پسندیدگی سے کھایا جاتا ہے اور اگر میرے دوست خواجہ صاحب بھی گندم کی بجائے اب مکئی کا استعمال شروع کردیں تو میرے خیال میں ان کی صحت پہلے سے بھی اچھی ہو جائے گی - اس کے علاوہ قائد حزب اختلاف نے صوبے میں نظم و نسق پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ صوبائی

حکومت صوبے میں نظم و نسق کو بحال کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے اور اس کے جواز میں انہوں نے یہ فرمایا کہ گذشتہ تین ماہ سے صوبے بھر کی تمام پولیس فورس ایک نامی مفرور کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی ہے اور ڈی - آئی - جی اور آئی - جی - پولیس بذات خود اب اس کو گرفتار کرنے کے لئے کوشاں ہیں لیکن اس کے باوجود اس مفرور کی گرفتاری عمل میں نہیں آسکی - جناب والا - یہ درست ہے کہ گذشتہ تین چار ماہ سے راولپنڈی رینج کی پولیس ڈی - آئی - جی - پولیس کی سرکردگی میں اس نامی مفرور کو گرفتار کرنے کی غرض سے تگ و دو کر رہی ہے - لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ ایک ڈی - آئی - جی - کا یہ اقدام قابل مذمت ہے - آپ جانتے ہیں کہ صوبے بھر میں بہت سے ایسے نامی مفرور گزرے ہیں جو کہ دس بارہ سال تک گرفتار نہیں ہو سکے تھے اور بعض اوقات ان کو لا پتہ بھی قرار دیا گیا - لیکن یہ کہنا کہ ڈی - آئی - جی یا آئی - جی پولیس اگر بذات خود اس مہم میں اس مفرور کو گرفتار کرنے کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں تو یہ ایک بڑی بات ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے سوچنے کا اپنا ڈھنگ ہے ورنہ اس صوبے کی پولیس کی یہ تاریخی مہم اس بات کا بین ثبوت ہے کہ صوبے کے گورنر اور پولیس کے اعلیٰ افسران ایک ایسے ڈاکو کو گرفتار کرنے میں ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں جو اس صوبے کے امن پسند شہریوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے -

جناب والا - اس قسم کے عناصر ہمیشہ سے اس ملک میں چلے آئے ہیں - لیکن آج تک کسی گورنر نے ان عناصر سے ملک کو پاک کرنے کے لئے اس قدر موثر اقدامات نہیں کئے - جناب والا - اس کے ساتھ ہی میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ

ملک میں نظم و نسق کی بحالی کا فرض صرف حکومت پر ہی عائد نہیں ہوتا بلکہ حزب مخالف کے اراکین پر بھی اتنا ہی فرض عائد ہوتا ہے ۔ وہ نظریاتی طور پر حکومت کے ساتھ متفق نہ ہوں لیکن محب وطن اور امن پسند شہری ہونے کی حیثیت سے ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے مقاصد کو حل کرنے کے لئے سادہ لوح عوام اور نا پختہ طلباء کو اپنا آلہ کار بنانے کی کوشش نہ کریں ۔ جناب والا ۔ گذشتہ چند سالوں میں آپ نے دیکھا کہ حزب مخالف کی جماعتوں نے بعض اوقات نہایت ہی بے ضرر مسئلوں پر عوام کو اور بالخصوص طلباء کو اپنا آلہ کار بنانے کی کوشش کی اور ان کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کی ۔ جناب والا ۔ اس بات کی اس صوبہ کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی کہ کسی تعلیمی ادارے کے سربراہ کے دفتر پر طلباء نے حملہ کیا ہو اور دفتر کی تمام چیزوں کو درہم برہم کیا ہو اور ان کو تباہ و برباد کیا ہو ۔ شاید قائد حزب اختلاف کو یاد ہو گا کہ اس قسم کا ایک واقعہ ۱۹۶۴ میں پنجاب یونیورسٹی میں پیش آیا اور جناب والا ۔ تاشقند کے معاہدے کے بعد بھی حزب اختلاف کی بعض سیاسی پارٹیوں نے اس مسئلہ کو اور زیادہ ہوا دینے کی کوشش کی ۔ اور طلباء کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں اس شہر میں جلوس نکالے گئے اور پولیس پر خشت باری کی گئی اور آخر کار گولی چلنے تک نوبت پہنچی ۔ جناب والا ۔ اگر اس طریقے سے حزب اختلاف کی جماعتیں اپنے حصول اقتدار کے لئے ملک کا نظم و نسق درہم برہم کرنے کے درپے ہیں ، تو مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ وہ اپنے فرائض محب وطن شہریوں کی حیثیت سے ادا کرنے میں کوتاہی کر رہی ہیں ۔

Mr. Speaker : The Minister may please conclude his speech.

Minister for Labour and Jails : Just two or three minutes, Sir.

جناب والا ۔ یہ حقیقت ہے کہ حزب اختلاف کی کسی جماعت کے پاس اس وقت کوئی ٹھوس اور جامع پروگرام نہیں ہے جسے وہ لوگوں کے سامنے پیش کر سکے اور یہی وجہ ہے جناب والا ۔ کہ اس وقت ملک کی بدنام سیاسی جماعتوں نے ایک ناپاک گٹھ جوڑ کر کے پاک جمہوری تحریک کا آغاز کیا ہے لیکن جناب والا ۔ عوام ان کے اس پروگرام ، ان کی اس تحریک کے منشور ، اس تحریک کے پروگرام سے اچھی طرح واقف ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے اس ناپاک ارادے سے عوام کو کسی دھوکے اور فریب میں مبتلا نہیں کر سکتے ۔ جناب والا ۔ اس پاک جمہوری تحریک کا ایک اہم نکتہ جو انہوں نے اپنے پروگرام کے سلسلہ میں شائع کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ملک میں پارلیمانی طرز حکومت رائج کرنا چاہتے ہیں ۔ اور انتخابات بالغ رائے دہی کی بناء پر کرانا چاہتے ہیں ۔ حالانکہ جناب والا ۔ جہاں تک بالغ رائے دہی کی بناء پر انتخاب کا تعلق ہے ، تمام لوگ جانتے ہیں کہ تمام موجودہ انتخابات یعنی حال ہی میں جو انتخابات ہوئے ہیں ، وہ انتخابات بالغ رائے دہی کی بناء پر ہوئے ہیں ۔ اور تمام اراکین مجلس جو صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی سے تعلق رکھتے ہیں ، ان کو تمام ان اراکین نے منتخب کیا ہے جو صحیح معنوں میں لوگوں کے نمائندہ ہیں ۔ اور نہ صرف یہ بلکہ خود صدر پاکستان کو ملک کے اسی ہزار منتخب نمائندوں نے منتخب کیا ہے ۔

جناب والا ۔ دوسرا نکتہ جو انہوں نے اپنے پروگرام میں پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ملک میں regional autonomy کی ضمانت دے رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ لفظ regional autonomy ایک مبہم سا لفظ ہے ۔ میں تو کم از کم اس کا مفہوم نہیں سمجھ سکا ۔ میری دانست میں اگر regional autonomy کی بجائے Provincial autonomy کے الفاظ استعمال کئے جاتے تو زیادہ مناسب تھا ۔ لیکن شاید انہوں نے یہ خیال کیا ہو کہ Provincial autonomy تو پہلے ہی سے آئین میں بہت حد تک دونوں صوبوں کو دی جا چکی ہے ۔ تو کیا اس کا مطلب لیا جائے کہ regional autonomy سے مراد یہ ہے کہ وہ مغربی پاکستان کو ان تمام regions میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں جن میں One unit سے پہلے مغربی پاکستان مختلف صوبوں کی صورت میں منقسم تھا ؟ جناب والا ۔ اگر ان کا منشاء مغربی پاکستان کو مختلف صوبوں میں تقسیم کرنے کا ہے تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ بجائے مبہم الفاظ استعمال کرنے کے وہ واضح طور پر کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ان کے منشور اور ان کے پروگرام میں One unit کو توڑنا ہے ؟ اور مغربی پاکستان کو پھر اسی سابقہ حیثیت میں مختلف صوبوں میں تقسیم کرنا ہے ۔

جناب والا ۔ صرف ایک اور اہم نکتہ ہے جس کو پاک جمہوری تحریک نے اپنے پروگرام میں شامل کیا ہے اور جس کی طرف میں آپ کی اور اراکین مجلس کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے پروگرام میں کہا ہے کہ اس ملک میں دو economies ہونی چاہئیں ۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ اقتصادی لحاظ سے اس ملک کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک نہایت ہی مہلک اور تباہ کن تجویز ہے ۔ جناب والا ۔ ایک ملک جو ایک وحدت ہو ، اسے کم از کم اقتصادی لحاظ سے کبھی دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاتا ۔ اور اگر اقتصادی لحاظ سے اس ملک کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تو مجھے یقین ہے کہ اقتصادی لحاظ سے یہ ملک کبھی نہیں پنپ سکتا ۔ اور اس کے جو مقاصد ہیں ان کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا ۔ جناب والا ۔ جس طرح اس ملک کا دفاع نا قابل تقسیم ہے ، اس طرح اس کا اقتصادی نظام بھی نا قابل تقسیم ہے ۔ اور میں حزب اختلاف کے تمام اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ عوام ان کی اس قسم کی نا قابل عمل اور مہلک تجویزوں سے اور ان کے منشور سے قطعی طور پر متفق نہیں اور انہیں کبھی قبول نہیں کریں گے ۔

Mr. Speaker : Minister for Basic Democracies.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب سپیکر ۔ گذشتہ چند دنوں سے اس ایوان کے معزز ارکان نے جس خلوص اور جس جذبے کے ساتھ اپنے اپنے علاقوں کے بارے میں حق نمائندگی ادا کیا ہے اور جس طریقے سے مجموعی طور پر اس صوبہ کی اقتصادیات اور معاشیات کے بارے میں اظہار خیال فرمایا ہے وہ یقیناً ایسی چیزیں ہیں جن سے ہر سننے والے شخص کی اور اس شخص کی جس کو اس صوبہ کا مفاد عزیز ہے ، جس کو پاکستان عزیز ہے ، حوصلہ افزائی ہوئی ہے ۔ جس طریقے پر حق نمائندگی ادا کیا گیا ہے اور جس

طریقے پر مجموعی طور پر حکومت کی کوششوں کو، گذشتہ کوششوں کو سراہا گیا ہے اور آئندہ کے لئے جس طریقے پر نمائندگی کی گئی ہے میں اس پر اس معزز ایوان کے ارکان کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں (نعرہ ہائے تحسین) (قطع کلامیاں) اور جناب والا - جب میں مجموعی طور پر عرض کر رہا تھا تو اس سے مطلب واقعی مجموعی طور پر تھا - ہاں البتہ مجھے اس بات کا بھی اظہار کرنے میں یقیناً کوئی تامل نہیں بلکہ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس بات کا بھی اظہار کردوں کہ مجھے تھوڑی سی مایوسی جس طرف سے ہوئی وہ جناب والا - جو آپ کے بائیں طرف ہیں - ہوا یہ ہے جناب والا - میں نے اس بات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ جن معیاری تقریروں کی توقع تھی وہ کیوں نہ ہو سکیں - میں نے اس بات کا تجزیہ کیا ہے اور میں اس بات کا اعلان کروں گا کہ میں نے آپ کے بائیں طرف بیٹھنے والے معزز ممبران کی اہلیت کو کمزور نہیں پایا - اور میں نے محسوس کیا ہے کہ شاید یہ موجودہ حکومت کی کوشش کی اہلیت ہے جس نے ان کے پاس کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جس بات سے وہ ہماری رہنمائی کر سکتے اور ہمیں کسی طرح متاثر کر سکتے -

جناب والا - جن حالات سے ہمارا ملک دوچار ہے ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اور دفاع کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے جو بھی غیر جانبدار شخص اس میزانیہ پر غور کرے گا - یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اس میزانیہ کی ترتیب اور تکمیل میں جو کوششیں اور کاوشیں کی گئی ہیں مثلاً ترقی کا معاملہ لیجئے تو اس سے پہلے کبھی ترقیاتی سکیموں پر اتنی رقم خرچ نہیں کی گئی تھی لیکن اس رقم کے اضافہ کے لئے دوسری طرف دیکھئے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کوئی ٹیکس عائد

نہیں کیا گیا ۔ بلکہ نہ صرف یہ کہ ٹیکس عائد نہیں کیا گیا کئی معاملات میں ٹیکس معاف بھی کر دیا گیا ہے ۔ اس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ اس صوبہ کی معیشت موجودہ حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے ان مضبوط بنیادوں پر استوار ہو چکی ہے جن کی بنا پر ہماری قومی امنگیں ، توقعات اور ترقی کے لئے خواہشات کی تکمیل قوی سے قوی تر ہوتی چلی جا رہی ہے ۔

جناب والا ۔ یہی وجہ ہے جس کی بنا پر حزب اختلاف کی جانب سے وہ باتیں اس طریقہ سے نہیں آ سکیں اور مجھے دکھ ہو رہا ہے کہ وہ باتیں ایسی تھیں جیسے خانہ پری کے لئے تقاریر کی جا رہی ہوں ۔ حزب اختلاف کا تو یہ طریقہ ہے کہ خواہ کوئی چیز ہو انہوں نے حکومت کی مخالفت کرنی ہے ۔ جب باتیں ہو رہی تھیں تو مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ یقیناً میں اپنے دوستوں کی قابلیت کا قائل ہوں ۔ وہ قابلیت کی وجہ سے اتنی چھوٹی باتیں نہیں کر رہے ۔ بلکہ حقیقت یہ تھی کہ اس طرف حکومت کے فکر اور سوچ کے نتیجے میں ٹھوس پالیسیوں کی بنا پر اس جذبہ کی بنا پر جس کے تحت یہ کام ہو رہا ہے ۔ ان کے پاس کوئی چیز نہیں رہی تھی جس کے بارے میں وہ حکومت کی سوچ اور فکر سے آگے نکل سکتے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ میزانیہ کا مینار اتنا بلند ہے کہ ہمارے دوست جب تنقید کر رہے ہیں تو وہ اس کی بنیادوں کے پاس کھڑے ہیں اور کنکر اٹھا کر ہوا میں پھینک رہے ہیں ۔ کچھ اس قسم کا تاثر تھا ۔

جناب والا ۔ ایک فاضل دوست نے ارشاد فرمایا ۔ ملک صاحب اس کا جواب دے چکے ہیں لیکن میں عرض کروں گا ۔ انہوں نے لا اینڈ آرڈر

کا ذکر کرتے ہوئے بعض مسائل کے بارہ میں ارشاد فرمایا ۔

جناب والا ۔ آپ دنیا کی تاریخ دیکھ لیں آج بھی دنیا کو دیکھ لیں بہر صورت ہر شخص کے ساتھ ہر وقت کوئی دنیا کی حکومت سپاہی مقرر نہیں کر سکتی اور نہ کر سکے گی ۔ لیکن حکومت کا فرض ہے کہ قانون کا احترام کرے ۔ کوئی شخص جو اس وقت بیٹھا ہے ۔ اگر وہ اپنی جگہ پر لڑ پڑے اور قتل کر دے جیسا کہ ہر شخص سے ہو سکتا ہے ۔ تو اس میں حکومت کیا کر سکتی ہے ۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود قانون کا احترام کرے بلکہ ہر شہری کو قانون کے احترام پر مجبور کرتی رہے اور ہر ممکن اقدام ہوتا رہے ۔ یہاں پر یہ اعتراض اکثر ہوتا ہے کہ صدر ایوب ایک ایسے فرد ہیں جن کے ہاتھ میں بے پناہ اختیارات ہیں ۔ یا یہاں پر جمہوریت نہیں بلکہ ڈکٹیٹر شپ ہے ۔ اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ باتیں اتنی بے بنیاد نظر آئیں گی اور یہ احساس ہو گا کہ یہ باتیں خود ان کے لئے ہیں ۔ اپنے ضمیر کی بنیاد کی حقیقت سے ذرا خاموشی میں پوچھیں تو کیا ان کی باتوں کی خود تردید نہیں ہو جاتی ۔

حضور والا ۔ اگر صدر مملکت نے یہ قانون جاری کیا ہے اور ہائی کورٹ نے یہ کہا ہے کہ آپ کو قانون جاری کرنے کا اختیار نہیں تو حکومت نے اور صدر مملکت نے سر تسلیم خم کیا ہے ۔ اگر کسی شخص کو گرفتار کیا گیا ہے یا کسی مخالف سیاسی جماعت کے کسی آدمی کو گرفتار کیا گیا ہے اور عین انتخابات سے پہلے عدالت عالیہ نے یہ کہا ہے کہ آپ کو قانون کے مطابق اسے گرفتار کرنے کا حق نہیں تھا

یا آپ کو قانون کے مطابق اسے گرفتار کرنے کا یا اس جماعت کو خلاف قانون قرار دینے کا اختیار نہیں تھا ۔ تو جناب والا ۔ حکومت نے عین انتخابات کے وقت عدالت کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کیا ۔

جناب والا ۔ جب صدر مملکت کا حکم بھی قانون کے تابع ہو ، جس ملک میں خود صدر کا ہر فعل قانون کے تابع ہو اور عدالت کے ہر فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہو ۔ وہاں یہ کہنا کہ قانون کا احترام نہیں ہے ۔ وہاں یہ کہنا کہ قانون کا لاگو کرنا کسی بات پر اٹھا رکھا جائے ؟ یہ نا مناسب ہے ۔ اگر صدر مملکت قانون سے بالا نہیں ہیں تو آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس صوبہ میں اور اس ملک میں خواہ کوئی شخص کسی مقام پر ہو ، چاہے وہ پاکستان کا غریب سے غریب شہری ہو ، یا امیر سے امیر شہری ہو ، یا معمولی سے معمولی یا بڑے سے بڑا آدمی ہو جو بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے گا اس شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جائیگی ۔ اس ملک میں ہر شخص قانون کے مطابق برابر ہے اور اس کو برابر قانون کا احترام کرنا پڑے گا ۔ چاہے وہ کسی بڑے عہدہ پر ہو یا کسی چھوٹے عہدہ پر ہو ۔ میں ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت اس امر کی کوشش کر رہی ہے کہ ہر شخص کی جان و مال کی حفاظت کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا ۔ اور جو شخص بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا اس شخص کو ہر قیمت پر جھکنے پر مجبور کیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ آپ کے سامنے گورنر مغربی پاکستان لا اینڈ آرڈر قائم رکھنے کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں ۔ ابھی کچھ دوستوں نے خرکاروں کے متعلق ذکر کیا تھا اور خود ہی فرمایا تھا کہ دس سال سے وہ بات چلی آرہی ہے لیکن آپ دیکھیں کہ اس کے متعلق جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ موجودہ حکومت نے

کئے ہیں - اور جہاں کہیں بھی ضرورت پیش آئی تو لا اینڈ آرڈر کو قائم رکھنے کے لئے لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جائے گا اور حکومت ہر ایسا قدم اٹھانے کو اپنا فرض سمجھے گی جس سے عوام کے جان و مال کی حفاظت ہو سکے -

جناب والا - وقت کی کمی ہمیشہ سامنے آتی ہے اور مجھے اس وقت کی کمی کا گلہ ہے کہ زیادتی کرتی ہے - اب اگر آپ اجازت دیں تو میں چند معروضات اپنے محکمہ جات کے بارے میں بھی عرض کردوں -

خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ دیہی ترقیاتی پروگرام میں بہت سا یوں یوں ہو گیا ہے - اور جو کام ہوا ہے وہ قابل ستائش نہیں - یہی بات میرے ذہن میں تھی کہ اگر انسان سچ بات سننا چاہے تو سچ اس کے قریب ہی کہیں چھپا ہوتا ہے - وہ نہیں سننا چاہتے تھے لیکن حقائق نے انہیں سچ سننے پر مجبور کیا - اصل میں میرے دوستوں کو بنیادی جمہوریت اور دیہی پروگراموں پر اعتراضات ہوتے ہیں - میں نے اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ انہیں اس نظام سے کیوں تکلیف ہوتی ہے - اصل میں ہوا یہ ہے کہ جب وہ اپنی ضد کےمطابق خود جا کر صدر ایوب یا موجودہ حکومت کو - - - -

(شور اور قطع کلامیاں)

حاجی صاحب - آپ بتائیں کیا آپ نے خود نہیں فرمایا تھا اگر آپ نے غلط فرمایا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ خدا آپ کو سمجھے - کیا آپ نے خیرپور میں یہ نہیں کہا تھا کہ کمشنر اور ڈی آئی جی نے گورنر صاحب کے حکم کے مطابق یہاں بد معاشوں کا قلع قمع کر دیا ہے - کیا آپ نے مبارکباد نہیں دی تھی - اگر آپ اس سے انکار کرتے ہیں تو میں جھوٹا ورنہ میں سچا -

حاجی سردار عطا محمد—میں تو کمشنر صاحب کی اب بھی تعریف کرتا ہوں -

وزیر بنیادی جمہوریت—میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان حضرات کو اس پروگرام سے مخالفت ہے وہ صدر ایوب کی مخالفت کرنے کے لئے یا موجودہ حکومت کی مخالفت کرنے کے لئے عوام کے پاس جاتے ہیں اور ایسی باتیں بنا کر ان کو ورغلانے کی اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں -

حاجی سردار عطا محمد—جناب والا- یہ بار بار صدر ایوب کو اور گورنر صاحب کو بیچ میں لاتے ہیں - ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں - ہمارا آپ سے اختلاف ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت—میں یہ عرض کر رہا تھا - حاجی صاحب اب ذرا حوصلہ سے کام لیں وقت کی کمی کی وجہ سے میں کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں آپ غور سے سن لیں - جب وہ حضرات عوام میں جا کر صدر ایوب کی مخالفت کرتے ہیں اور ایسی چیزیں لوگوں کو بتا کر ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ موجودہ حکومت نے کوئی کام نہیں کیا - تو پھر یہ دیہی ترقیاتی پروگرام کی سکیمیں کہیں سڑکوں کی صورت میں ، کہیں ہسپتالوں کی صورت میں ، کہیں سکولوں کی اور پلیوں کی صورت میں نہ صرف ان کی بات کی تردید کرتی ہیں بلکہ ان پر یہ اعتراض کرتی ہیں کہ جب آپ بر سر اقتدار تھے تو ہمیں کوئی پوچھتا نہیں تھا - اور جب صدر ایوب بر سر اقتدار آئے تو اس کے بعد سے اس ملک کے بچہ بچہ کا اپنی جگہ احترام ہے اور اس ملک کے معمولی سے معمولی شخص کا بھی اپنی جگہ احترام ہے اور اس معاملہ میں ہم آپ کی کسی بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں

ہیں کیونکہ یہ ان کے تمام ارادوں پر جو خد پر مبنی ہوتے ہیں ان پر یہ پروگرام پانی پھیر دیتا ہے ۔ ان حضرات کو اس نظام سے بہت تکلیف پہونچی ہو گی لیکن جہاں تک حقائق کا تعلق ہے وہ لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر حقائق کو کوئی جھٹلانا چاہے تو آخر کہاں تک کوئی جھٹلائے گا ۔ دیئے کو کوئی گل کر سکتا ہے چاند کو کوئی کیسے بجھا سکتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر—اللہ اکبر !

وزیر بنیادی جمہوریت—جناب والا ۔ اب میں آپ کی اجازت سے کچھ اعدادو شمار پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ کاغذات میں الجھ کر تو وقت زیادہ صرف ہو گا زبانی ہی عرض کئے دیتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اسوقت جو موجودہ سال جا رہا ہے اس کے لئے ہمارے پاس تخمینے نہیں پہونچے ہیں لیکن پچھلے سال تک کی جو ہماری کوشش ہے اور جو تخمینے ہمارے پاس آئے ہیں اس کے مطابق اس وقت تک ۲۴ ہزار مختلف سکیموں پر عمل ہو چکا ہے اور تقریباً ۳۵ کروڑ کی رقم اسوقت خرچ کیجا چکی ہے جس میں سے ۶ کروڑ سے زیادہ لوگوں نے خود خرچ کیا ہے اور اس میں سے ۱۰ ہزار سکیمیں ایسی ہیں جو کمیونیکیشن سیکٹر اور سڑکوں کے بارے میں ہوئی ہیں اور بارہ ہزار کے قریب ڈسپنسریز کے بارے میں ہیں اور ۸ ہزار کے قریب سکولوں کے بارے میں اور ہزارھا پلیاں اور دوسری بہت سی سکیمیں ہیں جو تکمیل پذیر ہوئی ہیں ۔ اور اس سلسلے میں یہ ایک بڑی بات ہے کہ یہ رقم جو دیہی ترقیاتی پروگرام پر خرچ کی جاتی ہے تو یہ ایسے ہی نہیں خرچ کی جاتی ہے کہ جہاں کے لئے مخصوص کی گئی ہو وہیں کے لئے خرچ ہویا ایسے نہیں خرچ کیجاتی ہے کہ اس کی مرکز میں منصوبہ بندی کیگئی ہے

یہ رقم اس طرح خرچ کیجاتی ہے کہ اس صوبے کے ایک ایک حصہ میں یہ رقم بھیج دی جاتی ہے اور وہاں کی اسمبلی بیٹھکر وہاں کے عوامی نمائندگان بیٹھکر اس کے بارے میں سوچتے ہیں کہ اس رقم کو کہاں خرچ کرنا ہے اور کہاں نہیں خرچ کرنا ہے - یہ نظام اور پروگرام ہر فرد پاکستان کو تعمیر میں برابر کا شریک کرتا ہے اور اس پروگرام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ لوگوں میں ذہنی انقلاب پیدا کیا جاتا ہے اور جو ذہنی انقلاب اس پاکستان کی امنگوں اور ولولوں کا آئینہ دار ہو گا - جناب والا - اگر آپ سارے میزانیہ پر غور فرمائیں تو تین چیزیں ابھر کر سامنے آتی ہیں - ایک تو متوازن ترقی کی کوشش کی گئی ہے اور پسماندہ علاقوں کو اور آگے لانے کی کوشش کی گئی ہے اور علاقائی ترقی کا خیال رکھا گیا ہے اور مختلف ریجنز کا خیال رکھا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ سیکٹر کا بھی خیال رکھا گیا ہے اور ان ساری چیزوں سے بڑھ کر جس چیز کا خیال رکھا گیا ہے اور وہ سب کچھ ہو چکنے کے بعد یہ ہے کہ ہر ایک گاؤں کا خیال کیا جائے - ہر ایک چھوٹی وحدت کا خیال کیا جائے - یہ چیزیں موجودہ حکومت سے پہلے اور موجودہ نظام سے پہلے شاید ممکن نہیں تھیں - جناب والا - اس سارے روپے کو خرچ کرنے کے لئے ہمارے یہاں ۱۲ ڈویژنل کونسلیں ہیں - دو سپیشل ایریا کی ڈویژنل کونسل کے برابر کی باڈیز ہیں - ۲۶ ڈسٹرکٹ کونسلیں ہیں - ۲۰۳ تحصیل کونسلیں ہیں - ۱۵ ایجنسیوں کی کونسلیں ہیں - ۸۷ میونسپل کمیٹیاں ہیں - ۲۳ کنٹونمنٹ بورڈ ہیں - ۳۴۱۴ یونین کونسلیں ہیں - ۲۲ ٹاؤن کمیٹیاں ہیں - اور ۸۱۰ یونین ٹاؤن کمیٹیاں ہیں - اس رقم کو صوبے کے ایک

ایک مقام پر تقسیم کر کے دیہی پروگرام میں مناسب رقومات پہونچائی جاتی ہیں - اس سے آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ جس حد تک حکومت عوام کے جذبات و احساسات ضروریات اور پاکستان کی تعمیر میں ان کے حصہ کا خیال رکھتی ہے - میرے فاضل دوستوں کی فکر اس حد تک سوچنے کی اجازت دینے سے محروم ہوتی ہے اس لئے وہ ان چیزوں کی افادیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں - پھر جناب والا - مجھے ایک یہ چیز عرض کرنی ہے - میرے فاضل دوست نے جو ارشاد فرمایا ہے میری مراد اپنے فاضل دوست اسلم جان سے ہے چاہئے تو یہ تھا کہ جس دلچسپی کا اظہار صدر ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان کی طرف سے ہوا اور میری طرف سے اور محکمہ کی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے جو کچھ بھی دلچسپی کا اظہار کیا گیا اس کو وہ سراہتے انہوں نے صرف میرے ایک گناہ پر مجھکو مورد الزام ٹھہرایا اور وہ گناہ خاکسار کا یہ تھا کہ جب اس خاکسار کی اس علاقہ کا معائنہ کرتے ہوئے تصویر کھینچی گئی تو میرے فاضل دوست میرے ساتھ نہیں تھے -

Major Muhammad Aslam Jan : On a point of personal explanation.

مسٹر سپیکر—آپ تشریف رکھئے -

وزیر بنیادی جمہوریت—آپ کے جذبات کو مجروح کرنا مقصود نہیں ہے میں عرض کروں گا کہ میرا صرف ایک گناہ ہے اور انہوں نے فرمایا کہ وہ کمشز کو اپنے ساتھ لے گئے اور اس کو لیجا کر کام دکھایا اور مجھے ساتھ کیوں نہیں لے گئے - میں عرض کروں گا کہ پہلے تو مثل مشہور تھی کہ اپنی آنکھ کا شہتیر کسی کو

نہیں دکھائی دیتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آ جاتا ہے میں نے وہ کام دیکھا ہے اور مجھے حیرانی ہوئی ہے کہ اگر میرے فاضل دوست راولپنڈی میں رہتے ہوئے میلوں دور تک جو پائپ لائنیں لگ رہی ہیں ان کو نہیں دیکھ سکتے تو اور کیا کہوں اور معلوم نہیں کتنی جگہوں پر کام ہو رہا ہے اگر راولپنڈی میں کوئی شخص ایک گھنٹے کے لئے بھی جائے تب بھی محسوس کریگا کہ واٹر سپلائی کا کام جاری ہے۔ اگر میرے فاضل دوست کو وہاں رہتے ہوئے وہ کام نظر نہیں پڑتا تو میں عرض کروں گا کہ ان کی سوچ کا قصور ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سلسلے میں کام نہیں کیا گیا تو میں عرض کروں گا کہ وہاں کام خود اسبات کا گواہ ہے کہ کتنا ہو چکا ہے۔ وہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ آپ اکیلے چلے گئے اور مجھے کیوں نہیں لے گئے۔ تو میں نے کہا کہ یہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے میں یہ عرض کروں گا کہ راولپنڈی میں رہتے ہوئے اور اپنے علاقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اس جگہ کو دکھانے کے لئے کسی افسر کا آپ کو ساتھ لے جانا ضروری ہے ؟ اور اگر یہ ضروری ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا قصور ہے اور یہ میں نے فرض ادا نہیں کیا۔ لیکن ویسے بھی آپ کا فرض ہے کہ آپ راولپنڈی میں تشریف فرما رہتے ہوئے آپ کے سامنے وہ کام ہو رہا ہے تو آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں اور آپ افسران سے کسی بات کی تفصیل پوچھیں اگر وہ آپ کو تفصیل نہیں بتائیں گے تو میں ان کو پکڑوں گا۔ لیکن خدا کے لئے آپ جائیے اور دیکھئے تو سہی کہ کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ میں عرض کروں گا کہ یہ میرا گناہ ہے کہ میری

تصویر لی گئی - میں نے وہاں ہر جگہ کا معائنہ کیا - تصویر بذات خود گناہ نہیں ہے نہ میرا وہاں جانا گناہ تھا - میں اپنا فرض ادا کرنے کے لئے گیا تھا - میں نے وہاں کی ایک ایک جگہ کو دیکھا ہے جہاں کام ہو رہا تھا وہاں ستائش کی ہے اور جہاں کام نہیں ہو رہا تھا وہاں کوسا ہے - پھر جناب والا - اعتراض کے مقابلے میں کام کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے - اگر میرے فاضل دوست یہ تکلیف گوارا فرمائیں اور دیکھیں کہ کن کن مشکلات کے باوجود کام کیا جا رہا ہے اور کام کی رفتار کو برقرار رکھا گیا ہے تو ان کی زبان پر ستائش کے الفاظ آنا چاہئیں - میں انکو پھر یقین دلاتا ہوں کہ ان مشکلات کے باوجود جیسے کہ ایک ٹھیکے دار چلا گیا اور دوسرا ٹھیکے دار آیا تو اس نے لوہے کا بھاؤ بڑھ جانے کی وجہ سے کام روک دیا - تو چاہئے تو یہ تھا کہ ہم اس کا ٹھیکہ فسخ کر دیتے لیکن وقت کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اس بات کا خیال کرتے ہوئے کہ لوگوں کو وہاں پانی جلد سے جلد مل جائے میں نے منسٹریل لیول پر میٹنگ کی ، پھر فائننس منسٹر صاحب نے دل چسپی لی اور گورنر صاحب نے خصوصیت سے اس علاقہ کا خیال رکھتے ہوئے دو لاکھ کی منظوری دی تا کہ اس کام کی رفتار میں کمی نہ ہونے پائے - اس وجہ سے کہ یہ صدر مقام ہے اور پاکستان کا ہر شخص ہمیں عزیز ہے اور اس وجہ سے بھی کہ افواج کا صدر مقام ہے - اور صدر ایوب خان اس میں دل چسپی رکھتے ہیں اور ان کے لئے جناب والا - پوری کوشش کی جا رہی ہے اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جتنے عوام ان کو عزیز ہیں اسی قدر وہ ہم کو بھی عزیز ہیں اور ہم ان کو اسی نگاہ

سے دیکھتے ہیں جس نگاہ سے کہ وہ دیکھتے ہیں ۔ جناب والا ۔ تنقید کر لینی بہت آسان ہوتی ہے لیکن عملی کام کرنے کے کچھ معنی ہوا کرتے ہیں ۔ ہم نے جس چیز کی تکمیل کا عزم کیا ہوا ہے اس کے لئے ہماری پوری کوشش ہے کہ اسے پورا کیا جائے ۔ ہم وعدہ کے مطابق پوری کوشش کرتے ہیں اور مجھے جناب والا ۔ امید ہے کہ دو سال میں حیدرآباد میونسپل کمیٹی کو واٹر سپلائی کی سکیم دیدی جائیگی اور کوہاٹ کے سلسلہ میں بھی سات لاکھ مہیا کر دیا گیا ہے ۔ ایک لاکھ کا کام پچھلے سال ہوا تھا اور اب ساڑھے تیرہ لاکھ کی سکیم ہے اور مجھے امید ہے کہ تمام کام بطریق احسن مناسب عرصہ کے اندر تکمیل تک پہنچ جائے گا ۔ کل ہماری فاضل لیڈی ممبر محترمہ ممتاز جمال صاحبہ نے اپنی عالمانہ تقریر میں فرمایا تھا کہ کم آمدنی والے لوگوں کے لئے low cost housing کی سکیم کو بروئے کار لانا چاہئیے ۔ ہمیں اس بات کا پورا احساس ہے ۔ اس ضمن میں ایک کروڑ روپیہ لاہور کے لئے مختص کیا گیا ہے اور مکان بنانے کے لئے پلاٹ صرف ان لوگوں کو دیئے جائیں گے جن کی آمدنی کم ہے تو یہ پلاٹ صرف ایسے آدمیوں کو ہی دیئے جائیں گے اور ہمیں مسئلہ کی نزاکت کا پورا پورا احساس ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order, Sir.

Mr. Speaker : No point of order please.

ملک محمد اختر۔جناب والا ۔ یہ جو کہہ رہے ہیں وہ سکیم اس سے مختلف ہے ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

وزیر بنیادی جمہوریت۔تو جناب والا ۔ ایک کروڑ روپیہ مختص کیا گیا ہے ۔ اور پھر کچھ اخراجات غیر ملکی زر مبادلہ کے سلسلہ میں

اور بیرونی مشیران کے سلسلہ میں بھی ہیں کچھ باہر سے مشینری درآمد کرنی ہو گی - پھر جناب Greater Karachi کے سلسلے میں ہم تجربہ کر رہے ہیں اور کے ڈی اے کے بارے میں ہمارے فاضل دوست نے ارشاد فرمایا تھا اس کے متعلق بھی جناب والا میں نے ابھی جواب دینا ہے -

مسٹر سپیکر—میاں صاحب اس کا کل کسی اور وقت جواب دیجئے گا -

The House is adjourned till 5.00 p.m. to-day.

The Assembly then adjourned till 5.00 *p.m. the same day.*

EVENING SITTING

The Assembly met at 5.00 p.m. of the clock. Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusuf Ali Shah, in the Chair.

THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL), 1967-68

DISCUSSION ON THE GENERAL BUDGET AS A WHOLE (*concd.*)

Mr. Senior Deputy Speaker : The House will now.....

A Member : Sir, the House is not in quorum.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is not in quorum. Let the bells be rung (*bells were rung for ten minutes*). The House is still not in quorum. Let the names of the Members present be recorded.

*Names of the Members present were recorded.**

The House is adjourned for fifteen minutes.

The Assembly then adjourned for fifteen minutes.

The Assembly met at 5.45 p.m. Mr. Senior Deputy Speaker in the Chair.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, Mr. Soomro.

میجر محمد اسلم جان - On a point of personal explanation جناب والا ۔ میں نے راولپنڈی کی پانی کی قلت کے متعلق اس ایوان میں کچھ عرض کیا تھا ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ جب منسٹر صاحبان وہاں تشریف لے جاتے ہیں تو اس علاقے کے ایم ۔ این ۔ اے اور ایم ۔ پی ۔ اے کو اطلاع نہیں دیتے اور اس particular case میں ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم ۱۹۶۵ء میں راولپنڈی کو پانی دے دیں گے اور پھر کہا کہ ۱۹۶۶ء میں دیں گے ۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ جون ۱۹۶۷ء میں چوبیس گھنٹے پانی دیں گے ۔ اور میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے اس وقت تک معلوم نہ ہوا جب تک میں نے ان کی تصویر اخبارات میں نہ دیکھی تھی کہ آپ راولپنڈی تشریف لائے ہیں ۔ میں نے آج سے تقریباً ایک ماہ یا ڈیڑھ ماہ ہوا جب جناب وزیر موصوف میاں محمد یاسین صاحب وٹو سے عرض کیا تھا کہ جب آپ لوگ تشریف لاتے ہیں تو چونکہ ہم علاقہ کے ایم ۔ این ۔ اے اور ایم ۔ پی ۔ اے ہیں اور ہمیں وہاں کی تکالیف کا علم ہے تو آپ ہم سے کم از کم پوچھ لیا کریں تاکہ ہم آپ کو بتلا سکیں کہ ہمارے علاقہ میں کتنا کام ہوا ہے اور کتنا کام نہیں ہوا ہے ۔ انہوں

*Please see Appendix at the end.

نے فرمایا کہ یہ ٹیکنیکل کام ہے اسے ایم - این - اے اور ایم - پی - اے کیا سمجھیں اس پر بہر حال میں خاموش رہا اور کیوں خاموش رہا یہ میں اس معزز ایوان میں نہیں کہنا چاہتا -

Mr. Senior Deputy Speaker : Please be brief.

Major Muhammad Aslam Jan : This is a very important matter. I have been hit below the belt for which I have come here particularly for personal explanation.

اس کے بعد وزیر موصوف نے اس معزز ایوان میں فرمایا کہ میں نے یہ پوائنٹ اس لئے اٹھایا کہ میری تصویر ان کے ساتھ نہیں اتری - جناب والا - میں اس کو انتہائی derogatory اور personal remarks سمجھتا ہوں - وزیر موصوف کے ساتھ میرا تصویر کھنچوانا باعث عزت نہیں تھا یا ان کے ساتھ تصویر کھنچوانے سے میں اپنے علاقہ میں مشہور نہیں ہو جاتا بلکہ میں سمجھتا ہوں اور عوام جانتے ہیں کہ انہوں نے جو وعدے کئے تھے وہ پورے نہیں کئے اور اس کے بعد اگر میری تصویر ان کے ساتھ کھنچتی تو شاید میں عوام کی نگاہوں میں ذلیل ہو جاتا اور یہ سمجھا جاتا کہ میں ان کا ساتھی ہوں جنہوں نے وعدے کئے اور پورے نہیں کئے - یہ بالکل غلط بات تھی - ایسا ان کو نہیں کہنا چاہئے تھا - تصویریں کھنچوانے کا اس وزیر کو شوق ہو سکتا ہے جو عوام کا نمائندہ نہ ہو - اس کے بعد انہوں نے یہ فرمایا کہ میں نے صدر مملکت اور گورنر صاحب کو criticise کیا ہے - یہ بھی انہوں نے بالکل غلط بات کہی ہے - میں نے یہ کہا تھا کہ اس پانی کے مسئلہ میں صدر مملکت کی ذاتی خواہش تھی کہ لوگوں کو یہ پانی جلد از جلد مل جائے اور سابق گورنر اور موجودہ گورنر جناب محمد موسیٰ کو ان کی تکالیف کا علم ہے وہ اس میں ذاتی دلچسپی لے رہے تھے - اس کے باوجود کہ وہ پرسنل interest لے رہے تھے اور لے رہے ہیں آپ نے پانی مہیا نہیں کیا - جب ہمارے ساتھ آپ کا یہ رویہ ہے تو جس علاقہ کے لوگوں کی تکالیف کا صدر مملکت یا گورنر کو ذاتی طور پر علم نہیں ہے وہاں پر خدا جانے آپ کیا کرتے ہوں گے - تو اس طرح وٹو صاحب کا facts کو غلط ملط اور توڑ کر پیش کرنا مناسب نہیں تھا وہ ہمیشہ actual facts کو evade کرتے ہیں - یہ کوئی ہنر یا

قابلیت نہیں ہے ۔ عوام کی خدمت اور ان کی تکلیفوں کو دور کرنا قابلیت ہے ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro (Jacobabad II): Sir, I think the present budget which has been brought before the House is really very commendable. The reason for this mainly is that inspite of providing for development a sum as large as Rs. 197 crores as against the revised estimates of Rs. 155 crores of the current year, no new tax has been proposed. This, Sir, is not a small achievement and I am sure the persons responsible for giving this Budget, deserve to be heartily congratulated not only on behalf of this House but on behalf of the people of the Province. This Budget we have got after a year's hard and honest labour of our God-fearing Governor and the pains of his Cabinet, particularly the Finance Minister. And, Sir, last but not the least, I think I would be failing in my duty if I do not record our appreciation for the new Finance Secretary, and his Officers. Inspite of the fact that he took over this assignment only a short time ago and had to work round the clock to achieve his object it shows that he does have a good experience of financing and budgetting.

Sir, the present Budget, as has been presented to this House, makes a very good provision for developmental expenditure by increasing to a large extent the amount pertaining to the backward areas. As we know, Sir, Peshawar, Bahawalpur, Kalat, D. I. Khan and Quetta, have in this budget been given comparatively a very much higher amount than even in the current year. This goes to show that the present Government are sincere, and adhere to the Election Manifesto of the President who wishes to bring up the under-developed areas so that the people of these areas can enjoy the fruits of independence equally with the people of already developed areas.

Sir, in the field of education, we find a substantial amount of Rs. 13.62 crores. My friends sitting in the opposition in this House, whom I hold in high esteem and the Leader of the Opposition, for whom I really have high respect and who has been a colleague of mine here for quite some time and who ordinarily is a reasonable man and has been on several occasions a source of inspiration to us in certain discussions, I am sorry to say, have not been fair to the Government in the matter of this budget. With such a heavy expenditure, it is but natural for people to expect further taxation. It is but natural to expect that with this enormous amount going up on the expenditure side, the budget could only have been balanced by further taxing the already over-burdened tax-payers. But Sir, we must be honest and fair. It would be most unfair for us not to record our appreciation for the present budget not only because it is without any further taxation but also for the further tax relief given in

the budget which could never expect. I know that the whole Province feels very much relieved because there is no further taxation which they ordinarily expected.

Sir, law and order position of this province has been criticised. I would ask my friends has there been any time during the regime of the previous persons when there was no crime or when the law and order position could have been termed to be perfect. Sir, law and order, as we know had some time back been at a great set back in Quetta and Kalat areas. Compared to that, it is now completely under control. And what is this due to? There was no magic. It is in this very House that this very Opposition used to cry hoarse in regard to the conditions in that area. As far as the law and order is concerned, I challenge them to-day to honestly say whether the position today is not better than what it was previously. Whether the conditions are not normal everywhere in the Province? Whether the people are not pursuing their evocations and moving freely and whether they are not freely enjoying the best of their time? Compare it to that period. There is a change here. Is it not to the credit of the Government that is at present existing? Is it not to the credit of the present Governor who fortunately hails from that area, who knows that area, that without the use of a single shot, by his tact, brought the situation under control where force had failed. Let them be honest to themselves and say whether it is not a fact?

Khawaja Muhammad Safdar : We condemn it even now. It is not for us to praise the Government. We are here to criticise the Government and to pin-point their shortcomings. It is for you to praise the Government.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I am glad that what I was endeavouring to do has been admitted by the Opposition itself and my task has become easier.

Khawaja Munammad Safdar : This is my privilege.

Mr. Ahmed Mian Soomro : No doubt it is your privilege. We agree to that. It is your privilege. I don't deny that but please be fair and admit things which are good.

Mr. Nisar Muhammad Khan: Point of order. The Opposition is here to criticise constructively and it is their business to praise destructively.

Mr. Senior Deputy Speaker: It is not a point of order.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, this is admitted by my friends. Their silence means their consent and admission. It shows their admission of the fact that there is good law and administration prevailing in that area. I am thankful to them for saving the time of the House and making my task easier.

Sir, we know what was condition of the students sometime back and we see what it is today. My friends admit it. At least their silence shows their consent and admission.

Khawaja Muhammad Safdar: What happened at Jamshoro. Sind University. (*'interruptions'*)

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, now I come to the question of emoluments of Members. That has been criticised by my friends to a very great extent. Sir, ordinarily if a person feels that something which is done is wrong I think it is just fair that he should avoid being a party to it or derive any benefit from that. My friends pointed out that they were drawing more than they should. Then why do they draw so much? If they honestly feel that they do not deserve what they are drawing it is equally honest that they should not draw it. We will see how many of them are going to refuse to take advantage of the present emoluments that have been fixed. I would even ask my friends on this side, "didn't some of them sign the representation claiming more emoluments, whether they are not a party to it? And here in this House they criticised the Bill merely for the sake of playing to the gallery."

Khawaja Muhammad Safdar: Question!

Mr. Ahmed Mian Soomro: The representation is there. Let them see whether some of them have signed it or not.

Khawaja Muhammad Safdar: I have not signed it. Give the names of the people who have signed it.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Again I say be fair, make fair criticism, make constructive criticism, do not criticise merely to play to the gallery.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Nobody has signed from this side.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I challenge.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : You are wrong. Nobody from this side has signed. I challenge. Come out with the names.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Come and ask tomorrow, challenge me and enquire from me tomorrow, come and make a statement tomorrow and then I will disclose the names. (*interruptions*)

Now, Sir, I would come to the question of corruption. My friends here have been very vocal.....

Mr. Nisar Mnhammad Khan : Why don't you disclose the names on the floor of the House ?

مسٹر نثار محمد خان—پوائنٹ آف ارڈر (انگریزی)

مسٹر حمزہ—وہ لابی میں بتائیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ اس بحث میں جس میں جناب خواجہ صاحب اور فاروقی صاحب نے حصہ لیا ہے ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حمزہ صاحب کی خاموشی با معنی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں نے نہ کوئی امپورٹ لائسینس لیا ہے اور نہ پارلیمنٹری سیکرٹری کا عہدہ یا وزارت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے (قطع کلامی) ۔

آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ جب افسران کے خلاف جرگہ کے قانون کے تحت کارروائی کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے تو کیا ایک بھی افسر کے خلاف اس قانون کے تحت مقدمہ چلایا گیا ہے ؟

Mr. Ahmed Mian Soomro : My friends have been very vocal about corruption. I admit there is corruption. Who has ever said that there is no corruption in the Province. I ask them, can you quote any time when there has not been corruption in the Province. Can you quote the time during the regime of your own leaders when there was no corruption ? When they were at the helm of affairs was there no corruption in those days ? (*interruptions*)

Khawaja Muhammad Safdar : Your privilege motion is still pending.

Mr. Ahmed Mian Soomro : That is in respect of an individual. The question is not about an individual. We are talking of corruption as a whole. I admit there is corruption. But I ask my friends, what happened in the days when their leaders were ruling the country. Were not permits and licences sold freely? Corruption has even existed in the days when they formed the Government, when they were at the head of the Government of this country. Corruption is a thing which prevails throughout the world. There is not a single country in the world where corruption does not exist. But have my friends come out with any suggestion ; have they come out with any practical solution of the problem ; have they come out with any substantial proposal which is reasonable and which the Government has not accepted. The Government is doing its best. Even the President has recently appointed a high-powered committee to go into the question of corruption. There are more anti-corruption laws prevailing now than were in force earlier. Therefore, Sir, as I have already said, corruption is there. Corruption was there, and I think for some time corruption will be there (*laughter*). To say that we have eliminated corruption totally is something which is almost impossible. All the efforts that are being put forward are to reduce it to as substantial a level as possible. Let them come out with concrete proposals, which they feel would show the way, a practical way, a reasonable way, by which corruption could be reduced. I assure them that the present Government will not delay a single day putting efforts to bring this evil to an end, or as far as possible to an end. Sir, of course, since they have themselves admitted that there is a corruption, that is their duty, and wherever they maintain silence, it means they consent to the things.

Sir, why do they fail to take into account the achievements of the present regime? Will they not honestly say what industries were here in this country before the present regime, and what are they now? It is all very well for them to talk of foreign loans that were being taken to develop the country. Sir, even the shopkeeper will not give a loan of one rupee to a person who will not pay back. That is why the countries, who are giving us loans, which are to be re-paid of course, first.....

Khawaja Muhammad Safdar : Repaid by posterity.

Mr. Ahmed Mian Soomro : .....carefully go through the pros and cons. They see whether the scheme for which they are giving loans is worth it. They see while advancing those loans, whether the project for which the loan is being given is feasible ; the return is substantial enough not only to bring good the country to which it is giving the loan, but also that its loan will be repaid. Those countries are not writing off those loans. If they are, then of course my friends have no grouse, but they have given these loans not with a view to writing them off but because they have been satisfied that the development on which these loans are being utilized would bring substantial benefits to this country... .....

Khawaja Muhammad Safdar : Benefits to them.

Mr. Ahmed Mian Soomro : ..... and would at the same time put them in a position to repay their loans. That being so, if they have any political reasons, it is upto them.

خواجہ محمد صفدر—میں نے اس موضوع پر صدر صاحب کا بیان پڑھا ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ؟

Mr. Ahmed Mian Soomro : Then, Sir, we see further achievements. We see that as far as the effort to increase food production is concerned, a sum of Rs. 29·69 crores has been provided in the Development Budget for agriculture. Out of this an amount of Rs. 13·20 crores has been earmarked for subsidies on fertilizers, seeds and agricultural machinery, which would tend to increase the agricultural production to bring this country on self-sufficient basis. Even in the industrial sector, Rs. 15.90 crores have been provided out of which one half is for agriculture oriented with industry, so as to give an impetus to agriculture. The main object being that this country is self-sufficient in food according to plan.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please try to conclude.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Right Sir. There is still a lot to be said but since you desire, I will try to conclude.

Sir, we find that this Government has taken the initiative in passing the Working Journalists Act, which was from time to time being postponed. Don't my friends give the Government credit for that? Don't my friends give the Government credit for the announcement of property

tax holiday in respect of new buildings? Is that not an inducement to increase the housing accommodation in this country? But their eyes seem to be closed to the good that the Government has brought forward, and they are merely searching further to try and find some loopholes.

Just before concluding I would like to put forth a few suggestions, which the Government would very kindly consider. Sir, the Government is anxious to increase agricultural produce. In that respect I think they should relax the tax holidays further in respect of lands that are brought newly under the plough and particularly those that are brought under cultivation through tubewells. They must be given substantial relief for at least eight to ten years. When we can give relief to industries for such a large number of years, there is no reason why we should not give tax holiday to agriculturists to bring new lands under plough for as many years.

The other important point to which I have already drawn the attention of the Minister for Food, who has already taken steps is in regard to the Pat Feeder. For lakhs of acres available on this Pat Feeder, there is water available. This water should be released for those lands and redtapism should be done away with, so that persons in possession of the land should be able to till the land rather than those few who are managing to cling on to the land by hook or by crook.

Then Sir, is the question of rice restriction of which I have talked about earlier. When this country is facing severe shortage, I think all restrictions on any type of foodgrains should be removed for the time that this emergency lasts. We know that during those days of food crisis the Opposition lost no chance in trying to create all sorts of rumours that the country is going to face famine. All credit goes to the Food Department, headed by an honest and efficient Secretary, who had been working round the clock for averting the crisis. Why don't they come forward now and honestly acknowledge what an achievement it was for this Government. Its Food Department was working day and night during the food crisis, the Governor had issued instructions that food problem was to be tackled on a war footing, and not a single person died of famine. Is that not an achievement? Is that not something for which this Government should be given credit. But no; their eyes are blind to the good that the Government is doing. Their eyes are searching in the dark to find out if they

can lay their hands on any loopholes for which they can say that the Government is not doing its duty.

Mr. Senior Deputy Speaker: The Member may please resume his seat. Mr. Nisar Muhammad Khan.

مسٹر نثار محمد خان (پشاور - ۵۰) - جناب والا - میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں اس بجٹ پر جو ان سیاہ و سفید کے مالکوں کی نظروں میں بہترین بجٹ ہے - جناب وزیر خزانہ مسٹر احمد سعید کرمانی صاحب کو مبارکباد پیش کروں - اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر اس بجٹ میں کوئی کوتاہیاں یا نا انصافیاں ہوئی ہوں تو ان کی طرف بھی ان کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کروں گا - لیکن اگر میں ایسا کروں تو جس طرح ہمارے فاروق صاحب اس دن شک و شبے کا شکار ہوئے تھے - اسی طرح امید ہے کہ یونہی آپ ہم پر شک و شبہ نہیں کریں گے - اگر ہم لوگ یہاں پر آپ کی غلطیوں کی نشاندھی کرتے ہیں تو یہ محض اس لئے کرتے ہیں کہ آپ ان غلطیوں کا ازالہ کریں اگر آپ نے اپنی غلطیوں کا ازالہ کر لیا تو پھر آپ ہی لوگ عوام اور قوم میں زیادہ سے زیادہ مقبول ہوتے جائیں گے -

جناب والا - جب فاروق صاحب کچھ ان طریقوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے جو کہ اسلام اور ہمارے اسلامی قوانین کے خلاف تھے تو جناب کرمانی صاحب اپنی نشست پر سے بول اٹھے کہ ہم سی - آئی - اے - کی امداد سے نہ چلتے ہیں ، نہ رہتے ہیں اور نہ بستے ہیں - جناب والا - اگر فاروق صاحب یا ان کی جماعت سی - آئی - اے - کی امداد سے چل رہی ہے تو پھر حکومت مغربی پاکستان ٹھوس ثبوت کے ساتھ آگے کیوں نہیں آئی اور ان کے خلاف اقدامات کیوں نہیں اٹھاتی - اگر حکومت یہ ثابت

کر سکے تو ہم آپوزیشن والے سب سے پہلے آپ کے ساتھ ہوں گے کیونکہ ہم کبھی بھی یہ نہیں چاہتے کہ کوئی بھی فرد یا جماعت کسی بیرونی طاقت کے ساتھ ملک و قوم کی دشمنی میں ان کا ساتھ دے۔ اسی طرح خواجہ محمد صفدر صاحب نے اپنی تقریر میں چند ناانصافیوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانی چاہی تو اس پر ہمارے قائد ایوان نے یہ کہا کہ وہ ان کے ساتھ اتحاد نہیں کرتے ہیں۔ ان کے الفاظ ہیں کہ ''ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں''۔ جب آپ وہ مسائل پیدا کریں جو کہ ہماری نظروں میں قوم کا گلہ گھونٹنے کے مترادف ہوں تو اس وقت ہم آپ کے ساتھ ہرگز تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ورنہ آپ نے ہمیں ماضی قریب ہی میں آزما لیا کہ جب کبھی اس ملک و قوم پر کوئی کٹھن گھڑی آ پڑی ہے تو ہم آپوزیشن والے اپنے ملک و قوم کے وقار اور اس کی سالمیت کے تقاضوں کو لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ حکومت سے پیش پیش رہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی پیش پیش رہیں گے۔

جناب والا۔ جہاں تک اس بجٹ کا تعلق ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں مغربی پاکستان کے ایک کم ترقی یافتہ علاقے تحصیل چارسدہ کا رہنے والا ہوں اور میرے لئے اس بجٹ میں دلچسپی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارے ضمن میں اس بجٹ کا ڈھانچہ کچھ اس طرح سے تیار کیا گیا ہے کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کے بل بوتے پر ترقی یافتہ علاقوں کو مزید ترقی دی جائے اور غریب کو غریب تر اور امیر کو امیر تر بنایا جائے۔

جناب والا۔ ہمارے سابق صوبہ سرحد کے لئے اس بجٹ میں چودہ کروڑ اکتالیس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ رقم جو سابق سرحد کو دی گئی ہے یہ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے دی گئی ہے یا اس علاقے کے اپنے وسائل سے

دی گئی ہے ۔ تو میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک میں اس بجٹ کا مطالعہ کر سکا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حق تلفی ہوئی ہے جو کہ ظلم کے مترادف ہے اور یہ ظلم سراسر مرکزیت کا لبادہ اوڑھ کر کیا گیا ہے ۔ اور خواہ یہ مرکزیت صنعت کے میدان میں اپنائی گئی ہے خواہ تجارت کے میدان میں یا خواہ ہماری بنیادی ضرورت تعلیم کے میدان میں اپنائی گئی ہے ۔ اس کے لئے برسر اقتدار پارٹی یہ ضرور کہے گی کہ پسماندہ علاقے جو کہ مرکز سے دور ہیں ، خواہ وہ پنجاب کے علاقے ہیں ، خواہ سندھ اور بلوچستان کے علاقے ہیں یا خواہ وہ سابق صوبہ سرحد کے حصے ہیں ، ان کے لئے انہوں نے ماتحت دفاتر یعنی Regional Offices کھول رکھے ہیں ۔ تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہاں پر ماتحت دفاتر ہیں لیکن ان کا کام ایک ڈاکخانے سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں ہے ۔ ہماری مفلسوں کی آوازیں وہاں تک پہنچ جاتی ہیں اور پھر جو احکام وہاں سے صادر ہوتے ہیں وہ ہم تک ان دفاتر کے ذریعے پہنچائے جاتے ہیں ۔ یہ دفاتر ان ریجنوں میں اس غرض سے قائم نہیں ہیں کہ وہ ہماری تکالیف کو رفع کر سکیں ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو وہ دن دور نہیں کہ یہی پسماندہ علاقے محکوم علاقوں میں تبدیل ہو جائیں اور مسند چاہے وزارت کا ہو یا تجارت کا ہو ، ایک مخصوص علاقے تک ہی محدود ہو کر رہ جائے گا اور بجٹ کے ان غلط خطوط کی ذمہ داری موزے تنگ کے الفاظ میں "Paper tiger" تک ہی محدود رہ جائے گی ۔ میں اس سلسلے میں اپنے دوست جناب نریجو صاحب کی تقریر کا بھی حوالہ دوں گا اور آپ کی وساطت سے وزراء صاحبان کی توجہ بھی اس طرف مبذول کراؤں گا اور جس طرح نریجو صاحب نے فرمایا ہے میں ان کی تائید کروں گا کہ آپ نے ہمیں

جو یہ سیاہ و سفید میں اعداد و شمار دیئے ھیں اور جو بارہ کروڑ روپے کی بچت آپ نے پچھلے سال کی ھے ، آپ از راہ کرم یہ بچت نہ کریں اور وہ رقم جس علاقے کے لئے مختص کی گئی ھے اس علاقے پر خرچ کریں ۔ کیونکہ جو رقوم پسماندہ علاقوں پر خرچ کرنے کی غرض سے مختص کی جاتی ھیں اگر وہ رقوم وھاں پر خرچ نہ کی جائیں تو جیسا کہ جناب کو معلوم ھے کہ ھم already مزدور ھی فراھم کر رھے ھیں اور اگر ھمارے علاقوں کی جانب سے غفلت کا یہی حال رھا تو پھر یہی سلسلہ جاری رھیگا ۔ مزدور بیچارے دور دراز علاقوں سے شہروں میں اپنی روزی کی تلاش میں آتے ھیں تو ان کو سب سے پہلا جو مسئلہ در پیش ھوتا ھے وہ رھن سہن کا ھوتا ھے اور پھر جب ان کو ملازمت نہیں ملتی ھے تو وہ اپنے ھی ملک میں بیگانوں کی طرح پھرتے ھیں جس کا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ پولیس ان کی امداد کے لئے آ پہنچتی ھے ۔ آپ کو معلوم ھے کہ پولیس کے پاس غنڈہ ایکٹ کا ھتھیار موجود ھے جس کے ذریعے باسانی اس مزدور طبقے کو یا جو قوم کی خدمت کرتا ھے لیکن جو بدقسمتی سے حکومت پر نکتہ چینی کرتا ھے ، ان کو سرکاری مہمانوں کی حیثیت سے جیلوں میں بھیج دیتے ھیں ۔ اور اگر کسی کو ملازمت مل بھی جائے لیکن اگر کارخانے بند ھو جائیں تو پھر ان کی یہ ملازمت چوکیداری تک محدود ھو جاتی ھے ۔ جناب والا ۔ میں اس وجہ سے اس نکتے پر زور دے رھا ھوں کہ آپ از راہ کرم یہ دیکھیں کہ جو رقوم جن علاقوں میں صرف کرنے کی غرض سے مخصوص کی جائیں وہ ان علاقوں میں ضروری طور پر خرچ ھوں کیونکہ ھمارے ھاں سرکاری ماھرین جو کہ سی ۔ ایس ۔ پی ۔ افسر ھیں ، ان کی بھی ماشاءاللہ کمی نہیں ھے ۔ چونکہ سی ۔ ایس ۔ پی ۔ کا ذکر زبان پر آ گیا ھے تو ان کے متعلق یہ بھی سن لیں کہ اگر ھمارے

قومی نمائندوں کی بے عزتی اور زود و کوب کا معاملہ ہو تو پھر تو یہ حضرات کسی سے بھی پیچھے نہیں ہوتے بلکہ وہ اس سلسلے میں سب سے پیش پیش ہوتے ہیں اور اگر کوئی کام بر وقت اور اچھے طریقے سے انجام پائے تو اس کے لئے مبارکبادی کے ہار بھی وہی صاحبان پہنتے ہیں خواہ ان کے محکمے فنی نوعیت کے محکمے ہی کیوں نہ ہوں ، کیونکہ بد قسمتی سے ڈاکٹروں اور انجینئروں وغیرہ کے Heads بھی سی - ایس - پی - صاحبان ہی ہوتے ہیں - انگلستان میں بھی اسی قسم کی ایک سروس ہے ، میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے ہاں سی - ایس - پی - کلاس کو بھی اسی طرح کے ڈھانچے میں کیوں نہیں ڈھالا جاتا - یہ احساس صرف مجھے نہیں ہے - یہ صدر پاکستان کو بھی ہے - انہوں نے بھی فرمایا ہے اور ان کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی تخریبی ذہنیتوں کو درست کریں - جناب والا - اس بجٹ میں بھی ان کی خوشنودی کے لئے ایک خاص رقم رکھی گئی ہے جو کہ اکانوے لاکھ روپیہ ہے - مجھے معلوم نہیں کہ جس طرح اور رقموں کی تفصیل دی گئی ہے ، اس رقم کو بغیر تفصیل کے کیوں چھوڑا گیا ہے - میرے خیال میں اس مد میں کوئی اسی لاکھ روپیہ کے لگ بھگ پچھلے بجٹ میں بھی رکھا گیا تھا - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ اسی لاکھ کے لگ بھگ روپیہ کہاں صرف ہوا ؟

جناب والا - بجٹ پیش کرتے ہوئے جناب احمد سعید کرمانی نے فرمایا تھا کہ وہ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے منشور سے تین رہنما اصول لئے ہوئے ہیں - نمبر ایک دیہی علاقوں کی کثیر آبادی کو توجہ کا مرکز بنانا - نمبر دو لوگوں کی بنیادی ضروریات ، خوراک ، پوشاک وغیرہ میں خود کفیل ہونا اور نمبر تین کم ترقی یافتہ علاقوں کی رفتار ترقی کو تیز کرنا - آئیے جناب ذرا ان کو ملاحظہ کیجئے - کثیر آبادی

یا کثیر لوگ دیہات میں بستے ہیں اور ان کی آبادی اسی فیصد ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ دیہی علاقوں کے لئے اس بجٹ میں کیا کیا گیا ہے ؟ جناب یاسین وٹو صاحب نے فرمایا تھا کہ پل بن رہے ہیں ۔ نالے بن رہے ہیں ۔ سکول کھولے جا رہے ہیں ۔ ڈسپنسریاں بن رہی ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ چیزیں بن رہی ہیں لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ چور بازاری ، یہ رشوت ، یہ قتل و غارت یہ چیزیں آخر کیوں بڑھ رہی ہیں ؟ اگر ہم میں تعلیم زیادہ ہو رہی ہے اور یہ سب مفید چیزیں ہمارے لئے مہیا کی جا رہی ہیں تو پھر چور بازاری ، رشوت اور قتل و غارت میں اضافہ کیوں ہو رہا ہے ؟ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں ۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ون یونٹ سے پہلے کے اعداد و شمار لیجئے اور انہیں آج کے اعداد و شمار سے compare کیجئے ۔ پھر آپ کو اندازہ ہو گا کہ آپ کس حد پر پہنچے ہیں ۔

جناب والا ۔ کرمانی صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا ہمارے فاروق صاحب کے جواب میں کہ اگر وہ ان کے پروگرام پر چلیں تو وہ اس مغربی پاکستان کو ایک ہزار سال پیچھے لے جائیں گے ۔ اس میں شک نہیں کہ جہاں تک پردے کا تعلق ہے ۔ جہاں تک ہماری بہنوں ، ماؤں اور بیٹیوں کی عظمت کا تعلق ہے ، اس میں ہم سب سے آگے آگے ہیں لیکن جہاں تک اسلامی قانون کے دائرے کے اندر ترقی کرنے کا تعلق ہے ، اس میں ہم سب سے پیچھے رہ گئے ہیں حتیٰ کہ ہندوؤں سے بھی ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please try to conclude now.

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے میں درخواست کروں گا کہ یہ اکانوے لاکھ روپیہ سر دست کم ترقی یافتہ علاقوں کو دیا جائے ۔ اور وہاں خرچ کیا جائے ۔

نمبر دو یہ کہ ہمارے علاقہ کا دارومدار گنے پر ہے ۔ جناب والا ۔ پچھلے سال ، آپ کو شاید معلوم ہے ، جو ظلم ہوا ہے ۔ وہ ہم نہیں چاہتے کہ دوبارہ ہو ۔ اب بھی گورنمنٹ ایک پالیسی سوچ رہی ہے یہ پالیسی بنا رہی ہے کہ گنے کو recovery پر لے لے ۔ جناب والا ۔ گنا recovery پر لے لینا زمینداروں اور مل والوں دونوں کے لئے خسارے کا باعث بنے گا اور انتشار کا بھی ۔ میں امید کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس پالیسی کو چھوڑ دے گی کیونکہ گورنمنٹ کی اس پالیسی سے صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ divide and rule کی پالیسی پر عمل کرنا چاہتی ہے ۔ اگر یہ منشاء ہے تو بے شک recovery پر لے لیں لیکن اگر یہ منشاء نہیں ہے تو ہمیں flat rate دے دیں ۔ تیسرے یہ کہ ہمارے sugarcane cess کے پیسوں کو ہمیں release کر دیا جائے تا کہ وہ ہمارے علاقے کی سڑکوں پر لگیں ۔ پشاور چارسدہ مردان روڈ کی حالت کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے ۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب جب آئے تھے تو میں نے خان محمد علی خان سے درخواست کی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : TheMember may please conclude now.

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ آپ کی بھی دو تین چیزیں ہیں ، وہ بھی میں پیش کردوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : He may please be very brief.

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب مجھے صرف پندرہ منٹ ملے ہیں ۔ مسٹر احمد میاں سمرو کو آدھا گھنٹہ ملا ہے ۔ ہم آپوزیشن کے صرف چار آدمی ہیں ۔ (قطع کلامیاں) تو جناب والا ۔ خان محمد علی خان کا جواب یہ تھا کہ چونکہ ہماری سڑکوں پر موڑ

زیادہ ہیں لہذا ان کو نوشہرہ سے لایا گیا ہے ۔ حالانکہ حقیقت کچھ اور ہے ۔ وہ سڑک اس قابل ہی نہیں کہ اس پر سے موٹر گذرے ۔ اس لئے اس سڑک کی ۔ تخت بھائی رجہ روڈ اور چارسدہ تنگی روڈ کی مرمت کی جائے ۔ اس کے علاوہ میں جونیجو صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو Great Trunk Road بن رہی ہے اور جس پر دس لاکھ روپے فی میل لگیں گے ، اس کو فی الحال چھوڑیں ۔ اور ابھی ہماری جو سڑکیں موجود ہیں اور مرمت طلب ہیں ، ان کی مرمت کی جائے ۔

اس کے علاوہ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ جب ہمارا معاشرہ اس دور سے گذر رہا ہے کہ ہمارے اسی فیصد عوام اپنے حقوق کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں کم از کم ہمارے فنانس سیکرٹری سابقہ سرحد یا سندھ سے لئے جائیں ۔

اس کے علاوہ جناب ہمارے گل آباد کے پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دیا جائے ۔ ہمارا چارسدہ کالج سب سے پہلے ڈگری کالج ہونا چاہئے تھا کیونکہ نوشہرہ سے یہاں طالب علم زیادہ ہیں ۔ صوابی سے زیادہ ہیں ۔ لیکن وہ نہیں ہوا ۔ اس کو ڈگری کالج بنایا جائے (قطع کلامیاں)

Mr. Senior Deputy Speaker : Order please.

مسٹر نثار محمد خان ۔ اس کے علاوہ جب ہمیں یعنی سابقہ سرحد کو کوئی پیسے دیئے جاتے ہیں تو ہمیشہ ون یونٹ سے پہلے جو دیا جاتا تھا ۔ اس کے ساتھ comparison کیا جاتا ہے ۔ میں یہ بھی درخواست کروں گا کہ اگر یہ comparison ہوتا ہے تو اس کو بھی compare کیا جائے کہ سابقہ پنجاب کو پہلے

کتنے پیسے دیئے جاتے تھے اور اب اس میں کتنے خرچ ہوتے ہیں (قطع کلامیاں) ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ مسٹر نثار محمد خان آپ چیئر سے مخاطب ہوں ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک واٹر سپلائی سکیم کا تعلق ہے ، پشاور تحصیل میں میرے خیال میں کہیں بھی اس کا کوئی پروگرام نہیں ہے ، لہذا میں میاں یاسین وٹو صاحب سے درخواست کروں گا کہ پشاور تحصیل کے لئے کچھ کریں اور ہماری چار سدہ تحصیل کا بھی اس میں حصہ رکھیں ۔

اس کے علاوہ سیم اور تھور سے آپ سب بخوبی واقف ہیں ۔ ہمارا پشاور شہر اس میں قریباً قریباً غرق ہو رہا ہے ۔ خدا کرے آپ اس کی طرف توجہ دیں اور اس کو بچائیں ۔

Thank you, Sir.

خان عبدالستار خان مہمند (مردان ۔ ۲) ۔ مسٹر سپیکر ۔ میں ایک ایسے متوازن بجٹ پر وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جس میں انہوں نے کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا ۔ عوام پر نئے ٹیکس نہ لگانے کے لئے شکریہ اور خواص پر نئے ٹیکس نہ لگانے پر گلہ ۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ جب تک ٹیکس نہ لگیں ، اس وقت تک ڈویلپمنٹ ممکن نہیں ہو سکتی ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہر حال وہ بہتر سمجھتے ہیں ۔ no development without taxation. یہ بھی انہوں نے مہربانی کی ہے ۔ بڑا اچھا کیا ہے کہ یہاں کے عوام پر کوئی بھی نیا ٹیکس نہیں لگایا ۔ اور ان کو ایک متوازن اور ایک ایسا بجٹ دیا ہے جو ان کے مزاج اور ان کی

طبیعت کے عین موافق ہے - اس کے ساتھ ہی ساتھ جناب والا - انہوں نے پریذیڈنٹ ایوب کی اس پالیسی کی بھی بھرپور حمایت کی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ جو علاقے underdeveloped ہیں ، ان کو زیادہ امداد دی جائے اور جو developed ہیں ، ان کو زیادہ رقم کی ضرورت نہیں ہے -

جناب والا - میرے آپوزیشن کے بھائی صاحبان اعداد و شمار کے ہیر پھیر کو عجیب انداز سے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں گمراہ کریں لیکن میں ان سے عرض کر دوں کہ ہم گمراہ ہونے والوں سے نہیں ہیں - (قہقہہ)

حاجی سردار عطا محمد - پوائنٹ آف آرڈر - آپ گمراہ تو ہو جاتے ہیں لیکن پہلے ہمارے اوپر لعن طعن کرتے ہیں - بعد میں گمراہ ہوتے ہیں - (قہقہہ)

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں -

Yes, Mr. Mohmand.

خان عبدالستار خان مہمند - ہم گمراہ نہیں ہوں گے - نہ ہم پہلے گمراہ ہوئے تھے اور نہ اب گمراہ ہوں گے - ہم نے آپ کی تقریریں بڑے صبر اور تحمل سے سنی ہیں - گھنٹوں بھر کی تقریریں سنی ہیں - اب چند منٹوں کے لئے ہماری باتیں بھی سن لیں - آپ نے اپنی تقریر میں بہت کچھ کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ غلہ کی قیمت—/۲۶ یا —/۲۷ روپیہ فی من ہو گئی ہے - میں پوچھتا ہوں کہ آپ اپنا وقت بھول

گئے - جب ۷۰/- روپیہ فی من غلہ تھا - جب یہاں قحط کی سی پوزیشن تھی -

مسٹر حمزہ - وہ کونسا ضلع تھا ؟

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر - آپ چیئر سے مخاطب ہوں -

خان عبدالستار خان مہمند - غلہ ملتا نہیں تھا - اس وقت باہر کے دوستوں نے غلہ بھیجنا بند کر دیا - لیکن اب جو حکومت کی کوشش سے غلہ کی پیداوار اتنی بڑھ گئی ہے اس کو اور اتنی جو آبادی ہو گئی ہے اس کو اب بالکل نظر انداز کر رہے ہیں - ۵۲-۱۹۵۱ء میں جو آبادی تھی آپ دیکھیں کہ آج کیا ہو گئی ہے - آپ بلا وجہ عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں - غلہ کی جو کمی ہو جاتی ہے یا قیمتیں بڑھ جاتی ہیں وہ اس لئے ہے کہ آپ لوگ چیخ و پکار کرتے ہیں پریس میں ، اسمبلی میں ، اور ہر شخص خدشہ محسوس کرتا ہے کہ قیمت زیادہ ہو جائے گی اس لئے لوگ مجبور ہو کر غلہ جمع کر لیتے ہیں - اس طرح قیمتیں بڑھ جاتی ہیں - مجھے امید ہے کہ جلد از جلد قیمتیں کنٹرول میں آ جائیں گی - اس کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ Political Independence نہیں - کوئی آزادی نہیں - پریس کو آزادی نہیں - میں پوچھتا ہوں کہ جب آپ ہی کے متعلق اخبارات میں چھ کالم سرخیاں ہوتی ہیں اس سے زیادہ اور کیا آزادی چاہتے ہیں - اگر آپ چاہتے ہیں کہ طلبا کو exploit کر کے ان کے ذریعہ بدامنی پیدا کریں - تو حکومت کو چاہئے کہ آپ کو ہر گز ہر گز اجازت نہ دے - کہ آپ طلبا کو exploit کر کے ملک میں بدامنی اور انتشار پھیلانے کی کوشش کریں - جیسے مدرسے بچے ہیں ویسے ہی آپ کے ہیں -

یہ قوم کی نئی پود ہے ۔ آپ کو لازم ہے کہ ان کو صحیح راستہ بتائیں اور وہ اپنی تعلیم حاصل کریں اور ان کا قیمتی وقت اپنی مطلب برآری کے لئے ضائع نہ کریں ۔ اس لئے میں اپیل کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ ان کو ستارہ خدمت دلوا دیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ نام کے ساتھ بھی بڑی نسبت ہے ۔

خان عبدالستار خان مہمند ۔ آپ کو چاہئے کہ صدر صاحب نے جس طریقہ سے ملک کا وقار بلند کیا ہے اور جس انداز سے اس ملک میں stability قائم کی ہے ۔ آپ کو ایسی جمہوریت دی ہے ۔ جو شروع سے آخر جمہوریت ہی جمہوریت ہے ۔ بی ڈی کا سسٹم دیکھیں ۔ آپ کو پھر بھی گلہ ہے کہ جمہوریت نہیں ۔ بیرونی ممالک میں آپ کا وقار بلند کیا ۔ آزاد خارجہ پالیسی بنائی اور آپ اس پر چل رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتر ملک کا وقار کے لئے اور کچھ نہیں ہو سکتا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ دیکھ لیں کہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے آپ کے لئے کیا کچھ کیا ہے ۔ موجودہ گورنر صاحب اس وقت کمانڈر ان چیف تھے ۔ پاکستان جیسے ان کا ہے ویسے ہی ہمارا اور آپ کا ہے ۔ مجھے ایک بات یاد آ گئی ۔ کہ جب ۱۹۶۵ء میں صدر صاحب منتخب ہوئے ان کے پاس ایک وفد گیا ۔ میں بھی اس میں شامل تھا ۔ انہوں نے ایک بات بتانی چاہی کہ آپ نے امداد کی ہے ۔ میں نے کہا کہ ہم تو آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ہماری راہنمائی کی ہے ۔ اور انشاءاللہ ہمیں یقین ہے اور تسلی ہے کہ آپ ہی اس ملک کے کام آئیں گے ۔ آپ ہی ملک کی عزت اور وقار محفوظ رکھیں گے ۔ وہ بات آٹھ مہینے کے بعد ثابت ہو گئی ۔ یہاں

ہندوستان کے ساتھ لڑائی چھڑ گئی ۔ اب یہ آپ سے چھپی ہوئی بات نہیں کہ انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے آپ اس سے واقف ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ کالا باغ کی بات بھی بتائیں ۔

خان عبدالستار خان مہمند ۔ آپ کیوں گھبرا رہے ہیں ۔ آپ تسلی سے سنیں ۔

جناب والا ۔ پتہ نہیں میری بات ان کو مرچوں کی طرح کیوں چبھتی ہے ۔ جب میں گھنٹوں ان کی تقریر سنتا رہا اور وہ دو دو گھنٹے بولتے رہے اور ہم دل پر پتھر رکھ کر سنتے رہے ۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم گھبرا گئے یا کوئی جلدی تھی یا ہم سے کوئی بات چھپی ہوئی تھی ۔ ہمارے پاس اللہ کے فضل سے ہر بات کا مکمل جواب موجود تھا اور جواب موجود ہے ۔ آپ پریشان نہ ہوں ۔ انہوں نے ایک بات یہ کہی کہ اس ملک میں ہمارا جائے نماز محفوظ نہیں ۔ تو عرض یہ ہے کہ اس سے زیادہ اور کیا حفاظت مانگتے ہیں ۔ اگر اس ملک میں ڈاکے پڑتے ہیں تو آپ ذرا بیرونی ممالک میں جا کر دیکھیں جو زیادہ ترقی یافتہ ہیں ۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں ۔ انگلینڈ جیسا ترقی یافتہ ملک جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ زیادہ ترقی یافتہ اور پرانا ملک ہے ۔ میں وہاں last year گیا ۔ میں نے دو سوٹ کیس چیرنگ کراس سے بک کرائے لیکن وہ کبھی نہیں پہنچے ۔ وہاں کی پولیس وہاں کی سکاٹ لینڈ یارڈ اس کا کوئی سراغ نہ لگا سکی ۔ یہ تو ہر ملک میں ہوتا ہے ۔ فرشتے تو کہیں بھی نہیں بستے ۔ رہی یہ بات کہ آپ فرماتے ہیں کہ کرپشن ہے کرپشن ہے ۔ آپ دنیا کے کسی حصہ میں چلے جائیں ہر جگہ کرپشن ہوگی ۔ یہاں بھی کچھ ہوگی ۔ غور سے دیکھیں تو رشوت دینے والے آپ ۔ رشوت لینے والے آپ ۔ آپ رشوت کیوں دیتے ہیں اس لئے کہ آپ ناجائز کام ناجائز ذریعہ

سے کرانا چاہتے ہیں ۔ آپ ناجائز کام کی توقع نہ رکھیں اپنا کام ٹھیک طریقہ سے کرتے جائیں ۔ اللہ اللہ خیر سلا ۔ پھر کچھ بھی نہیں ۔

جناب والا ۔ سال گذشتہ ہمارے ریجن کے Growers کے ساتھ گورنر صاحب نے جو مہربانی اور احسان کیا ہے وہ ہمیں یاد رہے گا ۔ ورنہ مل والے تو ہمیں کھا جاتے ۔ انہوں نے جس طرح گنے کی قیمت کو برقرار رکھا ہے اور جس طرح Growers کی دل جوئی کی ہے ہم اس کے لئے بے حد مشکور ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ جیسا کہ مل والے چاہتے ہیں کہ گنے میں کمی بیشی نہ ہو ۔ ہمیں یہ تسلی ہے کہ وہ ان کی بات کو نہیں مانیں گے ۔ مجھے یہ بھی تسلی ہے کہ گورنر صاحب نے یہ مہربانی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ ہمیں ہر قدم پر یہ دیکھنا چاہئے کہ جس میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کا تحفظ ہو اور ان کا مفاد ہو ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ Growers زیادہ ہیں اور مل والے کم ہیں ۔ اس لئے چند لوگوں کے لئے زیادہ لوگوں کے مفاد کو قربان نہیں کریں گے اور گورنمنٹ نے جو ریٹ مقرر کیا ہے ہم کو بسر و چشم منظور ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ ثالثی کا کردار ادا کیا ہے اور ادا کرتے رہیں گے اور مل والوں کو اختیار نہیں دیں گے کہ وہ کم قیمت پر خریدیں ۔ میری ایک اور عرض ہے کہ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی جیسا کہ بعض اصحاب کہتے ہیں کہ فیصلہ میں دیر ہوتی ہے ۔ اس سلسلہ میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں ۔ گورنر صاحب جب مردان تشریف لائے تو زمینداروں نے ان سے ایک جگہ کے بارے میں بات کی اور کہا کہ یہاں ریلوے کا پل ہے اور ایک پی ۔ ڈبلیو کا پل ہے ۔ یہاں عوام کو فلاں فلاں تکلیف ہے ۔ اس کے لئے مہربانی کرکے روپیہ دے دیں ۔ انہوں نے اپنے فائنانس سیکرٹری صاحب سے کہا کہ کتنا روپیہ خرچ آئے گا ۔ انہوں نے

کہا ایک لاکھ روپیہ خرچ آئے گا ۔ گورنر صاحب نے اسی وقت منظور کر لیا اور on the spot منظوری دے دی اور کام شروع ہو گیا ۔ جب میں یہاں آ رہا تھا کام شروع تھا ۔ امید کرتا ہوں کہ اب کام ختم ہو گیا ہوگا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please take his seat.

خان عبدالستار خان مہمند ۔ میں اب ختم کرنے والا ہوں ۔ صرف دو تین منٹ اور لوں گا ۔ ہمارے وہاں پر Natural Resources بے انداز ہیں یعنی مردان ، مالا کنڈ ، پشاور اور مہمند ایجنسی میں ۔ آپ کو چاہئے کہ وہاں سے فائدہ اٹھائیں ۔ میں وزیر صاحبان کی خدمت میں نہایت ادب و احترام سے عرض کروں گا کہ وہ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اور ایسا کام کریں جس میں عوام کی بہتری اور عوام کی بہبود ہو ۔ ابھی برخوردار نثار خان نے چارسدہ کے متعلق کہا تھا کہ وہ پس ماندہ علاقہ ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ وہاں صرف تین کروڑ روپیہ کی ایک شوگر مل ہے ۔ ایک ٹیکسٹائل مل ہے اور پاک ٹوبیکو کمپنی کا ڈپو ہے ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ کارخانہ یونٹ بننے سے پہلے کا ہے ۔

خان عبدالستار خان مہمند ۔ اور سنیئے ۔ وہاں صرف چودہ کروڑ روپیہ کی لاگت سے گتے اور کاغذ کے کارخانے کی اجازت دی گئی ہے ۔ جسمیں جناب نثار خان ۵ ڈائریکٹروں میں سے ایک ڈائریکٹر ہیں ۔ (خوب خوب) ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ ہم سب ہی کہہ رہے ہیں کہ ہم پسماندہ ہیں ۔ ٹھیک ہے گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے ۔ یہ پیسہ نہ کرمانی صاحب کی جیب میں جائیگا نہ گورنر صاحب کی جیب میں جائیگا ۔ خدارا

اسبات کو محسوس کریں اور دیکھیں کہ پہلے ۵ کروڑ روپیہ دیہات کیلئے رکھا گیا تھا اب ۱۰ کروڑ روپیہ آپ کے دیہات میں لگے گا۔ ہمیں یہ حق ہے کہ ہم مانگیں اور جہاں تک ہو سکتا ہے حق ملتا ہے مجھے بھی حق ملا ہے اور آپ کو بھی ملا ہے لیکن کوئی بھی مطمئن نہیں ہوتا ۔ یہ مانگنا اسبات کی دلیل ہے کہ لوگ ترقی پذیر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور انکی ضروریات بڑھتی چلی جا رہی ہیں ۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ ترقی کریں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم ترقی کریں۔ نو سال سے ترقی شروع ہوئی ہے ۔ انشاءاللہ رفتہ رفتہ ترقی ہر جگہ ہو گی ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر—جو ممبر صاحبان بحث میں حصہ لینا چاہیں وہ وقت زیادہ نہ لیں کیونکہ اب بھی میرے پاس ۲۸ ممبر صاحبان کی فہرست ہے جو کہ اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اگر سب کو پانچ پانچ منٹ بھی دئے جائیں تو اسکے لئے ۲ گھنٹے سے زیادہ وقت درکار ہوگا اور چار وزراء صاحبان بھی بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان—جناب والا ۔ پانچ پانچ منٹ کیوں مقرر کرتے ہیں کم سے کم ۱۰ منٹ ایک ممبر کو ملنے چاہئیں ۔ پہلے جو بول چکے انہوں نے تو ۴۵—۴۵ منٹ لے لئے اب پانچ منٹ کیوں مقرر کرتے ہیں کم از کم ۱۰ منٹ ضرور رکھئے یہ نا انصافی ہوگی اگر آپ ۵ منٹ دیں گے ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر—رانا صاحب آپ تشریف رکھئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب طریقہ کار تبدیل ہوگیا ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش)۔ممبر صاحبان کے جذبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ہاؤس کا sense بھی یہی ہے اگر آپ پسند فرمائیں تو ساڑھے آٹھ بجے کی بجائے ساڑھے نو بجے تک اس اجلاس کی کارروائی کر

دی جائے ۔ ورنہ بڑا مشکل ہوگا ۔ بہرحال اگر اس طرح ایک گھنٹہ بڑھا دیا جائے تو آپ کو بھی آسانی ہوگی اور ان لوگوں کو بھی جو اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اگر خواجہ صاحب پسند فرمائیں اور میں ان سے اپیل کروں گا کہ اس معزز ایوان کی کارروائی کو ساڑھے آٹھ بجے کے بجائے ساڑھے نو بجے تک کر دیا جائے ۔ اس طرح سے دوسرے دوستوں کو موقع مل جائیگا ۔

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ میں اپنی مجبوری جناب قائد ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم اسطرف بیٹھنے والے تین چار دوست ہیں ہمیں جو کچھ یہاں عرض کرنا ہوتا ہے اسکے متعلق کچھ مطالعہ بھی کرنا ہوتا ہے اور وزراٗ صاحبان کیلئے یہ کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ ایوان میں تشریف رکھیں ۔ لیکن ہم نے از خود اپنے اوپر یہ پابندی عائد کر رکھی ہے کہ ہم ایوان میں حاضر رہیں ۔ تو ایسی صورت میں ہمیں ایوان سے جانے کی اجازت دیجائے تا کہ ہمیں جو کل تقاریر کرنی ہیں انکے متعلق تیاری کر لیں ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ اپنی کارروائی کو جاری رکھیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—میں ممبر صاحبان سے عرض کروں گا کہ اگر وقت بڑھا بھی دیا جائے تو اسکے باوجود یہ ممکن نہیں ہوگا کہ تمام ممبران کو وقت دیدیا جائے ۔

وزیر زراعت—آپ وقت بڑھا دیں ۔ میں گذارش کروں گا کہ منسٹر صاحبان جب ڈیمانڈ سامنے آئیں گی اسوقت وہ تقریر کر سکتے ہیں اور جن چیزوں کا چاہیں جواب دے سکتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب آپ تشریف رکھئے آپ کو ضرور وقت ملے گا -

رانا پھول محمد خان - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ - - -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب کوشش کیجائیگی کہ زیادہ سے زیادہ وقت دیا جائے لیکن اس چیز کا احساس رکھئے کہ وقت زیادہ نہیں ہے تقریریں لمبی نہ ہوں -

وزیر زراعت - میں جناب یہاں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ صرف ایک منسٹر وزیر خزانہ صاحب تقریر فرمائیں گے اور باقی منسٹر صاحبان نہیں تقریر فرمائیں گے اور وہ اس لئے کہ آپ کو زیادہ سے زیادہ وقت ملے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - دیوان غلام عباس بخاری -

دیوان سید غلام عباس بخاری (ملتان - ۷) - جناب والا - سب سے پہلے میں اپنا ایمانی اور اخلاقی فریضہ سمجھتا ہوں کہ اپنے مالک باری تعالٰی کا صمیم قلب سے اور پورے ایوان کی طرف سے جو کہ پورے صوبے کا نمائندہ ہے شکر ادا کروں - کہ اس مالک کریم نے ہمیں ایک ایسے بڑے طاقتور دشمن کے مقابلہ میں سرخرو کیا اور فتحیاب کیا کہ وہ دشمن ہم سے سات گنا زیادہ تھا - میں یہ تصور کرتا ہوں کہ چھ سات سلطنتیں ہمارے خلاف لڑ رہی تھیں لیکن مالک کے فضل سے ہمارا ملک پاکستان سرخرو ہو گیا -

اسکے بعد میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ عموماً یہی ہوتا آیا ہے کہ تین دن جب بجٹ پر ہمیں جنرل ڈسکشن کیلئے دئے جاتے ہیں اسمیں پہلے جو صاحبان تقریریں کر لیتے ہیں انکو وقت کافی مل جاتا ہے اور وہ اپنے ملک اور علاقہ کے مسائل کو پوری طرح پیش کر لیتے

ھیں ۔ اسکے برعکس ھم نے ھمیشہ یہ محسوس کیا ھے کہ جن معزز اراکین کو آخر میں وقت ملتا ھے یا تو انکے لئے ٹائم کم کر دیا جاتا ھے یا انکو ٹائم بالکل نہیں ملتا ۔ تو اتنے بڑے معزز ایوان میں یہ بذات خود ناانصافی ھے میں اس پر احتجاج کرتا ھوں کہ برائے مہربانی ھر ممبر کو ایک ھی نظر سے دیکھا جائے ۔

جناب والا ۔ جس وقت میرے دوست مسٹر احمد میاں سمرو تقریر فرما رھے تھے اور جب وہ کرپشن پر پہونچے تو وہ آدھ گھنٹہ لے چکے تھے ۔ میرا دل چاھتا تھا کہ میں ان سے سوال کروں کہ آیا لمبی تقریر کرکے دوسروں کا حق لینا کیا وہ اس کو بددیانتی تصور کرتے ھیں یا نہیں ۔ جناب والا ۔ جب انہوں نے کہا کہ بددیانتی تھی اور ھے اور رھے گی تو میں اس پر سٹینڈ لیتا ھوں کہ جب آدھ گھنٹہ انہوں نے لیا تو پھر یہ ٹھیک ھے کہ یہ ھے اور یہ رھے گی ۔ تو میں جناب والا ۔ ان کی خدمت میں اپیل کرتا ھوں کہ مجھے اور میرے معزز دوستوں کو موقعہ دیا جائے تاکہ ھم اپنے علاقے کی نمائندگی کے فرائض پوری طرح ادا کر سکیں ۔ جناب والا ۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ تجویز کروں گا کہ ایک یہ بھی رواج ڈالا جائے کہ ھر معزز ممبر کو ضرورت سے زیادہ وقت نہ دیا جائے کیونکہ اس سے دوسرے فاضل ممبران کی حق تلفی ھوتی ھے اور ایوان کا زیادہ وقت بھی لینا غیر ضروری ھوتا ھے تو اس لئے میں چاھتا ھوں کہ اس چیز کو ختم کیا جائے ۔ جناب والا ۔ میں یہ تجویز پیش کر رھا تھا کہ ھمیں یہ اجازت دیجائے کہ ھر رکن اپنے مسائل لکھ کر قائد ایوان کو دیدیا کرے اور مجھے امید ھے کہ وہ تمام مطالبات جناب وزیر خزانہ دیکھیں گے اور متعلقہ وزیر کو وہ دیدیں گے تا کہ جنکو تقریر کا موقعہ نہ ملے ان کے دل کی باتیں ان کے دل میں ھی نہ رہ جائیں ۔ تو ان چیزوں

کے پیش نظر میں استدعا کرتا ہوں کہ اگر کسی ممبر کو وقت نہ ملے تو اس کو کم از کم اس بات کا موقعہ ملے کہ وہ لکھ کر اپنے علاقہ کے مسائل پیش کر دے اور پھر یہ ہونا چاہئے کہ ان کو وہی اہمیت دیجائے جو ان کو دیجاتی ہے جو اس ایوان میں فاضل اراکین تقریر میں فرماتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر—مخدوم صاحب کو جناب والا کہا جائے کہ وہ جب چاہیں درخواست لکھ دیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری—میری تحریر ہی کی حیثیت سمجھی جائے۔ جناب والا ۔ اب میں بجٹ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ حتے المقدور جو کچھ بجٹ میں مہیا کیا جانا چاہئے تھا وہ وزیر خزانہ نے کر دیا ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ رواج تھا کہ ہر سال کوئی نہ کوئی ٹیکس بڑھا دیا جاتا تھا لیکن پچھلے سال کے مقابلہ میں میں یہ دیکھتا ہوں کہ محصولات کم کئے گئے ہیں اور ٹیکسوں کو نہیں بڑھایا گیا ۔ میرا تجربہ تھا کہ عموماً ٹیکس بڑھا دئے جاتے ہیں ۔ تو میں اپنے کاشتکاران کیطرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ شکر گذار ہوں۔ کہ دو سالوں کے لئے ٹیکس ہمیں معاف کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک بجٹ میں قرضوں کا تعلق ہے تو اس وقت تک ہمارا قرضہ ۵۰۰ کروڑ تک پہنچ چکا ہے ۔

چودھری انور عزیز۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر کو زیادہ وقت دیا جا رہا ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ کئی فاضل ممبر نصف گھنٹہ سے بھی زیادہ لیتے رہے ہیں ۔ اگر مجھے اتنا تھوڑا وقت دیا جائے

تو میں بیٹھ جاتا ہوں ۔ چند منٹوں میں میں تمام معاملات کو کیسے پیش کر سکتا ہوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—آپ دو منٹ اور لے لیجئے ۔

مسٹر حمزہ — پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جناب مخدوم صاحب ۔ ابھی اپنا شکریہ بھی ادا نہیں کیا اور اسے مکمل نہیں کیا ۔ میرے خیال میں آپ ان کو زیادہ وقت دیجئیے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری — جناب والا ۔ اب میں علاقائی مسائل پر آتا ہوں اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وقت کی کمی کیوجہ سے میں تمام علاقائی مسائل شائد پیش نہ کر سکوں ۔ جناب والا ۔ ملتان ڈویژن میں ۶۸ لاکھ کی آبادی ہے اور ملتان ضلع ۲۰ لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور اس ڈویژن اور ضلع ملتان کے لئے جو ترقیاتی فنڈ مخصوص کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ کم ہے کیونکہ سابقہ پنجاب میں ملتان ڈویژن کی اس سے زیادہ آبادی تھی ۔ تو ملتان کے لئے صرف ۱۴ کروڑ ۱۸ لاکھ دینا ترقیاتی کاموں کے لئے یہ بہت کم ہے ۔ سرگودھا کے لئے ۱۸ لاکھ ۲۰ ہزار تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی آبادی جو کہ ملتان کی ہے اور پھر ساری ڈویژن ہے اس کے لئے اتنی قلیل رقم ترقیاتی کاموں کے لئے نہایت ہی تھوڑی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے علاقے کے ساتھ نا انصافی کی گئی ہے اور اگر ہو سکے تو جو فنڈز میں کمی ہے اسے پورا کر دیا جائے ۔ ملتان ڈویژن کی سب سے زیادہ آبادی ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ ملتان میں نشتر میڈیکل کالج کی جب بنیاد رکھی گئی تھی تو اس وقت ملتان ڈویژن میں ۳۴ لاکھ روپیہ کا فنڈ جمع ہوا تھا اور اس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا کہ نشتر ہسپتال میں ایک ہزار beds فراہم کئے جائیں گے ۔ نشتر میڈیکل کالج ایسا ادارہ ہے جو ایشیا میں سب سے زیادہ اچھا قرار

دیا گیا ہے لیکن اس کے ہسپتال میں صرف اس وقت ۲۰۰ beds ہیں ۔ وہاں پر صرف ملتان ہی سے مریض نہیں آتے بلکہ اور باہر کی جگہوں سے بھی آتے ہیں مگر جب وہ واپس جاتے ہیں تو ان کی حالت بڑی افسوس ناک ہوتی ہے ۔ اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ حکومت نشتر ہسپتال کو کم از کم ۵۰۰ beds مہیا کر دے ۔ جناب والا ۔ میں ایجوکیشن کے متعلق کچھ تھوڑی سی گذارشات کرنی چاہتا ہوں کہ اس کے لئے اور ترقیاتی کاموں کے لئے شاید ریجن کے لحاظ سے فنڈ تقسیم کئے جاتے ہیں یعنی وہاں کی آبادی کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے لیکن ہمارا جو ریجن ہے اس میں لاہور ، ملتان اور بہاول پور شامل ہیں ۔ میری گذارش ہے کہ ترقیاتی کاموں کے لئے اور تعلیمی مسائل کے لئے ہمیں ۴۰ فیصد فنڈز ملنے چاہئیں ۔ اور سال رواں میں میری گذارش ہے کہ جو وہاں چند مڈل سکول ہیں ان کو ہائی سکول کیا جائے اور حکومت ایسی پالیسی بنائے جس سے ہمارے ریجن کے حقوق کو محفوظ رکھا جا سکے اور ان کو کسی صورت میں بھی فراموش نہ کیا جائے ۔ تو میں یہ استدعا کرتا ہوں کہ یہ جو نا انصافی کی جاتی رہی ہے اسے اس سال کے بجٹ میں پورا کیا جائے ۔

جناب والا ۔ میرا جو حلقہ ہے یہ دو تحصیلوں لودھراں اور شجاع آباد پر مشتمل ہے ۔ یہ دونوں تحصیلیں سب سے زیادہ پسماندہ سمجھی جاتی ہیں ۔ میں نے ایک دفعہ یہاں ریزولیوشن پیش کیا تھا کہ ان دونوں تحصیلوں کو پسماندہ قرار دیا جائے اور ان کی ترقی کے لئے خاص رقم مخصوص کی جائے ۔ اس وقت کے قائد خان حبیب اللہ خان صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ انہیں پسماندہ قرار نہیں دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ بیگم ممتاز صفدر ۔

بیگم ممتاز صفدر (پی - ڈبلیو ۱۵۵ زون ۵) - جناب والا - مجھے کوئی اتنی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا ہے - وقت بہت کم ہے - در اصل میزانیہ حکومت کی نیت کا آئینہ دار ہوتا ہے - دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ یہ عوام کے لئے اور ملک کے لئے کوئی تعمیری کام انجام دے رہا ہے یا عوام کے مسائل سے عدم توجہی کا مرتکب ہو رہا ہے - یہ ایک کسوٹی ہے جس سے میزانیہ کے اچھا یا برا ہونے کا اندازہ ہو سکتا ہے - زیر بحث میزانیہ نہ صرف اس لحاظ سے کہ اس میں کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کیا گیا بلکہ ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے - افسوس صرف اس بات کا ہے کہ اس میں ہمارے علاقہ کو ہر لحاظ سے پیچھے چھوڑا گیا ہے - مجھے یقین تھا کہ ہمارے جوان سال وزیر خزانہ ہمارے علاقے کو پیش نظر رکھیں گے - انہوں نے بجٹ بڑی محنت اور عرق ریزی سے تیار کیا ہے - میں اسے سراہتی ہوں مگر میں یہ کہوں گی کہ اس میں ترمیم اور اصلاح کی بہت زیادہ ضرورت ہے - (تالیاں) - انہوں نے ہمارے علاقے کو کافی نظر انداز کیا ہے - میں ان کی توجہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور پر مبذول کراتی ہوں - یہ پانچ سو بستر کا پرانا ہسپتال ہے - اس کی تقسیم سے پہلے کی حالت میں رتی برابر فرق نہیں پڑا - ہماری ایک کروڑ کی آبادی کے لئے یہ واحد ہسپتال ہے - یہاں دور دور کے علاقوں سے لوگ آتے ہیں مگر انہیں یہاں آ کر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے - طبی سہولتوں کے علاوہ ان مریضوں کو وہاں پوری توجہ بھی نہیں دی جاتی - نہ وہاں دوائیاں ہیں، نہ آلات، نہ وہاں کوئی داخلے کی گنجائش ہے - اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پاس اس ہسپتال میں ہر شعبہ موجود ہے - فاضل ڈاکٹر بھی موجود ہیں مگر جہاں دوائیوں کی قلت ہو اور اوزاروں کی قلت ہو اور سہولتوں کی قلت ہو وہاں ڈاکٹر کیا کریں - امیر لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج

کرا لیتے ہیں مگر غریب لوگوں کو کوئی توجہ نہیں دی جاتی ۔ یقین جانئے کہ اس یتیم ہسپتال کی حالت اس قدر نا گفتہ بہ ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی ۔ ابھی پچھلے دنوں بیگم صاحبہ پشاور تشریف لائی تھیں تو میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ چل کر ہمارے ہسپتال کو دیکھئے ۔ انہوں نے خود جا کر ملاحظہ کیا ہے ۔ ڈاکٹروں نے انہیں بتایا کہ ہمارے پاس اوزار نہیں ہیں کہ مریضوں کا آپریشن کر سکیں ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گی کہ برائے مہربانی ہمیں فنڈ دیجئے ۔ میں پچھلے دو سال سے یہ تقاضا کر رہی ہوں کہ ہمیں لئے ہسپتال سے زیادہ اس ہسپتال کی حفاظت کی ضرورت ہے ۔ اس کے لئے گرانٹ کی ضرورت ہے تاکہ اس کی حالت بہتر ہو سکے ۔ میں یہ عرض کروں گی کہ جناح ہسپتال اور نشتر ہسپتال کی طرح ہمارے ہسپتال کو بھی کافی گرانٹ دی جائے تاکہ اس سے ملک کی صحیح خدمت ہو سکے (تالیاں) ۔

پشاور میں ایک چھوٹا سا ٹی ۔ بی ہسپتال ہے اس کی حالت اس قدر قابل رحم ہے کہ دوائی ایک طرف وہاں مریضوں کو ناشتہ بھی میسر نہیں آتا ۔ اب بتائیے جس بیماری کا علاج غذا ہے اس کے ہسپتال میں اگر مریضوں کو غذا نہ ملے تو ان کی بیماری، کو کیا فائدہ ہوگا ۔

اب میں وزیر جیل خانہ جات کی خدمت میں یہ عرض کروں گی کہ وہاں کی عورتوں کی جیل میں مستورات کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا وہاں ان کی اصلاح کا بندوبست ہونا چاہئے تاکہ وہ صحیح تربیت حاصل کر کے باہر نکلیں اور صحیح پاکستانی نیک عورتیں ثابت ہوں ۔

علاوہ ازیں میں وزیر خزانہ کی توجہ اپنے پشاور سیٹلائٹ ٹاؤن کی طرف دلاتی ہوں ۔ سات سال ہوئے اس کا سروے ہوا تھا مگر اس سال کے بجٹ

میں بھی اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ۔ صوبہ سرحد کی بڑھتی ہوئی آبادی کے مد نظر وہاں سیٹلائٹ ٹاؤن ضرور دیا جائے ۔ لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے ۔ اس ٹاؤن میں ایک کالونی غریب مزدوروں کے لئے بھی ہونی چاہئے ۔ حکومت مکانات بنا کر انہیں آسان قسطوں پر غریب مزدوروں کو دے ۔ ہر جگہ نئی آبادیاں منظور کی گئی ہیں ۔ حیدرآباد میں ، کراچی میں اور لاہور میں ، مگر کیا وجہ کہ پشاور کو محروم رکھا گیا ہے ۔ لاہور کے لئے ایک آسائشی گھر منظور کیا گیا ہے لیکن پشاور کو اس معاملہ میں بھی نظر انداز کیا گیا ہے ۔ جہاں گداگری کی لعنت سب سے زیادہ ہے ۔ میں چار سال سے چیخ رہی ہوں کہ گداگری کو قانوناً بذریعہ پولیس بند کیا جائے اور ان لوگوں کو آسائشی گھروں میں پہنچایا جائے ۔ مجھے لاہور ، کراچی یا حیدرآباد سے کوئی حسد نہیں ۔ یہ رشک ہے اور یہ اچھی بات ہے بری نہیں ہے (تالیاں) ۔ ہم ان کی ترقی سے خوش ہیں ۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں پیچھے چھوڑ کر نہ چلے جائیں ۔ یہ نہ ہو کہ وہ ماشاءاللہ آگے بڑھ جائیں اور ہم اپنی جگہ پر ہی رہ جائیں ۔ میں وزیر صاحبان کی خدمت میں یہ عرض کروں گی کہ سب کو ترقی کی راہ پر گامزن کیجئے کسی کو پیچھے نہ چھوڑئیے ۔

حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

یہ سارا صوبہ آپ کی توجہ کا مستحق ہے ہمارے علاقے کو پیچھے نہ چھوڑئیے ۔

آخر میں عرض ہے کہ موجودہ زمانہ تعلیم نسواں کا ہے ۔ لڑکیاں بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کر رہی ہیں ۔ انہیں سرکاری ملازمتوں میں زیادہ سے زیادہ نشستیں دی جائیں تاکہ وہ تعلیم سے صحیح استفادہ کریں ۔ وزیر

قانون کی خدمت میں عرض ہے کہ بچوں کے اغوا اور معصوم بچیوں کی عصمت دری کی سزا موت ہونی چاہئے یا سر بازار کوڑے لگانے چاہئیں تاکہ کوئی اس قسم کا فعل نہ کرے (تالیاں) ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی) ۔

(اسمبلی کا اجلاس شام کے سات بج کر چالیس منٹ پر زیر صدارت مسٹر سپیکر منعقد ہوا) ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر عبدالقیوم ۔

مسٹر عبدالقیوم (کراچی ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ ارادہ تو یہ تھا کہ آپوزیشن کی ولولہ انگیز تقاریر کا پوری طرح سے جواب دیا جاتا لیکن وقت کی کمی کے باعث میں . . . .

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ کیا جناب یہ فرما سکتے ہیں کہ کتنے آدمی باقی ہیں جنہوں نے تقاریر کی خواہش کا اظہار کیا ہوا ہے ؟ میری تجویز ہے کہ وقت ساڑھے نو سے بھی آگے بڑھا دیا جائے ۔ سال میں صرف دس منٹ ملتے ہیں ان نمائندگان کو جو اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ ان کو اگر دس منٹ بھی نہ دئیے جائیں تو ان کی بڑی حق تلفی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب میری لسٹ کے مطابق پچیس آدمی باقی ہیں ۔

رانا پھول محمد خان - جناب وقت اور بڑھا دیا جائے تاکہ سب کو موقع مل سکے - پہلے تقریریں کرنے والے گھنٹہ گھنٹہ بھی لے گئے جو درجہ چہارم کے ہیں ان کو دس منٹ بھی نہیں مل رہے - اس لئے جناب والا - میں گذارش کروں گا کہ اگر جناب قائد ایوان مناسب سمجھیں تو وقت کو بڑھا دیا جائے اور ممبران کو اپنے اپنے مسائل پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - جناب والا - مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - اگر معزز ممبران کی یہ خواہش ہے تو وقت کو بڑھا دیا جائے - صرف ایک التماس ہے کہ کرمانی صاحب ساڑھے آٹھ بجے تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوں گے - ان کی تقریر کے بعد ہم بیٹھنے کو تیار ہیں - میں بیٹھا ہوں بطور لیڈر آف ہاؤس کے اور میں ان کی باتیں سنوں گا -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - ہمیں ایک دن اور دیا جانا چاہئے -

وزیر زراعت - اب تو بڑا مشکل ہے - آئندہ کے لئے . . . .

رانا پھول محمد خان - جناب والا - یہ جو قید لگا دی گئی ہے بالکل غیر مناسب ہے -

مسٹر سپیکر - نواب زادہ شیخ عمر صاحب - آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں ؟

رانا پھول محمد خان - جناب والا - یا پھر کرمانی صاحب کو کل وقت دیں تاکہ وہ سب کی تقریریں تو سن لیں اور ہاؤس میں حاضری تو ہو -

وزیر زراعت - قانوناً اس بات کی اجازت نہیں ہوگی - ورنہ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا -

نوابزادہ شیخ عمر - جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر

خزانہ صاحب اگر ساڑھے آٹھ بجے تقریر فرمائیں گے تو ان کی تقریر کے بعد جو ممبر تقریریں کریں گے ، ان کے لئے اپنی تقاریر میں اور اپنے مسائل کے متعلق جو کچھ وہ عرض کرنا چاہتے ہیں ، اس میں وہ دلچسپی اور وہ interest باقی نہیں رہے گا جو وزیر خزانہ سے پہلے تقریر کرنے میں ہے ۔ یہ بہتر ہوگا کہ کرمانی صاحب آخر میں تقریر فرمائیں اور اس کے لئے وقت کو گیارہ بجے تک بڑھا دیا جائے تاکہ تمام ممبران بحث میں حصہ لے سکیں ۔ جناب عالی ۔ گذارش یہ ہے کہ ہم اپنے دور و دراز علاقوں سے آتے ہیں اور ہمارے . . . .

مسٹر سپیکر - نواب زادہ صاحب ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کرمانی صاحب تقریر کر لیں ۔ اس کے بعد باقی ممبران بھی تقریریں کر لیں اور اس کے بعد ایک اور وزیر صاحب جو بولنا چاہتے ہیں ، وہ آخر میں پھر wind up کر دیں ۔

نوابزادہ شیخ عمر - بہتر ہے جناب ۔

مسٹر سپیکر - مخدوم صاحب بولنا چاہتے ہیں ۔

خان محمد انور علی خان بلوچ - عرض یہ ہے کہ ابھی ابھی فرمایا گیا ہے کہ صرف ایک منسٹر صاحب تقریر فرمائیں گے ۔ تو اس کا مطلب یہی تھا کہ ہمارے فائننس منسٹر صاحب تقریر فرمائیں گے ۔ اس کے علاوہ تمام تقاریر جو منسٹروں کی ہونی تھیں ، وہ بند کر دی گئی ہیں ۔ ہم نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ صبح Question Hour ختم کر دیا جائے اور اس کی جگہ ہمیں بولنے کے لئے وقت دیا جائے ۔ ہمارے اس ہاؤس میں جتنے بھی دوست آتے ہیں وہ اس لئے آتے ہیں کہ اپنے اپنے علاقوں کی نمائندگی کریں ۔ ہم آپ کی خدمت میں اور جناب قائد ایوان کی خدمت میں یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں ضرور وقت دیا جائے ۔

وزیر زراعت - جناب والا - میں آپ سے ایک مشورہ یا رہنمائی لینا چاہتا ہوں - کل کا جو دن ہے ، اس میں ممبر صاحبان اگر اس قسم کی گفتگو یا مطالبات کر لیں تو ممانعت تو نہیں ہوگی ؟

مسٹر سپیکر - کل کا دن خاص طور پر Charged Expenditure کے لئے ہے اور Charged Expenditure پر ممبران صرف انہی items پر بحث کر سکتے ہیں جو کہ charged کے طور پر بجٹ میں ظاہر کئے گئے ہیں اور جو مطالبات یا اپنے اپنے علاقوں کی تکالیف یہ بیان کرنا چاہتے ہیں ، وہ شاید کل نہ ہو سکیں گی - میرے خیال میں بہتر یہ ہوگا کہ کرمانی صاحب اپنی تقریر کر لیں - اس کے بعد آخر میں ایک وزیر پھر wind up کر دیں گے - وزیر آبپاشی بولنا چاہتے ہیں -

خان محمد انور علی خان بلوچ - عرض یہ ہے کہ ہم وزیر خزانہ کی خدمت میں جو معروضات پیش کرنا چاہتے ہیں وہ انہی سے متعلق ہیں - اگر وہ تقریر کر لیں گے تو تمام کے تمام ممبران چلے جائیں گے -

مسٹر سپیکر - کرمانی صاحب کل بھی بولیں گے - پھر بھی ان کو موقعہ ملے گا -

خان محمد انور علی خان بلوچ - پھر جناب کل ہمیں علاقائی مسائل پر بولنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - کل شاید مشکل ہوگا - آپ آج ہی تقریر فرما لیں - اس کے بعد اگر آپ ضرور یہ چاہتے ہیں کہ کرمانی صاحب ہی آپ کی تقاریر کا جواب دیں تو کرمانی صاحب کل ان کا جواب دے سکتے ہیں - پرسوں کسی وقت دے سکتے ہیں - لیکن آج یہ ہے کہ ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک کرمانی صاحب تقریر کر لیں - اس کے بعد آپ تقریریں کریں

اور جتنی دیر ہاؤس کی کارروائی جاری رکھنا چاہیں رکھیں - اس کے بعد ایک منسٹر بحث کو ختم کردیں گے -

خان محمد انور علی خان بلوچ - جناب اگر کرمانی صاحب نے تقریر کرلی تو اس کے بعد ہونے والی تقریروں میں وہ force نہیں رہے گی - پھر تو میں سمجھتا ہوں کہ بولنا بیکار ہوگا -

مسٹر سپیکر - اگر آپ کا یہ خیال ہے تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے - This is upto the House.

خان محمد انور علی خان بلوچ - کل کا دن ہمیں دیا جائے -

مسٹر سپیکر - کل کا دن نہیں دیا جا سکتا بلوچ صاحب - اس میں صورت یہ ہے کہ بجٹ کی مختلف stages ہوتی ہیں اور ان stages میں سے کل Charged Expenditure کی stage ہے - اس کے بعد Other than New Expenditure ہے - پھر New Expenditure آئے گا اور Demands آئیں گی - پھر فائننس بل آئے گا - تو کل کے دن کی کارروائی کو اگر ہم آئندہ کے لئے ملتوی کریں تو ہمارے لئے مشکل ہوگا -

خان محمد انور علی خان بلوچ - عرض یہ ہے کہ اگر کرمانی صاحب ابھی تقریر فرمائیں گے تو انہیں کم از کم آدھ گھنٹہ یا ایک گھنٹہ کی ضرورت ہوگی - اب آپ فرمائیں کہ ان کی تقریر سے پہلے کتنے لوگ تقریر کر سکیں گے ؟ اس وقت پونے آٹھ بجے ہیں - اگر ساڑھے آٹھ بجے آپ انہیں اجازت دیں کہ وہ تقریر فرمائیں تو ان کی تقریر کے بعد کتنا وقت ہوگا ؟ ہمارے پاس ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ ہوگا - اب اس میں کتنے آدمی تقریر کر سکیں گے ؟ اور جو فہرست آپ کے پاس ہے ، اس کے علاوہ بھی کچھ لوگ ہوں گے جو اس وقت یہاں نہیں ہیں -

وزیر زراعت - شروع ہونے دیجئے - چلنے دیجئے - پھر دیکھیں گے - میرے خیال میں بہت سے صاحبان نے تقریریں کر لی ہیں - کچھ اور بھی کر لیں گے - بہت سے ممبران کو وقت مل جائے گا - چند صاحبان سے میں نے عرض کیا ہے کہ وہ کل بول لیں - اس طرح ممکن ہے ضرورت پوری ہو جائے -

مسٹر سپیکر - مسٹر عبدالقیوم -

مسٹر عبدالقیوم - جناب سپیکر - میں نے اس طرح گذارش شروع کی تھی کہ میری خواہش تھی کہ آپوزیشن کے ممبران - جو ولولہ انگیز تقاریر فرمائی تھیں اور جن کا بہت سا حصہ میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت پر مبنی نہیں تھا اور ان کی حیثیت ایک دماغی عیاشی سے زیادہ نہ تھی ، میں ان کا جواب دیتا - لیکن افسوس ہے کہ وقت کی قلت کے باعث میں نہ تو میزانیہ کی تفاصیل میں جا سکوں گا اور نہ ہی آپوزیشن کے اعتراضات کا جواب دے سکوں گا - اس لئے میں صرف یہی کہنے پر اکتفا کروں گا کہ اگر چہ جناب کرمانی صاحب کا یہ پہلا میزانیہ تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے جو متوازن میزانیہ بغیر کوئی ٹیکس لگائے بلکہ بعض چیزوں میں معافی دے کر ، پیش کیا ہے ، وہ ان کا ایک نہایت اعلیٰ کارنامہ ہے - میں ان کو یہ بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں - اس کے ساتھ ہی فنانس سیکریٹری جو خود بھی نئے تھے مگر جنہوں نے کافی مہارت کا ثبوت دیا ہے ، میں ان کو اور محکمہ فنانس کے عملہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں -

اس کے بعد جناب سپیکر - میں کراچی کے چند ایک مسائل پر آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں - پہلا سنگین مسئلہ کراچی میں بے روزگاری کا ہے - جناب والا - بے روزگاروں کی تعداد بہت زیادہ ہے

اور روزبروز بڑھ رہی ہے - اس سے پہلے کسی معزز رکن نے اس ایوان میں اس کا ذکر کیا تھا کہ اور شہروں میں بھی کافی بے روزگاری ہے - اور یہ مجھے معلوم ہے کہ بعض پرائیویٹ ادارے اور گورنمنٹ کے محکمے بھی ایسے ہیں کہ جن کے ہاں کچھ اسامیاں خالی ہیں لیکن اس وجہ سے وہ اسامیاں پر نہیں کی جاسکتیں کہ موزوں آدمی نہیں ملتے - بے روزگاروں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے ہمارے ہاں ایک محکمہ ہے جس کو Employment Exchange کہتے ہیں - میری اس سلسلہ میں یہ تجویز ہو گی کہ Employment Exchanges کو جو کہ ہر ایک شہر میں موجود ہیں ، ایک یہ کام سپرد کیا جائے کہ وہ تمام بے روزگاروں کے اعداد و شمار مع ان کے کوائف کے اکٹھا کریں اور یہ معلوم کریں کہ بے روزگار کس قسم کے روزگار کے متلاشی ہیں - دوسرے یہ کہ ان کے ذمہ یہ فرض بھی دیا جائے کہ وہ معلوم کریں کہ کس قسم کا روزگار یا کس قسم کے کام صوبہ کی مختلف صنعتوں یا حکومت کے محکموں میں موجود ہیں یا ہوا کرتے ہیں - محکمہ Employment Exchange یا محکمہ Manpower Employment کے سلسلہ میں اس بجٹ میں کچھ رقم بھی مختص کی گئی ہے جس کا کچھ حصہ technical training کے لئے مخصوص کیا گیا ہے - تیسری تجویز میں یہ پیش کروں گا کہ یہ Employment اور Manpower کا محکمہ کچھ ٹیکنیکل پروگرام مرتب کرے تاکہ جن جن روزگاروں کے لئے آدمیوں کی ضرورت ہو ، جن جن اسامیوں کے لئے کام کرنے والوں کی ضرورت ہو ، ان اسامیوں کے لئے ان بے روزگاروں کو تربیت دی جائے - جناب والا - اب میں بے روزگاری کے متعلق چوتھی تجویز پیش کرتا ہوں - محکمہ تعلیم جو ٹیکنیکل ٹریننگ سکول چلاتا ہے بالکل اسی طرح Employment Exchange کو چاہئے کہ ٹیکنیکل سکول شروع کرے تا کہ

صوبہ میں اس قسم کے jobs مہیا ہو جائیں اور مناسب آدمی کام پر لگائے جا سکیں۔ اور اس طرح بے روزگاری کا سد باب ہو ۔ بے روزگاری بڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دیہی علاقوں سے آبادی مسلسل شہروں کی طرف منتقل ہو رہی ہے ۔ کیونکہ ان علاقوں میں روزگار نہیں ۔ وہ تلاش روزگار کے لئے شہروں کی طرف جاتے ہیں ۔ میری یہ بھی تجویز ہو گی کہ ہم اس کا بھی سد باب کریں اور دیہی آبادی شہروں کی طرف منتقل نہ ہو ۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے وہ زیادہ تر آبادی غیر ترقی یافتہ علاقوں سے یا پست علاقوں کی طرف سے منتقل ہو رہی ہے ۔ زیادہ تر جہاں تک میری معلومات ہیں وہ سرحدی علاقوں سے آتے ہیں جہاں روزگار نہیں ۔ ان میں راولپنڈی کے کچھ حصہ ۔ مری کا کچھ حصہ ۔ گلیات کا کچھ حصہ ۔ ضلع ہزارہ پورا ۔ ضلع مردان اور پشاور کا کچھ حصہ ۔ ریاستوں بنیر ، دیر ، چترال اور قبائلی علاقے ۔ یہ علاقے ایسے ہیں جہاں سے زیادہ مبالغہ نہیں تو ۹۰ فیصد دیہی آبادی ان علاقوں سے شہروں کی طرف منتقل ہو رہی ہے ۔ باقی جگہ زراعت کافی ہے اور لوگ مصروف رہتے ہیں ۔

میری پانچویں تجویز یہ ہے کہ ہم کوشش کریں کہ ان غیرآباد علاقوں کو آباد کرنے کی طرف توجہ دی جائے ۔ مثلاً ان علاقوں کے لئے کوئی منصوبہ بنایا جائے ۔ مری کے علاقے میں فروٹ کی کاشت ہو سکتی ہے ۔ اسی طرح گلیات کے علاقے میں بھی ہو سکتی ہے ۔ ہزارہ کے علاقہ میں کچھ مقامی Raw material سے صنعتیں قائم کی جا سکتی ہیں ۔ اسی طرح پشاور ، مردان اور سوات کے علاقے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم آبادی کو منتقل ہونے سے جلد از جلد روکیں اس کے دو فائدے ہیں ۔ اول تو یہ لوگ اپنے گھروں میں رہیں گے اور ان کو دوسری جگہ جا کر روزگار کی تلاش میں پریشانی نہیں اٹھانی پڑے

گی - ان کی آسودگی قائم رہے گی - دوسرے یہ کہ شہروں پر ان کا بوجھ نہیں پڑے گا - کراچی میں سرحدی علاقے کی چھ لاکھ آبادی منتقل ہوئی ہے - اور بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے - تلاش روزگار کے لئے نہیں - بلکہ چھ سات لاکھ آبادی کے لئے رہائش کا انتظام کرنا اور کھانے اور پینے کا انتظام کرنا ، بجلی کا انتظام کرنا - یہ سب مشکلات ہیں - جب وہ کراچی جاتے ہیں تو ان کو پریشانی اٹھانا پڑتی ہے - ان کی زیادہ آمدنی نہیں ہوتی - وہ ایسے ماحول میں رہتے ہیں جہاں انہیں طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہونا پڑتا ہے اور پھر ان کے علاج معالجے کے لئے سہولتوں کی ضرورت پڑتی ہے - اگر ہم اس آبادی کو اپنی جگہ بٹھانے کی کوشش کریں گے تو نہ صرف اس آبادی کا فائدہ ہو گا بلکہ یہ پڑے بڑے شہروں پر جو بوجھ سا ہے وہ نہیں ہو گا -

جناب والا - دوسرا مسئلہ کے - ڈی - اے - کا ہے - میرے ایک کراچی کے دوست نے کے - ڈی - اے - سے بڑی ناراضگی کا اظہار کیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے کہ ایک تو کوارٹروں کی قیمت کا تعین نہیں ہو سکا - میں ان سے متفق ہوں کہ یہ ایک پرانا مسئلہ ہے اس کا جلد از جلد حل ہونا چاہئے - مگر زین نورانی صاحب کے ایک سوال کے جواب میں وزیر متعلقہ نے فرمایا تھا کہ یہ مسئلہ زیر غور ہے اور جلد ہی ہم اعلیٰ سطح پر لے جا کر فیصلہ کرا لیں گے - یعنی مرکزی حکومت کے ساتھ بات کریں گے - اگر میں زین نورانی صاحب کی جگہ ہوتا - تو یہ حل پیش کرتا کہ وزیر متعلقہ جناب یسین خان وٹو صاحب فائل لے کر راولپنڈی کا سفر اختیار کریں اور زین نورانی صاحب بھی ان کے ساتھ جائیں اور چونکہ میرا بھی ان کے ساتھ تعلق ہے میں بھی جاؤں اور جلد از جلد اس کا حل تلاش کر کے واپس آ جائیں - اور کراچی کے عوام کو یہ خوش خبری سنائیں -

میرے خیال میں اگر یہ حل ہوتا تو زیادہ مناسب تھا۔ تنقید سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد زین نورانی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ کے۔ ڈی۔ اے۔ کا بستر گول کر دینا چاہئے کیونکہ وہ دس سال کے عرصے میں صرف ۵۰ ہزار کی آبادی کی رہائش کا انتظام کر سکی ہے۔ اخبار میں یہی تھا کہ ۵۰ ہزار کی آبادی کا انتظام کیا ہے۔ میرے خیال میں زین نورانی صاحب خود جانتے ہیں کہ یہ اعداد و شمار غلط ہیں۔ اس عرصہ میں کورنگی کا ٹاؤن بنایا گیا ہے جس کی آبادی دو لاکھ کے قریب ہے۔ لانڈھی میں ۵۰ ہزار کی آبادی ہے۔ ڈرگ کالونی میں ۸۰ ہزار کی آبادی ہے۔ ملیر کالونی میں دو اڑھائی لاکھ کی آبادی ہے۔ اس طرح نئی کراچی کی آبادی دو اڑھائی لاکھ کے قریب ہے۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی۔ جیسا کہ مجھے معلوم ہے کہ ملیر کالونی اور لانڈھی کالونی موجودہ حکومت سے بہت پہلے آباد ہو چکی تھیں۔ اس وقت آپ کہاں تھے۔

مسٹر عبدالقیوم۔ کے۔ ڈی۔ اے کراچی امپروومنٹ ٹرسٹ کا جانشین ہے (شور)۔

Mr. Zain Noorani: Point of Order Sir.

Sir, through this point of order I want to point out that since I am being named during the speech of the Member which he is very kindly making, I would request that after his speech, I may be given an opportunity to make a personal explanation. It is only because I am being misquoted, Sir.

Mr. Speaker: It is better that Mr. Qayyum should quote himself and not Mr. Zain Noorani otherwise it will lead to another speech. *(laughter)*.

مسٹر عبدالقیوم۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔۔۔

رانا پھول محمد خان۔ پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب زیادہ وقت لے رہے ہیں

Mr. Speaker : The Member may please conclude his speech.

مسٹر عبدالقیوم - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کے - ڈی - اے - میں واقعی کچھ خامیاں ہیں لیکن ان کی کار گذاری بہت زیادہ ہے اور وہ تنقید کی مستحق نہیں -

اس کے بعد میں صنعت کے متعلق عرض کروں گا کہ کراچی میں بھی صنعت کافی ہے لیکن ایک Small Industries Estate کی ضرورت ہے وہاں متوسط درجہ کے لوگ زیادہ ہیں - ان کا ذریعہ معاش تجارت یا صنعت ہے - بہت سے متوسط درجہ کے لوگ صنعت میں جانا چاہتے ہیں اس لئے میں گذارش کروں گا کہ ایک Industrial Estate ہونی چاہئے - کراچی کے Housing کے متعلق یہ تجویز پیش کروں گا کہ بہت سے لوگ اس قابل ہیں کہ ان کو اگر پلاٹ مل جائیں تو وہ اپنی رہائش کا انتظام کر سکتے ہیں اگر developed area میں نہیں ہو سکتے تو non-developed area میں ان کا انتظام ہو جائے تو اچھا ہے - تعلیم کے سلسلہ میں ۱۹۶۴ء میں یہ چیز چھپی تھی کہ وہاں پر گورنر صاحب ایک انجینئرنگ کالج کی بنیاد رکھ رہے ہیں لیکن گذشتہ دو بجٹوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں - اس لئے میں جناب وزیر صاحب سے گذارش کروں گا کہ کراچی ایک صنعتی شہر ہے وہاں انجینئرنگ کالج کی ضرورت ہے اس کا انتظام کریں -

Mr. Zain Noorani: Could I have just two minutes, Sir ?

مسٹر سپیکر - زین نورانی صاحب آج تو دو ایک منٹ بھی بڑے قیمتی ہیں -

خان محمد انور علی خان بلوچ (لائل پور - ۱) - جناب سپیکر - میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا - سب سے پہلے میں اپنے حسین اور عوامی ذہن رکھنے والے فائننس منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے عوام کے دلوں کی دھڑکنوں کو محسوس کرتے

ہوئے ایک پیارا اور حسین اور عوامی بجٹ بنایا (قطع کلامیاں) ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمنے آپ کی تقریریں بڑے آرام سے سنیں ۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے تھوڑا وقت ہے اگر ہم کو زیادہ وقت مل جائے تو انشاء اللہ اتنی استطاعت بھی ہے ، اتنی طاقت بھی ہے ، زبان بھی رکھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جواب دے سکتے ہیں اگر حکم ہو جائے تو جواب دے دیں گے ۔

حسین جب ''لفظ'' میں نے کہا تو حسن مسکرا رہا تھا ۔ پیار سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ ہمیشہ حسین ہوتے ہیں اور اثر بھی رکھتے ہیں ۔ عرض یہ ہے کہ جتنا بجٹ کو دیکھا جائے اس بجٹ میں کئی خصوصیات اس قسم کی ہیں جن کی انسان اگر تعریف نہ کرے تو جیسا میرے دوست حمزہ صاحب فرما رہے تھے زیادتی ہو گی ۔ پہلے تو عوام کو جو چیز پسند نہیں آتی وہ نئے ٹیکسز ہوتے ہیں اور نئے ٹیکسز سے نجات دلاتے ہوئے جو بجٹ بنایا گیا ہے وہ نہایت صحیح اور اعلیٰ قسم کا بجٹ ہے ۔ اس کے علاوہ ہمارے صدر پاکستان اور جناب گورنر صاحب نے جو اپنی تقریروں میں فرمایا اور قوم سے جو وعدے کئے ان کو پورا کرنے کے لئے اس بجٹ میں اتنی گنجائش رکھ دی گئی ہے کہ اس کے بعد اگر کوئی اعتراض کرے تو وہ بیجا ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

نہ تو ہمارے صدر کے پاس الہ دین کا چراغ ہے کہ وہ ایک ہی دن میں اس قوم اور اس ملک کی تکلیفیں دور کر دیں اگر انسان انصاف کی نظروں سے دیکھے اور انسان انصاف کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے اس نظر سے دیکھے جس نظر سے آپ تنقید کرتے ہیں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ غرباء کی جو آبادی ہوتی ہے وہ ہمیشہ امراء کی طرف دیکھتی ہے ۔ اگر چند امراء اپنی کوٹھیاں بنائیں بھی تو زیادہ سے زیادہ دو تین سال ٹیکس سے

بچ سکتے ہیں لیکن عام طور پر پراپرٹی ٹیکس معاف کرکے انہوں نے جس سوچ کا مظاہرہ کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں اور میرا یہ ایمان ہے کہ اگر یہ اس طرح سوچتے رہے تو غربا کی تکلیفیں دور ہو جائیں گی ۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے سرکاری ملازمین کے لئے جو کچھ انہوں نے سوچا ہے ان کے لواحقین کے لئے جو کچھ انہوں نے سوچا ہے وہ بہت بڑا کارنامہ ہے اور اس کارنامہ کی ابتداء بھی ہمارے فائننس منسٹر صاحب نے کی ۔ اور انشاء اللہ بفضل خدا ان کے شامل حال رہا اور انہیں خدا نے طاقت دی اور اگر وہ اس طرح سوچتے رہے تو باقی تکلیفیں بھی دور ہو جائیں گی ۔

غذائی تکالیف کو دیکھتے ہوئے میں جناب قائد ایوان کا ممنون ہوں اور وزیر زراعت کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس خیال کو سامنے رکھتے ہوئے اور دیہی آبادی کے زمیندار طبقہ کا خیال رکھتے ہوئے بجٹ میں اتنی گنجائش رکھی ہے کہ انشاء اللہ العزیز اگر آپ ہمارے ساتھ مل کر دعا کریں اور قوم ان تقاضوں کے لئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہو اور قدرے ہمارا ساتھ دے تو انشاء اللہ غلہ میں ہم اسی سال خود کفیل ہو سکتے ہیں ۔ اور بنیادی جمہوریتوں کا نظام جس کے متعلق ہمارے دوست آئے دن اعتراض کرتے رہتے ہیں اور انہوں نے ہمیشہ اعتراض کیا ہے اگر وہی جا کر اپنے علاقوں میں دیکھیں کہ آٹھ سال پہلے ان کے علاقہ میں کیا تھا تو میرا خیال ہے کہ ان کی زبان سے یہ زیب نہیں دیگا کہ وہ کہیں کہ ہمارے علاقہ میں کیا ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ دیہاتوں کے لئے پہلے ۵ کروڑ روپیہ رکھا گیا تھا اب ۱۰ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے لیکن حمزہ صاحب آپ نے جو تنقید کی ہے اور آپ کا گروپ جو تنقید کرتا ہے تو ایک بچے کے سامنے اگر ایک چیز رکھ دی جائے تو وہ اس کو نقصان پہونچا سکتا ہے ۔ یہ

ایک نئی چیز تھی ۔ یہ نیا انداز فکر تھا تو اس کو جب قوم کے سامنے رکھا تو اس کو قوم نے اپنایا ۔ قوم میں کچھ خرابیاں بھی ہو سکتی ہیں ۔ قوم کو بناتا ہے اور صحیح کرتا ہے ۔ یہ جو نظام ہے یہ صحیح ہے اور اس کے تحت قوم کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے نظام کو صحیح طریقہ سے چلائے اور صحیح طریقہ سے وسائل خرچ کرے ۔ اس میں کچھ خامیاں بھی ہو سکتی ہیں تو وہ خامیاں میرے دوست مسٹر حمزہ میں بھی ہیں اور ان تقاضوں کو جو معاملہ چلاتے ہیں حمزہ صاحب بھی نہیں پورا کر سکیں گے ۔ تو میں ان کو یہ ببانگ دہل کہوں گا اور چیلنج کرتا ہوں کہ قوم کا مفاد انشاء اللہ عزیز ہو گا اور اس کا معیار بھی بہت اونچا ہو گا ۔ قوم کو جو سہولتیں اس وقت مل رہی ہیں وہ اس سے پیشتر کبھی نہیں ملیں اور قوم کے لئے جو اس وقت سوچا جا رہا ہے وہ کبھی نہیں سوچا گیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ صرف قوم کی تباہی کے لئے سوچا گیا ۔

خان محمد انور علی خان بلوچ ۔ قوم کو آباد کرنے کے لئے سوچا گیا ۔ تباہی کے متعلق تو صرف آپ ہی سوچتے ہیں کہ کیسے قوم کی تباہی کی جا سکتی ہے لیکن یہ آج تک نہیں ہوا کیونکہ اس میں قدرت کی مرضی نہیں ورنہ آپ نے تو کوئی کسر بقایا نہیں چھوڑی ۔

Mr. Speaker: The Member may please conclude now.

مسٹر حمزہ ۔ لائیلپور میں وائس چیئرمین کا الیکشن ڈیڑھ سال سے نہیں ہوا ۔

خان محمد انور علی خان بلوچ ۔ وہ ہمارے گھر کا مسئلہ ہے ہم خود اسے نپٹا لیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آگے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں انہوں نے خود کہہ دیا ہے

خان محمد انور علیخان بلوچ ۔ گورنر صاحب نے ایک آرڈیننس بنایا تھا اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میں جناب کی وساطت سے ایک استدعا کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو ہمارے شہری علاقے ہیں جن سے متعلق محکمہ مال والے ہم سے معاملہ وصول کرتے ہیں اور اس پر ہم پراپرٹی ٹیکس بھی دیتے ہیں لیکن یہ ٹیکس آج بھی فرنٹیر میں نہیں لیا جاتا مگر یہاں پنجاب کے شہروں میں محکمہ مال جو ہے وہ وصول کرتا ہے تو میں اس ضمن میں استدعا کرتا ہوں کہ محکمہ مال کو یہ تاکید کیجائے کہ وہ ہم سے بھی یہ معاملہ وصول نہ کریں کیونکہ ہم شہریوں پر پہلے ہی کئی قسم کے ٹیکس عائد ہیں ۔ کہیں پراپرٹی ٹیکس ہے کہیں ہاؤس ٹیکس ہے جو ہم دیتے ہیں اور محکمہ نہر کو بھی ہم کچھ ٹیکس دیتے ہیں ۔ تو وہ ٹیکس جسکا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں وہ ہم سے نہ لیا جائے۔

Mr. Speaker : The Member should conclude his speech now.

خان محمد انور علیخان بلوچ۔اس کے علاوہ ہماری کچی آبادیوں کا مسئلہ ہے جو کافی دیر سے الجھا ہوا ہے ۔ لائیلپور شہر کے علاوہ اوربھی شہروں کی کچی آبادیوں کا مسئلہ ہے تو اس مسئلے کی طرف ہمیشہ حکومت کی توجہ دلائی گئی ہے ۔ میں اس ضمن میں پھر استدعا کرتا ہوں کہ ہماری کچی آبادیوں کا مسئلہ جو ہے اسے پورے طور پر حل کیا جائے یا تو ان کے لئے نئی آبادیاں بنائی جائیں تا کہ وہ وہاں بیٹھ سکیں اور جن بیچاروں کے لئے کوئی انتظام نہ کیا جا سکے یعنی جو بچ جائیں ان کے لئے نئی آبادیوں کا متبادل انتظام کیا جائے ۔ جناب والا ۔ میں صرف دو منٹ اور چاہتا ہوں کہ جو میں نے ضروری بات کرنی تھی وہ کئے دیتا ہوں کہ ہمارا شہر انڈسٹریل سٹی ہے ۔ وہاں پر بہت سے کارخانے

ہیں ۔ ایک مزدور جب کارخانے میں آتا ہے تو اس کو چند مہینوں کے بعد ٹی بی کا مرض لا حق ہو جاتا ہے ۔

مسٹر حمزہ—یہ رفاہی مملکت ہے ۔

خان محمد انور علیخان بلوچ—تو جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ ٹی بی کا مرض دن بدن بڑھ رہا ہے وہاں لائیلپور شہر میں ٹی بی ہسپتال کا ہونا بہت ضروری ہے ۔ تو میں آپ کی خدمت میں یہ استدعا کروں گا کہ شہر لائیلپور میں ٹی بی کے ہسپتال جو پہلے کام کر رہے ہیں وہ پرائیویٹ ادارے ہیں ۔ میونسپل کمیٹی بھی کام کرتی ہے لیکن وہ بہت کم کرتی ہے ۔ صرف ۴۰ beds ہیں اور میں استدعا کرتا ہوں کہ کم از کم ۲۰۰ - ۳۰۰ beds شہر لائیلپور میں ٹی بی ہسپتال کے لئے دئیے جائیں اور ساتھ ہی میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری آبادی گرد و نواح کی بڑھ رہی ہے ۔ سرگودھا ، میانوالی ، جھنگ اور لائیلپور میں کافی آبادی بڑھ چکی ہے تو ان کے لئے میڈیکل اور انجینئرنگ اور دوسرے کالج دئیے جائیں ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور - ۷) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس مالی سال کے متوازن میزانیہ پر کچھ کہنے سے قبل جناب کرمانی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ میں یہ عرض کروں گا ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی)

مسٹر محمود اعظم فاروقی—ان کو حسین بھی کہہ دیجئیے ۔

رانا پھول محمد خان—ایسا کہنے کا آپکو شوق ہے تو کہہ لیجئیے ۔ تو جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ اس بجٹ کو تیار کرتے وقت انہوں نے اپنے پرانے تجربہ اور قابلیت اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کو عوامی بجٹ کی شکل میں پیش کیا جس کی میں ہی نہیں تعریف کر رہا بلکہ اس صوبے کے ہر فرد و بشر نے اس بجٹ کی

تعریف کی ہے اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ میری دائیں طرف بیٹھنے والے بھی اس کی دل سے تعریف کر رہے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ اس بجٹ میں خوراک کے مسئلے پر خاص طور پر اعتراض کیا گیا ۔ کیونکہ وقت کم ہے اس لئے میں جلدی جلدی کچھ عرض کروں گا ۔ جناب والا ۔ انہوں نے خوراک کے مسئلہ پر جو کافی اعتراضات کئے ہیں تو میں ان کی اطلاع کے لئے بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کو یہ علم نہیں ہے کہ یہ بجٹ صرف اس لئے ہی نہیں کہ اس میں حساب کتاب پیش کیا گیا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ صدر محمد ایوب خان صاحب کے انتخابی منشور میں کئے گئے وعدوں کو پورا کرنیکی پوری پوری کوشش کی گئی ہے ۔ سن ۱۹۵۸ سے پہلے کسی حکومت نے اس صوبہ کی دیہاتی آبادی کے مسائل پر کبھی غور نہیں کیا تھا ۔ ہمیں انسان نہیں سمجھا جاتا تھا ۔ صرف شہروں کی طرف توجہ دیجاتی تھی وہ بھی تھوڑی سی ۔ جناب والا ۔ آج اگر آپ غور سے دیکھیں تو زراعت کے معاملے میں ہر یونین کونسل میں محکمہ کی طرف سے فیلڈ اسسٹنٹ ملے ہوئے ہیں ۔ جہاں ایک ایک ہزار کی آبادی ہے وہاں بجلی بھی ملی ہوئی ہے ۔ لائیبریریاں بھی ملی ہوئی ہیں ۔ جناب سپیکر۔ زراعت کی ترقی کے لئے اور خوراک کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے حکومت نے خاص توجہ دی ہے اور خاص رقم مخصوص کی ہے اور کاشتکاروں کی بہبودی کے لئے اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے خاص اور موثر اقدامات کئے جا رہے ہیں اور کوشش کیجا رہی ہے کہ ملک کو خوراک کے لحاظ سے خود کفیل بنا دیا جائے ۔ ہمیں خداوند کریم سے امید ہے کہ خوراک کے مسائل جلد ہی ہمارے ملک میں حل ہو جائیں گے اور ہم باہائے زراعت کی قیادت میں ایک نہ ایک دن اپنے ملک کو خوراک کے سلسلہ میں انشاءاللہ خود کفیل بنا لیں گے ۔ اس کے بعد جناب سپیکر وقت

کی کمی کیوجہ سے میں اپنی بات کو کم کرتا ہوں اور چند مسائل آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ خوب ہے آپ نے انہیں بابائے زراعت کا خطاب دے دیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ تو سارے صوبے کے لوگ مانتے ہیں کہ وہ بابائے زراعت ہیں اور میں اب اپنے حلقے کے ضروری مسائل پیش کرنیکی جسارت کروں گا ۔ لیکن جناب والا .....

ایک ممبر ۔ ''لیکن'' تو آپ کے پیچھے لگی ہوئی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں قائد ایوان سے گذارش کروں گا کہ وہ میری یہ گذارشات پریذیڈنٹ صاحب اور گورنر صاحب تک پہنچا دیں کیونکہ اس صوبے میں بسنے والے ۸۵ فیصد دیہاتی لوگ ہیں جنکو ترقی زیادہ ملی ہے اور مل رہی ہے لیکن ابھی صحیح حقوق ان کو نہیں ملے ۔ جناب والا ۔ ملازمتوں میں ہمیں ۸۵ فیصد حقوق نہیں مل رہے ۔ اچھے کالجوں میڈیکل کالجوں ، انجینئرنگ کالجوں میں دیہاتی آبادی کے بچوں کے لئے ۸۵ فیصد سیٹیں مخصوص کرنی چاہئیں ۔ چونکہ دیہات میں ابتدائی تعلیم کا ایسا اچھا انتظام نہیں ہوتا جو شہروں میں ہے اس لئے ہمارے بچے فسٹ ڈویژن نہیں لے سکتے ۔ اس لئے ہمارے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے ہمارے بچوں کے لئے ایسا انتظام کرنا چاہئیے ۔ اس کے بعد میں جناب وزیر آبپاشی کی خدمت میں یہ گذارش کرونگا کہ میری تحصیل چونیاں کو جو نہر سیراب کرتی ہے وہ ہندوستان سے آتی ہے اور ہمارا علاقہ بالکل ٹیل پر ہے ۔ میں پورے وثوق اور اعتماد سے انکی خدمت میں گذارش کرونگا کہ اگر وہ ریکارڈ منگوا کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہوگا

کہ اس دفعہ ربیع کی فصل کو پانی نہیں ملا ۔ صرف ایک دفعہ وہاں پانی پہنچا ہے ۔ بابائے زراعت ملک خدا بخش صاحب نے ایک سکیم بنائی تھی جس کے تحت وہاں ٹیوب ویل لگوانے تھے۔ وہ ٹیوب ویل مارچ اور اپریل میں چلائے گئے تھے وہی انتظام وہاں جاری ہے ۔ لیکن ان لوگوں پر نہری آبیانہ عائد کر دیا گیا ہے اور ان سے پچیس روپیہ فی ایکڑ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے ۔ ڈھال باچھ نمبرداروں کے پاس پہنچ چکی ہے ۔ ایک سو پچاس دیہات کی طرف سے رحم کی اپیل کی گئی ہے ۔ عرض ہے کہ اس پر خاص توجہ دی جائے ۔ ایک درخواست انکی خدمت میں دی تھی ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ انکوائری کا جواب آ جائے پھر حکم دیں گے کہ وصولی نہ کی جائے ۔ میری گذارش ہے کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اس کا مدباب نہ کیا گیا تو پھر ان سے وصولی ہو جائیگی ۔ اور ہم یہ سمجھیں گے کہ یہ آبیانہ نہیں بلکہ یہ ہم سے جرمانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں وزیر تعلیم سے یہ گذارش کرونگا کہ ہمارے ۶۰ میل کے رقبہ میں پتوکی میں ایک انٹر کالج ہے اسے ڈگری کالج کا درجہ دیا گیا ہے ۔ وہ ایک نیک دل وزیر ہیں مجھے امید ہے کہ وہ ہمارے علاقہ پر یہ احسان عظیم فرمائیں گے ۔ اس کے بعد وزیر صحت سے گذارش ہے کہ وہ چونیاں ، پتوکی ، کنگن پور وغیرہ کے ہسپتال دیکھیں ۔ خود انکا معائنہ کریں یا اپنے کسی افسر کو بھیجیں ۔ وہاں مریضوں کے لئے سوائے آسمان کے اور کوئی سایہ نہیں ۔ اس کڑکتی دھوپ میں مریض باہر سسک رہے ہیں ۔ ان کے لئے ضرور کچھ ہونا چاہئیے ۔

جناب والا ۔ حکومت نے مہاجرین پر پانچ روپے فی سو یونٹ فیس آبادکاری مقرر کی تھی جو وصول ہو چکی ہے ۔ میں وزیر بحالیات کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اب وہ فیس دوبارہ وصول کی جا رہی ہے ، جو بالکل نا انصافی ہے ۔

اب میں جناب وزیر تعمیرات سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی آپوزیشن کے ممبروں کو بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کونسل لاہور کی صرف دو کچی سڑکیں رہ گئی ہیں ۔ باقی تمام پکی ہو چکی ہیں اور یہ خوشی کا مقام ہے ۔ لیکن چونکہ ڈسٹرکٹ کونسل لاہور کی مالی حالت بہت کمزور ہو چکی ہے اس لئے میری گذارش ہے کہ یہ سڑکیں پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کی تحویل میں دے دی جائیں ۔

آخر میں میں یہ گذارش کرونگا کہ پتوکی میں پینے کے پانی کی بہت تکلیف ہے وہاں کا پانی کڑوا ہے ۔ اس لئے واٹر سپلائی سکیم کے تحت وہاں پینے کے پانی کا انتظام کیا جائے کیونکہ وہ کافی بڑا شہر ہے ۔

نوابزادہ شیخ عمر (قلات ۔ مکران ۔ خاران) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں نہایت ادب و احترام سے یہ گذارش کروں گا کہ میں اس علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں جس کا رقبہ مغربی پاکستان کے ایک چوتھائی کے برابر ہے مگر وہاں کے صرف اڑھائی نمائندے اس ایوان میں نمائندگی کرتے ہیں ۔ ایک نمائندہ اس وقت بیمار ہے اور کراچی میں زیر علاج ہے ۔ ایک میں ہوں ۔ نصف میرے دوست مسٹر ہاشم لاسی صاحب ہیں جو یہاں موجود ہیں ۔ کم از کم صرف اس لئے کہ ہمارے صدر محترم اور گورنر صاحب نے از راہ کرم وزیر خزانہ کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ پسماندہ علاقوں کی طرف خاص توجہ دی جائے ۔ میں وزیر خزانہ کی خدمت میں اس کی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ مجھے خوشی ہے کہ صدر صاحب اور گورنر صاحب کی ان ہدایات پر ان علاقوں کو ترقی دی جا رہی ہے ۔ اتنے عرصے کے باوجود کہ ہم ہر لحاظ سے قومی اور اجتماعی طور پر وحدت مغربی پاکستان کا ساتھ دے رہے ہیں حالانکہ ہمارا حصہ نہیں ملتا رہا ، مگر ہم اپنی حق تلفی کو نظر انداز کر کے ہر لحاظ سے

موجودہ حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اب ہماری باری ہے کیونکہ یہی ایک سر زمین ہے جس میں بلوچی ، پنجابی یا پٹھان یا سندھی کسی کا سوال نہیں ہے سوائے وحدت مغربی پاکستان کے (تالیاں) حضور والا ۔ یہاں پر میں حکومت کا شکرگذار ہوں کہ انہوں نے ہمارے قبائلی امور کے لئے ایک وزیر مقرر کیا ہے اور جو وزیر ہمارے لئے مقرر کیا ہے وہ اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہے (تالیاں) اور اس علاقہ سے خوب واقفیت رکھتا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ وہ ان علاقوں کے لئے مزید ترقی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں گے ۔

جناب والا ۔ وقت بہت کم ہے اور آپ میری طرف دیکھ رہے ہیں مجھے ابھی بہت کچھ کہنا ہے ۔ میرے علاقے کی پسماندگی کے پیش نظر مجھے یہ حق ہونا چاہئے کہ مجھے زیادہ وقت دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی پسماندگی اور میری مجبوری آپس میں ٹکرا گئی ہیں ۔

نوابزادہ شیخ عمر ۔ جناب والا ۔ میں صرف یہ عرض کروں گا کہ میرے اس علاقہ میں انٹر کالج دیا جائے ۔ میں پچھلے کئی برسوں سے ہر سال یہ مطالبہ کر رہا ہوں ۔ حال ہی میں صدر محترم وہاں مستونگ تشریف لائے تھے اور انہوں نے فرمایا تھا کہ آئندہ مالی سال میں تمہیں کالج دیں گے ۔ جناب وزیر تعلیم سے گذارش ہے کہ وہ از راہ مہربانی اسی سال نہ صرف اسے نبھانے کی کوشش فرمائیں بلکہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں ۔ اس لئے کہ ہمارا یہ مطالبہ دیرینہ مطالبہ ہے ۔

جناب والا ۔ مجھے تعلیم کے علاوہ تعمیرات ، مواصلات ، خوراک ، زراعت اور دیگر مسائل کے متعلق بھی بہت کچھ کہنا ہے لیکن میں اپنی تقریر یہیں ختم کرتا ہوں تاکہ میرے دوسرے بھائیوں کو بھی کچھ

کہنے کا موقعہ مل جائے ۔ بعد میں اگر موقع ملا تو ان سب مسائل کے متعلق کچھ عرض کروں گا ۔

مسٹر ہاشم لاسی (لس بیلا ۔ قلات) ۔ جناب والا ۔ سب سے پیشتر میں اپنے اس طرف بیٹھنے والے دوستوں کو جنہیں حکومت کے اچھے کارناموں پر مبارکباد سے چڑ سی معلوم ہوتی ہے مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ہر صحیح کارنامے کے لئے نہ صرف اس ہاؤس میں بلکہ ہر سٹیج پر عوام اسے مبارکباد پیش کرتے ہیں (تالیاں) ۔

جناب والا ۔ سب سے پیشتر ہمارے وزیر خزانہ نے اس سلسلہ میں جو بجٹ پیش کیا ہے اس میں کوئی نیا ٹیکس نہ لگا کر اور تقریباً چند پرانے ٹیکسوں سے اس مغربی پاکستان کے عوام کو مستثنیٰ قرار دے کر اس متوازن بجٹ کو پیش کرتے ہوئے جن صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لئے میں ان کو اور ان کے عملہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ ضلع لس بیلا ایک پسماندہ ضلع ہے ۔ پسماندگی کا لفظ بہت استعمال ہوا ہے ۔ بہر حال ضلع لس بیلا میں بھی ایسے حالات ہیں جو بالکل صحیح ہیں اور جن کی وجہ سے اسے پسماندہ کہا جا سکتا ہے ۔ کچھ عرصہ پیشتر اس کو کراچی ڈویژن کا حصہ قرار دے دیا گیا ۔ کراچی ایک بین الاقوامی شہر ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ ضروریات کا شہر ہے ۔ ضلع لس بیلا کی ایک لاکھ کی آبادی ہے اور اس ۲۶ لاکھ کی آبادی میں وہ آٹے میں نمک کے برابر شمار ہوتی ہے ۔

جناب والا ۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں ہر چیز پر اپنی مشکلات کے سلسلہ میں روشنی ڈالوں لیکن میں خاص کر لیٹر آف دی ہاؤس اور وزیر خزانہ صاحب سے گذارش کروں گا کہ ضلع لس بیلا کو کراچی کے ساتھ شامل کرتے وقت کہا گیا تھا کہ ہماری سروسز ، ہماری

صحت ، ہماری تعلیم اور ہمارے بچوں کے لئے کالجوں میں داخلے وغیرہ کے حقوق کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے ۔ جناب والا ۔ مجھے خطرہ ہے کہ اس شہر میں ، کراچی جیسے بین الاقوامی شہر میں ہمارے مدبر لیڈران ، ہمارے مدبر کارکنان جو اپنی ضروریات یہاں پیش کرتے ہیں وہ ہر بات میں مجھ سے سبقت لے سکتے ہیں ۔ میں اپنی معروضات چند الفاظ میں پیش کرتا ہوں بلکہ میں آپ کی وساطت سے چند اہم مسائل کی طرف جناب وزیر خزانہ کی توجہ مبذول کرانے کی جرأت کروں گا ۔

جناب والا ۔ ضلع لس بیلا کے سلسلہ میں میں پہلے بجٹ میں بھی اپنی گذارش پیش کر چکا تھا کہ ضلع لس بیلا کو انتظام کے لحاظ سے کتنے ڈویژن میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ آج پھر میں آپ کو اس کے متعلق یاد دہانی کراؤں گا ۔ اریگیشن کے معاملہ میں ہمیں قلات ڈویژن سے تعلق رکھنا پڑتا ہے ۔ صحت کے لحاظ سے ہمیں حیدرآباد ریجن سے رجوع کرنا پڑتا ہے ۔ زراعت کے لحاظ سے ہمیں حیدرآباد اور ٹنڈوجام سے رجوع کرنا پڑتا ہے ۔ اس طرح تمام محکمہ جات تقسیم کئے گئے ہیں ۔ مجھے یہ اعتراض نہیں ہے کہ اس طرح کیوں تقسیم کئے گئے ہیں اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ چیف انجینئر کا کوئٹہ قلات سے دفتر منتقل کر کے لس بیلا میں رکھا جائے ۔ یہ میں خود سمجھتا ہوں کہ یہ ناممکن سی بات ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ معروضات پیش کروں گا کہ اس وقت ہمارے ضلع لس بیلا کے ایگزیکٹو انجینئر کا دفتر کراچی میں موجود ہے جسے ایگزیکٹو انجینئر اریگیشن لس بیلا کہا جاتا ہے ۔ ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگس اینڈ روڈز جسے ایگزیکٹو انجنئر بلڈنگس اینڈ روڈز لس بیلا کہا جاتا ہے اس کا دفتر کراچی میں موجود ہے ۔ جناب والا ۔ ایک اسسٹنٹ انجینئر جسے اسسٹنٹ انجینئر لس بیلا کہا جاتا ہے ، اس کا دفتر سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی کے ایک

بہترین بنگلے میں واقع ہے ۔ میں اپنے دوستوں سے دریافت کروں گا کہ جب ان حضرات کی کارکردگی ، ان کی ملازمت ، ان کی صلاحیتوں کی ضروریات کے لئے ان کو ضلع لس بیلا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے تو ان کو کراچی میں رکھنے کی وجوہات کیا ہیں ؟ یہ آپ جانتے ہیں بلکہ میرے دوستوں میں سے ہر تجربہ کار آدمی اس چیز کو جانتا ہے کہ ایگزیکٹو انجینئر اریگیشن کا تعلق دن رات غریب زمینداروں کے ساتھ رہتا ہے اگر ان کا دفتر کراچی سے منتقل کر کے لس بیلا یا کسی دوسرے نزدیکی مقام میں رکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کارکردگی میں دو گنا اضافہ ہو سکتا ہے ۔ اور اسی طرح دوسرے محکموں کو بھی نزدیک لایا جائے ۔ مجھے توقع ہے کہ میری ان معروضات پر غور فرماتے ہوئے ضلع لس بیلا کراچی سے زیادہ دور نہیں ۔ لس بیلا سے ہب ندی ۴۰ میل ہے اور اوتھل ۷۲ میل ہے ۔ تقریباً ۷۲ میل تک اس وقت سڑک پکی ہو چکی ہے ۔ ۷۲ میل سے یعنی اگر وہ کراچی سے آنا چاہیں تو ان کے لئے ڈیڑھ گھنٹے کا راستہ رہ جاتا ہے ۔ دفتر منتقل کرنے سے اصل مقصد یہ ہے کہ لس بیلا کے غریب لوگ اور سادہ لوگ جب کراچی میں آتے ہیں تو آپ یقین جانئے ٹانگہ ، ٹیکسی یا گھوڑا گاڑی میں ان کو دفاتر تلاش کرنے میں گھنٹوں لگ جاتے ہیں اور در بدر پھرنے کے بعد ان کو دفاتر نہیں ملتے ۔ جناب والا ۔ ہمارے محترم وزرا بھی چند ایسے پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ بھی سمجھتے ہیں کہ ان کے گاؤں کا کوئی شخص اگر انارکلی میں چھوڑ دیا جائے اور اسے یہ کہا جائے کہ محترم ''بچہ'' صاحب کے مکان پر چلے جائیں اسے کتنی دقت محسوس ہوگی ۔ مجھے یقین ہے کہ میری ان معروضات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سلسلہ میں فوری طور پر کوشش کی جائے گی کہ ایگزیکٹو انجینئر صاحبان کے دفاتر کم از کم لس بیلا منتقل کر دئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر - آپ کا وقت ختم ہو رہا ہے -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - جناب سپیکر - میں تو ابھی کچھ عرض نہیں کر سکا - خدارا مجھے کچھ تو وقت دیا جائے میں تو ابھی ایگزیکٹو انجینئر کے بارے میں کہہ سکا ہوں -

مسٹر سپیکر - اختصار سے فرمائیں -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - جناب والا - میں نے اتنے اختصار سے کام لیا ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے - اگر ان محکموں کے متعلق فرداً فرداً کچھ کہتا تو ہر محکمہ کے متعلق کچھ کہنے کے لئے پانچ منٹ لے سکتا تھا -

جناب والا - اب میں ملک خدا بخش بچہ وزیر زراعت کا شکریہ ادا کروں گا - - - -

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کیا ایک نام کے دو وزیر ہو گئے ہیں - ایک ملک خدا بخش اور دوسرے ''بچہ'' صاحب -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - جناب والا - ملک اختر صاحب کو یہ محسوس نہیں کرنا چاہئے - غلطی ہو سکتی ہے - بچہ صاحب نے اس کو محسوس نہیں کیا ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - ان کو کوئی ''بچہ'' کہتا ہے کوئی ''بابا'' کہتا ہے - (قہقہہ)

وزیر خوراک و زراعت - آپ مجھ کو کیا سمجھتے ہیں - آپ مجھے بابا سمجھتے ہیں یا بچہ سمجھتے ہیں - (قہقہہ)

مسٹر سپیکر - آرڈر - آرڈر -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ اس

وقت ہمارے محترم وزیر زراعت و خوراک نے ہمیں صحیح وقت پر اور حسب وعدہ لس بیلا کے لئے ۱۲ بل ڈوزر عنایت فرمائے ہیں اور ضلع لس بیلا نے زراعت کے معاملہ میں ایک اچھی کارکردگی کا ثبوت مہیا کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ تقریباً چار پانچ سال سے وہاں بارشیں نہیں ہوئی ہیں ۔ خدا کے فضل سے چند مہینے ہوئے بارشیں ہوئیں اور ان بل ڈوزر کے پہنچنے سے میں وزیر زراعت کو یقین دلاتا ہوں کہ لس بیلا کے زمیندار اپنی بنجر اراضیات کو درست کرنے میں اپنا صحیح کردار ادا کریں گے اور ان سے مستفید ہوں گے اور ساتھ ہی میں ان سے یہ گذارش کروں گا کہ جس طرح انہوں نے ہمیں بل ڈوزر مہیا کئے ہیں ان غریب زمینداروں کے لئے آپ ٹریکٹرز بھی عنایت فرمائیں ۔ لس بیلہ میں بل ڈوزر کے متعلق اس لئے شکریہ ادا کیا ہے کہ کسی اور محکمہ نے آج تک وہاں کوئی کارکردگی ظاہر نہیں کی ہے ۔ اگر تعمیری پروگرام کے تحت دیکھا جائے تو بل ڈوزر اس وقت نہایت ضروری ہیں ۔ فشریز ڈیپارٹمنٹ ، کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ ، کاٹیج انڈسٹریز اور ترقیاتی کارپوریشن اور دیگر صنعتی ادارے ان کا آج تک لس بیلہ میں وجود نہیں ہے ۔ میں اپنے وزرا صاحبان اور سیکرٹری صاحبان سے گذارش کروں گا کہ وہ از راہ کرم ان غریب لوگوں کے معیار زندگی کو بڑھانے کے لئے ان محکمہ جات کو وہاں پہنچانے کی اشد ضرورت ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں غور فرمائیں گے ۔

جناب والا ۔ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ کی طرف آپ کی وساطت سے اپنے محترم وزرا صاحبان کی توجہ مبذول کراؤں گا ۔ اس وقت چند ماہ پیشتر ہم خوراک کے مسئلہ سے جس طرح دو چار تھے وہ کسی شخص سے پوشیدہ نہیں لیکن صدر محترم فیلڈ مارشل محمد ایوب کی مدبرانہ قیادت اور

ہمارے گورنر صاحب کے حوصلے اور ہمارے وزیر خوراک کے پرانے تجربے اور ان کی مصلحتوں سے ہم اس مسئلہ پر فوری طور پر قابو پا چکے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں اپنے دوستوں سے یہ گذارش کروں گا کہ ہمیں اس سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ مصائب کے اس دور میں ہم اس مسئلے سے کسی وقت بھی دو چار ہو سکتے ہیں ۔ مثلاً بعض اوقات قدرتی وسائل محدود ہونے سے چند کمزوریوں کی وجہ سے اور اس مسئلے کی جانب سے غفلت برتنے پر بھی ہم ان مسائل سے دو چار ہو سکتے ہیں ۔ اس سلسلے میں میں آپ کی وساطت سے چند گذارشات ان کی خدمت میں پیش کروں گا۔

جناب والا ۔ جہاں تک زراعت کی ترقی کا تعلق ہے ، کوئی فرد ، کوئی شخص ، کوئی ملک یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ پاکستان نے زراعت کے میدان میں ترقی نہیں کی ہے ۔ زراعت کی ترقی کو ایسے حضرات نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کو رات اور دن کا فرق نظر نہیں آتا ۔ اگر وہ زراعت کی ترقی کے بارے میں حکومت کے اعداد و شمار پر اعتبار نہیں کرتے ہیں تو پھر کم از کم وہ باہر کے علاقوں میں تو جا کر دیکھیں کہ اس سلسلے میں پاکستان نے کتنی ترقی کی ہے ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ آج بھی ہمارے قبائلی علاقہ جات میں ، قلات ڈویژن میں ، مکران میں ، میرے دوست بھی مجھ سے اتفاق کریں گے کہ مکران کے ساحلی علاقے ، لس بیلہ کا وہ پسماندہ علاقہ کہ جہاں پر خوراک کے سلسلے میں ہم آج بھی اپنی ضروریات دوسرے علاقوں سے پوری کرتے ہیں اور انہیں ہزاروں ٹن غلہ ماہوار مختلف راستوں سے مہیا کرتے ہیں ۔ مثلاً مکران کو سمندری راستے سے ، قلات کو بذریعہ ریل اور

لاری ، ضلع لس بیلہ اور ماڑہ کو سمندری راستہ سے اور لاریوں کے ذریعے ہزاروں ٹن غلہ ماہوار مہیا کیا جاتا ہے ۔ تو اگر ان علاقوں کی طرف توجہ نہ دی گئی اور آپ ان علاقوں کو حسب معمول اسی طرح اناج مہیا کرتے رہے تو یقین جانئے کہ یہ علاقے اناج کے معاملے میں آپ کے لئے ہمیشہ درد سر بنیں رہیں گے ۔ اس سلسلے میں میں یہ گذارش کروں گا کہ لس بیلہ کے ان علاقہ جات کو یعنی اوتھل ، بیلہ ، دریجی کھاری اور میٹکل کو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ علاقے ایسے ہیں کہ جہاں پر زیر زمین پانی کے ذخائر موجود ہیں لیکن اس طرف متعلقہ محکموں نے بہت کم توجہ دی ہے ۔ لہذا میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ وہ غریب زمیندار جس کے کھیت کے نیچے پانی کا خزانہ بہ رہا ہے لیکن وہ اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ پانی کے اس خزانے کی سطح کو اپنی زمین تک لا سکے ۔ اس لئے میں اپنی اس ہردلعزیز حکومت سے یہ گذارش کروں گا کہ اگر Boring Rigs اور بورنگ کے دیگر آلات ان علاقہ جات میں مفت استعمال کئے جائیں اور ان زمینداروں کی امداد کی جائے اور اس زیر زمین پانی کے خزانے کی سطح کو زمین پر لا کر ان علاقوں کو دیں تو جن علاقوں کو آپ بنجر علاقہ جات کہتے ہیں ، آپ ان کو سر سبز کھیتوں میں تبدیل کر سکتے ہیں ۔

حاجی رئیس دریا خان جلبانی (نواب شاہ-1) ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ یہ بجٹ ایک عوامی بجٹ ہے اس لئے کہ بجٹ کو پیش کرنے سے پہلے دو باتوں کا خیال رکھا گیا ہے ، اول ملکی حالات اور دوم عوام کی خواہشات ۔ اس لئے میں دل کی گہرائیوں سے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور خدا ترس

اور ایماندار گورنر محمد موسیٰ صاحب کو اور ملنسار وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے کہ اس بجٹ کو پیش کیا ہے اور جس بجٹ کو عوامی کہنے میں مجھے کوئی تامل نہیں ہے - یہ مبارکباد تو میں اپنی جانب سے پیش کر رہا ہوں لیکن اس طبقے کی جانب سے بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جس طبقے کو خاموش اور تابعدار طبقہ کہا جا رہا ہے - اور وہ طبقہ ہے کاشتکاروں اور آباد کاروں کا - کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی بھی حکومت کو نیا ٹیکس عائد کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کا بار اس طبقہ پر پڑتا ہے لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ ان پر کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ہے جس کے لئے انکی جانب سے میں حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

جناب والا - صدر مملکت کے ارشادات ہر وقت یہ ہوتے ہیں اور انہوں نے اپنے انتخابی منشور میں بھی واضح طور پر یہ بات درج کی ہے کہ منصوبہ بندی کے وقت پسماندہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دی جائے - اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس طرف توجہ دی جا رہی ہے لیکن اس کی رفتار ذرا سست ہے - میں اس سلسلے میں آپکی توجہ قرطاس ابیض کے صفحہ نمبر ۷۰ کی طرف دلاتا ہوں اس میں جو allocations ہوئی ہیں اس کے پیش نظر سابق سندھ کی ترقیات کے لئے اٹھائیس کروڑ تئیس لاکھ روپیہ اگلے مالی سال کے دوران مختص کیا گیا ہے - پچھلے سال اس مد میں سابق سندھ کے لئے ستائیس کروڑ باون لاکھ روپے مخصوص کئے گئے تھے - اس مد کے نیچے لکھا گیا ہے - "Less shortfalls" اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ اٹھائیس کروڑ پچیس کروڑ کے برابر ہو گا کیونکہ دس فیصد کے حساب سے shortfall ہو گی جو کہ اس طرح سے پچیس کروڑ اور کچھ لاکھ روپے بن جائینگے - اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ یہاں پر ایک عنوان ہے "Provincial Schemes" اس مد پر پچھلے سال یعنی ۱۹۶۶-۶۷ء میں بیاسی کروڑ نوے لاکھ روپے خرچ کیا گیا تھا اور اس سال ۱۹۶۷-۶۸ء میں اس مد پر اکانوے کروڑ انیس لاکھ روپے خرچ کئے جانے ہیں -

"Provincial Schemes :

Schemes which cannot be easily identified with any particular area, are known as Provincial Schemes. If, however, the allocation for Provincial Schemes is also broken up and included in regional allocations, the total allocation for each region will be substantially higher than that shown in the above table."

We want it should be broken up, so that we may know how much we are being given.

یہ اکانوے کروڑ روپےآپ پراونشل سکیموں پر خرچ کر رہے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں سے سابق صوبہ سندھ کو کتنا حصہ مل رہا ہے اور کتنا حصہ ملنا چاہئے - اس کے لئے وائٹ پیپر شائع ہونا چاہئے تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ ہم لوگوں کو Department-wise اور Region-wise کیا حصہ مل رہا ہے اور اس کے ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہوں اور اس پر زور بھی دیتا ہوں کہ پچھلے سال جو بیاسی کروڑ روپے اس مد پر خرچ ہوئے ہیں اس کا حساب بھی ہمارے سامنے ہونا چاہیئے - کیونکہ This allocation should not be treated as privy purse -

وزیر زراعت - جناب والا - یہ privy purse کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ سب چیزیں یہاں پر موجود ہیں - مثلاً دس کروڑ کی subsidy کھاد کے لئے ہے اور چار کروڑ روپیہ pesticide کے لئے ہے ؛ اسی طرح بل ڈوزر کی سکیمیں ہیں - تو اب یہ کیا پتہ چل سکتا ہے کہ کس ضلع میں کتنا خرچ ہوگا اس کو break-up نہیں کیا جا سکتا ہے - بات صرف اسی قدر ہے لیکن جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے یہ privy purse کا معاملہ نہیں ہے -

حاجی رئیس دریا خان جلبانی - میں Region-wise چاہتا ہوں -

وزیر خوراک - اس کا علم تو بعد ہی میں ہو سکے گا -

مسٹر حمزہ - خاص طور پر جب افسروں کی زمینوں سے کچھ بچ رہے گا تو پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا -

وزیر خوراک - آپ تو مایوسی کا شکار ہیں میں کیا کر سکتا ہوں -

مسٹر حمزہ - میں مایوسی کا شکار ہوں یا حقائق کا - یہ آپ کے اعداد شمار بتاتے ہیں -

حاجی رئیس دریا خان جلبانی - جناب والا - اس کے علاوہ اب میں Services کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں بھی کم ترقی یافتہ علاقے ہیں اور میرا مقصد بالخصوص سابق سندھ سے ہے ، ان کو واپڈا ، ریلوے اور ڈبلیو - پی -آئی-ڈی - سی - جیسے بڑے بڑے اداروں میں کم سے کم نمائندگی دی جا رہی ہے ،اگر اعدادو شمار اکٹھے کئے جائیں یا یہاں پر معزز ممبران نے جو سوالات دریافت کئے ہیں ، ان سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ واقعی ان اداروں میں ہمیں کم نمائندگی دی گئی ہے ، کیا وہاں کے لوگوں کے متعلق یہ خیال تو نہیں کیا جا رہا ہے کہ شاید وہاں پر کوئی یونیورسٹی نہیں ہے یا وہاں پر سکول نہیں ہیں ، یا یہ کہ شاید وہاں پر لوگ اتنے qualified نہیں ہیں جو ان کو ان اداروں میں نہیں لیا جا رہا ہے اور میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وجوہات ہیں کہ ہمارے سابق سندھ کو ملازمتوں کے معاملے میں نظر انداز کیا جا رہا ہے - وہاں پر جو بھی پی - سی - ایس افسران ہیں یا سول جج صاحبان ہیں اور جو کہ شروع سے appoint کئے گئے تھے ، لیکن ان کو ابھی تک مستقل نہیں کیا گیا ہے لیکن اس کے برعکس دوسرے تمام علاقوں کے

افسروں کو مستقل کر دیا گیا ہے اور اس لحاظ سے ان کو ترجیح دی جا رہی ہے اور ان کو ترقیاں دی جا رہی ہیں لیکن ان کے مقابلے میں سنیارٹی کے لحاظ سے جو زیادہ سنیئر ہیں ، وہ ابھی تک ویسے کے ویسے بیٹھے ہوئے ہیں ، اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ ان کی ملازمت کی جانب زیادہ توجہ دی جائے ۔ نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ فیصلہ یہ ہوا ہے کہ ہر ضلع یا ڈویژن میں ایک الیکشن افسر مقرر کیا جائے گا ۔ جو کہ تحصیلدار کے گریڈ کا ہو گا ، لیکن ہمارے سندھ کے علاقے میں یہاں سے الیکشن افسر مقرر کرکے بھیجا گیا ہے ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ 90 % have been taken from other areas and not from Sind areas. کیا وہاں سے آپ کو تحصیلدار کے گریڈ کا آدمی بھی دستیاب نہیں ہو سکتا ۔ وحدت مغربی پاکستان کے وقت ہم سے جو وعدے کئے گئے تھے اور ہمیں یہ سمجھایا گیا تھا کہ پسماندہ علاقوں کو زیادہ ترقی دی جائیگی اور ہم اس برادری میں اس مقصد کے لئے شامل ہوئے تھے کہ ہم چھوٹے بھائی ہیں اور بڑا بھائی ہم پر زیادہ توجہ دیگا اور ہمیں خوشحال دیکھنے کی کوشش کرے گا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے جیسا خوشحال کر دینے کے بعد اگر بڑا بھائی اپنی مزید خوشحالی کے لئے کوشش کرے تو وہ بیشک ایسا کرے ۔ یہ تو ہم نہیں کہتے ہیں کہ ہمارے سوا کوئی بھی علاقہ ترقی نہ کرے لیکن عرض صرف یہ کرنی ہے کہ پہلے ہمیں اپنے برابر تو لاکر کھڑا کر دیں ۔ اس کے بعد مزید خوشحالی کے لئے یکجا کوشش کریں گے ۔ ایک صاحب نے کل ایک مثال پیش کی تھی کہ اس وحدت کی مثال ایک قافلے جیسی ہے ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ قافلے والے کو سوچنا چاہئے کہ وہ پہلے اونٹ کی رفتار سے قافلے کی رفتار کا اندازہ نہ لگائیں بلکہ یہ دیکھے کہ پچھلا اونٹ بھی اس کی رفتار کا

ساتھ دے رہا ہے یا نہیں اگر پہلا اونٹ اپنی پرانی رفتار سے تیزی سے چلتا رہے گا تو پیچھے والا تو پیچھے رہ ہی جائے گا ۔ اور پھر اس کی کیا حالت ہو گی ، اس کا آپ اندازہ کر ہی سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں محمد اختر ۔

میاں محمد اختر (کراچی ۔ ۷) ۔ صاحب سپیکر ۔ وزیر خزانہ نے جو مثالی بجٹ پیش کیا ہے ، اس کی اس ایوان کے ہر معزز رکن نے جو تعریف کی ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ وہ اب بھی کم ہے ۔ جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے ، میرے خیال میں بجٹ ہر پہلو سے جامع ہے اور اس میں کوئی چیز ایسی نہیں جو رہ گئی ہو ۔ اور اس بجٹ کو مغربی پاکستان کے عوام نے جتنا سراہا ہے ، میرے خیال میں اس سے پہلے کبھی کسی بجٹ کو نہیں سراہا گیا (خوب ۔ خوب)۔ اس بجٹ پر میں جناب وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اس کے ساتھ ہی ساتھ وزارت خزانہ کے وہ عہدیداران مثلاً سیکرٹری وزارت خزانہ تجمل صاحب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب اور دیگر عہدیداران نے جن جذبات سے اس بجٹ کو بنایا ہے ، ان کو بھی اگر مبارکباد پیش نہ کی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نا انصافی ہو گی ۔ (خوب ۔ خوب) اس کے ساتھ ہی ساتھ جیسا کہ یہ بجٹ بنایا گیا ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ چپڑاسیوں نے بہت زیادہ محنت کی ہے ۔ وہ رات تک یہاں بیٹھتے رہے ہیں ۔

میاں محمد اختر ۔ میں چپڑاسیوں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker: Order please, order.

میاں محمد اختر - میں حمزہ صاحب کا مشکور ہوں - اور چپڑاسیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں - (خوب - خوب) میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا اخلاقی فرض ہے -

مسٹر حمزہ - ان کی تنخواہیں بڑھائیے -

میاں محمد اختر - میرا خیال ہے - حمزہ صاحب کو کچھ زیادہ الاؤنس دینا چاہئے -

بہر حال اس بجٹ کے ساتھ ہی ساتھ ہر علاقے کے کچھ مسائل ہوتے ہیں - جہاں تک کراچی کا تعلق ہے ، کراچی مغربی پاکستان سے بالکل مختلف ہے اور اس کے مسائل بھی مختلف ہیں - کراچی میں ہر قسم کی سہولت ، جیسا کہ آپ لوگ سمجھتے ہیں ، نہیں ہے - کیونکہ کراچی کی آبادی اتنی زیادہ ہے کہ اس کو تمام سہولتیں مہیا کرنا بہت ہی مشکل ہے - اور اسی وجہ سے کراچی میں پانی ، بجلی ، ٹرانسپورٹ ، تعلیم کے مسائل اور دیگر مسائل جو کہ مہاجرین کی آبادکاری سے تعلق رکھتے ہیں ، ابھی تک حل نہیں ہو سکے (قطع کلامیاں) جہاں تک کراچی کا تعلق ہے ، کراچی سب سے زیادہ ٹیکس دیتا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اس ratio کے لحاظ سے کراچی پر بہت ہی کم روپیہ خرچ ہوتا ہے - اور کراچی میں جتنی development ہوئی ہے ، وہ وہاں کے لوگوں نے پرائیویٹ طریقے پر کی ہے - گورنمنٹ کی contribution جتنا کہ وہ ٹیکس وصول کرتی ہے ، اس کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں ہے - بہر کیف کراچی کے جو مسائل ہیں ، میں وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ ان کے لئے ، اور خاص طور پر پانی کا جو معاملہ ہے ، اس کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم رکھی جائے تا کہ ان غریب عوام کو پانی ملے جو پانی کے لئے ترس رہے ہیں -

اس کے ساتھ ھی ساتھ کراچی کی جو ترقی ھے ، بلکہ میں یہ سمجھتا ھوں کہ سارے پاکستان کی جو ترقی ھے وہ نا مکمل رھے گی اور گورنمنٹ کا Second Five Year Plan اور Third Five Year Plan بالکل پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچیں گے کیونکہ گورنمنٹ نے آج تک ٹرانسپورٹ کو قطعاً ignore کیا ھوا ھے اور اس کی مثال صرف کراچی ایک ایسا شہر ھے کہ جہاں دو ھزار بسوں کی ضرورت ھے لیکن بد قسمتی سے وھاں صرف چھ سو بسیں چل رھی ھیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ھے کہ صبح سویرے سکول جانے والے بچے دو دو گھنٹے تک سکول نہیں پہنچ سکتے ۔ غریب مزدور فیکٹریوں تک نہیں پہنچ سکتے ۔ عورتیں بازار تک نہیں جا سکتیں ۔ کیا یہ صورت حال شرمناک نہیں ھے ؟ گورنمنٹ کو اس کا پتہ ھے ۔ لوگوں نے گورنمنٹ کو مطلع کیا ھے ۔ میں یہ سمجھتا ھوں کہ یہ کراچی والوں کی بد قسمتی ھے یا ان لوگوں کی بد قسمتی ھے جنھوں نے اپنا روپیہ اس انڈسٹری میں لگایا ھے ۔ ان کو جواب تک نہیں دیا جاتا اور اسی وجہ سے پچھلے دنوں وھاں ھڑتال بھی ھوئی تھی ۔ اور یہ ھڑتال اس level تک چلی گئی تھی کہ اگر میں اور میرے چند دوست ایم ۔ پی ۔ اے ۔ حضرات اس میں دخل نہ دیتے تو معلوم نہیں یہ ھڑتال کب ختم ھوتی ۔ لیکن اس کے بعد آج تک گورنمنٹ نے اس مسئلہ پر توجہ نہیں دی ۔ میں جناب وزیر خزانہ سے گذارش کروں گا کہ جس وقت کراچی کو مغربی پاکستان میں merge کیا گیا تھا ، اس وقت یہ کہا گیا تھا اور کراچی کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ جو بھی یہاں کے مسائل ھوں گے ، ان کا حل اور جو بھی ان کے taxes ھوں گے اور جو بھی وھاں کا revenue ھوگا ، وہ سب کچھ ویسٹ پاکستان کے level پر کیا جائے گا ۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ھے کہ کرائے تو وھی ھیں جو ۱۹۴۸ء اور ۱۹۵۰ میں تھے لیکن taxes

کراچی میں وہ وصول کئے جا رہے ہیں جو کہ بڑھ چکے ہیں اور یہاں کے برابر ہیں ۔ جہاں تک خرچ کا تعلق ہے ، مجھے ٹرانسپورٹ کا اچھی طرح سے علم ہے اور میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پہلے کراچی میں ڈیزل تیرہ آنے میں ملتا تھا اب پو۔ تین رو۔ میں ملتا ہے ۔ جو ٹائر ۳۵۰ روپے میں ملتا تھا ، اب ۹۰۰ روپے میں ملتا ہے ۔ گورنمنٹ کا ٹوکن ٹیکس پہلے ۲۵۰ روپے تھا ۔ آج وہ ۲۵۰۰ روپیہ لیتے ہیں ۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ وہاں کے کرائے وہی ہیں جو ۱۹۵۰ء میں تھے ۔ ان میں آج تک ایک پائی کا اضافہ نہیں ہوا ۔ میں وزیر خزانہ سے یہ گذارش کروں گا کہ اگر وہاں کرائے نہیں بڑھا سکتے ۔ اگر گورنمنٹ کی اس معاملہ میں کوئی کمزوری ہے اگر گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے کہ law and order problem ان کے ہاتھ میں نہیں آ سکتا تو جو بڑھے ہوئے taxes لئے جاتے ہیں یعنی ۲۵۰ کی بجائے ۲۵۰۰ لئے جاتے ہیں ، ان کی بجائے taxes وہی ہونے چاہئیں جو پرانے تھے ۔ چونکہ کرائے پرانے ہیں اس لئے taxes بھی پرانے ہونے چاہئیں ۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ وہاں کے غریب عوام کے لئے کرائے بڑھا دیئے جائیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ گورنمنٹ کو یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ جو بس پہلے ساڑھے سترہ ہزار کی ملتی تھی ، وہ بس آج پچھتر ہزار کی ملتی ہے اور پرانے ٹیکسوں کو بڑھا کر بیس گنا کر دیا گیا ہے لیکن کرائے جوں کے توں ہیں یہی وجہ ہے کہ کراچی کے عوام بس کے لئے ترس رہے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جب وزراء صاحبان اپنے اپنے کام کے سلسلہ میں وہاں آتے ہیں تو وعدے کر کے چلے جاتے ہیں ۔ اور جب دوبارہ ان سے کہا جائے تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس finances نہیں ہیں ۔ لہذا میں آپ

کی وساطت سے وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ ہر مد میں پیسے دیں تا کہ کراچی کی ڈویلپمنٹ ہوسکے -

میں بیگم صاحبہ (وزیر صحت) کا مشکور ہوں کیونکہ وہاں جگہ جگہ ڈسپنسریاں کھل رہی ہیں - میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ کہوں گا کہ چونکہ وہ کراچی کی منسٹر ہیں ، اس لئے وہ گورنمنٹ سے کہیں - کہ وہ کراچی کے ٹرانسپورٹ کے مسئلہ کو حل کرے - کیونکہ اگر ٹرانسپورٹ کا مسئلہ حل نہ ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ کراچی کے دیگر مسائل بھی جوں کے توں رہ جائیں گے اور اس کی ساری ڈویلپمنٹ رک جائے گی -

مسٹر سپیکر - پیر علی گوہر چشتی -

میاں محمد اختر - حضور دو منٹ اور چاہئیں -

Mr. Speaker: Yes, please.

میاں محمد اختر - میں جناب وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ فوری طور پر یہ آرڈر کریں اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والوں کو یہ ہدایت کریں کہ وہ جو نئے ٹیکس charge کر رہے ہیں ، وہ اس وقت تک نہ کریں جب تک وہاں نئے کرائے جاری نہیں ہوتے (قطع کلامیاں) -

Mr. Speaker: Order, please.

میاں محمد اختر - چونکہ اب بسیں بونس واؤچرز پر منگانی پڑتی ہیں ، spare parts بونس واؤچرز پر منگانے پڑتے ہیں ، ٹائر ملتے نہیں ہیں - گورنمنٹ ٹیکس بڑھاتی چلی جاتی ہے - یہ نہایت ہی بے انصافی ہے - (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order, please.

میاں محمد اختر - یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ خود وہاں بسیں چلا کر فیل ہو گئی ہے - پچھلے گورنر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ہم بسیں چلائیں گے - اس کو بھی اب سال گذر گیا ہے - اگر گورنمنٹ اپنی ٹرانسپورٹ کو اور جگہ subsidize کر سکتی ہے، تو کراچی میں کیوں نہیں کر سکتی ؟ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو کراچی کی سب ڈویلپمنٹ ٹرانسپورٹ کی وجہ سے رک جائے گی اور اس کا اثر چاہے وہ پولیٹیکل ہو ، چاہے اقتصادی ہو ، چاہے وہ سماجی ہو ، چاہے وہ معاشی ہو اتنا برا پڑے گا کہ گورنمنٹ کو اس کے لئے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے خرچ کرنے پڑیں گے اور پھر بھی وہ کمی پوری نہیں ہو سکے گی - اگر اسی طریقے سے چلا گیا تو میں سمجھتا ہوں -

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ، نا پائیدار ہو گا -

مسٹر سپیکر - پیر علی گوہر چشتی -

پیر علی گوہر چشتی (ساہیوال-۶) - جناب والا - ساڑھے پانچ بجے سے لے کر اب تک ان بنچوں کی اور ان بنچوں کی آپس میں بٹیروں کی طرح لڑائی ہوتی رہی ہے - اور مجھے امید ہے کہ وہ اب ذرا دم لے لیں گے اور جب فنانس منسٹر صاحب کھڑے ہوں گے تو پھر وہ اپنا غصہ نکال لیں گے -

چودھری انور عزیز—واہ رے میرے تیتر ! (قہقہہ)

پیر علی گوہر چشتی—جناب والا - وزیر خزانہ احمد سعید کرمانی صاحب نے سالانہ بجٹ اس خوبی اور خوش اسلوبی سے پیش کیا ہے کہ کوئی مخالف بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا - جناب والا - یہ بات مشہور ہے کہ بجٹ اعداد و شمار کے ایک گورکھ

دھندے کو کہتے ھیں اور اس گورکھ دھندے میں گم ھو کر انسان بعض اوقات اپنے اوسان بھی کھو بیٹھتا ھے اور اپنی زندگی کا علم ریاضی بھول جاتا ھے ۔ اس سال جنرل ڈویلپمنٹ کے لئے کل رقم ۱۹۷ کروڑ رکھی گئی ھے ۔ اور تمام منصوبوں کی رقوم کو جمع کیا جائے تو وہ ۲۱۸ کروڑ بنتی ھے ۔ یعنی ظاھراً ۲۱۸ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا ۔ حقیقتاً ۲۳ کروڑ کم کیا جا رھا ھے ۔ یا ھو سکتا ھے اس میں کوئی حساباتی اصول حائل ھو ۔ جو کم از کم میری سمجھ سے بالاتر ھے ۔ یا ھو سکتا ھے کہ کرمانی صاحب کا حساب کمزور ھو ۔ بہر حال میں کرمانی صاحب اور متعلقہ محکمہ کے افسروں کو مبارک باد پیش کرتا ھوں کہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی غریب عوام پر کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ۔

حضور والا ۔ میں نے بجٹ کی موٹی موٹی کتابیں پڑھنے کی کوشش اس لئے نہیں کی کہ میرے ضلع ساھیوال کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا ھے ۔ یہ درست ھے کہ ضلع ساھیوال ایک زراعتی ضلع ھے اس میں بے شمار زراعی فیکٹریاں لگائی جا سکتی ھیں جن سے ۲۳ لاکھ کی آبادی کی بے روزگاری کے مسائل حل ھو سکتے ھیں ۔

جناب والا ۔ ھم کروڑوں روپیہ کا زر مبادلہ اناج خریدنے کے لئے خرچ کرتے ھیں وھی روپیہ ملکی زراعت پر خرچ کرنا چاھئے تا کہ کم قیمت پر ٹریکٹر ، کھاد اور اعلیٰ قسم کا بیج اور زرعی آلات میسر آ سکیں ۔ اس سے اوسط درجہ کا زمیندار بھی اچھی طرح کاشت کر سکے گا ۔ اور ملک کے لئے اناج پیدا کر سکے گا ۔

اگرچہ باتیں بہت سی ھیں لیکن میں محکمہ واپڈا کے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا چاھتا ۔ اس ایوان میں ھم شیروں کی طرح واپڈا کے خلاف

گرجتے ہیں اور جب چھلانگیں لگاتے ہوئے واپس جاتے ہیں تو سب کچھ بھول جاتے ہیں اور وقت پر ٹیوب ویل کا کنکشن نہ ملنے اور بجلی کی سپلائی کے نہ ہونے سے ہماری فصلیں اور ہمارے بل پیاس سے خشک ہو جاتے ہیں ۔

میں جناب والا ۔ ایک اہم تجویز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت مغربی پاکستان کے سیکرٹریٹ کے تمام دفاتر لاہور کی مختلف سڑکوں پر پھیلے ہوئے ہیں ۔ اور ہم ممبر صاحبان روزانہ سڑکوں پر خوب سیر کرتے ہیں اور اسی لئے ہاؤس کا کورم بھی پورا نہیں ہوتا ۔ میں قائد ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور یہ ضمانت دیتا ہوں کہ میری اس تجویز سے ہاؤس کا کورم کبھی نہیں ٹوٹے گا ۔ اگر تمام سیکرٹریٹ کے دفاتر واپڈا ہاؤس میں منتقل ہو جائیں ۔ پھر یہ سوال پیدا ہو گا کہ سیکرٹریٹ کی نئی عمارت اسمبلی کے پیچھے تعمیر کی جائے گی ۔ وہ تو جب تعمیر ہو گی اس وقت تک generations گذر جائیں گی ۔ اگر ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۲ء تک واپڈا کا دفتر پیلز میں رہ سکتا ہے تو گورنمنٹ مغربی پاکستان کے دفاتر بھی واپڈا ہاؤس میں آ سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں پولیس کمشن رپورٹ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کے اوپر عمل درآمد ہو رہا ہے ۔ اور حکومت نے تہیہ کر لیا ہے کہ سماج دشمن عناصر کو سختی سے کچل دے ۔ میں حکومت کے اس عزم کو سراہتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ پولیس کی کار کردگی بہتر اور موثر صورتوں کے بغیر ممکن نہیں ۔ زمانہ بہت آگے ترقی کر گیا ہے ۔ جرائم پیشہ لوگ پولیس

اور قانون کی گرفت سے بچ نکلنے میں عموماً کامیاب ہو جاتے ہیں ۔ اور ہماری پولیس کا ادارہ جرم کے ارتکاب ہو جانے کے بعد حرکت میں آتا ہے خاص طور پر دیہاتی علاقوں میں ۔ اس لئے ہم پولیس کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پولیس کو دقیانوسی روش سے ہٹا کر جدید طریقوں پر لایا جائے اور اس داخلی نظم و نسق پر قابو پانے والے ادارے کو باقاعدہ منظم اور مستحکم کیا جائے ۔ اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت کو جتنی رقم درکار ہو خرچ کی جائے ۔ تاکہ سوسائٹی میں بڑھتا ہوا خوف و ہراس سکون قلب اور سماجی امن وامان میں تبدیل ہو جائے ۔

جناب والا ۔ ان حقائق کے بعد میں پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کے مسئلہ نقل و حمل کی طرف آتا ہوں ۔ اس بارے میں ہماری حکومت ملکی اصلاح کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی رہتی ہے ۔ لیکن نہ جانے کراچی ٹرانسپورٹ کا مسئلہ کیوں ابھی تک حل نہیں ہوا ۔ چند ماہ ہوئے مجھے کراچی جانے کا اتفاق ہوا ۔ وہاں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ وہاں مکمل طور پر ہڑتال تھی اور لاکھوں افراد کی آبادی کے شہر میں صرف ۳۷ بسیں چل رہی تھیں ۔ ہزاروں طلبا ، مزدور اور طالبات اور عام شہری اپنی روز مرہ کی ضروریات کو پورا کرنے پر مجبور تھے ۔ کاش اس سال کراچی کے ٹرانسپورٹ کے مسئلہ کے حل کے لئے کوئی گنجائش رکھی گئی ہوتی ۔ بنیادی جمہوریتوں پر حکومت جتنا روپیہ خرچ کرتی ہے ۔ وہ واجب اور جائز ہے ۔ کیونکہ اس ادارے نے واقعی دیہات میں ایک صحتمند انقلاب برپا کر دیا ہے اور دیہاتی علاقے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ میں اس ایوان کی وساطت سے حکومت مغربی پاکستان اور حکومت پاکستان سے یہ اپیل کروں گا کہ تعلیمی پروگراموں کے ساتھ ساتھ پاکستان کو آر سی ڈی ممالک کے علاوہ عرب ممالک کے ساتھ بھی کلچر اور ایجوکیشن کے Exchange پروگرام مرتب کرنے چاہئیں ۔

Mr. Speaker: The Member may please conclude his speech now.

پیر علی گوہر چشتی—جناب والا ۔ عرب ممالک پہلے سے کہیں زیادہ اس وقت ہماری ہمدردی اور مدد کے مستحق ہیں ۔ لہذا ہمیں آج کل خصوصاً زیادہ سے زیادہ وفود وہاں بھیجنے چاہئیں ۔ کم از کم ایک پارلیمنٹری وفد اور ایک تعلیمی وفد ضرور بھیجنا چاہئے ۔

صاحبزادہ نور حسن (بہاولنگر ۔ ۴) — جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ کچھ عرض کروں میں جناب کی مہربانی کیلئے شکرگذار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے ۔

جناب والا ۔ اس خوش آئند اقدام کے لئے جو ہمارے وزیر خزانہ نے کیا ہے اور ملک اور عوام پر کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا میں ان کو تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ انہوں نے کوشش کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ آپ کی رائے قیمتی ہے کیونکہ آپ حمزہ صاحب کے ہمسایہ میں ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ مبارکباد باسی ہے ۔ (قطع کلامیاں)

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ میں نے دیکھا ہے کہ بجٹ میں اپنے موجودہ ذرائع آمدنی کے پیش نظر مختلف سکیموں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے ۔ پیشتر اس کے کہ ہم اسے کو magnificent achievement

کہیں ہمیں چند ایک باتوں پر غور کرنا ہو گا ۔ یعنی زرعی معیشت کی ترقی کی تجاویز ۔ علاقائی لحاظ سے مناسب رقومات کی تخصیص اور پسماندہ علاقوں کے لئے ان کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لانے کی جوسعی کی ہے وہ کہاں تک اس میں شامل ہے ۔

جناب والا ۔ زرعی معیشت کے لحاظ سے ملک کی آبادی کے ۸۵ فیصد آبادکار زراعت پیشہ ہیں اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ ان کا معیار زندگی بلند کرنے کی کہاں تک کوشش کی گئی ہے ۔ ارکان اسمبلی مجھ سے اتفاق کریں گے کہ حکومت کو اتنے کام پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے ۔

جناب والا ۔ ہمارے ملک نے اسوقت صنعتی میدان میں کافی ترقی کی ہے اور مختلف جگہوں پر heavy Complexes اور refineries بنائی جا رہی ہیں اور palatial bungalows تعمیر کئے جا رہے ہیں اور شہروں کو خوبصورت سے خوبصورت تر کرنیکی مختلف سکیمیں زیر غور ہیں یا ان پر جو کام ہو رہا ہے وہ جاری ہے لیکن اسکے باوجود ہمنے اس کسان کے لئے جو ہمیں خوراک مہیا کرتا ہے اور اس کسان کے لئے جسکی پیدا کردہ فصلات سے ہمارے ملک کو بیشترآمدنی حاصل ہوتی ہے اسکے لئے ہمنے جو کچھ کیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں یہ الفاظ جناب والا کسی تنفر سے ، کسی سیاسی اختلاف کی بنا' پر نہیں بلکہ عین حقائق کیوجہ سے میرے دل کی گہرائیوں سے نکلے ہیں اسلئے کہ میں خود بھی ایک کسان ہوں ۔ اگرچہ میں ایک پسماندہ علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں لیکن مجھکو محض اس علاقہ سے تعلق نہیں ہے بلکہ سارے ملک کے غریب کسانوں سے ہمدردی ہے اور یہ میرے الفاظ ان سب کے متعلق ہیں ۔ جناب والا ۔ بالاخر ہمیں

ایک چیز کا احساس ہوا ہے اور اسکا احساس بہت پہلے ہونا چاہئے تھا جیسا کہ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں فرمایا تھا ۔

"The postponement of the Consortium aid, particularly of commodity aid, exposed certain weak spots in our economy. As a result of this, food assumed the first priority in our development programme. It was realised that the time had come for consolidating our achievements in the Industrial Sector and for placing the maximum emphasis on Food and Agriculture by ensuring better co-ordination of the development programme in the sectors of food production, ..."

جناب والا ۔ میں جناب کے توسط سے یہ مودبانہ التماس کرنا چاہتا ہوں اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمنے آج تک اس کی اہمیت کو کیوں نظر انداز کیا ۔ یہ محض اس لئے تو نہیں تھا کہ ہمنے اپنی خوراک کی ضروریات کے لئے غیر ملکی امداد پر پی ۔ ایل ۴۸۰ کے تحت بھروسہ کیا ۔ جناب والا ۔ یہ کسی غیور قوم کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنی غذائی ضروریات کے لئے دوسروں کی امداد طلب کرے ۔ یہ تو زراعت کاروں کو داد دی جائے کہ انہوں نے صدر مملکت کے فرمان پر ہر ممکن سعی کی اور اس مسئلہ کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے ہر ممکن سعی شروع کی کہ ہم غذائی معاملہ میں خود کفیل ہوں ۔ اور انہوں نے طے کیا کہ اپنی محنت اور جانفشانی سے اس کمی کو پورا کرکے دکھلائیں گے مگر جناب والا ۔ جن لوگوں کی ہمت سے ہمیں یہ توقعات وابستہ ہیں اور ہم ان سے یہ کام لے رہے ہیں ذرا ان کی کسمپرسی بھی ملاحظہ فرمائیے ۔ ہمارے وزیر انہار اور وزیر برقیات یہاں پر اس وقت موجود نہیں ہیں میں ان کی خدمت میں ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اسلام ہیڈ ورکس سے ایک قائم کینال جو کہ غیر دوامی ہے اسمیں اسوقت تک پانی کی ایک بوند بھی نہیں ہے ۔ آپ یہ اندازہ فرمائیے ان کی ناگفتہ بہ حالت کا جبکہ خریف کی کاشت کا وقت ختم ہوچکا ہے وہ لوگ کیا کرتے ہوں گے ۔

اور ان کا کوئی اور ذریعہ روزگار نہیں ہے - زمینیں زرخیز ہیں علاقے وسیع ہیں اور پھر اب یہ بھی ہوگا کہ ان سے مالیہ اس شرح سے وصول کیا جائیگا جو اس کی شرح ہے - پچھلے دنوں چودھری نواز صاحب کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جناب وزیر برقیات نے فرمایا تھا -

"Government is under no obligations to provide water after 15th October"

تو جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ پر یہ پابندی بھی نہیں ہوسکتی کہ وہ انکو فصل کی بیجائی کے مواقع پر پانی مہیا کرے - اسی طرح سے جناب والا - میں ایک اور گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقہ میں گراؤنڈ واٹر ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن نے عرصہ ۵ - ۶ سال کا ہوا چند ٹیوب ویل لگائے تھے لیکن آج تک ان سے کوئی کام نہیں لیا گیا اور اسی طریقہ سے بند پڑے ہوئے ہیں جبکہ پانی کی کمی کے اس زمانے میں ان سے کام لینا بہت ضروری تھا - بہر حال میرا یہ فرض ہے کہ میں مودبانہ گذارش کرتا رہوں - محاسبہ کا تو ہمیں حق نہیں پہونچتا - (قطع کلامیاں)

بعض اوقات جب ہم وزیر صاحبان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو وہ عالم استغنیٰ اور عالم استغراق میں اسقدر محو ہوتے ہیں کہ ہماری کوئی سنتا ہی نہیں ہے - میری دوسری گذارش یہ ہے کہ زراعتی ترقی کیلئے مشینری کی ترغیب ضروری ہے اور جناب والا میکنائزڈ فارمنگ کیلئے جو سہولتیں ہیں وہ بالکل ناکافی ہیں جب مشینیری کھلے بازار میں دستیاب نہیں ہو گی اور اس کے پرزے وغیرہ نایاب ہوں تو اس سلسلے میں ظاہر ہے بڑی رکاوٹیں پڑیں گی - موجودہ سسٹم یعنی اے - ڈی - بی - بی کے ذریعہ قرضے حاصل کئے جاتے ہیں تو انکے متعلق گذارش یہ ہے کہ وہ طریقہ ازخود بڑا پیچیدہ ہے اور اس کے ساتھ اسپر مزید ایک یہ بھی

زیادتی کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص اے ۔ ڈی ۔ بی ۔ پی سے ٹریکٹر لیگا یا لے لے تو اس کو تین سال کا یکمشت سود بھی بیک وقت ادا کرنا پڑیگا۔ جناب والا۔ یہ بینکنگ کے پرنسپل کے بالکل خلاف ہے اس سلسلے میں میری یہ گذارش ہے کہ ہمارے ملک میں سڑکوں پر لاکھوں گاڑیاں چلتی ہیں سامان تعیش درآمد ہوتا ہے لکژری کوچز درآمد ہوتی ہیں سب کچھ ہوتا ہے تو آپ اگر ہمارے ملک میں جبکہ ہماری زراعتی ترقی بہت ضروری ہے ٹریکٹروں کی تعداد کا تناسب گاڑیوں سے دیکھا جائے تو میرے خیال میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے تو کیا ہی اچھا ہوتا کہ جو زرمبادلہ ہم ان کی درآمد پر صرف کرتے ہیں اس کا ایک معمولی سا حصہ اس اہم صنعت کیلئے بھی وقف کر دیں ۔ آخر میں میں اپنے علاقہ کے متعلق ایک معمولی سی گذارش کروں گا کہ بہاولپور ضلع میں خاص طور پر سڑکوں کی انتہائی قلت ہے اور وہاں پر ذرائع رسل و رسائل نہیں ہیں اور یہ چیز وہاں کی دیہی آبادی کی ترقی میں بری طرح اثر انداز ہوتی ہے ۔ اس ضمن میں میں نے پچھلے دنوں ایک سڑک کے متعلق جناب جوڈیجو صاحب کی خدمت میں گذارش کی تھی اور اسکی موزونیت بھی ان کی خدمت میں عرض کی تھی امید ہے کہ آپ اسکوملاحظہ فرمائیں گے خاص طور پر یہ درخواست کرنی ہے کہ تحصیل چشتیاں میں سڑکوں پر پوری توجہ دیجائے وہاں لنک روڈ بنائی جائیں وہاں ایک گنے کی مل بن چکی ہے لہذا دو چار لنک روڈز کا ہونا ضروری ہے تاکہ گنا مل تک پہونچایا جا سکے ۔ ایک چھوٹی سی گذارش جناب وزیر بنیادی جمہوریت سے بھی کرنی ہے اور وہ یہ کہ ہمارے چشتیاں کی جو میونسپل کمیٹی ہے وہ نوٹیفائڈ ایریا کے اندر بھی octroi ڈیوٹی وصول کرتی ہے اس کا سدباب کیا جائے ۔ ہم پراپرٹی ٹیکس بھی ادا کرتے ہیں لینڈ ریونیو

بھی ادا کرتے ہیں اور پھر ہمیں octroi ڈیوٹی بھی ادا کرنی پڑتی ہے ۔ اس کے ساتھ میں اپنی گذارشات ختم کرتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ قبل اس کے کہ جناب وزیر صاحب ارشاد فرمائیں میں تھوڑی سی گذارش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ تین روز سے اس ایوان میں اس میزانیہ پر بحث ہو رہی ہے اور آپ نے پہلے روز جناب وزیر خزانہ صاحب کو یاد بھی دلایا تھا کہ اس ایوان کی پارلیمنٹری روایات کے مطابق وزیر خزانہ صاحب کا اس ایوان میں موجود رہنا ضروری ہے لیکن انہوں نے حالات اس طرح پیدا کر دیئے ہیں کہ کل اس ایوان میں ایک ہنگامہ سا ہو گیا اس بات پر کل وزیر خزانہ یہاں تشریف نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ ایک معزز رکن نے جو سرکاری بنچز سے تعلق رکھتے ہیں کہا تھا کہ آئندہ ہم بھی وزیر خزانہ کی تقریر ریڈیو پر سنا کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ نوابزاد رحم دل خانصاحب نے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ لہذا ہم بھی ان کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے اس ایوان کے ساتھ کیا ہے اور اس لئے ہم اس ایوان سے واک آوٹ کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پارلیمانی نہیں ہو گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہمارا یہ privilege ہے اور موجودہ حالات میں یہ ضروری بھی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یسین خان وٹو) ۔ اب آپ جواب سننے کی تاب نہیں لاسکتے ۔

(اس مرحلہ پر حزب مخالف کے ارکان ایوان سے باہر چلے گئے)

Rana Chander Singh (Tharparkar-II): Mr. Speaker, Sir, I had requested your honour three days back that I should be given time. Unfortunately I have not been given time before the Minister is to reply and I feel a little disturbed that you have overlooked this point of view. I being a Member of the minority community *i.e.* Non-Muslim, I should been have given time.

Mr. Speaker : Yes, please.

Rana Chander Singh : Thank you Sir.

جناب والا ۔ میں اس بجٹ کے متعلق کچھ معروضات پیش کرنا چاھتا ھوں ۔ صحیح اردو نہیں آتی لیکن کوشش کروں گا جہاں تک ھو سکے میں صحیح بولوں گا ۔ جناب فائننس منسٹر اور دوسرے افسران جنھوں نے یہ بجٹ ٹیکس فری اور سرپلس پیش کیا ھے میں ان کو مبارکباد دیتا ھوں ۔ جناب والا میں فائننس منسٹر کی توجہ اس علاقے کی طرف آپ کی وساطت سے لیجانا چاھتا ھوں جس کو تھرپارکر کہا جاتا ھے ۔ تھر لفظ جو ھے اس کے معنی ھیں ریگستان ۔ پارکر کے لفظ کے معنی یہ ھیں کہ ریگستان کے باھر رن مشہور ایریا ھے جس میں جنگ لڑی جا چکی ھے جب اس کو پار کرتے ھیں تو یہ نام تھر پارکر رکھا گیا ۔ اور گورنر صاحب کے آنے کے بعد ان کی ھدایت کے بموجب چند منسٹر صاحبان وھاں تشریف لائے تھے اور انھوں نے خود وہ علاقہ دیکھا ھے یہاں کئی دوستوں نے پسماندہ علاقوں کا ذکر کیا میں مانتا ھوں لیکن اگر تھرپارکر کا تجزیہ کیا جائے تو وہ پسماندگی کے لحاظ سے نمبر ۱ میں آئے گا ۔ اس کی وجہ یہ ھے کہ وہ علاقہ ریگستان ھے اور جتنے آدمی وھاں رھتے ھیں تقریباً تین چار لاکھ کا وہ ایریا اتنا بڑا ھے لیکن اگر آپ سابقہ سندھ کولیں تو ایک تحصیل جو میرے حلقہ نیابت کی ھے یعنی چھاچھڑو اور سابقہ سندھ کے کسی ڈسٹرکٹ میں جس میں خیرپور ڈویژن بھی آ جاتی ھے وہ اس سے بڑی ھے ۔ تو میں فائننس منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ انھوں نے اگر توجہ

پہلے نہیں دی ہے تو اب ضرور دیں ۔ جہاں تک میری نظر نے کام کیا ہے میں نے کچھ دستاویزات دیکھی ہیں اور میں نے یہ محسوس کیا کہ اس کو بالکل نظر انداز کیاگیا ہے ۔ وہاں آج بھی یہ حالت موجود ہے کہ حکومت نے اس علاقے کو قحط زدہ علاقہ قرار دیا ہے ۔ نہ اناج ہے وہاں نہ پانی ۔ کوئی نہر نہیں ۔ کوئی صنعت نہیں اور نہ وہاں تعلیم کے لئے کوئی کالج ہے نہ وہاں کوئی ہسپتال ہے ۔ نہ وہاں راستے ہیں ۔ یہ ضرور ہے کہ اس میں قدرت کا بڑا ہاتھ ہے لیکن اگر فائننس منسٹر صاحب توجہ دیتے تو شاید وہاں کے لوگ یہ سمجھتے کہ انہوں نے ہمیں بھی یاد کیا ۔ میں یہ جانتا ہوں لیکن مجھے یہ مجبوراً کہنا پڑتا ہے لیکن جہاں تک میری کنسٹی ٹیونسی کا واسطہ ہے مجھے ضرور ان کی توجہ اس طرف آپ کی وساطت سے دلانی پڑتی ہے تو میں یہ آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طریقہ سے آج تک اس علاقے کو دیکھا گیا ہے وہ حوصلہ افزا نہیں ۔ یہ جو کچھ چھوٹی موٹی سکیمیں ہیں یا جو کچھ ایلوکیشن ہوئی ہیں وہ ناکافی ثابت ہوئیں ۔ تو اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ جب تک اس ریگستان کے علاقے کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش نہ کی گئی تب تک لوگ مایوسی کی حالت میں رہیں گے ۔ ابھی آپ کو معلوم ہو گا کہ ڈیویلپمنٹ بورڈ کوئٹہ قلات یعنی ٹرائیبل ایریا کے لئے بنایا اور اس ضمن میں ایک بڑا محکمہ کھولنے کا آرڈر فرمایا گیا تو جب تک اس ریگستانی ایریا کے لئے بھی اسی طرح کا ترقیاتی بورڈ نہ بنایا جائے تب تک حالات نہیں سدھر سکیں گے ۔ بہاول پور سے لیکر سانگھڑ اور کھپرو اور تھرپارکر کا علیحدہ ڈیویلپمنٹ بورڈ میری تجویز ہے بنایا جائے ۔ جب تک یہ نہ ہوگا تب تک یہ علاقہ ترقی نہیں کریگا ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ اس سکیم کے بنانے میں وقت لگے گا معاملہ سنٹرل گورنمنٹ تک جائیگا تو کافی وقت میں سمجھتا ہوں لگ جائیگا ۔ اس سال اس ڈویژن

کے لئے جو ایلوکیشن انہوں نے کی ہے اس کے لئے میری درخواست ہے کہ فائننس منسٹر صاحب ضرور اس علاقے کو اس میں رکھیں خاص کر ریگستانی ایریا کو کیونکہ وہ قحط زدہ علاقہ قرار دیا گیا ہے اس کو کچھ نہ کچھ ملنا چاہئیے وہاں پانی کی کوئی سہولت نہیں ہے ۔ اگر وہاں یہاں سے کوئی بھی شخص جائے اور اس کا ہاضمہ ٹھیک نہ ہو تو میں آپ کو کہتا ہوں کہ وہاں کا ایک گلاس پینے سے کافی ہاضمہ ٹھیک ہو جائے گا ۔ جہاں تک عمر کوٹ تحصیل کا سوال ہے وہ بھی میری کنسٹی ٹیونسی میں آجاتی ہے ۔ اس کا بیشتر حصہ اریگیشن پر depend کرتا ہے اور اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ نارہ کینال سندھ ریجن کی ریڑھ کی ہڈی ہے وہاں بڑی سکیمیں بنائی گئیں مثلاً دو تین کروڑ روپیہ کی وہاں ایک سکیم تھی ۔ منسٹر صاحب وہاں تشریف لائے تھے ۔ لوگوں نے چیخ و پکار کی تو انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ہمارے لئیے ایلوکیشن کریں گے لیکن جہاں تک ہم نے دیکھا ان کی توجہ ابھی تک اس کی طرف نہیں آئی ۔ ایک طرف وہ خوراک کے مسئلہ کو اہمیت دیتے ہیں دوسری طرف جہاں لاکھوں ایکڑ زمین پڑی ہے اس کو کام میں نہیں لاتے اور اگر وہ سکیم مکمل ہو جائے تو پیداوار کے بڑھنے کا امکان ہے اور اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو یہ بھی مناسب نہ ہوگا ۔ شکریہ ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ جناب والا ۔ مجھے آج غیر معمولی مسرت ہوئی کہ پچھلے چند سالوں میں یہ پہلا بجٹ ہے جس پر صوبہ کے تمام حلقوں نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ہے ۔

حضور والا ۔ صوبہ کی کسی سیاسی ، سماجی یا مذہبی جماعت نے اس بجٹ کی مخالفت نہیں کی ۔ کسی اخبار نے اس بجٹ کو غیر متوازن یا غیر حقیقت پسندانہ قرار نہیں دیا ۔ کسی ماہر اقتصادیات نے اس کے کسی

پہلو پر انگشت نمائی نہیں کی ۔ مزید برآں اس معزز ایوان کی غالب اکثریت نے اس بجٹ کو سراہا ہے ۔ اور جب میں نے یہ سنا کہ انہوں نے اس بجٹ کو ایک عوامی بجٹ قرار دیا ہے تو یقین جانئے میری خوشی اور مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا (تالیاں)

لیکن حضور والا ۔ میں نا انصافی کا مرتکب ہوں گا اگر روز روشن کی طرح اس بین حقیقت کا اعتراف نہ کروں کہ میری ساری کاوش میں اصل جذبہ وہ تھا جو میرے صوبہ کے گورنر نے آغاز ہی میں چند بنیادی اصول بیان کر کے مجھ میں پیدا کر دیا تھا (تالیاں) ۔

میں جناب والا اس بات سے باخبر ہوں کہ اس ایوان کے محترم ممبران کئی گھنٹوں سے ایوان کی کارروائی سن رہے ہیں اور انکا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے ۔ لیکن یہ بات بیان کرنا میرے لئے اشد ضروری ہے ۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر کے آغاز ہی میں ان بنیادی اصولوں کا اہتمام کے ساتھ تذکرہ کیا تھا جو گورنر محمد موسیٰ نے بجٹ کی تیاری سے پہلے مجھے اور محکمہ فنانس کے اعلیٰ افسران کو بتائے تھے ۔ میں انہیں پھر اختصار کے ساتھ دہراتا ہوں ۔

''ہمیں پہلے ان کثیر تعداد لوگوں کو اپنی توجہ کا مرکز بنانا ہے جو دیہی علاقوں میں رہتے ہیں ۔ دوسرے لوگوں کی بنیادی خوراک کی ضروریات معقول قیمتوں پر مہیا ہونی چاہئیں ۔ اور تیسرے ترقی کو صوبہ کے ہر علاقہ پر حاوی ہونا چاہئیے ۔ اور ہمیں نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنا چاہئیے ۔ یہ اصول جیسا کہ یہ عالی قدر ایوان جانتا ہے صاحب صدر کے انتخابی منشور ہی سے اخذ کئے گئے ہیں'' یہ تین بنیادی اصول تھے جو ہر موقع پر ہماری رہنمائی کرتے رہے ۔ اس لئے اگر یہ بجٹ عوامی امنگوں کا آئینہ دار ہے ۔ اگر یہ بجٹ

عوامی حلقوں میں مقبولیت پا گیا ہے ۔ اگر یہ بجٹ قوم کو ان مقاصد کے قریب لاتا ہے جو قوم نے اپنے لئے مقرر کئے ہیں تو اس کا سہرا درحقیقت صوبائی گورنر کی بر وقت ہدایت اور رہنمائی کے سر ہے ۔

حضور والا ۔ پیشتر اسکے کہ میں ان باتوں کا تذکرہ کروں جو حزب اختلاف نے پچھلے چند دنوں کے دوران اس ایوان میں فرمائی ہیں میں دو تین بنیادی باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نے زندگی کا ایک خاصہ حصہ اس ایوان کی خدمت میں گذارا ہے ۔ خواہ میں ایوان کے کسی حصہ میں بیٹھتا رہا ۔ اس تجربہ کی بنا پر جو مجھے اس ہاؤس میں حاصل ہوا ۔ اور آپکی صدارت کے زمانہ میں بھی حاصل ہوا ۔ میں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ تین بنیادی اصول ہیں جن پر بجٹ کو پرکھا جاتا ہے اور اس کے بعد یہ رائے قائم کی جاتی ہے کہ آیا یہ بجٹ عمدہ ہے یا عمدہ نہیں ہے ۔ سب سے پہلی بات اور سب سے پہلا اصول اور پیمانہ جو بجٹ کے پرکھنے کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آیا اس میں نئے ٹیکس تجویز کئے گئے ہیں یا نہیں ۔ نمبر دو یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں ان کا صحیح مصرف ہو رہا ہے اور تیسرے نمبر پر یہ اصول ہے کہ جن مقاصد کو قوم نے اپنے لئے معین کیا ہے کیا اس بجٹ کی رو سے قوم ان مقاصد سے قریب آ گئی ہے یا ان سے دور چلی گئی ہے ۔ اگر آپ ان تین بنیادی پیمانوں کو اپنے پیش نظر رکھیں گے تو آپ کے لئے سوائے یہ تسلیم کرنے کے کوئی چارہ کار نہیں ہوگا کہ یہ بجٹ ہر لحاظ سے مثالی، متوازن اور قوم کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے ۔

حضور والا ۔ ایک فنانس منسٹر کی حیثیت سے میں اپنے فرائض میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا اگر میں ان تین بنیادی اصولوں کو وضاحت کے ساتھ آپکی خدمت میں پیش نہ کرتا ۔ مقام مسرت اور مقام افتخار ہے کہ اس بجٹ

میں کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کیا گیا ۔ مقام مسرت ہے کہ جو ٹیکس وصول کئے جا رہے ہیں انکا قومی بہبود کے سلسلہ میں صحیح مصرف کیا جا رہا ہے ۔ خوشی کا مقام ہے کہ جو مقاصد صدر مملکت کے زیر ہدایت قوم نے اپنے لئے متعین کئے ہیں ۔ جو منازل قوم نے اپنے لئے مقرر کی ہیں یہ بجٹ قوم کو کشاں کشاں ان منازل کی جانب لے جا رہا ہے ۔

اب میں جناب والا ۔ آپوزیشن کی باتوں کی طرف آتا ہوں ۔ سب سے پہلے مجھے خواجہ محمد صفدر صاحب کے اعتراضات کا جواب دینا ہے ۔ حضور والا ۔ میں اختصار سے کام لوں گا مجھے احساس ہے کہ آپ صبح سے اس نیک کام میں مصروف ہیں لیکن چند باتیں اس ایوان میں ایسی کہی گئی ہیں جن کا جواب دیا جانا اشد ضروری ہے تا کہ اس اسمبلی کا ریکارڈ صاف رہے صحیح رہے ۔

جناب والا ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب نے پہلے تو غذائی حالت کے متعلق بہت جوش کے ساتھ اور ولولہ انگیز تقریر کی اور اس کا تسلی بخش معقول اور دلائل سے پر جواب پرسوں کی نشست میں قائد ایوان نے دے دیا تھا ۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مناسب وقت پر ان کو معقول جواب دے کر میری مشکلات کو کم کر دیا ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ آج کی نشست میں آپوزیشن کے مقتدر اراکین موجود نہیں ہیں ۔ میں حضور والا ۔ پورے خلوص اور پوری دیانتداری سے آپکو یقین دلاتا ہوں کہ پرسوں اس ہاؤس میں جب میں کچھ عرصہ بیٹھنے کے بعد چلا گیا تھا تو اس میں میری یہ غرض پنہاں نہ تھی کہ مجھے کچھ حزب اختلاف کے اراکین سے نفرت ہے ۔ کوئی کد ہے ۔ کوئی کدورت ہے یا کوئی اور وجہ ہے ۔ میں پرسوں قدرے علیل تھا ۔ میں کچھ عرصہ بیٹھنے کے بعد محکمہ فنانس کے افسران کو مناسب ہدایات دینے کے بعد اور

موجودہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی خدمت میں گذارش کرنے کے بعد کہ وہ خواجہ محمد صفدر صاحب اور دیگر اراکین کے جو ارشادات ہیں ان کے تفصیلاً نوٹ لیں اسکے بعد مجھے مطلع کر دیں ۔ میں چلا گیا یہ آپکو بھی یاد ہے . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب آپ نے مجھے بھی اس معاملہ کے متعلق اطلاع دی تھی ۔

وزیر خزانہ ۔ شاید آپکو یاد ہو میں آپکے حکم کی تعمیل میں اس ہاؤس میں آ گیا تھا ۔ کچھ عرصہ اپنی طبیعت پر جبر کر کے بیٹھا رہا لیکن خرابی طبیعت کے پیش نظر میں چلا گیا ۔ بہر حال یہ ان کا اپنا فیصلہ ہے ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب بنیادی طور پر سیاست میں سنسی خیزی پر یقین رکھتے ہیں ۔ وہ اس ذہنی ساخت کی وجہ سے آج ایسی حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں جن سے sensational politics کی بو نظر آتی ہے ۔ میں مشیر بننے کا دعوے نہیں کر سکتا یہ ان کا اپنا فیصلہ ہے ۔ لیکن یہ بہتر تھا کہ وہ اس ہاؤس میں موجود ہوتے اور وہ تمام باتیں جن کا میں آج تفصیل کے ساتھ جواب دینا چاہتا ہوں وہ خود اپنے کانوں سے سنتے ۔

حضور والا ۔ خواجہ صاحب نے مجھے حیران ہی نہیں بلکہ پریشان کر دیا ہے جب انہوں نے نہایت اعتماد کے ساتھ (میں ''جان بوجھ کر'' ان کے الفاظ استعمال کرنا چاہتا ہوں) جان بوجھ کر غلط اعداد و شمار اس ایوان میں پیش کرنے شروع کر دیئے ۔ انہوں نے جمع تفریق کے اصولوں کو پائمال کرتے ہوئے ایسے اعداد و شمار پیش کر دیئے جس سے خود ایوان کے اندر اور باہر ایک غلط تاثر پیدا کیا گیا ۔ انہوں نے فرمایا (یہ میں نے ریکارڈ سے نقل کیا ہے قرطاس ابیض کے صفحہ ۲ پر یہ

ظاہر کیا گیا ہے کہ آمدنی ۶۷-۱۹۶۶ء کے تخمینہ جات میں ایک ارب ۷۷ کروڑ ۵۵ لاکھ ۸۴ ہزار سے بڑھ کر نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کی رو سے ۱ ارب ۷۸ کروڑ ۲۹ لاکھ ۶۷ ہزار ہو گئی ہے یعنی ۷۳ کروڑ اور تقریباً ۸۳ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے ۔ لیکن اس اضافہ کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ۔ اس صفحہ پر آپ ملاحظہ کریں کہ محاصل میں اخراجات پر ۱ ارب ۷۲ کروڑ ۳۸ لاکھ ۸۰ ہزار کی بجائے ۱ ارب ۶۰ کروڑ ۶۰ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ ظاہر کیا گیا ہے اس طرح محاصل میں تقریباً ۲ کروڑ روپے کی بچت کو بیان کیا گیا ہے ۔ نہ جانے ۷۳ کروڑ ۸۳ لاکھ کہاں سے بنا لیا ہے جو اخراجات میں بچت ہوئی ہے وہ ۲ کروڑ کی نہیں بلکہ ۱۲ کروڑ کی ہے ۔ وہ ساری تقریر میں ۲ کروڑ کی رٹ لگاتے رہے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کسی اور صاحب نے ان کے لئے (جیسے میرے عزیز بھائی چشتی صاحب نے کہا ہے کہ وہ گورکھ دھندے کا کام ہے) سامنے پکی پکائی کھیر رکھ دی ہے ۔ انہوں نے یہ بھی تکلیف گوارا نہیں کی کہ وہ یہ دیکھتے کہ یہ اعداد و شمار جو وہ قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنے والے ہیں کہاں تک درست اور صحیح ہیں ۔ بہر حال میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ ۱۲ کروڑ کی جو بچت ہے وہ ہم نے جیسا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے ترقیاتی اخراجات سے منہا نہیں کی بلکہ غیر ترقیاتی کاموں سے وہ رقم محفوظ کی گئی ہے اور اس کی بچت کی گئی ہے اور یہ رقم جو غیر ترقیاتی سکیموں سے بچت کی گئی ہے یہ رقم ترقیاتی سکیموں پر خرچ کرنے کیلئے نکالی گئی ہے ۔ میں حیران ہوں کہ ایک ایسا تجربہ کار شخص جس نے برسوں اس ایوان میں کام کیا ہو وہ ایک معمولی سی بات کو سمجھنے سے بری طرح قاصر رہا ہو یا ناکام رہا ہو ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ

''افسوس کا مقام ہے کہ extraordinary item کے نیچے ۸ کروڑ روپیہ مختص کیا گیا ہے یہ روپیہ کہاں سے آیا ہے۔''

یہ روپیہ وہ فرماتے ہیں کہ

''سرکاری اراضیات کو بیچ کر حاصل کیا گیا ہے''

انہیں یہ شکوہ ہے۔ یہ رنج ہے اور یہ ناراضگی اور افسوس ہے کہ یہ روپیہ سرکاری اراضیات کو بیچ کر کیوں حاصل کیا گیا ہے۔ حکومت کی یہ سوچی سمجھی پالیسی ہے کہ وہ پراجیکٹ لینڈ کو کاشت کے قابل بنانے کے بعد اس کو کاشتکاروں کے ہاتھ فروخت کر دے اور ان سے وہ خرچ بھی وصول کرے جو اس نے اس پراجیکٹ لینڈ کو قابل کاشت بنانے کے سلسلہ میں صرف کیا ہو۔ اس لئے جب یہ زمین کاشتکاروں کے ہاتھ فروخت کر دی جاتی ہے تو کاشتکار اپنی محنت سے ان زمینوں سے سونا اگلواتے ہیں۔ ملک کی پیداوار میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہ کام اگر حکومت نے کیا ہے تو یہ کام دانائی کا کام ہے۔ یہ کام عقلمندی کا کام ہے یہ کام ملک کی فلاح و بہبود کا کام ہے۔ میں حیران ہوں کہ ہر وہ کام جس سے ملک کو فائدہ پہنچے۔ ہر وہ کام جس سے ملک کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو تو اس پر اگر کسی کو اعتراض ہوتا ہے تو وہ میرے فاضل دوست خواجہ محمد صفدر صاحب کو ہوتا ہے۔ جو وہ بات کرتے ہیں ان کے ساتھی بھی ان سے اتنے متاثر ہیں انہوں نے بھی ان کے ذہن سے سوچنا شروع کر دیا ہے اگر ان کی تقریروں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ بیگم صاحبہ نے جب وہ تقریر فرما رہے تھے مجھے ایک شعر لکھ کر دیا تھا میں کوشش کرتا رہا کہ اس کو یاد رکھوں۔ وہ فرمانے لگیں کہ ان کی کیفیت ایسی ہے۔ ان پر یہ شعر صادق آتا ہے کہ صوبہ میں اگر اندھیرا نہ بھی ہو تو ان کو ذہنی طور پر یہ مناسب ہے کہ ان کو اندھیرا ہی نظر آئے۔:

پوچھو تاروں سے تو کہتے ہیں کہ رات اچھی ہے

اندھیرے کے طالب اس قسم کے لوگ نہ روشنی کے پیروکار ھیں نہ ترقی کے علمبردار ھیں ۔ ان میں شیوہ خدمت ھے ۔ ھمارا نصب العین ملک کو آگے لے جانا ھے ۔ ھمارا مطمع نظر ھے کہ ملک کو صحیح معنوں میں ویلفیر سٹیٹ کی شکل دی جائے ۔ اور اس مقصد کے پیش نظر ھم ، ھمارے ساتھی اور حکومت کے دیگر ارکان شب و روز مصروف ھیں ۔

جناب والا ۔ انہوں نے اور بہت سی باتیں کہی ھیں جن کا میں جلدی جلدی جائزہ لیتا ھوں ۔ انہوں نے ایگریکلچر سیکٹر کے متعلق کہا کہ اس طرف توجہ نہیں دی جا رھی ھے ۔ اس سلسلے میں فاضل قائد ایوان نے جو کچھ پرسوں ارشاد فرمایا ھے میں اس سے زیادہ اس کے متعلق نہ کہہ سکوں گا لیکن صفدر صاحب کی یہ عادت ھے کہ ایوان میں جب دلائل ان کا ساتھ دینا چھوڑ دیں ، حقائق ان کا سہارا نہ بنیں تو وہ اعداد و شمار کے گورکھ دھندے میں سارے ایوان کو الجھا دیتے ھیں اور ادھر اُدھر سے اعداد و شمار پیش کر کے ایک غلط تاثر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ھیں ۔ اس ضمن میں میں یہ عرض کروں گا کہ آپ ایگریکلچر سیکٹر کے متعلق ۵۶ - ۱۹۵۵ء سے لے کر ۶۷ - ۱۹۶۶ء تک کی allocations کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ھوگا کہ اس سلسلے میں کتنی increase ھوئی ھے ۔ ۵۶ - ۱۹۵۵ء میں اس سیکٹر کی allocation ۱۴۶۴۳۵ لاکھ تھی ، ۵۷ - ۱۹۵۶ء میں ۱۱۴۸۷ لاکھ تھی ۔ پھر ۵۸ - ۱۹۵۷ء میں ۷۴۷۴۰ لاکھ تھی اور ۵۹ - ۱۹۵۸ء میں ۷۶۲۲۵ لاکھ تھی ۔ اسی طرح سے اگر آپ ملاحظہ فرماتے چلے جائیں تو آپ کو معلوم ھوگا کہ اس سیکٹر کے لئے ھر سال کہیں دگنی اور کہیں تگنی allocations کی گئی ھیں ۔ جس کا مطلب یہ ھے کہ حکومت کی ھر سال یہ کوشش رھی ھے

کہ ایگریکلچر سیکٹر میں allocation کو گذشتہ سال کی نسبت بڑھایا جائے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت اس ضرورت سے آگاہ ہو چکی ہے کہ اس ملک کو ہم نے کم سے کم عرصہ میں خوراک کے معاملہ میں خود کفیل کرنا ہے ۔ یہ درست ہے پچھلے سال ہمیں ایک ارب روپے کا غلہ باہر سے درآمد کرنا پڑا ۔ چہ جائیکہ حزب اختلاف کے ارکان حکومت کی اس کوشش کو سراہتے اور اس کی داد دیتے کہ حکومت نے بر وقت اقدامات کر کے جو مشکلات چند بین الاقوامی عوامل اور حالات کی وجہ سے ملک میں پیدا ہو گئی تھیں ، اس پر جس ہوشیاری ، چالاکی اور مستعدی سے قابو پایا ہے ، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ اس کی تعریف کرتے ، اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم آج بجا طور پر یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ صوبے بھر میں ایک شخص بھی ، ایک فرد واحد بھی خوراک کی قلت کی وجہ سے نہیں مرا ۔ اگر انتظامیہ کی باگ ڈور اس وقت خواجہ صاحب اور ان کے حواریوں کے ہاتھ میں ہوتی تو صوبے کا جو حشر ہوتا اس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں ، لوگ مرتے ، لوگ برباد ہوتے اور وہی حالات پیدا ہوتے جو پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل ایک زمانے میں بنگال کے صوبے میں پیدا ہوئے تھے ۔ ہمیں فخر ہے اور ہم اس بات پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری حکومت نے ان حالات میں جو کہ ان کے اپنے پیدا کردہ نہ تھے ، اس چستی اور مستعدی سے کام کیا ہے کہ صوبے کے دور دراز علاقوں میں بھی اگر کوئی چیز بآسانی اور معقول قیمتوں پر میسر آ سکتی تھی ، وہ خوراک اور صرف خوراک تھی ۔ لیکن ان کو کون روک سکتا ہے ۔ اگر وہ روشنی کو بھی اندھیرا کہیں تو بھی انہیں کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اس ملک میں آپوزیشن کا ایک special privilege ہے کہ وہ حقائق سے دور ہٹ کر بھی بات

کر سکتے ہیں ، وہ سنی سنائی باتوں پر بھی اپنی تقریروں اور جوش خطابت کی بنیاد رکھ سکتے ہیں ، اس سے انہیں کوئی نہیں روک سکتا لیکن حکومت کے ارکان کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے بیانات کے دوران حقائق سے دور رہیں -

جناب والا - انہوں نے پھر ترقیات کا قصہ چھیڑا اور یہ کہا کہ ترقی تو جتنی ہونی چاہئے تھی ، اتنی نہیں ہو رہی ہے - تو میں آپ کی وساطت سے ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے سلسلے میں پچھلے سال ۱۵۴٫۶۸ کروڑ روپیہ مختص کیا گیا تھا اور امسال یعنی ۶۸ - ۱۹۶۷ء کے لئے ۱۹۷ کروڑ net اور ۲۱۲ کروڑ روپیہ gross مختص کیا گیا ہے اور حساب کے مطابق ، جس میں کہ خواجہ صاحب بری طرح ناکام رہے ہیں اور اس لحاظ سے وہ واقعی صحیح معنوں میں مسلمان ہیں ، اس میں ۳۶٫۹ فی صد کا اضافہ ہوا ہے - معلوم نہیں کہ وہ غور کیوں نہیں کرتے اور وہ اپنے آپ کو اعداد و شمار کے گورکھ دھندے میں مصروف کیوں نہیں رکھتے - جناب والا - اس اطلاع کے فراہم کردینے کے بعد میں آپ سے یہ verdict چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف کے ارکان کا یہ دعویٰ کہ ہم صوبے کے ترقیاتی کاموں پر مناسب مختص نہیں کر رہے ہیں ، کہاں تک درست ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جو اعداد و شمار میں نے پیش کئے ہیں ، اگر ان کو سامنے رکھا جائے تو اس کے علاوہ دوسری کوئی رائے قائم نہیں ہو سکتی کہ حزب اختلاف کے ارکان جان بوجھ کر حکومت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں ، وہ جان بوجھ کر لوگوں میں یہ تاثر پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ یہ حکومت ان کی بھی خواہ نہیں ہے لیکن مجھے اپنے عوام کے شعور پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ ان کی غلط باتوں میں نہیں آئیں گے اور

وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے عوام کے مسائل کو عوام کی سطح پر ہی حل کرنے کی کوشش کی ہے ، عوام جانتی ہے کہ یہ حکومت ان کی اپنی حکومت ہے اور اس حکومت کی طاقت کا راز عوام ہی کی تائید ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت دن رات اسی کوشش میں مصروف ہے کہ عوام کے حالات کو بہتر سے بہتر بنایا جائے ۔

جناب والا ۔ جب مبارکباد کے بے پناہ کلمات اس جانب سے کہے جا رہے تھے تو میرا دل چاہتا تھا کہ ان دوستوں سے کہوں کہ وہ ذرا دم لیں لیکن کسی گوشے سے میرے بھائیوں نے کہ جن کے تعاون کا میں ہمیشہ محتاج رہا ہوں اور آج بھی ہوں ، انہوں نے چند پراونشل سکیموں کا ذکر کیا ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ پراونشل سکیمیں اس قسم کی ہیں کہ ان سے سارے صوبے کو ہی فائدہ پہنچتا ہے اور ان کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا ، ان کے متعلق یہ نہیں کیا جا سکتا کہ ان سے کسی خاص علاقے کو فائدہ پہنچے اور کسی خاص علاقے کو فائدہ نہ پہنچے ۔ در اصل ان کی صوبائی نوعیت اس امر کی ضامن ہے کہ ان کا فائدہ سارے صوبے میں مجموعی طور پر ہوتا ہے ۔ ان میں سے جو بڑی بڑی سکیمیں ہیں ، وہ میں عرض کئے دیتا ہوں ۔

1. Manure and Fertilizer Subsidy ;
2. Subsidy on Seed Distribution ;
3. Acquisition of Plant Protection Material for Ground Operation ;
4. Augmentation of Water Supply in West Pakistan ;
5. Development of Land and Provision of Machinery ;
6. Soil Conservation Projects ;
7. Strengthening of Extension Services and Training of Farmers ;
8. General Investigation of Water Power ;
9. Expanded Consulting Engineering Service for 28 Water Supply and Sewerage Schemes for Major Towns and Cities ;
10. Conservation of Karachi-Hyderabad Super Highways ;

11. Railways ;
12. Restoration of flood damages in West Pakistan ;
13. Malaria Eradication ;
14. Family Planning ;
15. Rural Works Programme.....ten crores.

حضور والا ۔ Rural Works Programme کا ذکر آ گیا ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کیونکہ سپیکر کی حیثیت سے آپ وہ سب کچھ جانتے ہیں جو حکومت کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے اور حزب اختلاف کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے ۔ پچھلے سال اس مد میں پانچ کروڑ روپیہ کی رقم مختص کی گئی تھی ۔ لیکن اس دفعہ اس رقم کو بڑھا کر دس کروڑ تک کر دیا گیا ہے ۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ صدر ایوب اور اس کی حکومت تہیہ کئے بیٹھی ہے کہ وہ دیہاتی عوام جو پہلی حکومتوں میں نظر انداز کر دیئے گئے تھے اور جن کے متعلق آج میرے بھائی رانا پھول خان نے یہ کہا کہ پہلی حکومتوں نے ہمیں تو انسان تک نہ جانا ۔ یہ پہلی حکومت ہے جس نے اس بے جان ، بے بس اور بیچارے مظلوم طبقے کی طرف بھر پور توجہ دی ہے (نعرہ ہائے تحسین) اور کیوں نہ دیتی ؟ یہ آبادی صوبہ کی غالب اکثریت کی آبادی ہے ۔ یہ وہ آبادی ہے جو ملک کے لئے اناج پیدا کرتی ہے ۔ یہ وہ آبادی ہے جو ہمارے دفاع کے لئے نوجوان پیش کرتی ہے ۔ یہ وہ آبادی ہے جو ہر آڑے وقت میں قوم اور ملک کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے سب سے آگے اپنے آپ کو پیش کرتی ہے ۔ آج حکومت نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ جتنا خیال اور جتنی توجہ سوسائٹی اور سماج کے اس طبقے کی طرف دینا چاہتی ہے ، اتنی آج سے پہلے کسی حکومت نے اس شعبہ میں اور سوسائٹی کے اس طبقے کی طرف کبھی نہیں دی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

حضور والا ۔ ایک مسئلہ جو خواجہ صفدر صاحب نے اٹھایا ، وہ Public Dcbt کا مسئلہ ہے اور ان کی اس غلط بحث میں محمود اعظم صاحب فاروقی

بھی اپنے تقدس کے ساتھ شامل ہو گئے ۔ انہوں نے کہا کہ حکومت قرضے لئے جا رہی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ جب یہ حکومت اتنے قرضے لے چکی ہوگی کہ یہ اس قابل نہیں رہے گی کہ وہ ان قرضوں کی اور سود کی ادائیگی کر سکے ۔ میں حیران ہوں حضور والا ۔ (آپ حیران ہوں گے کہ میں بار بار یہ حیرانگی کا لفظ استعمال کرتا ہوں) میں کیا کہوں ؟ کس انداز سے میں اپنے جذبات کا تذکرہ کروں ؟ خدا معلوم وہ کہاں سے یہ اعداد و شمار لاتے ہیں اور کتنی جرأت کے ساتھ اور اعتماد کے ساتھ اور پریس گیلری کی موجودگی میں اور سرکاری افسران کی موجودگی میں اور خود ۔ ۔ ۔ ۔

میاں محمد شفیع— پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب وزیر خزانہ کیوں پریشان ہو رہے ہیں ؟ حساب کتاب کے معاملہ میں حزب اختلاف کے استاد ملک اختر ہیں جو خود حساب کتاب میں فیل ہیں ۔ (قہقہہ)

وزیر خزانہ—خواجہ صفدر صاحب نے کہا اور پھر محمود اعظم صاحب فاروقی نے یوں ادا فرمایا کہ 1961 سے لے کر 1968 تک قرضے میں 440/ فیصد اضافہ ہوا ۔ چونکہ وہ accountant ہیں ، انہوں نے تو اپنا build ' case کرنا ہے ۔ لیکن آخر یہ ایک بہت بڑی تنظیم ہے ۔ جسے حکومت مغربی پاکستان کہتے ہیں ۔ اس کے پاس ایسے افسران موجود ہیں ، ایسے experts موجود ہیں جو بغیر کسی تاخیر کے آپوزیشن کے ان غلط اعداد و شمار کو جانچ کر دیکھ سکتے ہیں ۔ 1961 ایک عجیب و غریب قسم کا سال تھا ۔ اس سال مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو آدھا قرضہ دیا ۔ تو اس لحاظ سے اگر ہم 1961 سے لے کر 1968 تک کے اعداد و شمار لیں تو آپ دیکھیں گے کہ قرضے میں اضافہ 440 فیصد نہیں ہوا بلکہ 211 فیصد ہوا ۔ وہ مولانا ہیں ، دیندار ہیں ۔ انہیں حق پہنچتا ہے کہ وہ حقیقت کو چھپا لیں

کیونکہ ان کا تقدس ان کے آڑے آ جائے گا ۔ ہم تو دنیا دار لوگ ہیں ۔ ہمارے لئے جھوٹ بولنا اور حقائق کو چھپانا قدرے مشکل ہے ۔ لیکن ان کو جو خاص سہولت ہے ، اس کے پیش نظر وہ یہ جسارت کر سکتے ہیں کہ وہ حقائق کو چھپا کر ، مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ اور اسلام کا نام دفعتاً فوقتاً استعمال کرتے ہوئے اس انداز سے غلط اعداد و شمار پیش کر دیں ۔ وہ کر سکتے ہیں ۔ لیکن مجھ جیسا گنہگار انسان یہ جسارت نہیں کر سکتا ۔ جناب والا ۔ ان کے ارشادات کے بر عکس 1961 سے لے کر 1968 تک Public Debt میں جہاں 211 فیصد کا اضافہ ہوا ، وہاں اسی period میں ترقیاتی پروگراموں میں 220 فیصد اضافہ ہوا ۔ بالفاظ دیگر ترقیاتی پروگراموں میں جو اضافہ ہوا ، وہ قرضوں میں اضافہ کے مقابلہ میں 9 فیصد زیادہ ہوا ۔ ترقی آگے جا رہی ہے ۔ جب آپ باہر سے قرضے منگاتے ہیں تو وہ قرضے آپ ترقیاتی پروگراموں میں خرچ کرتے ہیں ۔ اس سے آپ کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے ۔ جیسے یہ فنانس کے لوگ کہتے ہیں ۔

It enables the Government to generate more money.

normally تو ہم generate کا لفظ power کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ بہر حال it generates more money تو یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم more money ' generate کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ غلط تاثر حزب اختلاف کے قائد نے دینے کی کوشش کی ہے کہ 1970 میں تو مغربی پاکستان کی بالکل لٹیا ہی ڈوب جائے گی جب ہمیں سب قرضے دینے پڑیں گے ۔ وہ جان بوجھ کر اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ ہر سال حکومت اصل زر میں سے اور سود میں سے رقم دیتی رہتی ہے ۔ قرضے کی رقم بھی کم ہوتی جاتی ہے اور سود کی

رقم بھی کم ہوتی جاتی ہے ۔ 1970 میں جا کے یکمشت قرضہ ادا کرنے کی نہ کوئی سکیم ہے ، نہ ارادہ ہے اور نہ ایسا کرنا ممکن ہے ۔ لیکن وہ جان بوجھ کر اس ایوان کو گمراہ کرنے کی خاطر یہ اعداد و شمار پیش کرتے ہیں ۔ میں حضور والا ۔ اختصار کے ساتھ عرض کئے دیتا ہوں کہ round about ہمارا قرضہ سات سو کروڑ روپیہ ہے ۔ اس میں غیر ملکی قرضہ ایک سو سات کروڑ روپیہ ہے ۔ باقی قرضہ مرکزی اور نجی قسم کا ہے ۔ اب ایک سو سات کروڑ کا جو غیر ملکی قرضہ ہے ، اس کی break up ایسے ہے کہ تراسی کروڑ روپیہ ریلوے کے ذمہ ہے اور چودہ کروڑ روپیہ واپڈا کے ۔ ریلوے نے جو غیر ملکی قرضہ لیا ہوا ہے حکومت کی وساطت سے اس کے سلسلہ میں وہ اس قابل ہے کہ وہ اصل زر بھی دے رہی ہے اور سود بھی باقاعدگی کے ساتھ دے رہی ہے ۔ اور اس کی economy پر کوئی بوجھ نہیں ہے ۔ اس کی ہمت میں ہے ، اس کی استطاعت میں ہے کہ وہ اس قرضے کو absorb کر سکے اور اس کو repay بھی کر سکے ۔ واپڈا ، جب اس کی سکیمیں مکمل ہو جائیں گی تو وہ نہ صرف اس قابل ہو جائے گا کہ قرضہ واپس لوٹا سکے ، سود ادا کر سکے بلکہ ان سکیموں کی تکمیل کے بعد واپڈا کو بے شمار منافع ہونا شروع ہو جائے گا ۔ چنانچہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ واقعی حکومت ہر سال اصل زر میں سے کچھ رقم اور سود باقاعدگی سے ادا کر رہی ہے ، اس سال حکومت نے قریباً چوالیس کروڑ روپیہ اصل اور سود دونوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں دیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ تو Public Debt کے بارے میں تھا ۔

جناب والا ۔ خواجہ صفدر صاحب نے صدر ایوب کی ایک تقریر کا حوالہ دیا ۔ اور انہوں نے جوش خطابت میں خدا جانے کیا کیا

کہہ دیا ۔ وہ کہتے ہیں کہ وزیر خزانہ کہتا ہے کہ حکومت اس بات کی احتیاط برتتی ہے کہ وہ جب بیرونی ملکوں سے قرضے لیتی ہے تو وہ ایسی شرائط اُن کے ساتھ قبول نہیں کرتی جو ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچائیں ۔ حضور والا ۔ میں اس اعلان کو پھر دہراتا ہوں ۔ اور یہ جو خواجہ صفدر صاحب نے کہا ہے کہ صدر ایوب نے خود اس بات کا اقرار کیا ہے کہ جو بیرونی قرضہ جات آتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Sir, I will be very brief. I know you are tired.

Mr. Speaker : It is alright.

Minister of Finance : I am very sorry, Sir.

۔ ۔ ۔ وہ قرضے political strings کے ساتھ ہوتے ہیں ۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے ۔ اصل الفاظ جو خواجہ صاحب نے صدر ایوب کے متعلق فرمائے ہیں ۔ یہ ہیں ۔

"I would be lacking in frankness, however, if I were to gloss over the fact that political considerations do play a part in foreign aid."

اس میں صدر صاحب نے یہ کہاں کہا ہے کہ ہم جو فارن ایڈ لیتے ہیں اس کے ساتھ political strings ہوتی ہیں ۔ میں زیادہ نہیں کہوں گا صرف اتنا عرض کروں گا کہ اگر ہماری سیاسی شرائط کو قبول کرنے کی عادت ہوتی جیسا کہ ان کے دور میں تھی تو ہمیں بہت سے ممالک سے قرضہ جات آسانی سے مل سکتے ۔ پچھلے چند سالوں سے مرکزی اور بیرونی قرضے حاصل کرنے کے لئے وہ آسانیاں اور آسائشیں میسر نہیں ہیں جو آسانیاں ان کے دور میں تھیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حکومت کبھی ایسا قرضہ نہیں لے گی جس سے اس ملک کی سالمیت کو خطرے میں ڈالا جائے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

نہ جانے انہوں نے کیوں صدر ایوب کی ان باتوں کو اور رنگ پہنا دیا ہے ۔ لیکن وہ اپوزیشن کے لیڈر ہیں وہ سب کچھ کہہ سکتے ہیں ۔

اب جناب والا ۔ میں مولانا صاحب کی طرف آتا ہوں ۔ ان کا ایک اعتراض ہے ۔ اس کا جواب دے دیتا ہوں کہ اکاؤنٹینسی کے ذریعہ رزق کمانے والے شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اعداد و شمار کے سلسلہ میں حقیقت کو چھپائے ۔ فاروقی صاحب نے فرمایا ہے کہ گذشتہ ۶ سالوں میں صنعتی پیداوار میں ۸۰ فیصد اور زرعی پیداوار میں ۱۰ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ حقیقت اس کے برعکس ہے اور اعداد و شمار کی روشنی میں واضح ہو گا کہ یہ اضافہ صنعتی پیداوار میں ۹۳ فیصد اور زرعی پیداوار میں ۲۰ فیصد ہوا ہے ۔ مولانا کے اعداد و شمار غلط ہیں ۔ اور اس طرح Gross National Products میں ۳۳ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ اس کو وہ ترقی محکوس کہتے ہیں ۔ خدا جانے وہ کہاں سے ایسے الفاظ لاتے ہیں ۔ وہ اسی انتظار میں رہتے ہیں کہ وقت آئے ۔ سپیکر صاحب تقریر کے لئے پکاریں اور وہ الفاظ جو کئی دن سے رٹے ہوئے ہوتے ہیں بغیر سوچے سمجھے کہ ان کے استعمال کرنے کا کوئی موقع ہے یا گنجائش ہے یا نہیں استعمال کر دیتے ہیں ۔

ایک محترمہ نے یہ شکایت کی کہ صوبہ کے افسران اپنا اکثر وقت پبلک سے ملنے میں صرف کرتے ہیں کچھ کام نہیں کرتے ان کی ایک بہن کو شکایت ہے کہ افسران تو پبلک کے لئے وقت نہیں دیتے ۔ میں تو یہی کہوں گا کہ ہماری دونوں بہنیں خود فیصلہ کریں کہ ان میں سے کون صحیح ہے ۔ بیگم برلی صاحبہ نے ایک تجویز

پیش کی ہے کہ ہمارا ملک ، قوم اور ہمارا صوبہ تیار ہے کہ وہ ایجوکیشن سیس اپنے آپ پر نافذ کرالے ۔ تا کہ جو عورتوں کی تعلیم کا مسئلہ ہے وہ کسی حد تک حل ہو سکے ۔ میں ان کی اس تجویز کا خیر مقدم کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں اعلان کرتا ہوں کہ عورتوں کی تعلیمی ضرورت اور تعلیمی سیس پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جاتی ہے تا کہ وہ ان کے مسائل پر غور کر کے حکومت کی رہنمائی کرے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے لئے میں یہ نام تجویز کرتا ہوں ۔

محترمہ بیگم اشرف برنی صاحبہ

ڈاکٹر اشرف عباسی صاحبہ

صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ

مسٹر نریجو ۔

سید عنایت علی شاہ ۔

فنانس سیکرٹری ۔ اور

ایجوکیشن سیکرٹری ۔

and Finance Secretary will act as the convenor of the Committee.

اگر یہ کمیٹی حکومت کو یہ سفارش کرے گی کہ ایجوکیشن سیس عورتوں کی تعلیم کو پورا کرنے کے لئے اشد ضروری ہے ۔ اور اس کو حاصل کرنے کے روشن امکانات ہیں تو حکومت ان سفارشات کو عملی جامہ پہنائے گی ۔

ایک معزز ممبر ۔ اور کیا انور عزیز صاحب بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں ۔

وزیر خزانہ - جی ہاں -

Chaudhri Anwar Aziz also —

I apologise, Sir.

چند دوستوں نے یہ شکوہ کیا ہے کہ پس ماندہ علاقوں کو کم رقم دی گئی ہے - حالانکہ حقیقت اس کے بر عکس ہے - میں آج انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر اگلے سال میں ان کی جانب سے یا معزز وزیر برائے قبائیلی علاقہ جات کی جانب سے ان علاقوں کے لئے کوئی سکیم آئی اور وہ سکیم جو طے شدہ اور approved سکیموں کے علاوہ ہو گی تو اس کے لئے میں کچھ بھی کروں روپیہ مہیا کر دوں گا - (نعرہ ہائے تحسین) -

پس ماندہ علاقوں کے لئے جیسا کہ میں نے بجٹ تقریر میں عرض کیا تھا ہمارے صوبائی گورنر صاحب بہت مضطرب ہیں - ان کی خواہش ہے کہ ان علاقوں کی ترقیاتی رفتار کو تیز کیا جائے - یہی وجہ ہے کہ حال ہی میں انہوں نے ہمارے ایک فاضل ساتھی جناب غلام سرور خان صاحب کو قبائلی علاقوں کا منسٹر مقرر کیا ہے - ان کے ذمہ یہ اہم فریضہ سپرد ہوا ہے کہ وہ قبائلی علاقوں کے معاملات کی چھان بین کرکے ان کے ڈویلپمنٹ پروگرام کو Red Tapism کی رکاوٹوں سے بچا کر حکومت کے سامنے پیش کریں - تاکہ ان علاقوں کی ترقی ترقی یافتہ علاقوں کے برابر کم سے کم عرصہ میں ہو سکے - آپ جانتے ہیں کہ کوئٹہ قلات ڈویژن اور قبائلی علاقوں کے لئے بلاک پرووِیژن ۸٫۲۵ کروڑ روپیہ کی کر دی گئی ہے - اس کے بعد میں اختصار کے ساتھ مولانا صاحب کے متعلق عرض کروں گا - میری یہ پختہ رائے ہے کہ جس جماعت سے ان کا تعلق ہے وہ مذہبی جماعت نہیں ہے بلکہ وہ ایک خالص سیاسی جماعت ہے ان کا انداز فکر سیاسی ہے - چنانچہ انہوں نے کل یہ کہا تھا کہ صوبہ میں

پریس آزاد نہیں ۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ جن لوگوں کی detention جاتی ہے ان کو grounds of detention سے مطلع نہیں کیا جاتا ۔ خدا جانے انہوں نے جوش خطابت میں کیا کیا کہا ۔ آخر میں اس ایوان کو شراب خانوں میں لے گئے ۔ وہ کہاں سے چلے اور کہاں لے گئے ۔ خیر یہ بھی انہیں کا حصہ ہے ہم گناہگار کیسے جسارت کر سکتے ہیں ۔ پریس کی آزادی کے متعلق مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ان کا شکوہ یہ ہے کہ حکومت کا پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ گاہے بہ گاہے پریس نوٹس release کرتا ہے ۔ یہ جو ان کا اعتراض ہے تو اس کے متعلق غور کریں کہ ترقی یافتہ ممالک میں جو پریس لاز ہیں ان کے تحت خاص طور پر امریکہ ، یو ۔ کے ۔ اور جرمنی میں اسی قسم کے فرائض ان کا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ ادا کرتا ہے ۔ پریس نوٹس حکومت کا نقطہ نگاہ ہوتا ہے جو پریس کے ذریعہ عوام تک جاتا ہوتا ہے ۔ حکومت کے point of view کو protect کرنے کے لئے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ پریس release کرتا ہے اور یہ practice نہ صرف ایشیائی ممالک میں ہے بلکہ یہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہے ۔ تو آزادی پریس کا جو ذکر یہ کرتے ہیں وہاں ایسا نہیں ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں تھوڑی سی تلخ بات کر دوں ۔ freedom آف پریس کا یہ تصور نہیں ہے کہ عوام جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ پریس میں آجائے ۔ freedom آف پریس کا تصور یہ ہے کہ جو پریس کے Proprietors ہیں ان کو آزادی ہونی چاہئے کہ وہ اپنے پریس کی پالیسی کو کنٹرول کر سکیں ۔ اور وہ کسی چیز کے مخالف بھی ہو سکتے ہیں اور کسی کے حق میں بھی ہو سکتے ہیں ۔ لیکن کوئی حکومت کسی پریس کے Proprietors کو اس امر کی اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ اس انداز سے اپنے پریس کو چلائے کہ ملک کی

آزادی ، ملک کی سالمیت اور ملک کی ترقی کو خطرہ میں ڈالدے ۔ خود امریکہ میں وھاں تو وہ اخبارات سے کہتے ھیں کہ یہ نیوز You should not publish because it is against the sovereign interest and it is against the Security arrangement of the Government. اور یو ۔ کے ۔ میں بھی یہی کہتے ھیں ۔ کوئی حکومت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اندرون ملک ایک Parallel اتھارٹی قائیم کر دی جائے ۔ حکومت کی اتھارٹی سب سے سپریم ھے ۔ اور اس کی یہ اتھارٹی ھے کہ وہ دیکھے کہ کوئی پریس ، کوئی انسٹی ٹیوشن ، کوئی سیاسی جماعت آزادی کے نام پر ایسی کارروائی نہ کر پائے جس سے ملک کی آزادی کو خطرہ لاحق ھو جائے یہ کوئی نئی بات نہیں ھے ۔ ھر ملک میں ھے ۔ ھر جگہ ایسا ھوتا ھے ۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ پریس کی آزادی سے مراد Freedom of the People to get news published according to their desire نہیں ھے ۔

پریس کی آزادی کا مطلب یہ ھے کہ کسی مینجمنٹ یا اخبار کے مالک کو یہ اختیار ھونا چاھئے کہ وہ جو پالیسی چاھے اختیار کرے ۔ ھمیں اس اصول سے اختلاف نہیں ھے لیکن ھم اسے اس اصول کا پابند کرنا چاھتے ھیں کہ یہ اخباروں کا مینجمنٹ ملک میں اور صوبے میں ایسے حالات پیدا نہ کرے جس سے خود لوگوں کی جان و مال کو خطرہ پیدا ھو جائے ۔ یہ ایک سیدھی واضح اور بنیادی بات ھے ۔ کہا گیا ھے کہ ملک میں آزادی پریس مفقود ھو گئی ھے ۔ پریس کا گلا گھونٹ دیا گیا ھے ۔ اب حضور والا آپ کو حیران کرنے کی خاطر نہیں ان کو حیران کرنے کی خاطر یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ پریس کے جو حالات ھیں اگر یہ کوئی قانونی بے قاعدگی کرنا چاھیں تو پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈننس میں کوئی ایسی دفعہ نہیں ھے جس کے تحت حکومت کو یہ اختیار ھو کہ وہ

کسی کے اخبار کے ڈیکلریشن کو منسوخ کر دے اور آج تک ایسا نہیں کیا گیا بلکہ ان دفعات کو تعطل میں رکھا گیا ہے ۔ ایک gentlemen's agreement ہوا جس کے تحت اخبارات کے اڈیٹر خود ہی اپنے کسی اخبار کے خلاف کارروائی کرنا مناسب سمجھے تو کر سکتا ہے ۔ حکومت نے آج تک کسی اخبار کے خلاف کوئی اختیار استعمال نہیں کیا ۔ جناب والا ۔ پریس advice کے متعلق بھی شکوہ کیا گیا ہے اور یہ بھی پریس activity کا جزو بن چکا ہے Advance feature is a common feature of Press activity میں Press advice اگر پاکستان نے ترقی یافتہ ممالک سے کوئی چیز حاصل کر لی ہے تو اس میں کونسا گناہ کیا ہے ۔ اس میں کون سی غلطی اس سے سرزد ہوئی ہے ۔ بہر حال میں اپنے محترم بزرگ قائد ایوان کی بات کو دہراتا ہوں کہ پچھلے چند دنوں کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیجئے ۔ پشاور سے کراچی تک کے اخبارات کا جائزہ لیجئے تو آپ پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی کہ جتنی پبلسٹی یا تشہیر آپوزیشن کے قائدین کی تقریروں کو مل رہی ہے اس کا عشر عشیر حکومتی پارٹی کے اراکین کو نہیں مل رہی ہے ۔ اس سے بڑا ثبوت اس امر کا کہ اس ملک میں پریس آزاد ہے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے ، کوئی پابندی نہیں ہے اور کوئی بندش نہیں ہے اور کیا ہو سکتا ہے ۔ بہر حال وہ سب کچھ کہہ بھی جاتے ہیں اور جو جی میں آتا ہے بیان بھی کر جاتے ہیں اور یہ بھی کہتے رہتے ہیں کہ ہمیں بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ملک میں اور صوبہ میں ایک ہی حزب اختلاف قائم ہے ۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ صوبہ میں رائے عامہ اور پبلک کا ایک طبقہ منظم طور پر حکومت کے خلاف ہے ۔ میں حضور والا یہ عاجزی سے پوچھتا ہوں کہ اس کو کس نے منظم کیا ہے ۔ پریس ہی

نے تو منظم کیا ہے لہذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پریس آزاد ہے اور وہ اس قابل ہے کہ صوبے میں اور ملک میں ایک منظم حکومت کے خلاف رائے عامہ کو منظم کر سکے اور جو جی چاہے وہ حکومت پر تنقید کرے ۔

حضور والا ۔ اب میں آخری کلمات پر آتا ہوں ۔ ہم بجا طور پر کوشش کرتے ہیں کہ اس بجٹ میں جو کچھ چھوٹ دی گئی ہے یا رعایت برتی گئی ہے اسکا تعلق غریب طبقہ سے ہے کوئی ایسی بات نہیں کی گئی جس سے یہ ثابت ہو کہ امیروں کو زیادہ ٹیکس دینے سے معاف کر دیا گیا ہو یا امرا کو اس امر کی اجازت دے دی گئی ہو کہ وہ اپنے لئے زیادہ سہولتیں پیدا کر سکیں ۔ ایسا نہیں کیا گیا بلکہ میں اختصار کے ساتھ عرض کروں گا ۔ لیکن سوشل ویلفیر آرگینائزیشن کی جو رجسٹریشن فیس ہے وہ ہم نے ختم کر دی ہے ۔ تحصیل یونین کونسل کی رجسٹریشن فیس وہ بھی ہم نے معاف کر دی ہے ۔ اس کے بعد ہم نے یہ جو مکانوں پر ٹیکس تھا وہ ہم نے تین سال کے لئے معاف کر دیا ہے ۔ ہم نے کالجوں سکولوں میں فلموں کی برائیوں سے بچنے کے لئے جو اچھے کھیل ہوتے ہیں ان پر ہم نے اینٹرٹینمنٹ ٹیکس معاف کر دیا ہے اور حضور والا shares کے انتقال پر سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح نصف کر دی ہے ۔ اس سے حضور والا اونچے درجے کے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچے گا متوسط اور نچلے درجے کے لوگوں کو اور سوسائٹی کے غریب طبقہ کو فائدہ پہنچے گا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں جو سہولتیں دی گئی ہیں ان کو دیتے وقت عوام کی فلاح و بہبود کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے ۔ حضور والا ۔ اختلافات تو ہوتے ہی رہتے ہیں ۔ انہوں نے ایک موقعہ پر

یہ بھی کہا کہ یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے اور مجھے یاد ہے کہ جب اس معزز ایوان کے اراکین کے ماہانہ الاؤنس پر تنقید کی جا رہی تھی تو شور مچا تھا اور انہوں نے کہا کہ ظلم ہو رہا ہے یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ وہ حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں ۔ انہیں تو ایک دن بھی توفیق نہ ہوئی کہ وہ اس امر کا اعلان کرتے کہ ہم جب تک اس ہاؤس کے ساتھ رہیں گے ہم یہ الاؤنس قبول نہیں کریں گے ۔ دراصل حضور والا ۔ شیخ صاحب بھی وہی کہتے ہیں جو سب کہتے ہیں ہم مصلحتاً ان کا ادب کرتے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ یہ باتیں سننے کے لئے ہیں عمل کرنے کے لئے نہیں ہیں ۔ ان کے کردار کا ذرا جائزہ لیجئے اور پھر جناب والا ۔ جیسے میرے بھائی نے کہا تھا آئیے چند منٹوں کے لئے رکئے اور اس امر کا جائزہ لیجئے کہ جس دور کو یہ واپس لانا چاہتے ہیں اس دور کی کیا achievements ہیں اور اس دور کی کیا achievements ہیں ۔ آبیانہ اور مالیہ میں کمی، وقف کی جائیدادوں پر ٹیکس میں مناسب کمی اور اس دور کی achievements مضبوط ڈیفنس اور اس کا سب سے بڑا ثبوت ۱۹۶۵ء کی جنگ ہے ۔ اگر اس ملک میں سیاسی استحکام نہ ہوتا تو اس کا نقشہ مختلف ہوتا جبکہ بھارت نے پاکستان کی فوج سے کئی گنا طاقتور فوج سے پاکستان پر حملہ کر دیا تھا ۔ جناب والا ۔ اس دور حکومت نے سیاسی استحکام دیا ۔ اس دور نے ترقی کی رفتار کو تیز سے تیز تر کر دیا ۔ میں حزب اختلاف کے اراکین سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ دیانتداری کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو اعلےٰ مقام اس پاکستان کو حاصل ہوا اور میسر ہوا کیا اس کا عشر عشیر بھی ان کے دور میں پاکستان کو میسر تھا ؟ پھر وہ کہتے ہیں کہ کورپشن ہے ۔ بد دیانتی ہے لیکن وہ

تو اس طرح بات کرتے ہیں جیسے یہ وبا سن کے ۱۹۵۸ء بعد ہی اس ملک میں آئی ۔ اعداد و شمار کو اگر سامنے رکھا جائے تو آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جائیگی کہ ان کے زمانے میں بد دیانتی کرنے والوں کو سزا بھی نہیں دیجاتی تھی اور اب ہمارے دور میں بدیانتی کی سخت سزا دی جاتی ہے ۔ میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ اس دور میں بھی بد دیانتی ہے مگر اتنی نہیں جتنی کہ وہ بیان کرتے ہیں اور حضور والا ۔ آپ تمام ممالک کا جائزہ لیں ۔ جن ممالک کی developing economy ہے اور جن ممالک کو روپیہ کی گرانٹیں موصول ہو رہی ہیں وہ نت نئے طریقے بد دیانتی کے نکالتے ہیں لیکن الحمدللہ جس مقدار میں ہمارے ملک میں ترقی ہو رہی ہے اور بیرونی اور اندرونی روپیہ ترقیاتی کاموں پر صرف ہو رہا ہے اس کے مقابلہ میں کورپشن کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہے ۔ چند اخبارات میں چند کورپشن کے cases اگر شائع ہو جائیں تو صوبہ مغربی پاکستان کی ۵ کروڑ کی آبادی ہے اس میں ہر روز لاکھوں transactions ہوتی ہیں تو اگر اس میں اگر چند بد دیانتی کے cases ہو جاتے ہیں تو ان کو اس انداز سے کہنا کہ ہمارے ملک میں کورپشن ہے تو اس سے زیادہ نا انصافی میں تصور نہیں کر سکتا ۔ حضور والا ۔ نہ جانے میں کیا کہنا چاہتا ہوں لیکن میں اپنے بھائیوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اپنے حلقوں کے مسائل کی نسبت نہایت جرات اور عمدگی سے نشاندھی کی ہے ۔ میں حضور والا ۔ آپ کے اونچے مقام کے وسیلے سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت ان کے مسائل پر ہمدردانہ غور کریگی (ہیر۔ہیر) ۔ اس لئے کہ اس پارٹی کا نصب العین عوام کو راحت پہنچانا ہے ۔ اس کا نصب العین عوام کے مسائل کو حل کرنا ہے اس پارٹی کا نصب العین لوگوں کی روز مرہ سہولتوں

میں اضافہ کرنا ہے اور یہ ہم اپنے اوپر احسان نہیں کریں گے بلکہ ہم اپنے فرائض کو ادا کریں گے ان ہدایات کی روشنی میں جو ہمیں فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خان سے اور اس صوبے کے گورنر صاحب سے ملتی رہتی ہیں - سوشل ویلفیئر کے سلسلے میں گداگری کے انسداد کے لئے پہلے ہی حکومت نے انتظامات کر لئے ہوئے ہیں - یہ پہلی حکومت ہے جس نے صوبے میں گداگری کے مرض کو ختم کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہم کچھ عرصہ کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ صوبے سے اس لعنت کو حتمی طور پر ختم کر سکیں - حضور والا - میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا لیکن میں اپنے فرائض میں ناکامی کا مرتکب ہونگا اگر میں آخر میں آپکا صمیم قلب سے شکریہ ادا نہ کروں - جس حوصلے سے جس جرأت سے اور متانت سے اور اعلیٰ ظرفی سے آپ نے میری گذارشات سنیں میں اس کے لئے ایک بار پھر اپکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس امید کے ساتھ بیٹھتا ہوں کہ جو غلط تاثر حزب اختلاف نے صوبے کے عوام میں پیدا کرنیکی کوشش کی ہے وہ تاثر میری ان گذارشات کے بعد انشاء اللہ رفع ہو جائیگا -

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet tomorrow at 8·00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 10.40 p.m.) till 8.00 a.m. on Saturday the 24th June, 1967.

APPENDIX

(Names of Members of the Assembly present in the House at 5.15 p.m on 23-6-1967)

Abdul Qayum, Mr.

Abdul Sattar Khan Mohmand, Khan.

Ahmed Mian Soomro, Mr.

Badshah Khan Mahsood, Major Mir.

Darya Khan Jalbani, Rais Haji.

Ghulam Abbas Bokhari, Diwan Syed.

Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka, Mian.

Imtiaz Ahmed Gill, Chaudhri.

Jafer Ali Shah, Ataliq.

Jamshed Khan Mohmand, Khan.

Mazhar Hussain, Mr.

Muhammad Akhtar, Mian.

Muhammad Ashraf Khan, Sardar.

Muhammad Aslam Jan, Major.

Muhammad Hashim Lassi, Mr.

Muhammad Murad Shah, Haji Syed.

Mumtaz Safdar, Begum.

Nisar Muhammad Khan, Mr.

Sheikh Umar, Nawabzada.

Sher Ali Shah. Syed.

شنبہ - ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. ... Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ أَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ لَنْ يَضُرُّوْكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِنْ يُقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوْا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْأَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔

(پ ۴ ۔ س ۳ ۔ ع ۳ ۔ آیات ۱۱۰ تا ۱۱۲)

مسلمانو! تمہی وہ قومیں اچھی لوگوں میں پیدا ہوئیں تم اُن سب سے بہتر ہو کہ اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو اُن کے لئے بہت اچھا ہوتا ان میں کچھ ایمان والے بھی ہیں اور کثرت سے نافرمان ہیں وہ تمہیں عارضی و خفیف سی تکلیف کے سوا کچھ نقصان نہیں پہونچا سکتے اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہونگے پھر اُن کو کہیں سے بھی مدد نہیں ملے گی۔ یہ جہاں نظر آئیں گے ذلت کی مار ان سے چمٹ رہی ہے۔ سوائے اس کے کہ یہ اللہ اور مسلمانوں کی پناہ میں آجائیں اور یہ لوگ اللہ کے غضب میں گرفتار ہیں اور ناداری اُن سے لپٹ رہی ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر تھے۔ اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کر دیتے تھے۔ یہ اس لئے کہ یہ نافرمان بنے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Mohd Idrees.

FOREIGNERS SERVING UNDER GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

***3981. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the name, date of birth and qualifications of each person in the service of the Government of West Pakistan who is not a citizen of Pakistan ;

(*b*) the names of foreigners in the service of the Government of West Pakistan who were (*i*) retired, (*ii*) removed from service, (*iii*) dismissed and (*iv*) granted leave preparatory to retirement after 15th June 1966 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): *(a)*

Serial No.	Name		Date of birth	Qualifications
1	2		3	4
	HEALTH DEPARTMENT			
1	Dr. Ismail Ahmed Agjee	...	15th June, 1922	M.B., B.S., F.R.C.S., M.S.
2	Dr. (Miss) W.M. Beaby	...	11th October 1908	M.B., B.S.
	RAILWAY BOARD			
3	Mr. K.G. Brown, Superintendent, Watch and Ward.	...	6th December 1912	Not Known.
4	Mr. M. Boorer (Driver)	...	14th December 1908	Qualified Locomotive Driver.
5	Mr. E. Griffith (Driver)	...	1st January 1909	Ditto.

1	2		3	4
6	Mr. D. Ortiger (Driver)	...	5th August 1908	Qualified Locomotive Driver.
7	Mr. D. S. Lee (Foreman)	...	5th November 1909	9th Standard.
8	Mr. Robert Lee (Semi Skilled Wireman)	...	11th November 1940	Junior Cambridge.
9	Mr. G. H. Shean (Senior Chargeman)	...	5th December 1912	5th Standard.
10	Mrs. Wilkinson (Nurse)	...	6th December 1940	7th Standard.
11	Mr. K. Innis (Sister Incharge)	...	28th February 1911	Jr. London County Examination.
12	Mrs. Susan Raza Newton (Nurse)	...	23rd October 1920	Nurse "A" Div. Sr. Midwifery.
	POLICE DEPARTMENT			
13	Mr. R.M. Wall, T. Pk., P.P.M., P.S.P. Additional I.G.P.		30th January 1920	Matric (London).

(b)

Serial No.	Name	Retired	Removed from service	Dismissed	Granted leave preparatory to retirement after 15th June 1966
1	2	3	4	5	6
	HEALTH DEPARTMENT				
1	Miss Q.M.B. Paterson, Nursing Superintendent.	Retired	...	...	...
2	Miss M.F. Mitchel Assistant Nursing Superintendent.	Do	...	...	...
	SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT				
3	Mr. A.E. Gregory, Deputy Secretary.	Retired	...	..	

1	2	3	4	5	6
4	Mr. W.W.L. Rossenrode, Section Officer.	Retired	...	...	...
5	Mrs. C. M. Nicholson, Senior Clerk.	Do	...	...	Granted leave preparatory to retirement.
	POLICE DEPARTMENT				
6	Mr. B.C. Allum, P.S.P., D.I.G. of Police.	Do	...	...	Proceeded on leave preparatory to retirement.
7	Mr. D.E. Webb, Offg., D.S.P.	Do	...	...	Ditto.
	RAILWAY BOARD				
8	Mr. G.F. Neesam, Superintendent, Watch and Ward.	Do	...	...	Ditto.
9	Mr. H. Richardson, Assistant Works Manager (Loco).	Do	...	...	Granted leave preparatory to retirement but his writ petition for retention in service is still pending in the High Court.
10	Mrs. E. Downham, Matron.	Do	...	...	Proceeded on leave preparatory to retirement.

چودھری محمد نواز ۔ یہ جو آپ نے فہرست دی ہے اس میں نمبر ۲ سے ۶ تک جن کے نام ہیں ان کی عمر ۵۵ سے اوپر ہو چکی ہے کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ ان کو extension دی گئی ہے ۔ اگر دی گئی ہے تو کتنے period کی اور اس کے reasons کیا تھے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ معزز ممبر نے جو نمبر ۲ سے ۶ تک اشخاص کے متعلق دریافت کیا ہے ۔ ان میں سے ایک سپرنٹنڈنٹ واچ اینڈ وارڈ ہے اور باقی ڈرائیورز ہیں ۔ وہ سروس میں تھے اس لئے ان کو extension دی گئی ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ میں نے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہے کہ جو extension دی گئی ہے وہ کس basis پر دی گئی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ایک آدمی جس کی صحت اچھی ہو وہ efficient ہو ۔ technical hand ہو تو اس کو extension دے دی جاتی ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ حصہ (بی) میں نمبر ۵ سے ۱۰ تک ایسے افسران ہیں جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ پنشن لے کر چھٹی پر چلے گئے ہیں ۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ انہوں نے خود چھٹی لی ہے یا ان کو مجبوراً چھٹی پر بھیجا گیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ وہ preparatory to retirement چھٹی پر گئے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ کتنے عرصے کی extension دی گئی ہے ۔

Parliamentary Secretary: It is not possible for me to give an answer.

چودھری محمد نواز - حصہ (اے) کی فہرست کے نمبر ۸ پر ایک semi-skilled wire-man کا نام ہے میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس میں کون سی technical quality چھپی ہوئی ہے کیا دوسرا آدمی نہیں ملا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - آپ ان کی تاریخ پیدائش دیکھیں -

چودھری محمد نواز - مجھے تاریخ پیدائش پر اعتراض نہیں - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا اس پوسٹ کے لئے کوئی اور suitable آدمی نہیں ملا تھا -

Parliamentary Secretary : Apparently it looks like that at the moment when this gentleman was accommodated, there must not be any other gentleman of the same standard.

خان اجون خان جدون - جن غیر ملکی لوگوں کو آپ نے ملازمت میں رکھا ہے کیا ان کو کوئی special pay دی جاتی ہے یا local conditions کے مطابق ان کو employ کیا گیا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - آپ مائیک استعمال کریں میں آپ کا سوال سمجھ نہیں سکا -

خان اجون خان جدون - میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ تو اتنی بڑی لسٹ دی گئی ہے جس میں foreigners کے نام بھی ہیں - ان کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی terms and conditions اور pay scales پاکستان کے ملازمین کے مطابق ہیں یا فرق ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - ان کے مطابق ہے -

سید عنایت علی شاہ - حکومت کی عام پالیسی کیا ہے - ایسے لوگوں کو extension کن حالات میں دی جاتی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جو لوگ ایمانداری سے کام کرتے ہیں - جن کی utility ہو اور ان کی مزید ضرورت ہو تو ان کو رکھ لیا جاتا ہے میں آپ سے اس بات پر متفق ہوں کہ ہمارے نوجوان اچھا کام کر سکتے ہیں اور ان کو ایسی technical jobs پر لگایا جا سکتا ہے لیکن میں عرض کروں گا کہ یہ لوگ تقسیم ملک سے پہلے یہاں تھے ان کو تو رہنا تھا لئے بہت کم رکھے گئے ہیں - اچھے آدمی مل جائیں تو رکھ لئے جاتے ہیں -

---

OFFICERS AND SUBORDINATE GOVERNMENT SERVANTS RE-EMPLOYED AFTER RETIREMENT

*3986. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the number of Officers and subordinate Government Servants (*i*) who have been re-employed after their retirement and (*ii*) to whom extension in service has been granted after attaining the age of superannuation since 15th July 1966 ?

	Re-employment
Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill):	29
(*i*) Officers.	
(*ii*) Subordinate Government Servants	20
	Extension Cases
(*i*) Officers	551
(*ii*) Subordinate Government Servants	9086

چودھری محمد نواز - آپ نے حصہ (اے) میں جواب دیا ہے کہ جو افسر ریٹائر ہوگئے ہیں ان کو re-employ کیا ہے - کیا یہ technical hands تھے یا کس basis پر رکھے گئے ہیں - اس طرح دوسرے subordinates کے لئے ترقی کے مواقع مسدود ہو جاتے ہیں -

Parliamentary Secretary : Mr. Speaker, Sir, this is a question which would of course invite many other supplementaries. If you kindly permit me I would like to read from the paper the reasons for retaining these officers, and also re-employment and in cases of granting extension also.

> "Before the Sixth Amendment of Constitution, re-employment after the age of 60 years was not permitted in the case of non-Gazetted Staff. Only those gazetted Government servants, who were considered indispensible on public ground, could be re-employed subject to medical fitness. The final authority for non-gazetted staff was the head of the Attached Department, for Class II Government servants through the Selection Board."

Now, the actual thing starts and I hope the Member would lend his ears to me so that he is satisfied.

> "The policy has been revised as a result of the Sixth Amendment of the Constitution. The policy is based on the decision taken by the Central Government. Re-employment of gazetted Government servants beyond 60 years of age is allowed in rare and exceptional circumstances. Such cases are examined in the Services & General Administration Department. No non-gazetted Government servants can be re-employed beyond the age of 60 years but there is no bar to their being re-employed between 55 to 60 years."

Then, Sir, further on...

> "The main reason for allowing extensions was that en-bloc retirements in any one year were likely to cause administrative vaccum and would also impose heavy financial strain on the Government. This was the reason why the provision for granting an extension was made in the Constitution. If en bloc retirements had been ordered, then everyone would have got gratuity and the refund of G. P. Fund and the financial liability of Government would have run into several crores. The Government had adopted a balanced policy of retiring persons who have declined in efficiency or suffered in reputation. On the other hand, it can retain persons, who fulfil the criterion about physical fitness, mental alertness, efficiency, integrity and general reputation. The competent authority had also to examine the cadre position of the servant to which a Government servant belongs and the interest of administrative efficiency. A decision was also taken that all non-gazetted Government servants should be given a general extension until

30th September 1967, unless a person has suffered in integrity or physical fitness. This is the reason why the number of non-gazetted Government servants is quite large. Presumably this decision was taken because a provision existed in the previous Constitution for retirement of Government servants at the age of 60 years, which was subsequently reduced to 55 years. It was natural that some time should be given to non-gazetted Government servants to replan their future under the changed circumstances. The policy of the Provincial Government about retirement and extension in retirement and extension in retirement is based on the policy laid down by the Central Government."

خان اجون خان جدون - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ نان گزیٹیڈ گورنمنٹ سرونٹس جن کو ۳۰ ستمبر تک ملازمت میں عام توسیع دی گئی ہے یا ان کو straight away extension دیا جا رہا ہے یا straight away پالیسی بنا دی گئی ہے کہ ان کو اس سے آگے توسیع نہیں دی جائیگی -

پارلیمنٹری سیکریٹری - Straight away کوئی پالیسی نہیں بنائی جاتی میرا پھر وہی جواب ہوگا کہ ان کو ملازمت میں توسیع دی جائے گی لیکن ان کے cases پر غور کیا جائیگا اور اگر ہمیں ان کی مزید ضرورت ہوئی تو ان کو توسیع دی جا سکتی ہے لیکن اس کے لئے کوئی واضح وعدہ وعید نہیں کیا جا سکتا - کہ ہم ان کو توسیع دیں گے یا نہیں دیں گے -

Because the case will be re-examined and, of course, the position will be reviewed.

مسٹر سپیکر - آپ کے جواب میں تو یہ نہیں تھا آپ نے کہا ہے کہ non-gazetted کو ۵۵ سے ۶۰ تک توسیع مل جاتی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں نے تو عام توسیع کے بارے میں عرض کیا ہے کہ اس پر ban نہیں تھا عام توسیع دے دیتے ہیں -

Decision was also taken that all non-gazetted Government servants should be given a general extension up to 30th September, 1967, unless a person has suffered any integrity or physical unfitness.

خان اجون خان جدون-جناب میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے مردان کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف فوڈ کو توسیع نہیں دی گئی اور ان کو یہ لکھ کر دے دیا ہے کہ as a matter of policy extension نہیں مل سکتی - ان کو عام توسیع ۳۰ ستمبر تک ملی ہے تو جب گورنمنٹ نے یہ پالیسی وضع کی ہے تو پھر یہ کیوں کہا گیا ہے کہ as a matter آف پالیسی وہ consider نہیں کر سکتے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - کیا اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف فوڈ کو توسیع نہیں ملی تھی ؟

خان اجون خان جدون - ملی تھی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - کیا آپ مزید توسیع کی بات کر رہے ہیں ؟

خان اجون خان جدون - جی ہاں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - تو میں یہ عرض کروں گا کہ جن non-gazetted آفیسرز کو توسیع دینی ضروری سمجھی گئی اور جن کے متعلق یہ سمجھا گیا کہ ان کی ہمیں ضرورت ہے تو ان کو توسیع دی گئی ہے لیکن اگر آپ as a matter آف پالیسی کہیں کہ ان کو توسیع دی جائے یا اگر ان کو توسیع دے دی جائے تو پھر آپ کہیں گے کہ نوجوانوں کو ترقی کا موقع نہیں دے رہے ہیں تو ان تمام چیزوں کو حکومت کو دیکھنا پڑتا ہے اور تمام باتوں کے سوچ بچار کے بعد ہی توسیع دیتے ہیں -

سید عنایت علی شاہ - جناب والا - جدون صاحب کا سوال یہ تھا کہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف فوڈ پشاور کو ۳۰ ستمبر ۱۹۶۸ء تک توسیع ملی ہوئی ہے اس کے بعد انہوں نے توسیع کے لئے درخواست کی تھی لیکن ڈائرکٹر آف فوڈ پشاور نے کہا کہ یہ گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے لیکن آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے - تو کیا یہ پالیسی ہے کہ نان گزیٹیڈ افسران کو ۳۰ ستمبر کے بعد توسیع ملتی ہے یا نہیں ملتی آخر کیا پالیسی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - سوال میں جو کچھ پوچھا گیا ہے اس کے مطابق جواب دیا گیا ہے کہ ہاں ہم توسیع دیں گے لیکن جنرل پالیسی یہ ہے کہ ایسے افسران کو دوبارہ ملازم رکھا جا سکتا ہے -

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ ایسے افسران جنہوں نے اپنی ملازمت کے دوران میں ہزاروں روپے کا غبن کیا اور ان کو screen out کر دیا گیا لیکن اس کے بعد دوبارہ ملازم رکھ لیا گیا تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ان کی افادیت کا بعد میں علم ہوا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - مجھے کسی ایسے case کا علم نہیں ہے فاضل ممبر کو کچھ پتہ ہوگا -

I am prepared to get the case examined but it is a very serious allegation which has been made by the Member ; it is an uncalled for remark.

چودھری محمد نواز - اس ایوان میں بحث ہوئی ہے کہ ۵۰ ہزار روپیہ secret fund سے غبن ہوگیا اور ایک انسپکٹر سی - آئی - ڈی جس کا نام مصطفیٰ خالد ہے اس نے غبن کیا لیکن اس کے بعد اس کو دوبارہ ملازم رکھ لیا گیا -

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) - یہ کل کے سوال میں تھا اور کل سوالات کا وقفہ معطل ہوگیا تھا اور اس کے متعلق کہا گیا تھا کہ یہ ۵ تاریخ کو آئے گا پھر اس پر پوری بحث ہو سکتی ہے -

I think this is the very first question that was fixed yesterday and I think it is coming up before the House on the 5th July as ordered by the Chair.

مسٹر سپیکر - اس سلسلے میں میں ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ جب وقفہ سوالات معطل ہوگیا تھا تو میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ آج کے جو سوالات نہیں آ سکے ہیں وہ پانچ تاریخ کو آئیں گے اور ان محکموں کے متعلق جن کے لئے ہم نے آخری roster رکھا ہے ۲۹ تاریخ مقرر ہے - اور جو roster محکمہ بنیادی جمہوریت کے لئے جاری ہوا تھا وہ یہ تھا کہ محکمہ بنیادی جمہوریت کے جو سوالات ہوں گے وہ ۵ تاریخ کو آئیں گے -

خان اجون خان جدون - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ subordinate services کے جو لوگ ہیں ان کو ۵۵ سے ۶۰ تک دوبارہ ملازم رکھا جا سکتا ہے تو اس میں ۱۹ کو دوبارہ ملازم رکھا گیا ہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جب ۵۵ سے ۶۰ تک توسیع مل سکتی ہے تو ان کو دوبارہ ملازم کیوں رکھا جاتا ہے اگر ان کو ملازمت میں توسیع دی جائے تو ان کو فائدہ ہوسکتا ہے کیا گورنمنٹ اس پالیسی پر غور کرے گی کہ ۵۵ سے ۶۰ کے درمیان جن کو دوبارہ ملازم رکھا جاتا ہے ان کو توسیع دی جایا کرے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب اس میں گذارش یہ ہے کہ فی الحقیقت دوبارہ ملازمت اور توسیع دو مختلف چیزیں ہیں اگر ایک آفیسر

ریٹائر ہو جاتا ہے اور اگر اس کو دوبارہ ملازم رکھا جاتا ہے تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ دوبارہ ملازمت کے دروازے بالکل بند کر دئے جائیں تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ خواہ وہ توسیع ہو یا دوبارہ ملازمت ہو جس طرح سے کوئی دستیاب ہوتا ہے اور ہمیں اس کی ضرورت پڑتی ہے ہم اس آفیسر کو لے لیتے ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے سٹیٹ منٹ میں یہ پڑھا ہے کہ جو افسر ہیں ان کو تو ۶۰ سال کے بعد بھی دوبارہ ملازم رکھا جا سکتا ہے تو نان گزیٹیڈ ملازمین کو ۵۵ اور ۶۰ سال کے درمیان کیوں دوبارہ ملازم رکھا جاتا ہے جن افسروں کو آپ نے ۶۰ سال کے بعد re-employ کیا ہے ان کی تعداد ۹۳ ہے ۔ اور جو subordinate گورنمنٹ سرونٹس ہیں جن کو آپ نے ۵۵ اور ۶۰ سال کے درمیان دوبارہ ملازم رکھا ہے ان کی تعداد ۱۹ ہے تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ افسروں کو آپ ۶۰ سال تک سروس کرنے کی اجازت دینا چاہتے ہیں لیکن subordinate گورنمنٹ سرونٹس نے کیا قصور کیا ہے کہ آپ ان کو ۶۰ سال تک ملازمت نہیں کرنے دیتے ۔ آپ اس پالیسی پر غور کریں اور اسے یکسانیت پر لائیں تو اس سے ان کو فائدہ ہوگا ۔

Parliamentary Secretary : We will re-examine the policy on the lines as have been suggested by my learned friend.

Mr. Speaker : Is not the policy in this regard laid down by the Central Government ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir, but we can, of course, write to the Central Government to re-consider it.

DISTRICT AND SESSIONS JUDGES, ADDITIONAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGES, SENIOR CIVIL JUDGES AND CIVIL JUDGES

*3987. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the total number of (*i*) District and Sessions Judges (*ii*) Additional District and Sessions Judges (*iii*) Senior Civil Judges (*iv*) Additional Senior Civil Judges and Administrative Civil Judges (*v*) Civil Judges 1st Class and (*vi*) Civil Judges II and III Class in the Service of Provincial Government as on 15th July, 1966 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill):

The requisite information is as follows :—

(1) District and Sessions Judges	...	28
(2) Additional District and Sessions Judges	...	32
(3) Senior Civil Judges	...	23
(4) Administrative Civil Judges	...	3
(5) Civil Judges 1st Class	...	26
(6) Civil Judges IInd Class	...	74
(7) Civil Judges IIIrd Class	...	26
(8) Judges Small Causes Court	...	2

چودھری محمد نواز - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ جو لسٹ دی گئی ہے اس میں سیشن جج - ایڈیشنل سیشن جج - سول جج صاحبان کی تعداد ہے اور ڈسٹرکٹ سیشن جج اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان کی تعداد جو ہے وہ ۶۰ ہے اور جیسا کہ دیکھا گیا ہے صوبے میں بہت سے مقدمات ہیں جو ابھی تک زیر تجویز عدالت ہیں تو میں دریافت یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ یہ ضروری خیال نہیں فرماتے کہ اتنے زیادہ مقدمات جو کہ ابھی تک pending ہیں اور اس heavy pendency کے پیش نظر ان جج صاحبان کی تعداد کافی ہے - میرا خیال ہے کہ تعداد کام کے مقابلہ میں کم ہے تو کیا ان کی تعداد کو بڑھانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): As and when necessity arises more posts are created and more officers are appointed for the purpose of disposal. At the present moment I think that is the proper strength.

---

*۳۹۸۸ - چودھری محمد ادریس - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن میرے نشان زدہ سوال ۱۹۸۲ کے جواب جو مورخہ ۲۴-۶-۱۹۶۶ء کو ایوان میں دیا گیا کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) درجہ اول کے ایسے آفیسروں کے نام کیا ہیں جنہوں نے غیر ملکی لڑکیوں سے شادیاں کی ہوئی ہیں خصوصاً ایسے آفیسروں کے نام کیا ہیں جنہوں نے سرکاری ملازمت میں آنیکے بعد شادیاں کی ہیں ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں متذکرہ آفیسروں کی بیگمات کی قومیت کیا ہے ۔

(ج) ایسی شادیوں پر پابندی کونسی تاریخ کو عائد کی گئی اور کیا متذکرہ پابندی کے احکامات کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھی جائیگی ۔

(د) درجہ اول کے ایسے آفیسروں کے نام کیا ہیں جنہوں نے جزو (ج) بالا میں متذکرہ پابندی عائد ہونیکے بعد غیر ملکی لڑکیوں سے شادیاں رچائیں ۔ نیز انکی شادیوں کی تواریخ اور انکی بیگمات کی قومیت کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری استیاز احمد گل) ۔ (الف) (۱) مسٹر سلطان محمود خان ایگزیکٹو انجینیر (۲)

(۲) میاں اصغر علی ڈبلیو - پی - ای - ایس - (درجہ اول) ناظم تعلیمات کراچی -

(۳) ایس مصطفیٰ زیدی تمغہ قائداعظم سی - ایس - پی -

(۴) مسٹر مسعودالروف سی - ایس - پی -

(۵) راؤ اقبال احمد خان پی - سی - ایس - (جوڈیشیل) -

(۶) مسٹر داؤد بیگ ایگزیکٹو انجینئر -

(۷) مسٹر ایم - آر - عارف پرنسپل السٹی ٹیوٹ آف سراسکس گجرات -

(۸) مسٹر جسٹس شوکت علی جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور -

(۹) مسٹر ڈبلیو - اے - شیخ وائس چیئرمین ریلوے بورڈ لاہور -

(۱۰) مسٹر ای - ایم - حسن سپرنٹنڈنٹ والٹن ٹریننگ سکول لاہور -

(۱۱) مسٹر ای - ایم - شیخ ڈپٹی چیف کمرشل مینجر ریلوے لاہور -

(۱۲) ڈاکٹر ایس - ایس - عالم ریڈیالوجسٹ میو ہسپتال لاہور -

(۱۳) ڈاکٹر اے - اے - عزیز سپرنٹنڈنٹ مینٹل ہسپتال لاہور -

(۱۴) ڈاکٹر بلیغ‌الرحمان فزیشن ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی -

(۱۵) ڈاکٹر فتح محمد خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروس خیر پور ۔

(۱۶) مسٹر سعید عثمان ملک پروفیسر پولیٹیکل سائنس ۔ سوائے مسٹر ایم ۔ آر ۔ عارف مسٹر جسٹس شوکت علی ڈاکٹر ایس ۔ ایس ۔ عالم اور ڈاکٹر اے ۔ اے ۔ عزیز کے تمام افسران نے سرکاری ملازمت میں شامل ہونے کے بعد شادیاں کی ہیں ۔

(ب) (۱) برطانوی ۔

(۲) برطانوی ۔

(۳) مغربی جرمنی ۔

(۴) مغربی جرمنی ۔

(۵) بھارتی ۔

(۶) برطانوی ۔

(۷) جاپانی ۔

(۸) جرمن ۔

(۹) سویڈش
(۱۰) برطانوی
(۱۱) مغربی جرمنی
} وہ اب پاکستانی شہریت اختیار کر چکی ہیں ۔

(۱۲) برطانوی ۔

(۱۳) برطانوی ۔

(۱۴) برطانوی -

(۱۵) برطانوی -

(۱۶) برطانوی -

(ج) ۱۶ اگست ۱۹۶۳ء مغربی پاکستان سرکاری ملازمین (غیر ملکیوں سے شادیوں پر پابندی) کے قواعد ۱۹۶۳ء کی نقل ایوان کے روبرو پیش ہے - *

(د) راؤ اقبال احمد خان پی - سی - ایس - سول جج نے حکومت سے منظوری ماقبل حاصل کرنے کے بعد ۲۳-۳-۱۹۶۶ء کو ایک بھارتی لڑکی سے شادی کی -

---

P.C.S. OFFICERS POSTED IN BOARD OF REVENUE FOR MORE THAN THREE YEARS

*3996. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration please refer to answer to my starred question No. 3483 laid on the Table of the House on 6th July 1966 and state the reasons and circumstances under which Mr. Akhter Islam Ehsan, P.C.S. was not transferred after the completion of his tenure on the post held by him since 18th July, 1960 alongwith the house address and date of birth of the said Officer ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Mr. Akhter Islam Ehsan, P. C. S., was not transferred from the post of Deputy Secretary, (Floods and Unification), Board of Revenue, West Pakistan, in the public interest.

He is residing at 102-Upper Mall, Lahore and his date of birth is 23rd November, 1914.

---

*۴۱۵۲ چودھری محمد نواز - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

*Please see Appendix I at the end.

(الف) صوبہ میں ایسے صنعتی اداروں کی تعداد کیا ہے ۔ جو کہ ورک مین کمپنسیشن انشورنس سکیم کے تحت چل رہے ہیں ۔

(ب) سالہائے ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۵ء کے دوران صوبہ میں فیکٹریوں کے اندر حادثات سے دوچار ہونے والے کاریگروں کی تعداد کتنی ہے ۔

(ج) فیکٹریوں کے مالکان نے مذکورہ کاریگروں کو معاوضہ کے محور پر کل کتنی رقم ادا کی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) ۔ (الف) محکمہ محنت کے تحت کسی ایسی سکیم کا اجرا نہیں کیا گیا جسے قانون معاوضہ کاریگران انشورنس سکیم کہتے ہوں ۔ البتہ قانون معاوضہ کاریگران مجریہ ۱۹۲۳ء کے تحت کاریگروں کو حادثے کی صورت میں معاوضہ کی ادائیگی کی جاتی ہے ۔

(ب) حادثات کی مطلوبہ تعداد حسب ذیل ہے :—

دوران سال	تعداد حادثات
(۱) ۱۹۶۲	۵۱۲۳
(۲) ۱۹۶۳	۵۸۷۵
(۳) ۱۹۶۴	۶۰۲۲
(۴) ۱۹۶۵	۷۶۴۸

(ج) معاوضہ کی رقم کی تفصیل جو قانون معاوضہ کاریگران ۱۹۲۳ء کے تحت مالکان کارخانہ جات نے متعلقہ کاریگروں کو ادا کی ۔

تعداد کاریگران یا انکی موت واقع ہونے پر ان کے لواحقین کی تعداد جن کو معاوضہ دیا گیا	دوران سال	رقم
۲۸۷۳	۱۹۶۲	۳،۶۶،۸۴،۶۸۹ روپے
۴۲۸۱	۱۹۶۳	۵،۱۶،۰۶۳،۷۶ روپے
۶۳۲۲	۱۹۶۴	۲۶،۳۰،۷۱،۰۴۰۱روپے
		کراچی ریجن کی رقم
		اس میں شامل نہیں ۔
۳۴۶۰	۱۹۶۵	۸،۸۶،۸۵،۰۶۱۷ روپے

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ جواب کے حصہ (ب) میں ۱۹۶۲ء - ۱۹۶۳ء - ۱۹۶۴ء - ۱۹۶۵ء کے حادثات کی تفصیل دی گئی ہے جو کہ بالترتیب ۵۱۲۳ - ۵۸۷۵ - ۶۰۲۲ اور ۷۶۴۸ ہے اور حصہ (ج) میں معاوضہ کی رقم کی تفصیل جو قانون معاوضہ کاریگران ۱۹۲۳ء کے تحت مالکان کارخانہ جات نے متعلقہ کاریگروں کو ادا کی وہ بھی دی ہوئی ہے ۔ تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تقریباً نصف لوگوں کو معاوضہ دیا گیا ہے اور باقی ماندہ نصف لوگ جو حادثات کا شکار ہوئے ہیں ان کو معاوضہ کیوں نہیں دیا گیا ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ بعض cases میں معاوضہ اس

لئے نہیں دیا گیا کہ متعلقہ لوگوں نے اس کے لئے درخواست نہیں کی تھی اور دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انتظامیہ نے معاوضہ کے سلسلہ میں ممکن ہے کہ اتفاق نہ کیا ہو اور یہ کہا ہو کہ وہ معاوضہ کے مستحق نہیں ہیں ۔

ملک سیف اللہ خان ۔ کیا حکومت Workman Compensation Insurance Scheme پر غور کر رہی ہے کہ کارخانہ میں کام کرنے والے مزدوروں کو معقول معاوضہ حادثات کی صورت میں ادا کیا جائے ؟

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ شاید فاضل ممبر نے سوال کا جواب غور سے نہیں سنا ۔ محکمہ محنت کے تحت کسی ایسی سکیم جسے قانون معاوضہ کاریگران انشورنس سکیم کہتے ہیں کا اجرأ نہیں کیا گیا ۔ یہ چیز جواب میں واضح طور پر کہی گئی ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ یہ جو مزدور کوئلے کی کانوں میں کام کرتے ہیں ان کی اکثر موتیں ہو جاتی ہیں تو کیا حکومت نے ان کے پسماندگان کے لئے کوئی معاوضہ دینے کا طریقہ کار اختیار کیا ہے یا نہیں ؟

وزیر محنت ۔ وہاں ایسے cases میں تمام مزدوروں یا ان کے وارثوں کو معاوضہ دیا جاتا ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب وزیر صاحب نے شاہ صاحب (سید عنایت علی شاہ) کے سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ کافی لوگوں کو معاوضہ دیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ فرمایا تھا کہ بعض لوگوں نے معاوضے کے لئے درخواستیں نہیں دیں ۔ کیا میں جناب وزیر محنت سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا وہ ایسی کوئی مشینری حرکت میں لائیں گے جو کارخانوں سے معلومات فراہم کرے کہ کہیں بے انصافی تو نہیں

ہوئی اور اگر کسی مزدور کی بیوہ نے معاوضہ کے لئے درخواستیں دیں تو وہ کہیں گم تو نہیں ہو گئیں تو کیا حکومت اس معاملہ میں دلچسپی لے کر اس ایوان کو یہ یقین دھانی کرائے گی کہ اس معاملہ کی مکمل طور پر چھان بین کی جائے گی ؟

وزیر محنت - ہم نے اس سلسلہ میں افسران مقرر کئے ہیں جو کہ حادثات کی صورت میں تمام معاملہ کی چھان بین کر کے اطلاع دیتے ہیں اور جن مزدوروں کو حادثات پیش آئیں اور وہ لاچار ہو جائیں اور مزید ملازمت نہ کر سکیں تو ان کو معاوضہ دیا جاتا ہے - محکمہ محنت کے افسران ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ وہ مزدوران جن کو حادثات پیش آ جائیں اور ان کو گزند پہنچا ہو تو ان کو ان کا جائز معاوضہ دیا جائے -

چودھری محمد نواز - کیا جناب وزیر محنت یہ فرمائیں گے کہ جس وقت کسی مزدور کا حادثہ ہو جائے تو وہ اس کی وجہ سے زخمی ہو جاتا ہے اور وہ ایک طویل عرصے کے لئے علاج کے لئے ہسپتال میں پڑا رہتا ہے وہاں اس کی بیماری کی وجہ سے اخراجات ہوتے ہیں تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اخراجات کون برداشت کرتا ہے ؟

وزیر محنت - جناب والا - موجودہ قانون کے تحت اس کی بیماری کے اخراجات کے لئے کوئی ایسی دفعہ موجود نہیں ہے - پوزیشن اس طرح ہے اور انفرادی طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو مالکان کارخانہ جات اپنے مزدوروں کے بارے میں ہمدردانہ رویہ رکھتے ہیں وہ ان کے علاج کے لئے مناسب رقم مہیا کر دیتے ہیں اور ان کا علاج بھی کراتے ہیں لیکن قانونی طور پر کوئی ایسی دفعہ جیسے کہ پہلے عرض کیا گیا

ہے موجود نہیں ہے کہ حکومت کی طرف سے ان کو مجبور کیا جا سکے کہ وہ ان کا علاج کریں اور اس کے لئے مناسب رقم فراہم کریں لیکن چونکہ حکومت کی طرف سے ان کا جائز معاوضہ دیا جاتا ہے تو اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ ان کے علاج کے لئے مناسب رقم فراہم کر دی گئی ہے ۔

میجر ملک محمد علی ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ کارخانہ جات میں مزدوروں کو بسا اوقات حادثات پیش آتے ہیں اور جو معاوضہ کی صورت ہے اس کے بارے میں وزیر موصوف صاحب نے فرما دیا ہے ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اس مرحلہ پر قانون معاوضہ کاریگران انشورنس سکیم کو پیش نظر رکھیں گے ؟

وزیر محنت ۔ ہم نے حال ہی میں مزدوروں کے تحفظ کے لئے ایک ادارہ قائم کیا ہے اس کا نفاذ کپڑے کے کارخانوں پر ہو چکا ہے اور آہستہ آہستہ ہم اس کا نفاذ دوسرے صنعتی اداروں میں بھی کریں گے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ادارے کے تحت مفید کام ہو گا جس میں مزدوروں کی بہتری ہو گی اور میرا خیال ہے کہ اس سے معزز ممبر کا منشا کافی حد تک پورا ہو سکے گا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ بعض اوقات حادثات اتفاقیہ طور پر ہو جاتے ہیں اور مزدور بیچاروں کو معاوضہ دینے کا سوال درپیش ہوتا ہے تو بعض مزدور ایسے بھی ہیں جن کو یا ان کے ورثا کو ابھی تک معاوضہ کی رقم ادا نہیں کی گئی اور جواب میں معاوضات کی تفصیل بھی دی گئی ہے تو جن کو ابھی معاوضہ نہیں دیا گیا ان کے بارے میں آپ کا کیا طریق کار ہو گا ۔

وزیر محنت - میں نے اس کا جواب پہلے ہی دے دیا ہے -

MAKING RECRUITMENT OF LABOUR OFFICERS REGIONALWISE

*4214. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Labour be pleased to state whether it is a fact that the recruitment of Labour Officers is not made regionwise inspite of the fact that in December, 1961 it was decided by Government that in future the recruitment would be made region-wise ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) : Promotions and recruitments are two distinct modes of making appointments. The promotion to the post of a Labour Officer is made from within a Region, whereas recruitment is made from within the Zone. Promotions are made by the Directorate of Labour Welfare and the recruitment is made by the Public Service Commission. Promotions have by and large been made on Regional basis. And by now even the regional cadres have been formed and excesses and shortages equalized as far as possible. As regards direct recruitment on Zonal basis, pending appointment by Public Service Commission, *ad hoc* appointments have been made by the Directorate of Labour Welfare. In these *ad hoc* appointments, an effort was made to stick as close to the Zonal share as possible. When the selection by the Public Service Commission has been finalised on Zonal basis, the *ad hoc* appointees will make way in favour of appointees selected by the Commission.

Minister for Labour and Jails (Malik Allah Yar Khan) : May I explain a little further in answer to this question.

In fact by the end of 1965 the Government had placed a ban on *ad hoc* appointments. Since 1965 no *ad hoc* appointments are being made.

All cases of fresh appointments are referred to the Public Service Commission and the Public Service Commission make the appointments, and they send the successful candidates to the various departments.

EMPLOYEES OF THE LAHORE OMNIBUS SERVICE

*5236. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) the number and names of the employees of the Lahore Omni-

bus Service who were (*i*) suspended, (*ii*) dismissed, (*iii*) discharged and (*iv*) re-instated during the period from 1st January 1966 to 31st December 1966;

(*b*) whether any charge-sheets were served on the employees mentioned in (*a*) above; if not, the reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) The number of the Lahore Omnibus Service, employees who were;

(*i*)	Suspended	...	301
(*ii*)	Dismissed	...	632
(*iii*)	Discharged	...	142
(*iv*)	Re-instated	...	217

During the period from 1-1-66 to 21-12-1966, the names of the employees under serial No. (i) to (iv) as mentioned above are given in the Appendix 'A', 'B', 'C' attached.*

(*b*) Charge sheets were issued to all the 632 employees mentioned in Appendix 'B' who were dismissed from the service, in accordance with the Road Transport Workers/Workmen Ordinance-1961. 142 employees mentioned in Appendix "C" who were discharged from service during probation period were not served with charge sheets as no charge sheet is required under the terms and conditions of their appointment orders.

VIOLATING THE PUNJAB FACTORIES RULES BY FACTORY OWNERS

*5243. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Minister of Labour be pleased to state:—

(*a*) the number of factory owners in the Province reported to have violated the Punjab Factories Rules during the years 1965 and 1966;

(*b*) the number of those among them who were prosecuted for breach of the above-mentioned Rules;

(*c*) the reasons for not taking any action against others, if any?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din): (*a*) Nil.

(*b*) Nil.

Please see Appendix II at the end.

(c) Not applicable.

Punjab Factories Rules, 1936 are not applicable in the Province since 1962.

REFUGEES FROM INDIA IN QUETTA-PISHIN

*5344. **Mian Saifullah Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state whether persons including refugees from India having settled permanently in Quetta-Pishin on or after Independence are treated at par with the native residents of that area in the matter of recruitment to services, admissions to Medical and Engineering Colleges of the Province and grant of scholarships, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): No Special concessions admissible to the people of Under-Developed Areas (including concession of admission to educational Institutes) are extended to the Quetta-Pishin area in the following orders of preference :—

(1) to persons belonging to one of the recognised tribes of the Under-Developed Areas ;

(2) to persons whose parents were permanently settled in the Under-Developed Areas before 14th August 1947 ;

(3) to persons domiciled in the Under-Developed Areas since 14th August 1947.

The reason is that persons belonging to the recognised tribes of these Under-Developed Areas are not in a position to compete with the persons who came as refugees from India and were educated there from more advanced aducational Institutions. It was apprehended that such persons would take advantage of the special concessions granted to the Under-Developed Areas which were in fact meant for the original residents of the area.

میاں سیف اللہ خان - کیا یہ درست نہیں کہ سابقہ پنجاب سندھ اور فرنٹیئر کے لوگ جو وہاں جا کر رہ رہے ہیں ان کی سابقہ جگہوں پر ان کے کوئی حقوق نہیں رہے ساتھ ہی انہیں کوئٹہ میں دوسرے درجہ کی شہریت دی جاتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس تمام بات کا جواب میں نے تفصیل سے دیا تھا - فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے دوبارہ عرض کرتا ہوں - یہ سوال کئی بار زیر غور آیا ہے اب اس پر دوبارہ غور کیا گیا ہے - آخر میں یہی فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ وہ پسماندہ علاقے ہیں اس لئے انہیں کچھ رعائتیں دینی چاہئیں - کیونکہ وہ دوسروں کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتے - وہ پسماندہ علاقے ہیں اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکیں - البتہ وہاں کے جو پہلے رہنے والے تھے ان کو رعایات دی جاتی ہیں - اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ بطور پالیسی ہے تاکہ ان پسماندہ لوگوں کو اپنے برابر لایا جا سکے - اس کے لئے ہم انہیں یہ رعایت دیتے ہیں -

میاں سیف اللہ خان - عرض یہ ہے کہ اگر آپ دیہات اور شہر میں فرق کریں تو بہتر ہے - مگر وہاں کوئٹہ کے شہریوں میں ایسے لوگ ہیں جن کے پردادا وہاں آئے تھے وہ تین پشتوں سے وہاں رہ رہے ہیں - مگر ان کو حقوق حاصل نہیں ہیں - انہیں دوسرے درجہ کی شہریت دی جا رہی ہے - اگر آپ دیہات اور شہر کا فرق کریں تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں - مگر آپ تو شہر کے اندر خواہ مخواہ بیچ میں لکیر ڈالتے ہیں - یہ ون یونٹ کا مقصد نہیں تھا - میری درخواست ہے کہ آپ اس پر غور کریں -

Minister of Law : Sir, we would look into this matter.

---

*۵۵۵۰ - چودھری عید محمد - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صوبے میں ایسے سابق فوجیوں کا ایک سروے کیا ہے جو بیروزگار ہیں اگر ایسا ہو تو اس کا نتیجہ کیا نکلا اور کس وقت تک ایسے سابق فوجیوں کو مناسب روزگار مہیا کر دیا جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) - مغربی پاکستان میں سابق بے روزگار فوجیوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے - اس جائزہ کا مقصد ان بیروزگار فوجیوں کی تعداد کے علاوہ ایسے کام کی نوعیت بھی متعین کرنا ہے جن کی ان کو ضرورت ہے -

(۱) تمام سابقہ فوجی جو ملازمت کے متلاشی ہیں دفتر روزگار میں ملازمت کے لئے اپنا نام درج کرا سکتے ہیں فوج کی ملازمت ختم کرتے وقت ہر فوجی کو یہ بتلا دیا جاتا ہے کہ نوکری کے خواہش مند دفتر روزگار سے رجوع کریں -

(۲) یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ کب تک ان سابقہ فوجیوں کو ملازمت دلائی جا سکے گی البتہ حکومت نے سرکاری محکموں کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ بھرتی کرتے وقت سابقہ فوجیوں کو ترجیح دی جائے - اور اسی قسم کی ہدایات پرائیویٹ محکموں/اداروں کو بھی جاری کی جا رہی ہیں -

چودھری محمد نواز - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب کی پہلی لائین میں کہا ہے کہ سابقہ بے روزگار فوجیوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے انہوں نے کب سے یہ جائزہ لینا شروع کیا ہے ؟

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan): I think Sir the survey is being conducted for the last six months. We have not yet received the figures, but I hope Sir that within a couple of months, we will be able to collect all the information throughout West Pakistan.

میجر ملک محمد علی - جناب والا - میں وزیر موصوف کی

خدمت میں گذارش کرنا چاهتا هوں که ان کو محکموں سے ملازمتیں ایک خاص طریق سے حاصل کی جاتی هیں اور وہ طریقه وزیر موصوف سے چھپا هوا نہیں هے ۔ سابقه فوجیوں کی qualification صرف driving هوتی هے ۔ اور یه ایسی خوبی نہیں که صرف محکمه کو هدایات جاری کر دینے سے ان کی مدد هو سکے ۔ ان کے لئے موثر تجویز زیر عمل لانی چاهئے ۔

وزیر محنت ۔ جواب سے ظاهر هے که تمام سرکاری محکموں اور نیم سرکاری محکموں کو هدایات جاری کر دی گئی هیں که وہ ملازمتوں میں بھرتی کرتے وقت سابقه فوجیوں کو ترجیح دیں خواہ وہ کسی کام میں مہارت رکھتے هوں یا نه رکھتے هوں ۔ اور یه ادارے ان ملازمتوں میں جن کے لئے وہ موزوں هوں ترجیح دیتے هیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا جناب وزیر محنت یه فرمائیں گے که کیا کوئی ایسا طریق کار موجود هے جس کے مطابق گورنمنٹ کارخانه داروں کو یه هدایات جاری کریں که وہ سابقه فوجیوں کو ملازمتیں دیں پھر ان سے حساب لیا جائے که انہوں نے کتنے فوجیوں کو ملازمت دی هے ۔ یا کیا گورنمنٹ کے پاس کوئی ایسا ریکارڈ هے ۔ جس سے یه معلوم هو سکے که انہوں نے هر سال کے دوران کتنے سابقه فوجیوں کو ملازمت دلائی ۔

وزیر محنت ۔ اس ضمن میں فی‌الحال همارے پاس اعداد و شمار موجود نہیں ۔ لیکن جیسا که اس سوال کے جواب میں عرض کیا گیا هے حکومت نے حال هی میں سابقه فوجیوں کے اعداد و شمار کے بارہ میں ایک survey شروع کیا هے ۔ اس کے بعد صحیح طور پر اندازہ هو سکے گا که اس وقت کتنے سابقه فوجی بے روزگار هیں اور کتنے سابقه

فوجیوں کو ملازمت مل چکی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ سابقہ فوجیوں کا طبقہ جو بے روزگار ہے بہت ہی محدود ہے کیا آپ نے یہ محسوس نہیں کیا کہ آپ ان کے بارہ میں اعداد و شمار تیار کرنے اور بہم پہنچانے میں ناکام ہوئے ہیں ۔ ویسے چودھری محمد سرور خان صاحب نے آپ سے سوال کیا تھا کہ کارخانہ داروں کو اس بارہ میں ہدایات جاری کریں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ کارخانہ داروں کو ہدایات دیتے ہیں یا ہدایات لیتے ہیں ان دونوں میں سے کون سی بات درست ہے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ ہم کارخانہ داروں کو ہدایات دے ہی نہیں سکتے کیونکہ وہ حکومت کے ماتحت نہیں ہیں ۔ ہم صرف ان سے اس بارہ میں تعاون کی درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ سابقہ فوجیوں کو ملازمتیں دیں ۔ جہاں تک سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کا تعلق ہے انہیں ہم ہدایات جاری کرتے ہیں کہ وہ ہر ممکن کوشش کریں کہ سابقہ فوجیوں کو ملازمتیں دینے میں ترجیح دی جائے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا جناب وزیر محنت ان اداروں کو جنہیں انہوں نے ہدایات جاری کی ہیں کہ سابقہ فوجیوں کو ملازمتیں دینے میں ترجیح دیں ۔ کیا وہ انہیں یہ ڈائریکشن بھیجنا مناسب خیال کرتے ہیں کہ وہ حکومت کو مطلع کیا کریں کہ انہوں نے کتنے سابقہ فوجیوں کو ملازمت دی ہے ؟ ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اگر معزز ایوان کی یہ خواہش ہے تو ہم آئندہ ان اداروں سے اس بارے میں بھی اعداد و شمار طلب کر لیا کریں گے ۔

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - جواب میں کہا گیا ہے کہ بے روزگار فوجیوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے جائزہ لیا جا رہا ہے - میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ جائزہ کب سے لیا جا رہا ہے ؟

وزیر محنت - چھ ماہ سے -

Mr. Speaker : Next question.

INVESTIGATION INTO THE CASE OF EMBEZZLEMENT

*5673. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration please refer to page 21, Serial No. 13 of Annexure in the Government of West Pakistan, Commercial Accounts, 1963-64 and the Audit Report thereon and state whether investigation into the case of embezzlement of Rs. 1,37,996 has since been completed ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The investigation of this case was completed by the Anti-Corruption Establishment on 31-12-1965, which disclosed misappropriation of Rs. 7,560.83 by Mr. Khair Muhammad Suhag, Head Clerk, Office of the Agricultural Engineer, Khairpur. Thereafter the matter was put up to the Divisional Anti-Corruption Committee, Khairpur, which decided on 4-5-66 that the accused official be prosecuted in a court of law. Sanction for his prosecution was accorded by the Director of Agriculture, Hyderabad, in June, 1966, and the case was put in the court of the Special Judge-cum-Enquiry Officer, Anti-Corruption, Hyderabad, on 12-7-66. It is still pending trial in that court.

The amount involved as given in the Government of West Pakistan Commercial Accounts 1963-64 and the Audit Report thereon is Rs. 13796/- and not Rs. 137,996/- as shown in the question.

CASE OF MISAPPROPRIATION OF CASH

*5679. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration please refer to the case of misappropriation of cash pointed out at Serial No. 15, page 21 of the Government of West Pakistan Commercial Accounts, 1963-64 and Audit Report thereon and state :-

(*a*) the name and location of the office where the cash was misappropriated ;

(*b*) the present stage of the case with the Anti-Corruption ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) The cash was misappropriated in the office of the Assistant Agricultural Engineer, Nawabshah.

(*b*) The investigation in this case was completed by the Anti-Corruption Establishment in December, 1965. Thereafter the case was put up to the District Anti-Corruption Committee, Nawabshah, which decided in Februray, 1966, that the accused official be prosecuted in a court of law. Sanction for his prosecution was accorded by the Superintending Engineer, Agriculture, Tando Jam, in March, 1966, and the challan was finally put in the court of the Special Judge-cum-Enquiry Officer, Anti-Corruption, Hyderabad, in April, 1966. The case is still pending trial in that court.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ ان کو اس سوال کا جواب دیتے وقت یہ احساس ہوا تھا کہ جو خرد برد کے الزامات ہیں یہ سال ۱۹۶۳ء سے متعلق تھے ۔ لیکن ان کا چالان تین سال کے بعد عدالت میں پیش کیا گیا۔ اتنی تاخیر سے ملزمان کے بچ نکلنے کے امکانات نہیں بڑھ جاتے ہیں اور کیا یہی محکمہ متعلقہ کی کارگزاری ہے ؟

Minister for Law: It does take some time to collect all the documentary evidence but since most of the cases happen to be based on misappropriation charges or based on documentary evidence, I think the delay does not make any difference ; the conviction does take place in spite of the delay.

---

*۵۶۸۹ ۔ میاں سیف اللہ خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ : ۔

(الف) ۳۰-۶-۱۹۶۶ء تک کتنے ٹرکوں، بسوں، کاروں ، موٹر رکشاؤں،

موٹر سائیکلوں اور دوسری گاڑیوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے جن کا اندراج کراچی رجسٹریشن نمبرز کے تحت کیا گیا ہے ۔

(ب) متذکرہ سڑکوں اور بسوں کے علیحدہ علیحدہ ماڈل تیار کرنے والی کمپنی اور تیار ہونے کے سال کیا ہیں ۔

(ج) متذکرہ بالا بسوں میں سے کتنی بسوں کو کراچی میں چلنے کے لئے روٹ پرمٹ دیئے گئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ (الف) گاڑیاں جو کہ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک کراچی رجسٹریشن نمبر کے تحت رجسٹرڈ ہو چکی ہیں ۔ مندرجہ ذیل ہیں ۔

قسم و ہیکل		تعداد
۱- ٹرک	..	۸٬۰۷۱
۲- بسیں	..	۲٬۹۳۴
۳- کاریں بشمول جیپیں اور سٹیشن ویگن	..	۵۶٬۱۳۲
۴- موٹر رکشا	..	۹٬۲۶۴
۵- موٹر سائیکل	..	۱۸٬۶۷۷
۶- دیگر گاڑیاں	..	۶٬۲۷۴

(ب) ان بسوں اور ٹرکوں کے ماڈل ، سال ساخت اور ان کی اقسام (میک) کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

ماڈل/سال ساخت	تعداد بسیں	تعداد ٹرک
۱۹۴۷ تک	۳۵۸	۹۵۳
۱۹۴۸	۸۴	۲۴۳
۱۹۴۹	۱۵۲	۳۹۵
۱۹۵۰	۱۵۸	۲۸۴
۱۹۵۱	۸۵	۲۰۷
۱۹۵۲	۸۹	۱۶۱
۱۹۵۳	۷۸	۳۲۶
۱۹۵۴	۱۲۵	۴۳۱
۱۹۵۵	۱۹۴	۳۲۵
۱۹۵۶	۱۹۷	۲۹۹
۱۹۵۷	۱۹۸	۳۲۴
۱۹۵۸	۱۱۳	۲۴۷
۱۹۵۹	۱۰۷	۴۶۶
۱۹۶۰	۱۹۰	۴۷۱
۱۹۶۱	۱۲۵	۴۰۷
۱۹۶۲	۱۴۶	۵۵۵
۱۹۶۳	۸۲	۴۱۹
۱۹۶۴	۱۶۳	۸۷۰

۱۹۶۵	۱۲۷	۳۹۳
۱۹۶۶	۶۳	۹۳
میزان	۲،۹۳۴	۸،۰۷۱

بسوں اور ٹرکوں کی اقسام (Makes)

اقسام (Makes)	تعداد بسیں	تعداد ٹرک
۱ - لی لینڈ	۴۹	۱۰۰
۲ - مرسیڈیز بینز	۸	۲۶
۳ - ہیڈ فورڈ	۷۶۹	۵۶۶
۴ - شورلٹ	۳۹۵	۱۰۵۱
۵ - فورڈ	۱۶۹	۶۴۴
۶ - ڈاج	۴۰۱	۸۱۷
۷ - مورس	۳۰	۸۳
۸ - آسٹن	۱۶۴	۳۱۴
۹ - دیگر	۹۴۹	۴۴۷۱
میزان	۲،۹۳۴	۸۰۷۱

یہ عملی طور پر ممکن نہیں کہ ۸،۰۷۱ ٹرکوں اور ۲،۹۳۴

بسوں میں سے ہر ایک ٹرک اور بس کا ماڈل اور میک جدا جدا دیا جا سکے ۔

(ج) بسوں کی تعداد جن کو ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کراچی نے ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک کراچی شہر میں چلنے کے لئے روٹ پرمٹ منظور کئے ۱۶۷۰ ہے ۔

میاں سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ جواب کے حصہ (ج) میں فرماتے ہیں کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کراچی نے ۱۶۷۰ بسوں کے روٹ پرمٹ دیئے ہیں ۔ لیکن جزو (ب) کے جواب میں جو فہرست دی گئی ہے اس میں بسوں کی تعداد ۲۰۹۳۴ بتائی گئی ہے ۔ کیا باقی بسیں کراچی میں کھڑی ہیں ۔ وہ کیا کر رہی ہیں ۔ کراچی میں ٹرانسپورٹ کی تکلیف بہت زیادہ ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ بسوں کی تعداد ۲۰۹۳۴ عرض کی گئی ہے ۔ جو بسیں کراچی میں پاس ہوتی ہیں وہ وہیں سے نمبر حاصل کرتی ہیں ۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ وہیں سے روٹ پرمٹ حاصل کریں بلکہ روٹ پرمٹ کے لئے مغربی پاکستان کے دوسرے حصوں میں بھی چلی جاتی ہیں اور وہاں سے روٹ پرمٹ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں ۔ کراچی میں روٹ پرمٹ کے لئے کسی قسم کی پابندی نہیں جو شخص بس پیش کرے اس کو روٹ پرمٹ بڑی آسانی سے مل جاتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ کراچی میں ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک ۵۶۱۳۲ کاریں اور جیپیں رجسٹر ہو چکی ہیں ۔ کیا یہ اعداد و شمار ایک ترقی پذیر ملک کے ہیں ؟ ایک شہر کے لئے یہ جو اتنی جیپیں

اور کاریں منگوائی جاتی ہیں یہ زر مبادلہ سے منگائی جاتی ہیں یا آسمان سے ٹپکتی ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - آسمان سے تو غالباً نہیں ٹپکتی ہیں البتہ bonus vouchers پر منگائی جاتی ہیں -

سید عنایت علی شاہ - جناب والا - سوال کے جواب کے حصہ (ب) کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ لی لینڈ - مرسیڈیزبنز - مورس - آسٹن اور اس کے علاوہ دیگر قسم کی بسیں اور ٹرک ہیں - یہاں یہ ہوتا ہے کہ بہت قسم کی بسیں آ جاتی ہیں اور ان کے فاضل پرزہ جات بہت کم آتے ہیں ایک یہ تکلیف ہوتی ہے - دوسرے جو یہاں مکینک ہوتے ہیں وہ ان کی مشینری میں خصوصی مہارت حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ گاڑیوں کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں - کیا یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ بہت سی اقسام کو ختم کر کے گورنمنٹ ایک ہی قسم کی بسیں درآمد کرے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب سپیکر - یہ بسیں اکثر bonus vouchers پر آتی ہیں - - -

Mr. Speaker : The Member should give fresh notice for that and that would be the question for the Industries Department to reply.

مسٹر حمزہ - کیا اتنی قسم کی بسیں درآمد کرنے کی بجائے یہ بہتر نہیں ہے کہ گندھارا کو اس کا لائسنس دے دیا جائے کہ وہ ایک ہی قسم کی بسیں اس ملک میں جوڑ کر بنائے - کیا ملک اور قوم کا اس میں فائدہ نہیں ہے ؟

NEW PAY SCALES OF EMPLOYEES OF THE PROVINCIAL ROAD TRANSPORT CORPORATION

*5785. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Provincial Road Transport Corporation announced the new pay scales of its employees in 1962 ;

(*b*) whether it is a fact that the Assistant Yard Masters, Time Checkers, Inspectors and Time Keepers, working in Lahore Omnibus Service, Lahore, have not been paid their salaries according to the new scales ;

(*c*) whether it is a fact that the staff stated in (*b*) above have submitted their representations on 17th November, 1965 in this regard ; if so, action taken or intended to be taken on the said representations and the time by which the staff mentioned in (*b*) above will be paid their salaries according to new scales and arrears thereof ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) No. These were announced in August 1964.

(*b*) No. All the four categories of officials have received pays according to revised rates except A.Y.Ms. about whom final orders have issued on 22nd April 1967 to be paid according to revised scales.

(*c*) The relevant papers have been consulted and no such representation is on record.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اسسٹنٹ یارڈ ماسٹروں کے متعلق کہا ہے کہ ان کے نظر ثانی شدہ پیمانے ۲۲ اپریل ۱۹۶۷ء سے منظور ہو چکے ہیں اور اس سے قبل اگست ۱۹۶۴ء میں منظور ہوئے تھے تو کیا ان کو اس سکیل کے بقایا جات ۱۹۶۴ء سے دیئے جائیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ تنخواہ کے پیمانوں پر ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء سے نظر ثانی کی گئی ہے تو جس طرح یہ بقایا جات دوسرے زمروں کو دیئے گئے ہیں انہیں بھی شروع

سے دیئے جائیں گے اور میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ دو چار دن میں یعنی اس مہینے کے اختتام سے پہلے انہیں دے دیئے جائیں گے ۔

---

*۵۸۳۴ ۔ بابو محمد رفیق ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمشن کے موجودہ ارکان بلوچستان کے علاوہ صوبہ کے مختلف ریجنوں کی نمائندگی کرتے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو بلوچستان سے کسی رکن کو شامل نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور سابق بلوچستان کو کب تک مناسب نمائندگی دی جائے گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔ (الف) کوئی قواعد یا ہدایات پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی ریجن وار تقرری کے متقاضی نہیں ہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ تمام ملازمتوں اور تقریباً دیگر سرکاری اداروں میں علاقائی نمائندگی دی گئی ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اس علاقے کے مفادات کی نگہداشت کریں ۔ تو کیا بہتر کار کردگی کی خاطر آپ یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ اس میں بھی علاقائی نمائندگی دی جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ کوشش کی جاتی ہے کہ جہانتک ممکن ہو علاقہ وار نمائندگی دیں لیکن بعض اوقات ایسا کرنا

ممکن نہیں ہوتا اور پھر یہ کہ اسکے متعلق کوئی ایسے قواعد بھی نہیں ہیں اسکے علاوہ مغربی پاکستان پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی تعداد چار پانچ تک محدود ہوتی ہے اس لئے بعض وقت یہ ممکن نہیں ہوسکتا کہ اس میں علاقہ وار نمائندگی دی جائے ۔

———

GOVERNMENT EMPLOYEES DRAWING LESS THAN RS. 300 PER MONTH MAINTAINING PERSONAL CARS OR JEEPS

*5886. **Mr. Zain Noorani :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the number of Government employees drawing a salary of less than Rs. 300 per month who maintain or have maintained personal cars or jeeps during the years 1964-65 and 1965-66 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : From the information received so far, only five Government employees drawing a salary of less than Rs. 300 per month maintained personal cars/jeeps during the years 1964-65 and 1965-66.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے یہ فرمایا ہے کہ ابھی اطلاع موصول ہو رہی ہے لیکن جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ ایسے سرکاری ملازمین ہیں کہ جن کی تنخواہ تین سو روپے سے کم ہے اور ان کے پاس اپنی کاریں اور جیپیں ہیں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس اطلاع کے پیش نظر حکومت نے ان افسران سے یہ پوچھا ہے کہ اتنی کم تنخواہ کے باوجود انہوں نے یہ کاریں جیپیں کہاں سے حاصل کیں اور یہ اطلاع ملنے کے بعد حکومت نے اس سلسلے میں کیا کارروائی کی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جن پانچ افسروں کے متعلق میں نے عرض کیا ہے کہ ان کی تنخواہ تین سو روپے سے کم ہے اور وہ اپنی کاریں اور جیپیں رکھتے ہیں ۔ میں ان کے متعلق تفصیل کے ساتھ

عرض کئے دیتا ہوں ۔ ایک ہیں محمد عثمان ، نائب تحصیلدار وہ کوئٹہ میں محکمہ خوراک سے تعلق رکھتے ہیں The official has been asked by the Commissioner not to maintain a car. ان کو منع کر دیا گیا ہے ۔ دوسرے کیس میں مسٹر اسد بیگ ہیں جو کہ ریجنل کوآپریٹو ٹریننگ انسٹیٹوٹ حیدر آباد میں ڈپٹی رجسٹرار ہیں ۔

He has been maintaining a car even before he joined Government service because he is a big landlord of Hyderabad and can maintain the same to attend to his zamindari and other work for the convenience of his children's education.

جناب والا ۔ اگر کسی اچھے کھاتے پیتے گھر سے کوئی افسر تعلق رکھتا ہو تو اسکو تو منع نہیں کر سکتے کہ آپ کار نہ رکھیں ۔ اسکی اپنی نجی آمدنی تنخواہ سے زیادہ ہے اور وہ ملازمت سے پہلے کار رکھتے تھے ۔

اور اسکے بعد میں مسٹر محمد اسلم خان جو کہ چولستان میں تحصیلدار ہیں یہ کمشنر بہاولپور ڈویژن کے علاقے میں آتا ہے ۔

He has been allowed to maintain a jeep because he owns 222 acres of agricultural land in Fort Abbas Tehsil and 25 acres in Taunsa Tehsil. He has a bank balance of forty thousand. The actual income from his agricultural land is Rs. twenty thousand.

تو میرے اپنے خیال کے مطابق یہ افسر بھی ایسے ہیں کہ ان کی اپنی آمدنی کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کافی روزی دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کار رکھ سکیں ۔ اسکے علاوہ ہدایت احمد ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج راولپنڈی کے دفتر میں انگلش کلرک ہیں ۔

Mr. Hidayat Ahmed, English Clerk. He is in the office of the District Sessions Judge, Rawalpindi. He got compensation of Rupees one

lakh and ninety thousand for his land acquired by the Government. The official purchased a car for his son who is Commercial Reporter in daily 'Kohistan' out of the said amount.

ان کو یکمشت دو لاکھ کے قریب رقم ملی تھی تو اگر وہ اپنے کسی بچے کے لئے کار خریدتے ہیں تو میرے خیال میں کوئی برائی نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ مسٹر ظہورالاسلام ہیں ۔

Zahoor-ul-Islam, Research Assistant, Potato Research Farm, Muree. He has purchased a car for his personal use out of the legitimate earnings abroad in the U.S.A. when he was in Government Service.

تو وہ وہاں سے کار خرید کر لے آئے ۔ یہ تو حمزہ صاحب کے دوسرے ضمنی سوال کا جواب تھا ۔ جہانتک ان کے پہلے ضمنی سوال کا تعلق ہے میں نے عرض کیا ہے کہ دو سو چونتیس محکموں سے اطلاع مانگی گئی تھی ان میں سے ایک سو پچانوے محکموں سے اطلاعات آ گئی ہیں اور ان کی اطلاع کے مطابق تین سو روپے سے کم تنخواہ پانے والے ملازمین جو کہ کار رکھتے ہیں ۔ پانچ ہیں جنکی تفصیل میں نے عرض کر دی ہے اور میرے خیال میں اسکے پیش نظر فاضل ممبر کے اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی ۔

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir, the Parliamentary Secretary, has told us that this is the only information so far collected. That means that it is an interim reply to this House. Therefore, I will request him, through you, that complete information should be collected and then the reply be placed before the House.

Mr. Speaker : If the House so wants.

Parliamentary Secretary : Sir, this information relates to 195 Departments. We can probe the matter further. Only 39 Departments are left. If they want information can also be collected from there.

Mr. Speaker : Does the Member want complete information ?

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Yes Sir.

Mr. Speaker: This question would be repeated.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ جو اطلاع آ چکی ہے اس کے مطابق کوئٹہ ڈویژن کے ایک تحصیلدار کو کمشنر نے منع کر دیا ہے کہ وہ آئندہ کار نہ رکھیں اور اسکے علاوہ شاید انہوں نے دوسرے ایک صاحب کے متعلق فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فراوانی دی ہے - تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کو اللہ تعالیٰ نے فراوانی دی ہے تو کیا اس دوسرے صاحب کو شیطان نے فراوانی دی تھی اور اگر ان کی جائز روزی تھی تو ان کو کیوں منع کیا گیا ہے کہ وہ آئندہ کے لئے کار نہ رکھیں اور اگر وہ ناجائز تھی تو انہیں صرف منع ہی کیوں کیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں حیران ہوں کہ حمزہ صاحب نے کیا سوال کیا ہے - اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کو اجازت دی جائے تو وہ ہم دیدینگے اور اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کے وسائل اتنے نہیں تھے کہ وہ کار رکھیں -

مسٹر حمزہ - کیا اس قسم کے قواعد و ضوابط نہیں ہیں کہ ملازمین اپنی جائز آمدنی سے زیادہ اپنا رہن سہن نہیں رکھ سکتے اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے تو آپ نے ان کے خلاف کیوں کوئی کارروائی نہیں کی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے کہ باقاعدہ کارروائی کی جائے - ہو سکتا ہے کہ حمزہ صاحب جیسے کوئی دوست کار دیدیں کیونکہ بعض دوست کافی مہربان ہوتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - کیا دوستوں سے کار حاصل کرنا جائز ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اگر رشوت کے طور پر نہ دی جائے -

خواجہ محمد صفدر - رشوت کے علاوہ کس شکل میں دی جا سکتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - محبت اور اخوت سے -

خواجہ محمد صفدر - کیا آپ کے یہ قواعد نہیں ہیں کہ اگر کوئی افسر آپکے بنائے ہوئے قواعد کی خلاف ورزی کرے تو آپ اسکے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں - تو آپ نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہم نے اسے نوٹس دیدیا ہے کہ وہ کار maintain نہیں کر سکتا -

خواجہ محمد صفدر - وہ تو قواعد میں بھی درج ہے - میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے کیا کارروائی کی ہے آپ اس کا جواب دیں - (قطع کلامی)

پارلیمنٹری سیکرٹری - آپ جواب تو سنیں -

ملک محمد اختر - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب میرے بڑے عزیز دوست ہیں - وہ مجھے بھی ایک کار بھیج دیں - (قطع کلامی)

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب - گذارش یہ ہے - - - -

خواجہ محمد صفدر - آپ تحصیلدار نہیں ہیں کہ آپ کو کار نہ مل سکے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں نے جواب میں بتا دیا ہے کہ صرف ۳۰۰ روپیہ سے کم تنخواہ پانے والے کار نہیں خرید سکتے ما سوائے ان کے جن کی آمدنی یا resources اس قسم کے ہیں کہ ان کی آمدنی تنخواہ سے زیادہ ہے - یہ جو نائب تحصیلدار ہے - کمشنر نے اس کو کار maintain کرنے سے منع کیا ہے - اگر وہ اب بھی maintain کر رہا ہے تو اس کے خلاف further action لیا جائے گا -

خواجہ محمد صفدر - کیا ایسا کوئی قاعدہ ہے جس میں مستثنیات ہوں کہ اگر کسی شخص کے ذرائع ہوں تو وہ کار رکھ سکتا ہے -

Parliamentary Secretary : I cannot say definitely.

Khawaja Muhammad Safdar : There is none.

وزیر آبپاشی (مخدوم حمیدالدین) - لیکن اگر اس کے دوسرے sources ہوں گے تو وہ رکھ سکتا ہے -

وزیر مال - منظوری کے ساتھ رکھ سکتا ہے -

چودھری محمد نواز - کیا اس نے منظوری لی تھی ؟

Parliamentary Secretary : I can't say at this moment and I want a fresh notice.

Khawaja Muhammad Safdar : It arises out of the same question.

Parliamentary Secretary : It is presumed that they must have taken the permission.

خواجہ محمد صفدر - اگر آپ کو معلوم نہیں تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں -

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up the Short Notice Question of Chaudhri Muhammad Nawaz, who had already read it.

INSTALLATION OF RECLAMATION SHOOTS IN GUJRANWALA DISTRICT

***7758. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in Gujranwala District the reclamation shoots are sanctioned and installed every year by the 1st of June ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the reclamation shoots in Gujranwala District have been installed this year so far ; if not, the reasons therefor ;

(*c*) in case the reclamation shoots have not so far been installed, the alternative arrangements Government intend to make in order to maintain the production of rice in Gujranwala District ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The shoots are installed by the 15th of April each year ;

(*b*) The shoots have been placed in position ;

(*c*) In view of the above, this does not arise.

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصل shoots have been placed in position. سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے ۔ یعنی shoots نہیں لگیں صرف موقع پر انہیں رکھ دیا گیا ہے وہ لگائی نہیں گئیں ۔ آپ نے فرمایا ہے ۔ کہ ۱۵ اپریل سے لگا دی ہوئی ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب سپیکر ۔ نے اس بات کی اجازت دی تھی اور میرے Rights secure فرما دئے تھے ۔ میں اس کا further جواب

دوں گا ۔ کہ آیا اس کے اوپر violation of privilege ہوا ہے یہاں تک تو یہ جواب مکمل دے دیا ہے ۔ ورنہ the cause of action would have arisen.

مسٹر سپیکر ۔ تو اس کی وضاحت پھر پریولیج موشن کے بعد آئے گی ۔ ابھی تو ضمنی سوالات ہوں گے ۔

چودھری محمد نواز ۔ آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ ہر سال لگا دی جاتی ہیں اس سال بھی لگا دی گئی ہیں لیکن shoots ابھی تک نہیں لگائیں بلکہ ابھی تک زمین پر پڑی ہیں۔ in position سے ان کی کیا مراد ہے۔ کیا خندقیں کھودی گئی ہیں ۔ کوئی فوجیں تھیں آخر کیا تھا کہ shoots وہاں پر رکھی ہوتی ہیں لگائی نہیں چہ جائیکہ پانی جاری کیا گیا ہو ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب ۔ جب اس معزز ایوان نے استفسار کیا تھا تو جناب سپیکر نے حکم دیا تھا کہ آج کا جواب valid تصور ہو گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے دریافت کیا ہے کہ پہلے آپ نے کہا تھا کہ ۱۵ اپریل تک کام شروع ہو جائے گا ۔ اور آج آپ کا جواب ہے کہ ابھی تک نہیں لگائی گئیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ (اے) میں شیڈول دریافت کیا گیا ہے کہ کیا shoots لگ چکی ہیں ۔ میں نے جواب دے دیا ہے : that the shoots have been placed in position.

Mr. Speaker : Have they been installed or not ? Does the Minister mean to say that they have not been installed.

Minister of Irrigation and Power : Sir, installation would be divisible into two parts. First stage amounts to placing them in position, and the second part of installation would amount to putting them a little lower than the present altitude.

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب آپ اس کی وضاحت فرمائیں کہ آپ کی منشا کیا ہے ؟

چودھری محمد نواز - زمیندار ہونے کی حیثیت سے میں سمجھتا ہوں کہ instal سے مراد یہ ہے کہ shoots لگا دی جاتی ہیں اور پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے - فاضل وزیر صاحب نے جس طرح وضاحت فرمائی ہے اس سے میں بھی حیران ہوں اور سارا ایوان حیران ہے -

مسٹر سپیکر - آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں ؟

چودھری محمد نواز - پانی چل چکا ہے یا نہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - پانی run نہیں کر رہا - اس کے متعلق سوال میں یہ نہیں پوچھا گیا کہ پانی چل رہا ہے یا نہیں -

میاں سیف اللہ خان - جو کاشت کار ۲۲ کروڑ کی چاول پیدا کرتے ہیں ان کے لئے موگہ جات چلانے چاہئیں -

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ کا کیا مطلب ہے -

میاں سیف اللہ خان - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ Rice growers جو ایکسپورٹ کے لئے ۲۲ کروڑ کے چاول پیدا کرتے ہیں ان کے ساتھ یہ سلوک نہیں ہونا چاہئے ان کے موگہ جات میں پانی جاری ہونا چاہئے تھا جو ابھی تک نہیں ہوا -

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - اسی موضوع پر جو پریولیج موشن ہے وہ admit ہو چکی ہے ؟

مسٹر سپیکر - ابھی نہیں ہوئی -

Minister of Irrigation and Power : This privilege motion, as it has been moved in the House, has been publicised and it has become the property both of this House as well as of the general public outside. I feel there is some reflection on my person and I also want to explain my position in respect of that. So in case we are to take up that privilege motion, I may be afforded opportunity to verify the position ; otherwise I may be permitted to take up all those parts of the contents of the privilege motion which affect me during my answer to this question.

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے جو کچھ فرمانا ہے آپ تحریک استحقاق پر بحث کے وقت فرمالیں ۔

Minister of Irrigation and Power : Alright Sir.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ ہم اس امر سے آگاہ ہیں کہ فوڈ کو ڈیفینس کے بعد priority دی جاتی ہے ۔ سوال یہ تھا کہ آیا ۱۵ اپریل کو shoots لگ چکی ہیں اور پانی دے دیا گیا ہے ۔

وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ وہ position پر رکھ دی گئی ہیں ۔ پانی نہیں دیا گیا ۔ یہ صرف محکمہ کی غلطی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ قوم سے غداری ہے کیا آپ ان کو مناسب سزا دیں گے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔

میں اس کی پوزیشن واضح کر دیتا ہوں ۔ یہاں جو غداری کا ذکر کیا گیا ہے یہ غلط ہے ۔ معزز ممبر کو کچھ انتظار کر لینا چاہئیے تھا۔ کیونکہ میں نے ابھی وضاحت کرنی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم صاحب اس میں یہ دقت ہوگی کہ کوئی معزز ممبر ضمنی سوال نہیں پوچھ سکے گا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جی ہاں ۔ پہلے ضمنی سوال کرلیں ۔ میں جواب دے دوں گا ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ محترم عنایت علی شاہ نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ بالکل غلط ہے اور

نا درست ہے کیونکہ اس میں کسی قسم کا اپنے فرائض میں تغافل نہیں برتا گیا ۔ shoots کو close down نہیں کیا گیا ۔ ایوان کو پتہ ہوگا کہ یہ shoots reclamation کے لئے ہیں یہ shoots ایسے نہیں جن کے لئے عوام کے برابر کے حقوق ہیں۔ جہاں تک اپر چناب کے discharge کا تعلق ہے وہ نہر اپنی پوری capacity میں چل رہی ہے اور irrigator جو ہیں وہ اپنے حقوق کے مطابق اس سے استفادہ کر رہے ہیں اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے ۔ باقی رہا یہ reclamation shoots کا معاملہ تو یہ ان کا optional right ہے کہ اگر اس نہر میں پانی زیادہ ہو یعنی اس لحاظ سے کہ دوسروں کا جو بنیادی حق بنتا ہے پورا کر چکنے کے بعد اگر اس میں ہمارے پاس گنجائش ہو تو reclamation shoots کے لئے پانی دیا جاتا ہے اور اگر بنیادی طریقہ پرکسی دوسرے پر اس سے مضر اثر پڑتا ہے تو پھر کسی ایک آدمی کو جو پہلے اپنا حق لے رہا ہے اور دوسرے کے بنیادی حق کو نقصان پہنچاتے ہوئے پانی مانگے تو اس کو پانی نہیں دیا جا سکتا ۔ اس وقت راوی کی پوزیشن subsidised ہے اور مشرقی علاقوں کو پانی پہنچانا مقصود ہے اس وقت ہمارے پاس یو ۔ سی ۔ سی ۔ ایم ۔ آر لنک ہے اور اسی کے ذریعہ ہم مشرقی دریاؤں کو پانی دے رہے ہیں اور ان کے حق سے کم مقدار میں ہم پانی دے رہے ہیں اور یہ علاقے اپر چناب کے ہیں اور اپنے حق سے زیادہ پانی لے رہے ہیں جونہی راوی کی پوزیشن بہتر ہو جائے گی ہم اولین فرصت میں ان reclamation shoots کو کھول کر دیں گے اور ہماری کوشش ہے کہ ان کو پانی ملے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ سوال اس طرح ہے کہ ۔

(c) in case the reclamation shoots have not so far been installed, the alternative arrangements Government intend

to make in order to maintain the production of rice in Gujranwala District ?

اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 'does not arise' پوچھا یہ گیا ہے کہ اگر reclamation shoots نہیں لگائے گئے ہیں تو کیا متبادل انتظام کیا گیا ہے تاکہ گوجرانوالہ میں چاول کی کاشت باقاعدگی سے ہو ۔ اس کا جواب آپ نے نہیں دیا ۔ اگر فی الحال اس لئے کوئی ۔ ۔ ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں سمجھا نہیں آپ اپنا سوال دھرا دیں۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ اس کا جواب دینا ضروری نہیں ہے ۔ یعنی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ در اصل آپ کی توجہ اس طرف نہیں آئی ۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ reclamation shoots پانی کی کمی کی وجہ سے نہیں کھولے گئے ۔

What alternative arrangements have been made to maintain the production of rice in Gujranwala District.

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ جو sequence آپ کا سپلیمنٹری بناتا ہے وہ میرے پہلے جواب سے relevant ہو کر سپلیمنٹری بنتا ہے ۔ اس وقت میں یہ عرض کروں گا کہ ان علاقوں میں alternate arrangement کا جواب یہی ہو سکتا ہے اور اس کے لئے ہمارے پاس کوئی alternative نہیں ہے کہ راوی کا پانی rise ہو ستلج کا پانی rise ہو تو پھر یہ ہو سکے گا ۔ نمبر (۲) اگر مغربی دریاؤں سے ملانے والا لنک ہو تب ہی اس کی diversion ہو سکتی ہے اس کے علاوہ کوئی اور دوسری صورت نہیں ہو سکتی ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ جو علاقہ مشرقی دریاؤں سے سیراب ہوتا ہے اور اس کے لئے جو پانی کی مقدار مقرر کی گئی ہے وہ کتنی ہے ۔ یعنی بلوکی سلیمانکی لنک جو

ہے اس میں سے کتنا پانی ملتا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ان کی total requirement ۳۶ سے ۳۸ ہزار کیوسک ہے ۔

چودھری سیف اللہ خان تارڑ ۔ کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ آیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ان کو آدھا پانی دیا جائے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ پوزیشن واضح ہے۔ اس وقت وہ نہریں جن کا کہ basic right ہے مثلاً اس وقت ان کا رائٹ ۳۶ ہزار کیوسک ہے اور اس وقت capacity کم ہے اور ۲۸ ہزار کیوسک ان کو مل رہا ہے اور آٹھ ہزار کی کمی ہے اب اگر ان کے basic right میں اور original right میں آدھی کمی کر دیں تو ظاہر ہے کہ کمی کیسے ہو گی مگر اس کے متعلق ہم نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے البتہ اس کا ہمیں بھی خیال ہے کہ کوئی صورت پیدا کی جائے کیونکہ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ یہ rice growing ایریا ہے اگر چاول کی کاشت نہ ہو سکی تو یہ ہمارے ملک کا نقصان عظیم ہو گا اور آج اس کے متعلق ہم فیصلہ کر لیں گے ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ بلوکی سلیمانکی جو لنک ہے اس میں ستلج کا پانی جاتا ہے اور اس کی جو مقدار مقرر کی گئی ہے وہ ۱۴ ہزار کیوسک ہے اور اس وقت جو آپ کی مقدار ہے وہ فاضل ہے یعنی اس سے دو ہزار کیوسک پانی زیادہ لیا جا رہا ہے ۔

چودھری سیف اللہ خان تارڑ ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ reclamations shoots جب ایک دفعہ منظور ہو جاتی ہیں کسی کاشتکار کے لئے یا زمیندار کے لئے تو اس کی میعاد تین سال کے لئے ہوتی ہے اور س دوران میں اس کو کسی صورت سے بند نہیں کیا جا سکتا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔ یہ obligatory نہیں ہے the supply can be withdrawn.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو ضمنی سوالات کئے جا رہے ہیں ان کا موزوں جواب کیا یہ نہیں ہے کہ مشرقی دریا جن علاقوں کو سیراب کرتے ہیں جس کا مطلب ریاست بہاول پور ہے اگر وہاں پانی نہیں جائے گا تو وہاں لوگ بھوکوں مر جائیں گے اور یہ پانی جو ہے یہ فالتو دیا جاتا ہے ۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کہ ان کا بنیادی حق پورا کیا جائے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ تو میں نے عرض کیا ہے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : That is not a supplementary question.

صاجزادہ نور حسن ۔ کیا وزیر انہار یہ فرمائیں گے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ زیادہ پانی مشرقی دریاؤں کی طرف بھیج رہے ہیں تو وہاں نہر قائم میں اس وقت پانی کی ایک بوند بھی نہیں ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ صحیح نہیں ہے ۔

صاحبزادہ نورحسن ۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ پانی کی ایک بوند نہیں ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔قائم نہر میں authorised discharge سے کم ہے۔

خواجہ محمد صفدر ۔ authorised discharge سے کم ہے ؟ وہ تو کہتے ہیں کہ پانی ہے ہی نہیں ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

VACANCIES OF JUNIOR CLERKS IN FORMER PUNJAB CIVIL SECRETARIAT DURING 18TH SEPTEMBER 1943 TO 1ST JANUARY 1946

*6031. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state : —

(*a*) the number of vacancies of Junior Clerks that occurred in the former Punjab Civil Secretariat during the period from 18th September 1943 to 1st January 1946;

(*b*) the number of persons recruited temporarily against the said vacancies during the said period ;

(*c*) the number of persons, out of those mentioned in (*b*) above, who are still in service in the West Pakistan Secretariat ;

(*d*) the number of *ex*-servicemen recruited in the former Punjab Civil Secretariat after the World War II against the vacancies occurred during the war i.e. from 18th September 1943 to 1st January 1946 ;

(*e*) the number of *ex*-servicemen, out of those mentioned in (*d*) above, who have been granted war service benefits *viz.* pay, pension and seniority and the reasons for denying the said benefits to the remaining, if any ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(*a*) ... 97

(*b*) ... 97

(*c*) ... 66

(*d*) Nil.

(*e*) (*i*) Nil.

(*ii*) Does not arise.

---

*٦٠٩٥ - میاں نذیر احمد - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت نے ضلع ساہیوال میں سابقہ بے روزگار فوجیوں کا کوئی سروے کیا ہے - اگر ایسا ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور

انہیں کب تک روزگار مہیا کر دیئے جائیں گے ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ (الف) پورے مغربی پاکستان میں معہ ضلع ساہیوال کے سابقہ بے روزگار فوجیوں کی سروے کی گئی ہے ۔ یہ کام یونین کونسل کی مدد سے انجام پا رہا ہے ۔ اور جوابات موصول ہو رہے ہیں ۔ پورے جوابات موصول ہونے کے بعد ایک جامع رپورٹ تیار کر کے سیکرٹری امور داخلہ مغربی پاکستان کو ان کے احکام کے بموجب پیش کر دی جائیگی ۔

(ب) تمام سابقہ فوجیوں کو روزگار مہیا کرنے کا سوال جداگانہ نوعیت کا حامل ہے ۔ ہر ایک سابقہ فوجی کی ذاتی صلاحیت روزگار کے انتخاب کے لئے پیش نظر رکھنا ہوتی ہے ۔ گورنمنٹ نے تمام سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ خالی آسامیوں کو پر کرنے میں سابقہ فوجیوں کو ترجیح دی جائے ۔ ڈائریکٹر محکمہ انڈسٹریز نے بھی نجی اداروں سے استدعا کی ہے ۔ کہ وہ حتی‌الوسع فوجیوں کو ملازم رکھیں تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تمام بے روزگار سابقہ فوجیوں کو روزگار کب تک مہیا ہو سکے گا ۔

SELECTION OF DISTRICT AND SESSIONS JUDGES

*6175. **Major Muhammad Aslam Jan:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some posts of District and Sessions Judges fell vacant in 1963 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number thereof, (*ii*) the number of posts which were filled in, (*iii*) names of persons selected for the said appointments (*iv*) their qualifications and experience (*v*) dates of their appointment, (*vi*) whether the said judicial Officers have since been confirmed in their appointments; if not, reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that in 1965 some permanent posts of District and Sessions Judges became available;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative (*i*) the number thereof, (*ii*) the number of said posts as were filled in, (*iii*) names of the persons selected for the said appointments (*iv*) their qualifications and experience, (*v*) dates of their appointments and, (*vi*) whether they have since been confirmed?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

(*c*) Yes.

(*d*) (*i*) One.

(*ii*) One.

(*iii*) Mr. Ishtiaq Hussain, Advocate.

(*iv*) B.A., LL.B. with 12 years practice.

(*v*) 12th December 1966.

(*vi*) No.

FILING OF APPEALS, REVISION PETITIONS AND WRIT PETITIONS IN BAHAWALPUR BENCH OF HIGH COURT BY LOCAL RESIDENTS

*6188. **Mr. Abdul Qayyum Qureshi**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the inhabitants of Tehsil Lodhran have to go to Lahore for preferring Appeals and making Revision Petitions and Writ Petitions in the High Court;

(*b*) whether it is the policy of the Government to make justice readily available to the people;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not allowing the people of Tehsil Lodhran to register their Appeals and Writs, etc., in the Bahawalpur Bench of the High Court which is only 7 miles from Lodhran ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes. It is so.

(*b*) Yes.

(*c*) The question whether the litigant public of the Multan District may be given a choice to file appeals, etc., like the people of the districts of Muzaffargarh and D.G. Khan, either at Bahawalpur Circuit or in the High Court at Lahore, according to their convenience, is under active consideration of the High Court of West Pakistan.

APPEALS, REVISIONS, CIVIL AND CRIMINAL WRIT PETITIONS AND OTHER MISCELLANEOUS PETITIONS FILED IN LAHORE AND BAHAWALPUR BENCHES OF HIGH COURT OF WEST PAKISTAN

*6189. **Mr. Abdul Qayyum Qureshi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the total number of Appeals, Revisions, Civil and Criminal Writ Petitions and other miscellaneous petitions in respect of matters arising in Multan, Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahimyar Khan Districts ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

CRIMINAL

District		1964	1965	1966
Multan	...	370	338	401
Muzaffargarh	...	78	62	119
D. G. Khan	...	58	89	172
Bahawalpur	...	205	263	192
Bahawalnagar	...	209	260	260
Rahimyar Khan	...	223	229	246

		Civil		
Multan	...	517	434	565
Muzaffargarh	...	67	79	122
Dera Ghazi Khan	...	44	46	92
Bahawalpur	...	254	227	182
Bahawalnagar	...	192	226	212
Rahimyar Khan	...	275	292	219

PAY SCALES OF *ex*-CADRE STAFF OF THE WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

*6250. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that on the administrative reorganization in May, 1962, the Ministerial Government Servants belonging to the defunct offices of Heads of attached Departments were posted in the West Pakistan Civil Secretariat, Lahore as *ex*-cadre staff ;

(*b*) whether it is a fact that the said *ex*-cadre staff are performing duties of similar nature in the Secretariat as are being performed by other officials of the Secretariat of similar ranks ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether the said *ex*-cadre staff has been allowed the same scale of pay as is admissible to other staff in the West Pakistan Secretariat ; if not, reasons therefor ;

(*d*) whether it is a fact that the case of permanent merger of the said *ex*-cadre staff in the West Pakistan Secretariat is pending for the last five years; if so, the reasons for this delay and how long more Government intend to take to decide this case ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The scales of pay of some of the posts obtaining in the Secretariat and the defunct attached Departments were indentical. As such most of the *ex*-cadre officials are already drawing pay in the Secretariat scales. The remaining officials are drawing pay in the scales

which were admissible to them in their respective defunct offices. The question of the grant of the Secretariat scales to such of them as are not in receipt thereof, is linked with the general question of their permanent absorption or otherwise in the Secretariat, which is under the consideration of Government.

(*d*) The question of merger of the *ex*-cadre staff with the staff of the West Pakistan Secretariat or absorption outside the Secretariat involves several legal, financial and administrative implications. According to the existing decision, this staff is to be retained as a separate entity and is to get promotions within the Regional/Divisional/District Offices of its parent Department or autonomous bodies. A number of these officials has, in fact, already been absorbed in this manner in the attached Departments or autonomous bodies. The question of the permanent absorbtion of the remaining staff is under examination, and it is expected that a final decision in the matter will be taken within a period of six months.

---

*٦٣٦١ ۔ میاں سیف اللہ خان ۔کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) محکمہ محنت میں کراچی ، حیدرآباد ، کوئٹہ ، قلات ، لاہور ، ملتان اور سرگودھا ڈویژنوں سے تعلق رکھنے والے جونیئر اور سینئر دونوں سکیلوں کے درجہ اول کے افسروں کی تعداد کیا ہے ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں متذکرہ افسروں میں سے ایسے افسروں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے جن کی تعلیمی قابلیت نان میٹرک، میٹرک انڈر گریجوایٹ ، گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ ہے ۔

(ج) جزو (الف) بالا میں متذکرہ ایسے سینئر درجہ اول کے افسروں کے نام کیا ہیں جو انڈر گریجوایٹ ہیں ۔

(د) جزو (ج) بالا میں متذکرہ افسروں کے آبائی اضلاع کے نام کیا

ہیں - اس وقت وہ کونسی آسامی پر متعین ہیں اور آیا وہ پی - سی - ایس - کیڈر سے تعلق رکھتے ہیں - یا انہیں محکمانہ طور پر ترقی دی گئی ہے -

(ذ) کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں سے تعلق رکھنے والے درجہ اول کے افسروں کے نام نیز پتے کیا ہیں ؟

وزیر صحت (ملک اللہ یار خان) : (الف)

نام ڈویژن	تعداد کلاس ۱ افسروں کی جو ان ڈویژنوں سے تعلق رکھتے ہیں
کراچی	۸
حیدر آباد	۱
کوئٹہ	کوئی نہیں
قلات	کوئی نہیں
لاہور	۸
ملتان	۲
سرگودھا	۴
(ب) نان میٹرک	کوئی نہیں
میٹرک	کوئی نہیں
انڈر گریجوایٹ	۴
گریجوایٹ	۱۰
پوسٹ گریجوایٹ	۹

(ج) مسٹر عبدالحفیظ بیگ اور میاں اصغر علی ۔ انہوں نے میٹرک پاس کرنے کے بعد پنجاب کالج آف انجینئرنگ و ٹیکنالوجی مغلپورہ لاہور سے بھی کلاس ڈپلومہ حاصل کیا ہوا ہے ۔

۲ ۔ مسٹر محمد یونس خان ۔

(د)

نام	ضلع	موجودہ تعیناتی	آیا پی۔سی۔ایس سے متعلق ہیں یا محکمانہ ترقی
۱ ۔ مسٹر عبدالحفیظ بیگ	جھنگ	ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر	محکمانہ ترقی
۲ ۔ میاں اصغر علی	گوجرانوالہ	ایضاً	ایضاً
۳ ۔ مسٹر محمد یونس	کراچی	ایضاً	ایضاً

(ہ) جونیئر/سینئر کلاس ۱ کا کوئی افسر کوئٹہ قلات ڈویژن کا رہنے والا نہیں ۔

CANCELLATION OF ROUTE PERMITS OF TRANSPORT COMPANIES IN HYDERABAD DIVISION.

*6447. **Kazi Muhammad Azam Abbassi:** Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state:—

(*a*) the names of Transport Companies in Hyderabad Division whose route permits were cancelled during the years 1961-65 and 1966;

(*b*) the names of Transport Companies in the said Division whose vehicles caused fatal traffic accidents during the said years and amount

paid by the said Companies as compensation to the relative or dependents of the victims in each year?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) Statement 'A' containing the requisite information is placed on the table.

(*b*) Statement 'B' containing the requisite information is placed on the table.

"A"

NAMES OF TRANSPORT COMPANIES IN HYDERABAD DIVISION WHOSE ROUTE PERMITS WERE CANCELLED DURING THE YEAR 1964-65 AND 1966.

Serial No.	Name of Transport Co.	Year in which permit cancelled
1	M/s. Qadir Bus Transport Co., Hyderabad	... 1964
2	M/s. Tariq Saleem Transport Company	... 1964
3	Jan Muhammad of Dadu	... 1964
4	Sher Muhammad of Dadu	... 1964
5	Muhammad Shafi, Dadu	... 1964
6	M/s. Shafique Transport Co., Diplo	... 1965
7	M/s. Sarhandi Transport Co., Ltd., Shahdadpur	... 1965
8	Muhammad Ibrahim Transport Co., Shahdadpur	... 1965
9	Muhammad Khan, son of Pandhi Khan	... 1965
10	Qureshi Transport Service, Mirpurkhas	... 1965
11	Mr. Muhammad Anwar, son of Jano Khan of Kot Nawabshah	... 1965
12	Modern Transport Company, Johi	... 1965
13	Modern Transport and Contractors	... 1966

"B"

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF TRANSPORT COMPANIES IN HYDERABAD DIVISION, WHOSE BUSES WERE INVOLVED IN FATAL ACCIDENTS AND THE AMOUNT PAID BY THEM AS COMPENSATION TO THE RELATIVES OR DEPENDENTS OF VICTIMS.

Serial No.	Name of Company	Compensation paid
1	Haji Khan of Larkana.	No compensation paid so far.
2	Abdul Rehman Transport Co., Tandu Bago.	Rs. 2,500 paid to the heir of the deceased.
3	Habib Ahmad Bros., Tandu Ghulam Ali.	The Court has discharged them, hence no compensation was paid.
4	Muhammad Iqbal Transport Co., Mirpurkhas.	No compensation paid as the Court discharged the case.
5	Seth Abdul Ghani Tharparkar.	No compensation paid as the case was discharged by the Court.
6	Dost Muhammad Transport Co., Hyderabad.	The case is pending in the Court. Compensation, if any will be paid after the decision of the case.
7	Iqbal Transport Company, Mirpur Khas.	The Company is paying compensation of Rs. 25·00 per month to the widow of the deceased.
8	Sind Lower Barrage Transport Bus Service.	No compensation paid so far.
9	Haji Allah Bachayo.	No compensation has been paid so far.

BUS FARE CHARGED BETWEEN JALALPUR PIRWALA AND SHUJABAD

*6494. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is a distance of 57 miles between Jalalpur Pirwala and Multan ;

(*b*) whether it is a fact that a 30 mile long stretch of road between Multan and Shujabad is metalled and the fare charged by the Transport Service on this route is one rupee ;

(*c*) whether it is a fact that the distance between Shujabad and Jalalpur Pirwala is 27 miles and the fare charged by Transport Companies on this route is Rs. 1·19 due to the road between the said two places being *Kacha* ;

(*d*) whether it is a fact that now a 15 mile long stretch of road from Shujabad to Jalalpur Pirwala has since been metalled and buses are plying on it but the transporters are charging the fare as usual and have made no reduction in it, which is quite contrary to Government instructions ;

(*e*) whether it is a fact that public demand to reduce fare from Jalalpur Pirwala to Shujabad is genuine particularly when the remaining 12 mile long stretch of the said road too is under construction ;

(*f*) if answer to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, whether Government intend to direct the transport companies to reduce suitably bus fares from Jalalpur Pirwala to Shujabad ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) & (*d*). It is correct that road distance between Shujabad and Jalalpur Pirwala is 27 miles-15 miles *Pucca* and 12 miles *Kacha* which is under construction. Consequently, the Transport Companies have to divert from this *Kacha* portion and pass through fields in a zig zag way and thus cover 5 miles in excess bringing the total *Kacha* distance to 17 miles. A fare of Rs. 1·19 is being charged for this journey which is in order.

(*e*) No, until the road is metalled.

(*f*) Does not arise.

SCALES OF PAY OF CONDUCTORS, CHECKERS AND INSPECTORS OF LAHORE OMNIBUS SERVICE AND ROAD TRANSPORT CORPORATION

*6508. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state:—

(*a*) the scales of pay of Conductors, Checkers and Inspectors employed by (*i*) Lahore Omnibus Service and (*ii*) Road Transport Corporation in Lahore, Lyallpur, Hyderabad, Multan, Rawalpindi and Peshawar ;

(*b*) in case the pay scales of staff employed by the authorities mentioned in (*a*) above are different, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) The scales of pay of Conductors, Checkers, and Inspectors employed by Lahore Omnibus Service and Road Transport Corporation, in Lahore Lyallpur, Hyderabad, Multan, Rawalpindi and Peshawar are as under :—

Conductors	...	95—3—125.
Checkers	...	115—5—175.
Inspectors	...	125—7—195/—275.

(*b*) There is no difference in the pay scales of the above mentioned categories in any service of the Road Transport Corporation.

AMOUNT SPENT BY ROAD TRANSPORT CORPORATION ON LITIGATION WITH ITS EMPLOYEES

*6510. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state the amount spent by the Road Transport Corporation litigation with its employees during 1965-66 and 1966-67 ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): The Road Transport Corporation has spent the following amounts on litigation against its employees during 1965-66 and 1966-67 (up to 30th April 1967).

		Rs.
1965-66	...	27,787·00
1966-67 (upto 30-4-1967).	...	19,390·12

CONFIRMATION AND PROMOTION OF JUDICIAL OFFICERS IN FORMER SIND AREA

*6720. **Pir Qurban Ali** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) the number of posts of Civil Judges, Additional District and Sessions Judges, and District and Sessions Judges as fell vacant in the former Province of Sind since Integration and the number of judicial officers belonging to the said area as have been confirmed against the said posts ;

(*b*) whether it is a fact that the Civil Judges in former Sind Area working since 1952-53 have not been confirmed so far while their counterparts in the former Punjab area having shorter service to their credit have been confirmed and promoted as Additional and District Judges in utter disregard of the instructions contained in West Pakistan Government Circular No. 871-Integ-55-4471-Lahore, dated 25th November, 1955 ;

(*c*) whether it is a fact that the pay scale and special pay of Additional District Judges in the former Punjab area is higher than that of similar posts in the former Sind area ; if so, reasons for this discrimination ;

(*d*) whether it is a fact that the Judicial Officers' Association in the former Province of Sind was disbanded and the Judicial officers in the said area were compelled by Government to associate themselves with the one formed on West Pakistan basis, while their promotions and confirmations, etc., are not being made on West Pakistan basis ;

(*e*) whether it is a fact that Messrs Jaffar Naeem and Arshad Beg, belonging to Quetta and Karachi regions respectively, were given promotion to the posts of District Judge and Additional District Judge, respectively, in preference to more senior judicial officers of the former Province of Sind in disregard of Government instructions mentioned in (*b*) above, if so, what action has been taken by Government in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Necessary information is under collection and will be supplied as soon as received.

INCREASING NUMBER OF CIVIL JUDGES AND MAGISTRATE IN THE PROVINCE

*6766. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a large number of Civil and Criminal cases are pending in Civil and Criminal Courts throughout the Province and the present Civil Judges and Magistrates are unable to cope with the load of work ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the number of Civil Judges and Magistrates in the Province during the next financial year; if not, the reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes. Some arrears have accumulated in Civil and Criminal Courts on account of shortage of Civil Judges/Magistrates.

(*b*) Yes.

GOVERNMENT BUSES RUNNING THROUGHOUT THE PROVINCE

*6775. **Miss Nazeer Ahmad** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*a*) the number of Government buses running throughout the Province in 1962, 1963, 1964, 1965, 1966 and at present;

(*b*) the number of buses under repair in the workshops at present ;

(*c*) the number of double decker and single decker buses expected to be imported in the near future ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon:(*a*) The number of buses running throughout the Province is as under yearwise :—

1961-62	... 1458	
1962-63	... 1463	
1963-64	... 1596	
1964-65	... 1621	
1965-66	... 1640	
1966-67 (at present April, 1967).	... 1731	(excluding 253 chassis under fabrication).

(*b*) The number of buses under repair in workshops at present is 530.

(*c*) The number of buses expected to be imported in the near future is as under :—

Double Deckers	...	127
Single Deckers	...	480

P.C.S. OFFICERS POSTED AS DEPUTY COMMISSIONERS

*6803. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state year-wise number of P. C. S. Officers posted as Deputy Commissioners since 1955 in the Province alongwith (*i*) their names and districts to which they belong and (*ii*) the names of districts where they are working in the said capacity at present ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The year-wise number of P.C.S. Officers posted as Deputy Commissioners since 1955 in the Province is as under :

Year	*Numbers*
1955	33
1956	36
1957	3[illegible]
1958	3[illegible]
1959	37
1960	29
1961	27
1962	32
1963	29
1964	29
1965	24
1966	28
1967	20

Information with regard to (*i*) and (*ii*) is given in the enclosed statement.*

MINES IN WEST PAKISTAN

*6998. **Mr. Hamza**: Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(*a*) the total number of mines in West Pakistan ;

(*b*) whether all the said mines are being manned by qualified mining engineers and if not, reasons therefor and the action Government have taken so far in the matter ?

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan): (*a*) 1983.

(*b*) No. All these mines are not being manned by qualified persons due to the paucity of graduate mining engineers coupled with the fact that mine owners are reluctant to pay adequate salaries to qualified persons.

The Mines owners are at first persuaded to appoint qualified persons and when persuation fails they are prosecuted. During 1967 (up to 30th April 1967) 20 Mine owners have been prosecuted while permission has been granted in 30 other cases to lodge prosecution.

MUKHTIARKARS OF FORMER SIND

*7058. **Agha Sadar-ud-Din Khan Durrani**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state : –

(*a*) whether it is a fact that the Mukhtiarkars of former Sind belonged to Provincial Civil Service (Executive Branch) before Integration ;

(*b*) whether it is a fact that the terms and conditions of service of Government servants of Integrating Units were guaranteed at the time of Integration :

(*c*) whether it is a fact that the pre-integration Mukhtiarkars of former Sind, Hyderabad and Khairpur Divisions are not being treated as P. C. S. Officers; if so, reasons therefor ?

---

*Please see Appendix III at the end.

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) There were two separate cadres of Sind Civil Service (E. B.) in the former Sind Province, as detailed below: –

(*i*) Deputy Collectors.

(*ii*) Mukhtiarkars.

The Mukhtiarkars belonged to the Sind Civil Service (E.B.) but they were in lower grade than Deputy Collectors.

(*b*) Yes.

(*c*) The Mukhtiarkars continue to enjoy the same status, position and privileges which they enjoyed before Integration in the former Sind Province.

COMPETITIVE EXAMINATION FOR P.C.S. (EXECUTIVE BRANCH)

*7150. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that West Pakistan Public Service Commission is holding a combined Competitive Examination this year to fill 50 posts of P.C.S. (Executive Branch) Class I and 9 posts of Section Officers ;

(*b*) whether it is a fact that some posts, out of those mentioned in (*a*) above, are being filled by Government from amongst the successful candidates of previous batch; if so, number of such posts being so filled ;

(*c*) whether it is a fact that a number of retirements of P.C.S., Officers and Section Officers will take place during the next year ; if so, the number thereof ;

(*d*) whether Government intend to fill the posts mentioned in (*c*) above from amongst the candidates who qualify in the examination mentioned in (*a*) above, if so, the regional ratio to be observed in this respect ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) Yes. The written examination for fifty posts of P.C.S. (E.B.) Class I and nine posts of Section Officers has been held by the West Pakista-

Public Service Commission this year. The interviews will be held hereafter. Originally it was planned that fifty posts of P.C.S. (E.B. Class I) and nine posts of Section Officers would be filled up on the basis of the examination held during this year. Since then there has been a revised decision to the effect that fifteen posts of P.C.S. (E.B. Class I) and 28 posts of Section Officers will be filled up on the basis of this competitive examination. Accordingly forty-three posts will be filled up against the original proposal of fifty-nine.

(*b*) Yes. The number of such posts is thirty-five in P.C.S. (E.B. Class I).

(*c*) Yes. 26 and 20 respectively.

(*d*) 50% of the posts in (*c*) above will be filled through direct recruitment as laid down in the Service Rules on the basis of the Competitive Examination held this year. The region-wise ratio is contained in the S. & G A.D's. circular letter No. SOXVIII-3 (6)/62, dated 19-5-1964 (copy enclosed).*

PROVIDING RESIDENTIAL ACCOMMODATION TO GOVERNMENT SERVANTS BELONGING TO HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS POSTED IN LAHORE.

*7152. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the number of gazetted and non-gazetted Government Servants belonging to Hyderabad and Khairpur Divisions posted in Lahore ;

(*b*) the number of Government servants, out of those mentioned in (*a*) above, as have not been provided with residential accommodation by Government alongwith the reasons therefor and whether they are likely to be provided with residential accommodation ; if so, when ;

(*c*) a copy of the Rules framed for the purpose of assigning priority for allotment of residential accommodation to Government servants posted in Lahore be laid on the Table of the Assembly;

(*d*) whether the competent authority has scrutinized the priority list proposed in pursuance of the rules mentioned in (*c*) above ; if so, with what result ;

**Please see Appendix IV at the end.*

(*e*) whether the Government servants who were posted at Lahore at the time of Integration and were subsequently transferred to Hyderabad and Khairpur Divisions in the public interest and were re-posted at Lahore by Government are to be assigned priority for the said purpose from the date of their re-posting at Lahore;

(*f*) whether any departure has been made from the priority list mentioded in (*d*) above; if so, reasons for such departure and the names and designations of the Government servants who have been allotted residential accommodation in utter disregard of the said priority list?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) 105.

(*b*) 30;

(*i*) allotment is being made on turn,

(*ii*) Yes, as soon as accommodation becomes available in turn;

(*c*) A copy of the Rules (No. 3 EO-5-22/64 dated 31st December, 1966) is submitted for placing on the table of the Assembly as desired.*

(*d*) Yes; lists are prepared according to priority based on the date of receipt of applications in the Estate Office, and allotments are made on turn.

(*e*) Yes.

(*f*) No departure has been made from the priority lists.

WHOLE-TIME MAGISTRATE FOR PESHAWAR MUNICIPAL CASES

*7231. **Syed Yusaf Ali Shah**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that the case for the sanction of a whole-time Magistrate for the trial of Municipal cases in Peshawar has been pending for the last one year; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): A reference for the creation of a temporary post of whole-time Magistrate for the Municipal Committee, Peshawar, was received from the Commissioner,

*Please see Appendix V at the end.

Peshawar Division, eight months back (on 5-10-1966). He was asked to provide justification in support of his proposal. This has not so far been furnished by him. On receipt of his reply, the post, if found necessary, will be created.

CONFIRMATION OF DEPUTY COLLECTORS IN FORMER SIND AREA

*7283. Mr. Jafer Hussain Jafri: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the number of Deputy Collectors in P.C.S. cadre in the former Sind area who (*i*) died; (*ii*) retired from service since 1955; and (*iii*) are continuing as officiating Deputy Collectors since 1955;

(*b*) whether it is a fact that the officers mentioned in (*a*) (*iii*) above are experiencing great hardship due to their non-confirmation ;

(*c*) whether it is a fact that a number of officiating P.C.S. officers have been confirmed in the Regions other than that mentioned in (*a*) above since 1955 ;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for not confirming the officers mentioned in (*a*) (*ii*) above and the steps Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*)

(*i*) 5.

(*ii*) 22.

(*iii*) 19.

(*b*) No.

(*c*) Yes.

(*d*) Confirmations are always made by Government on the basis of seniority of the officers concerned. The officers could not be confirmed as some of them have filed Civil Suits against Government about the fixation of their *interse* seniority. The Courts have issued *ad interim* injunctions for the maintenance of *status quo*. Since the seniority is still subjudice, the confirmation of the officers concerned will be taken up as soon as the litigation is finalized.

PAKISTAN TOBACCO COMPANY LIMITED, JHELUM

*7357. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Pakistan Tobacco Company Limited, Jhelum was granted exemption from the operation of some of the provisions of Factories Act, 1934 during May, 1967; if so, the nature of said exemption and its necessity ;

(*b*) whether it is a fact that the Union of the employees of the said Company, through an application during the month of May, 1967, moved the Governor of West Pakistan to withdraw the exemption orders as they were against the interests of the State as well as the labourers working in the said factory ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the action taken by the Department in this regard, and in case no action was deemed proper, reasons therefor ?

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan) : (*a*) Yes, Pakistan Tobacco Co., Ltd., Jhelum was granted exemption from the limitation of working hours for a period of 2 months with effect from 10th April 1967, which expired on 9th June 1967. It was subject to the condition that the workers would be paid overtime at double the rate of their normal wages. The exemption was granted to boost the production which had suffered due to electric shortage.

(*b*) Yes, the application was received from the union on 31st May, 1967.

(*c*) The exemption granted to the management expired on 9th June, 1967. As request for the grant of further exemption was not made by the Company, no action on the application of the union was called for which was received only on 31st May, 1967.

———

AGE-LIMIT FOR RECRUITMENT OF ENGINEERS/ASSISTANT ENGINEERS.

*7374. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Provincial Government has fixed 25 years as maximum age limit for recruitment of Engineers Assistant Engineers in various Government Departments;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to revise the age limit for recruitment of Engineers to 28 years in West Pakistan Government Departments; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) Yes.

(*b*) No. There is no shortage of candidates for initial recruitment to these services below the maximum age limit of 25 years.

FORMATION OF DIVISIONAL TRAFFIC COMMITTEE

*7383. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government issued directions to all the Commissioners of the Divisions to form Divisional Traffic Committees for controlling and regulating the ever-growing traffic on the roads;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether such Committees have been formed by the Commissioners of the Divisions, if not, names of the Divisions where the Committees have not been formed and reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon):

(*a*) Yes.

(*b*) Yes. Committees have been formed in all the Divisions.

DECLARING BAHAWALPUR DIVISION AS BACKWARD AREA

*7386. **Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that sometime ago the Divisional Council, Bahawalpur recommended to Government that Bahawalpur Division should be declared as backward area, if so, the steps taken by Government in this behalf?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): The resolution of the Divisional Council has been received by the Services and General Administration Department on the 20th June, 1967. The matter is under consideration.

CHECKING OF TRAFFIC

*7432. **Syed Inayat Ali Shah:** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some Secretaries of the Regional Transport Authorities have been invested with special police powers in connection with the traffic checking, etc.;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, names of Road Transport Authorities in West Pakistan whose Secretaries have been invested with the said powers;

(*c*) whether it is a fact that the Secretaries, Road Transport Authorities, Peshawar and Dera Ismail Khan have not been invested with these powers; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) Yes.

(*b*) R.T. As., Rawalpindi, Lahore and Multan.

(*c*) Yes. Previously a D. S. P. was Secretary, R.T.A. at Peshawar. The question of conferring on him police powers did not arise. A.P.C.S. officer was appointed in his place in 1966. The matter of conferment of police powers on Secretary R.T.A., Peshawar and Dera Ismail Khan is under consideration.

COMPETITIVE EXAMINATION FOR 50 POSTS OF P.C.S. (EXECUTIVE BRANCH) AND SECTION OFFICERS.

*7451. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that West Pakistan Public Service Commission has advertised to hold a Competitive Examination for 50 posts of P.C.S. (Executive Branch) and 9 posts of Section Officers in West Pakistan Civil Secretariat;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, whether it is a fact that the said Commission has divided 9 posts of Section Officers in West Pakistan Secretariat into two groups, *i.e.*, 'A' and 'B' Groups;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the reasons for holding the examination in two groups?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Originally it was planned that 50 posts of P.C.S., (E.B.) and 9 posts of Section Officers would be filled up on the basis of the Competitive examination to be held during the current year. The requisition has since been revised and now 15 posts of P.C.S. (E.B.) and 28 posts of Section Officers will be filled up on the basis of this competitive Examination ;

(*b*) Yes.

(*c*) The examination is not being held in two groups. The recruitment to the P.C.S. (E.B.) and Section Officers Service would be made on the basis of a combined Competitive Examination held by the Public Service Commission during the current year. The purpose of dividing the posts into groups is to ensure Regional representation in accordance with the Government policy letter No. SOXVIII-3(6)/62, dated the 19th May, 1964 (copy enclosed).*

As laid down in the West Pakistan Secretariat (Section Officers) Service Rules, 1962, out of the vacancies in the posts of Section Officers to be filled by initial recruitment, 20 per cent are to be filled on all West Pakistan basis and the remaining 80 per cent are to be reserved for bonafide residents of the zones in proportion to their population. Government has formulated the following rotation of a block of 26 vacancies in order to implement this formula :—

Serial No.	Name of the Zone/Merit quota to be filled on all West Pakistan basis		Rotation of a block of 26 vacancies
	On all West Pakistan basis	...	2
1	Quetta and Kalat Divisions and Lasbella district.	...	1
2	Hyderabad and Khairpur Divisions	...	1
3	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	...	3
4	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.	...	2

**Please see Appendix VI at the end.*

5	Agencies, States and Tribal Areas including added and Special Areas adjoining settled districts.	...	1
6	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions excluding Zone No. 5.	...	1
7	Karachi Division excluding Lasbela District	...	1
1	On all West Pakistan basis	...	2
2	Khairpur and Hyderabad Divisions	...	2
3	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	...	3
4	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur Jhelum, Mianwali and Jhang.	...	2
5	Agencies States and Tribal Areas including added and Special Areas adj ining settled districts.	...	1
6	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions, excluding Zone 5.	...	1
	On all West Pakistan basis	...	1
3	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	...	2
			26

Out of this block, 23 vacancies are being filled on the basis of a Competitive Exam ination held in 1966. The nine vacancies which had been adv rtised, have been divided into A and B—A containing three vacancies to filled in accordance with the remaining portion of the first block (ou of which 23 have already been allocated) and B containing six vace cies being the first six in the second block. It is thus that the ve isement has rightly allocated the nine vacancies as below :—

A	On all West Pakistan basis	...	1
1	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and ontgomery.	...	2

B.	On all West Pakistan basis	...	2
1.	Quetta and Kalat Divisions and Lasbela district.	...	1
2.	Hyderabad and Khairpur Divisions	...	1
3.	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery	...	2
			9

COMPETITIVE EXAMINATION FOR POSTS OF P.C.S. (EXECUTIVE BRANCH)

*7452. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that West Pakistan Public Service Commission has advertised to hold a Competitive Examination for the 50 posts of P.C.S. (Executive Branch) ;

(*b*) whether it is a fact that the said examination will be held in seven groups :

(*c*) if the answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The posts were divided by Public Service Commission in seven groups in accordance with the zonal representation formula laid down by Government.

COMPETITIVE EXAMINATION FOR POSTS OF P.C.S. (EXECUTIVE BRANCH) CLASS I

*7453. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 50 posts of P.C.S. (Executive Branch) Class I were advertised in the month of October, 1966 by the West Pakistan Public Service Commission for which the examination was proposed to be held in the month of December, 1966 ;

(*b*) the number of posts advertised by the Commission for the examination immediately before the examination mentioned in (*a*) above ;

(*c*) whether it is a fact that out of the posts referred to in (*a*) above 35 posts have been withdrawn by Government and selection to these posts is being made from the candidates who qualified in the examination mentioned in (*b*) above ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, (*i*) reasons therefor (*ii*) date on which the said decision was taken and (*iii*) the number of posts filled as a result of the last examination and the number of posts that would be filled from amongst the candidates selected in the ensuing examination and reasons of disparity; if any ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*a*) 30

(*b*) Yes.

(*d*) (*i*) To fill up vacancies, which had occurred in the meantime as a consequence of the Sixth Amendment of the Constitution ;

(*ii*) 6.10.66

(*iii*) The number of posts filled as a result of the last examination is 59. Six more posts are likely to be filled in the near future.

The number of candidates to be selected from amongst the candidates, who appeared in the examination recently held by the Public Service Commission, is 15.

The number of vacancies, which existed and are anticipated varies. This fact accounts for disparity.

———

RESIDENTIAL ACCOMMODATION TO GOVERNMENT SERVANTS BELONGING TO HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS POSTED AT LAHORE.

*7454. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state ;—

(*a*) the number of Government Servants (Gazetted/non-Gazetted) belonging to Hyderabad and Khairpur Divisions posted at Lahore but are without official residential accommodation and (*i*) the reasons for not providing them with official residential accommodation and (*ii*) whether they are likely to be provided with official residential accommodation ; if so, when ;

(*b*) a copy of the rules framed for the purpose of assigning priority for the allotment of official residential accommodation be laid on the Table of the Assembly ;

(*c*) whether the competent authority has scrutinized the priority list of Government Servants on the waiting list ; if so, with what results ;

(*d*) whether those Government Servants who at the time of Integration were posted at Lahore and subsequently transferred to Hyderabad and Khairpur Divisions in the interest of Government work and were re-posted at Lahore are to be assigned same priority or revised priority from the date of rejoining at Lahore ;

(*e*) whether any departure has been made in the said priority list ; if so, names and designations of the Government Servants in whose favour priority has been disturbed and reasons for such departure ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) 30.

(*i*) allotments being made on turn ;

(*ii*) Yes, as soon as accommodation becomes available in turn.

(*b*) A copy of the Rules (No. 3 EO-5-22/64, dated 31st December, 1966) is submitted for placing on the table of the Assembly as desired.

(*c*) Yes ; lists are prepared according to the priority based on the date of receipt of applications in the Estate Office ; allotments are being made in turn.

(*d*) Such Government Servants are assigned priority from the dates of receipt of their applications in the Estate Office after re-joining at Lahore.

(*e*) No.

ANTI-CORRUPTION CASES

*7473. **Agha Sadar-ud-Din Khan Durrani** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the

total number of anti-corruption cases registered against (*i*) Gazetted and (*ii*) non-gazetted Officers during 1965-66 alongwith the number of those out of them as were convicted ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): During the year 1965-6-6 the Anti-Corruption Establishment registered cases against 39 Gazetted Officers and 552 non-Gazetted Officers.

32 non-Gazetted Officers were convicted during the period in question.

OFFICIAL RESIDENCES FOR SUB-JUDGES, CIVIL JUDGES, ADDITIONAL SESSIONS JUDGES, DISTRICT AND SESSIONS JUDGES.

***7484. Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that official residences have not been provided to Sub-Judges, Civil Judges, Additional Sessions Judges, District and Sessions Judges of Hyderabad and Khairpur Divisions; if so, reasons for not providing official residential accommodation to the said Judges and the time by which Government intend to provide such accommodation to them ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Necessary information is under collection and will be supplied as soon as received.

PURCHASE OF FLAT BUS CHASSIS FROM ITALY

***7492. Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(*b*) whether it is a fact that the Road Transport Corporation has finalised negotiations for Italian loan for the purchase of Flat Bus Chassis from Italy ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) what is the amount of said loan, (*ii*) what is the number of bus chassis (*iii*) when the bus chassis would be imported (*iv*) when the complete buses would be on the road, (*v*) what would be the number of single and double decker buses, (*vi*) what would be quota for Lahore, Multan and Hyderabad Divisions ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon):

(*a*) **Yes.**

(*b*) (*i*) Two million dollars.

(*ii*) 480.

(*iii*) The chassis in question are scheduled to be shipped as under :—

June 1967	... 60 Units.
July, 1967	... 88 Units.
August, 1967	... 32 Units.
September, 1967	... 76 Units.
October, 1967	... 76 Units.
November. 1967	... 76 Units.
December. 1967	.. 72 Units.

(*iv*) Depends upon shipping. Normally it will take two months after its arrival in Pakistan to put the first consignment of buses on road.

(*v*) All are Single Deckers.

(*vi*) Quota for Lahore, Multan and Hyderabad Divisions has been tentatively earmarked as under :—

(*i*) Lahore	... 60
(*ii*) Multan	... 50
(*iii*) Hyderabad	... 70

DEMANDS OF OWNERS OF KARACHI ROAD TRANSPORT

*7503. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Karachi Road Transport system remained paralysed during the first week of May 1967 and caused panic amongst the general public in Karachi ;

(*b*) whether it is a fact that sometime ago the bus owners of Karachi submitted their demands and grievances to the concerned Authorities ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative (*i*) what were the causes of strike (*ii*) what were the demands and grievances of bus owners, (*iii*) what steps Government have taken or intend to take in this respect ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) :

(*a*) It is a fact that the bus owners of Karachi launched a partial strike from 2nd to 5th May, 1967. During the strike days 80 to 150 buses remained plying on roads. There was no panic in general public.

(*b*) Yes. The Bus Owners demanded that they should be allowed to charge fare at revised rates and that until this was done road tax may not be realised from them.

(*c*) As in (*b*) above. The immediate cause was (*i*) and (*ii*) impounding of a few buses for non payment of tax, (*iii*) the demand for implementation of enhanced fare is being considered.

MAGISTERIAL COURTS IN THE SUBURBS OF KARACHI

*7530. **Mr. Zain Noorani** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that five lakh residents of the suburbs of Karachi like Landhi, Korangi, Malir City, Drigh Colony, Saudabad, etc., have requested for the setting up of magisterial courts in the suburbs of Karachi to save them from going to Karachi City in connection with their cases ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to accede to their request ; if so, when and if not reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Transferred to Home Department.

CLASSIFYING SERVICE OF W.P.S. (S.O.)

*7563. **Mr. Zain Noorani** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that W.P.S. (S.O.) service consists of more than 400 members ;

(*b*) whether it is a fact that the pay scale of the post of Section Officer is Rs. 450—50—1,000 ;

(*c*) whether it is a fact that almost all services in the scale of Rs. 450—50—1,000 have been classified as Class I on individual merits of each case ;

(*d*) whether it is a fact that the Section Officers in the Central and East Pakistan Secretariat have been classified as Class I ;

(*e*) whether it is a fact that the Services and General Administration Department issued instructions in June, 1960 that all unclassified services should be classified on TOP PRIORITY basis ;

(*f*) if answer to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, the reasons why large service of W.P.S. (S.O.) which is under the administrative control of Services and General Administration Department has not been classified during the last ten years and the time within which this matter will be decided ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) No. The present cadre strength of West Pakistan Secretariat (Section Officers) Service is 230.

(*b*) Yes.

(*c*) No. About half of the Services in the scale of Rs. 450—50—1,000 have been classified as Class I.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

(*f*) The question of classifying the West Pakistan Secretariat at (Section Officers) Service is under consideration of Government alongwith other un-Classified Services posts. Information has been collected about the financial implications and other relevant matters from the Departments concerned for completing this case. The case will be examined on merit, but it will not be proper to presume that the Service of Section Officers will be classed as I. As other Administrative Departments, particularly the Finance Department would be party to the examination of this case, it cannot be said as to what time it will take to pass final orders outhe case.

JUDICIAL OFFICERS PROMOTED TO SENIOR C.S.P. JUDICIAL POSTS

***7578. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the names of Judicial Officers promoted to senior C.S.P. Judicial posts from each region since 1963 alongwith their length of service and dates of promotion ;

(*b*) whether promotion of officers referred to in (*a*) above has been made on seniority basis ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a) Names of Judicial Officers promoted to senior C. S.P. Judicial posts from each region since 1963 up to May 1967 along with their length of service and dates of promotion are given below :—

1963

S. No.	*Name of Officer*	*Region*	*Date of promotion*	*Length of service*
1.	Khan Allah Nawaz Khan	'D'	3-9-1963	18 years.
2.	Mian Fazle Khaliq Khan	'D'	10-9-1963	18 years.
3.	Captain Muhammad Daud Khan	'D'	14-9-1963	18 years.
4.	Mr. Shafi Muhammad Rahmatullah Akhund	'B'	16-9-1963	19 years.
5.	Mr. B. G. N. Kazi	'B'	15-10-1963	18 years.

1964

6.	Mr. Muhammad Karam Shah	'C'	18-1-1964	14 years.
7.	Mr. Ali Muhammad , Wali Muhammad Akhund. (all West Pakistan basis)	AWP	8-2-1964	18 years.
8.	Mr. Jamaluddin Khattak	'D'	9-3-1964	18 years.
9.	Sardar Muhammad Abdul Ghafoor Khan Lodhi	'D'	27-3-1964	14 years.
10.	Mr. Abdul Alim Dareshani	AWP	3-8-1964	18 years.

11.	Mr. Shah Abdur Rashid	'D'	24-10-1964	17 years.
12.	Mr. Sadiq Ali Khoja	AWP	10-12 1964	18 years.
13.	Mr. Muhammad Khurshid	'D'	14-12-1964	18 years.
14.	Mr. Allah Bux Khan	'D'	15-12-1964	16 years.
15.	Mr. Ghulam Muhammad Kounrejo	AWP	2-1-1965	16 years.
16.	Mr. Muhammad Hassan Sinder	'C'	1-4-1965	14 years.
17.	Ch. Muhammad Ilyas	'C'	3-7-1965	14 years.
18.	Mr. S. Moazzam Ali	Karachi Judiciary.	18-11-1965	17 years.
19.	Syed Hassan Kazmi	—do—	18-11-1965	19 years.

1966

20.	Mr. Nur Ahmad Hashmi	'C'	30-3-1966	14 years.
21.	Mr. Muhammad Siddique Ahmad Khan	'C'	7-4-1966	14 years.
22.	Ch. Ghulam Hussain	'C'	29-3-1966	14 years.
23.	Mr. Obaidullah Khan	'C'	29-3-1966	14 years.
24.	Mr. Abdur Rehman Bhatti	'C'	31-3-1966	14 years.
25.	Mirza Arshad Beg	Karachi Judiciary.	31-5-1966	14 years.
26.	Mr. Muhammad Jaffer Naeem	'A'	22 9-1966	15 years.
27.	Mr. Ahmad Khan	AWP	23-11-1966	16 years.
28.	Mr. Amir Ali Talpur	AWP	5-12-1966	16 years.
29.	Kh. Ihsan-ul-Haq	'C'	3-1-1967	14 years.
30.	Ch. Bashir Ahmad	'C'	7-1-1967	14 years.
31.	Ch. Muhammad Sharif	'C'	5-1-1967	14 years.
32.	Sh. Saeed Ahmad	'C'	2-1-1967	14 years.
33.	Malik Lahrasap Khan	'C'	7-1-1967	14 years.

34.	Ch. Muhammad Hussain	'C'	13-3-1967	11 years.
35.	Mr. Rasul Bakhsh Leghari	'B'	24 3-1967	19 years.
36.	Mr. Muhammad Inam Khan	'D'	8-5-1967	16 years.
37.	Mr. Muhammad Mian Qureshi	'C'	8-5-1967	14 years.
38.	Qazi Muhammad Dastgir	'C'	8-5-1967	13 years.

(*b*) Promotions of P. C. S. Officers to the senior time scale posts in the C. S. P. grade are made by selection with due regard to seniority but not seniority alone. Before 24th April 1965, the promotions were made in accordance with the policy laid down in the Integration Circular letter No. 871-Integ-55/447, dated the 25th November 1955.

Thereafter the promotion have been made in accordance with the decision of the Council of Ministers to the effect that promotion vacancies in the senior C. S. P. scale reserved for P. C. S. (Judicial) should be distributed among the members of the Provincial Service in proportion to the strength of each regional sub cadre of the service.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE: INCORRECT ANSWER TO SHORT NOTICE QUESTION NO. 7758 WITH REGARD TO RECLAMATION SHOOTS IN GUJRANWALA.

Mr. Speaker: We will now take up the privilege motion, by Chaudhri Muhammad Idrees ; that has been moved.

وزیر آبپاشی (مخدوم حمیدالدین)۔ اس کے متعلق وضاحت ہو چکی ہے لیکن اس کے ایک حصہ میں یہ کہا گیا ہے کہ بہاولپور کو گوجرانوالہ کی cost پر پانی دیا جا رہا ہے اور چونکہ میں بھی اس ریجن سے تعلق رکھتا ہوں اور شاید اس معزز ایوان کو غلط فہمی ہو تو اس کے لئے میں یہ عرض کروں گا جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں کہ مشرقی دریاؤں سے سیراب ہونے والے رقبہ کی ذمہ داری بھی مغربی دریاؤں پر آ چکی ہے اب مشرقی دریاؤں کا رقبہ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ ان کی ضروریات ۳۶ ہزار کیوسک ہیں اور اس وقت ان کو ۲۸ ہزار کیوسک مل رہا ہے تو جناب والا انہوں نے یہ غلطی کی ہے اور یہ

کہا ہے کہ ان علاقوں کا پانی بہاولپور کو دیا جا رہا ہے یہ قطعاً غلط ہے اور غیر صحیح ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم صاحب جو بیان دیا گیا ہے اس کے مطابق مجھے چودھری صاحب سے پوچھنا ہو گا کیونکہ وہ اس کو move کر چکے ہیں تو کیا یہ درست نہ ہو گا کہ آپ اس کو سوموار کو لیں اس لئے کہ مجھے ان سے دریافت کرنا ہو گا کہ وہ اپنی اس تحریک پر اصرار کرتے ہیں یا نہیں ۔

Minister of Irrigation : As you please Sir.

DISTURBANCE CREATED IN THE MEETING ADDRESSED BY MR. Z. A. BHUTTO IN GOL BAGH, LAHORE.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں چھوٹی سی عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اس حکومت کا تازہ ترین شاہکار یہ ہے کہ کل گول باغ میں لاہور کے ۳ لاکھ شہریوں کا اجتماع تھا ۔ وہ وہاں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر سننے کے لئے جمع ہوئے تھے اور ابھی مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے صرف اس قدر کہا تھا کہ عرب ممالک اسرائیلیوں کی سازش کا اسی طرح شکار ہوئے ہیں جس طرح کہ استعمار کی شہ پر بھارت نے ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کر کے ہمیں مغلوب کرنے کی ناکام کوشش کی ۔ تو جناب والا ۔ بجلی کے تاروں کو کاٹ دیا گیا ۔ شامیانہ گرا دیا گیا جو مسٹر بھٹو اور دوسرے لوگوں کے سروں پر آ کر گرا یہ سب کچھ محض اس لئے کیا گیا کہ جلسے کو ناکام بنایا جائے ان حرکات میں صریحاً حکومت کا ہاتھ ہے میں حکومت کے اس فعل کی شدید مذمت کرتا ہوں اور ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انکا ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ عوام کو ابتدائی اور بنیادی حقوق حاصل ہیں میں پوچھتا ہوں کہ کیا اس قسم کے بنیادی حقوق ہمیں حاصل ہیں کہ

۳ لاکھ کا اجتماع ایک نامو راھنما کی تقریر سنے کے لئے جمع ھے ۔ اور غنڈوں کے ذریعے اس جلسے کو درھم برھم کرا دیا جاتا ھے حتیٰ کہ باغ میں ایک ایک فٹ پانی چھوڑ دیا گیا ۔ ھم اس واقعہ پر اپنی انتہائی ناراضگی کا اظہار کرتے ھیں اور احتجاج کے طور پر ھم اس ایوان سے کچھ عرصہ کے لئے باھر جاتے ھیں ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے ارکان ایوان سے باھر چلے گئے)

LEAVE OF ABSENCE OF M.P.As.

Mr. Speaker : We will now take up the leave applications.

MIAN MUHAMMAD AKHTAR

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Akhtar, M.P.A. :—

> "I am confined to bed due to illness. Kindly grant leave from the Assembly from 22-5-67 till I am fit and permitted by my physician to attend the Session."

Mr. Speaker : The question is:

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL QAYYUM

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Qayyum, M.P.A. & Parliamentary Secretary :—

> "Due to an urgent business at Karachi I shall not be able to attend the Session of the Assembly on 5th and 6th June, 1967. Kindly grant me leave for these two days."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED RAHIM SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Rahim Shah, M P.A :—

"With due respect, I beg to say that on account of some urgent works, I could not attend the Session from 22nd May upto 4th June.

Therefore, I request, you, kindly accept my leave for the above-mentioned period."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK MIR HAZAR KHAN

Secretary : The following telegram has been received from Malik Mir Hazar Khan, M.P.A:—

" Please grant eight days leave from twenty-second to twenty-ninth May as I have urgent personal work here at Karachi".

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. FATEH MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Fateh Muhammad Khan, M.P.A. :—

"I could not attend the meetings of the Assembly held on 21st,23rd and 25th Novembar, 1966, due to illness. Leave for these days may kindly be granted.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. FATEH MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Fateh Muhammad Khan, M.P.A. :—

"As I had an urgant piece of work at home. Therefore I could not attend the Assembly Session from the 22nd of May till the 29th of May. Leave for these days may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SADIQ HUSSAIN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi, M.P.A. :—

"As I have shifted to my new residence I have not been receiving any Notice from your Office.

That is only I have not been able to attend the meeting of the Standing Committee on Social Welfare held on 18-2-67 and 13/3/67. Kindly excuse my absence."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SHEIKH UMER

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sheikh Umer, M.P.A. :—

"میں ۲۷ مئی کو بھی مصروفیات کی وجہ
سے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا لہذا
مہربانی فرما کر مجھے ۲۷ مئی تک رخصت عطا
فرمائی جاوے ۔"

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN KHAN MUHAMMAD KALYAR

Secretary : The following application has been received from Mian Khan Muhammad Kalyar, M.P.A.:—

"Respectfully I wish to state that on 25th May, while I was present, I forgot to mark my presence in the Register. I request that my presence or leave be granted for 25th.

I am not well and therefore, request that leave be granted for 27th May."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BEGUM MUMTAZ JAMAL

Secretary : The following application has been received from Begum Mumtaz Jamal, M.P.A. :

"Reference my leave application. I would request you that my leave may be considered from 22nd May to 28th May instead of 22nd May to 31st May."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BABU MUHAMMAD RAFIQ

Secretary : The following application has been received form Babu Muhammad Rafiq, M.P.A. :—

"میں چند دنوں کے لئے کوئٹہ واپس جا

رہا ہوں ۔ اس لئے التماس ہے کہ مورخہ
۵-۶-۱۹۶۷ء تا ۱۰-۶-۱۹۶۷ء رخصت اسمبلی
سے عطا فرمائی جاوے" ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD AHMED KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ahmed Khan, M.P A. :—

"گذارش ہے ۔ کہ میں بہ سلسلہ علاج
لندن میں ہوں ۔ اور بوجہ اپریشن میں اگست
کے آواخر سے پہلے پاکستان نہیں پہنچ
سکوں گا ۔ برائے کرم اسمبلی کے بجٹ سیشن
۱۹۶۷ء کے سارے ایام کے لئے میری رخصت کی
وجہ درخواست ایوان کے سامنے منظوری کے
لئے پیش کی جائے ۔ شکر گذار ہوں گا ۔ "

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED INAYAT ALI SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Inayat Ali Shah, M.P.A. :—

"مودبانہ گذارش ہے ۔ کہ میری طبیعت

خراب تھی بدین وجہ مورخہ ۲۹-۵-۱۹۶۷ء
و ۳۰-۵-۱۹۶۷ء اور ۳۱-۵-۱۹۶۷ء اسمبلی
میں حاضر ہونے سے قاصر رہا ہوں ۔ لہذا
استدعا ہے کہ ان ایام کی چھٹی عنایت فرمائی
جاوے ۔ "

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR ALI GOHAR CHISHTI

Secretary : The following application has been received from Pir Ali Gohar Chishti, M.P.A. :—

"میں فنانس کمیٹی ڈسٹرکٹ کونسل ساہیوال
کی میٹنگ پر آج ساہیوال جا رہا ہوں لہذا میری
مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۶۷ء کی چھٹی منظور کی
جاوے ۔ مہربانی ہو گی ۔ "

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SHEIKH UMER

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sheikh Umer, M.P.A. :—

"گذارش ہے ۔ صدر مملکت اور جناب گورنر
کی کوئٹہ قلات ریجن میں تشریف آوری کے

سلسلے میں میں مورخہ ۵ جون سے ۸ جون
تک اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتا
لہذا مہربانی فرما کر ۵ جون سے ۸ جون تک
کی رخصت عطا فرمائی جاوے" ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD IQBAL KHAN HIRAJ SIAL

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Iqbal Khan Hiraj Sial, M.P.A. :—

"گذارش ہے ۔ کہ میں ایک ضروری کام کے
سلسلے میں مصروف تھا ۔ لہذا ۲۲/۲۳-۵-۱۹۶۷ء
اور ۲۶-۵-۱۹۶۷ء تا ۲۸-۵-۱۹۶۷ء حاضر نہ
ہو سکا ۔ ان ایام کی رخصت عطا فرمائی
جاوے" ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SHEIKH UMER

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sheikh Umer, M.P.A. :—

"میں ۲۲ تا ۲۷ مئی کو بعض مصروفیات
کیوجہ سے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ

کر سکا ۔ مجھے ان ایام کی رخصت عطا فرمائی
جائے ،، ۔

Mr Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BABU MUHAMMAD RAFIQ

Secretary : The following application has been received from Babu Muhammad Rafiq, M.P.A. :—

،،میں ۲-۶-۱۹۶۷ء کو چند ضروری کاموں
کیوجہ سے اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکتا
اسلئے برائے مہربانی ۲-۶-۱۹۶۷ء کی
غیر حاضری کی رخصت دی جاوے ،، ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MUHAMMAD ISLAM

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Islam, M.P.A. :—

،، گذارش ہے ۔ کہ بتاریخ ۲۲-۵-۱۹۶۷ء تا
۲۴-۵-۱۹۶۷ء تک تین دن اجلاس میں اسلئے
حاضر نہیں ہو سکا کہ میرا لڑکا بیمار تھا ۔
برائے مہربانی چھٹی عنایت فرمائی
جاوے ،، ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA CHAUDHRI ASGHAR ALI KHAN

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Chaudhri Asghar Ali Khan, M.P.A. :—

"بندہ خون کے دباؤ کی کمی کی وجہ سے
اسمبلی سیشن میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ براہ کرم
۲۳ مئی تا یکم جون ۱۹۶۷ء تک رخصت
عنایت فرماویں" ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD ASLAM KHAN KHATTAK

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak, M.P.A. :—

"I could not attend the meeting of the Standing Committee on Health and Education held on 27-3-1967 due to unavoidable circumstances. Leave for the same may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BRIGADIER CHAUDHRI FATEH KHAN

Secretary : The following application has been received from Brigadier Chaudhri Fateh Khan, M.P.A. :—

"I request that I may please be allowed leave for 5-6-1967 for proceeding to Rawalpindi for private affairs."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. RAHIM BAKHSH SOOMRO

Secretary : The following application has been received from Mr. Rahim Bakhsh Soomro, M.P.A. :—

"It is requested that I may be granted leave from 22nd May to 3rd June, 1967, due to illness."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MIR AFZAL KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Mir Afzal Khan, M.P.A. :—

"I have not been feeling well since last two weeks and have, therefore, been unable to attend the current Assembly Session. Kindly grant me leave from 22-5-1967 to 11-6-67."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL KHALIQ ALLAHWALA

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Khaliq Allahwala, M.P.A. :—

"I am sorry to say that I am held up here due to indisposition and indifferent health for sometime.

I, therefore, request for leave of absence from attending

the current Session of the Assembly from Monday, the 29th May, 1967 to Monday the 5th June, 1967 both days inclusive."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

DEWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI

Secretary : The following application has been received from Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari, M.P.A. :—

"I am busy with my Estate and family affairs so I could not attend the Session from 5th June, 1967 to 15th June, 1967.

Leave may be granted for the above said period.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. BASHIR AHMED SHAH

Secretary : The following application has been received from Mr. Bashir Ahmad Shah, M.P.A. :—

"I could not attend the meeting of the Standing Committee on Education and Health held on 11-5-67 on account of non-receipt of confirmation letter in time.

I also could not attend the meetings of the Assembly Session held from 30-5-67 to 2-6-67 due to urgent work at Karachi and Thatta.

Under the circumstances I request that the House may kindly be moved for the grant of necessary leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR WALI MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary: The following application has been received from Mir Wali Muhammad Khan Talpur, M.P.A. :—

"Due to some urgent business, I have remained absent from the Session from 25th to 30th May, 1967 (both days inclusive).

2. I have not been able to attend the Sitting of the Assembly held on Ist June, 1967, owing to bad health.

I request the leave of the House."

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

M. NAZIR AHMED

Secretary: The following application has been received from M. Nazir Ahmed, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ مورخہ ۳۱ - ۵ - ۶۷ کو
میں بوجہ عارضہ بخار اور پیٹ میں خرابی اسمبلی
میں حاضر نہیں ہوسکا - اس لئے مجھے رخصت
عنایت فرمائی جاوے -

Mr. Speaker: The question is :

The the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA CHAUDHRI ASGHAR ALI KHAN

Secretary: The following application has been received from Nawabzada Chaudhri Asghar Ali Khan, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ بندہ ۲۷ - ۳ - ۶۷ کو

سٹینڈنگ کمیٹی میں حاضر نہ ہوسکا ۔ دیر کی
وجہ دریائے راوی میں طغیانی کی وجہ سے
کشتیوں کے پلوں کا ٹوٹ جانا تھا۔ مہربانی فرما
کر مورخہ ۲۷ - ۳ - ۶۷ کو میری رخصت
عنایت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN SAIFOOR KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Saifoor Khan, M. P. A. :—

چونکہ میری طبیعت زیادہ خراب ہے ۔ اس
لئے اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکتا ۔ گذارش
ہے کہ مورخہ ۱۱ - ۶ - ۶۷ تک چھٹی
بڑھائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted

The motion was carried.

MR. ABDUL QAYYUM QURESHI

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Qayyum Qureshi, M. P. A. :—

بندہ کی طبیعت بہت ناساز ہے ۔ ۵ - ۶ جون
دو یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔ اجلاس
شنید کرنے سے قاصر ہوں ۔ شکریہ ۔

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN KHAN MUHAMMAD KALYAR

Secretary: The following application has been received from Mian Khan Muhammad Kalyar, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ میں کل سے کچھ علیل
ہوں برائے مہربانی ایوان سے درخواست کی
جائے ۔ مورخہ ۶ - ۴ - ۶۷ سے ۹ - ۶ - ۶۷
تک کی رخصت دی جائے ۔

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI MANAK KHAN BOSAL

Secretary: The following application has been received from Chaudhri Manak Khan Bosal, M. P. A. :—

مودبانہ گذارش ہے ۔ کہ آج صبح غسل
کرتے وقت میرا پاؤں پھسل گیا اور چوٹ آ گئی
لہذا تین دن کے لئے اجلاس میں شرکت نہیں
کر سکتا ۔ از راہ کرم مورخہ ۵ جون سے ۷
جون ۱۹۶۷ء تک رخصت عطا فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN JALAL-UD-DIN

Secretary : The following application has been received from Khan Jalal-ud-Din Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ میں بوجہ خرابی طبیعت
مورخہ ۲۰-۱-۶۷ ، ۲۱-۱-۶۷ اور ۸-۲-۶۷
کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہوم میں شرکت نہیں
کر سکا ۔ برائے مہربانی چھٹی عطا کر مشکور
فرماویں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR KARAM ELAHI KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Karam Elahi Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ میرے لڑکے کو تکلیف ہے
جس کے علاج کے سلسلہ میں واپس جا رہا ہوں
برائے مہربانی ۶-۱-۶۷ تا ۱۱-۶-۶۷ تک
رخصت منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD ISHAQ KHAN.

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ishaq Khan, M.P.A. ;—

"Due to President's visit to Quetta/Kalat Divisions, my presence at Quetta is necessary and moreover I have got some private work. I shall be grateful if you excuse my absence from the Assembly Sessions from 5th to 15th June, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR BAHADUR NAWAB MUHAMMAD KHAN JOGEZAI TUMANDAR.

Secretary : The following telegram has been received from Sardar Bahadur Nawab Muhammad Khan Jogezai Tumandar, M.P.A. :—

"Please grant me two months leave because I am ill."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M.P.A. :—

"Due to illness I failed to attend the meetings of Assembly from 22-5-67 to 6-6-67. House may, therefore, kindly be moved for my leave for the said period."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN JAMSHED KHAN MOHMAND.

Secretary : The following application has been received from Khan Jamshed Khan Mohmand, M.P.A. :—

میں بوجہ بیماری ۲۲-۵-۶۷ تا ۲۶-۵-۶۷

تک موجودہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔
مہربانی کرکے ان ایام کی رخصت عنایت
فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI MIR. KHUDA BUX KHAN

Secretary : The following application has been received from Haji Mir Khuda Bux Khan., M P.A. :

گذارش ہے ۔ کہ میں مورخہ ۲۲-۵-۶۷
سے ۴-۶-۶۷ تک اسمبلی کے اجلاس میں بوجہ
بیماری والدہ شرکت نہیں کر سکا ۔ لہذا استدعا
ہے کہ مجھے ۲۲-۵-۶۷ سے ۴-۶-۶۷ تک
چھٹی عنایت کی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAKHDUM SYED NASIR-UD-DIN SHAH.

Secretary : The following application has been received from Makhdum Syed Nasir-ud-Din Shah, M.P.A. :—

میں مورخہ ۷ جون ۱۹۶۷ء کو بسلسلہ
شرکت فنانس کمیٹی ڈسٹرکٹ کونسل لائلپور
گیا ہوا تھا ۔ اور اس وجہ سے اجلاس اسمبلی

میں شرکت نہ کر سکا ۔ لہذا مورخہ ۷ جون
۱۹۶۷ء کی رخصت مرحمت فرمائی جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR WALI MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following application has been received from Mir Wali Muhammad Khan Talpur, M.P.A. :—

"Owing to bad health, I have not been able to attend the sittings of the Assembly on 5th and 6th June, 1967. I request grant of leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED SHER ALI SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Sher Ali Shah, M.P.A. :—

"Since my daughter has not yet recovered from illnes, I shall be thankful if you would kindly move the Provincial Assembly to grant me leave from Ist June, 1967 to 10th June, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN SAIFULLAH KHAN

Secretary : The following application has been received from Mian Saifullah Khan, M.P.A. :—

"Due to illness I had to leave on the 24th May. I shall be most grateful if leave is granted to me from 24th May to 12th, June 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR GUL ZAMAN KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Gul Zaman Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ میں بوجہ ضروری کام
مورخہ ۸ مئی تا ۵ جون اجلاس میں شریک
نہ ہو سکا ۔ مہربانی فرما کر ان ایام کی
رخصت عنایت فرما کر مشکور فرماوین ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SADIQ HUSSAIN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi, M.P.A. :—

"I could not attend the Assembly meetings as my son was down with Typhoid. Kindly grant me leave from 23rd May to 30th May, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAIS SARDAR SHABBIR AHMED KHAN

Secretary: The following application has been received from Rais Sardar Shabbir Ahmed Khan, M.P.A. :—

"I could not attend the meeting of Standing Committee on Home Affairs held on 8th March, 1967, due to illness. Leave may kindly be granted."

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MIR AFZAL KHAN

Secretary: The following telegram has been received from Khan Mir Afzal Khan, M.P.A. :

"Health better but still unable attend Assembly for few days kindly request Assembly to grant leave of absence".

Mr. Speaker: The question is :—

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI ASGHAR ALI RANDHAWA

Secretary: The following application has been received from Chaudhri Asghar Ali Randhawa, M.P.A. :—

"I could not attend the meeting of the Assembly on 5th June, 1967, due to being taken ill. My absence from the House for that day may kindly be excused."

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RANA CHANDER SINGH

Secretary : The following application has been received from Rana Chander Singh, M.P.A. :—

"I could not attend meetings of the Assembly from the 22nd May to 5th June, 1967, due to the illness of my son.

It is requested that the House may kindly be moved to grant me leave of absence for the above mentioned dates."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MAZHAR HUSSAIN GHALOO

Secretary : The following application has been received from Mr. Mazhar Hussain Ghaloo, M.P.A. :—

"I could not attend the meetings of the Committee on Law and Parliamentary Affairs held on 17-1-67 and 6-2-67 due to illness. House may kindly be moved for my leave for the above dates."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MUHAMMAD HAYAT KALYAR

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Hayat Kalyar, M.P.A. :—

بندہ بسلسلہ میٹنگ ڈسٹرکٹ کونسل گیا تھا۔
پھر ساتھ ہی بوجہ چند اور امور خانگی واپس
نہیں آسکا۔ لہذا مورخہ ۵-۶-۶۷ تا ۹-۶-۶۷
پانچ دن کی رخصت عنایت فرمائی جاوے
نوازش ہو گی۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR KHAN MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Khan Muhammad Khan, M.P.A. :—

"I humbly state that due to some unavoidable circumstances I would not be able to attend the Assembly. So my Casual Leave, from 8th June to 16th June may kindly be sanctioned.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MIR SUNDER KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Mir Sunder Khan, M.P.A. :—

"Most humbly I beg to state that due to some unavoidable circumstances I would not be able to attend the Assembly. So kindly my Casual Leave may kindly be sanctioned from 8th June to 16th June."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA MUHAMMAD SHAH NASIR KHAN

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Muhammad Shah Nasir Khan, M.P.A. :—

"Due to illness I could not attend the Session on the following days, 30th, 31st May, 1st and 2nd June. Therefore, I request for the leave to be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAJA MUHAMMAD ABDUALAH KHAN

Secretary : The following application has been received from Raja Muhammad Abdullah Khan, M.P.A. :—

"I have been admitted in the Hospital for some illness. Doctors tell me I may have to remain in the Hospital for eight or ten days. Kindly grant me leave for 10 days from 12-6-67 to 21-6-67 both days inclusive."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SHEIKH UMER

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sheikh Umer, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ فدوی ۷-۶-۶۶ تا ۱۶-۶-۶۷
تک اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا
مہربانی فرماکر ان دنوں کی چھٹی عنائت فرمائی
جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR MIR MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following application has been received from Mir Mir Muhammad Khan Talpur, M P.A. ;—

"Kindly grant me leave for the period from 22-5-67 to 12-5-67 as I was not well and could not attend the Assembly."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL GHAFFAR KHAN PASHA

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha, M.P.A. :—

"I am not well and am unable to attend the Assembly Session. I request that I may kindly be granted leave from the 22nd May, 1967 to the 5th June, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN GUL HAMEED KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Gul Hameed Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ میں بیمار ہوں اس لئے
اسمبلی میں نہیں بیٹھ سکتا مہربانی فرما کر
مورخہ ۲۲-۶-۶۷ تا ۵-۶-۶۷ کی رخصت عطا
فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI GUL HASSAN MANGI

Secretary : The following application has been received from Haji Gul Hassan Mangi, M.P.A. :—

"Last night, I got a sudden attack of pain in my heart I am therefore, unable to attend the Assembly to-day. Necessary leave may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAJOR MIR BADSHAH KHAN MAHSOOD

Secretary : The following application has been received from Major Mir Badhshah Khan Mahsood, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ میں بیمار ہوں ۔ اور ڈاکٹر
نے آرام کے لئے کہا ہے ۔ اس لئے مہربانی
فرما کر تین یوم ۱۲-۶-۶۷ تا ۱۶-۶-۶۷ تک
کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL GHAFFAR KHAN PASHA

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha, M.P.A: :—

"I am not well and am unable to attend the Assembly Session. I request that I may kindly be granted leave from the 14th June to the end of the current Session."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SAHIBZADA NOOR HASSAN

Secretary : The following application has been received from Sahibzada Noor Hassan, M.P.A. :—

"Due to certain unavoidable reasons, I could not attend the sittings of the Assembly on 12th and 13th of June, 1967. I request for leave to be granted for these days."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. NAZEER AHMED

Secretary : The following application has been received from M. Nazeer Ahmed, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ میں مورخہ ۱۹-۶-۶۷ کو
بیمار تھا۔ اس لئے اسمبلی کا اجلاس attend نہیں
کرسکا ۔ لہذا چھٹی دی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR WALI MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following application has been received from Mir Wali Muhammad Khan Talpur, M.P.A. :—

"I have not been able to attend the Sittings of the House held on 24th and 26th instant due to some unavoidable circumstances.

I request grant of leave for my absence."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAKHDUM SYED NASIR-UD-DIN SHAH

Secretary : The following application has been received from Makhdum Syed Nasir-ud-Din Shah, M.P.A. :—

ملتمس ہوں ۔ کہ ۱۳ - ۶ - ۶۷ کو
بوجہ جنرل اجلاس ڈسٹرکٹ کونسل لائلپور
میں میری حاضری وائس چیئرمین کی حیثیت سے
ضروری تھی ۔ اس لئے اسمبلی کے اجلاس میں
حاضر نہیں ہو سکا ۔ لہذا رخصت منظور
فرماویں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CAPTAIN AKHTAR AYUB KHAN

Secretary : The following telegram has been received from Captain Akhtar Ayub Khan, M.P.A. :—

"Till sick request leave from 22nd June to 1st July."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZAR MUHAMMAD KALUKA

Secretary : The following application has been received from Mian Nazar Muhammad Kaluka, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ بندہ بوجہ بیماری گھر
جا رہا ہے ۔ مورخہ ۹ ، ۱۲ تا ۲۲ چھٹی
منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR GUL ZAMAN KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Gul Zaman Khan, M.P.A. :

مودبانہ گذارش ہے ۔ کہ میں بوجہ ضروری
کام ۳۰-۶-۶۶ سے ۳-۷-۶۷ تک اجلاس میں
شریک نہ ہو سکوں گا ۔

مہربانی فرماکر ۳۰ جون سے ۳-۷-۶۷ تک
رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KAZI MUHAMMAD AZAM ABBASI

Secretary : The following application has been received from Kazi Muhammad Azam Abbasi, M.P.A. :—

"As I was not feeling well I could not attend the Assembly Session on 9th June, which may kindly be excused and leave may kindly be granted.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MIRAJ DIN

Secretary : The following application has been received from Mian Miraj Din, Parliamentary Secretary and M.P.A. :—

> "I could not attend the meetings of Standing Committee on Social Welfare held on 18th February, 1967 and 13th March, 1967 due to illness. House may, therefore, kindly be moved for my leave for the said dates."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

DISTURBANCE CREATED IN THE MEETING ADDRESSED BY MR. Z. A. BHUTTO IN GOL BAGH, LAHORE

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, with your permission I want to make a short statement. Sir, a short while ago, the Leader of the Opposition made a very serious attack on the Government and its Officers with regard to the alleged disturbances having been created in the meeting, where Mr. Zulfikar Ali Bhutto was to address. Sir, I make a definite statement on the floor of the House with full responsibility that the Government . . . .

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر ۔ اخوند صاحب اردو میں تقریر فرمائیں ۔

وزیر قانون - حاجی صاحب میں آپکو بتا دوں گا ۔

Sir, I was saying that the Government and its Officers had no hand whatsoever in the alleged disturbance that was . . . .

Malik Muhammad Akhtar : I challenge it (*interruptions*).

مسٹر حمزہ - پھر پانی کہاں سے آیا ۔ لاہور کارپوریشن کا چیئرمین کیا سرکاری افسر نہیں ہے ؟

Minister for Law : You will not believe it; the Government has no hand nor is it interested. . . . (*interruptions*).

(At this stage Malik Muhammad Akhtar rose in his seat.)

Mr. Speaker : I warn the Member not to interrupt.

Minister for Law : Sir, the Government is not interested in the activities of Mr. Bhutto; Government is not interested in dissipating any meeting; the Government is interested in the maintenance of Law and Order. The Government officers have no hand whatsoever in the alleged cutting of the wires of the electricity and the ropes of the tents where the meeting was being held. On the contrary, we have some information that the people who had gathered there later on went over to the city and they smashed the glass-panes of the windows and the doors of some of the shops on the Mall, took out the articles lying there and threw them on the road. So I again say that so far as the disturbance created in the meeting, is concerned, neither the Government nor the Government officials had any hand in it. This might have been done by some miscreants. Hence the attack which was made on the Government was totally unjustified and unnecessary. For every occurrence, the Government is not responsible; and Government is not responsible for anything which may happen. *(interruptions).*

(At this stage Mr. Hamza rose on his seat)

Mr. Speaker : No statement please. The Member should resume his seat. It is not the privilege of every Member.

مسٹر حمزہ - پھر ایک ایک فٹ پانی باغ میں کہاں سے آیا ۔

Mr. Speaker : Order; order.

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusuf Ali Shah occupied the Chair.)

THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) 1967-68

DISCUSSION OF EXPENDITURE CHARGED UPON THE PROVINCIAL CONSOLIDATED FUND (GENERAL BUDGET).

Mr. Senior Deputy Speaker: Now, we will take up the Orders of the Day, *i. e.*, Discussion of expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund (General Budget).

Khawaja Muhammad Safdar.

خواجه محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - ابھی ابھی محترم وزیر قانون صاحب نے فرمایا ھے کہ رات کے انتہائی افسوس ناک واقعات میں گورنمنٹ یا ان کے سرکاری افسران کا کوئی ھاتھ نہیں تھا اور بعض غنڈہ عناصر نے اس جلسے کو ناکام بنانے کی کوشش کی تھی - میں نہایت ادب سے جناب وزیر قانون اور عمائدین مملکت سے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ مسٹر بھٹو کی تقریر کا نفس مضمون عرب ممالک سے ھمدردی کا اظہار تھا - مسٹر بھٹو کی تقریر کا آغاز عرب ممالک کے ساتھ ھمدردی سے ھوا تھا - اور کوئی ایسا مسئلہ اس وقت تک زیر بحث نہیں آیا تھا کہ جس سے کہ کسی قسم کی کسی شخص کو بھی اختلاف رائے رکھنے کی گنجائش ھو - یہ مسئلہ اس صوبے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اس ملک کے بچوں، بوڑھوں ، عورتوں اور مردوں کے دلوں میں اسی طرح ھے جس طرح کہ کسی ایک فرد واحد خواہ وہ گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ھو ، خواہ وہ آپوزیشن سے تعلق رکھتا ھو ' خواہ وہ آزاد خیال ھو ' سب کو اس بات پر انتہائی رنج ھے - حقیقت یہ ھے کہ ھمارے عرب بھائیوں کے ساتھ جو انتہائی وحشیانہ اور نہایت ھی بربریت کا سلوک کیا گیا ھے ' اس کی بناء پر ھمارے ملک میں ابھی تک صف ماتم بچھی ھوئی ھے اور لاھور کی آبادی کا ایک کثیر حصہ گول باغ میں اس لئے جمع ھوا تھا کہ اپنے عرب بھائیوں کے ساتھ ھمدردی کا اظہار کرے - تو وھاں کون بدبخت تھا جسے اس بات سے اختلاف تھا کہ

عربوں کے ساتھ اظہار ہمدردی نہ کیا جائے ما سوائے ان لوگوں کے جو اس غرض کے لئے بھیجے گئے تھے کہ آپوزیشن کا ایک راہنما اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے والا ہے اور اس کو ایسا نہ کرنے دیا جائے اور اس میں کسی اور شخص یا کسی اور ادارے کو دلچسپی نہیں ہو سکتی ما سوائے حکومت کے ۔

وزیر قانون ۔ یہ غلط ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب تو یہ کہہ سکتے ہیں ۔ وہ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں ۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ ان کے فرستادہ لوگوں نے بجلی کے تار کاٹے ۔ ان کے فرستادہ لوگوں نے وہاں شامیانے کی طنابیں کاٹیں' چلئے یہ تو متنازعہ مسئلہ ہے ۔ لیکن اس باغ میں ایک ایک فٹ پانی کس کے حکم سے چھوڑا گیا ۔ وہاں تو پبلک کا کوئی نل نہیں ہے ۔ یہ تو کارپوریشن کا باغ ہے اور کارپوریشن ہی کے نل لگے ہوئے ہیں اور وہی اسکو پانی دے سکتا ہے ۔ کوئی اور شخص کارپوریشن کے باغ میں پانی نہیں دے سکتا اور صرف یہی نہیں بلکہ جس جماعت سے میں تعلق رکھتا ہوں ۔ اس نے موچی دروازے کے باہر ایک جلسے کا انعقاد کیا وہاں بھی باغ میں عمداً پانی دیا گیا تھا اور وزیر قانون اسکے باوجود کہتے ہیں کہ اس میں انکا ہاتھ نہیں ہے ۔ یہ مخفی ہاتھ کس کا ہو سکتا ہے اگر یہ ہاتھ گورنمنٹ کا نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ دو روز ہوئے میرے ایک دوست اور ساتھی جناب محمود اعظم فاروق صاحب جب تقریر فرما رہے تھے تو جناب وزیر خزانہ نے اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے ایک ایسی غلط بات ، ایک ایسا بیہودہ الزام

عائد کیا جسکے متعلق اگر میں آج اس ایوان میں کچھ عرض نہ کروں تو میں اپنے فرائض منصبی سے کوتاھی کروں گا ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Point of order. Is the Leader of the Opposition going to review the proceedings held in this House for all those days that there has been discussion on the Budget. Is he going to review the entire proceedings, what the Finance Minister said two days back, what happened at Mochi Gate and what happend at Gol Bagh or what happened elsewhere.

خواجہ محمد صفدر۔ جناب والا ۔ میں عرض کچھ کرتا ہوں ۔ اگرچہ انہوں نے ایسا فرمایا تو نہیں لیکن انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے ۔ ان کے خیال کے مطابق میں اس موضوع کے متعلق گفتگو نہیں کر سکتا یعنی میں irrelevant ہوں ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ موضوع زیر بحث یہ Charged Expenditure کی مد ہے ۔ اس میں کیا کیا شامل ہے "گورنر صاحب مغربی پاکستان کی تنخواہ" اس مد میں شامل ہے ۔ گورنر صاحب اس انتظامیہ کے سر براہ ہیں اور صرف اگر وہی تنخواہ اس مد میں شامل ہوتی تو میں صوبے کے کونے کونے کی بات کر سکتا تھا ۔ آج اس بات کا جواب دے سکتا تھا ۔ وہ بات خواہ پرسوں ہوئی ہے ۔ خواہ اترسوں ہوئی ہے خواہ اس انتظامیہ نے آئندہ کرنی ہے ۔ یہ تو ہوئی ایک بات ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ان تمام وزراء صاحبان کی تنخواہ بھی Charged Expenditure میں شامل ہے ۔ ان کے افعال اور ان کے کردار کو اگر میں پوسٹ مارٹم کروں تو میں پوری طرح حق بجانب ہونگا ۔ کیونکہ ان کی تنخواہ زیر بحث ہے ۔ انہوں نے کیا کیا ہے ۔ ان کے افعال کیا ہیں ۔ ان کا کردار کیا ہے اور یہ اپنا کاروبار کس طرح چلا رہے ہیں یہ سب باتیں آج زیر بحث آئیں گی میرے محترم دوست جناب وزیر قانون اعتراض کرنے سے پہلے بہتر ہوتا کہ آرٹیکل نمبر ۸۸ کو ملاحظہ فرما لیتے ۔ یہ میں اپنے حافظے سے عرض کر رہا ہوں ۔ اس

میں Charged Expenditure کی تفصیل درج ہے گورنر صاحب اور وزراء صاحبان کی تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ اس تفصیل میں درج ہیں ۔ اس لئے ہم وزراء صاحبان کے ذاتی اعمال سے قطع نظر ان کے پبلک افعال اور کردار کا پوری طرح پوسٹ مارٹم کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : You carry on Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر ۔ شکریہ جناب ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر خزانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ جماعت اسلامی سی ۔ آئی ۔ اے سے مالی امداد حاصل کرتی ہے ۔ یہ الزام اسقدر خطرناک ہے کہ اگر کسی کے خلاف یہ الزام ثابت ہو جائے تو میری رائے میں اسکی ایک ہی سزا ہے کہ اسکو پھانسی دیدی جائے ۔ لیکن یہ تو میری رائے ہے ۔ لیکن گورنمنٹ نے اس صوبے میں بلکہ اس ملک میں پہلے ہی سے ایک قانون پبلک پارٹیز ایکٹ کے نام نافذ کیا ہوا ہے جس میں واضح طور پر درج ہے کہ اگر کوئی سیاسی جماعت کسی بیرونی ملک کی طاقت یا قوت کی شہ پر یا امداد پر پاکستان کے مفاد کے خلاف کوئی کام کرے تو اسکے خلاف عدالت میں دائر کرکے اس کو خلاف قانون قرار دیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر تو محترم وزیر خزانہ کے پاس اس بات کا کوئی بھی ثبوت ہے کہ جماعت اسلامی یا آپوزیشن کی کوئی جماعت سی ۔ آئی ۔ اے یا کسی اور مردود ادارے سے کوئی مالی اعانت یا کسی قسم کی اعانت حاصل کر رہی ہے ۔ تو میں ان کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کروں گا ۔ مطالبہ بھی کروں گا اور مطالبہ کرنے میں میں حق بجانب ہونگا ۔ کہ ان کو اس جماعت کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کریں ۔ اگر کوئی ثبوت نہ ہو تو انہیں اپنی نشست پر بیٹھ کر ایسے بے ہودہ الزام لگانے کا کوئی حق حاصل نہیں ۔

جناب والا ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ سی ۔ آئی اے کے ہم ایجنٹ نہیں ہیں بلکہ ایسے ایجنٹ ان کے اپنی صفوں میں موجود ہیں ۔ ان کو چاہئیے کہ اپنی صفوں میں تلاش کریں ۔ اس وقت سابقہ وزیر خزانہ نے ڈیلی ٹیلیگراف کے خلاف انگلستان کی عدالت میں دعویٰ دائر کر رکھا ہے اس اخبار نے سابق وزیر خزانہ حکومت پاکستان کے متعلق تحریر کیا تھا کہ وہ سی ۔ آئی ۔ اے کے ایجنٹ ہیں ۔ سابق وزیر خزانہ مغربی پاکستان سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ایک معزز ممبر ۔ مغربی پاکستان نہیں بلکہ مرکزی حکومت ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جی ہاں ۔ very sorry, very sorry, مرکزی حکومت کے سابق وزیر خزانہ سے جب پوچھا گیا کہ آپ نے پاکستان میں دعویٰ دائر کیوں نہیں کیا تو انہوں نے حلفیہ بیان دیا اس سی ۔ آئی ۔ اے کے ایجنٹ نے یہ کہا کہ مجھے پاکستان کی عدالتوں پر اعتماد نہیں ۔ جناب والا ۔ یہ سب کچھ پبلک ریکارڈ پر ہے ۔ ایسے سی ۔ آئی ۔ کے ایجنٹ وزیر خزانہ اپنی صفوں میں اور اپنی پارٹی میں تلاش کریں ۔ ہم محب وطن ہیں اور ہمیں اس پر فخر ہے ۔ اس کے متعلق صرف اسی قدر کہنا چاہتا ہوں ۔ اس وقت جناب محترم وزیر جیل خانہ جات تشریف نہیں رکھتے ہیں انہوں نے کچھ گوہر افشانی کی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ تحریک جمہوریت پاکستان پاکستان کے خلاف ہے اور اس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ مرکز کمزور کر دیا جائے اور دونوں صوبے الگ الگ ہو جائیں ۔ جناب والا ۔ یہ غلط ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ بڑا اور کوئی افترا اور بہتان نہیں ہو سکتا ۔ جس کام کو سرانجام دینے میں حکومت ۹ سال کے عرصہ میں ناکام رہی ہے ۔ بلکہ میں تو یہ

نہایت رنج و الم کے ساتھ کہوں گا کہ جس تحریک کو اس حکومت نے اپنے ۹ سالہ دور میں جنم دیا ہے کوئی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ مشرقی پاکستان میں خواہ ان کی تعداد کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو ۔ اس حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے بعض افراد ان سطور پر سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔ اگر مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان الگ الگ ہو جائیں تو یہ ان کی غلط پالیسیوں ہی کا نتیجہ ہوگا ۔ اور اس مرکز گزیر تحریک کے خلاف اس حکومت نے آج تک کچھ نہیں کیا بلکہ جو نہایت ہی ذمہ دار افراد مشرق پاکستان تشریف لے گئے تو انہوں نے توپوں اور بندوقوں کی زبان استعمال کرنے کی دھمکی دی ۔ ایسے مسائل کبھی توپوں اور بندوقوں سے حل نہیں ہوتے ۔ یہ ہمیشہ سیاسی سطح پر حل ہوتے ہیں۔ آپوزیشن نے ان اذیتناک اور خطرناک مسائل کو سیاسی سطح پر حل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اگرچہ بے شمار مشکلات سد راہ ہیں مگر انشاالله حزب اختلاف پاکستان کی سالمیت کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوگی ۔ تحریک جمہوریت پاکستان جو مشرقی پاکستان میں جنم لے چکی ہے وہ ضرور کامیاب ہوگی بلکہ وہ بہت حد تک کامیاب ہو چکی ہے۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں دوسرے مسائل کے بارے میں اپنی گذارشات پیش کروں گا یہ مسائل اس قسم کے تھے جن کا دوسرا رخ یا جن کے متعلق آپوزیشن کا نقطہ نظر ایوان میں پیش نہ کیا جاتا تو یہ ہمارے لئے انتہائی بد قسمتی ہوتی اور ہم اپنے فرض میں انتہا درجہ کی کوتاہی کرتے ۔

اب میں اس حکومت کی سرگرمیوں کے کسی ایک حصہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے اس بات کا پورا احساس ہے کہ وقت قلیل ہے ۔ اور اگرچہ یہ معلوم نہ تھا کہ نصف گھنٹہ کے

قریب درخواست ہائے منظور کرنے پر صرف ہو جائے گا ۔ کل جناب قائد ایوان اور میرے درمیان یہ طے پایا تھا کہ آپوزیشن ۱۲ بجے تک اپنے خیالات کا اظہار کرے گی ۔ اور اس کے بعد گورنمنٹ پارٹی کے ممبران اپنا نقطہ نظر ارشاد فرمائیں گے ۔ ہمارا نصف گھنٹہ تو اس طرح ختم ہو گیا ۔ یہ مشترکہ کام تھا ۔ اگر قائد ایوان کو اعتراض نہ ہو تو اسے نصف نصف کر لیں ۔

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) ۔ آپ باہر تشریف لے گئے تھے ہم سب نے مناسب سمجھا کہ اس عرصہ میں درخواست ہائے پیش کر دیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اس وقت میں ایک سیکٹر کے متعلق نہایت ہی اختصار کے ساتھ عرض کروں گا اس وقت شاید وقت کی قلت کی وجہ سے پوری شرح و بست کے ساتھ کوئی گذارش نہ کر سکوں ۔

جناب والا ۔ اس سیکٹر کے متعلق ہماری حکومت کو بڑا فخر اور دعویٰ ہے ۔ یہ محکمہ صنعت ہے ۔ وقت بہت قلیل ہے اس مجبوری کے تحت زیادہ باتیں عرض نہیں کر سکوں گا ۔

میں اپنی گذارشات کی ابتدا اس طرح کروں گا کہ ہم اس وقت گذشتہ ۱۰ سال میں جس حد تک صنعتی میدان میں ترقی پذیر ہوئے ہیں وہ اپنی نوع کے لحاظ سے اور اپنی قسم کے لحاظ سے ایسی نہیں ہے کہ جس پر ہم فخر کریں ۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ ہم اس وقت تک اشیائے صرف بنانے میں مصروف ہیں ۔ ہماری صنعتوں کا بیشتر حصہ صرف اشیائے صرف بناتا ہے ۔ اور ہم نے بنیادی اور قلیدی صنعتوں سے گذشتہ سالوں میں آنکھیں موند لی ہوئی ہیں ۔

جناب والا ۔ کسی ملک کی ترقی کا دار و مدار اس میں نہیں ہے کہ اس ملک میں اس وقت کس قدر کپڑا بنایا جاتا ہے ۔ کس قدر جوتے بنائے جاتے ہیں ۔ کس قدر گرم کپڑا بنایا جاتا ہے یا کس قدر دوسری اشیائے صرف بنائی جاتی ہیں ۔ بلکہ کسی ملک کی ترقی کا معیار جانچنے کے لئے ماہرین اقتصادیات کے نزدیک صرف ایک ہی معیار ہے اور وہ یہ کہ وہ ملک کس قدر اپنے ملک میں دھات تیار کرتا ہے ۔ اور کس قدر سامان اس دھات سے تیار کرتا ہے ۔ ایک process ہے کہ خام دھات کو لیا جائے اور اس کو استعمال کرنے کے قابل دھات کی شکل دی جائے ۔ اور پھر اس استعمال کرنے کے قابل دھات کو دوسری مصنوعات میں مثلاً مشینری اور مشین ٹولز میں تبدیل کیا جائے ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے میں آپ کی خدمت میں مثال پیش کرتا ہوں دو ملکوں کی ۔ جن میں سے ایک نے گذشتہ ۴۰ سال میں اس قدر ترقی کی ہے کہ وہ دنیا کی دو عظیم طاقتوں میں شمار ہوتا ہے اور دوسرا جس نے گذشتہ ۱۷ سال میں وہ عظیم ترقی کی ہے کہ دنیا کی دو عظیم طاقتیں اس سے خوفزدہ ہیں ۔ میری مراد روس اور چین سے ہے جناب والا ۔ روس کی صنعتی تاریخ کا اگر مطالعہ فرمائیے تو معلوم ہو گا کہ انہوں نے اشیائے صرف پیدا کرنے کے بجائے اشیائے پیداوار پیدا کیں ۔ انہوں نے اپنے لوگوں کو کپڑے سے محروم رکھا انہوں نے اپنے لوگوں کو جوتوں سے محروم رکھا انہوں نے اپنے لوگوں کو چینی سے محروم رکھا انہوں نے اور ضروریات زندگی جن کی کمی ہونے سے انسان مر نہیں جاتا ہے یعنی جن کے عدم وجود سے انسان کی زندگی خطرہ میں نہیں پڑ جاتی ان کی طرف قطعی توجہ نہیں دی ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دوسری جنگ عظیم میں انہوں نے نازی جرمنی

جیسی عظیم فوجی مشینری کو شکست دی اور آج وہ صنعتی اور ٹکنولاجیکل میدان میں امریکہ سے اگر آگے نہیں تو پیچھے بھی نہیں ہیں انہوں نے اپنے ملک کے لئے ایک حد قائم کی اور اس حد کے اندر اپنی ضروریات کو رکھا ۔ اور اس طرح اپنے ملک اور اپنی قوم کو بام عروج پر پہونچا دیا ۔ دوسرا ملک چین جس کی آزادی کی عمر ہم سے دو سال زیادہ ہے وہ آج nuclear پاور ہی نہیں بلکہ اس نے ہائیڈروجن بم بھی بنا لیا ۔ یہ دو بڑی طاقتیں روس اور امریکہ اس کی بڑھتی ہوئی قوت سے خوفزدہ ہیں اس نے کیا کیا ۔ اس نے بھی اسی چیز پر عمل کیا اور اس نے اشیائے صرف کے متعلق اپنے عوام سے یہ کہہ دیا کہ بھئی ہم جن چیزوں کے بغیر گذر کر سکتے ہیں کر لیں گے لیکن قوم کی ترقی کا راز اسی میں ہے کہ گاؤں گاؤں میں لوہا ڈھالنے کی بھٹیاں اور لوہا ڈھالنے کی furnaces تیار کی جائیں ۔ جناب والا ۔ آپ کو اور میرے ان معزز ارکان کو جو امریکن اخبارات و رسائل کا مطالعہ کرتے ہیں یاد ہو گا کہ جب مشینی دنیا میں اعلان کیا گیا کہ وہ گاؤں گاؤں میں لوہے کی ابتدائی بھٹیاں لگائیں گے اور اس سے بھی قوم ترقی کر سکتی ہے تو ان کا مذاق اڑایا گیا لیکن چھ سات سال کی بات ہے کہ انہوں نے خام لوہے کو انہیں بھٹیوں کے ذریعہ فولاد میں تبدیل کر دیا اور وہ اسی سے مشینری بناتے ہیں ۔ جناب والا ۔ شاید یہ کہا جائے کہ یہ میری رائے بے سند ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو قابل قبول ہو ۔ اس لئے میں جناب قائد ایوان جو کہ میری اس بات کا جواب دینا چاہیں گے ان کی خدمت مین ان کی مطبوعات میں سے اسی موضوع کے متعلق حوالہ پیش کرتا ہوں جناب والا ۔ صفحہ ۲۴۷ ۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں سے چند سطور پڑھوں گا ۔ جناب والا ۔ غور فرمائیے ۔

"The economic maturity of a country is measured primarily by its basic metal and metal product industries and it is only through these industries that the import requirements of future economic development can be reduced."

جناب والا ۔ جس مضمون کو میں نے ۵ یا ۶ ۔ منٹ میں بیان کیا ہے ۔ اس مضمون کو فاضل مصنف نے چند ایک فقروں میں بیان فرما دیا ہے ۔ کوزے میں دریا کو بند کر دیا ہے ۔

"The economic maturity of a country is measured primarily by its basic metal and metal product industries and it is only through these industries that the import requirements of future economic development can be reduced."

جناب والا ۔ یہ ہمارے ماہرین اقتصادیات کی رائے ہے ۔ یہ مسٹر ہارٹی جیسے بیرونی ماہر کی رائے نہیں ہے معلوم نہیں ایسی خبریں کس طرح حاصل کی جاتی ہیں ۔ بہرحال میرے ہاتھ میں سیکنڈ فائیو ائر پلان ہے اور اب یہ کہ ہماری صنعتیں کس قسم کی ہیں تو ان پر بھی آخری لفظ ان کا ہی ہو سکتا ہے کہ ہم کیا کچھ بنا رہے ہیں اور اس سے ہماری صنعتی پالیسی کس حد تک کامیاب ہے ۔ جناب والا ۔ میرا مدعا یہ ہے کہ ہم نے بنیادی صنعتوں کو نظر انداز کر کے ایسی صنعتیں رائج کی ہیں جو نہ صرف اشیائے صرف ہیں بلکہ ہم اپنا اکثر و بیشتر زر مبادلہ ان صنعتوں پر خرچ کر رہے ہیں جن صنعتوں کی ہم کو ضرورت نہیں تھی لیکن وہ صنعتیں کس قسم کی ہیں ان کو کہتے ہیں کہ وہ imported انڈسٹریز ہیں (یہ عجیب سی term ہے) imported گڈز تو کہہ سکتے ہیں مگر imported انڈسٹریز نہیں ۔ اس کے متعلق جناب والا ۔ منصوبہ بندی کمشن کی اپنی رائے یہ ہے یعنی میں گورنمنٹ آف پاکستان پلاننگ کمیشن کی رائے عرض کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ فقرہ بڑا سختی سے لکھ دیا ہے ۔

"Most of the industrialization is imported in the sense that the important component, raw materials, spare parts and machinery is pre-dominant in the installation and operation of industrial capacity and very little research has gone into the use of alternate domestic raw materials or technological adaptations. There has been practically no development of basic industries.

There has been practically no development of basic industry even after 15 years of high industrial growth rate. The country cannot claim to be reservoir of technical skill on which it can draw from the next phase more sophisticated industrial development.

تو اس سے آگے جا کر ایک اور مسئلہ شروع کر دیا ہے لیکن اس کی طرف میں ابھی نہیں آتا ۔ جناب والا ۔ imported industry پر ہم کیا خرچ کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہم اپنے زرمبادلہ کا کم و بیش ۷۵ فیصدی خام مال درآمد کرنے میں اور فالتو پرزے درآمد کرنے میں صرف کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں اب اس کے دوسرے پہلو کی طرف آتا ہوں ۔ پہلے پانچ سالہ منصوبہ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ کالا باغ کے خام لوہے کو استعمال کیا جائے اور وہاں ایک کارخانہ قائم کیا جائے ۔ جس سے خام لوہا فولاد میں تبدیل کیا جا سکے ۔ جناب والا ۔ اس وقت صنعتی ترقی کا ابتدائی دور تھا ۔ ماہرین سے مشورہ کیا گیا ہمارے وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق اس زمانے میں پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی کے چیئرمین تھے اور مغربی پاکستان میں اس وقت بڑے صنعتکاروں کے چند خاندان تھے جن کے پاس اس وقت فولاد کے درآمد کرنے کی مونا پلی تھی ۔ وہ اس وقت بڑا اثر رکھتے تھے اور آج بھی پہلے سے زیادہ سیاسی اثر رکھتے ہیں ۔ تو اس وقت اس خاندان اور مسٹر غلام فاروق کے درمیان تنازعہ چل نکلا اور اس سکیم کو آگے نہ بڑھنے دیا گیا ۔ دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں یہ طے پایا کہ کوئی ایسی تجارتی سکیم پر عمل کیا جائے یا تجرباتی پلانٹ قائم کیا جائے جس سے سالانہ ۱۰ ہزار ٹن فولاد تیار ہو اور وہ کالا باغ کے

مقامی خام لوھے سے وھاں ھی تیار کیا جائے ۔ دوسری سکیم یہ تیار کی گئی کہ درآمد شدہ scraps لوھے سے کراچی میں ایک بہت بڑا کارخانہ قائم کیا جائے جس کی پیداوار ایک لاکھ ٹن سالانہ ھوگی ۔ دوسرا پلین پیریڈ بھی گزر گیا لیکن نہ ھم تجرباتی پلانٹ قائم کر سکے اور نہ ھی scrap لوھے سے فولاد بنانے کا کارخانہ قائم کر سکے ۔ دوسرے plan period میں میں یہ عرض کروں گا کہ مشرقی پاکستان میں بھی ایک کارخانے کا منصوبہ بنایا گیا ۔ مشرقی پاکستان میں وہ کارخانہ دو سال سے کام کر رھا ھے اور وہ ڈیڑھ لاکھ ٹن سالانہ فولاد تیار کرتا ھے ۔ اس کی توسیع کے منصوبے تیار ھو رھے ھیں ۔ ابھی چند روز ھی ھوئے کہ ھمارے صدر مملکت نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ مغربی پاکستان کے مجوزہ کارخانے کا دوبارہ تفصیلی جائزہ لیا جائے کہ اس کی تعمیر کس طرح ھو سکتی ھے ۔ سال ۶۶/۶۵ میں ھم نے ۸ لاکھ ۳۵ ھزار ٹن فولاد درآمد کیا جس کی مالیت کم و بیش ۴۵/۴۰ کروڑ روپیہ ھے اس قدر مالیت کا لوھا امپورٹ کرتے ھیں اور محسوس کیا جا رھا ھے کہ سال بہ سال اور دن بدن ھماری لوھے کی ضروریات بڑھ رھی ھیں ۔ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے دو سال بیت گئے لیکن ھم نے اس ضمن میں کوئی کام نہیں کیا ۔ دوسری صنعتوں کو لے لیجئے ۔ ان میں سے بعض کے متعلق یعنی بھاری مشینری ۔ مشین ٹولز کی صنعت کا اس وائٹ پیپر میں ذکر کیا گیا ۔ یہ کارخانے ابھی منصوبہ بندی کی سٹیج پر ھیں ۔ عملی طور پر کسی ایک میں بھی کوئی کام نہیں کیا گیا ۔ ایک دوسری گزارش بھی اس ضمن میں جناب والا ۔ کرنی چاھتا ھوں جو یہ ھے کہ ھماری صنعتیں حد درجہ کی غلط پالیسی پر گامزن ھیں ان غلط پالیسیوں نے اس ملک پر چند دولت مند خاندان پیدا کر دئے ھیں جنھوں نے پاکستان کی تمام دولت کو اپنے اندر سمیٹ لیا ھے اور ان کی صنعتیں حد درجہ کی inefficient ھیں اور ان کی تیار کردہ مصنوعات بھی معیاری نہیں

مگر ان کو حکومت کی جانب سے تحفظ ملا ہوا ہے وہ یہ کہ جو کچھ وہ بنائیں وہ اشیاء باہر سے درآمد نہیں ہو سکتیں ۔ وہ گھٹیا سے گھٹیا مال بنائیں اور جو قیمت وہ مانگیں وہ ان کو ادا کی جائے گی ۔ ان کو اس امر کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنی مشینیں بطریق احسن چلائیں یا ان سے پورا پورا کام لیں ۔ میں آج یہ کہنے میں حق بجانب ہوں ۔ ہمارے ملک میں جو مشینیں نصب ہوئی ہیں یہ بہترین مشینیں ہیں نئی مشینیں ہیں مگر یہی نئی مشینیں دوسرے ملکوں کی پیداوار کے مقابلہ میں کم پیداوار دے رہی ہیں اور ہمیں ناقص پیداوار دے رہی ہیں ۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ چند ایک خاندانوں نے دنیا بھر کی صنعتوں کو سمیٹ لیا ہے ۔ گرم کپڑا بناتے ہیں ۔ سیمنٹ کی صنعت ہے ۔ انشورنس کمپنیاں ہیں ۔ آخر کوئی حد ہونی چاہئے ہم یہ مانتے ہیں کہ وہ تجارتی اور صنعتی اعتبار سے بڑے لوگ ہیں لیکن آخر اس کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے اور یہ باتیں میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ حکومت کی طرف سے بار بار اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ملکی دولت کو چند خاندانوں میں جمع کرنے کے مخالف ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ یہ سب زبانی دعوے ہیں عملی نہیں ہیں ۔ میں اس موضوع کے متعلق یہ خود منصوبہ بندی کمشن کی شہادت پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میرے پاس اس وقت تیسرا پانچ سالہ منصوبہ ہے اس کے ۴۴۶ صفحہ پر وہ لکھتے ہیں ۔

> Some of the Industry is at present less productive than the same industry with the same machinery in many of the developed countries. A substantial under utilization of capacity exists.....

آگے چل کر لکھتے ہیں ۔

> The pattern of industrial ownership in Pakistan points to a concentration of the means of production. This concentration is seen in the groups of companies which are closely

tied together by bonds which do not necessarily arise out of excellence of industrial and technological capabilities. Each group engages in a broad spectrum of industrial, commercial, and trading activities and is heirarchly controlled.

"Activity in one group may include the manufacture of co ton textiles, chemicals, consumer goods, agricultural produce, commerical trading, banking, insurance and sale agencies for foreign manufacturers. Taken collectively the resulting textile industry or steel re-ro'ling industry for example may be quite large but because no individual unit receives the undivided attention of the top management trying to excel in that particular industry the resulting productivity, profitability, managerial efficiency and over all contribution to the economy compares poorly with industrial performance in the industries of developed countries. Greater productivity and ability to compete on a world-wide basis can accrue from specialisation of managements in one industry. This specialisation will be encouraged during the third Plan Period."

جناب والا ۔ اس ارتکاز کی وجہ سے نہ صرف یہاں اس ملک میں اقتصادی اور سیاسی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں ۔ کل جو کچھ محترم قائد ایوان نے یہ فرمایا تھا کہ ہماری فی کس آمدنی بڑھ گئی ہے ۔ وہ دراصل انہی چند خاندانوں کی آمدنی کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہے ۔ ۳۶۵ روپے میں سے ان خاندانوں کی کروڑوں روپے کی آمدنی کو نکال دیجئے اور پھر اندازہ کیجیئے کہ آپ کی آمدنی کتنی بڑھی ہے ۔ میں قائد ایوان کی اطلاع کے لئے یہ گذارش کر دوں کہ مغربی پاکستان کے ۵۱ ضلعوں میں سے ۳۴ اضلاع ایسے ہیں جن کی اوسط آمدنی مغربی پاکستان کے صوبہ کی فی کس آمدنی سے کہیں کم ہے ۔ اور ۱۰ اضلاع ایسے ہیں جن کی آمدنی مشرقی پاکستان کی اوسط آمدنی یعنی ۲۴۲ روپے سے بھی کم ہے ۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں انہوں نے چند افراد کے ہاتھوں میں صنعتی ارتکاز کیا ہے وہاں انہوں نے چند مقامات میں بھی صنعتی ارتکاز کیا ہے ۔ جو قوم اور ملک کے لئے حد درجہ نقصان دہ ہے ۔ جن لوگوں کے پاس

انڈسٹری ہے ان کے لئے تو یہ ٹھیک ہے ۔ کہ ایک فرد نے ایک ہی شہر میں دس بیس کارخانے لگا لئے لیکن قوم کے لئے یہ نقصان دہ ہے ۔ دفاعی ، معاشی ، اخلاقی اور سیاسی نقطہ نظر سے نقصان دہ ہے ۔ میرے دوست جن کا تعلق کراچی سے ہے کہ وہ مجھے معاف فرمائیں گے اگر میں کہوں کہ مغربی پاکستان کی تمام مجموعی صنعتوں کا ۵۷ فیصد حصہ صرف کراچی میں مرکوز ہے ۔ اور کراچی کے متعلق جو بڑی بڑی شکائتیں کی گئی ہیں ۔ اس کی وجہ محض یہی ہے کہ وہ شہر اس قدر صنعتی ترقی کر چکا ہے کہ سکول ہسپتال اور پانی کا انتظام اس کے ساتھ ساتھ نہیں چل سکے ۔ اس کے بعد حیدر آباد ، ملتان ، لائل پور ، لاہور ، پشاور اور مردان کا نمبر آتا ہے ۔ میں نے جائزہ لیا ہے سابقہ سرحد کا کوئی ایسا ضلع نہیں جہاں ایک یا ایک سے زیادہ بڑی بڑی ملیں نہ ہوں ۔ سابقہ صوبہ سندھ کے صرف چار اضلاع ایسے ہیں جہاں اس وقت کوئی بڑا کارخانہ نہیں لگا اور سابقہ پنجاب کے ۱۶ اضلاع میں سے ۸ ایسے ہیں جہاں اس وقت تک کوئی کارخانہ نصب نہیں کیا گیا ۔ مثال کے طور پر میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں ۔ دو سال کی مسلسل کوشش کے بعد ہم نے اس حکومت سے ضلع سیالکوٹ کے لئے چینی کا ایک کارخانہ منظور کرایا تھا لیکن وہ جنگ سے پہلے کی بات ہے ۔ جنگ کے بعد اس حکومت نے ہمارے ضلع کے ۱۹ لاکھ افراد پر انتہائی ظلم کرکے اس شخص کو جسے کارخانہ لگانے کی اجازت دی گئی تھی ، کہا کہ وہ اس کارخانے کو گجرات کے ضلع میں لے جائے ۔ محض اس وجہ سے کہ وہ جگہ سرحد کے قریب تھی ۔ اگر اڑھائی کروڑ کا کارخانہ جو پسرور میں لگنا تھا جنگ میں تباہ ہو جائیگا تو کیا پسرور میں جو باقی جائداد اور دولت اور آراضی ہے وہ اڑھائی کروڑ سے کم مالیت کی

ہے اس طرح آپ نے تمام ضلع پر ظلم کیا ہے ۔ میں الزام دیتا ہوں کہ یہ حکومت جان بوجھ کر بعض اضلاع سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے ۔ ان اضلاع سے بے پرواہ ہو چکے ہیں ۔ جیسے کہ وہ پاکستان کا حصہ ہی نہیں ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے مظفر گڑھ میں کون سا کارخانہ لگایا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ وہاں جیوٹ مل لگائی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کب ؟

وزیر زراعت ۔ اب لگا رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کوٹ ادو میں کارخانہ قائم ہونا تھا لیکن اب اسے بھی چھوڑ دیا گیا ہے ۔ لاہور میں حال ہی میں جو کارخانے نصب ہوئے ہیں وہ کیوں ہوئے ہیں ۔ سرحد ہم سے بھی اتنی ہی دور ہے جتنی لاہور سے ۔

نواب زادہ رحیم دل خان ۔ جناب والا ۔ میں خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لیہ میں ایک بہت بڑی شوگر مل ہے اور لیہ ضلع مظفر گڑھ میں واقع ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلہ میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ موجودہ جنگ میں بارڈر یا غیر بارڈر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کوئی صنعت خواہ وہ کسی جگہ پر ہو ۔ دشمن کے ہوائی جہازوں سے نہیں بچ سکتی ۔ اس لئے آپ یہ کیسی باتیں کرتے ہیں کہ بارڈر پر صنعت نہیں لگائی جا سکتی ۔

جناب والا ۔ میں وزیر خزانہ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ بارڈر کا یہ ضلع جس کا نام سیالکوٹ ہے ساڑھے تین کروڑ روپے کا زرمبادلہ

آپ کو کما کر دیتا ہے -

Minister of Finance : No country will entertain this idea.

کہ بارڈر پر کارخانے لگائے جائیں -

خواجہ محمد صفدر - وہ تو آپ مان چکے ہیں - ہم اس کے مخالف ہیں - وہ تو آپ تاشقند میں مان آئے تھے -

وزیر خزانہ - آج تو آپ اپنی زبان شریف سے کہہ رہے ہیں -

That is what the Americans have been asking you and that is what you want to implement.

خواجہ محمد صفدر - میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ پسرور بارڈر سے اتنا ہی دور ہے جتنا شاہدرہ لاہور کے بارڈر سے - نہ وزیر خزانہ صاحب نے وہ مقام دیکھا ہے نہ یہ دیکھ سکیں گے - ذرا وزیر خزانہ صاحب اس مقام کو ملاحظہ کر لیں پھر مجھ سے بات کریں - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ سیالکوٹ بارڈر کا ضلع ہے اور انہوں نے اس لحاظ سے اسے اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے - ساڑھے تین کروڑ کا زرمبادلہ صرف سیالکوٹ شہر سالانہ کما کے ان کے خزانہ میں دیتا ہے -

وزیر خزانہ - یہ جو پچھلی جنگ میں باٹا فیکٹری کا نقصان ہوا تھا - اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے -

خواجہ محمد صفدر - میری رائے میں جو باٹا کا نقصان ہوا تھا وہ لڑائی کا نتیجہ تھا - لڑائی میں نقصانات ہوا کرتے ہیں - ہمارے ضلع کے وہ بھائی جن کی تعداد دو لاکھ تھی ان کی جائیداد املاک کا جو نقصان ہوا تھا اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ؟ کیا آپ کی فوجیں وہاں موجود تھیں - ہماری ان بہنوں کے متعلق آپ کیا فرماتے جو آج تک ہندوؤں اور سکھوں کے قبضہ میں ہیں - اگلے روز آپ نے ایک

سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ ان میں سے ۳۷ عورتیں ہندوستانیوں نے واپس نہیں دیں ۔ شرم آنی چاہئیے گورنمنٹ کو ۔

وزیر زراعت ۔ پاکستان بننے کے بعد جس وقت آپ کی حکومت بنی تھی ۔ کیا کیا تھا آپ نے ؟

وزیر خزانہ ۔ آپ نے ایک دفعہ بھی اس ہاؤس میں آواز بلند نہیں کی تھی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کرمانی صاحب اس حکومت کے مصاحبین میں سے تھے ۔

Minister of Finance: I have been going and working in the recovery camps. I went to India to recover abducted women several times and I am proud of it. I only performed my duty.

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نے ہمارے ساتھ مل کر ہی کام کیا تھا ۔ قائد ایوان کا جواب کرمانی صاحب نے دے دیا ہے کہ انہوں نے کیا کیا تھا ۔ ان کا جواب ان کی طرف سے آ گیا ہے ۔ اب مجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیرخزانہ ۔ میجر محمد اسلم جان صاحب نے تو یہ کہا ہے کہ مغلپورہ میں جو ورکشاپ ہے یہ لاہور میں کیوں رکھی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ بارڈر پر انڈسٹری ہونی چاہئے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ کیا آپ اس چیز کو مانتے ہیں ؟

Minister of Finance: I agree in principle, and I did not disclose that because of defence reasons and steps are being taken. We believe that the basic industry should not be installed on the borders, but unfortunately the Leader of the Opposition says it should be done. We will not allow it in the interest of the country.

خواجہ محمد صفدر ۔ ان کی بڑی مہربانی ہے کہ انہوں نے

اپنی قطعی رائے دے دی ہے کہ سیالکوٹ میں آئندہ کوئی صنعت نہیں ہوگی ؟

Minister of Finance : I have not said that there should be no industry in Sialkot ; I have said on the border.

خواجہ محمد صفدر - میں سیالکوٹ کے لئے مطالبہ کر رہا ہوں - سیالکوٹ کا ضلع بارڈر پر ہے - میرا مطالبہ یہ ہے کہ سیالکوٹ کے لئے ایک شوگر مل منظور ہو چکی تھی - آپ نے یہ ظلم کیا کہ سیالکوٹ کے ضلع کو اس سے محروم کر دیا اور اس مل کو منڈی بہاؤالدین میں لگانے کی اجازت دے دی - یہ اگر بارڈر پر نہیں لگانا چاہتے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ سیالکوٹ کے ضلع میں نہیں لگانی چاہیئے - اگر کوئی اور مطلب ہے تو اس کی وضاحت فرما دیں - سیالکوٹ کا ضلع بہت لمبا چوڑا ہے - بارڈر کم و بیش جتنا مریدکے سے ہے اسی قدر پسرور سے بارڈر کا فاصلہ ہے - میں کب کہتا ہوں کہ موضع معراج کے جو بارڈر پر ایک گاؤں ہے وہاں مل لگائیں -

وزیر خزانہ - میں پسرور کا ذکر کر رہا ہوں -

خواجہ محمد صفدر - میں بھی پسرور کا ذکر کر رہا ہوں - پسرور کا بارڈر وہاں سے ۱۸ - ۱۹ میل ہے - اگر آپ کو اس کا علم نہ ہو اس میں میرا کیا قصور ہے -

Minister of Finance : It will never pay you. In my absence, you attributed certain remarks to me which I never said. Alright, if you are interested, you please yourself, but I think according to the best traditions of parliamentary practices, it is proper to put those words in the mouth of another Member, who has actually uttered those things. I never said that industry should not be in Sialkot ; I only said on the border.

خواجہ محمد صفدر - اگر پسرور سے ہی منتقل ہونی تھی تو -

ٹسکہ میں بھی لگ سکتی تھی لیکن آپ نے وہ بھی نہیں کیا ہے ۔ بہر حال میں نے ایوان کا کافی وقت لے لیا ہے ۔ یہ دوتین خامیاں ان کے صنعتی سیکٹر میں ہیں پہلی یہ کہ انہوں نے کلیدی صنعتیں نہیں لگائیں ۔ دوسرے دولت کا ارتکاز چند خاندانوں میں کر دیا ہے ۔ تیسرے صنعتی اداروں کو بعض مخصوص جگہوں پر مرتکز کر دیا ہے یعنی انہیں ایک ہی جگہ پر بہت سی صنعتوں کو جمع کر دیا ہے جو دفاعی لحاظ سے خطرناک ہے ۔ ہندوستان سے ہمارے تعلقات اچھے نہیں ہیں کسی وقت بھی جنگ چھڑ سکتی ہے وہ صنعتی مراکز کو اپنے بمبوں کا نشانہ بنا سکتے ہیں ۔ دفاعی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ صنعتوں کو وسیع و عریض علاقوں میں پھیلا دیا جاوے تاکہ کم سے کم نقصان ہوا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک اختر صاحب ۔

چودھری انور عزیز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے بھی اس کے متعلق کچھ کہنے کا موقع دیا جائے ۔ سیالکوٹ کے متعلق کافی گرمی کے ساتھ بحث ہو چکی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ مجھے اجازت مل چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ بعد میں بول لیں ۔

ملک محمد اختر (لاہور-۲) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے آج ان باتوں کا تجزیہ کرنا ہے جن کی وجہ سے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں ۱۹۶ کروڑ کا short fall ہو چکا ہے ۔ میں اپنے arguments سے ثابت کروں گا کہ اس منصوبہ میں ۲۱ خاندانوں کے مخصوص مفادات کو ترجیح دی گئی ہے تیسرا پانچ سالہ منصوبہ ۵۲۰۰ کروڑ پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا پانچ سالہ منصوبہ ۲۳۰۰ کروڑ پر مشتمل تھا ۔ اس میں

جو ایزادی کی گئی ہے اس ایزادی میں سے انہوں نے جو رقومات فراہم کرنی ہیں ان میں سے ۱۶۵۰ کروڑ کی رقومات فارن اون کی شکل میں حاصل کرنی ہیں ۔ اس ۵۲۰۰ کروڑ کی جو تقسیم کی گئی ہے اس میں پبلک سیکٹر کو ۲۷۵۰ کروڑ روپیہ اور پرائیویٹ سیکٹر میں اس وقت جو پروویژن ہے وہ ۸۳۸ کروڑ روپیہ ہے ۔ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کی اصل بنیاد foreign loans پر رکھی گئی ہے ۔ میں آج اس ایوان میں ایک الزام کو دھراتا ہوں ۔ میں یہ چیز کسی وزیر کے بیان سے منسوب نہیں کروں گا بلکہ یہ میری اپنی ذاتی رائے ہے ۔ عوام کی رائے ہے کہ جو غیر ملکی قرضہ ہوتا ہے اس کے ساتھ پولیٹیکل شرائط وابستہ ہوتی ہیں جن کے تحت ہم مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان غیر ملکی حرکات کو نہیں روک سکتے ہیں جو سرگرمیاں وہ اس ملک میں جاری رکھتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جہاں میں نے یہ حوالہ دیا تھا ۔ کہ یہ غیر ملکی حکومتیں ایک ناپاک پراپیگنڈا اسرائیل کے حق میں کر رہے ہیں میں نہوس مثال یہاں پیش کرتا ہوں اور وہ مثال یہ ہے کہ ایک امریکن بنک جس کو حال ہی میں کھولا گیا ہے اس کے ملازمین نے ایک سٹرائک نوٹس serve کیا ہے اور اس بنک میں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ریگولر ملازمین کو ہٹایا جائے اور جو اینگلوانڈین اشخاص ہیں ان کو وہاں لگایا جائے تاکہ وہ سی ۔ آئی ۔ اے کا آلہ کار بن کر پاکستان کی فوجی سرگرمیوں کو ان لوگوں کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے اس لئے محب الوطن پاکستانی لوگوں کو اس بنک سے ہٹایا جا رہا ہے ۔ امریکن ایکسپریس کے انشورنس یونین کے سٹاف نے سٹرائک کا نوٹس دیا ہے جو محکمہ لیبر کو موصول ہو چکا ہے ۔ انہوں نے کم بیش ۹ لئے افسران کو ہٹانے کی کوشش کی ہے تاکہ ان کی جگہ اینگلوانڈین لوگوں کو لگایا جائے ۔ جناب والا ۔ میں شدید

لحتوجاج کرتا ہوں کہ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے ان حصوں پر جن حصوں کے تحت یہ غیر ملکی قرضہ جات جن کے سلسلہ میں اس وقت تک انہوں نے تقریباً ۷۰ کروڑ روپیہ حاصل کر لئے ہیں یا ان کو حاصل کرنے کے لئے یہ کوشش کر رہے ہیں ۔ غیر ملکی قرضہ کے بعد کہیں یہ ملک یا یہ صوبہ دیوالیہ ہو کر نہ رہ جائے جس کی کم و بیش ۱۹۳ کروڑ کی آمدنی میں سے ۷۰ کروڑ انہوں نے سال رواں میں یا اگلے سال بطور سود کے ادا کرنا ہو گا ۔ قرضہ جو اس وقت صوبہ کے ذمے ہے اگر اس کا تجزیہ کیا جائے تو وہ ۱۸۰۶۸۶ کروڑ مرکزی حکومت کا قرضہ ہے اور اس کے علاوہ ۳۱۶۹۸ کروڑ روپیہ غیر ملکی قرضہ ہے جن میں برطانیہ ۔ جرمنی اور یو ۔ ایس ۔ اے کے قرضے بھی شامل ہیں ۔

جناب والا ۔ سال رواں یعنی ۱۹۶۶-۶۷ء میں کچھ نئے قرضے لئے گئے ہیں اور وہ 87·37 کروڑ روپے ہیں ان میں تینوں قسم کے قرضے شامل ہیں یعنی Foreign Loans, Central Government Loans and Market Loans اور جناب کرمانی صاحب جو اس پر loans لینے کو propose کر رہے ہیں ۔ وہ 103 کروڑ بنتا ہے ۔ اب یہ دیکھیں کہ وہ صوبہ جو کہ قرضوں کے بوجھ کے نیچے بالکل دب کر رہ گیا ہو اور یہ development جس میں سے قدرے عوام کیلئے کی جاتی ہے ۔ اس میں سے بیشتر حصہ Industries پر صرف ہوتا ہے اور یہ جو Industries ہیں ۔ اس تیسرے پنجسالہ منصوبے کی جو کل رقم ہے ۔ اس میں Public Sector کا 2,750 کروڑ روپے کی allocation اور 838 کروڑ روپے کی allocation آن مخصوص اکیس خاندانوں کے لئے ہے ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ اسکے بعد حساب کی ایک چھری جو اس صوبے کی گردن پر رکھی ہے وہ Centre کا Consolidated Fund ہے ۔ آپ کو علم ہے کہ ۱۹۶۲ء کا

Presidential Order 23 جو تھا اسکے تحت Consolidated Fund میں ہماری Net Liabilities 1,50,91,40,347·53 روپے تھیں ۔ اسکے نصف amount کو over-right کر دیا گیا ہے ۔ اور جو آج ادا کرنا ہے وہ 76,15,174·00 روپے ہے اور اس میں ہمیں ان کو جو سود ادا کرنا ہے وہ 4,26,86,466·00 ہے ۔ اس میں سے ۱۹۶۱-۶۲ء سے لیکر ۱۹۶۶-۶۷ء تک جو total payment کر دی گئی ہے وہ 13,54,14,091·00 روپے ہے اور جو ہمارا anticipated balance یکم جولائی ۱۹۶۷ء کو ہو گا وہ 66,93,67,541·00 روپے ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کیا مرکزی حکومت اس حد تک قرضہ جات وصول کرنے میں حق بجانب ہے ۔ بیرونی قرضہ جات لیکر invest کئے جو کہ مرکزی حکومت 35% اور 70% سیلز ٹیکس کا اپنے پاس محفوظ رکھ رہی ہے اور وہ ٹیکس جو مغربی پاکستان کے لوگوں سے وصول کر رہی ہے ۔ اس پر سود لینے میں ہم سے کس حد تک حق بجانب ہے ۔ اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ Market Loans کی رقم 47·54 کروڑ ہے ۔ اب مجھے یہاں پر ایک ایسی رقم کا بھی ذکر کرنا ہے جو سیاسی رقم ہے جو کہ انہوں نے غالباً 42 لاکھ pay کرنا ہے ۔ اس رقم کے متعلق قرطاس ابیض میں لکھا ہے ۔

> "This represents the purchase price of associated cement companies Wah and Rohri taken over by the Government of West Pakistan according to the agreement executed by the Provincial Government. Payment is to be made to the Associated Company Ltd., Bombay, of Rs. 32 lakhs."

جناب والا ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ پاکستان کی کتنی لمیٹڈ کمپنیاں ہندوستان میں تھیں کہ جن کا معاوضہ ادا کیا گیا۔ انہوں نے محض اس جوش میں کہ یہ ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی چونکہ سردار شوکت حیات اور ان کے عزیز و اقارب کی زمین پر واقع تھی ۔ انہوں نے پہلے تو زمین کی acquisition

کی اور جب سپریم کورٹ میں اس acquisition کو چیلنج کیا گیا تو انہوں نے تمام کی تمام سیمنٹ فیکٹری کو ھی خرید لیا ۔ اور اب ایک آرڈیننس کے ذریعے انہوں نے 32 لاکھ روپے کی ادائیگی بمبئی کی ایک فرم کو کرنے ھے کیونکہ وہ مشینری کے مالک تھے ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ بھارت کی حکومت نے کتنی لمیٹڈ کمپنیوں کے بارے میں ادائیگیاں کی ھیں اگر انہوں نے اس کے عوض کوئی رقم ادا نہیں کی ھے تو آج ھماری حکومت اس رقم کو ادا کرنے والی کون ھوتی ھے ۔ ایک اور بوجھ جو سرکاری خزانے پر ڈالا جا رھا ھے وہ یہ ھے کہ West Pakistan Land Commission نے Bonds زمین کے ان مالکان کو issue کئے ھیں جنھوں نے کہ اپنی lands surrender کی ھیں ۔ اس پر 90 لاکھ روپے کی ادائیگی ھونی ھے اور اس کے علاوہ 16 لاکھ روپے کا سود ان bonds پر ادا کیا جانا ھے اور وہ کون سی زمین ھے یہ تمام بنجر زمین ھے جو کہ surrender کی گئی ھے ۔ اچھی زمینیں مالکان نے اپنے پاس رکھ لی ھیں اور بنجر زمینیں حکومت کے حوالے کر دی ھیں ۔ یہ قرضوں کا بوجھ جس کی وجہ سے مغربی پاکستان دیوالیہ ھو چکا ھے ۔ انہوں نے اپنی 193 کروڑ روپے کی آمدنی میں سے 70 کروڑ روپیہ جو کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں کم و بیش سو کروڑ روپے ھو جائے گا ۔ سود کے طور پر ادا کرنا ھے ۔

جناب والا ۔ اب مجھے ان لوگوں کی زبان استعمال کرنی ھے جو کہ اس ایوان میں بے زبان ھیں ۔ میری مراد قبائلی علاقے کے لوگوں سے ھے ۔ وہ ریاستی امور کے صوبائی اسمبلی کے ممبر جو جماعتی بندشوں کے باعث اپنے معاملات کو بیان نہیں کر سکتے ۔ مجھے سب سے پہلے گورنر مغربی پاکستان کے ایک حالیہ حکم پر انہیں مبارکباد پیش کرنی ھے کہ جس کے تحت انہوں نے ریاست دیر کے حکمران کو تمام اختیارات

سے محروم کر دیا ہے اور ۱۹۰۷ء کا جو regulation تھا ۔ اس کو بھی ۱۱ جون ۱۹۶۷ء کو انہوں نے منسوخ کر کے میجر جنرل ہزھائنس نواب محمد شاہ منصوری کے تمام اختیارات سنبھال لئے اور جناب پولیٹیکل ایجنٹ کو یہ اختیارات دے دئیے گئے ۔ یہ مطالبہ تھا کہ سرحدی ریاستیں بلا تاخیر ختم کر دی جائیں ۔ ۔ (قطع کلامی) ۔

یہ بات اس لئے relevant ہے کہ ان ریاستوں میں کہ جہاں پر نظم و نسق عملاً نہیں ہے ۔ وہاں پر development صفر کے برابر ہے ۔ وہاں کے جمیعت علمائے چترال نے حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کیا کہ ان کی ریاست کو بھی پاکستان میں مدغم کر دیا جائے اور انہوں نے اس کے لئے یہ وجوہات دیں ۔ ۔ ۔

Nawabzada Rahim Dil Khan : Point of order. This is a central subject and, I don't think, the Member can discuss it.

ملک محمد اختر ۔ میں اس پر آؤں گا کہ یہ Provincial subject ہے ۔

I am prepared for that.

اور میں اس کے لئے اس اسمبلی کے ایک سپیکر کی رولنگ دوں گا کہ جس میں انہوں نے اسے Provincial subject قرار دیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کے charged expenditure میں موجود ہے ۔

نوابزادہ رحمدل خان ۔ وہ مرکزی حکومت کے اس آرڈر کو زیربحث نہیں لا سکتے ۔ ۔ ۔

Malik Muhammad Akhtar : I am going to quote. Please sit down.

تو جناب والا ۔ پہلے اسی پر بات ہو جائے جس کے لئے میرے پاس ایک رولنگ موجود ہے ۔

Nawabzada Rahim Dil Khan : Sir, I have a right to speak in this House and the Member cannot deny me this right. I have to elaborate my point of order. The Member is challenging the order passed by the Central Government whereby the ruler has been deprived of certain privileges and amenities and those powers have been transferred to the Political Agent. That order the Member cannot challenge.

ملک محمد اختر - میں تو ان کے action کو support کر رہا ہوں - میں تو گورنر محمد موسیٰ کے action کو appreciate کر رہا ہوں -

جناب والا - مجھے یہ گذارش کرنی ہے کہ ریاست چترال والوں نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے - اور مجھے اس کے لئے ایک رولنگ quote کرنی ہے کہ اس کا نظم و نسق کس طرح سے Provincial subject ہے - یہ رولنگ ہمارے ایک سابقہ سپیکر مسٹر مبین الحق صدیقی صاحب کا ہے جو کہ ۱۹۶۲ء میں سپیکر تھے - انہوں نے یہ رولنگ دیا تھا کہ -

1. "Article 31 of the Constitution, which lays down that the Executive Authority of the Republic vested in the President and shall be exercised by him either directly or through officers subordinate to him in accordance with the Constitution and law.

2. Article 80 of the Constitution in the same language as that in Article 31 lays down that the executive authority of the province shall vest in the Governor.

3. Province of West Pakistan has been defined in the Constitution under Article 242 as the territory known by that name immediately before the enactment of the Constitution that is, including Swat State to which this motion relates.

4. Article 223 of the Constitution lays down that no Provincial law shall apply to a Tribal Area which includes Swat unless the Governor with the approval of the President so directs. But clause (4) of the same Article further lays down that the Article shall not be construed as limiting in any way the executive authority of the Republic or of a province in relation to a tribal area.

5. Article 134 of the Constitution lays down that the executive authority of the Province extends to all matters with respect to which the legislature of the province has power to make laws.

6. Article 132 of the Constitution lays down that the Provincial Legislature shall have power to make laws for the province or any part of the province with respect to any matter other than those enumerated in III Schedule. The third Schedule of the Constitution does not contain any item relating to law and order which means that the Provincial Legislature is competent to make laws in regard to law and order.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ یہ کس سلسلہ میں پڑھ رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ اب یہ ختم ہوگیا ہے ۔ میں ابھی عرض کرتا ہوں ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ ہمیں یہ تو سننا ہی پڑے گا ۔

Malik Muhammad Akhtar :

It follows that the Executive authority of the province extends in regard to law and order to all parts of the province including Swat. Therefore, there can be no manner of doubt that the executive authority of the province in respect of law and order covers Swat as well as any other part of the province. It is clear, therefore, on this score that the adjournment motion in question cannot be ruled out.

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ معزز ممبر یہ رولنگ کس سلسلہ میں پڑھ رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اعتراض کیا گیا تھا جب میں نے گورنر مغربی پاکستان کا حکم پڑھتے ہوئے ریاست دیر کا ذکر کیا تھا ۔ ۱۹۶۶ء میں ریاست دیر کا نظم و نسق ایک ریگولیشن کے تحت ریاستی حکمرانوں کے اختیار سے لے لیا گیا ۔ چترال اور سوات کی

ریاست میں جو دو عملی چل رہی میں گذارش کروں گا کہ اسے بھی ختم کر دیا جائے ۔

نوابزادہ رحمدل خان ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کا کووم ٹوٹنے کے لئے آپ نے ملک صاحب کو کتنا وقت دیا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ میں لیڈر آف دی آپوزیشن سے درخواست کروں گا کہ وہ خود ٹائم مقرر کریں ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ اختر صاحب آزاد ممبر ہیں ۔ وہ نہ تو اس زمرہ میں ہیں اور نہ وہ خواجہ صاحب کے کنٹرول میں ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہماری coalition ہے ۔

وزیر قانون ۔ وہ تو نہیں مانتے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہاں ان ریاستوں کے نمائندے ہیں وہ اچھے اور بڑے لائق قابل اور فاضل ہیں۔ اس کے علاوہ ریاستی امور کے لئے ایک وزیر صاحب بھی مقرر ہوگئے ہیں ۔ اب اس سے چشم پوشی کرنے کی ضرورت نہیں ان سرحدی ریاستوں میں بڑے بڑے حکمرانوں کو عوام پر ظلم و ستم ڈھانے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے ۔ چترال کے عالم کو گرفتار کیا گیا ۔ اس نے پشاور میں کمشنر کو تار دیا ۔ لیکن بعد میں اس پر مقدمہ چلایا گیا ۔

میں سمجھتا ہوں کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں چند مخصوص ۲۱ خاندانوں کے لئے رقومات فراہم کی گئی ہیں تاکہ وہ صنعتی ترقی کر سکیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں محض ایک قسم کا ہیر پھیر ہے ۔ اس کے تحت کروڑوں روپیہ کی سہولتیں جو مختلف فرموں کو حاصل ہوتی تھیں اب ان کا فائدہ ان خاندانوں کو پہنچے گا ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - میں اپنی معروضات وقت کی قلت کی وجہ سے واپڈا کی کارگذاریوں تک محدود رکھوں گا - اتنے کثیر المقاصد اور کثیر وسائل ادارہ یعنی واپڈا کے متعلق کل محترم قائد ایوان نے فرمایا تھا کہ ہم اس کے حساب کتاب کی چھان بین اس طرح کر سکتے ہیں جس طرح محکمہ ریلوے کی کرتے ہیں - اس بیان کو میں اسے اس سال کی سب سے بڑی غلط بیانی تصور کرتا ہوں -

جناب والا - آپ کو علم ہے کہ واپڈا کو جو خاص ذمہ داری اور فرائض سونپے گئے ہیں اس کا مغربی پاکستان کی اقتصادی معاشی صنعتی اور زرعی ترقی کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے -

جناب والا - مجھے اس محکمہ کو خصوصی طور پر اس لئے زیر بحث لانے کی ضرورت پیش آئی ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں جو اس قدر غذائی بحران ہے اس کی ذمہ داری میں اس کا بڑا حصہ ہے -

جناب سپیکر - آپ کو یہ علم ہو گا کہ قوم کا کروڑوں روپیہ واپڈا نے اپنی نااہلی کی وجہ سے ضائع کیا ہے - پچھلے ایک سال میں محکمہ نے مغربی پاکستان کے لاکھوں افراد کو بے روزگار بنا دیا - نہ صرف بے روزگار بنایا بلکہ کاشت کاروں کا کروڑوں روپیہ ضائع کیا - ہماری قوم نے جو کروڑوں روپیہ زر مبادلہ کمانا تھا اس میں بھی یہ ادارہ مانع ہوا - یہ ایسا ادارہ ہے کہ جس پر ہماری بہت سی توقعات تھیں یعنی یہ کہ ١٩٧٠ء میں مغربی پاکستان میں ٧٨٠٠ ٹیوب ویل لگائے گا - اور یہ امید تھی کہ ١٩٧٠ء تک جو پرائیویٹ طور پر ٣٠ ہزار ٹیوب ویل لگیں گے ان میں سے بیشتر کو بجلی مہیا کرے گا - لیکن میں یہ بات

نہایت افسوس کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ اس محکمہ نے غبن ، سرکاری املاک کے غلط استعمال ، رشوت خوری اور بد انتظامی کے معاملے میں ایک نئے باب کا آغاز کیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں نہایت اختصار سے کام لوں گا اور عرض کروں گا کہ اس محکمہ کی نااہلی کی وجہ سے تقریباً ایک سال پہلے جولائی کے مہینے میں یہ بتایا گیا تھا کہ قادر آباد کے نزدیک ٹرانسمشن لائن کے ۲۸ پول آناً فاناً ہوا سے گر گئے اور محکمہ کا لکھوکھا روپیہ ضائع ہوا ۔ اس طرح گجرات اور سیالکوٹ میں بجلی کی بہم رسانی رک کئی ۔ پھر حیدر آباد میں پاور سٹیشن کا بائلر پھٹ گیا اور محکمہ کا لکھوکھا روپیہ کا نقصان ہوا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ملتان کا جنریٹر سیٹ اکتوبر کے مہینے میں پچھلے سال خراب ہوا ۔ تقریباً مغربی پاکستان کی تمام کی تمام آبادی اس سے بری طرح متاثر ہوئی اور اس کی انتہا یہ ہے کہ فروری کے مہینے میں ہمیں یہ بتایا گیا کہ صوبے میں دو لاکھ ۸۰ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوتی تھی جو کہ کل بجلی کی پیداوار کا تقریباً ۴۰ فیصدی حصہ تھی ۔ جناب سپیکر ۔ پریس میں آیا ہے اور وزیر تجارت جناب فاروق صاحب نے یہ بتایا تھا کہ ملتان کے بجلی گھر کے خراب ہونے سے واپڈا کو ہر روز ۱۷ لاکھ کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ملتان کے بجلی گھر کی خرابی کا مسئلہ ایک یا دو مہینے تک جاری نہیں رہا بلکہ آج تک ملتان کا جنریٹر سیٹ کام نہ کر سکا اور آج بھی اتنا عرصہ گذر جانے کے بعد بجلی کی بہم رسانی کا انتظام اعتدال پر نہیں آیا ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو اس کے بعد یاد ہو گا کہ سردیوں میں نندی پور اور چیچوکی ملیاں کے جنریٹر سیٹ

بھی خراب ہو گئے اور اس کے بعد واپڈا کو حالات نے اس حد تک مجبور کر دیا کہ لاہور سیالکوٹ گوجرانوالہ لائلپور بلکہ مغربی پاکستان کے چند اہم مراکز میں بھی ایک ہفتہ میں صرف دو دو دن بجلی مہیا کی گئی ۔ جناب سپیکر ۔ ایک طرف حالات یہ تھے اور گرانی کی انتہا یہ تھی کہ مزدوروں کو کھانے کے لئے روٹی میسر نہیں آتی تھی اور گندم ۴۰-۴۵ روپے فی من فروخت ہو رہا تھا اس پر ظلم یہ کہ وہ بیچارے اپنے روزگار سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ۔ اور ان میں سے بیشتر مزدوروں کو بیروزگاری کا سامنا کرنا پڑا ۔ جناب سپیکر ۔ اس وقت جناب وزیر برقیات ایوان میں نہیں ہیں ہمارے کان آج تک سننے کے لئے ترستے رہے ہیں کہ انہوں نے ملتان کے جنریٹرسیٹ کی خرابی کی ذمہ داری کس افسر کے کندھوں پر ڈالی ہے اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ اس کے لئے ایک انکوائری کمیشن یا کمیٹی مقرر کی گئی ہے لیکن اس کی رپورٹ بھی اس ایوان میں نہیں پیش کی گئی ۔ محض اس سے لوگ بیروزگار ہی نہیں ہوئے بلکہ آپ کو پتہ ہے کہ پچھلی سردیوں میں بے وقت بارش ہوئی اور پانی کی انتہائی قلت تھی اور ہزاروں ٹیوب ویل جو بجلی سے چلتے تھے بروقت نہ چل سکے اس سے ہماری غلہ کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی ۔ جناب سپیکر ۔ میں پہلے یہ عرض کرنا بھول گیا کہ بجلی کی قلت جولائی سے شروع ہوئی اس نے ہماری ربیع کی ہی فصل کو خراب نہیں کیا بلکہ پچھلے سال خریف کی فصل کو بھی بہت بری طرح متاثر کیا جناب سپیکر ۔ پھر راتوں کو بھی بجلی شہروں میں مہیا نہیں کی جاتی تھی گاؤں میں تو یہ کیا سپلائی کرتے نتیجہ یہ ہوا کہ شہروں میں چوریوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور محکمہ واپڈا جو بذات خود چوروں کا شکار ہوتا ہے اس نے اس طرح بلاواسطہ چوروں کی امداد کی ۔ اس کے بعد یکم مارچ کے پاکستان ٹائمز میں یہ خبر شائع ہوئی کہ

رسول پور اور شادی وال کے جنریٹر جہاں سے یومیہ تین ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوتی تھی دریائے جہلم کا پانی جو یہ مارچ کے مہینے میں منگلا ڈیم میں ڈالنے والے تھے محض ان کی نااہلی کی وجہ سے قومی مفاد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور اس سے بے نیاز ہوتے ہوئے مارچ کے بجائے فروری میں پانی بھرنے کے انتظامات کئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رسول پور اور شادی وال کے جنریٹر سیٹ نہ ایک ماہ بند کھڑے رہے بلکہ گجرات گوجرانوالہ کے اضلاع محض بجلی سے محروم نہیں ہوئے بلکہ آبپاشی کا نظام بھی درہم برہم اور بری طرح متاثر ہوا۔ جناب سپیکر۔ وزیر برقیات نے یکم مارچ ۱۹۶۷ء کو لائل پور میں یہ بیان دیا کہ بجلی کی بہم رسانی میں جو تعطل واقع ہوا ہے اس سے تمام ٹیوب ویل کو چلانے والوں یا کاشتکاروں کو نقصان پہونچا ہے حکومت ان کو rebate یا رعایتیں دے گی ۔ اس کے لئے جناب گورنر صاحب کو کاغذات پیش کئے جا چکے ہیں لیکن آج تک اس رعایت کے بارے میں کچھ سننے میں نہیں آیا ۔ لائل پور میں انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ منگلا وسط مئی میں چالو ہو جائے گا لیکن آج تک منگلا چلنے میں نہیں آیا یہ خبر ۷ مارچ سنہ ۱۹۶۷ کے پاکستان ٹائمز میں شائع ہوئی ہے اور اس کو پاکستان ٹائمز کے رپورٹر جناب شبیر حسین نے لکھا ہے اس میں یہ تحریر ہے ۔

"ملتان کے ۷ میں سے ۵ جنریٹر کا سیٹ
بھی اس وقت خراب تھا ۔"

جناب سپیکر ۔ اب میں منگلا کی طرف آتا ہوں اس ایوان میں گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا ہے کہ منگلا کی جھیل آبپاشی کے لئے پانی بہم پہنچائے گی اور وہ لاکھوں کلوواٹ بجلی بھی پیدا کرے گا اور یہ بھی

کہا جاتا ہے کہ یہ ایوبی حکومت کے بڑے کارناموں میں سے ایک ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آج میں نے منگلا کے متعلق جو کارگزاریاں ہیں وہ اپنی معروضات کے ذریعہ آپ تک پہنچانا ہیں ۔ منگلا کی تعمیر کا کام ۱۹۶۲ء میں شروع ہوا ۔ اس پر خرچ کا تخمینہ ۲۵۰ کروڑ تھا اور ایک امریکن ٹھیکیدار کو ۱۷۰ روپے کا ٹھیکہ دیا گیا اور اس کے ڈیزائن کا ٹھیکہ ایک برطانوی فرم کو دیا گیا ہے جو چھوٹے چھوٹے بند بنانے کا تجربہ رکھتی ہے جن کی بلندی ۱۰۰ فٹ تک ہو اور انہوں نے چار سو فٹ کی بلندی والا اس قسم کا بند کبھی تیار نہیں کیا تھا اس ناتجربہ کار فرم کو رزروائر کا ڈیزائن تیار کرنے کا کام سونپا گیا ۔ لیکن جناب سپیکر ابھی چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے آپ کو یہ سن کر انتہائی دکھ ہوگا کہ ایوبی حکومت کے کارنامے کی تعمیر میں ۷۵ کروڑ روپے کا اضافہ ہو چکا ہے اور اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ واپڈا کے افسران جو وہاں دیکھ بھال کے لئے مقرر کئے گئے ہیں وہ بیرونی مشیروں سے مل چکے ہیں اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے مراعات حاصل کرتے ہیں ان حالات میں وہ ان پر کیسے کنٹرول کر سکتے ہیں اور ٹھیکیداروں کے کام کی پوری طرح کیسے دیکھ بھال کر سکتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا پہلے کہا جاتا تھا کہ اس پر ۲۵۰ کروڑ روپے صرف ہوں گے لیکن اب یہ تخمینہ ۳۲۵ کروڑ تک پہنچ چکا ہے ۔ جو ٹھیکہ ۱۷۰ کروڑ میں دیا گیا تھا وہ اب ۲۱۰ کروڑ روپے تک پہنچ چکا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ محض غلط ڈیزائن اور غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے ہوا ہے اور اس بند کی تیاری میں وقتاً فوقتاً حکومت سے اجازت لئے بغیر واپڈا نے بلا چون و چرا ان consultants اور ٹھیکیداروں کے دباؤ کی وجہ سے بعض ایسی اہم تبدیلیاں کی ہیں جو کسی لحاظ سے قوم و ملک کے مفاد میں نہیں تھیں ۔ میں اس کی تمام ذمہ داری ٹیکنیکل ایڈوائزر اور

چیف انجینیر کے کاندھوں پر ڈالتا ہوں ۔ سرنگ جس کی بجری کی موٹائی تخمینہ کے مطابق ۳ فٹ تھی آخری وقت ۳ سے ۵ فٹ کر دی گئی ۔ اس وجہ سے اس کا حجم ۳۰ فٹ سے ۲۶ فٹ رہ گیا اور پانی کا جو ڈسچارج ہو گا اس میں کافی کمی آئے گی ۔ منگلا کے بارے میں عرض کرنے کے لئے مجھے چند منٹ اور دیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ مسٹر حمزہ یہ بہت مشکل ہو گا کیونکہ ۳۰ اور ممبران ہیں جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ پہلے جو پروگرام تھا اس کے مطابق اس سرنگ کے آدھے حصہ میں فولاد کی چادر کی تہہ بچھائی تھی لیکن بعد میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام کی تمام سرنگ میں فولاد کی چادر بچھائی جائے اور اس پر تمام کا تمام خرچ حکومت پاکستان کے ذمہ ہو گا ۔ ۱۹۶۵ء میں یہ پتہ چلا کہ جاری اور سکھیا بند میں مٹی کمزور ہے ۔ یہ پتہ اس وقت چلا جبکہ نصف منصوبہ تیار ہو چکا تھا ۔ یہ صورت حال محض اس کے غلط ڈیزائن کی وجہ سے پیش آئی اور بعد میں فیصلہ کیا گیا کہ اس کو مضبوط کرنے کے لئے پتھروں کی تہہ بچھائی جائے ۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا جاتا رہا کہ منگلا کے Generators جون کے پہلے ہفتہ میں چالو کریں گے لیکن آج تک وہ چالو نہیں ہوئے ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی پتہ چلا کہ جہاں سے اس بند میں پانی داخل ہونا شروع ہوتا ہے وہاں اس کی بالائی ڈھلانیں کمزور ہیں اور ان کی مضبوطی کے لئے پتھر بچھائے جا رہے ہیں اور جب تک یہ کام نہ ہو گا منگلا خاطر خواہ مقدار میں بجلی پیدا نہیں کر سکتا ۔ سرنگ میں جو پینٹ کی تہہ بچھائی گئی آخری وقت پر پتہ چلا کہ وہ ناکارہ ہے ۔ اور اس وجہ سے اس کو دوبارہ پینٹ کیا جا رہا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میرے خیال میں

جو دعاوی حکومت کی طرف سے کئے جاتے رہے ہیں کہ یہ منگلا کا بجلی گھر جون کے مہینہ میں کام شروع کر دیں گے وہ قطعاً نہیں کر سکیں گے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ یہ Generators سارا سال کام نہیں کریں گے جب تک جھیل کو بڑا نہیں کیا جاتا اور جس کے امکانات اس وقت موجود نہیں ہیں اس کے علاوہ جو سب سے بڑا ظلم ہوا وہ یہ کہ کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا اور غلے کی پیداوار کو بری طرح متاثر کیا گیا ۔ جو قوم دشمنی اس محکمہ نے ہمارے ساتھ کی ہے وہ بے مثال ہے محکمہ نے مارچ کی بجائے ۲۰ فروری کو منگلا جھیل میں پانی بھرنا شروع کیا جس سے کہ کئی اضلاع میں فصلیں بری طرح متاثر ہوئیں ۔ منگلا ڈیم کی جھیل بنانے سے جو لوگ متاثر اور بے گھر ہوئے ان کی آبادکاری کے کام کو پہلے کرنا چاہئے تھا ۔ ان کی آبادکاری کے لئے پہلے ۴۰ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی تھی جو کہ آج ۴۵ کروڑ تک پہنچ چکی ہے ۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ واپڈا کی کارروائیوں پر کس کا کنٹرول ہے ؟ میں دریافت کرتا ہوں کہ جو انجینیئرز اور جو ٹھیکے دار وہاں کام کر رہے ہیں کیا ان کے کام کو صحیح معنوں میں چیک کیا جا رہا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ واپڈا جس کے پاس اتنے مادی وسائل ہیں اور جس کو آپ نے اتنی اہم ذمہ داری سونپی ہے وہ اس کو بطریق احسن نبھا نہیں رہا بلکہ اس کے نبھانے میں وہ بری طرح ناکام ہوا ہے ۔ ہمیں جناب وزیر برقیات وقتاً فوقتاً بتاتے رہے ہیں اور اخبارات میں بھی یہ خبر شائع ہوتی رہی ہے کہ لائلپور کا Generator جس سے ۶۰ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوتی تھی اس کی نسبت پہلے ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ دسمبر ۱۹۶۵ء تک تیار ہو گا ۔ لیکن آج ڈھائی سال گزر چکے ہیں وہ ساعت سعید نہیں آئی ۔ پہلے سردیوں کے ایام میں جبکہ بجلی کی انتہائی قلت تھی ہمیں بتایا جاتا تھا کہ یہ جلد از جلد چالو کیا جائے گا بلکہ وزیر برقیات تو یہ بھی ہمیں بتاتے رہے کہ آج یا کل شام کو

اسے چالو کریں گے لیکن وہ شام نہیں آتی میں حیران ہوں کہ وزیر برقیات وعدہ تو کرتے ہیں لیکن اس کو نبھانا نہیں جانتے ۔

اتالیق جعفر علیشاہ (پشاور ایجنسی - ۶) - پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب والا - معزز رکن نے کہا ہے کہ چترال کی ریاست کو بھی settled districts میں merge کیا جائے - مجھے تعجب ہے کہ ایک طرف تو وہ یہاں کے ایڈمنسٹریشن پر عام نکتہ چینی کرتے ہیں اور پھر دوسری طرف کہتے ہیں کہ سٹیٹ بھی اس میں شامل ہو جائے - تو اگر ان کا خیال یہ ہے کہ ایڈمنسٹریشن اچھا ہے تو وہ نکتہ چینی کیوں کرتے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے بلکہ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ہے - یہ پوائنٹ آف آرڈر کا ٹائم نہیں ہے اس لئے اتالیق صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) - جناب والا - میں آپ کے توسط سے اس ایوان کے سامنے سب سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی دو احادیث پیش کرنی چاہتا ہوں بجٹ پر پچھلے چند روز سے جو گفتگو ہوتی رہی ہے وہ اس سے متعلق ہے - رسول کریم نے فرمایا کہ جو شخص تمہارے منہہ پر تمہاری تعریف کرے یا حمد و ثنا بیان کرے اس کے منہ پر خاک ڈال دو - واقعہ یہ ہے کہ حمد و ثنا اور تعریف کے کلمات اور خوشامد ایک شخص کے اندر وہ بری خصوصیات پیدا کرتے ہیں کہ جنکے پیدا ہونے کے بعد ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے حضرت آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا - جناب والا - دوسری بات یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ ہے - جس طرح آپ آئینے کے پاس چہرہ کو لیجائیے تو وہ آپ کے ساتھ کوئی رو رعایت

نہیں کرتا وہ آپ کے چہرے کے خد و خال اور ایک ایک سیاھی کے دھبے کو صاف کرکے آپ کے سامنے پیش کر دیتا ھے تو بالکل یہی حال مسلمان کا مسلمان کے لئے ھے کہ وہ اس کی ایک ایک خامی کو اس کی ایک ایک برائی کو اس کے کردار کو مخلص بھائی کیطرح اس کے سامنے پیش کر دے ۔ تو ایوان میں جو چلن چل پڑا ھے کہ ھر شخص وزراء کی تعریف میں لگا ھوا ھے وہ رسول کریم کی احادیث کے خلاف ھیں اور ان سے ھمیں کوئی خوشی در اصل نہیں ھوتی ۔

خان جمشید خان مہمند ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے منہہ پر خاک ڈالو جو تعریف کرے مگر رسول کریم نے تو یہ فرمایا ھے کہ کسی کی دل آزاری سے پرھیز کرو تو میں کہتا ھوں کہ وہ کیوں اس چیز کو بھول جاتے ھیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ھم ھر گز ایسا نہیں کرتے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ آپ تو کل بیٹھے ھی نہیں تھے اور آپ کی تعریف ھو رھی تھی ۔ آپ کون سی حدیث پڑھ رھے ھیں کوئی تعریف نہیں ھوئی تھی ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ بابائے زراعت بنا دئیے گئے ھیں اس سے زیادہ اور کیا تعریف ھو سکتی ھے اس سے بڑی اور تعریف کیا ھو سکتی ھے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ معزز آدمی ھیں جو آپ پر تنقید کریں آپ ان سے ناخوش ھوتے ھیں ۔ آپ فرماتے ھیں کہ تنقید تعمیری

ہونی چاہیئے تخریبی نہیں ہونی چاہیئے مگر آپ مجھے dividing line کھینچ کر بتائیں کہ کون سی تنقید تخریبی ہے اور کون سی تعمیری ۔ اگر تعمیری تنقید سے وزیر مالیات کا یہ مطلب ہے کہ تنقید کرتے کرتے آدمی حزب اختلاف سے وزارت کی کرسی پر چڑھ جائے تب تو وہ تعمیری تنقید ہے اور اگر وہ حزب اختلاف ہی میں رہے تو اسکی تنقید تخریبی ہے تو مجھے اس پر فخر ہے کہ میں بھی تنقید کرونگا جو دنیا میں حزب اختلاف کی معروف تنقید سمجھی جاتی ہے ۔

اب میں ایک اور بات کے متعلق عرض کرونگا ۔ گو خواجہ صاحب نے اس پر کچھ فرمایا تھا مگر اس کا ایک پہلو تشنہ رہ گیا ہے ۔ کل یہاں وزیر مالیات نے فرمایا تھا کہ ایک جماعت کو کسی طرح سی آئی اے سے امداد ملتی ہے ۔ میں وزیر مالیات سے گذارش کرونگا کہ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اب وہ اس ایوان کے عام رکن نہیں ہیں بلکہ حکومت مغربی پاکستان کے ایک وزیر ہیں ۔ اگر ایک عام رکن شکوک و شبہات کی بنا پر کوئی بات کہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کے پاس معلومات حاصل کرنے کے معتبر ذرائع نہ تھے ۔ لیکن ایک صوبہ کا وزیر جب ایسی بات اپنی زبان سے نکالے تو اسے اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیئے ۔ وہ وزیر اطلاعات ہیں ۔ انکے پاس ساری اطلاعات ہونی چاہئیں ۔ اور انہیں اس بنیاد پر بات کرنی چاہیئے ۔ میں انکی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس صوبہ کے کسی وزیر یا اس ملک کے کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ ایک جماعت کسی بیرونی ادارہ سے امداد لیتی ہے اور پھر اس کے خلاف کارروائی نہ کرے تو وہ علم رکھنے والا خود سی آئی اے کا ایجنٹ اور ملک کا غدار ہے ۔ اگر وزیر اطلاعات یا کسی اور فرد کے پاس یہ ثبوت موجود ہے کہ محمود اعظم فاروقی یا اسکی جماعت یا حزب اختلاف کی کوئی جماعت کسی بیرونی ادارے سے

امداد لیتی ہے ۔ تو یہ اسکا قومی فریضہ ہے ۔ اسکی تنخواہ کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ اسکے خلاف عدالت میں کارروائی کرے ۔ اگر نہیں کرتا تو وہ خود سی آئی اے کا ایجنٹ یا ملک کا غدار ہے ۔ اس لئے یا تو وہ تسلیم کریں کہ جو بات انہوں نے کہی تھی وہ غلط تھی یا وہ مانیں کہ وہ خود سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں لفظ غدار پر احتجاج کرتا ہوں ۔ زیادہ سے زیادہ وہ اسے غیر ذمہداری یا کوتاہی کہہ سکتے ہیں ۔ میں اصرار کرتا ہوں کہ وہ یہ لفظ واپس لیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں نے صرف یہ عرض کیا تھا کہ جو شخص بیرونی امداد لیتا ہے وہ غدار ہے ۔ اور اگر کسی حکومت کے علم میں ہے کہ کوئی شخص یا ادارہ بیرونی امداد لیتا ہے اور حکومت اس کے خلاف کارروائی نہ کرے تو وہ حکومت غدار ہے ۔ دونوں میں سے ایک غدار ہے بیرونی امداد لینے والا یا اسے چھپانے والا ۔ ملک سے غداری کرنے والا یا اس کی پشت پناہی کرنے والا ۔ دونوں میں سے ایک ضرور غدار ہے ۔ چارجڈ اخراجات جو وزیر موصوف نے آج پیش کئے ہیں ان پر گفتگو سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کے بجٹ کی وہ مد ہے جس پر دستور کے مطابق ایوان کو سوائے گفتگو کے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان میں ایک پائی کی کمی یا اضافہ کر سکیں ۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس خرچ میں جتنا اضافہ کرتے ہیں اس ملک کی مالیات میں اس ایوان کے حق میں اتنی ہی کمی کرتے ہیں ۔ ان اخراجات میں اضافہ کا مطلب یہ ہوا کہ حکومت اس ایوان کے حق کو جو پانچ کروڑ باشندوں کا نمائندہ

ہے ۔ آہستہ آہستہ ختم کرتی جا رہی ہے ۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں یعنی گذشتہ سال چارجڈ اخراجات ۴۸ کروڑ ۳۲ لاکھ روپے تھے اور اس سال ۵۱ کروڑ ۷۹ لاکھ روپے ہیں ، جو صوبہ کے کل محاصل آمدنی کا ۲۷ فیصد ہے ۔ گویا اس بجٹ میں ۲۷ فیصد رقم ایسی ہے جس پر اس ایوان کو کوئی اختیار حاصل نہیں ۔ یہ ایوان جو اس ملک کے ۵ کروڑ باشندوں کا نمائندہ ہے ۔ اسے یہ اختیار حاصل نہیں کہ اس پر کوئی رائے دے سکے یا اس میں کوئی کمی کر سکے ۔

جناب والا ۔ باتیں تو بہت سی کہنی ہیں کوشش کروں گا ۔ کہ پانچ منٹ میں دریا کو کوزہ میں بند کر دوں اور یہ مجھے آتا نہیں ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۵۱ کروڑ کے اس خرچ میں ۴۸ کروڑ ۳۶ لاکھ کا سود شامل ہے ۔ ۱۲ کروڑ ہیڈ ۱۷ میں اور ۳۶ کروڑ ہیڈ ۲۲ میں ۔ یہ ۴۸ کروڑ کا سود ۱۹۳ کروڑ کے ریونیو پر ہمیں دینا ہے ۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے اعداد و شمار کو غلط طریق سے پیش کیا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ میرا حساب آپ سے بہتر ہے ۔ اور آپ کا حساب خراب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ملک کے حساب کو خراب کریں گے ۔ مثال کے طور پر یہ اعداد و شمار لیجئیے جو آپ نے وائٹ پیپر کے صفحہ ۱۸ پر دئیے ہیں ۔ ان کے مطابق ہمارا کل بیرونی قرضہ ۲۴۶ کروڑ روپے ہے ۔ وزیر مالیات نے اپنی تقریر میں میرے اعداد و شمار کو غلط بتاتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہمارا بیرونی قرضہ ۱۰۳ کروڑ ہے میں نے آپ کے اپنے اعداد و شمار سے بتا دیا ہے کہ یہ ۲۴۶ کروڑ ہے ملک میں بے کاری بڑھ رہی ہے صنعتی ترقی قرضہ کے تناسب سے نہیں بڑھی ۔ زرعی پیداوار بھی قرضہ کے تناسب سے نہیں بڑھ رہی ہے ۔ آخر یہ قرضہ کا روپیہ

کہاں خرچ ہو رہا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ملک ترقی نہیں کر رہا ۔ لیکن ایک ترقی فطری ہوتی ہے جیسے بچہ جوان ہوتا ہے ۔ اسی طرح ایک ملک کسی کاوش کے بغیر وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کی منازل طے کرتا رہتا ہے ۔ مجھے جس بات پر اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ آپ جس تناسب سے ملک کو قرضہ کے بوجھ سے زیر بار کر رہے ہیں ۔ ترقی کا تناسب اس کا ساتھ نہیں دے رہا ۔ ترقی قرضہ کے دوش بدوش نہیں چل رہی ۔ ترقی تو ہو رہی ہے لیکن قرضہ کے تناسب سے نہیں ہو رہی میرے پاس یہ ایک رسالہ ہے ۔ اس کے مطابق فروری ۱۹۶۷ء میں پورے مغربی پاکستان میں ۱۴۰ ہزار افراد بے کار تھے مطلب یہ ہوا کہ عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر ہماری آبادی کے کام کرنے والے انسانوں میں ساڑھے ۱۷ فیصد ضرور بے کار ہیں ۔ اگر آپ اس قرضہ سے ترقی کی سکیموں کو نافذ کر رہے ہیں ۔ اگر صنعتی ترقی ہو رہی ہے تو آخر یہ بیکاری کیوں بڑھ رہی ہے ؟ اخراجات زندگی میں فی کس اتنا اضافہ کیوں ہو رہا ہے ۔ فی کس آمدنی اور خرچ متوازن کیوں نہیں ۔ قائد ایوان نے بڑے فخر سے فرمایا تھا کہ ہماری فی کس آمدنی ۳۸۱ روپے تک بڑھ چکی ہے ۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ ایک ذمہ دار شخص ہیں ۔ آپ ساتھ ساتھ جو اخراجات زندگی میں اضافہ ہوا ہے اس تناسب سے آمدنی کے اضافہ کو دیکھئیے اور پھر فرمائیے کہ فی کس آمدنی بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے ۔ میں پوری ذمہداری سے کہتا ہوں کہ اگر آپ فی کس آمدنی سے اخراجات زندگی میں جو اضافہ ہوا ہے اسے مہیا کر دیں تو آپ کی فی کس آمدنی میں ۱۹۶۱ء کے مقابلہ میں ۱۳ فیصد کی کمی ہو گئی ہے اضافہ نہیں ہوا ۔ باتیں بہت سی کہنے کی ہیں ۔ مگر میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں ۔ وزیر مالیات سے یہ گذارش ہے کہ وہ میری دو باتوں کا

جواب ضرور دیں ۔ ایک میں نے غیر ملکی امداد کے بارہ میں کہا ہے اور دوسرے جو میں نے اعداد و شمار پیش کئے ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے بہت سی باتیں کہنی تھیں چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے میں صرف دو باتوں پر ہی اکتفا کروں گا ۔

جناب والا ۔ عام طور پر کہا جا رہا ہے کہ ملک میں شراب ممنوع قرار دے دی گئی ہے اور اس پر مکمل پابندی عائد ہو گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملک میں بالکل شراب بک نہیں سکتی یا شراب پینا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے ۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ڈاکٹر سے تصدیق کرا کر ۱۵ روپے کا ایک پرمٹ حاصل کر لیتا ہے کہ شراب اس کی صحت کے لئے ضروری ہے تو وہ شخص شراب پی سکتا ہے وہ ان شرائط سے مبرا ہو جاتا ہے ۔ وہ اپنے کوٹے کی شراب جس طرح چاہے ۔ جیسے چاہے جس طریقے سے چاہے پیئے اور خوب پیئے یا پی کر بے شک سڑکوں پر مارا مارا پھرے اور کہتا پھرے ۔

"یارو مجھے معاف رکھو میں نشے میں ہوں"

Minister for Finance: Point of order, Sir.

Sir, this is a 'Charged Expenditure' upon the Provincial Consolidated Fund and that term has been defined in Article 88 of the Constitution and my friend is talking about things which are not covered by his speech. He should be asked to be relevant.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ ایکسائز منسٹر ہیں اور منشیات کا محکمہ بھی ان سے متعلق ہے ۔ ان کی تنخواہ سے متعلق جو چارجڈ ہے اس پر بحث

کر رہے ہیں - جو بھی کار گذاری منشیات سے متعلق ہو خواہ وہ شراب کی بندش سے متعلق ہو - - - -

Minister for Finance : It is a very far-fetched idea.

Khawaja Muhammad Safdar : Not at all;

میں وزیر خزانہ کو کیسے سمجھاؤں یہ Charged Expenditure ہے - تمام وزرا اس سے تنخواہ لیتے ہیں - Charged Expenditure میں گورنر صاحب کی بھی تنخواہ ہوتی ہے -

Minister of Finance : That we know.

یہ کہہ سکتے ہیں کہ تنخواہ زیادہ ہے -

خواجہ محمد صفدر - گورنمنٹ کی تمام activities اس وقت زیر بحث لائی جا سکتی ہیں - This is the correct position.

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - دیکھنا یہ ہے کہ یہ شراب کہاں ہوتی ہے - اعلیٰ درجے کے ریسٹوران اور کلبوں میں عام طور پر شراب پرمٹ پر مہیا ہوتی ہے ؟ بڑے بڑے ہوٹلوں میں شراب بغیر پرمٹ بھی دستیاب ہوتی ہے ؟ ان ہوٹلوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس ہوٹل کا شمار درجہ اول کے ہوٹل میں نہیں ہوتا جہاں اچھی قسم کے میکدے نہ ہوں - ہمارے دوست - عزیز یا بزرگ جو شراب پلاتے ہیں یا شراب فروخت کرتے ہیں یا خود پیتے ہیں - کہتے ہیں کہ ہم تو ریاض خیر آبادی کے کہنے پر عمل کرتے ہیں کہ

اٹھے کبھی گھبرا کے تو مے خانے کو ہو آئے
پی آئے تو پھر بیٹھ رہے یاد خدا میں

جناب والا - مے نوشوں کی تعداد روز بروز بہت بڑھ رہی ہے - اس کی ذمہ داری واضح طور پر محکمہ صحت پر آ رہی ہے - اس سے میرا

مطلب یہ ہے کہ اس وقت crude یا وہ خام قسم کی شراب جس کو ادویات کا نام دے کر فروخت کرتے ہیں وہ عام ہو رہی ہے اس سے میرا مدعا اس نشہ آور شے سے ہے جس کو spiritual preparation کہتے ہیں کہ یہ ہاضمے کی دوائی ہے وہ کھانسی کی دوائی ہے ۔ مثلاً Tincture Zingibiris (2) Tincture Cardamom, (3) Tincture Carminative وغیرہ کے ناموں سے انہیں پکارا جاتا ہے ۔ اس کی ایک بوتل جو تقریباً ایک پونڈ کی ہوتی ہے تین چار روپے میں فروخت ہوتی ہے ۔ یہ rectified spirit سے بنائی جاتی ہے ۔ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی گذشتہ سال کی ایک رپورٹ جو میں نے ایک سوال کے ذریعہ حاصل کی تھی اس ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۶۵-۶۶ء میں مغربی پاکستان میں ۱۰ لاکھ گیلن rectified spirit اس کام کے لئے استعمال کی گئی ہے ۔ اور ایک سال بعد یعنی ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۲۹ لاکھ گیلن یہ rectified spirit استعمال ہوئی ہے یعنی ایک سال میں اس کی تعداد تین گنا زیادہ بڑھ گئی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ rectified spirit الکحل ہے یہ منشیات یا intoxicant کی ایک سخت قسم میں سے ہے ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۵۸ء تک سارے مغربی پاکستان میں ٹینکچر بنانے کے ۲۹ لائسنس تھے ۔ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۶ء تک ان کی تعداد ایک دم بڑھکر ۴۲ ہو گئی ۔ صرف راولپنڈی میں اس کے تین کارخانے ہیں ۔ جب یہ شراب بیچی جاتی ہے تو اس کے مختلف نام ہوتے ہیں ہمارے علاقہ راولپنڈی میں اس کو چڑی کہتے ہیں کیونکہ اس کے اوپر چڑی کی مہر ہوتی ہے ۔ جو اصلی فرم بناتی ہے ۔ اس کی مہر عقاب جیسی ہے لیکن لوگ اس کو چڑی ہی کہتے ہیں ۔ اس کے فروخت کرنے پر کوئی کنٹرول نہیں ہے ۔ کسی پرمٹ کی ضرورت نہیں ہے ۔ غریب لوگ اس کو منشیات کے طور پر استعمال کرتے ہیں ۔ محکمہ

صحت کا یہ کہنا ہے کہ یہ ادویات ہیں اس لئے اس کے تیار کرنے کے لائسنس دئے گئے ہیں یا آئندہ دئے جائیں گے ۔ مگر میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ مغربی پاکستان میں یا اور بہت سے مسلم ممالک میں بغیر الکحل کے بہت سی ادویات ہیں جو ان کا متبادل ہیں ۔ میں ان کے نام بھی عرض کرتا ہوں تاکہ کسی حیلہ بہانے کی ضرورت نہ رہے ۔ مثلاً Carminative Tablets جو ہاضمے کے لئے ہے ۔ Saline Expectorent Tablets اس قسم کی بہت سی ادویات ہیں جو ان کے متبادل استعمال ہو سکتی ہیں ۔ کہا یہ جاتا ہے کہ یہ ٹانک ہے ۔ جناب والا ۔ ریکٹیفائڈ سپرٹ سے یہ ٹینکچر بنتی ہے یعنی اس میں ۹۰ فیصدی سے ۱۰۰ فیصدی تک الکحل ہوتی ہے ۔ اور ریکٹیفائڈ سپرٹ جو ہے اس میں ۱۷۰ فیصدی سے ۱۸۰ فیصدی proofed spirit ہوتی ہے اس کی تیزی اور تندھی کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ سخت سے سخت نشہ آور غیر ملکی شراب جو ہمارے ملک میں آتی ہے اس میں ۶۰ سے ۷۰ فیصدی سے زیادہ proofed spirit نہیں ہوتی اور جب کہ اس میں ۱۷۰ سے ۱۸۰ فیصدی تک proofed spirit ہوتی ہے ۔ bear میں دو سے چار فیصدی تک proofed spirit ہوتی ہے لیکن جو ٹینکچر بکتی ہے اس کے استعمال سے ایک خاص قسم کی kick لگتی ہے ۔ اس قدر سخت ہوتی ہے کہ اس کا اندازہ آپ کو کیا بتاؤں ۔ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ ہے کہ یہ ٹینکچر crude یا خام قسم کی شراب ہے کہ اس کے پینے سے جگر کے ہضم کرنے کے عمل کو سخت نقصان پہنچتا ہے ۔ یہ حافظہ کو بالکل خراب اور کمزور کر دیتی ہے ۔ اور دماغ کا upper chamber بہت بری طرح متاثر ہوتا ہے اور کام کرنا چھوڑ دیتا ہے ۔ پتلیوں میں اشتداد پیدا ہو جاتی ہے ۔ chronic inflummation of stomach یعنی معدے میں دائمی سوزش کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جو شوقین

اشخاص اس کو پیتے ھیں جیسے ایٹر فورس میں کہتے ھیں کہ then he very soon kicks the buckets میری عرض یہ ھے کہ خاندانی منصوبہ بندی پر کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کی بجائے اگر اس دوائی کو عام دے دیا جائے تو آپ کا مدعا پورا ھو جائے گا "نہ رھے گا بانس نہ بجے گی بانسری،، کیا آپ عوام کو یہ ترغیب دے رھے ھیں ۔ اس ٹینکچر میں ۱۷۰ سے ۱۸۰ فیصدی تک proofed spirit ھوتی ھے ۔ اس کو پئیں اور مریں ۔ کم از کم اس سے لوگوں کو مت ماریں ۔ جناب والا ۔ مینوفیکچر کیمسٹ اس کو اور تیز کرنے کے لئے chloral hydrate اس میں ملا دیتے ھیں ۔ chloral hydrate کلورو فام کی ایک ٹھوس شکل ھے کلورو فام کا انسان پر کیا اثر ھوتا ھے اس کا آپ خود اندازہ لگا لیجئے ۔ جہاں تک ٹینکچر تیار ھونے اور اس کے فروخت ھونے کا تعلق ھے اس کے اوپر کسی قسم کا کوئی کنٹرول نہیں ھے صرف ھوتا یہ ھے کہ جہاں پر یہ ٹینکچر تیار ھوتی ھے وھاں پر ایکسائز سب انسپکٹر موجود ھوتا ھے وہ یہ دیکھتا ھے کہ جتنی ریکٹیفائڈ سپرٹ distillery سے لائی گئی ھے آیا وہ یہاں ساری استعمال ھوئی ھے یا نہیں ۔ اس کے بعد ایک بوتل اس میں سے اٹھا کر کیمیکل ایگزامینر کو بھیج دیتے ھیں ۔ کیمیکل ایگزامینر صرف یہ دیکھتا ھے کہ آیا اس میں proofed spirit ھے یا انہیں ۔ اگر سپرٹ ھے تو کتنے فیصد ھے تاکہ اس پر ایکسائز ڈیوٹی لگائی جائے جناب والا ۔ دیکھنا یہ ھے کہ یہ صحیح طور پر دوائی کے طور پر تیار کی گئی ھے یا نہیں اور یہ اس لئے متعین نہیں کیا جا سکتا ھے کیونکہ مغربی پاکستان میں کوئی ڈرگ لیبارٹری ھی نہیں ھے حالانکہ آج سے تقریباً آٹھ دس سال پہلے ڈرگ لیبارٹری کا سامان منگوایا گیا تھا لیکن وہ لاھور میں ویسے کا ویسا ھی پڑا ھوا ھے اور یہ ڈرگ لیبارٹری ابھی

تک قائم نہیں ہو سکی جس میں یہ تجزیہ کیا جائے کہ آیا یہ جو دوائیاں تیار کی جاتی ہیں ۔ وہ صحیح طور پر تیار کی گئی ہیں یا نہیں ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ ٹنکچرز British Pharmacopia یا British Pharmaceutical Codex کے معیار کے مطابق تیار کی گئی ہیں یا نہیں ۔ اور آیا ان میں ان دوائیوں کی تیاری کے لئے ضروری اجزائے ترکیبی ingredients شامل ہیں یا نہیں ۔ تو ان دوائیوں کو test کرنے یا ان کا تجزیہ کرنے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ Manufacturing Chemist اس Rectified Spirit میں قدرے پانی ملا کر یا اس میں خوشبو پیدا کرنے کے لئے الائچی کا عرق یا ادرک کا عرق ملا کر اس پر کارک وغیرہ لگا کر بازار میں فروخت کرتے ہیں ۔ مگر British Pharmacopia اور British Pharmaceutical Conducts کے تحت اگر ان tinctures میں یہ اجزائے ترکیبی یا ingredients ملا دیئے جائیں تو وہ شراب کے طور پر استعمال نہیں کی جا سکتیں کیونکہ وہ ادویات اتنی تیز ہوتی ہیں کہ اسے کوئی شخص ایک چمچ سے زیادہ نہیں پی سکتا ۔ تو یہ دیکھنا کہ یہ اجزا ان میں ڈالے بھی گئے ہیں یا نہیں ۔ یہ وزیر صحت کا معاملہ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ اس پر ضرور غور فرمائیں گی ۔

جناب والا ۔ اور علاقوں کے متعلق تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن راولپنڈی میں تو میں اخبارات میں عام طور پر پڑھتا ہوں کہ وہاں پر "چڑی" پی کر ہزاروں لوگ مر رہے ہیں کیونکہ جناب ان کو نشہ آور ادویات کے طور پر ۔ ۔ ۔

ایک آواز ۔ آپ میں اور ملک محمد اختر میں کچھ تو فرق ہونا چاہئے ۔

میجر محمد اسلم جان - آپ ہی فرمائیے فرق کیا ہونا چاہئے ؟ وہ بھی آزاد ممبر ہیں اور میں بھی آزاد ممبر ہوں مگر میں آپ پر بےجا نکتہ چینی نہیں کروں گا - چونکہ میرے پاس وقت تھوڑا ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں کچھ اعداد و شمار پیش کرتا ہوں - (قطع کلامی) -

My information will be constructive and will provide food for thought.

اور مجھے امید ہے کہ آپ اس سے عوام کی امداد کریں گے - - - -

I am not here to criticise for the sake of criticism.

میں ہمیشہ اس بات سے احتراض کرتا ہوں - میں اس سلسلے میں بیگم صاحبہ سے علیحدہ بھی مل چکا ہوں - ان کو یاد ہو گا کہ میں نے خود بھی ایک مرتبہ ان کی خدمت میں عرض کی تھی - بہر حال میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ جتنے بھی ٹنکچر بنانے کے کارخانے ہیں ان کو ختم کر دیجئے کیونکہ اسکے متبادل ایسی ادویات ہیں جو الکوہلک نہیں ہیں - تو اس زہر سے بہتر ہے کہ آپ لوگوں کو عام اجازت دیدیں تا کہ وہ صحیح قسم کی شراب پئیں بجائے اسکے کہ وہ خام شراب اور rectified spirit پئیں جو کہ صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہے اور جسکی وجہ سے ہزارہا گھرانے روزانہ برباد ہو رہے ہیں - اس لئے میری یہ استدعا ہے کہ ان کے لائسنسوں کو منسوخ کر دیں اور اسکی وجہ سے معاشرے میں جو ان گنت برائیاں پیدا ہو رہی ہیں انکی ذمہ داری میرے خیال میں میرے نہایت ہی محترم بزرگ اور دوست جناب احمد سعید کرمانی صاحب اور بیگم صاحبہ پر عائد ہوتی ہے جسکے لئے پوری قوم کی نگاہیں آپ پر لگی ہوئی ہیں کہ کیا آپ اس کا تدارک کرتے ہیں یا اسکو بھی ٹال جاتے ہیں -

جناب والا ۔ اسکے بعد میں آپ کی وساطت سے ایک نہایت ہی اہم نکتہ اپنے نہایت محترم بزرگ اور عزیز دوست جناب کرمانی صاحب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ اور وہ یہ ہے کہ ۶۴-۱۹۶۳ء میں ۳۴، ۶۵-۱۹۶۴ء میں ۳۳۸ اور ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۳۳۴ لائسنس غیر ملکی شراب کی در آمد کے لئے دیئے گئے اور ملکی شراب فروخت کرنے کے لئے ۱۱۹ لائسنس دیئے گئے شراب کے لائسنس کی فیس تقریباً ایک سو روپے ہوتی ہے ۔ اسکے بر عکس ان سالوں میں افیون کے ٹھیکے یعنی افیون فروخت کرنے کے لائسنس نیلام ہوئے ۶۴-۱۹۶۳ء میں ۳۲۶ لائسنس ۷۶ لاکھ ۵۰ ہزار ۹۵۲ روپے میں نیلام ہوئے اور ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۳۲۷ لائسنس ۸۳،۶۸،۱۱۷ تراسی لاکھ اڑسٹھ ہزار ایک سو سترہ روپے میں نیلام ہوئے ۔ اگر افیون کے ٹھیکوں کا اوسط average میں جاوے تو فی ٹھیکہ یا لائسنس تقریباً ۲۵،۵۰۰ روپے کا فروخت یا نیلام ہوا صرف مزنگ کا ٹھیکہ ۹۷،۵۰۰ روپے میں نیلام ہوا تھا ۔ لنڈا بازار کا افیون کا ٹھیکہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ میں فروخت ہوا تھا ۔ افیون کے ٹھیکوں کے نیلام کی قیمت ہر سال بڑھ رہی ہے گو کہ حکومت کی پالیسی کے تحت چند سال تک افیون نوشی ملک میں بند ہو جائے گی ۔

افیون کے ٹھیکے یا اسے فروخت کرنے کے لائسنس نیلام ہوتے ہیں ۔ اس کے بر عکس شراب فروخت کرنے کے لائسنس صرف عطا یا منظور ہوتے ہیں جن کی فیس سو روپے ہوتی ہے ۔ ۶۶-۱۹۶۵ء میں شراب کے ۴۵۳ لائسنس فروخت یا نیلام ہوتے تو حکومت کی آمدن ۴۵،۳۰۰ روپے ہوتی اس کے برعکس اگر افیون کے اتنے ہی یعنی ۴۵۳ لائسنس نیلام ہوتے جن کی اوسط فی لائسنس تقریباً ساڑھے پچیس ہزار فی لائسنس ہے تو اس حساب سے ہماری آمدن ۹۵،۹۱،۵۰۰ روپے ہوتی ۔ اس طرح

گذشتہ سال ہمیں ۹۵،۴۹،۲۰۰ روپے کا نقصان ہوا ہے ۔ یہ نقصان صرف اس واسطے ہوا ہے کہ شراب فروخت کرنے کے لائسنس نیلام نہیں ہوتے اگر آپ آئندہ شراب فروخت کرنے کے لائسنس نیلام کریں تو مجھے امید ہے کہ اول ملک میں شراب نوشی کو کم کرنے میں آپ مدد فرمائیں گے اور دوئم مغربی پاکستان کے خزانہ کی آمدن ۹۰ لاکھ اور ایک کروڑ کے قریب زیادہ ہو جاوے گی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ (خیرپور ۔ ۲) ۔

رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی۔

جناب سپیکر ۔ وقت بھی تھوڑا ہے اور میں مقرر بھی نہیں ہوں ۔ (قطع کلامی) جناب سپیکر ۔ اچھی اچھی باتیں تو آپ ہی سمجھتے ہیں لیکن میں آپ کی تعریف کروں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا ۔ میں تو خدا اور رسول کی تعریف کروں گا ۔ خدا جانے آپ اس کو اچھا کیوں نہیں سمجھتے ۔

وزیر بلدیات ۔ حاجی صاحب ۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیں ۔ ہمیں ان پر اعتراض ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ہر مذہبی آدمی میں یہ نقص ہے کہ وہ اپنے سوا باقی ہر شخص کو برا سمجھتا ہے ۔ اب حاجی صاحب نے بھی چلتے چلتے یہ فرما دیا ہے کہ خدا اور رسول کو آپ برا کہیں تو کہیں ۔ میں برا نہیں کہوں گا ۔ خدارا کوئی انصاف کیجئے ۔ کیا کسی نے یہ کہا ہے ۔ کیا کوئی مسلمان یہ جرأت کر سکتا ہے ۔ لیکن یہ ہیں کہ الزام لگائے چلے جا رہے ہیں ۔ اس لئے میں جناب کی وساطت سے انہیں یہ عرض کروں گا کہ وہ یہ الفاظ واپس لیں ۔

حاجی سردار عطا محمد - میں نے ایسا نہیں کہا ہے - آپ سمجھے نہیں ہیں - میں اپنے الفاظ پھر دھراتا ہوں اس کے بعد جناب سپیکر - آپ جس طرح حکم کریں گے میں مان لوں گا -

جناب سپیکر - میرے ایک دوست نے کہا کہ میں اچھی اچھی باتیں کہوں - تو میں نے جواب میں کہا کہ اگر آپ اچھی باتیں کسی کی تعریف کو کہتے ہیں - تو اس کے متعلق تو فاروقی صاحب نے یہاں پر پڑھ دیا ہے کہ جو کسی کی تعریف کرتا ہے اس کے منہ پر مٹی پھینکو - اور اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم کی دوسری حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی فاسق کی تعریف کرے گا تو اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا عذاب ہو گا اور اس وقت عرش کانپتا ہے - اس لئے میں ڈرتا ہوں کیونکہ میں گناہگار ہوں ممکن ہے کہ ایسا ہو جائے - - -

وزیر خزانہ - میں نے تو یہ عرض کیا ہے کہ آپ یہ الفاظ واپس لیں -

حاجی سردار عطا محمد - میں نے کہا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی تعریف کرتا ہوں - آپ اسے اچھا جانتے ہیں یا نہیں جانتے ہیں - میں نے تو یہ پوچھا ہے -

وزیر خزانہ - آپ جیسے مذہبی آدمی کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتی ہیں -

وزیر بلدیات - جناب والا - مولانا نے جو کچھ فرمایا ہے اور جس طریقے سے اسے وہ اب interpret فرما رہے ہیں کیا وہ خود اس سے مطمئن ہیں - کیا اس کے بارے میں انہیں رسول اکرم کا ارشاد یاد نہیں ہے

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر - اب آپ ھی بتائیے کہ مجھے آپ نے جو پندرہ منٹ دئے ھیں اس میں میں بات کروں گا یا وہ بات کریں گے -

وزیر بلدیات - جناب والا - اب یہ الفاظ واپس نہ لینا کہ ھم نعوذ باللہ من ذالک خدا اور رسول کو برا کہتے ھیں - ھمیں خدا اور رسول اتنا ھی عزیز ھے جتنا کہ آپ دعویٰ کرتے ھیں بلکہ میں یہ عرض کروں گا کہ ھمیں زیادہ عزیز ھیں اس لئے ھم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ھم آپ کی طرح ھر چیز کے ٹھیکیدار ھیں اور باقی سارا جہاں گناہ گار ھے - ھم اپنے آپ کو گناہ گار سمجھتے ھیں اور ھم اس قسم کے برے دعوے نہیں کرتے - لیکن ھمیں آپ کے ان الفاظ پر شدید احتجاج ھے - ھم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ خدا نخواستہ کوئی شخص خدا اور رسول کو برا کہے چہ جائیکہ ھم کہیں - آپ ان الفاظ کو واپس لیں - آپ کہتے ھیں کہ آپ نے یہ الفاظ نہیں فرمائے - یہ نامناسب ھے - کم از کم کوئی الفاظ کہنے کے بعد یہ تو کہنا چاھئے کہ ''ھاں میں نے کہے ھیں'' - آپ ان الفاظ کو واپس لیجئے - ان سے ھمارے جذبات مجروح ھوئے ھیں - آپ کو بطور مسلمان کے یہ حق نہیں پہنچتا کہ آپ دوسرے مسلمانوں کو یہ بات کہیں کہ وہ خدا اور رسول کو برا سمجھتے ھیں -

خان عبدالستار خان مہمند - کیا یہ صحیح نہیں ھے کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت -

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر صاحب - گذارش یہ ھے کہ میں نے یہ کبھی نہیں کہا - خدا جانتا ھے کہ میں آپ کو اپنے سے بہتر جانتا ھوں -

وزیر بنیادی جمہوریت - آپ یہ الفاظ واپس لے لیں - اس سے

ھمارے جذبات مجروح ھوئے ھیں -

راؤ پھول محمد خان - میں یہ گذارش کروں گا کہ جب تک وہ الفاظ واپس نہیں لیں گے ھاؤس کی کارروائی نہ ھو سکے گی -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - اگر آپ نے یہ الفاظ کہے ھیں تو واپس لے لیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - کیا انہوں نے یہ الفاظ نہیں کہے کہ ھم خدا اور رسول کو برا کہہ سکتے ھیں -

حاجی سردار عطا محمد - میں نے تو یہ نہیں کہا - اگر آپ سمجھتے ھیں کہ میں نے کہے ھیں تو میں واپس لیتا ھوں - میں تو اسے جرم سمجھتا ھوں -

وزیر بنیادی جمہوریت - آپ ریکارڈ دیکھ لیں اور سن لیں -

خواجہ محمد صفدر - جب وہ کہتے ھیں کہ اگر میں نے یہ الفاظ کہے ھیں تو جرم کیا ھے اور پھر واپس لیتے ھیں تو کیوں آپ بار بار اس بات کو ابھارتے ھیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - آپ ان کو defead کرنا چاھتے ھیں - یہ بات جب یہاں ھوئی تو کیا ھم سب کے کان خراب ھو گئے تھے - میں حاجی صاحب سے التماس کرتا ھوں کہ یہ الفاظ واپس لیں اور کہہ دیں کہ مجھ سے غلطی ھوئی ھے میں واپس لیتا ھوں - تو ھم مطمئن ھو جائیں گے بہتر یہ ھے کہ ریکارڈ سن لیا جائے -

Minister of Finance : Since the Maulana has said 'I withdraw', I think the matter should end.

وزیر بنیادی جمہوریت - ہمیں مولانا سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ ایسا کہیں گے -

خواجہ محمد صفدر - وٹو صاحب آپ خواہ مخواہ اس معاملہ کو طول دے رہے ہیں - انہوں نے تو کہہ دیا ہے کہ اگر میں نے یہ بات کہی ہے تو میں نے جرم کیا ہے اور میں اسے واپس لیتا ہوں - اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے - کس طرح آپ کی تسلی ہو سکتی ہے -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - خواجہ صاحب آپ تشریف رکھیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - اگر انہوں نے یہ الفاظ نہیں کہےتو...

مسٹر سپیکرڈپٹی سپیکر - حاجی صاحب نے کہہ دیا ہے کہ اگر میں نے یہ الفاظ کہے ہیں تو میں یہ الفاظ واپس لیتا ہوں اور پشیمان ہوں اور کہنے والے کو مجرم خیال کرتا ہوں - اس وضاحت کے بعد اس کو زیادہ press نہیں کرنا چاہئے -

میجر محمد اسلم جان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - حاجی صاحب نے کہا ہے کہ اگر وٹو صاحب چاہیں تو کہہ سکتے ہیں اگرچہ کہنا نہیں چاہئے - اس سے تو کوئی مدعا ہی نہیں - وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا اور کسی مسلمان کو نہیں کہنا چاہئیے - حاجی صاحب نے تو ان پر چھوڑا ہے -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں معاملہ ختم ہوچکا ہے -

حاجی سردار عطا محمد - میں نے کرمانی صاحب کی تقریر سے چند باتیں اخذ کی ہیں مثلاً

۱ - دیہی ترقی - کثیر لوگوں کی توجہ کا مرکز

۲ - لوگوں کی بنیادی ضرورت -

۳ - کم ترقی یافتہ علاقوں کی رفتار ترقی کو تیز کرنا -

یہ تینوں جملے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی زیادہ توجہ ترقی یافتہ علاقوں کی طرف ہی ہے - میں نہایت ادب سے ان کی خدمت میں اپیل کروں گا کہ وہ وعدہ خلافی نہ کریں اور صدر صاحب نے جو اپنے منشور میں بتایا ہے اس وعدہ کو پورا کریں - اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں -

"اگر آپس میں عہد کرو تو اسے پورا کرو"

آپ اپنے عہد کو پورا کریں بعد میں کوئی دوسری بات کریں - بعد میں جھگڑیں کہ کون گناھگار ہے -

آپ کو چاھئیے کہ آپ نے جو وعدہ اس بجٹ میں کم ترقی یافتہ علاقوں کے لئے کیا ہے اسے پورا کریں -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - قائد ایوان یہ سن کر خوش ہوں گے اور حمزہ صاحب کا شکریہ ادا کریں گے کہ وہ صداقت دیکھ کر ہم میں شامل ہوگئے ہیں -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر - آپ کی وساطت سے میں پورے ھاؤس سے گذارش کروں گا کہ سندھ اور خاص طور پر ہمارے خیر پور جیسے چھوٹے علاقے آپ کے ساتھ اس لئے نہیں ملے تھے کہ آپ کے پاس ان چھوٹے علاقوں سے جب ہم جیسے بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ - موٹے کپڑوں کے

ساتھ یا پھٹے ہوئے جوتوں کے ساتھ آئیں تو آپ ہم پر ہنسیں ۔ اور ہماری باتوں کو نہ سنیں ۔ آپ کی ایسی عادت ہوگئی ہے میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے ۔ اور ہماری زبان پر ہنستے ہیں ۔ ہماری بات پر ہنستے ہیں ہمارے چلنے پر ہنستے ہیں ۔ اور فضول باتیں اٹھا لیتے ہیں ۔ یہ آپ کی عادت ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے ۔ اس سے کوئی اچھی حالت نہیں بنے گی ۔ ہمیں پیدا کرنے والا خدا ہے۔ انہوں نے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ ہم ان سے شکایت کریں گے کہ ہمیں کس کے پاس مہمان کرکے بھیجا ہے ۔ ہم آپ کے پاس مہمان ہیں ۔ اور مہمان کی عزت کرنی چاہئیے ۔

وزیر خزانہ ۔ ہم آپ کو بھائی سمجھتے ہیں مہمان نہیں سمجھتے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ بھائی کو چھوڑو ۔ ہمیں مہمان ہی سمجھو ۔

آپ کو چاہئے کہ ہماری قدر کریں ۔ اور یہ ہاؤس سکھر میں جا کر رکھیں اسمبلی کا اجلاس کوئٹہ میں رکھیں ۔ پھر آپ کو قدر ہو گی کہ ہم آپ کی کیا عزت کرتے ہیں اور آپ کو کیا سمجھتے ہیں ۔ میں آپ کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں ۔ کہ جس طریقہ سے آپ سلوک کرتے ہیں یہ اچھا نہیں ۔ ہم چھوٹے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ خواہ مخواہ یہ کہتے ہیں کہ صدر صاحب کی مخالفت کرتے ہیں یا گورنر صاحب کی مخالفت کرتے ہیں ۔ ہم نے کبھی ان کی مخالفت نہیں کی ۔ اور نہ ہی کرتے ہیں ۔ ہم صرف اس حد تک ان کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ نااہل منسٹر رکھیں گے تو ہم مخالفت کریں گے نااہل سیکرٹری رکھیں گے تو ہم مخالفت کریں گے ۔ آواز اٹھائیں گے ۔ یہ نہیں کہ ان سے باہر جائیں گے ۔ آپ نے تو صدر صاحب اور گورنر صاحب کے

درمیان ایک دیوار بنا دی ہے ۔ آپس میں اقربا نوازی اور لین دین کا سودا بنا لیا ہے ۔ بتائیں آپ کس منشور پر عمل کر رہے ہیں ۔ ایک طرف تو آپ تین ہزار روپیہ تنخواہ لیتے ہیں ۔ دوسری طرف چپڑاسی کو صرف ۵۰ روپیہ دیتے ہیں ۔ کس طرح غیر ترقی یافتہ کو ترقی پر پہنچاتے ہیں ۔ بتائیے ۔ آپ کے پاس بیوی ہے کیا ۵۰ روپیہ تنخواہ پانے والے کے پاس نہیں ۔ آپ کے ۴ بیٹے ہیں کیا اس کے پاس ۶ بیٹے نہیں ہیں ۔ آپ کو تعلیم چاہئے کیا اس کو نہیں چاہئے آپ کو شادی کی ضرورت ہے کیا اس کو نہیں ۔ آپ تین وقت کھانا کھاتے ہیں کیا اس کو ضروت نہیں ۔ فنانس منسٹر صاحب اس کا حساب لگا کر بتائیں کہ وہ کس طرح کھا سکتا ہے کس طرح جی سکتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ تو کمیونسٹ ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کمیونسٹ کافر ہوتے ہیں ۔ ان کو چاہئے یہ الفاظ واپس لیں ۔

وزیر خزانہ ۔ اگر مولانا اصرار کرتے ہیں تو میں واپس لیتا ہوں ۔ لیکن کمیونسٹ ہونا سیاسی زندگی میں کوئی جرم نہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں مسلمان ہوں ۔ نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کرتا ہوں ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلھم تحب ایدیکم فمن جعل اللہ اخاہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یا کل ولیلبسہ مما یلبس ولایللغہ من العمل ما یقلبہ فان کلفہ ما یغلبہ علیہ ۔ (متفق علیہ)

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے کچھ

بھائی ھیں جنہیں اللہ نے تمہارے ھاتھوں میں دے رکھا ھے ۔ اگر کسی کے ھاتھ میں اللہ نے اس کے بھائی کو دیا ھے تو چاھئے کہ جو خود کھائے وھی اسے کھلائے جو خود پہنے وھی اس کو پہنائے ۔ اس کے ذمہ اتنا کام نہ دے جو اس کی طاقت سے زیادہ ھو اور اگر کام زیادہ ھو تو اس کی مدد کرے ۔

سرکار دوعالم نے فرمایا ھے کہ جب تم دوسروں کی عزت کرو گے تو دوسرے بھی تمہاری عزت کریں گے ۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کیا دوسروں کی عزت کرتے ھیں اور کیا دوسروں کا احترام کرتے ھیں ۔

بیگم زاھدہ خلیق الزمان ۔ مولانا فاروقی صاحب کہہ رھے تھے کہ آپ کچھ غلط پڑھ رھے تھے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ "تمہارے کچھ بھائی ھیں جن کو ھم نے تمہارے ھاتھوں میں دے رکھا ھے ۔ جو تم کھاؤ وھی ان کو بھی کھلاؤ ، جو تم پہنو وھی ان کو بھی پہناؤ ۔" اب میں پوچھتا ھوں کہ آپ ان چپراسیوں کو کیا دیتے ھیں آپ ان کلرکوں کو کیا دیتے ھیں ۔ کیا یہ وھی کھاتے ھیں جو آپ کھاتے ھیں کیا یہ وھی پہنتے ھیں جو آپ پہنتے ھیں ؟

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب اب آپ تقریر ختم کیجئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ اس پر آپ نے اتنا کام ڈالدیا ھے جو اس کی طاقت سے باھر ھے ۔ وہ آٹھ گھنٹے کام کرتا ھے اور آپ اس کو تنخواہ کیا دیتے ھیں اور کیا آپ اس کی محنت کے تناسب سے

تنخواہ دیتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس طرح کمیونسٹ پیدا کر رہے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - لیکن آپ اپنے لئے کمیونسٹ پیدا کر رہے ہیں -

وزیر خزانہ - مولانا آپ نے یہ لفظ اپنے لئے تو استعمال کر لیا -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - جھگڑے میں بہت سا وقت حاجی صاحب کا ضائع ہو گیا اس لئے میں عرض کروں گا کہ ان کو ۵ منٹ اور دے دئے جائیں -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - آپ کو تین منٹ اور دئے جاتے ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - گذارش یہ ہے کہ سندھ کے متعلق جو آپ نے بجٹ میں حصہ رکھا ہے اس کے میں نے اعداد دیئے ہیں لیکن اس کا آپ نے مجھ کو جواب نہیں دیا تو پھر آپ یہ کیسے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم غیر ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لا رہے ہیں - آپ کا فرض ہے کہ آپ غیر ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لائیں -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - حاجی صاحب یہ باتیں جنرل ڈسکشن کے موقع پر ہو چکی ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر - میں وزیر صاحب سے اور آپ کے توسط سے اور گورنر صاحب سے بھی آپ کے توسط سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ہمارے حقوق کو پورا کریں - گورنر صاحب ایک نیک اور مخلص آدمی ہیں وہ ہماری داد رسی کریں ورنہ اسکا نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا -

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ - ۴) - جناب منسٹر صاحب اپنے محکمہ کیطرف سے جواب دیں گے تو مجھ کو بھی ان سے پہلے اجازت دیجائے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - جناب والا - میرے بعد جناب وزیر خزانہ اور غالباً منسٹر آف ایریگیشن اینڈ پاور بھی کچھ کہیں گے -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - چودھری صاحب آپ ۵ منٹ لے لیجیئے -

چودھری انور عزیز- جناب والا - جتنا ہم ان آبوزیشن والوں کیساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں اور انکے مقابلے میں ہمیں وقت بھی تھوڑا دیا گیا ہے اسکے باوجود یہ فقرہ بازی سے باز نہیں آتے خاص طور پر حمزہ صاحب نے تو مجھ کو تختہ مشق بنا رکھا ہے - اور کافی دنوں سے تختہ مشق بنا رکھا ہے -

جناب والا - خواجہ صاحب ناراض ہوئے تھے کہ اس مل کو سیالکوٹ سے گجرات کیوں لیجایا گیا اور گورنمنٹ کیوں لے گئی - اسکے متعلق میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ یہ شوگر مل گورنمنٹ نے وہاں نہیں بھیجا تھا بلکہ اسمیں ہمارے علاقہ کا ایک آدمی پارٹی تھا اور وہ بہت بڑا سیٹھ ہے اسنے سوچا کہ اس جگہ پر میں کیوں پیسہ لگاؤں تو اسنے اپنے فائدہ کیلئے مل کو وہاں سے اٹھا لیا اور اسنے گورنمنٹ سے کہا کہ مجھ کو سیالکوٹ کے بجائے گجرات میں مل لگانے کی اجازت دیجائے جو گورنمنٹ نے دیدی اسلئے یہ اعتراض کہ گورنمنٹ نے ایسا کیا ہے یہ سراسر غلط ہے - یہ صرف پرائیویٹ interest کی بات ہوئی ہے -

اسکے بعد جناب وزیر خزانہ نے ایک بڑے کام کی اور صحیح بات کہی ہے کوئی بھی ملک دنیا میں اپنی بیسک انڈسٹری بارڈر کے قریب نہیں رکھتا ۔ بیسک انڈسٹریز جو بارڈر کے قریب ہوں گی وہ قدرتی بات ہے کہ دشمن کی زد سے محفوظ نہیں ہوسکتیں اور اسکا اثر بہت سی انڈسٹریز پر پڑیگا کیونکہ بیسک انڈسٹری وہی ہوتی ہے ۔ جو دوسری انڈسٹریز کو جنم دیتی ہے لہذا وزیر خزانہ صاحب کی یہ بات درست ہے ۔ اسکے بعد بات اب صرف یہ کرنیوالی ہے جو میں اپنے علاقہ کیطرف سے کرنا چاہتا ہوں کہ شوگر انڈسٹری ایک ایسی انڈسٹری ہے کہ اسکی definition بیسک انڈسٹری کی نہیں ہے ۔ سیالکوٹ کا ضلع اگر آپ غور سے دیکھیں تو اسکے دونوں طرف بارڈر ہیں ۔ خود میرا گاؤں بارڈر سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور دوسری طرف سے ہندوستان کا بارڈر ۱۰ یا ۱۵ میل سے زیادہ دور نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ ہمارے علاقہ میں جس آدمی کے پاس ۱۵ ایکڑ اراضی ہوتی ہے وہ بہت بڑا زمیندار گنا جاتا ہے لیکن وہاں آج تک کوئی ایسی انڈسٹری نہیں لگائی گئی جسکی orientation انڈسٹریز کے ساتھ ہو ان لوگوں کا اکنامک ڈویلپمنٹ بہت مشکل ہے ۔ یہاں کیلئے یہ کہا گیا ہے کہ بارڈر ہونیکی وجہ سے انڈسٹری نہیں لگائی جا سکتی ۔ جناب والا ۔ سوچنا یہ ہے کہ بارڈر کہاں سے شروع ہوتا ہے کیا بارڈر کی کوئی definition ہے اگر آپ دفاعی نقطہ نظر سے دیکھیں تو اب کوئی بارڈر نہیں رہا ۔ آپ کو پتہ ہے کہ پانچ سات میل کے فاصلہ سے آسانی سے بمباری کی جا سکتی ہے ۔ دوسرے اب پاکستان کی پالیسی defensive نہیں ہونی چاہئے بلکہ offensive ہونی چاہئے اور ہمکو سوچ لینا چاہئے کہ ہمارا سارا ملک ہی بارڈر ہے اور ہم اپنے ملک کی ایک انچ زمین پر بھی دشمن کو آنے کی اجازت نہیں دے سکتے بلکہ ہمیں انکے ملک پر حملہ آور ہونا چاہئے جب بھی

ضرورت پیش آئے ۔ جب یہ جنگ ہوئی تھی تو آپ یہ سنکر حیران ہونگے کہ ہمارے علاقہ کے بہت سے اشخاص ۸ ۔ ۸ ۔ میل دور تھے اور وہ وہیں بیٹھے رہے اور وہ ان گاؤں میں ویسے ہی آباد رہے ۔ ہم نے لوگوں کو کہا کہ آپ کو بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں پر دشمن کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور ہم کریں گے ۔ اب اس سلسلے میں ہمارے علاقہ کے لوگ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ چونکہ یہ علاقہ بارڈر کے قریب ہے اسلئے وہاں ڈویلپمنٹ نہیں کی جائیگی ۔ تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ کتنے میل سے بارڈر بلٹ شروع ہوتی ہے تا کہ وہ لوگ وہاں سے اثاثہ اٹھا کر اس جگہ پر جائیں جو بارڈر کے اسطرف ہو ۔

مسٹر حمزہ ۔ زندہ قوموں کی یہی نشانی ہے کہ وہ بارڈر کے باہر ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری انور عزیز ۔ ہم کو یہ یقین ہے کہ کوئی بھی حملہ آور ہونے کی جرات نہ کر سکے گا اور اگر کوئی حملہ کرے گا تو اس کو دندان شکن جواب دیا جائے گا ۔ جس کی مثال میں آپ کی خدمت میں ویسٹ جرمنی کی ویسٹ برلن کی پیش کرتا ہوں ۔ یہاں پر آپ کو پتہ ہو گا کہ کروڑھا روپے کا investement کیا گیا تھا اور پلاننگ کی گئی تھی جس وقت کہ روس نے corridor block کیا تو air lift سے تیل اور خوراک بہم پہنچائی گئی تھی ۔ اور ان کا چھوٹا سا علاقہ ہے وہاں Willy Brandt جو ہے وہ جرمنی کا بہت بڑا لیڈر ہے حالانکہ دوسرا جرمنی اس سے کٹا ہوا ہے اور ۲۰۰ میل کے فاصلے پر ہے ۔ جناب والا ۔ زندہ قومیں کبھی یہ نہیں سوچتیں کہ کون سے بارڈر ہیں کون سے نہیں ہیں ہمارا ملک تمام ہی بارڈر ہے

اور تمام ہی بارڈر نہیں ہے ۔ جب سیالکوٹ پر حملہ ہو رہا ہو گا وہ پنڈی پر بھی اتنا ہی حملہ تصور ہو گا جتنا کہ سیالکوٹ پر ۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ آج تک ڈیویلپمنٹ میں ہمیں کبھی حصہ نہیں ملا اور ہم لوگوں نے جنہوں نے کہ لڑائی کا brunt اپنے سینوں پر جھیلا ہے جن لوگوں نے اپنی جائیدادیں ختم کرائیں اور جن کو ان کے مقابلے میں بہت کم معاوضہ دیا گیا ان لوگوں کو ڈھارس دینی چاہئے تھی اور ان کو کہنا چاہئے تھا کہ آپ کی قوم آپ کے پیچھے ہے اور جہاں آپ بیٹھے ہوئے ہیں وہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم آپ کو انڈسٹری دیں گے اور ڈیولپ کریں گے ۔ جناب والا ۔ میں چند منٹ اور لوں گا اور اپنی بات کو ختم کر دوں گا ۔ جناب والا ۔ جب آپ ان سے یہ کہیں گے یا ان کے سامنے یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ آپ یہاں پر کوئی اثاثہ نہ لگائیں کچھ یہاں بنانے کی کوشش نہ کریں ۔ یہاں کوئی بجلی نہیں ہے یہاں کوئی ٹیوب ویل نہیں ہے تو پھر کیوں وہ لوگ اس علاقے کا دفاع کریں جب ان کا وہاں پر کوئی مفاد ہی نہیں ہے ۔ آپ کو چاہئے کہ بارڈر ایریا کو ضرور ڈیویلپ کریں اس میں دلچسپی زیادہ ہو تاکہ ہم ایک ایک چپہ کے لئے لڑیں اور قومی نقطہ نظر سے اس کام میں دلچسپی لیں ۔

وزیر خزانہ ۔ کیا بارڈر پر اسلحہ کی فیکٹری بھی لے جائیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ کسی نے نہیں کہا ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ اگر وہاں پر اگر Vegetable Dehydration Factory لگا دی جائے تو کیا حرج ہے اگر وہاں ٹیوب ویل لگا دئے جائیں تو کیا حرج ہے اور اگر یہ سب کچھ وہاں نہیں لگانا ہے تو پھر وہاں رہنے کا کیا فائدہ ہے ۔ میں آپ کو مثال

دیتا ہوں میرا گاؤں بالکل بارڈر کے قریب ہے ہماری دوسری طرف ہندوستان کا جنگل ہے اور ہم دیہاتیوں نے ان کے بارڈر کے ایک انچ تک اپنی زمین کاشت کی ہوئی تھی اب انہوں نے کیا کیا کہ بہت سے ٹریکٹرز لے آئے ان کے جنگل کا صفایا کر دیا اور اپنی کھیتی باڑی شروع کر دی ۔ پرلی طرف بڑے اچھے اچھے بند بنائے اپنے آپ کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے اور بارڈر کی پٹری تک لوگوں نے اپنی زمین خود کاشت کی ہوئی ہے وہ لوگ دلیر ہیں ۔ شیر ہیں ۔ آپ بھی ان کے ہاتھ بٹائیے وہ خوش ہو جائیں گے اور سمجھیں گے کہ ہماری پیٹھ پر ہاتھ ہے ۔ اگر آپ ایسا نہ بھی کریں تو بھی ہم لڑیں گے مریں گے کیونکہ ہم قوم کے خادم ہیں ۔ پچھلی جنگ میں ہم لوگوں نے گولے اٹھا اٹھا کر دیئے ہم فوجیوں کی ٹانگیں دابتے رہے کہ ان کی تکان دور ہو ہم نے ان کو چائے پلائی ہے ۔ سگریٹ سپلائی کئے ہیں اور کسی نے اس بات کا ایک پیسہ تک نہیں لیا وہ بارڈر بھی آپ کا ہے ۔ جب آپ بارڈر پر نہیں لڑیں گے تو پھر وہ بارڈر کہاں سے شروع ہو گا جہاں سے آپ نے لڑنا ہے میری گذارش یہ ہے کہ زندہ قوموں کا ہر مقام بارڈر ہوتا ہے اور کوئی مقام بھی بارڈر نہیں ہوتا ۔ ہم بھی اتنے ہی پاکستان کے اندر رہتے ہیں جتنے کہ پنڈی کے لوگ رہتے ہیں ۔

سردار محمد اشرف خان (پارلیمنٹری سیکرٹری) ۔ جناب سپیکر ۔ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہ ایوان کی اس طرف سے جو بھی حقائق پیش کئے جائیں گے ان کا اثر ایوان کی دوسری طرف بیٹھنے والے اراکین پر نہیں ہو گا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جیسے آپ پر نہیں ہوتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیونکہ تنخواہ خود بڑھا لی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں حمزہ صاحب کے تمام اعتراضات کا جواب دے کر اپنی اس بات کو ثابت کروں گا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ ٹھیک ہے اور جو کچھ اس معزز ایوان میں پچھلے چار دنوں سے ہو رہا ہے وہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ تمام حقائق ان کو مہیا کئے گئے لیکن باوجود اس کے وہ اس بات پر قائل نہیں ہوتے اور ہم یہ بات کرنے پر مجبور ہیں کہ ہم جو کچھ بھی کریں گے اس کا اثر عوام پر ہوگا - وہ با سمجھ لوگ ہیں اس کو تسلیم کریں گے لیکن میرے چند دوست اس حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں - جناب والا - میں چند منٹ میں جناب قائد حزب اختلاف فاروق صاحب اور حمزہ صاحب کے چند ان اعتراضات اور باتوں کا جواب دینے کی کوشش کروں گا - قائد حزب اختلاف نے چند باتیں کیں ان کے جواب دئے گئے پہلی بات تو انہوں نے یہ فرمائی کہ جہاں تک صنعت کا تعلق ہے اس میں چند مخصوص لوگوں کو فائدہ پہنچا ہے یا ان کو فائدہ پہنچانا درکار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اختر صاحب نے فرمایا تھا کہ خاص لوگوں کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے - تیسری بات جو بڑی اہمیت کی حامل ہے وہ قائد حزب اختلاف نے فرمائی کہ بنیادی صنعتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور چوتھی بات یہ تھی کہ فارن ایکسچینج کا استعمال مناسب طور پر نہیں کیا جا رہا - جہاں تک پہلی دو باتوں کا تعلق ہے کہ مخصوص لوگوں کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے اس کا فیصلہ میں قائد حزب اختلاف پر ہی چھوڑتا ہوں کہ آیا یہ بات ۱۹۵۸ء سے پہلے کی تھی یا بعد کی - جہاں تک انڈسٹری کے قیام اور اس کے لئے ایلوکیشن کا تعلق ہے اس کے ضمن میں میں اس مختصر وقت میں موجودہ حکومت کی جو پالیسی ہے اس کی وضاحت جناب قائد حزب اختلاف کے سامنے کرتا ہوں - انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے دوسری پنج سالہ منصوبہ اور تیسرے پنج سالہ

منصوبہ سے متعلق ایک جامعہ سروے کا منصوبہ بنایا ہے اور جامعہ سروے کرنے کے بعد ایک comprehensive industrial schedule بنا دیا جاتا ہے اس کے بعد اس شیڈول کے علاوہ گورنمنٹ نے Small Industries Estates اور Medium Industries Estates کو قائم کیا ہے اور جہاں تک جناب قائد حزب اختلاف کو علم ہے کہ کافی اضلاع میں ایسی Estates جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے قائم ہو چکی ہیں اور مزید آئندہ تین سالوں میں ایسی Estates کو قائم کیا جا رہا ہے ۔ اس کے علاوہ ابھی پچھلے سال سے حکومت نے سمال انڈسٹریز ڈویژن کا ایک الگ محکمہ قائم کر دیا ہے یعنی سمال انڈسٹریز کارپوریشن جو کہ تقریباً ایک آزاد محکمہ ہے تو ان چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ ان Industrial Estates کا قیام مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر ہو رہا ہے کیا یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ حکومت انڈسٹریز کو مختلف مقامات پر لیجانے کی انتہائی خواہشمند ہے اور شیخوپورہ میں بھی اس قسم کے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور وہاں بھی بنانے والی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ایک محکمہ بنایا اور اس میں ایک جرنیل لگا دیا باقی انڈسٹریز تو نہیں لگائی گئیں ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ میں جناب والا ۔ آپ کی protection seek کروں گا لیکن میں مسٹر حمزہ کو کہوں گا کہ وہ کچھ دیر کے لئے صبر کر لیں اور پھر ان کو خود احساس ہو جائیگا کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں تھا ۔ تو انڈسٹریل ایسٹیٹس کا قیام اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حکومت کی یہ دلی خواہش ہے کہ دور دراز علاقوں میں انڈسٹری کو پھیلایا جائے اور جس قدر ممکن ہو سکے اس کام کیطرف پوری توجہ دیجائے ۔ جناب حمزہ کو

اس بات کا بھی احساس ہوگا کہ انڈسٹریز کے قیام کے سلسلہ میں بہت سی بنیادی چیزوں کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے کہ جہاں انڈسٹری قائم کرنی ہو وہاں کے لوگوں کو خام مال ملے علاوہ ازیں بہت سی چیزوں کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے ۔ ابھی ملک اختر صاحب نے فرمایا کہ چند خاندانوں کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس وقت ایوان میں یہ بتانے کے لئے تیار ہوں کہ ۲۱۰۰ جو نئے صنعتکار ہیں وہ اپنی انڈسٹریز قائم کر چکے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ وہ مخصوص لوگ ہونگے ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ میں اس طرف بھی آ رہا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں حقائق کو پیش کروں گا ۔ جہاں تک مخصوص لوگوں کا تعلق ہے میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی دلی خواہش ہے کہ زیادہ سے زیادہ enterprise کے لئے انڈسٹریز لگانے کی زیادہ سے زیادہ ترغیب دیجائے اور ان کو انڈسٹری میں لایا جائے ۔ لیکن جناب والا ۔ اس میں جہاں تک پرائیویٹ سیکٹر ہے اس میں حکومت کو کچھ دقتیں ہوتی ہیں ۔ لوگوں کو رضامند کرنا پڑتا ہے اور حکومت نے ان کو مشورے دینے کے لئے کئی ایجنسیاں قائم کر رکھی ہیں جو کہ اپنی جگہہ پر پورے طور پر کام کر رہی ہیں اور ان تمام باتوں کے باوجود بھی کچھ limitations ہوتی ہیں ۔ ان تمام باتوں کے باوجود diversification ہوتی ہے ۔ comprehensive انڈسٹریل شیڈول میں کئی ایسی فیکٹریاں ہیں جنکے متعلق پرائیویٹ سیکٹر سے کوئی شخص آگے نہیں آ رہا ۔ اس کے علاوہ جہاں تک مخصوص علاقوں کا تعلق ہے حمزہ صاحب کو یہ بات نہیں کہنی چاہئیے کیونکہ ابھی چند دن ہوئے ٹوبہ ٹیک سنگھ

میں ایک شوگر مل کے قیام کی اجازت دی گئی ہے ۔ اور وہاں مخصوص لوگوں کو نہیں مل رہی جن کی طرف میرے دوست نے اشارہ کیا تھا ۔ وہ ایک مقامی فرد کو مل رہی ہے ۔ اسی طرح میرے فاضل دوست چودھری انور عزیز اور قائد حزب اختلاف نے فرمایا تھا ۔ کہ پسرور کے مقام پر جو مل لگنی تھی ۔ وہ گجرات کے ضلع میں لے جائی گئی ہے ۔ میں انکی خدمت میں عرض کرونگا ۔ کہ یہ بات محض ۱۹۶۵ء کی جنگ کے تجربہ کی بنیاد پر کی گئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں جناب سردار اشرف صاحب کی قطع کلامی کرتے ہوئے نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرونگا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انہوں نے جس مل کے قیام کا ذکر کیا ہے ۔ وہ صدر صاحب کے ایک سابق باڈی گارڈ کو دی گئی ہے ۔ اس نے صدر صاحب کی خدمت میں سفید کاغذ پر ایک درخواست پیش کی تھی ۔ جس پر انہوں نے لکھ دیا تھا ۔

Fit person. Sanctioned.

اس پر گورنر صاحب نے لکھا propose site اس طریق سے تو آپ ملیں دیتے ہیں ۔ اس شخص کا نام ملک گاھی خان ہے (قطع کلامیاں) ۲۰ مربعہ زمین تو آپ اسے پہلے دے چکے ہیں ۔ اب سارا پاکستان اسکی جھولی میں ڈال دیں ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ ۱۹۶۵ء کے حالات کی وجہ سے ہمارے لئے یہ ممکن نہ تھا ۔ کہ ہم پسرور میں جس شخص کو شوگر مل کے لئے لائسنس دیا گیا تھا وہاں اسے مل لگانے کی اجازت دی جاتی اس دقت کی بنا پر اور اس تجربہ کی بنا پر اسے اس اجازت سے انکار کر دیا گیا چودھری انور عزیز صاحب نے یہ کہا ہے کہ اس ضلع کو نظر انداز

نہیں کرنا چاہئے تھا ۔ ہمارا بھی یہی خیال ہے ۔ لیکن عملی طور پر اور فوجی نقطہ سے کسی ملک میں بڑی صنعتوں کا قیام بارڈر کے اوپر یا fighting range کے اندر نہیں کیا جا سکتا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے قطع کلامی تو نہیں کرنی چاہئیے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں پسرور سے ۲۰ میل کے اندر ڈسکہ ہے اور اس سے ۱۰ میل ادھر تک ہمارا ضلع جاتا ہے آپ اس مل کو ۳۰ میل کے رقبہ میں کہیں لگا سکتے تھے یا پھر اسے گجرات لے جانے کی بجائے گوجرانوالہ ہی لے آتے ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد جو دوسری بہترین متبادل جگہ تھی اس مل کو وہاں لگا دیا گیا ہے ۔ جہاں تک سیالکوٹ کی صنعتوں کا تعلق ہے میں پچھلی دفعہ بھی عرض کر چکا ہوں ۔ خواجہ صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے تھے کہ ہم وہاں سپورٹس اور دوسری سمال انڈسٹریز کی طرف بہت توجہ دے رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ حکومت کیا کر رہی ہے ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ سیالکوٹ کی انڈسٹری کے متعلق میں اس ایوان میں اس قدر اعداد و شمار مہیا کر چکا ہوں کہ اب انہیں دوبارہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئیے لیکن اگر قائد حزب اختلاف چاہتے ہیں تو میں یہ اعداد و شمار دوبارہ پیش کروں گا ۔

جہاں تک بنیادی صنعتوں کا تعلق ہے جناب خواجہ صاحب نے سٹیل مل کے متعلق کچھ فرمایا تھا میں اس بارہ میں صرف اتنا عرض کروں گا ۔ کہ یہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے ۔ جس پر کم و بیش سو کروڑ روپے کی لاگت آئے گی ۔ اور اس کا بیشتر حصہ فارن ایکسچینج میں خرچ ہو گا ۔

جناب خواجہ صاحب کو بالخصوص معلوم ہو گا کہ اس سلسلہ میں بہت سی تجاویز سامنے آئیں ۔ انکوائری ہوئی ۔ بہت سے سروے کئے گئے ۔ اور اکثر و بیشتر سروے ایسے تھے جن میں غیر ملکی کنسلٹنٹس کی مدد حاصل کی گئی ۔ ابھی حال میں کالا باغ میں مغربی جرمنی کی ایک فرم سے اس کا سروے کرایا گیا ہے ۔ اور فیزیبلٹی رپورٹ مانگی گئی ہے ۔ اس کی پوزیشن یہ ہے کہ تین پہلوؤں سے اس پر انکوائری کی جا رہی ہے ۔ ایک یہ کہ اپنے پرانے لوہے کو ڈھال کر اس سے سٹیل حاصل کیا جائے ۔ ری رولنگ پراسس سے ۔ دوسری پوزیشن یہ ہے کہ ہم اپنے خام لوہا سے جو کالا باغ میں پایا جاتا ہے سٹیل بنائیں ۔ اور تیسری یہ ہے کہ کراچی میں سٹیل مل لگائیں اور باہر سے لوہا امپورٹ کرکے اس سے سٹیل بنائیں ۔ یہ اتنا بڑا معاملہ ہے اور ہمیں اس کے اقتصادی اور دوسرے پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کرنا ہے ۔ اس کے متعلق میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس کی ضرورت سے پوری طرح آگاہ ہے اور سنٹرل گورنمنٹ اس مسئلہ کو پوری اہمیت دے رہی ہے ۔

ایک ممبر ۔ مسئلہ تو صوبائی حکومت کا ہے ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ ان تمام وجوہات اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حکومت اس بارہ میں کارروائی کرے گی ۔ سب سے بڑی بات تو ایک سو کروڑ کے خرچ کی ہے اور وہ بھی فارن ایکسچینج میں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ ۸۳ کروڑ روپیہ کا سٹیل ہر سال باہر سے منگوا رہے ہیں ۔

سردار محمد اشرف خان - اور آپ جانتے ہیں کہ فارن لون کی الگ پوزیشن ہوتی ہے - اب ہمیں اسے سٹیل مل کے قیام کے سلسلہ میں حاصل کرنا ہو گا - ان تمام مشکلات کا جائزہ لینے کے بعد میں قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکا حکومت اس کے اوپر کارروائی کرنے کی کوشش کرے گی -

جہاں تک Heavy Mechanical Complex کا تعلق ہے اس پر تقریباً ۱۲ کروڑ سے ۱۴ کروڑ تک لاگت آئے گی اور اسے چین کی حکومت کی امداد سے قائم کیا جا رہا ہے اس کے متعلق میں خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا - کہ اس کی لوکیشن کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے - اس کے پراجیکٹ کے متعلق بھی فیصلہ کیا جا چکا ہے - اب اس کی پراڈکشن کی پالیسی کو طے کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے - اس complex کے بن جانے کے بعد شوگر ملوں کا سامان ریلوے کا سامان اور روڈ بلڈنگ کا سامان اس پلانٹ سے حاصل ہو سکے گا -

پی آئی ڈی سی ایک مشین ٹولز فیکٹری کراچی میں قائم کر رہی ہے جس کی لاگت تقریباً ۹ کروڑ روپیہ ہو گی - اس کا تمام سروے تقریباً مکمل ہو چکا ہے - یہ فیکٹری قائم ہونے کے بعد Precision Tools بنائے گی اور اس سے حکومت کو ساڑھے چار کروڑ روپے کا زرمبادلہ بچے گا -

اس کے بعد جناب اختر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ حکومت فارن ایکسچینج کو مناسب طور پر خرچ نہیں کر رہی - اس سلسلہ میں میں نے پہلے بھی کئی دفعہ عرض کیا ہے اور فنانس منسٹر صاحب بھی بڑی وضاحت سے بیان کر چکے ہیں کہ حکومت فارن ایکسچینج سے زیادہ سے

زیادہ فائدہ اٹھا رہی ہے ۔ اور فارن ایکسچینج کے استعمال سے جو فوائد حاصل ہو رہے ہیں وہ اس کا ثبوت ہیں ۔ اس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ ہمارا فارن ایکسچینج کا جو کمپونٹ ہے وہ دن بدن کم ہو رہا ہے ۔ ریلوے کے سلسلہ میں وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ہمارا فارن کمپونٹ ۷۰ فیصد تھا اور تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں وہ ۲۰ فیصد رہ گیا ہے ۔ اس طرح ۵ کروڑ روپے کے زرمبادلہ کا فائدہ صرف ریلوے ڈیپارٹمنٹ کو ہوا ہے ۔ ان تین کارخانوں کے قیام کے بعد جن کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے ہمارے زرمبادلہ کے اخراجات میں کم و بیش ۱۰ ، ۱۲ کروڑ روپیہ کی کمی ہو جائے گی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ۱۹۶۴-۶۵ء میں آپ نے ۸۷ کروڑ ۷۸ لاکھ ۳۰ ہزار روپے کا سٹیل اور آئرن امپورٹ کیا تھا ۔ اگر آپ سٹیل مل لگا لیتے تو یہ زر مبادلہ بچ سکتا تھا اب بھی آپ سٹیل مل لگا لیں میری بات مان لیں ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس سے کافی زرمبادلہ کی بچت ہو گی ۔ اس میں جو مشکلات ہیں میں نے ان کا ذکر کر دیا ہے ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس مسئلہ کی طرف پوری توجہ دے رہی ہے ۔ جہاں تک فاروقی صاحب کا تعلق ہے ان کے متعلق میں یہ کہتا ہوں اور باقی مسئلوں کا جواب جناب وزیر خزانہ صاحب عرض کریں گے ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ

سچ کہدوں اے برہمن گر تو برا نہ مانے
تیرے صنم کدوں کے بت ہو گئے پرانے

جناب والا ۔ میں ایک ٹیکنیکل انفرمیشن دے کر ان کی غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ شوگر مل کے متعلق اعتراض کیا گیا تھا کہ وہ ایک باڈی گارڈ کو دی گئی ہے ۔ آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ وہ مل ایک معمولی آدمی کو دی گئی ہے ۔ دوسرے جناب والا ۔ شوگر مل میں جو فنانس ہوتے ہیں یہ PICIC کے ذریعہ ہوتے ہیں ۔ یہ پبلک لمیٹڈ ہوتی ہے ۔ اس میں ۴۰ فیصد PICIC کے ہوتے ہیں اور ۶۰ فیصد پبلک کے حصے ہوتے ہیں ۔ (قطع کلامی)

مسٹر حمزہ ۔ ۲۰ مربعے آپ نے پہلے اس کو دے دیئے ہیں اب ایک مل اس کو دے دی گئی ہے ۔ اقربا نوازی کا یہ حال ہے ۔ یہ کہتے ہیں کہ اس میں حکومت کا حصہ ہے ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ جناب سپیکر ۔ اس معزز ایوان کے اراکین پوری فرض شناسی ۔ فراست اور ذہانت کے ساتھ اپنے فرائض سے عہدہ برآء ہوئے ہیں ۔ جہاں معزز اراکین نے ہم پر تعمیری تنقید کی ہے میں سمجھتا ہوں یقیناً انہوں نے اس معزز ایوان کی روشن اقدار کو ۔ اس معزز ایوان کے جمہوری فکر کو جلا بخشی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس معزز ایوان کی عظمت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ مبدأ ہدایات ہوں اور ہم تشنہ ہدایات ہوں اور یہ ذریعہ قیادت ہو اور ہم اس کے مقتدی ہوں ۔ بہر حال آج کی اس پر وقار نشست میں یا ان جملہ نشستوں میں جو ہماری رہبری ہوئی ہے ۔ میری یا اس محکمہ کے جملہ متعلقین کی جو رہبری ہوئی ہے میں اس کے لئے آپ حضرات کا بے حد مشکور ہوں ۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان جملہ نشستوں کا ماحصل اس سال نو کی دراز مسافت میں ہمارے لئے قندیل راہ ثابت ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ آبپاشی و برقیات میں سے صرف برقیات پر کچھ مختصر تنقید ہوئی ہے یہ خوش آئند بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس چیز کی علامت ہے کہ یہ معزز ایوان اس محکمہ کی حسن کارکردگی سے مطمئن ہے جو کہ ہمارے لئے حوصلہ افزا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی چیز خراب ہو جائے تو اس کو کہتے ہیں کہ اس کو واپڈا ہوگیا ہے ۔ اس سے آپ اپنی حسن کارکردگی کا اندازہ لگا لیجئے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران کاش یہ کہا ہوتا ۔ میں برقیات کی طرف ہی آتا ہوں اور آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ سب جانتے ہیں برقیات و آب کو مسخر فرمایا ہے ۔ اس مملکت خدا داد میں برقیات کے لامحدود وسائل عطا فرمائے ہیں ۔ ان وسائل کو مناسب طریق پر مجتمع کرنا پھر ان کو تقسیم کرنا یہ ہمارا کام ہے ۔ چونکہ حکومت ان وسائل کو مجتمع کر رہی ہے مگر یہ یاد رکھنا ہوگا کہ کس منصوبہ بندی کو مکمل کرنے کے لئے یا اس کے تکمیل پذیر ہونے کے لئے ملک کے ہر ایک فرد کو اس میں شریک کار سمجھا جاتا ہے ۔ ہر وہ کاشتکار جو اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے وقت اپنے پانی کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور ہر وہ صاحب جو برقی قوت کے اصراف کو ضیاع سے بچاتا ہے یقیناً وہ اس ملک میں اس وسائل کے مجتمع کرنے میں برابر کا براہ راست اور بلا واسطہ شریک کار ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ صوبہ میں برقیات اور آب کے وسائل کی ترقی کا عظیم مقصد یہ ہے کہ جس سے صوبہ کے عوام

کی معاشی زندگی کو منقلب کرنا مقصود ہے اور اس مقصد کے حصول کے ذریعہ یعنی وہ ادارہ اپنے دائرہ کار کی رو سے ایک فقیدالمثال اور منفرد حیثیت رکھتا ہے جو ۱۹۶۰ء میں برقی قوت کی توسیع و ترقی کے لئے بنا تھا اور اس کو عام اصطلاح میں واپڈا کہتے ہیں۔ اس ادارے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ ایک پانی کی توسیع ۔ برقیات کی توسیع اور سندھ طاس کا منصوبہ ۔ جس کام کی اس ادارے نے ذمہداری لی ہوئی ہے یہ ایک ایسی وسیع و عریض ذمہداری ہے کہ اس کا تجزیہ کرتے وقت۔ اس کا مواخذہ کرتے وقت بھی اس وسعت قلب اور نظر کی ضرورت ہوتی ہے جس طور پر اسکی ذمہداریاں وسیع ہیں ۔ یہ یاد رکھیں اس کا تجزیہ کرتے وقت اگر ہم نے اس وسعت نظر سے کام نہ لیا تو یقیناً ہم انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے سے عاری ہوں گے ۔

جناب سپیکر ۔ میں مختصر طور پر یہ عرض کروں گا کہ سال نو میں محکمہ آبپاشی و قوت برق کو اہم ذمہ داری جو قومی اقتصادی کونسل کی طرف سے دی گئی ہے وہ اس پروگرام کی تکمیل کرنا ہے جس کا مقصد ۱۹۷۰ء تک اس صوبہ کو زرعی پیداوار میں خود کفیل کرنا ہے ۔

اس پروگرام کی وضاحت تو میرے محترم قائد ایوان جناب ملک صاحب اپنی تقریر کے دوران میں فرمائیں گے ۔ بہرحال اس مقصد کے حصول کے لئے محکمہ آبپاشی اور برقیات نے ایک جامع پروگرام مرتب کر لیا ہے جس کے ذریعے کاشت کی intensity کو جو کہ اس وقت ستر اور اسی فیصد کے درمیان ہے، بڑھا کر ڈیڑھ سو فیصد تک لے جایا جائے گا جس سے کہ کاشت کے رقبے میں بھی اضافہ ہو گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ فرمائیے کہ واپڈا سارا سال قوم کا جو پیسہ غرق

کرتا رہا ہے اس کے بارے میں کیا خیال ہے ۔

خواجہ محمد صفدر - یہاں پر بجلی گری ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - جہاں تک واپڈا کی خدمات کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس نے ملک کی بہت بڑی خدمت کی ہے اور اس وقت اس صوبے میں جتنی اقتصادی اور صنعتی ترقی ہو رہی ہے اس میں بڑی حد تک واپڈا کی محنت اور کاوش کا دخل ہے ۔ ہمیں اس بات کا یقیناً اعتراف ہے کہ ہم سے کچھ کوتاہیاں بھی بہرحال لاحق ہوئی ہیں اور ہم نے اس سے کبھی انکار نہیں کیا اور جہاں سے بھی کسی قسم کی ہماری رہبری ہوئی - ہم نے اسے قبول کر لیا اور اس سلسلے میں ہم قومی پریس کے بھی مشکور ہیں کہ وہ ہمیں بر وقت ہمارے فرائض سے آگاہ کرتا رہا اور ہماری کوتاہیوں کی نشاندھی کرتا رہا ۔ مگر جہاں تک اس کی کارگزاری کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے پوری دیانتداری اور تندھی کے ساتھ جدو جہد کی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس وقت تین projects زیر تکمیل ہیں یعنی لوئر تھل ، اپر رچنا اور چج دواب ۔ میں ان کی فرداً فرداً تشریح تو نہیں کر سکوں گا ۔ بہرحال ان تمام projects پر تسلی بخش کام ہو رہا ہے اور جہاں تک سندھ کا تعلق ہے وہاں پر خیر پور کا پراجیکٹ ہے جس پر کافی کام ہو چکا ہے اور وہ اس وقت رو بہ کار ہے اور لاڑکانہ اور شکار پور کے بحالئی اراضی کی جو عملیات ہیں وہ بھی تسلی بخش طریقے پر انجام پذیر ہوئی ہیں ۔

جناب والا ۔ واپڈا کے ان جملہ پروگراموں کے نتیجہ میں مغربی پاکستان میں پچاس لاکھ ایکڑ زمین کو سیم اور تھور سے محفوظ رکھا جائے گا ۔ اس کے علاوہ اور بہت سے پروگرام ہیں ۔ مثلاً ٹانڈا ڈیم ، خان پور ڈیم اور کراچی اریگیشن سکیم اور اسی طرح اور بہت سی

سکیموں پر عمل ہو رہا ہے ۔

جناب والا ۔ میں حمزہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ ۱۹۵۹ء میں صوبے کی کل برقی قوت ایک لاکھ بیس ہزار کلوواٹ تھی جو کہ انشاء اللہ ابھی چند دنوں میں دس لاکھ کلوواٹ کے برابر ہو گی ۔ منگلا کا ہائیڈل سٹیشن ہے ۔ لائل پور اور سکھر تھرمل پاور سٹیشن ہیں ، حیدر آباد کا ٹربائن ہے ۔ دو اور ہیں اور شاہدرہ کے چار ٹربائن ہیں اور گدو میں دو لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کرنے کی capacity ہو گی ، اس کے متعلق بھی روس سے تصفیہ ہو چکا ہے ۔ تو میں جناب حمزہ صاحب کی اس تنقید کا مختصراً جواب عرض کروں گا ۔ چونکہ وہ خود بین ہیں اور سوائے اپنی بات کے وہ کچھ سننا ہی نہیں چاہتے اور نہ دوسروں کی بات پر توجہ دینا چاہتے ہیں ۔ تو اس لحاظ سے وہ محترم خود بین ٹھہرے ، خود شناس ٹھہرے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کے جو اعتراضات ہیں ان کا جواب بھی براہ راست عرض کروں ۔ انہوں نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ یہاں وہاں بجلی کی کمی کی وجہ سے کام میں حرج واقع ہوا ہے تو میں اس کے متعلق یہ عرض کروں گا اور میں اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ یقیناً صوبے بھر میں برقی کمی رہی ہے کہ جس کے نتیجے میں کام کچھ کمی ہوئی ہے ۔ لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ مجھے یہ علم ہے کہ ان کو اعتراف ہے اور وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر مطمن ہیں کہ یہ کام ہو رہا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہم اس تہمت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ انہیں اکثر ایک بات کا خدشہ لاحق

ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ منگلا ہے یا ملتان پاور سٹیشن ہے یا لائل پور کا پاور سٹیشن ہے یا لاہور کا ہے ، یہ ہر وقت کام نہیں کرتے ۔ میں اپنی اس بات کا پھر اعادہ کرتا ہوں اور ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کا تخیل اور تصور غیر صحیح ہے ۔ منگلا اپنے وقت پر برق قوت پیدا کرنا شروع کرے گا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ ماہ جون کے آخر یا ماہ جولائی کے شروع میں یہ کام شروع کردیگا تو اب بھی میں اس کو دھراتا ہوں کہ انشاء اللہ انہی تاریخوں پر اپنا کام شروع کرے گا ۔ لائل پور کے متعلق میں نے عرض کیا تھا کہ انشاء اللہ اس مہینے کے آخر میں کام شروع کرے گا ۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ شام کے پانچ بجے کا وقت کب آئے گا ۔ میں نے ابھی ابھی معلوم کروایا ہے ۔ میرے پاس یہ سوا بارہ بجے کی رپورٹ پہنچی ہے کہ لائل پور کا تھرمل سٹیشن چھبیس ہزار کلوواٹ پیدا کرنے کی پوزیشن میں ہے اور چلایا جا رہا ہے ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت کی طرف سے کوشش کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی یا تغافل نہیں برتا جاتا ۔ بہرحال جب یہ منصوبے تکمیل پذیر ہوں گے اور انشاءاللہ برقیات اور زراعت میں ہم جو انقلاب برپا کرنا چاہتے ہیں ، وہ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد برپا ہو جائے گا ۔

وزیر خزانہ (مسٹر احمد سعید کرمانی) ۔ جناب والا ۔ آج دل بیساختہ یہ چاہتا ہے کہ میں اپنی تقریر کا آغاز ایک شعر سے کروں ۔

جمع ہیں احباب ، حال دل کہہ لے
پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

آج میرے ایک دوست نے مجھے کہا کہ میں آج اس معزز ایوان میں تقریر کے لئے کھڑا نہ ہوں ۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ تقریر

کے لئے کھڑے ہوئے تو حزب اختلاف کے معزز اراکین ایوان سے باہر چلے جائیں گے ۔ میں نے ان سے کہا کہ کل تو وہ اس لئے چلے گئے تھے کہ انہوں نے ایک سیاسی جلسے میں شمولیت کرنی تھی لیکن آج ان کے سامنے ایسی کوئی مشکل نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہم بالکل نہیں گئے تھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا کوئی وارنٹ جاری کروانا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ بہر حال میں نے اسی دوست کو کہا کہ آج وہ انشاءاللہ بیٹھیں گے ۔ کاش! آج وہ ان جذبات سے باخبر ہوں جو میں نے ان کے بارے میں ان کی غیر حاضری میں اس معزز ایوان میں پیش کئے تھے ۔

حضور والا ۔ قائد حزب اختلاف نے بہت سے سوال اٹھائے ہیں میں ان سوالوں کا ایک ایک کرکے جواب دینے کی کوشش کروں گا ۔ آج انہوں نے پھر اسی روائتی غم و غصہ کا اظہار کیا ہے جو وہ کئی دنوں سے کر رہے ہیں ۔ وہ سوالات کے وقفہ کے اختتام پر حکومت پر بے بنیاد الزام عائد کرکے واک آوٹ کرگئے ۔ ان کا یہ اعتراض تھا کہ گول باغ کی میٹنگ میں حکومت کے افسران نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت افراتفری پیدا کی اور جلسہ میں گڑبڑ پیدا کر دی ۔

حضور والا ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ اعلان کئے دیتا ہوں ۔ کہ حکومت اور حکومت کے کسی افسر کا اس جلسہ کی افراتفری اور گڑبڑ میں کوئی ہاتھ نہیں تھا ۔

مسٹر حمزہ ۔ شاید بارش زیادہ ہوگئی تھی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں چند حقائق پیش کروں گا ۔ وہ یہ

کہ جب سے مسٹر بھٹو حکومت سے الگ ہوئے ہیں ۔ انہوں نے حکومت پر تنقید کرنا شروع کر دی ہے ۔ بہر حال یہ ان کا اپنا حق ہے لیکن کل جب وہ کافی عرصہ کے بعد لاہور کے شہریوں سے خطاب کرنے کے لئے گول باغ میں پہنچے تو لاہور کے شہری ان سے تین سوال پوچھنا چاہتے تھے ۔ وہ یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ پچھلے چند ماہ میں بھارت کے ڈپٹی ھائی کمشنر سے خفیہ ملاقاتوں کی کیا غرض تھی ۔ آپ کس غرض سے بھارت کے ڈپٹی ھائی کمشنر کے ھاں کھانا کھانے گئے تھے اور پھر جب وھاں گئے تھے تو کیا وجہ تھی کہ آپ بار بار راستہ میں سواری بدلتے تھے ۔ یہ ایک سوال ہے ۔

لاہور کے شہری دوسرا یہ سوال پوچھنا چاہتے تھے کہ آپ کا یونٹ کے متعلق کیا نظریہ ہے ۔ تیسرا سوال یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ جب ۹ سال تک حکومت میں رہ کر آپ نے آئین کو defend کیا ہے تو اب کونسی نئی وجوہات پیدا ہوگئیں جن کی وجہ سے آپ آئین کے خلاف ہوگئے ۔ یہ تین سوال تھے جو لاہور کے شہری ان سے دریافت کرنا چاہتے تھے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اسی لئے باغ میں پانی چھوڑ دیا گیا تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ میں لاہور کا شہری ہوں ۔ عوام میں سے ہوں ان میں رہتا ہوں میں ان کے متعلق زیادہ واقف ہوں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جو جھگڑا تھا آپ وہ بتا دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ میں عرض کروں گا کہ لاہور کے شہری سیاسی طور پر بیدار ہیں ۔ ان کو رنج ہے کہ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اندھیری راتوں میں چھپ چھپ کر بھارت کے ڈپٹی ھائی کمشنر اور بھارتی

ھائی کمشن کے حکام سے ملاقاتیں کرتے ھیں - وہ پوچھنا چاھتے ھیں کہ اس میں کیا راز ھے ۔ اس میں قوم کی کیا خدمت ھے اسی وجہ سے اس کی تاب نہ لا سکے - اور ان کے چند حواریوں نے آپے سے باھر ھو کر وھاں بھگدڑ مچا دی اور افراتفری پھیلا دی - بالآخر انہوں نے جلسہ کو منتشر کر دیا -

حضور والا - آپ امروز اخبار کو ملاحظہ فرمائیں -

خواجہ محمد صفدر - وہ ٹرسٹ کا اخبار ھے -

وزیر خزانہ - مسٹر بھٹو جو ایک تعلیم یافتہ سیاسی لیڈر ھیں انہوں نے سٹیج پر کھڑے ھو کر لوگوں کو تشدد پر ابھارا جس کا نتیجہ یہ ھوا کہ لاھور شہر کے معصوم شہری مشتعل ھو کر مال روڈ پر روانہ ھو گئے - راستہ میں مختلف کاروباری اداروں کے دفتروں کو نقصان پہنچایا - اور پھر پریس کی آزادی کے علمبرداروں نے اس ھجوم کو اکسایا اور اخبار مشرق کے ایک حصہ کو جلا دیا - یہیں پر اکتفا نہیں کیا ۔ بلکہ مظلوم بچارے کم تنخواہ پانے والے صحافیوں اور کارکنوں کے سائیکلوں اور سکوٹروں کو نظر آتش کر دیا - پریس کی آزادی کے علمبرداروں کا یہ رویہ ھے - جو دن رات یہ کہتے ھیں کہ ملک میں پریس آزاد ھونا چاھئے خود ان کا عمل کیا ھے - جو پریس ان سے اختلاف رکھتا ھے اور ان کے نقطہ نگاہ کو نہیں اپناتا اس کو دلائل سے قائل نہیں کرتے بلکہ تشدد استعمال کرتے ھیں -

حضور والا - آج آپ خود جا کر موقع پر تسلی کر سکتے ھیں کہ کس بے دردی سے ساتھ پریس کی آزادی کے علمبرداروں نے لاھور کے اخبار کے دفتر اور اس کے عملہ کو کہاں تک اور کس حد تک نقصان پہنچایا ھے -

حضور والا ۔ میں آپ کے وسیلہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت کی یہ منشا ہوتی تو مسٹر بھٹو تقریر نہ کر سکتے ۔ کیونکہ حکومت کے لئے آسان بات تھی دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے جلسہ کو منعقد ہونے سے روک سکتے تھے ۔ حکومت پر واضح تھا اور ان کی آمد پر جو reception ہوئی تھی وہ قانونی طور پر بند کر سکتی تھی ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں حکومت نے دفعہ ۱۴۴ نافذ نہیں کی ۔ حکومت نے لاؤڈ سپیکر کی اجازت دے دی ۔ حکومت نے سرکاری زمین استعمال کرنے سے نہیں روکا ۔ لیکن اگر کسی خاص مسئلہ پر مشتعل ہونے سے آزاد جمہوریت کے زمانہ میں آپ اس قوم کو باز رکھ سکتے ہیں تو کیا پبلک میں ایک پبلک جگہ پر یہ پبلک سوال نہیں پوچھ سکتے ۔

مسٹر حمزہ ۔ وہاں پانی کس نے چھوڑ دیا تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ میں آپ کا جواب دینا چاہتا ہوں لیکن آپ تسلیم نہیں کریں گے ۔ جلسہ والوں نے خود کارپوریشن کے حکام سے گذارش کی تھی کہ سٹیج کے آگے کچھ زمین پر پانی چھوڑ دیا جائے تا کہ عوام سٹیج سے دور رہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کرمانی صاحب واقعی ذہین ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ لیکن اس جلسہ گاہ میں مسلح لوگ کون تھے ۔ اس جلسہ گاہ میں ہتھیار سے لیس لوگ کون تھے وہی لوگ تھے جنہوں نے مسٹر بھٹو کے جلسے کا انعقاد کیا تھا ۔ آج رات لاہور کے نہتے شہریوں پر جو گزری ہے وہ ایک مجھ جیسا انسان ہی جانتا ہے ۔ جناب والا ۔ برسوں سے ان کی خدمت ایک اعزاز رہا ہے ۔ حضور والا ۔ میں پاکستان ٹائمز کے اقتباسات بعد میں پیش کروں گا ابھی میں ایک ایسے اخبار کے اقتباسات پیش کرنا چاہتا ہوں جن کو وہ روز پیش کرتے

کرتے تھکتے نہیں ہیں اس اخبار نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ سرکاری افسران نے حکومت کے ایما پر افراتفری پھیلا دی ۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ کسی ایک سیاسی پارٹی کے ارکان نے یہ حرکت کی ہے ۔ وہ یہ کہتا ہے "نوائے وقت" مسٹر بھٹو نے گول باغ کے جلسہ میں تقریر کرنا شروع ہی کی تھی کہ میکروفون میں بجلی کی ایک غیر معمولی رو پھیل گئی ۔ اس کی وجہ سے متعدد افراد کو جھٹکے لگے اور یہ جلسہ افراتفری کا شکار ہو گیا ۔ (قطع کلامی)

You are quite a senior Member of this House and I legitimately expect from you that by this time you must have learnt Parliamentary practice. It is no service to the House that you interruot a Government spokesman who is out to take the House into confidence with regard to the fact which have come to him through reliable sources.

Mr. Hamza : Through reliable sources. Maashaallah.

وزیر خزانہ ۔ حضور والا ۔ ہمیں مسٹر بھٹو سے کوئی عداوت نہیں ہے لیکن لوگوں کو حق ہے کہ وہ ان سے پوچھیں کہ آپ ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر سے خفیہ طور پر کیوں ملتے ہیں لوگوں کو حق ہے کہ وہ ان سے دریافت کریں کہ آپ کا وحدت مغربی پاکستان کے متعلق کیا خیال ہے آپ نے جس آئین کی برسوں حمایت کی ہے اس میں کون سی اس زمانے میں برائی نظر آ رہی ہے جس کی وجہ سے آپ اس آئین کو برا کہتے ہیں یہ چند سوالات ہیں جو لوگ ان سے پوچھنا چاہتے ہیں ۔ اور آج صبح سے حزب اختلاف کے ممبران جس مسئلہ کو ابھارنا چاہتے ہیں اس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ مسٹر بھٹو ان کے نہیں ہیں اور نہ وہ مسٹر بھٹو کے ہیں ۔ لوگوں نے کئی بار یہ کوشش کی کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ مسٹر بھٹو کیا چاہتے ہیں ۔ نہ تو وہ حکومت کے ساتھ ہیں اور نہ وہ حکومت کے خلاف جماعتوں کے ساتھ ہیں وہ

کہاں ہیں اس کا جواب وہ بہتر دے سکیں گے لیکن حزب اختلاف کے ساتھ وہ فی الحال نہیں ہیں اگر وہ ہوتے تو آج وہ پی ۔ ڈی ۔ ایم کے ساتھ شامل ہوئے ہوتے ۔ حکومت تو ظاہر ہے کہ tolerance کی تلقین کر سکتی ہے ۔ حضور والا ۔ حکومت کسی ایسی تحریک کی سرپرستی نہیں کر سکتی جو ملک میں لاقانونیت لے آئے ۔ حکومت ایسے مسائل اور ایسے کردار کی حمایت نہیں کر سکتی جو اس بات پر منتج ہو کہ ان اخبارات کا گلا گھونٹ دیا جائے جو حزب اختلاف کے چند رہنماؤں کے خیالات سے اتفاق نہیں کرتے ۔ میں پاکستان ٹائمز کو پڑھتا ہوں جس میں انہوں نے لکھا ہے

> "The meeting held in Golbagh was also a scene of disorder and uproar. The people who had gathered in large numbers refused to listen to Mr. Bhutto as he stood up to address them.

لیکن کہیں انہوں نے ذکر یہ نہیں کیا کہ اس میں کسی سیاسی جماعت کا ہاتھ تھا یا کسی سیاسی ممبر کا ہاتھ تھا یا حکومت کے ایماء پر یہ بات ہوئی بہر حال مجھے احساس ہے اور میرے دوست یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان ٹائمز ٹرسٹ کا اخبار ہے اور اس سے اس قسم کی آزاد خبر کی توقع نہیں کی جا سکتی ۔ جس قسم کی توقع ,,نوائے وقت'' سے کی جا سکتی ہے لیکن جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں نوائے وقت نے بھی یہ الزام عائد نہیں کیا جو ہمارے بھائیوں نے خود تجویز کیا اور حکومت پر عائد کر دیا ۔ حضور والا ۔ دراصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ عادی ہو گئے ہیں کہ ہر بات کو اور ہر بات کی ذمہ داری کو حکومت پر ڈال دیں ۔ میری اطلاعات یہ ہیں کہ اس مشتعل ہجوم نے چلتے چلتے راہ میں بیسیوں بے گناہ شہریوں کو مجروح کیا ۔ یہ ہے ان کی سیاست یہ ہے ان کی خدمت یہ ہے ان کی عوام دوستی ان میں سب کچھ ہے

حوصلہ نہیں ہے ان میں سب کچھ ہے فراست نہیں ہے ان میں سب کچھ ہے معاملہ فہمی نہیں ہے اگر یہ واقعی جمہوریت چاہتے ہیں جس کا یہ روز ڈھنڈورا پیٹتے ہیں ۔ میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ خدارا وہ تحمل سے کام لیں اور وہ ان قائدین کو بھی اس ملک میں زندہ رہنے دیں جن سے وہ اختلاف رکھتے ہیں ۔ حزب اختلاف نے برسوں حکومت کو بڑی جلی کٹی سنائی تھیں اور کہا تھا کہ ملک میں لا اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب ہو گئی ہے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا اس دور میں کسی نے اسمبلی کے سپیکر کو دن دھاڑے قتل کیا ۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ صرف اسمبلی کے اندر ہاؤس کے ایک ممبر کو پیٹا گیا ہے جو اس سے قبل نہیں ہوا تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ ۱۹۵۱ء میں پاکستان کے پہلے وزیراعظم کو دن دھاڑے شہید کر دیا گیا اور ان کے ساتھیوں نے آج تک جو برسوں حکومت میں شریک رہے مرحوم کے قاتلوں کا سراغ نہ لگا سکے اور یہ ہمیں طعنہ دے رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ ضمیر کا قتل کس نے کیا ۔

وزیر خزانہ ۔ لیاقت علی خان مرحوم کے قتل کا ابھی تک راز نہ کھل سکا (قطع کلامیاں) ذرا حوصلہ سے کام لیجئے ہم آپ کی باتیں بڑے حوصلہ سے سنتے ہیں ۔ میں اس روز بیمار تھا اور میں سپیکر صاحب سے کہہ کر چلا گیا تھا کہ میں آج علیل ہوں لیکن آپ بادشاہ ہیں ۔ اگرچہ مجھے اس سے واسطہ نہیں کہ آپ نے تقریر فرمائی اور چلے گئے مگر میری حرکت آپ کو بہت بری معلوم ہوئی اور آپ واک آؤٹ کر گئے ۔

حضور والا ۔ اب میں ایک اور بات کی طرف آتا ہوں جس کی طرف جناب فاروقی صاحب نے اشارہ کیا ہے ۔ جب فاروقی صاحب تقریر فرما رہے تھے حضور والا میں نے وہ نہیں کہا جو میرے بارے میں کہا گیا ہے ۔ فاروقی صاحب تقریر کر رہے تھے میں نے کہا تھا کہ ہم سی ۔ آئی ۔اے سے کوئی مدد نہیں لیتے ۔ وہ بات ان کو بہت ناگوار گذری ہے اگر آپ ان کو وہ معنی پہنانا چاہتے ہیں تو یہ آپ کی مرضی ہے ۔ اب اگر آپ دوبارہ بھی تقریر کریں گے اور aid کا حوالہ دیں گے تو میں پھر یہ کہوں گا کہ ہم سی ۔ آئی ۔ اے سے مدد نہیں لیتے ۔ اگر آپ کی ضمیر کی چبھن آپ کو اس بات پر اکساتی ہے کہ میں نے وہ بات کی ہے تو یہ آپ کی مرضی لیکن میں نے وہ بات نہیں کی جس کا تذکرہ آپ نے کیا ہے ۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ میں کس حد تک قصور وار ہوں ۔

حضور والا ۔ باتیں تو کی جا سکتی ہیں لیکن حقائق کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئیے لیکن چونکہ ایک سوال میرے ذہن میں بار بار ابھرتا ہے جس کا میں جواب چاہتا ہوں ۔ کئی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ایک سیاسی جماعت نے اپنے منشور کی اشاعت کے لئے بیرونی طاقت سے ۶ ہزار روپے حاصل کئے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ ہم نے ہرگز یہ رقم نہیں لی تھی ۔

وزیر خزانہ ۔ کیا میں یہ نہ سمجھوں کہ مولانا کی ڈاڑھی میں تنکا ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ وہ تو صدر مملکت کا منشور شائع ہوا تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ بہر حال آپ جانتے ہیں کہ کیا حالات ہیں لیکن

حزب اختلاف کے قائد نے یہ فرما دیا اور شعیب صاحب کے مقدمے کا ذکر کرکے یہ فرمایا ہے کہ سی ۔ آئی ۔ اے کے ایجنٹ ہیں تو اس طرف ہیں ۔ میں ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ مقدمہ ابھی زیر تجویز عدالت ہے اس لئے میں اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا اور انگلستان میں کیا یہ اس واقعہ نہیں ہے کہ پی ۔ ڈی ۔ ایم کے جو ۸ نکات ہیں اس میں ۶ نکات اس جماعت کے ہیں جو آج تک کھلے بندوں اس بلاک کی حمایت کرتی ہے جس بلاک کے متعلق آپ پبلک میں بات کرنے سے شرماتے ہیں۔ میں اس کے بارہ میں کچھ نہیں کہتا۔ خواجہ صاحب نے بھی یہ فرما دیا کہ ہم لوگ ہیں جو علیحدگی کے رجحان کی پرورش کر رہے ہیں بالخصوص مشرقی پاکستان میں لیکن جناب والا ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ہی لوگ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے مشرقی پاکستان کے عوام کے حقوق کو تسلیم کرکے ان کو ان کے جائز حقوق دلوائے ۔ (ہیر ۔ ہیر) آپ نے کیا کیا ۔ آپ نے ان کا حصہ چھینا ان کی ترقی کی رفتار کو روکا ۔ صدر ایوب پہلا قائد ہے جس نے مشرقی پاکستان کے حق کو تسلیم کرکے ان کو ان کا حق دلوایا (ہیر ۔ ہیر) آج مشرقی پاکستان صدر ایوب خان اور اس کے دور حکومت کا ممنون ہے ۔ آپ کے پی ڈی ایم کے سرکردہ قائد نے اپنے دور حکومت میں ایک وقت میں ۱۲۰۰ افراد کو جیل میں ٹھونسا ۔ اس قائد نے ایک نامور انگریزی اخبار کو بند کیا اور اس کے ایڈیٹر کو قید کیا اور اپنے دور حکومت میں کم از کم ۵۰ بائی ایلیکشنز روکے رکھے ۔ یہ خدمت آپ کی ضرور تھی ۔ یہ تھا آپ کے سینے میں مشرقی پاکستان کے لئے محبت اور خدمت کا جذبہ ۔ میں ان سے بڑے ادب سے پوچھتا ہوں کہ ۶ نکات جو پی ڈی ایم کے ہیں جس کے متعلق عوامی لیگ کے سرکردہ رہنما یہ کہتے ہیں کہ پی ڈی ایم کے ۸ نکات میں وہ نکات بھی شامل کئے ہیں جن کو معروف الفاظ میں ۶ نکات کہا

جاتا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہ ۶ نکات علیحدگی کے رجحانات نہیں ہیں ؟ کیا ان ۶ نکات سے اس امر کی کوشش نہیں کی گئی ہے کہ ملک میں دو economies کو جنم دیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آٹھ نکات میں کوئی ایسی بات نہیں

I repudiate that ; I challenge it.

وزیر خزانہ ۔ یہ پی ڈی ایم کا مطلب دوسرے صوبے کے عوام میں غلط فہمی پیدا کرنا ہے ۔ پی ڈی ایم کا مطلب انٹیگریشن کو کمزور اور ختم کرنا ہے ۔ یہ بات پاکستان کے عوام جان گئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ آج وہ لوگ جو پی ڈی ایم کے ساتھ ہیں وہ دھیرے دھیرے انشاء اللہ اس سے الگ ہو جائیں گے کیونکہ اس راہ پر چل کر قوم کی خدمت نہیں ہو سکتی صرف قوم کی بربادی کے سامان مہیا کئے جا سکتے ہیں ۔ بہر حال خواجہ صاحب نے بڑے طمطراق کے ساتھ پی ڈی ایم کا ذکر کیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ زیادہ تر ذکر تو آپ کی طرف سے آیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ کی طرف سے زیادہ ہوا ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ ہماری طرف سے نہیں ہوا آپ کی طرف سے ہوا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ مولانا آپ کے ہاتھ میں تو جنت کی کنجی ہے ۔ بڑے نیک ہیں ۔ بخدا میں رسماً نہیں کہتا مجھے قائد حزب اختلاف کا ذاتی وجوہ کی بنا پر بے پناہ احترام ہے ۔ بخدا میں رسماً نہیں کہہ رہا بلکہ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے بات کرتا ہوں لیکن آج مجھے دکھ

ہوا جب انہوں نے اپنی تقریر کا بیشتر حصہ سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے ارد گرد کے بارڈر پر صرف کیا وہ ایک All Pakistan level کے لیڈر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کا رویہ بھی All Pakistan level کا ہونا چاہئے تھا ۔ گاؤں گاؤں قریہ قریہ یہ بات کرنا کچھ اچھا معلوم نہیں ہوتا ۔

مسٹر محمد اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ مولانا مجالس کے آداب ہوتے ہیں آپ ایسا رویہ جماعت اسلامی کی مجالس میں اختیار کیجئے گا ۔ یہ اسمبلی ہے ۔ سرگودھا ہمارا ہے ۔ گجرات ہمارا ہے ۔ سیالکوٹ ہمارا ہے ۔ حیدر آباد ہمارا ہے نواب شاہ سکھر دادو ہمارے ہیں ۔ ہزارہ ہمارا ہے۔ آپ کا انداز فکر کچھ نرالا معلوم ہوتا ہے ۔

حاجی سرداد عطا محمد ۔ زبانی باتوں سے کیا بنتا ہے ۔ ذرا بجٹ دیکھئے ۔

وزیر خزانہ ۔ بجٹ آپ نے پڑھا نہیں ہے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ خود بتائیں میں کیا بتاؤں کیا انداز فکر ہے آپ کا ۔ ایسے شخص کی زبان سے باتیں نکلتی ہیں جس کو کل پاکستان کی سطح پر سوچنا چاہئے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کسی جگہ بھی اگر ظلم ہو تو میں اس کی نشاندھی کروں گا ۔

وزیر خزانہ ۔ کسی جگہ ظلم نہیں ہوا ۔ کوئی ظلم نہیں ہوا ۔ اگر کوئی شوگر فیکٹری بعض مجبوری کے حالات کے تحت سیالکوٹ سے ہٹا کر منڈی بہاؤ الدین یا گجرات میں لگا دی گئی ہو تو کون سا آسمان ٹوٹ پڑا ۔ گجرات کے لوگ بھی اپنے بھائی ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہمیں ایک اور دیدیں ۔

وزیر خزانہ ۔ وہ بھی ہو جائیگا لیکن یہ کہنا کہ سیالکوٹ کے لوگوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے یہ حقیقت پر مبنی نہیں اور ایسی چیزوں کا زبان سے نکالنا جبکہ وہ دن رات اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ملک اور صوبہ کے لوگوں کے مجموعی مفادات کی نگہہ بانی کریں گے ۔ تو حضور والا ۔ یہ درست نہیں کہ وہ ایسی باتیں کریں ۔ انہوں نے یہ نکتہ بھی اٹھانے کی کوشش کی کہ چند خاندانوں کے پاس زر اور دولت جمع ہو کر رہ گئی ہے ۔ میں نے بھی یہ کتاب پڑھی ہے مگر جس انداز سے وہ پڑھتے ہیں ہم اس سے الگ ہو کر پڑھتے ہیں ۔ ہم نے بھی برسوں سیاق و سباق سے الگ ہو کر کئی references ہائی کورٹ میں پیش کئے اور ہم ہر مقدمہ ہارے ۔ بہرحال حضور والا جب ان کا دور دورہ تھا تو سارے ملک کی صنعتوں کا ۹۰ فی صد کراچی میں تھا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب کے دور میں اور کزمانی صاحب کے دور میں فرق کیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں نے عوامی محب وطن قوتوں کا ساتھ دیا ہے ۔ اور میں نے عوام کی ان قوتوں کی مخالفت کی ہے جو پاکستان کے قیام سے پہلے کفار کا ساتھ دے رہی تھیں ۔ مجھے فخر ہے کہ میں قائد اعظم محمد علی جناح کا ایک ادنیٰ سپاہی تھا ۔ جب میرے مولانا صاحب مسلمانوں کو تلقین کرتے تھے کہ پاکستان نہیں بننا چاہئے (قطع کلامی) دولتانہ نے پاکستان کے قیام کے وقت مسلمانوں کو یہ تلقین نہیں کی تھی کہ پاکستان کے سلسلہ میں جب رائے شماری ہو رہی تھی تو اس میں وہ حصہ نہ لیں (قطع کلامی) دولتانہ نے یہ نہیں کہا تھا کہ کشمیر کا جہاد جہاد نہیں ہے (قطع کلامی)

چودھری انور عزیز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس طرح قطع کلامیاں کرکے حزب اختلاف نئی روایت قائم کر رہی ہے اگر ہم بھی اسی طرح کرنے لگے تو ان میں سے کوئی بھی تقریر نہیں کر سکے گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ مگر دل میں وہ خوش ہیں کہ اس طرح انہیں کار گذاری دکھانے کا موقعہ مل رہا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ مولانا ابھی اس ملک میں ایسے لوگ رہتے ہیں ۔ جو آپ کی نقصان رساں کارروائی سے باخبر ہیں ۔ ہم جانتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے پاکستان کو قائم کرنے کے لئے کتنا نقصان اٹھایا تھا اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کفر و اسلام کی اس جنگ میں آپ لوگوں نے کیا کردار ادا کیا تھا ۔ ہم جانتے ہیں یہ حال ہی کا واقعہ ہے ۔ شاید ۲۰ سال کے بعد لوگ یہ بات بھول جائیں ۔ مگر ہم کوشش سے بھی یہ بات بھلا نہیں سکتے ۔ انہوں نے قطع کلامیاں کیں جس کی وجہ سے میں اپنے موضوع سے دور چلا گیا ۔ ان کا اعتراض ارتکاز زر سے متعلق تھا ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس ملک میں ارتکاز زر کے عمل کا آغاز کس نے کیا ؟ اس کا جواب وہ جانتے ہیں ۔ کم از کم میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس عمل کا آغاز موجودہ دور میں نہیں ہوا میں مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ ہمارے صوبہ کے واجب‌الاحترام گورنر نے ایک حکم جاری کیا جس کے تحت انہوں نے فرمایا ہے کہ نہ صرف انڈسٹری کو ہمارے صوبہ میں پھیلایا جائے بلکہ جب کوئی نئی انڈسٹری قائم کی جائے تو اس کی اجازت تب دی جائیگی جب اس میں مقامی لوگوں کو بھی شامل کیا جائے گا (تالیاں) diversification کے عمل کا آغاز اس صوبہ میں ہمارے گورنر نے کیا ہے ۔

ایک ممبر ۔ یہ آغاز نو سال کے بعد آج ہو رہا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ کارٹلز کس نے ختم کئے ہیں ؟ (قطع کلامیاں) بہرحال یہ کوشش شدومد کے ساتھ جاری ہے کہ کارٹلز کو جلد از جلد ختم کیا جائے بہرحال میرے دوست ملک اختر صاحب اس وقت ہاؤس

میں نہیں ہیں ۔ وہ بڑی دور کی کوڑی لاتے ہیں ۔ انہوں نے آج یہ کہہ دیا کہ ایک امریکی بنک پاکستانیوں کو نکال کر اینگلو انڈین رکھ رہا ہے ۔ ایک تو یہ بات غلط ہے ۔ بجائے ایسا کرنے کے سی آئی اے انڈر گراؤنڈ کارکن مہیا کر سکتا ہے ۔ لیکن امریکہ کیا کر رہا ہے ہمیں اس بات کا علم ہے ۔ البتہ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں حمزہ صاحب نے کیا کہا اور کس انداز سے کہا ۔ مجھے اس پر اعتراض ہے وہ موضوع سے متعلقہ گفتگو کرنے میں بری طرح ناکام رہے ہیں ۔ وہ چلتے کہاں سے ہیں اور ختم کہاں کرتے ہیں آج تک اس سوال کا جواب میں اپنے لئے مہیا نہیں کر پایا ۔ اب آخر میں میں اسلم جان صاحب کی ایک دو باتوں کا نوٹس لیتا ہوں جس کا اشارہ کل مولانا نے بھی کیا تھا ۔ ہمارے مولانا جب اٹھتے ہیں شراب کی بات کرتے ہیں ۔

کہاں مے خانہ کا دروازہ غالب اور کہاں واعظ
پر اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

مولانا باخبر آدمی ہیں ۔ مولانا اس حکومت کے اور عوامی کارناموں میں سے ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ اس نے شراب بندی کی ۔ اور ابھی حال ہی میں اسے حیدر آباد اور خیرپور ڈویژن میں نافذ کر دیا گیا ہے اور کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں بھی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اخبارات نہیں پڑھے ہیں ۔ اور یا اگر پڑھے ہیں تو وہ جان بوجھ کر ان خبروں کی طرف نگاہ نہیں لے جاتے ہیں ۔ اگر کسی خاص شہر میں یکم جنوری کو معمول سے زیادہ شراب کی کھپت ہوئی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومت اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے ۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس ملک میں سینکڑوں ، ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں

غیر مسلم بھی آباد ھیں ھمارا اپنا طریق کار ھے مگر ھم ان کو مجبور نہیں کر سکتے اپنے مذھب کی رو سے کہ وہ ھمارے طرز فکر کو اپنائیں ۔ ھمیں خدا اور اس کے رسول نے اس سے منع کیا ھے ۔ اب کراچی ھی کا معاملہ لیجئے ۔ ویسے بھی وھاں شراب کی کھپت عام حالات میں دوسرے شھروں کے مقابلہ میں زیادہ ھوتی ھے ۔ اور اس کی وجہ یہ ھے کہ وہ سیاح جو جنوب مشرق ایشیا کے ممالک کی جانب جاتے ھیں جب وھاں چند روز کے لئے ٹھہرتے ھیں تو اس ناپاک چیز کو استعمال کرتے ھیں ۔ سوال یہ ھے کہ کیا حکومت نے مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کیا ھے کہ وہ شراب نوشی کریں ؟ سوال یہ ھے کہ کیا حکومت کسی مسلمان کو مجبور کر رھی ھے کہ وہ شراب کا استعمال کرے ؟ حضور والا ۔ آپ جانتے ھیں کہ اس حکومت کی یہ دیرینہ کوشش اور خواھش بھی ھے کہ اس ملک میں وہ حالات پیدا کر دیئے جائیں جن میں کوئی مسلمان شراب نوشی کے بد فعل میں شریک نہ ھو ۔ لیکن حیرت ھے کہ ایک طرف اسلم جان صاحب کو یہ شکوہ ھے کہ شراب کے استعمال میں اضافہ ھو رھا ھے اور دوسری طرف وہ کہتے ھیں کہ حکومت شراب کے لائسینس دینے میں زیادہ ھوش سے کام لے ۔ اور انہیں کھلے بندوں نیلام کرے تاکہ حکومت کی آمدنی میں اضافہ ھو ۔ ع

ھمارے بھی ھیں مہربان کیسے کیسے

ایک طرف شکوہ یہ ھے کہ شراب کے استعمال میں اضافہ ھو رھا ھے ۔ اور دوسری طرف ھمیں یہ مشورہ دے رھے ھیں کہ ھم شراب کے کاروبار کو صحیح خطوط پر چلائیں ۔ ھم آپ کے اس مشورہ کو قبول کرنے سے قاصر ھیں ۔ کیونکہ حکومت کا یہ طے شدہ فیصلہ ھے کہ شراب نوشی کو اس پاک ملک سے حتمی طور پر ختم کرنا ھے ۔

(تالیاں)

حضور والا ۔ اب میں صرف دو منٹ لوں گا اور یہ عرض کروں گا کہ قائد حزب اختلاف نے جو مجھ سے ہمیشہ مہربانی اور شفقت سے پیش آتے ہیں ۔ پرسوں نہ جانے کن وجوہات کی بنا پر نامہربانی کی مجھ پر بے بنیاد الزام عائد کر دیا کہ میں نے اپنی تقریر میں ان کو ایک دھمکی دی ہے ۔ حضور والا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں سب کام کرنے کا اہل ہوں لیکن میں بے وجہ اور بے جا دھمکیاں دینے کا عادی نہیں ہوں ۔ میں نے صرف یہ عرض کیا تھا کہ کوئی صحت مند معاشرہ اپنے اندر ان عناصر کو گوارا نہیں کر سکتا جو عیاشی کے طور پر تنقید کرتے ہوں ۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ میرے صد واجب الاحترام قائد حزب اختلاف عیاشی کی خاطر تنقید کرتے ہیں میرا تو اشارہ ان سینکڑوں بھائیوں کی طرف تھا جو حکومت کے مفید اور صحت مند کاموں میں شریک نہیں ہوتے اس کی سرپرستی نہیں فرماتے لیکن مزاجاً اس قسم کے واقع ہوئے ہیں کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے بلا وقت تنقید کرتے ہیں خود اپنا کردار ادا نہیں کرتے ہیں لیکن حکومت پر بلا وجہ تنقید کرتے رہتے ہیں ۔ اگر فاضل خواجہ صاحب سمجھتے ہیں کہ وہ اس قسم کا کردار سرانجام دے رہے ہیں تو پھر میں ناخوشی کے ساتھ سمجھتا ہوں کہ یہ الزام ان پر بھی لاگو ہوتا ہے لیکن اگر وہ ایسا نہیں سمجھتے اور اپنی دانست کے مطابق یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تعمیری تنقید کرتے ہیں اور ملک میں تمام اچھے کاموں کے برابر ہونے کی تمنا رکھتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس بات میں وہ کچھ دیکھ لیا ہے جس کا نہ میرا مقصد تھا اور نہ میری نیت تھی ۔

حضور والا ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ضرورت سے زیادہ چند لمحات دے دیئے ہیں اور مجھے اس قابل بنایا ہے کہ میں چند بنیادی الزامات جو حزب اختلاف کی طرف سے عائد کئے گئے تھے ان کا

جواب دے سکوں ۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں اور میں جمہوریت کے نام اپیل کرتا ہوں ۔ میں انسانیت کے نام اپیل کرتا ہوں ۔ میں شرافت کے نام کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی روایات یہ ہیں کہ اپنے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکالیں جو حقائق پر مبنی نہ ہو ۔ ہم اس ایوان میں وہ بات کریں جس کی صحت میں شک و شبہ سے بالا تر ہو ۔ مجھے افسوس ہے کہ آج حزب اختلاف نے چند مصلحتوں اور سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر کچھ ایسے واقعات پیش کئے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ حکومت ایک مہذب حکومت ہے ۔ حکومت کا کام اپنے شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کرنا ہے لیکن حکومت اپنے عوام کو آزادی سے گھومنے پھرنے اور آزادی سے اجتماع میں شامل ہونے سے نہیں روک سکتی ۔ حکومت ان کو اس چیز سے باز نہیں رکھ سکتی کہ وہ اس ملک کی سیاسی جماعتوں سے یا سیاسی کارکنوں سے ان کے اعمال کا محاسبہ نہ کرے ۔ یہ عوام کا بنیادی حق ہے ۔ یہ حکومت اس بنیادی حق کو کبھی پائمال نہیں ہونے دے گی ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The House now stands adjourned till 8.00 a.m. Monday.

The Assembly then adjourned (at 2.00 p.m.) till 8.00 a m. on Monday, the 26th June, 1967.

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 3988)

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT NOTIFICATION

The 6th August 1963

No. SOXII (S & GAD) - 2 44/61—In exercise of the powers conferred by clause (2) of Article 178 of the Constitution of the Republic of Pakistan, the Governor of West Pakistan is pleased to make the following rules namely :—

THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT SERVANTS (RESTRICTION ON MARRIAGES WITH FOREIGN NATIONALS) RULES, 1963.

1. *Short title, commencement and application*—(1) These rules may be called the West Pakistan Government Servants (Restrictions on Marriages with Foreign Notionals) Rules, 1963.

(2) They shall come into force at once.

(3) They shall apply to all Government Servants under the rule making authority of the Governor of West Pakistan other than the persons employed on contract basis.

2. *Definitions*—In these rules, unless the context otherwise requires, the following expression shall have the meanings hereby respectively assigned to them, that is to say : –

(a) "Foreign national" means a person who is not a national of Pakistan ;

(b) "Government" means the Government of West Pakistan ;

(c) "Government servant" means a Government servant to whom these rules apply ;

(d) "marriage" means the matrimonial relationship entered into in accordance with any law for the time being in force or in accordance with any religions, rites or ceremonies, and its grammatical and cognate expressions shall be construed accordingly ; and

(e) "misconduct" shall have the same meaning as assigned to it in the West Pakistan Government Servants (Efficiency and Discipline) Rules, 1960.

3, *Prohibition on marriages with foreign nationals*—Save as provided

in rules 4, a Government servant who marries or promises to marry a foreign national shall be guilty of misconduct, and shall be liable to be removed from service.

4. *Permission to marry a citizen of India*—(1) A Government servant may, with the prior permission of Government, marry or promise to marry a person who is a citizen of India.

(2) The grant of permission under sub-rule (1) shall be at the sole discretion of Government and shall be subject to such conditions, if any, as may be specified by Government.

By order of the Governor of West Pakistan.
S. GHIASUDDIN AHMAD
Additional Chief Secretary to Government of West Pakistan.

No. SOXII (S&GAD)-2-44/61, dated Lahore, the 6th August 1963.

A COPY is forwarded, to—

(1) all Secretaries to Government of West Pakistan ;
(2) all Heads of Attached Departments ;
(3) all Regional Heads of Departments ;
(4) all Commissioners of Divisions ;
(5) all Deputy Commissioners/Political Agents ;
(6) all District and Sessions Judges in West Pakistan ;
(7) the Registrar, High Court of West Pakistan, and
(8) the Secretary, West Pakistan Public Service Commission.

BASHIR AHMAD KHAN
Deputy Secretary (Regulations),
Services and General Administration Department.

APPENDIX II

(Ref. Starred Question No. 5236)

A

LIST OF EMPLOYEES SUSPENDED FROM SERVICE FOR THE PERIOD FROM 1-1-1966 TO 31-12-1966.

S. No.	Name	Designation	Date of suspension	Date of reinstatement	Period of suspension
1	2	3	4	5	6
					Days.
1	Mr. Khan Muhammad	Driver	31-10-66	4-11-66	4
2	Mr. Muhammad Din	do	26-7-66	27-7-66	1
3	Mr. Abdul Ghani	do	31-10-66	31-11-66	3
4	Mr. Allah Rakha	do	19-11-66	23-11-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
5	Mr. Ghulam Sarwar	Driver	12-10-66	16-10-66	4
6	Mr. Muhammad Gul	do	6-11-66	10-11-66	4
7	Mr. Sabir Hussain	do	22-9-66	26-9-66	4
8	Mr. Irshad Ahmad	do	23-10-66	29-7-66	7
9	Mr. Hazrat Gul	do	30-3-66	5-4-66	7
10	Mr. Hazir Khan	do	31-10-66	6-12-66	7
11	Mr. Sultan Mahmood	do	11-7-66	15-7-66	5
12	Jumma Khan	do	4-11-66	5-11-66	1
13	Muhammad Bashir	do	26-10 66	30-10-66	4
14	Mr. Muhammad Saddique	do	27-4-66	4-5-66	7
15	Mr. Muhammad Manzoor	do	7-5-66	11-5-66	4
16	Muhammad Shaffi	do	19-10-66	26-10 66	7
17	Mr. Muhammad Aslam	do	12-8-66	19-8-66	7

1	2	3	4	5	6
					Days
18	Mr. Muhammad Aslam	Driver	28-3-66	4-4-66	7
19	Mr. Haji Muhammad	do	20-9-66	27-9-66	7
20	Mr. Salamat Ali Shah	do	26-11-66	30-11-66	4
21	Mr. Amir Khan	do	5-7-66	12-7-66	7
22	Mr. Muhammad Rashid	do	9-11-66	13-11-66	4
23	Mr. Irshad Ali	do	14-11-66	18-11-66	4
24	Mr. Abdul Ghani	do	11-7-66	18-7-66	7
25	Mr. Ghulam Ahmad	do	6-6-66	10-6-66	4
26	Mr. Muhammad Ghani	do	11-7-66	18-7-66	7
27	Mr. Ghulam Yasin	do	16-1-66	23-8-66	7
28	Mr. Muhammad Khan	do	7-10-66	15-10-66	7
29	Mr. Muhammad Zahees	do	16-2-66	20-2-66	4
30	Mr. Muhammad Hussain	do	18-11-66	28-11-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
31	Mr. Rafiqe Hussain	Driver	25-7-66	1-8-66	7
32	Mr. Sher Muhammad	do	27-4-66	4-5-66	7
33	Mr. S. Asghar Ali Shah	do	23-11-66	27-11-66	4
34	Mr. Sadiq Hussain	do	5-11-66	9-11-66	4
35	Mr. Shaheen Shah	do	20-10-66	24-10-66	4
36	Mr. Muhammad Usaf	do	22-12-66	26-12-66	4
37	Mr. Pir Dad Khan	do	7-11-66	10-11-66	4
38	Mr. Ghulam Hussain	do	6-4-66	9-4-66	4
39	Mr. Mehraj Din	do	29-8-66	4-8-66	7
40	Mr. Muhammad Sadiq	do	18-10-66	24-10-66	7
41	Mr. Muhammad Latif	do	12-3-66	15-3-66	4
42	Mr. Ali Muhammad	do	19-9-66	25-9-66	7
43	Mr. Manzoor Hussain	do	1-2-66	7-2-66	7

1	2	3	4	5	6
					Days
44	Mr. Inayat	Driver	28-7-66	3-8-66	7
45	Mr. Ahmad Shah	do	2-9-66	8-9-66	7
46	Mr. Muhammad Ibrahim	do	23-9-66	29-9-66	7
47	Mr. Zar Shah	do	14-5-66	17-5-66	4
48	Mr. Ramzan Khan	do	16-12-66	19-12-66	4
49	Mr. Khan Bahadur	do	28-3-66	31-3-66	4
50	Mr. Khushi Muhammad	do	19-8-66	25-8-66	7
51	Mr. Muhammad Khan	do	17-9-66	23-9-66	7
52	Mr. Paris Khan	do	25-3-66	18-3-66	4
53	Mr. Mahboob Ahmad	do	3-12-66	6-12-66	4
54	Mr. Shah Muhammad	do	15-11-66	18-11-66	4
55	Mr. Channan Masih	do	25-7-66	31-7-66	7
56	Mr. Abdul Ghani	do	3-9-66	9-9-66	7

1	2	3	4	5	6
					Days
57	Mr. Barkat Masih	Driver	13-12-66	16-12-66	4
58	Mr. Muhammad Ishaque	do	13-7-66	19-7-66	7
59	Mr. Muhammad Khan	do	9-11-66	12-11-66	4
60	Mr. Sardar Ali	do	4-12-66	7-12-66	4
61	Mr. Jan Khan	do	20-6-66	26-6-66	7
			26-10-66	29-10-66	4
62	Mr. Bahadar Ali	do	14-2-66	20-2-66	7
63	Mr. Najib Khan	do	28-9-66	4-10-66	7
64	Mr. Nawab Khan	do	20-9-66	26-9-66	7
65	Mr. Noor Muhammad	do	26-10-66	29-10-66	4
66	Mr. Hayat Muhammad	do	26-10-66	29-10-66	4
67	Mr. Abdul Ghafoor	do	17-12-66	20-12-66	4
68	Mr. Karim Bux	do	5-7-66	11-7-66	7

1	2	5	4	5	6
					Days
69	Mr. Karim Dad	Driver	11-7-66	17-7-66	7
70	Mr. Fazal Din	do	24-8-66	27-8-66	4
71	Mr. Abdul Hamid	do	8-11-66	11-11-66	4
72	Mr. Noor Muhammad	do	8-11-66	14-11-66	7
73	Mr. Emmanual	do	9-3-66	15-3-66	7
			20-8-66	26-8-66	7
74	Mr. Allah Ditta	do	19-9-66	25-9-66	7
75	Mr. Ider Khan	do	20-8-66	26-8-66	7
76	Mr. Abdul Rehman	do	19-3-66	22-3-66	4
77	Mr. Fazal Ahmad	do	10-12-65	13-12-66	4
78	Mr. Ghulam Muhammad	do	15-11-66	18-11-66	4
79	Mr. Muhammad Ishaque	Mechanic	2-9-66	6-9-66	4
80	Mr. Qader Hussain	Fitter	15-3-66	19-3-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
81	Mr. Muhammad Tufail	Fitter	20-5-66	24-5-66	4
82	Mr. S.M. Hanif	do	27-4-66	1-5-66	4
83	Mr. Abdul Latif	Blacksmith	29-8-66	2-9-66	4
84	Mr. Muhammad Iqbal	Fitter	17-8-66	21-8-66	4
85	Mr. Muhammad Umar	do	29-4-66	2-5-66	4
86	Mr. Nazar Hussain	do	26-7-66	30-7-55	4
87	Mr. Pervaiz Khurshid	do	17-10-66	21-10-66	4
88	Mr. Karam Ellahi	Tyreman	11-11-66	15-11-66	4
89	Mr. Muhammad Sharif	do	6-6-66	12-6-66	7
90	Mr. Faqir Muhammad	G. man	4-6-66	26-7-66	52
91	Mr. Amjid Ali	Cleaner	15-5-66	22-5-66	7
92	Mr. Said Masih	do	19-3-66 A.N.	21-3-66	2
93	Mr. Tariq Hussain	do	7-2-66	11-2-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
94	Mr. Raza Hussain	Conductor	9-12-66	16-12-66	7
95	Mr. Nazar Muhammad	do	25-12-66	29-12-66	4
96	Mr. Ahmad Hussain	do	6-12-66	10-12-66	4
97	Mr. Ijaz Ahmad	do	16-1-66	20-1-66	4
98	Mr. Mukhtar Ahmad	do	4-5-66	11-5-66	7
99	Mr. Muhammad Saleem	do	17-8-66	24-8-66	7
100	Mr. Muhammad Sadiq	do	9-8-66	13-8-66	4
101	Mr. Aman Ullah	do	31-10-66	5-11-66	4
102	Mr. Muhammad Zaheer	do	6-12-66	10-12-66	4
103	Mr. Abdul Hamid	do	10-3-66	16-3-66	7
104	Mr. Muhammad Siddique	do	26-2-66	5-3-66	7
105	Mr. Sardar Khan	do	22-12-66	26-12-66	4
106	Mr. Muhammad Ramzan	do	25-12-66	30-12-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
107	Mr. Muhammad Sadiq	Conductor	15-3-66	22-3-66	7
108	Mr. Irshad Hussain	do	23-11-66	27-11-66	4
109	Mr. Shah Sawar	do	25-12-66	29-12-66	4
110	Mr. Abdullah	do	25-12-66	29-12-66	4
111	Mr. Muhammad Rafiq	do	7-8-66	15-8-66	7
112	Mr. Javaid Iqbal	do	5-10-66	13-10-66	7
113	Mr. Aziz Hussain	do	2-12-66	5-12-66	4
114	Ihsan-ul-Haq	do	9-7-66	12-7-66	4
115	Mr. Irshad Hussain	do	29-9-66	5-10-66	7
116	Mr. Safdar Hussain	do	11-7-66	17-7-66	7
117	Mr. Shaukat Ali	do	21-11-66	24-11-66	4
118	Mr. Shaukat Ali	do	14-10-66	20-11-66	7
119	Mr. Muhammad Unis	do	8-12-66	14-12-66	7

1	2	3	4	5	6
					Days
120	Mr. Muhammad Ibrahim	Conductor	14-10-66	17-10-66	4
121	Mr. Murtaza Shah	do	28-8-66	3-9-66	4
122	Mr. Murtaza Shah	do	12-10-66	18-10-66	7
123	Mr. Habib Khan	do	25-7-66	1-8-66	7
124	Mr. Muhammad Aslam	do	25-11-66	2-12-66	7
125	Mr. Muhammad Saleem	do	7-11-66	10-11-66	4
126	Zahoor-ul-Hassan	do	17-4-66	23-4-66	7
127	Mr. Ibrar Hussain	do	25-3-66	28-3-66	4
128	Mr. Muhammad Shaffi	do	23-11-66	26-11-66	4
129	Mr. Mehmood Ali	do	7-11-66	10-11-66	4
130	Mr. Nazir Ahmad	do	11-7-66	17-7-66	7
131	Mr. Muhammad Daud	do	29-3-66	4-4-66	7
132	Mr. Manzoor Ellahi	do	1-10-66	8-10-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
133	Mr. Said Alam	Conductor	13-10-66	16-10-66	4
134	Mr. Jabbar Hussain	do	25-3-66	28-3-66	4
135	Mr. Muhammad Bashir Khan	do	28-11-66	1-12-66	4
136	Mr. Masood Ahmad	do	20-10-66	26-10-66	7
137	Mr. Manzoor Ahmad	do	23-7-66	29-7-66	7
138	Mr. Muhammad Iqbal	do	25-3-66	31-3-66	7
139	Mr. Muhammad Akram	do	11-7-66	17-7-66	7
140	Mr. Khalid Masood	do	23-12-66	29-12-66	7
141	Mr. Badar Ahmad	do	23-8-66	29-8-66	7
142	Mr. Abdul Sattar	do	20-9-66	53-9-66	4
143	Mr. Muhammad Khalil	do	19-8-66	25-8-66	7
144	Mr. Faiz Bux	do	11-2-66	17-2-66	7
145	Mr. Muhammad Usaf	do	8-6-66	11-6-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
146	Mr. Ghulam Sarwar	Conductor	14-9-66	20-9-66	7
147	Mr. Muhammad Hussain	do	3-8-66	9-8-66	7
148	Mr. Sahib Ahmad	do	30-12-66	2-1-67	4
149	Mr. Maqbool Ahmad	do	8-6-66	11-6-66	4
150	Mr. Akbar Ali	do	19-1-66	22-1-66	4
151	Mr. Muhammad Ishaque	do	20-12-66	23-12-66	4
152	Mr. Bashir Ahmad	do	6-5-66	12 5-66	7
153	Mr. Muhammad Idrees	do	29-12-66	1-1-66	4
154	Mr. Khurshid Ahmed	do	7-8-66	13-8-66	7
155	Mr. Jahan Zeb	do	12-5-66	15-5-66	4
156	Mr. Amanat Ali	do	19-9-66	25-9-66	7
157	Mr. Niaz Ali	do	31-7-66	6-8-66	7
158	Mr. Muhammad Ali	do	14-9-66	20-9-66	7

1	2	3	4	5	6
					Days
159	Mr. Manzoor Ahmed	Conductor	23-6-66	29-6-66	7
160	Mr. Muhammad Tufail	do	19-1-66	22-1-66	4
161	Mr. Muhammad Anwar	do	15-8-66	21-8-66	7
162	Mr. Muhammad Akram	do	17-8-66	23-8-66	7
163	Mr. Iftikhar-ud-Din	do	8-10-66	14-10-66	7
164	Mr. Muhammad Ayub	do	11-11-66	14-11-66	4
165	Mr. J. Semual	do	18-11-66	21-11-66	4
166	Mr. Gulzar Ahmed	do	25-11-66	2-12-66	4
167	Mr. Muhammad Sharique	do	29-12-66	1-1-67	4
168	Mr. Muhammad Siddique	do	21-10-66	24-10-66	4
169	Mr. Akbar Ali	do	4-8-66	10-8-66	7
170	Mr. Muhammad Ashraf	do	29-11-66	2-12-66	4
171	Mr. Mubarik Ali	do	5-9-66	8-9-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
172	Mr. Iftikhar Ali	Conductor	5-11-66	8-11-66	4
173	Mr. Abdul Ghani	do	3-10-66	9-10-66	7
174	Mr. Muhammad Ishrafique	do	9-7-66	15-7 66	7
175	Mr. Munawar Mathes	do	29-1-66	1-2-66	4
176	Mr. Muhammad Aslam	do	3-11-66	9-11-66	7
177	Mr. Abdul Wahid	do	30-11-66	3-12-66	4
178	Mr. Muhammad Ali	do	13-7-66	26-7-66	4
179	Mr. Muhammad Afzal	do	26-7-66	1-8-66	7
180	Mr. Muhammad Saleem	do	19-9-66	25-9-66	7
181	Mr. Muhammad Iqbal	do	13-12-66	16-12-66	4
182	Mr. Muhammad Hanif	do	1-2-66	4-2-66	4
183	Mr. Muhammad Saddique	do	1-11-66	4-11-66	4
184	Mr. Talib Hussain	do	11-12-66	14-12-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
185	Mr. Riasat Ali	Conductor	28-2-66	6-3-66	7
186	Mr. Arif Ali	do	11-10-66	17-10-66	7
187	Mr. Roshan Din	do	27-11-66	30-12-66	4
188	Mr. Riaz Ahmad	do	14-6-66	17-6 66	4
189	Mr. Muhammad Anwar	do	19-8-66	26-8-66	7
190	Mr. Abdul Hamid	do	26-9-66	30-9-66	7
191	Mr. Riaz Ahmad	do	26-9-66	30-9-66	4
192	Mr. Umar Hayat	do	5-12-66	9-12-66	4
193	Mr. Wahid Iqbal	do	28-12-66	1-1-67	4
194	Mr. Jamis Gil	do	12-12-66	16-12-66	4
195	Mr. Noor Muhammad	do	11-12-66	15-12-66	4
196	Mr. Masood Beg	do	12-8-66	19-8-66	7
197	Mr. Muhammad Afzal	do	8-11-66	12-11-66	4

1	2	3	4	5	6
					Days
198	Mr. Bashir Ahmad	Conductor	13-10-66	17-10-66	4
199	Mr. Murtaza Khan	do	9-8-66	16-8-66	7
200	Mr. Maqbool Ahmad	do	19-10-66	26-10-66	7
201	Mr. Bashir Ahmad	do	8-3-66	12-3-66	4
202	Mr. Muhammad Rafique	do	27-12-66	31-12-66	4
203	Mr. Shaukat Ali	do	20-9-66	27-9-66	7
204	Mr. Abdul Wahid	do	15-12-66	19-12-66	4
205	Mr. Babar Hussain	do	29-7-66	5-8-66	7
206	Mr. Bashir Ahmad	do	15-8-66	15-8-66	7
207	Mr. Muhammad Tufail	do	6-5-66	13-5-66	7
208	Mr. Ghulam Sarwar	do	14-9-66	21-9-66	7
209	Mr. Muhammad Mehboob	do	23-7-66	30-7-66	7
210	Haji Fazal Ellahi	S.S.K.	10-5-66	21-2-67	285

1	2	3	4	5	6
					Days
211	Mr. Naeem-ud-Din	H.S.K.	19-5-66	17-3-67	302
212	Mr. Allah Dad	J.C.	8-9-66	12-9-66	4
213	Mr. Muhammad Munir	J.C.	8-9-66	12-9-66	4
214	Mr. Muhammad Rafique	S.C	8-9-66	19-9-66	4
215	Mr. Muhammad Sarwar Bhatti	A.S.K.	15-10-66	12-10-96	4
216	Mr. Muhammad Amin Bhatti	J.L.K.	25-11-65	2-12-66	Provisionally
217	Mr. Muhammad Amjid	S.K.	6-6-66	26-12-66	reinstated
218	Mr. Muhammad Iqbal	Cleaner	4-4-66 to 7-4-66 for 4 days 25-5-65 to 29-5-65 for 4 days		Since dismissed
219	Ghulam Muhammad	Driver	12-4-66		do
220	Mr. Mushtaq Ahmad	Conductor	25-8-66		do

1	2	3	4	5	6
221	Mr. Muhammad Munir	Conductor	2-7-66		Since dismissed
222	Mr. Muhammad Saleem	do	31-10-66		do
223	Mr. Abdul Sattar	do	2-2-66		do
224	Mr. Irshad Ahmad	do	8-3-66		do
225	Mr. Afzal Hussain	do	7-4-66		do
226	Mr. Abdul Shakoor	do	19-4-66		do
227	Mr. Abdul Shakoor	do	24-5-66		do
228	Mr. Allah Yar	do	30-3-66		do
229	Mr. Azmat Ullah	do	30-5-66		do
230	Mr. Muhmmad Nawaz	do	3-7-66		do
231	Mr. Ahmad Ali	do	13-10-66		do
232	Mr. Akbar Ali	do	12-11-66		do
233	Mr. Abdul Qayyum	do	8-11-66		do
234	Mr. Ashfaq Ahmad	do	22-11-66		do

1	2	3	4	5	6
235	Mr. Muhammad Siddique	Conductor	16-11-66		Since dismissed
236	Mr. Muhammad Khurshid	do	5-8-66		do
237	Mr. Muhammad Bilal	do	17-6-66		do
238	Mr. Muhammad Ashiq	do	26-8-66		do
239	Mr. Munir Ahmad	do	20-6-66		do
240	Mr. Hameed Ahmad	do	31-1-66		do
241	Mr. Ghulam Sabir	do	5-3-66		do
242	Mr. Imam Bux	do	18-3-66		do
243	Mr. Bashir Ahmad	do	24-2-66		do
244	Mr. Hashmat Ali	do	8-3-66		do
245	Mr. Ijaz Hussain	do	31-3-66		do
246	Mr. Ehsan Ullah	do	3-3-66		do
247	Mr. Iftakhar-ud Din	do	9-3-66		do
248	Mr. Roshan Khan	do	8-6-66		do

1	2	3	4	5	6
249	Mr. Habib Ahmad	Conductor	12-7-65		Since dismissed
250	Mr. Ulfat Hussain	do	20-4-66		do
251	Mr. Zulfiqar Ali	do	24-8-66		do
252	Mr. Muhmmad Khaliq	do	1-4-66		do
253	Mr. Maqbool Ahmad	do	20-4-66		do
254	Mr. Muhammad Bashir	do	16-4-66		do
255	Mr. Muhammad Yousaf	do	5-4-66		do
256	Mr. Bashir Ahmad	do	31-5-66		do
257	Mr. Jan Muhammad	do	18-5-66		do
258	Mr. Ghulam Sabir	do	17-4-66		do
259	Mr. Ghulam Rashid	do	1-1-66		do
260	Mr. Ghulam Hussain	do	24-5-66		do
261	Mr. Ghulam Hussain	do	22-7-66		do
262	Mr. Arshad Hussain	do	3-8-66		do

1	2	3	4	5	6
263	Mr. Ghulam Rashid	Conductor	28-8-66		Since dismissed
264	Mr. Bashir Ahmad	do	23-9-66		do
265	Mr. Muhmmad Saleem	do	4-5-66		do
266	Mr. Muhammad Yousaf	do	23-4-66		do
267	Mr. Muhammad Younis	do	15-5-66		do
268	Mr. Muhammad Munir	do	15-6-66		do
269	Mr. Muhammad Jahangir	do	17-6-66		do
270	Mr. Bashir Ahmad	do	1-12-66		do
271	Mr. Farman Ali	do	7-12-66		do
272	Mr. Tasawar Hussain	do	1-2-66		do
273	Mr. Shabaz Ahmad	do	2-4-66		do
274	Mr. Nazir Ahmad	do	14-3-66		do
275	Mr. Shoukat Ali	do	12-4-66		do
276	Mr. Sher Muhammad	do	1-5-66		do

1	2	3	4	5	6
277	Mr. Habib Hussain	Conductor	2-5-66		Since dismssied
278	Mr. Abdul Rehman	J. C.	4-6-66		do
279	Mr. Sher Bahadar	A. & M.	6 Months		do
280	Mr. Rehmat Masih	Sweeper	12-5-66		do
281	Mr. Muhammad Ashraf	Conductor	3-3-66		do
282	Mr. Bashir Ahmad	do	19-3-66		do
283	Mr. Muhammad Nazir	do	2-6-66		do
284	Mr. Manzoor Hussain	do	28-5-66		do
285	Mr. Muhammad Jabbar	do	27-7-66		do
286	Mr. Muhammad Akram	do	16-6-66		do
287	Mr. Muhammad Mazhar	do	20-7-66		do
288	Mr. Muhammad Mansha	do	2-10-66		do
289	Mr. Muhammad Tufail	do	30-10-66		do
290	Mr. Muhammad Saleem	do	5-10-66		do

1	2	3	4	5	6
291	Mr. Muhammad Anwar	Conductor	19-10-66		Since dismissed
292	Mr. Muhammad Siddique	do	29-12-66		do
293	Mr. Muhammad Rafique	do	13-8-66		do
294	Mr. Muhammad Ramzan	do	2-8-66		do
295	Mr. Manzoor Ahmad	do	9-9-66		do
296	Mr. Muhammad Sharif	do	23-9-66		do
297	Mr. Muhammad Haseeb	do	4-10-66		do
298	Mr. Muhammad Iqbal	do	8-12-66		do
299	Mr. Muhammad Iqbal	do	11-12-66		do
300	Mr. Muhammad Siddique	do	23-12-66		do
301	Mr. Mehmood-ur-Rehman	do	6-12-66		do

(B)

LIST OF EMPLOYEES DISMISSED AFTER CHARGE SHEET

S. No.	Name	Designation	Date of suspension, if any	Date of Dismissal
1	2	3	4	5
1	Mr. Muhammad Iqbal	Cleaner	4-4-66 to 7-4-66 for 4 days -5-65 to 29-5-65 for 4 days	10-11-66
2	Mr. Abdul Hanif	Turner	2-11-66	2-11-66
3	Mr. Muhammad Saleem	Welder	...	1-8-66
4	Mr. Sultan Muhammad	Electrician	...	17-9-66
5	Mr. Muhammad Unis	Cleaner	...	17-8-66
6	Mr. Abdul Hamid	Cleaner	...	20-8-66
7	Mr. Ghias-ud-Din	Greaseman	...	4-10-66

1	2	3	4	5
8	Mr. Muhammad Bashir	Mechanic	2-11-66	1-11-66
9	Mr. Muhammad Farooq	Helper	...	9-9-66
10	Mr. Mushtaq Ahmad	Tyreman	...	25-9-66
11	Mr. Ghulam Nabi	Timsmith	...	6-?-66
12	Mr. Abdul Aziz	Tyreman	...	3-9-66
13	Mr. Muhammad Tufail	W/Cleaner	...	30-9-66
14	Mr. Nazir Ahmad	Timsmith	...	1-9-66
15	Mr. Muhammad Sadiq	Fitter	...	28-7-66
16	Mr. Afaq Hussain	Cleaner	...	11-8-66
17	Mr. Muhammad Iqbal	Cleaner	...	15-6-66
18	Mr. Asghir Hussain	Fitter	...	27-5-66
19	Mr. Bashir Ahmad	Cleaner	...	1-12-66
20	Mr. Ghaffar Khan	Welder	...	5-12-66
21	Mr. Muhammad Yasin	Greaseman	..	2-12-66

1	2	3	4	5
22	Mr. Parveez Babar	Greaseman	...	6-12-66
23	Mr. Arif Mirza	Cleaner	...	13-11-66
24	Mr. Tariq Parveez	Cleaner	...	4-9-65
25	Mr. Muhammad Nawaz	Electrician	...	9-8-66
26	Mr. Raja Khan	Cleaner	...	12-1-66
27	Mr. Mahboob-ul-Hassan	Fitter	...	7-9-66
28	Mr. Munawar Hussain	Cleaner	...	9-5-66
29	Mr. Muhammad Afzal	Fitter	...	2-5-66
30	Mr. Muhammad Afsar	Cleaner	...	12-1-66
31	Mr. Javaid Butt	Cleaner	...	7-1-66
32	Mr. Khushi Muhammad	Cleaner	...	1-1-66
33	Mr. Nazir Ahmad	Cleaner	...	19-2-66
34	Mr. Aslam Khan	Cleaner	...	18-4-66
35	Mr. Khan Muhammad	Cleaner	...	7-4-66

1	2	3	4	5
36	Mr. Muhammad Muzafar	Greaseman	...	9-6-66
37	Mr. S. Rehmat Ali	Electrician	...	3-1-66
38	Mr. Ali Haider	Driver	...	21-1-66
39	Mr. Abdul Rashid	do	...	25-2-66
40	Mr. Aurengzeb Khan	do	...	6-12-66
41	Mr. Ali Muhammad	do	...	11-2-66
42	Mr. Abdul Ghani	do	...	1-2-66
43	Mr. Asghir Ali	do	...	1-2-66
44	Mr. Asghir Ali	do	...	2-8-66
45	Mr. Abdul Rehman	do	...	20-8-66
46	Mr. Abdul Majid	do	...	7-10-66
47	Mr. Ghulam Muhammad	do	...	22-1-66
48	Mr. Bashir Ahmad	do	...	5-2-66
49	Mr. Lal Din	do	...	3-3-66

1	2	3	4	5
50	Mr. Ghulam Muhammad	Driver	...	12-4-66
51	Mr. Bashir Ellahi	do	...	1-4-66
52	Mr. Hussain	do	...	28-3-66
53	Mr. Khurshid Muhammad	do	...	27-8-66
54	Mr. Lal Hussain	do	...	1-6-66
55	Mr. Hassan Ali Shah	do	...	7-8-66
56	Mr. Khalil ur Rehman	do	...	22-2-66
57	Mr. Barkat Ali	do	...	22-12-66
58	Mr. Muhammad Ashraf Khan	do	...	18-8-66
59	Mr. Muhammad Sarwar	do	...	11-7-66
60	Mr. Mushtaq Hussain	do	...	26-6-66
61	Mr. Mukhtar Ahmad	do	...	4-7-66
62	Mr. Muhammad Siddique	do	...	9-5-66
63	Mr. Amir Afzal	do	...	24-7-66

1	2	3	4	5
64	Mr. Muhammad Hanif	Driver	...	5-8-66
65	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	10-10-66
66	Mr. Muhammad Ramzan	do	...	7-11-66
67	Mr. Muhammad Akbar	do	...	31-10-66
68	Mr. Sharif Khan	do	...	27-1-66
69	Mr. Qamir Din	do	...	14-1-66
70	Mr. Sher Muhammad	do	...	15-1-66
71	Mr. Sardar Muhammad	do	...	12-11-66
72	Mr. Nazir Ahmad	do	...	25-4-66
73	Mr. Sarfaraz Hussain	do	...	4-6-66
74	Mr. Muhammad Anwar	do	...	9-2-66
75	Mr. Mehraj Din	do	...	15-4-66
76	Mr. Muhammad Ali	Conductor	...	26-9-66
77	Mr. Muhammad Anwar	do	...	30-7-66

1	2	3	4	5
78	Mr. Muhammad Ismail	Conductor	...	24-10-66
79	Mr. Muhammad Sadiq	do	...	5-11-66
80	Mr. Muhammad Yaqoob	do	..	13-9-66
81	Mr. Muhammad Liqman	do	...	16-11-66
82	Mr. Muhammad Rashid	do	...	2-11-66
83	Mr. Muhammad Ali	do	...	29-11-66
84	Mr. Muhammad Manawar	do	...	8-10-66
85	Mr. Muhammad Jaffar	do	..	5-10-66
86	Mr. Muhammad Farooq	do	...	2-10-66
87	Mr. Muhammad Tufail	do	...	7-11-66
88	Mr. Muhammad Sarwar	do	...	2-11-66
89	Mr. Muhammad Rashid	do	...	1-11-66
90	Mr. Muhammad Afsar Khan	do	...	27-8-66
91	Mr. Muhammad Hussain	do	...	3-9-66

1	2	3	4	5
92	Mr. Manzoor Ahmad	Conductor	...	17-8-66
93	Mr. Muhammad Anwar	do	...	14-7-66
94	Mr. Muhammad Aslam	do	25-8-66	22-9-66
95	Mr. Mushtaq Ahmad	do	...	16-9-66
96	Mr. Mushtaq Ahmad	do	...	19-9-66
97	Mr. Muhammad Rafique	do	...	27-7-66
98	Mr. Muhammad Bashir	do	...	22-8-66
99	Mr. Muhammad Hanif	do	...	7-8-66
100	Mr. Muhammad Hamid	do	...	17-8-66
101	Mr. Muhammad Shamim	do	...	10-8-66
102	Mr Muhammad Idrees	do	...	10-8-66
103	Mr. Muhammad Amin	do	...	10-8-66
104	Mr. Muhammad Rafique	do	...	13-8-66
105	Mr. Mehraj Din	do	...	3-8-66

1	2	3	4	5
106	Mr. Muhammad Ismail	Conductor	...	28-7-66
107	Mr. Muhammad Anwar	do	...	24-7-66
108	Mr. Muhammad Anwar	do	...	13-7-66
109	Mr. Muhammad Ishaque	do	...	11-7-66
110	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	5-4-66
111	Mr. Muhammad Unis	do	...	10-4-66
112	Mr. Muhammad Hanif	do	...	18-4-66
113	Mr. Muhammad Ismail	do	...	14-4-66
114	Mr. Muhammad Ramzan	do	...	6-4-66
115	Mr. Muhammad Faiz	do	...	16-4-66
116	Mr. Muhammad Kamal	do	...	18-3-66
117	Mr. Muhammad Ikhlaq	do	...	6-1-66
118	Mr. Muhammad Ismail	do	...	18-4-66
119	Mr. Abdul Samad	do	...	28-3-66

1	2	3	4	5
120	Mr. Muhammad Saleem	Conductor	...	18-3-66
121	Mr. Muhammad Salah-ud-Din	do	...	16-3-66
122	Mr. Muhammad Sharif	do	...	26-9-66
123	Mr. Muhammad Munir	do	...	4-10-66
124	Mr. Muhammad Amin	do	2-7-66	19-7-66
125	Mr. Muhammad Latif	do	...	1-11-66
126	Mr. Muhammad Saleem	do	13-10-66	
127	Mr. Muhammad Anwar	do	...	19-10-66
128	Mr. Mushtaq Ahmad	do	...	3-5-66
129	Mr. Agha Yar	do	...	31-1 66
130	Mr. Abdul Sattar	do	2-2-66	2-2-66
131	Mr. Abdul Hamid	do	...	7-2 66
132	Mr. Abbas Ali	do	...	29-3-66
133	Mr. Ali Asghir	do	...	9-4-66

1	2	3	4	5
134	Mr. Abdul Majid	Conductor	...	13-4-66
135	Mr. Abdul Razaque	do	...	4-10-66
136	Mr. Azad Hussain	do	...	13-4-66
137	Mr. Allah Ditta	do	...	7-4-66
138	Mr. Aman Ullah	do	...	14-4-66
139	Mr. Allah Rakha	do	8-3-66	14-4-66
140	Mr. Arshad Ahmad	do	...	9-4-66
141	Mr. Afzal Hussain	do	7-4-66	12-4-66
142	Mr. Abdul Malik	do	...	18-3 66
143	Mr. Ahmad Raza	do	...	14-4-66
144	Mr. Amjid Beg	do	...	22-2-66
145	Mr. Amir Fasil	do	...	7-5-66
146	Mr. Ali Muhammad	do	...	30-4-66
147	Mr. Abdul Shakoor	do	19-4-66	29-4-66

1	2	3	4	5
148	Mr. Ali Asghir	Conductor	...	4-5-66
149	Mr. Abdul Jabbar	do	...	6-6-66
150	Mr. Abdul Shakoor	do	24-5-66	17-5-66
151	Mr. Abdul Hamid	do	...	17-5-66
152	Mr. Abdul Majid	do	...	20-6-66
153	Mr. Abdul Ghafoor	do	...	27-4 66
154	Mr. Abdul Ghafoor	do	...	21-6-66
155	Mr. Abdul Rehman	do	...	28-4-66
156	Mr. Allah Yar	do	30-3-66	1-4-66
157	Mr. Abdul Majid	do	...	18-2-66
158	Mr. Azmat Ullah	do	...	31-5-66
159	Mr. Altaf Hussain	do	...	1-7-66
160	Mr. Aziz-ur-Rehman	do	...	3-6 66
161	Mr. Aziz-ur-Rehman	d)	...	22-9-66

1	2	3	4	5
162	Mr. Anwar Nasir	Conductor	...	3-6-66
163	Mr. Ahmad Nawaz	do	3-7-66	12-7-66
164	Mr. Ashfaq Ahmad	do	...	3-8-66
165	Mr. Abdul Hakim	do	...	29-7-66
166	Mr. Abdul Sattar	do	...	18-8-66
167	Mr. Abdul Jalil	do	...	9-7-66
168	Mr. Amir Bux	do	...	21-7-66
169	Mr. Abdul Wahid	do	...	17-9-66
170	Mr. Abdul Rashid	do	...	17-9-66
171	Mr. Ashiq Masih	do	...	14-7-66
172	Mr. Abdul Sattar	do	...	8-10-66
173	Mr. Allah Rakha	do	...	11-10-66
174	Mr. Irshad Ali	do	...	12-10-66
175	Mr. Abdul Sattar	do	...	11-4-66

1	2	3	4	5
176	Mr. Amir Fazil	Conductor	...	26-11-66
177	Mr. Ahmad Ali	do	13-10-66	3-11-66
178	Mr. Altaf Hussain	do	...	21-11-66
179	Mr. Akbar Ali	do	12-11-66	26-11-66
180	Mr. Abdul Qayyum	do	8-11-66	21-11-66
181	Mr. Abdul Rehman	do	...	1-12-66
182	Mr. Allah Ditta	do	...	29-11-66
183	Mr. Ashfaq Ahmad	do	22-11-66	29-11-66
184	Mr. Abad Ali	do	...	5-12-66
185	Mr. Abdul Ghafoor	do	...	5-12-66
186	Mr. Ayub Alam	do	...	29-9-66
187	Mr. Amanat Ali	do	...	5-11-66
188	Mr. Abdul Aziz	do	...	1-12-66
189	Mr. Aslam Beg	do	...	15-12-66

1	2	3	4	5
190	Mr. Abdul Hameed	Conductor	...	31-12-66
191	Mr. Aman Ullah	do	...	13-12-66
192	Mr. Muhammad Rafique	do	...	13-10-66
193	Mr. Muhammad Tufail	do	...	7-11-66
194	Mr. Muhammad Siddique	do	16-11-66	28-11-66
195	Mr. Muhammad Arif	do	...	30-10-66
196	Mr. Muhammad Yasin	do	...	6-10-66
197	Mr. Muhammad Ali Zaheer	do	...	6-8-66
198	Mr. Mubarik Ali	do	...	22-6-66
199	Mr. Muhammad Sharif	do	...	7-10-66
200	Mr. Muhammad Naseeb	do	...	12-10-66
201	Mr. Muhammad Khurshid	do	5-8-66	17-8-66
202	Mr. Muhammad Rafique	do	...	30-7-66
203	Mr. Mushtaq Ahmad	do	...	17-8-66

1	2	3	4	5
204	Mr. Muhammad Balal	Conductor	17-6-66	2-7-66
205	Mr. Muhammad Sabir	do	...	3-3-66
206	Mr. Muhammad Sharif	do	17-7-66	9-10-66
207	Mr. Muhammad Farooq	do	...	2-10-66
208	Mr. Muhammad Mansha	do	...	4-10-66
209	Mr Muhammad Mazhar	do	...	5-11-66
210	Mr. Muhammad Murad	do	...	7-10-66
211	Mr. Mumtaz Ahmad	do	...	7-5-66
212	Mr. Muhammad Asif	do	...	12-12-66
213	Mr. Muhammad Saleem	do	...	3-12-66
214	Mr. Muhammad Sadiq	do	...	12-10-66
215	Mr. Karamat Ullah	do	...	12-9-66
216	Mr. Muhammad Ashiq	do	26-8-66	5-9-66
217	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	5-12-66

1	2	3	4	5
218	Mr. Muhammad Akram	Conductor		8-12-66
219	Mr. Muhammad Yousaf	do	...	21-12-66
220	Mr. Muhammad Ibrahim Khalid	do	...	13-12 66
221	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	8-11-66
222	Mr. Muhammad Siddique	do	...	19-9-66
223	Mr. Muhammad Arif	do	...	5-10-66
224	Mr. Muhammad Akram	do	...	3-12-66
225	Mr. Muhammad Aslam	do	...	4-12-66
226	Mr. Mumtaz Ahmad	do	...	7-12-66
227	Mr. Muhammad Ibrahim	do	...	29-12-66
228	Mr. Mehmood Ahmad	do	...	9-7-66
229	Mr. Munir Ahmad	do	20-6-66	25-7-66
230	Mr. Bashir Ahmad	do	...	9-4-66
231	Mr. Ghulam Hussain	do	...	1-1-66

1	2	3	4	5
232	Mr. Ghulam Mustafa	Conductor	...	13-1-66
233	Mr. Ghafoor Ahmad	do	...	25-1-66
234	Mr. Ghulam Miran	do	...	13-1-66
235	Mr. Farzand Ali	do	...	31-1-66
236	Mr. Habib Ahmad	do	..	3-2-66
237	Mr. Bashir Ahmad	do	...	3-2-66
238	Mr. Hameed Ahmad	do	...	7-2-66
239	Mr. Arshad Ullah	do	...	9-2-66
240	Mr. Ghulam Sabir	do	5-3-66	24-3-66
241	Mr. Imtiaz Ahmad	do	...	28-2-66
242	Mr. Imam Bux	do	18-3-66	29-3-66
243	Mr. Bashir Ahmad	do	24-2-66	30-3-66
244	Mr. Habib-ur-Rehman	do	...	1-4-66
245	Mr. Ijaz Hussain	do	...	28-3-66

1	2	3	4	5
246	Mr. Inayat Ali	Conductor	...	21-3-66
247	Mr. Ghulam Muhammad	do	...	4-4-66
248	Mr. Gulzar Hussain	do	...	7-4-66
249	Mr. Khurshid Ahmad	do	...	6-4-66
250	Mr. Hashmat Ali	do	8-3-66	26-3-66
251	Mr. Khizar Hayat	do	...	20-4-66
252	Mr. Ijaz Hussain	do	31-3-66	9-4-66
253	Mr. Ghulam Nabi	do	...	20-4-66
254	Mr. Ghulam Sabir	do	...	20-4-66
255	Mr. Ehsan Ullah	do	3-8-66	7-4-66
256	Mr. Faqir Ahmad	do	...	14-4-66
257	Mr. Ghulam Ali	do	...	28-3-66
258	Mr. Bashir Ahmad	do	...	24-3-66
259	Mr. Ghulam Nabi	do	...	31-3-66

1	2	3	4	5
260	Mr. Haseeb Khan	Conductor	...	4-4-66
261	Mr. Dilshad Ahmad	do	...	20-4-66
262	Mr. Hadayat Ali	do	...	16-4-66
263	Mr. Fazal Masih	do	...	30-6-66
264	Mr. Bashir Ahmad	do	...	27-4-66
265	Mr. Iftikhar-ud-Din	do	9-3-66	4-5-66
266	Mr. Dil Pervaiz	do	do	27-4-66
267	Mr. Javed Akhtar	do	...	17-5-66
268	Mr. Bashir Ahmad	do	...	9-6-66
269	Mr. Rashid Ahhtar	do	...	9-3-66
270	Mr. Yousuf Ali	do	...	26-5-66
271	Mr. Roshan Khan	do	8-5-66	15-6-66
272	Mr. Habib Ahmad	do	12-6-66	18-7-66
273	Mr. Zia-ud-Din	do		18-7-66

1	2	3	4	5
274	Mr. Yousaf Saeed	Conductor	...	30-4-66
275	Mr. Ulfat Hussain	do	20-4-66	26-4-66
276	Mr. Muhammad Zaman	do	...	31-10-66
277	Mr. Zia Ullah	do	...	27-7-66
278	Mr. Sher Muhammad	do	...	3-8-66
279	Mr. Shakeel Ahmad	do	...	10-8-66
280	Mr. Wazir Ali	do	...	27-7-66
281	Mr. Zulfiqar Ali	do	24-8-66	30-8-66
282	Mr. Zafar Iqbal	do	...	5-5-66
283	Mr. Tufail Hussain	do	...	9-10-66
284	Mr. Nazar Muhammad	do	...	8-9-66
285	Mr. Muhammad Hafeez	do	...	13-4-66
286	Mr. Muhammad Khaliq	do	1-4-66	7-4-66
287	Mr. Muhammad Saeed	do	...	23-4-66

1	2	3	4	5
288	Mr. Atta Muhammad	Conductor	...	15-4-66
289	Mr. Manzoor Ahmed	do	...	31-1-66
290	Mr. Muhammad Nazir	do	...	6-10 66
291	Mr. Muhammad Iqbal	do	...	15-4-66
292	Mr. Muhammad Bashir	do	...	1 4-66
293	Mr. Muhammad Zahoor	do	...	6-4-66
294	Mr. Maqbool Ahmad	do	20-4-66	28-4-66
295	Mr. Muhammad Akhtar	do	...	31-3-66
296	Mr. Muhammad Mehboob	do	...	13-12-66
297	Mr. Muhammad Khalid	do	...	12-4-66
298	Mr. Muhammad Yousaf	do	...	11-4-66
299	Mr. Muhammad Bashir	do	16-4-66	23-4-66
300	Mr. Muhammad Iqbal	do	...	9-4-66
301	Mr. Muhammad Latif	do	...	6-4-66

1	2	3	4	5
302	Mr. Mumtaz Ali	Conductor	...	7-5-66
303	Mr. Muhammad Pervaiz	do	...	12-4-66
304	Mr. Muhammd Yousaf	do	5-4-66	12-4-56
305	Mr. Karam Din	do	...	3-4-66
306	Mr. Jan Muhammad	do	...	28-3-66
307	Mr. Bashir Ahmad	do	...	16-10-66
308	Mr. Bashir Ahmad	do	31-5-66	6-6-66
309	Mr. Inayat Hassain	do	...	9-6-66
310	Mr. Javed Iqbal	do	...	26-4-66
311	Mr. Bashir Ahmad	do	...	22-6-66
312	Mr. Bashir Ahmad	do	...	28-6-66
313	Mr. Jan Muhammad	do	18-5-66	29-6-66
314	Mr. Hafiz Ullah	do	...	19-4-66
315	Mr. Ghulam Sabir	do	17-4-66	15-4 66

1	2	3	4	5
316	Mr. Jafar Ali	Conductor	...	7-5-66
317	Mr. Ghulam Gaus	do	...	1-6-66
318	Mr. Ghulam Rashid	do	...	1-1-66
319	Mr. Ghulam Hussain	do	24-5-66	31-5-66
320	Mr. Jan Allah Ditta	do	...	22-5-66
321	Mr. Ghulam Ahmad	do	...	21-6-66
322	Mr. Gulzar Ahmad	do	...	25-5-66
323	Mr. Khuda Bux	do	...	11-6-66
324	Mr. Jan Fazal Din	do	...	5-7-66
325	Mr. Bashir Ahmad	do	...	9-7-66
326	Mr. Khair Din	do	...	26-6-66
327	Mr. Bashir Ahmad	do	...	26-8-66
328	Mr. Ghulam Hussain	do	...	31-5-66
329	Mr. Faqir Muhammad	do	...	3-5-66

1	2	3	4	5
330	Mr. Habib Ullah	Conductor	...	23-6-66
331	Mr. Gulzar Ahmad	do	...	28-6-66
332	Mr. Ghulam Hussain	do	22-7-66	27-7-66
333	Mr. Arshad Hussain	do	3-8-66	6-8-66
334	Mr. Jamal Hussain	do	...	22-3-66
335	Mr. Safdar Ali	do	...	8-6-66
336	Mr. Irshad Ahmad	do	...	19-7-66
337	Mr. Fazal Khan	do	...	11-8-66
338	Mr. Ghulam Rashid	do	28-3-66	28-4-66
339	Mr. Ghulam Rashid	do	...	3-8-66
340	Mr. Gul Abbas	do	...	16-9-66
341	Mr. Ikhlaq Ahmad	do	...	22-9-66
342	Mr. Khadim Hussain	do	...	21-7-66
343	Mr. Bashir Ahmad	do	23-9-66	23-9-66

1	2	3	4	5
344	Mr. Ghulam Ali	Conductor	...	10-6-66
345	Mr. Labha Masih	do	...	11-10-66
346	Mr. Muhammad Rafique	do	...	3-5-66
347	Mr. Muhammad Ramzan	do	...	29-3-66
348	Mr. Muhammad Latif	do	...	24-3-66
349	Mr. Muhammad Aslam	do	...	25-4-66
350	Mr. Muhammad Nazir	do	...	26-4-66
351	Mr. Muhammad Rafique	do	...	18-4-66
352	Mr. Muhammad Ilyas	do	...	5-5-66
353	Mr. Muhammad Saleem	do	4-5-66	10-5-66
354	Mr. Muhammad Amjad Beg	do	...	21-4-66
355	Mr. Muhammad Amin	do	...	3-5-66
356	Mr. Muhammad Javaid	do	...	4-5-66
35	Mr. Muhammad Rafique	do	...	31-5-66

1	2	3	4	5
358	Mr. Muhammad Yousaf	Conductor	23-4-66	29-4-66
359	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	21-3-66
360	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	25-5-66
361	Mr. Muhammad Unis	do	15-5-66	21-5-66
362	Mr. Muhammad Ajaib	do	...	31-5-66
363	Mr. Muhammad Hafiz	do	...	13-5-66
364	Mr. Muhammad Iqbal	do	..	28-3-66
365	Mr. Moris Masih	do	...	4-6-66
366	Mr. Muhammad Irfan	do	...	21-5-66
367	Mr. Muhammad Rashid	do	...	16-6-66
368	Mr. Muhammad Ali	do	...	16-6-66
369	Mr. Muhammad Saleem	do	...	31-5-66
370	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	28-5-66
371	Mr. Muhammad Sharif	do	...	1-6-66

1	2	3	4	5
372	Mr. Muhammad Sharif	Conductor	...	11-6-66
373	Mr. Muhammad Nazir	do	...	20-6-66
374	Mr. Muhammad Zaheer	do	...	18-6-66
375	Mr. Muhammad Munir	do	15-6-66	21-6-66
376	Mr. Muhammad Mahmud	do	15-6-66	20-6-66
377	Mr. Muhammad Hussain	do	...	20-6-66
378	Mr. Muhammad Hanif	do	...	23-6-66
379	Mr. Muhammad Anwar	do	...	21-5-66
380	Mr. Muhammad Jahangir	do	17-6-66	23-6-66
381	Mr. Muhammad Sarwar	do	...	21-3-66
382	Mr. Muhammad Rafique	do	...	9-6-66
383	Mr. Agha Dilbar	do	...	29-6-66
384	Mr. Inayat Ali	do	...	16-6-66
385	Mr. Basharat Ali	do	...	7-10-66

1	2	3	4	5
386	Mr. Bashir Ahmad	Conductor	...	3-11-66
387	Mr. Ghulam Farid	do	...	30-9-66
388	Mr. Irshad Ahmad	do	...	7-11-66
389	Mr. Khalil Ahmad	do	...	6-10-66
390	Mr. Inayat Ali	do	...	18-10-66
391	Mr. Javaid Ahmad	do	...	17-10-66
392	Mr. Ghulam Rashid	do	...	30-11-66
393	Mr. Ghulam Rasool	do	...	5-11-66
394	Mr. Ghulam Hussain	do	...	13-11-66
395	Mr. Khushi Muhammad	do	...	11-10-66
396	Mr. Farooq Hussain	do	...	6-12-66
397	Mr. Ghulab Din	do	...	3-12-66
398	Mr. Bashir Ahmad	do	...	3-10-66
399	Mr. Bashir Ahmad	do	1-12-66	3-12-66

1	2	3	4	5
400	Mr Farman Ali	Conductor	7-12-66	11-12-66
401	Mr. Khalid Muhammad	do	...	23-7-66
402	Mr. Inam-ul-Haq	do	...	10-12-66
403	Mr. Ghafoor Ahmad	do	...	5-11-66
404	Mr. Ojagar Masih	do	...	13-12-66
405	Mr. Ghulam Jalani	do	...	17-11-66
406	Mr. Khalid Ahmad	do	...	13-12-66
407	Mr. Balam Khan	do	...	24-12-66
408	Mr. Sift-ul-Hassan	do	...	12-1-66
409	Mr. Zaheer-ud-Din	do	...	15-1-66
410	Mr. Tusawar Hussain	do	1-2-66	5-2-66
411	Mr. Rafaquat Ali	do	...	8-2-66
412	Mr. Nazir Ahmad	do	...	8-2-66
413	Mr. Shahvaz Ahmad	do	2-4-66	6-4-66

1	2	3	4	5
414	Mr. Niamat Ullah	Conductor	...	31-3-66
415	Mr. Nazir Ahmad	do	14-3-66	18-3-66
416	Mr. Shan Ali	do	...	7-4-66
417	Mr. Shaukat Ali	do	12-4-66	12-4-66
418	Mr. Sardar Ali	do	...	5-5-66
419	Mr. Nazir Ahmad	do	...	19.4-66
420	Mr. Shara Butt	do	...	10-5-66
421	Mr. Muhammad Ayub	do	...	30-8-66
422	Mr. Muhammad Latif	do	...	13-8-66
423	Mr. Mukhtar-ul-Haq	do	...	28-8-66
424	Mr. Muhammad Ibrahim	do	...	3-8-66
425	Mr. Muhammad Yasin	do	...	5-2-66
426	Mr. Mukhtar Ali	do	...	24-8-66
427	Mr. Muhammad Ali	do	...	8-6-66

1	2	3	4	5
428	Mr. Muhammad Ashraf	Conductor	...	6-6-66
429	Mr. Muhammad Afzal	do	...	31-5-66
430	Mr. Muhammad Rafique	do	...	25-5-66
431	Mr. Muhammad Sadiq	do	...	23-6-66
432	Mr. Saleem Iqbal	do	...	5-5-66
433	Mr. Sher Muhammad	do	1-5-66	4-5-66
434	Mr. Habib Khan	do	...	3-5-66
435	Mr. Sardar Ali	do	...	26-4-66
436	Mr. Noor Muhammad	do	...	4-5-66
437	Mr. Taj Din	do	...	1-6-66
438	Mr. Zahoor Beg	do	...	9-5-56
439	Mr. Nazir Ahmad	do	...	5-5-66
440	Mr. Habib Hussain	do	2-5-66	13-5-66
441	Mr. Rehmat Ali	do	...	31-5-66

1	2	3	4	5
442	Mr. Shaid Hussain	Conductor	...	30-4-66
443	Mr. Shabbir Hussain	do	...	6-3-66
444	Mr. Shakil Ahmed	do	...	13-10-66
345	Mr. Nawaz Raza	do	...	30-4-66
446	Mr. Shaukat Ali	do	...	15-6-66
447	Mr. Zakir Hussain	do	...	8-5-56
448	Mr. Shah Nawaz	do	...	20-6-66
449	Mr. Noor Muhammad	do	...	12-4-66
450	Mr. Abdul Rehman	Jr: Clerk	4-6-65	22-12-66
451	Mr. Sher Bahadar	A.Y.M.	6 months	15-7-66
452	Mr. Rehmat Masih	Sweeper	12-5-66	19-5-66
453	Mr. Muhammad Akram	Inspector		
454	Mr. Muhammad Nazar	Conductor	...	1-6-66
455	Mr. Muhammad Afzal Khan	do	...	1-7-66

1	2	3	4	5
456	Mr. Muhammad Anwar	Conductor	...	11-1-66
457	Mr. Muhammad Siddique	do	...	5-1-66
458	Mr. Muhammad Ghafoor	do	...	15-1-66
459	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	18-1-66
460	Mr. Muhammad Nafees	do	...	29-1-66
461	Mr. Manzoor Hussain	do	...	31-1-66
462	Mr. Muhammad Akram	do	...	31-1-66
463	Mr. Muhammad Ghafoor	do	...	31-1-66
464	Mr. Muhammad Akram	do	...	31-1-66
465	Mr. Muhammad Sarwar	do	...	13-1-66
466	Mr. Muhammad Aslam	do	...	3-1-66
467	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	3-2-66
468	Mr. Muhammad Akram	do	...	3-2-66
469	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	9-2-66

1	2	3	4	5
470	Mr. Safdar Ali	Conductor	...	21-2-66
471	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	9-4-66
472	Mr. Muhammad Rashid	do	...	8-3-66
473	Mr. Muhammad Rafique	do	...	7-3-66
474	Mr. Muhammad Abdullah	do	...	7-3-66
475	Mr. Mukhtar Hussain	do	...	5-3-66
476	Mr. Muhammad Usif	do	...	9-3-66
477	Mr. Muhammad Ashraf	do	3-3-66	7-3-66
478	Mr. Mukhtar Ali	do	...	10-4-66
479	Mr. Muhammad Rafique	do	...	9-6-66
480	Mr. Muhammad Ramzan	do	...	10-2-66
481	Mr. Muhammad Latif	do	...	2-3-66
482	Mr. Bashir Ahmad	do	19-3-66	2699-٤-
483	Mr. Muhammad Ismail	do	...	26-2-66

1	2	3	4	5
484	Mr. Muhammad Hussain	Conductor	...	28-3-66
485	Mr. Mehraj Din	do	...	11-4-66
486	Mr. Muhammad Hanif	do	...	6-4-66
487	Mr. Muhammad Yousaf	do	...	6-4-66
688	Mr. Muhammad Afzal	do	...	7-4-66
489	Mr. Muhammad Nazeer	do	2-6-66	9-6-66
490	Mr. Muhammad Aslam	do	...	18-7-66
491	Mr. Muhammad Saleem	do	...	5-4-66
492	Mr. Manzoor Hussain	do	28-5-66	24-6-66
493	Mr. Mustaq Ahmad	do	...	16-7-66
494	Mr. Muhammad Yousaf	do	...	21-7-66
495	Mr. Muhammad Abbas	do	...	21-7 66
496	Mr. Muhammad Aslam	do	...	9-7-66
497	Mr. Muhammad Sharif	do	...	29-7-66

1	2	3	4	5
498	Mr. Muhammad Rafique	Conductor	...	27-3-66
499	Mr. Muhammad Jabbar	do	27-7-66	27-7-66
500	Mr. Muhammad Rafique	do	...	19-4-66
501	Mr. Muhammad Akram	do	16-5-66	22-6-66
502	Mr. Mahraj Din	do	...	9-5-66
503	Mr. Muhammad Siddique	do	...	25-4-66
504	Mr. Muhammad Anwar	do	...	3-11-66
505	Mr. Muhammad Imran	do	...	30-7-66
506	Mr. Muhammad Anwar	do	...	11-7-66
507	Mr. Muhammad Anwar	do	...	13-7-66
508	Mr. Muhammad Anwar	do	...	24-7-66
509	Mr. Muhammad Ismail	do	...	28-7-66
510	Mr. Mehraj Din	do	...	3-8-66
511	Mr. Muhammad Amin	do	...	3-8-66

1	2	3	4	5
512	Mr. Muhammad Mazhar	Conductor	27-7-66	6-8-66
513	Mr. Muhammad Bashir	do	...	3-5-66
514	Mr. Muhammad Nazir	do	...	10-8-66
515	Mr. Muhammad Yousaf	do	...	26-6-66
516	Mr. Sabir Muhammad	do	...	3-3-66
517	Mr. Muhammad Riaz	do	...	4-6-66
518	Mr. Muhammad Iqbal	do	...	21-6-66
519	Mr. Maqbool Masih	do	...	10-8-66
520	Mr. Masood Beg	do	...	16-8-66
521	Mr. Muhammad Rafique	do	...	11-8-66
522	Mr. Bilal	do	...	7-6-66
523	Mr. Muhammad Aslam	do	...	20-8-66
524	Mr. Mushtaq Ahmad	do	...	17-8-66
525	Mr. Muhammad Khurshid	do	...	25-8-66

1	2	3	4	5
526	Mr. Muhammad Rafique	Conductor	...	30-7-66
527	Mr. Muhammad Ishaque	do	...	14-3-66
528	Mr. Muhammad Ishaque	do	...	5-8-66
529	Mr. Muhammad Ibrahim	do	...	16-6-66
530	Mr. Muhammad Hussain	do	...	3-7-66
431	Mr. Muhammad Afzal	do	...	28-6-66
532	Mr. Muhammad Saddique	do	...	11-7-66
533	Mr. Muhammad Yasin	do	...	20-6-66
534	Mr. Muhammad Rafique	do	13-8-66	7-9-66
535	Mr. Muhammad Khaliq	do	...	7-9-66
536	Mr. Muhammad Tufail	do	...	29-4-66
537	Mr. Mirza Javaid Anwar	do	...	22-8-66
538	Mr. Muhammad Ramzan	do	2-8-66	10-8-66
539	Mr. Muhammad Idrees	do	...	10-8-66

1	2	3	4	5
540	Mr. Muhammad Munawar Hussain	Conductor	...	10-8-66
541	Mr. Muhammad Shamim	do	...	10-8-66
542	Mr. Muhammad Iqbal	do	...	10-9-66
543	Mr. Muhammad Hamid	do	...	7-8-66
544	Mr. Muhammad Beg	do	...	28-8-66
545	Mr. Muhammad Iqbal	do	...	1-8-66
546	Mr. Mushtaq Ahmad	do	...	19-9-66
547	Mr. Muhammad Latif	do	...	4-7-66
548	Mr. Muhammad Aslam	do	...	22-9-66
549	Mr. Muhammad Hussain	do	...	3-9-66
550	Mr. Manzoor Ahmad	do	9-9-66	17-10-66
551	Mr. Muhammad Maqsood	do	...	4-10-66
552	Mr. Muhammad Anwar	do	...	16-7-66
553	Mr. Munir Ahmad	do	...	25-7-66

1	2	3	4	5
554	Mr. Muhammad Ahmad	Conductor	...	9-7-66
555	Mr. Muhammad Mubarik Ali	do	...	22-6-66
556	Mr. Muhammad Sharif	do	23-9-66	23-9-66
557	Mr. Muhammad Sharif	do	...	7-10-66
558	Mr. Muhammad Ali	do	...	6-8-66
559	Mr. Muhammad Yasin	do	...	6-10-66
560	Mr. Muhammad Rafique	do	...	29-11-66
561	Mr. Muhammad Hasib	do	4-10-66	11-10-66
562	Mr. Mocen-ud-Din	do	...	7-8-66
563	Mr. Muhammad Jahangir	do	...	11-10-66
564	Mr. Muhammad Afsar	do	...	13-13-66
565	Mr. Muhammad Alam	do	...	20-10-66
566	Mr. Muhammad Farooq Azam	do	...	2-10-66
567	Mr. Muhammad Ibrahim	do	...	20-9-66

1	2	3	4	5
568	Mr. Muhammad Rafique	Conductor	...	1-11-66
569	Mr. Muhammad Sarwar	do	...	3-11-66
570	Mr. Muhammad Siddique	do	...	5-11-66
571	Mr. Muhammad Saleem	do	...	12-10-66
572	Mr. Muhammad Sharif	do	...	9-10-66
573	Mr. Muhammad Arif	do	...	30-10-66
574	Mr. Muhammad Rashid	do	...	18-10-66
575	Mr. Muhammad Jabbar	do	...	5-7-66
576	Mr. Muhammad Mansha	do	2-10-66	8-10-66
577	Mr. Muhammad Siddique	do	...	28-11-66
578	Mr. Mubarik Ali	do	...	29-11-66
579	Mr. Muhammad Rashid	do	...	21-11-66
580	Mr. Muhammad Afzal	do	...	9-11-66
581	Mr. Muhammad Tufail	do	30-10-66	7-11-66

1	2	3	4	5
582	Mr. Munawar Alam	Conductor	...	8-7-66
583	Mr. Muhammad Luqman	do	...	11-7-66
584	Mr. Muhammad Yaqub	do	...	23-11-66
585	Mr. Muhammad Shabbir	do	...	5-11-66
586	Mr. Muhammad Ismail	do	...	24-10-66
587	Mr. Muhammad Rafique	do	...	13-10-66
588	Mr. Muhammad Anwar	do	...	30-7-66
589	Mr. Mushtaq Ahmad	do	...	30-7-66
590	Mr. Mehmood Ali	do		26-9-66
591	Mr. Muhammad Saleem	do	5-10-66	13-10-66
592	Mr. Muhammad Anwar	do	19-10-66	19-10-66
593	Mr. Muhammad Latif	do	...	1-11-66
594	Mr. Muhammad Akbar	do	...	19-10-66
595	Mr. Manzoor Hussain	do	...	5-12-66

1	2	3	4	5
596	Mr. Muhammad Siddique	Conductor	29-11-66	6-12-66
597	Mr. Muhammad Amin	do	...	19-7-66
598	Mr. Muhammad Sharif	do	...	23-9-66
599	Mr. Muhammad Rafique	do	...	28-9-66
600	Mr. Muhammad Munir	do	...	4-10-66
601	Mr. Muhammad Saeed	do	...	1-12-66
602	Mr. Muhammad Ishaque	do	...	12-9-66
603	Mr. Muhammad Karamat	do	...	19-2-66
604	Mr. Muhammad Sadiq	do	...	19-2-66
605	Mr. Muhammad Saleem	do	...	9-12-66
606	Mr. Muhammad Yasin	do	...	12-12-66
607	Mr. Muhammad Ayub	do	...	31-5-66
608	Mr. Muhammad Sadiq	do	...	19-9-66
609	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	8-11-66

1	2	3	4	5
610	Mr. Muhammad Sultan	Conductor	...	24-11-66
611	Mr. Muhammad Ibrahim	do	...	13-12-66
612	Mr. Muhammad Usaf	do	...	21-12-66
613	Mr. Muhammad Iqbal	do	8-12-66	15-12-66
614	Mr. Muhammad Iqbal	do	11-12-66	19-12-66
615	Mr. Muhammad Aslam	do	...	1-12-66
616	Mr. Muhammad Akram	do	...	26-12-66
617	Mr. Muhammad Rafique	do	...	29 12-66
618	Mr. Muhammad Sharif	do	...	5-1-66
619	Mr. Muhammad Siddique	do	23-12-66	31-12-66
620	Mr. Muhammad Ibrahim	do	...	29-12-66
621	Mr. Muhammad Iqbal	do	...	29-12-66
622	Mr. Muhammad Rafique	do	...	19-11-66
623	Mr. Muhammad Mumtaz Ahmad	do	...	7-12-66

1	2	3	4	5
624	Mr. Muhammad Aslam	Conductor	...	4-12-66
625	Mr. Muhammad Akram	do	...	31-2-66
626	Mr. Mehmood-ur-Rehman	do	6-12-66	14-12-66
627	Mr. Muhammad Asif	do	...	12-12-66
628	Mr. Mumtaz Ahmad	do	...	20-5-66
629	Mr. Maqsood Khan	do	...	7-10-66
630	Mr. Muhammad Mazhar	do	...	5-11-66
631	Mr. Muhammad Ashraf	do	...	6-7-66
632	Mr. Muhammad Arif	do	...	21-1-66

(ANNEXURE C)

LIST OF EMPLOYEES DISCHARGED WITHOUT CHARGE SHEET BEING UNDER PROBATION PERIOD

S. No.	Name	Designation	Token No.	Date of Apptt.	Date of Suspension if any	Discharged being probation period.
1	2	3	4	5	6	7
1	Mr. Dilshad Ahmad	Conductor	264	1-3-66	...	20-4-66
2	Mr. Javaid Akhtar	do	2058	30-3-66	...	27-5-66
3	Mr. Ghulam Shabbir	do	2321	18-4-66	...	5-5-66
4	Mr. Javaid-ud-Din	do	2356	29-4-66	...	9-6-66
5	Mr. Muhammad Ayub Khan	do	365	15-4-66	...	30-5-66
6	Mr. Maqbool Hussain	do	1342	18-3-66	...	4-5-66
7	Mr. Muhammad Siddique	do	2324	18-4-66	...	8-6-66

1	2	3	4	5	6	7
8	Mr. Muhammad Sarwar	Conductor	2331	18-4-66	...	8-6-66
9	Mr. Muhammad Asghar	do	221	7-4-66	...	3-5-66
10	Mr. Muhammad Afzal	do	2050/1202	1-4-66	...	31-5-66
11	Mr. Muhammad Hafeez	do	2039	21-3-66	...	7-5-66
12	Mr. Muhammad Din	do	2094	4-4-66	...	25-6-66
13	Mr. Muhammad Azam	do	309	11-5-66	...	13-5-66
14	Mr. Muhammad Saleem	do	2090/251	4-4-66	31-5-66	6-6 66
15	Mr. Muhammad Riaz	do	2344/365	1-5-66	...	8-6-66
16	Mr. Muhammad Ahmad	do	2352	29-4-66	...	8-6-66
17	Mr. Muhammad Yaqub	do	2370	6-5-66	...	8-6-66
18	Mr. Manzoor Hussain	do	2309	15-4-66	25-5-66	31-5-66
19	Mr. Muhammad Rafique	do	410	14-3-66	...	30-5-66
20	Mr. Muhammad Yaqub	do	1388	7-3-66	2-5-66	9-5-66
21	Mr. Mehboob-ur-Rehman	do	134[illegible]	7-3-66	...	17-5-66

1	2	3	4	5	6	7
22	Mr. Mumtaz Ahmad	Conductor	140	7-4-66	2-5-66	31-5-66
23	Mr. Muhammad Din	do	1286	7-3-66	...	2-6-66
24	Mr. Muhammad Nazir	do	260	7-3-66	...	7-4-66
25	Mr. Muhammad Saleem	do	295	18-3-66	...	17-4-66
26	Mr. Nawazish Ali	do	253	18-3-66	...	9-3 66
27	Mr. Zahoor Ahmed	do	1287	4-4-66	...	10-5-66
28	Mr. Siddique Javaid	do	398	23-4-66	...	31-5-66
29	Mr. Rehmat Ali	do	2343	29-4-66	...	5-5-66
30	Mr. Yousaf Masih	do	1096	9-6-66	...	13-7-66
31	Mr. Muhammad Umer Zaman	do	2394	19-5-66	...	31-7-66
32	Mr. Pervaiz Iqbal	do	287	11-5-66	...	27-7-66
33	Mr. Salam-ud-Din	do	2372	12-5-66	...	8-7-66
34	Mr. Muhammad Akram	do	2080/140	1-4-66	...	25-5-66
35	Mr. Abdul Razzaq	do	2374	3-7-66	...	4-7-66

1	2	3	4	5	6	7
36	Mr. Muhammad Nazir	Conductor	2076	1-4-66	20-4-66	26 4-66
37	Mr. Muhammad Azhar	do	1031	28-2-66	...	13-4-66
38	Mr. Muhammad Anwar	do	2373/230	15-5-66	...	30-7-66
39	Mr. Muhammad Ismail	do	287	10-10-66	...	24-10-66
40	Mr. Mubarik Ali	do	417	7-10-66	...	29-11-66
41	Mr. Manzoor Ahmad	do	1373	24-6-66	...	17-8-66
42	Mr. Muhammad Aslam	do	282	15-9-66	...	27-9-66
43	Mr. Muhammad Rafique	do	2174	8-7-66	...	27-7-66
44	Mr. Muhammad Fayyaz	do	1755	7-4-66	...	16-4-66
45	Mr. Muhammad Amin	do	1129	6-5-66	2-7-66 7 days	19-7-66
46	Mr. Muhammad Rafiq	do	2480	10-9-66	...	13-10-66
47	Mr Ghulam Sabir	do	1323	21-1-66	5-7-66 7 days	14-3-66
48	Mr. Abdul Qayyum	do	1554	12-3-66	...	14-4-66
49	Mr. Abdul Haq	do	447/2057	1-4-66	...	7-4-66

1	2	3	4	5	6	7
50	Mr. Muhammad Rashid	Conductor	2347	29-4-66	...	3-5-66
51	Mr. Abdul Razzaq	do	1374	16-3-66	...	27-4-66
52	Mr. Muhammad Rafique	do	1120	20-4-66	...	29-6-66
53	Mr. Abdul Majid	do	1093	27-4-66	...	25-4-66
54	Mr. Abdul Hameed	do	1383	18-3-66	...	16-4-66
55	Mr. Muhammad Hafeez	do	1298	30-3-66	...	27-4-66
56	Mr. Muhammad Ashraf	do	2079/1355	31-3-66	...	28-4-66
57	Mr. Abdullah Shah	do	1341	28-4-66	...	27-7-66
58	Mr. Abdus Salam	do	2417/168	27-7-66	...	11-8-66
59	Mr. Ahmad Shah	do	2357	29-4-66	...	25-6-66
60	Mr. Abdul Rashid	do	2128/265	6-6-66	...	25-6-66
61	Mr. Abdul Qayyum	do	3130	12-6-66	...	23-6-66
62	Mr. Abdul Mannan	do	2459/278	23-8-66	...	30-7-66
63	Mr. Abdul Sattar	do	1379	5-5-66	...	30-7-66

1	2	3	4	5	6	7
64	Mr. Dilshad Hussain	Conductor	2186/278	9-7-66	...	8-9-66
65	Mr. Abdul Jabbar	do	1224	1-7-66	...	3-6-66
66	Mr. Abdul Wahid	do	358	11-6-66	...	11-6-66
67	Mr. Abdul Ghafoor	do	2510/1128	7-11-66	...	12-11-66
68	Mr. Abdul Hakim	do	2118/1421	3-6-66	...	18-7-66
69	Mr. Atta-ur-Rehman	do	2560	14-10-66	...	14-11-66
70	Mr. Muhammad Siddique	Driver	1557	4-4-66	...	9-5-66
71	Mr. Sarfraz Hussain	do	837	1-4-66	...	4-6-66
72	Mr. Muhammad Anwar	do	937	15-1-66	...	9-2-66
73	Mr. Muhammad Khaliq	do	1593	11-2-66	...	19-5-66
74	Mr. Inayat Hussain	Conductor	260	18-3-66	...	9-6-66
75	Mr. Javaid Iqbal	do	1281	16-3-66	...	15-6-66
76	Mr. Khushi Muhammad	do	1932	15-4-66	...	7-5-66
77	Mr. Bashir Ahmad	do	2319	20-4-66	...	24-5-66

1	2	3	4	5	6	7
78	Mr. Khuda Bux	Conductor	148	10-5-66	...	11-6-66
79	Mr. Karamat Ullah	do	1342	5-5-66	...	25-5-66
80	Mr. Ghulam Rashid	do	2057/1325	8-4-66	...	26-4-66
81	Mr. Boota Khan	do	1131	13-4-66	...	10-5-66
82	Mr. Karim Ullah	do	2335	18-4-66	...	22-6-66
83	Mr. Ghulam Hussain	do	1327	22-5-66	...	9-7-66
84	Mr. Iftikhar Ahmad	do	2162	22-6-66	...	31-7-66
85	Mr. Ghanzafar Ali	do	2127/332	6-6-66	...	25-6-66
86	Mr. Hamid Gul	do	2016/1310	26-11-66	...	26-11-66
87	Mr. Sardar Muhammad	do	1188	16-2-66	...	5-5-66
88	Mr. Munawar Hussain	do	2060	30-3-66	...	18-5-66
89	Mr. Sultan Ahmad	do	808	28-2-66	...	26-4-66
90	Mr. Shaukat Javaid	do	2326	19-4-66	...	31-5-66
91	Mr. Nawab Din	do	2354	29-4-66	...	8-6-66

1	2	3	4	5	6	7
92	Mr. Rehmat Ali	Conductor	2034/1019	21-3-66	6-5-66	11-5-66
93	Mr. Muhammad Yaqoob	do	1293	17-1-66	...	31-1-66
94	Mr. Muhammad Riaz	do	448	19-1-66	26-1-66	31-1-66
95	Mr. Muhammad Niaz	do	2003	9-2-66	13-2-66	19-2-66
96	Mr. Muhammad Sharif	do	2346/358	21-5-66	11-6-66	11-6-66
97	Mr. Muhammad Rafique	do	1391	7-4-66	...	3-7-66
98	Mr. Muhammad Sharif	do	2322	18-4-66	...	22-4-66
99	Mr. Muhammad Boota	do	2327	19-4-66	...	7-6-66
100	Mr. Muhammad Ayub	do	2367	5-5-66	...	31-5-66
101	Mr. Muhammad Sadiq	do	2399	19-5-66	...	18-5-66
102	Mr. Muhammad Fazil	do	2061/1484	30-4-66	...	13-5-69
103	Mr. Muhammad Saeed	do	1308	6 -5-66	...	9-7-66
104	Mr. Muhammad Sadiq	do	2093	4-10-66	...	5-5-66
105	Mr. Muhammad Iqbal	do	2142	21-7-66	...	28-7-66

1	2	3	4	5	6	7
106	Mr. Mubarik Ali	Conductor	2062/424	31-3-66	...	22-6-66
107	Mr. Mushtaq Ahmad	do	2154	22-6-66	...	28-7-66
108	Mr. Muhammad Sharif	do	1391	16-7-66	...	23-9-66
109	Mr. Muhammad Ali	do	1035	24-6-66	...	8-6-66
110	Mr. Muhammad Rafique	do	417	7-10-66	...	29-11-66
111	Mr. Muhammad Ibrahim	do	455	20-8-66	...	20-9-66
112	Mr. Mubarik Ali	do	417	7-10-66	...	29-11-66
113	Mr. Muhammad Ismail	do	1297	10-10-66	...	24-10-66
114	Mr. Muhammad Sharif	do	1226	11-8-66	...	5-8-66
115	Mr. Muhammad Rafique	do	2480	8-9-66	...	13-10-66
116	Mr. Muhammad Tufail	do	2386/1237	14-5-66	...	6-8-66
117	Mr. Muhammad Anwar	do	2277/230	15-5-66	...	30-7-66
118	Mr. Muhammad Akbar	do	1379	3-8-66	...	19-10-66
119	Mr. Muhammad Amin	do	1129	6-5-66	...	19-7-66

1	2	3	4	5	6	7
120	Mr. Muhammad Rafique	Conductor	1224	3-8-66	...	28-9-66
121	Mr. Muhammad Ayub	do	2367	5-5-66	...	31-5-66
122	Mr. Muhammad Khan	do	2350/1232	1-5-66	...	4-7-66
123	Mr. Muhammad Sultan	do	2385	8-9-66	...	24-11-66
124	Mr. Muhammad Usif	do	1296	10-10-66	...	21-12-66
125	Mr. Muhammad Aslam	do	2552/1154	10-11-66	...	1-12-66
126	Mr. Muhammad Rafique	do	2467/1423	23-8-66	...	19-11-66
127	Mr. Muhammad Akram	do	392	10-10-66	...	3-12-66
128	Mr. Maqsood Khan	do	2419	29-7-66	...	7-10-66
129	Mr. Muhammad Ashraf	do	2371/1289	9-5-66	...	6-7-66
130	Mr. Muhammad Akbar Khan	do	1379	3-8-66	...	19-10-66
131	Mr. Muhammad Tufail	do	175/1337	1-6-66	...	6-8-66
132	Mr. Muhammad Ashraf	do	2371/1279	9-5-66	...	6-766
133	Mr. Mahmood Khan	do	2350	1-5-66	...	4-7-66

1	2	3	4	5	6	7
134	Mr. Muhammad Iqbal Javaid	Conductor	1422	14-5-66	...	1-8-66
135	Mr. Muhammad Usaf	do	1423	20-4-66	...	30-6-66
136	Mr. Muhammad Nawaz	do	1973/199	11-1-66	...	21-2-66
137	Mr. Syed Wajid Ali	Tyreman	603	29-9-66	...	8-10-66
138	Mr. Saeed Ahmad	Cleaner	827	1-8-66	...	5-8-66
139	Mr. Ali Raza	Tyreman	603	20-10-66	...	3-12-66
140	Mr. Muhammad Azim	Blacksmith	400	9-7-66	...	13-7-66
141	Mr. Muhammad Aslam	A/Elect.	343	25-8-66	...	14-9-66
142	Mr. Mubarik Ali	Welder	445	22-9-66	...	18-12-66

APPENDIX II

(REF: STARRED QUESTION NO. 6803)

Serial No.	Name of the PCS Deputy Commissioners	The Districts to which he belongs or domicile	Present posting
1	2	3	4
	1955		
1	Arbab Noor Muhammad Khan	Peshawar	LPR.
2	Mr. Muhammad Jan Khan	Peshawar	LPR.
3	Mr. Sher Bahadur Khan	Bannu	Judge of the HC of West Pakistan.
4	Mr. Abdur Rashid Khan	Peshawar	Chief Administrator of Auqaf.
5	Sardar Muhammad Alam Khan	Hazara	Retired.
6	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, W.P. Minimum. Wages Board.
7	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat.

1	2	3	4
8	Mr. Ghulam Sarwar Khan	D.I. Khan	Retired.
9	Pir Mubarik Ali Shah	Jhang	Retired.
10	Raja Ghulam Mehdi	Jhelum	Retired.
11	Mr. Ahmad Raza Khan	Lahore	Commissioner, Sargodha.
12	Mr. C.M.D. Jeelani	Multan	Retired.
13	Mr. Faqir S. Sirajuddin	Lahore	Died.
14	Ch. Nabi Ahmad Cheema	Lyallpur	Died.
15	Rai Akbar Khan	Lyallpur	Died.
16	Mian M. Saied		Dy. Secretary, Ministry of Defence.
17	Sh. Muhammad Hussain		Retired.
18	Rao Fazlur Rahman		Retired.
19	Mr. S.M. Kazi	Khairpur	Retired.
20	Mr. Ali Muhammad Baloch	Sukkur	Retired.

1	2	3	4
21	Mr. Abdul Latif Sheikh	Sukkur	Retired
22	Mr. Abdul Majid Afghan	Hyderabad	Commr : Employees Social Security Institution
23	Mr. Noor Muhammad Bhatti	Larkana	Retired
24	Mr. Ghulam Mustfa S. Kazi	Dadu	Retired
25	Mr. Gul A.M.Y. Channa	Hyderabad	Retired
26	Mr. Gul Muhammad Abbasi	Khairpur	Retired
27	Mr. Muhammad Ilyas Yusufani	Sanghar	Died
28	Haji Muhammad Siddique	Quetta	LPR
29	Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR
30	Pir Afzal Khalil		Retired
31	Mr. Zahurul Hasan Khan		Retired
32	Mr. Mir Masood Ali		Retired
33	Raja Ahmad Khan	Jhelum	Registrar, Co-opt Societies, Lahore

1	2	3	4
	1956		
1	Mr. S.M. Ayub	Mardan	P.A., South Waziristan.
2	Mr. Muhammad Jan Khan	Peshawar	LPR
3	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat Division
4	Mr. Abdur Rashid Khan	Peshawar	Chief Administrator of Auqaf.
5	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, W.P. Minimum Wages Board.
6	Mr. Saadullah Khan	Mardan	LPR
7	Sardar Muhammad Alam Khan	Hazara	Retired
8	Haji Saeed Ahmad Shah	Mardan	Retired
9	Mr. Ghulam Sarwar Khan	D.I. Khan	Retired
10	Arbab Noor Muhammad Khan	Peshawar	LPR
11	Pir Mubarik Ali Shah	Jhang	Retired
12	Mr. Ahmad Raza Khan	Lahore	Commissioner, Sargodha Div.

1	2	3	4
13	Mr G.M.D. Jeelani	Multan	Retired.
14	Raja Ghulam Mehit Khan	Jhelum	Retired.
15	Ch. Nabi Ahmed Cheema	Lyallpur	Died.
16	Sardar Ata Muhammad Khan	D.G. Khan	Retired.
17	Rai Akbar Khan	Lyallpur	Died.
18	Ch. Muhammad Bashir	Montgomery	Dy. Secretary, Health Deptt:
19	Mian M. Saeed		On deputation with the Ministry of Defence.
20	Sh. Muhammad Hussain		Retired.
21	Rao Fazlur Rahman		Retired.
22	Mr. S.M. Kazi	Khairpur	Retired.
23	Mr. Abdul Majid Afghan	Hyderabad	Commissioner, Employees Social Security Institution.
24	Mr. Abdul Latif Sheikh	Sukkur	Retired.
25	Mr. Noor Muhammad Bhatti	Larkana	Retired.

1	2	3	4
26	Mr. Muhammad Ilyas Yusufani	Sanghar	Died.
27	Mr. A.M.Y. Channa	Hyderabad	Retired.
28	Mr. Iltaf Hussain Tirmzi	Hyderabad	Retired.
29	Mr. Haji Muhammad Siddique	Quetta	LPR.
30	Sh. Ahmad Khan	Zhob	DBD Quetta.
31	Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR.
32	Pir Afzal Khalil		Retired.
33	Major Muhammad Afzal	Quetta	Retired.
34	Mr. Zafarul Hasan Khan		Retired.
35	Mir Masood Ali		Retired.
36	Raja Ahmad Khan	Jhelum	Registrar, Co-operative Societies, Lahore.
	1957		
1	Mr. S.M. Ayub	Mardan	P.A., South Waziristan.

1	2	3	4
2	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat Division.
3	Mr. Muhammad Jan Khan	Peshawar	LPR.
4	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, Minimum Wages Board.
5	Mr. Saadullah Khan	Mardan	LPR.
6	Haji Saeed Ahmad Shah	Mardan	Retired.
7	Mr. Ghulam Sarwar Khan	D.I. Khan	Retired.
8	Arbab Noor Muhammad Khan	Peshawar	LPR.
9	Sardar Muhammad Alam Khan	Hazara	Retired.
10	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P.A., Khyber
11	Raja Muhammad Ziaullah Khan	Gujrat	Retired.
12	Pir Mubarak Ali Shah	Jhang	Retired.
13	Raja Ghulam Mehdi	Jhelum	Retired.
14	Mr. Muhammad Hayat Khan Khakwani	Multan	Secretary, B.O.R.
15	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D.C., Thatta.

1	2	3	4
16	Sardar Ghulam Farid Khan	D.G. Khan	Chairman, T.D.A.
17	G.M.D. Jeelani	Multan	Retired
18	Sardar Ata Muhammad Khan	D.G. Khan	Retired
19	Mr. Abdul Majid Afghan	Hyderabad	Commissioner, Employees Social Security.
20	Mr. Abdul Latif Sheikh	Sukkur	Retired
21	Mr. Muhammad Ilyas Yusufani	Sanghar	Died
22	Mr. Allah Bakhsh Uqali	Thatta	Retired
23	Mr. A.M.Y. Channa	Hyderabad	Retired
24	Mr. Muhammad Yusuf Junejo	Dadu	Died
25	Mr. Iltaf Hussain Tirmzi	Hyderabad	Retired
26	Mr. S.M. Kazi	Khairpur	Retired
27	Haji Muhammad Siddique	Quetta	LPR
28	Major Muhammad Afzal	Quetta	Retired

1	2	3	4
29	Sh. Ahmad Khan	Zhob	D.B.D. Quetta.
30	Mir Masood Ali		Retired.
31	Raja Ahmad Khan	Jhelum	Registrar, Cooperative Societies, Lahore.
	1958		
1	Mr. S.M. Ayub	Mardan	P.A. South, Waziristan.
2	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat.
3	Mr. Muhammad Jan Khan	Peshawar	LPR
4	Mr. Fakhruzaman Khan	Hazara	P.A. Khyber.
5	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, Minimum Wages Board.
6	Mr. Saadullah Khan	Mardan	LPR.
7	Mr. Haji Saeed Ahmad Shah	Mardan	Retired.
8	Chaudhri I.B. Awan	D.I. Khan	Director General, K.D.A.
9	Sardar Muhammad Alam Khan	Hazara	Retired.

1	2	3	4
10	Mr. Sibghatullah	Peshawar	D.C. Mardan.
11	Raja Muhammad Ziaullah Khan	Gujrat	Retired.
12	Raja Ghulam Mehdi	Jhelum	Retired.
13	Mr. Muhammad Hayat Khan Khakwani	Multan	Secretary B.O.R.
14	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D.C., Thatta.
15	Sardar Ghulam Farid Khan	D.G. Khan	Chairman, T.D.A.
16	Mr. G.M.D. Jeelani	Multan	Retired.
17	Mian Muhammad Saied	Lahore	On deputation with the Ministry of Defence.
18	Malik Noor Muhammad Tiwana	Sargodha	Retired.
19	Sh. Riazul Haq	Lahore	Dy. Secretary, Agriculture Department.
0	Sh. Muhammad Hussain		Retired.
21	Mr. Abdul Latif Sheikh	Sukkur	Retired.
22	Mr. G.M. Kazi	Sukkur	Retired.

1	2	3	4
23	Mr. Abdul Majid Afghan	Hyderabad	Commissioner, Employees Social Security Institution.
24	Mr. A.R. Uqaili	Thatta	Retired.
25	Capt. S.M. Kazi	Khairpur	Retired.
26	Mr. Muhammad Iiyas Yusufani	Sanghar	Died.
27	Mr. Abdullah Akhund	Karachi	Retired.
28	Mr. Mazhar Ali R. Sheikh	Sukkur	Retired.
29	Sh. Ahmad Khan	Zhob	D.B.D. Quetta
30	Mr. Haji Muhammad Siddique	Quetta	LPR.
31	Major Muhammad Afzal	Quetta	Retired.
32	Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR.
	1959		
1	Mr. S.M. Ayub	Mardan	P.A., South Waziristan.
2	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat.
	Mr. Muhammad Jan Khan	Peshawar	LPR.

1	2	3	4
4	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, M.W. Board.
5	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P.A., Khyber
6	Mr. Saadullah Khan	Mardan	LPR
7	Mr. Nawabzada Muhammad Ayub Khan	Mardan	Member, Public Service Commission.
8	Cdr. I.B. Awan	D.I. Khan	Director General, K.D.A.
9	Arbab Muhammad Farid Khan	Peshawar	Special Judge-cum-Enquiry Officer, Lahore.
10	Sardar Muhammad Alam Khan	Hazara	Retired.
11	Mr. Sibghatullah	Peshawar	D.C., Mardan.
12	Arbab Noor Muhammad Khan	Peshawar	LPR.
13	Raja Muhammad Ziaullah	Gujrat	Retired.
14	Mr. Ahmad Raza Khan	Lahore	Commissioner, Sargodha.
15	Mr. Muhammad Hayat Khakwani	Multan	Secretary, B.O.R.
16	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D.C., Thatta.

1	2	3	4
17	Mr. Ghulam Farid Khan	D.G. Khan	Chairman, T.D.A.
18	Malik Muhammad Yar Bandial	Sargodha	Retired.
19	Mr. Muhammad Yaqub Khan	Mardan	D.S. (P.), S. & G.A.D.
20	Mian Muhammad Saied	Lahore	On deputation with the Ministry of Defence as Dy. Secretary.
21	Raja Ghulam Mehdi	Jhelum	Retired.
22	Ch. Sultan Muhammad	Lyallpur	Retired.
23	Sh. Riazul Haq	Lahore	D.S., Agriculture, Department.
24	Malik Noor Muhammad Tiwana	Sargodha	Retired.
25	Mr. G.M. Kazi	Sukkur	Retired.
26	Mr. Muhammad Yusuf Junejo	Dadu	Died.
27	Mr. Abdul Majid Afghan	Hyderabad	Commissioner, Social Security Institution.
28	Mr. Muhammad Soomro Memon	Tharparkar	Retired.

1	2	3	4
29	Mr. S.M Kazi	Khairpur	Retired.
30	Mr. A.B. Uqaili	Thatta	Retired.
31	Mr. Mazhar Ali R. Sheikh	Sukkur	Retired.
32	Mr. Jahangir Shah	Zhob	Retired.
33	Sh. Ahmad Khan	Zhob	D.B.D., Quetta.
34	Major Muhammad Afzal	Quetta	Retired.
35	Mr. Safdar Ali Gardezi	Multan	Secretary, B.O.R.
36	Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR.
37	Mr. Haji Muhammad Siddique	Quetta	LPR.
		1960	
1	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, M.W. Board.
2	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat.
3	Nawabzada Muhammad Ayub Khan	Mardan	Member, P.S.C.
4	Arbab Muhammad Farid Khan	Peshawar	Special Judge-cum-Enquiry Officer, Lahore.

1	2	3	4
5	Mr. Saadullah Khan	Mardan	LPR.
6	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P.A, Khyber.
7	Mr. Sibghatullah Khan	Peshawar	D.C. Mardan.
8	Cdr. I.B. Awan	D.I. Khan	Director General, K.D.A.
9	Arbab Noor Muhammad Khan	Peshawar	LPR.
10	Mr. Tariq Ismail Khan	Lahore	Dy. Secy. B.D., SW&LG Deptt :
11	Nawabzada Muhammad Yaqub Khan	Mardan	D.S. (P.), S. & G.A.D.
12	Raja Muhammad Ziaullah Khan	Gujrat	Retired.
13	Sardar Ghulam Farid Khan	D.G. Khan	Chairman, T.D.A.
14	Mr. Ahmad Raza Khan	Lahore	Commissioner, Sargodha.
15	Sh. Muhammad Akram	Lahore	Member, Special Tribunal, Government of Pakistan.
16	Malik Ahmad Khan	Campbellpur	D.C. D.G. Khan.
17	Mian Muhammad Saied	Lahore	On deputation with the Ministry of Defence as Dy. Secretary.

1	2	3	4
18	Major Muhammad Ashraf	Sargodha	D.C. Rawalpindi.
19	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D.C., Thatta.
20	Ch. Sultan Muhammad	Lyallpur	Retired.
21	Mr. S. Manzoor Hussain	Lahore	Member, P.A.S.C.
22	Mr. M.Y. Junejo	Dadu	Died.
23	Mr. Ismail Noon	Tharparkar	Retired.
24	Muhammad Soomro Memon	Tharparkar	Retired.
25	Mr. Mazhar Ali R. Sheikh	Sukkur	Retired.
26	Mr. Habibullah M. Baloach	Nawabshah	Retired.
27	Sh. Ahmad Khan	Zhob	D.B.D. Queeta.
28	Mr. Jehangir Shah	Zhob	Retired.
29	Haji Muhammad Siddique	Quetta	LPR.
	1961		
1	Nawabzada Muhammad Ayub Khan	Mardan	Member, P.S.C.

1	2	3	4
2	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, M.W. Board.
3	Mr. S.M. Ayub	Mardan	P.A. South Waziristan.
4	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P.A. Khyber.
5	Mr. Sibghatullah Khan	Peshawar	D.C., Mardan.
6	Mr. Saadullah Khan	Mardan	LPR.
7	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat.
8	Cdr. I.B. Awan	D.I. Khan	Director-General, K.D.A.
9	Arbab Noor Muhammad Khan	Peshawar	LPR.
10	Mr. Tariq Ismail Khan	Lahore	Dy. Secy. B.D., S.W. & L.G. Deptt.
11	Nawabzada Muhammad Yaqub Khan	Mardan	Dy. Secy. (P.), S. & G.A.D.
12	Mr. Ghulam Farid Khan	D.G. Khan	Chairman, T.D.A.
13	Agha Ahmad Raza Khan	Lahore	Commissioner, Sargodha
14	Sh. Muhammad Akram	Lahore	Member, Special Tribunal, Govt. of Pakistan
15	Sh. Noor Muhammad	D.G. Khan	Died

1	2	3	4
16	Malik Ahmad Khan	Campbellpur	D C., D.G. Khan
17	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D.C., Thatta
18	Mr. S. Manzoor Hussain	Lahore	Member, Directing Staff, P.A.S.C., Lahore.
19	Sh. Muhammad Ameer Ali	Jhelum	Addl. Commr. Sargodha
20	Mr. Muhammad Ismail Noon	Tharparkar	Retired.
21	Mr. Mazhar Ali R. Sheikh	Sukkur	Retired.
22	Mr. Muhammad Ismail Memon	Nawabshah	On leave.
23	Sh. Ahmad Khan	Zhob	D.B.D., Quetta
24	Raja Ahmad Khan	Jhelum	Registrar, Cooperative Societies
25	Mr. Safdar Ali Gardezi	Multan	Secretary, B.O.R.
26	Mr. Jehangir Shah Gogezai	Zhob	Retired.
27	Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR.
	1962		
1	Mr. Sibghatullah Khan	Peshawar	D.C., Mardan

1	2	3	4
2	Mr. S.M. Ayub	Mardan	P.A., S. Waziristan
3	Mr. Sarfraz Khan	Hazara	D.B.D. Peshawar
4	Nawabzada Muhammad Ayub Khan	Mardan	Member, P.S.C.
5	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P.A. Khyber
6	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat
7	Cdr. I.B. Awan	D.I. Khan	Director General, K.D.A.
8	Nawabzada Muhammad Yaqub Khan	Mardan	D.S. (P.), S. & G.A.D.
9	Sardar Karim Nawaz Khan	D.G. Khan	Secretary, R.T.C.
10	Mr. Tariq Ismail Khan	Lahore	Dy. Secy. BD, SW&LG Deptt:
11	Mr. S. Hasnat Ahmad	Jhelum	D.C., Gujranwala
12	Sardar Ghulam Farid Khan	D.G. Khan	Chairman, T.D.A.
13	Mr. Ahmad Raza Khan	Lahore	Commissioner, Sargodha.
14	Mian Muhammad Shafi	Lahore	Died.
15	Sh. Muhammad Akram	Lahore	Member, Special Tribunal, Government of Pakistan.

1	2	3	4
16	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman M.W. Board.
17	Arbab Muhammad Farid Khan	Peshawar	Special Judge-cum Enquiry Officer, Lahore.
18	Sh. Noor Muhammad	D.G. Khan	Died. D.C.
19	Malik Ahmad Khan	Campbellpur	D.G. Khan.
20	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D.C. Thatta.
21	Mr. S. Manzoor Hussain	Lahore	Member, Directing Staff P.A.S.C. Lahore.
22	Sh. Muhammad Ameer Ali	Jhelum	Addl. Comm. Sargodha.
23	Ch. Muhammad Bashir	Sahiwal	Dy. Secy. Health Deptt.
24	Mir Nasim Mahmud	Lahore	Member, Directing Staff, P.A.S.C. Lahore.
25	Mr. Muhammad Ismail Noon	Tharparkar	Retired.
26	Mr. Muhammad Ismail Memon	Nawabshah	On leave.
	Mr. Mazhar Ali R. Sheikh	Sukkur	Retired.

1	2	3	4
28	Mr. Abdul Majid Khan	Hyderabad	Commissioner, Employees Social Security Institution.
29	Mr. Inayatullah Khan Jogezai	Quetta	Addl Comm: Quetta.
30	Raja Ahmad Khan	Jhelum	Registrar, Co-operative Societies, Lahore.
31	Capt. Ashraf Hussain	Peshawar	D.C., D.I. Khan
32	Mr. Safdar Ali Gardezi	Multan	Secretary, B.O.R.
	1963		
1	Mr. Sibghatullah Khan	Peshawar	D.C., Mardan.
2	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat Division.
3	Khan Sarfraz Khan	Hazara	D.B.D. Peshawar.
4	Nawabzada Muhammad Ayub Khan	Mardan	Member, P.S.C.
5	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P.A. Khyber.
6	Arbab Muhammad Farid Khan	Peshawar	Special Judge-cum-Enquiry Officer, Lahore.

1	2	3	4
7	Sardar Karim Nawaz Khan	D.G. Khan	Secretary, R.T.C.
8	Nawabzada Muhammad Yaqub Khan	Mardan	D.S.P. S. & G.A.D.
9	Mr. S. Hasnat Ahmad	Jhelum	D.C., Gujranwala.
10	Mian Muhammad Shafi	Lahore	Died.
11	Sh. Noor Muhammad	D.G. Khan	Died.
12	Mr. Ahmad Shafi	Campbellpur	D.B.D., D.I., Khan.
13	Malik Ahmad Khan	Campbellpur	D.C., D.G. Khan.
14	Mr. Muhammad Ameer Ali	Jhelum	Addl. Comm: Sargodha.
15	Mr. C.A. Majeed	Lahore	Administrator Auqaf, Central Zone.
16	Ch. Muhammad Bashir	Sahiwal	Dy. Secy., Health Department.
17	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D.C., Thatta.
18	Mir Nasim Mahmud	Lahore	Member, Directing Staff, P.A.S.C., Lahore.
19	Sardar Ghulam Farid Khan	D.G. Khan	Chairman, T.D.A.

1	2	3	4
20	Mr. Muhammad Ismail Noon	Tharparkar	Retired.
21	Mr. Muhammad Ismail Memon	Nawabshah	On leave.
22	Mr. Mazhar Ali R. Sheikh	Sukkur	Retired.
23	Mr. Abdul Majid Khan	Hyderabad	Commissioner, Social Security Institution.
24	Mr. S.M. Ayub	Mardan	P.A. S. Waziristan.
25	Mr. Inayatullah Khan Jogezai	Quetta	Addl. Comm. Quetta.
26	Raja Ahmad Khan	Jhelum	Registrar, Co-operative Societies.
27	Capt. Ashraf Hosain	Peshawar	D.C., D.I. Khan.
28	Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR.
29	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, M.W. Board
	1964		
1	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat.
2	Mr. Sarfraz Khan	Hazara	D.B.D., Peshawar.

1	2	3	4
3	Mr. Sibghatullah Khan	Peshawar	D.C., Mardan.
4	Mr. Ashraf Hosain	Peshawar	D.C., D.I. Khan.
5	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P.A., Khyber.
6	Mr. S.M. Ayub	Mardan	P.A., S. Waziristan
7	Mr. Arbab Muhammad Farid Khan	Peshawar	Special Judge-cum-Enquiry Officer, Lahore.
8	Major Muhammad Ashraf	Sargodha	D. C., Rawalpindi.
9	Sardar Karim Nawaz Khan	D. G. Khan	Secretary, RTC.
10	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D. C., Thatta.
11	S. Hasnat Ahmad	Jhelum	D. C., Gujranwala.
12	Mr. Muhammad Sher Lali	Jhang	Secretary, BOR.
13	Mr. S. Farid Ullah Shah	Mardan	Chairman, M. W. Board
14	Mr. Ahmad Shafi	Campbellpur	DBD., D. I. Khan.
15	Sh. Muhammad Ameer Ali	Jhelum	Addl. Commr., Sargodha.
16	Malik Ahmad Khan	Campbellpur	D. C., D. G. Khan

1	2	3	4
17	Pir Salahuddin	Lahore	Addl. Commr., Multan.
18	Ch. Muhammad Bashir	Sahiwal	Dy. Secy., Health Department.
19	Sh. Noor Muhammad	Lyallpur	Died.
20	Ch. Khurshid Ahmad	Gujrat	DBD., Sargodha.
21	Sardar Ghulam Farid Khan	D. G. Khan	Chairman, TDA.
22	Sh. Ahmad Khan	Zhob	DBD, Quetta.
23	Mr. Abdul Majid Khan	Hyderabad	Commissioner, Employees Social Security Institution.
24	Mr. S. M. Ayub	Mardan	P. A., Waziristan (South).
25	Mr. Inayatullah Jogezai	Quetta	Addl. Comm., Quetta.
26	Raja Ahmad Khan	Jhelum	Registrar, Co-operative Societies, Lahore.
27	Capt. Ashraf Hosain	Peshawar	D. C., D. I. Khan.
28	Mr. Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR.
29	Mr. Muhammad Ismail Memon	Nawabshah	On leave.

1	2	3	4
	1965		
1	Wazirzada Abdul Qayyum Khan	Bannu	D. C., Kohat.
2	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner, Kalat Div.
3	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P. A., Khyber.
4	Capt. Ashraf Hussain	Peshawar	D. C., D. I. Khan.
5	Mr. S. M. Ayub	Mardan	P. A., Waziristan (South).
6	Mr. Sibghtullah Khan	Peshawar	D. C , Mardan.
7	Major Muhammad Ashraf	Sargodha	D. C., Rawalpindi.
8	Pir Salahuddin	Lahore	Addl. Comm. Multan.
9	Sardar Karim Nawaz Khan	D. G. Khan	Secretaty, RTC.
10	Mr. C. A. Saied	Lahore	Dy. Commissioner, Gujrat.
11	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D. C., Thatta.
12	Mr. Muhammad Sher Lali	Jhang	Secretary, BOR.
13	Mr. S. Hasnat Ahmad	Jhelum	D. G., Gujranwala

1	2	3	4
14	Ahmad Shafi	Campbellpur	D.B.D., D. I. Khan.
15	Mr. Inayat Maula Qureshi	Jhelum	Sr. Instructor, NIPA, Lahore.
16	Sardar Ghulam Farid Khan	D. G. Khan	Chairman, TDA
17	Ch. Muhammad Bashir	Sahiwal	Dy. Secy., Health Deppt.
18	Malik Hakam Khan	Jhelum	On leave.
19	Ch. Khurshid Ahmad	Gujrat	D.B.D , Sargodha.
20	Mr. Khadim Hussain Butt	Lahore	Director Students Welfare, Education Department.
21	Sh. Ahmad Khan	Zhob	D.B.D., Quetta.
22	Mr. Muhammad Azim Khan	Quetta	Settlement Officer, Quetta.
23	Mr. Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR.
24	Mr. Muhammad Ismail Memon	Nawabshah	On leave.
	1966		
1	Mr. Abdus Salam Khan	Mardan	D. C., Hazara.
2	Wazirzada Abdul Qayyum Khan	Bannu	D. C., Kohat

1	2	3	4
3	Mr. Sibghatullah Khan	Peshawar	D. C., Mardan.
4	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P. A., Khyber.
5	Capt. Ashraf Hosain	Peshawar	D. C., D. I. Khan.
6	Mr. S. M. Ayub	Mardan	P. A., South Waziristan.
7	Mr. A. R. Abbasi	Kohat	D. C., Bannu.
8	Pir Salahuddin	Lahore	Addl. Comm., Multan.
9	Mr. C. A. Saied	Lahore	D. C., Gujrat.
10	Mr. Muhammad Ashraf	Sargodha	D. C., Rawalpindi.
11	Mr. Muhammad Sher Lali	Jhang	Secretary, B.O.R.
12	Mr. Zafar Ali Khan	Peshawar	Commissioner Kalat.
13	Mr. S. Hasnat Ahmad	Jhelum	D. C., Gujranwala.
14	Mr. Ahmad Shafi	Campbellpur	D.B.D., D. I. Khan.
15	Mr. Mahabat Khan	Campbellpur	Addl. Director S. Welfare.
16	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D. C , Thatta.

1	2	3	4
17	Sardar Ghulam Farid Khan	D. G. Khan	Chairman, T.D.A.
18	Malik Hakam Khan	Jhelum	On leave.
19	Mr. Inayat Maula Qureshi	Jhelum	Sr. Instructor, NIPA, Lahore.
20	Ch. Muhammad Bashir	Sahiwal	Dy. Secy., Health Department.
21	Kh. Ghulam Mustafa	Lahore	D. C., Bahawalpur.
22	Mr. Khadam Hussain Butt	Lahore	Director, Students Welfare, Education Department.
23	Mr. Muhammad Azim Khan	Quetta	S. O., Quetta.
24	Sh. Ahmad Khan	Zhob	DBD, Quetta.
25	Mr. Abdul Karim Alkozai	Quetta	Chairman, MC, Quetta.
26	Mr. Mahmood Ahmad	Quetta	D. C. Kachhi.
27	Malik Muhammad Waris	Kalat	LPR
28	Mr. Rafiiq Ahmad Khan	Quetta	D. C., Mekran.

1	2	3	4
	1967		
1	Wazirzada Abdul Qayyum Khan	Bannu	D. C., Kohat.
2	Mr. Sibghatullah Khan	Peshawar	D. C., Mardan.
3	Mr. Fakhruz Zaman Khan	Hazara	P. A., Khyber.
4	Mr. Ashraf Husain	Peshawar	D. C., D. I. Khan.
5	Mr. S. M. Ayub	Mardan	P. A., South Waziristan.
6	Mr. A. R. Abbasi	Kohat	D. C., Bannu.
7	Pir Salahuddin	Lahore	Add., Comm. Multan.
8	Mr. C. A. Saied	Lahore	D. C., Gujrat.
9	Mr. Muhammad Ashraf	Sargohdha	D. C., Rawalpindi.
10	Mr. Muhammad Sher Lali	Jhang	Secretary, BOR.
11	Mr. S. Hasnat Ahmad	Jhelum	D. C., Gujranwala.
12	Mr. Mahabat Khan	Campbellpur	Addl. Director, SW.
13	Malik Karam Dad Khan	Sargodha	D. C., Thatta.

1	2	3	4
14	Mr. Ahmad Shafi	Campbellpur	D.B.D. D. I. Khan.
15	Mr. Inayat Maula Qureshi	Jhelum	Sr. Instructor, NIPA, Lahore.
16	Malik Ahmad Khan	Campbellpur	D. C. D. G. Khan.
17	Kh. Ghulam Mustafa	Lahore	D. C., Bahawalpur.
18	Mr Mahmud Ahmad	Quetta	D. C., Kachhi.
19	Mr. Rafiq Ahmad Khan	Quetta	D. C. Mekran.
	M. S M Zaidi		D. C. Lasbela.

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 7150)

No. S. O. XVIII-3 (6)/62

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT.

(SECTION XVIII)

Dated Lahore, the 19th May, 1964.

From

Mr. S. Ghias-ud-Din Ahmed, S. Q. A., C. S. P.,
Additional Chief Secretary to Government, West Pakistan,
Services and General Administration Department.

To

1. All Administrative Secretaries to Government, West Pakistan.
2. All Heads of Attached Departments in West Pakistan.
3. All Regional Heads of Departments.
4. All Commissioners of Divisions in West Pakistan.
5. All Deputy Commissioners/Political Agents.
6. The Registrar, High Court of West Pakistan.
7. The Secretary, Public Service Commission, West Pakistan.
8. The Secretary, Provincial Assembly of West Pakistan.

Subject : Proportional Representation of Zones in Class I and II Services on Population Basis.

Sir,

I am directed to say that while implementing the regional representation formula, the Public Service Commission pointed out that serious difficulties were being experienced in applying the formula of zonal representation because the number of vacancies which arose at any one time was usually so small that they were not capable of division strictly in accordance with the formula. Secondly, there was a proposal that Bahawalpur Division and other backward areas of the former Punjab which do not enjoy the same educational facilities as the more advanced districts should be formed into a separate zone for direct recruitment to Class I and Class II services in the Province.

2. The question of implementing the regional representation formula was fully thrashed in the meetings of the Service Rules Sub-Committee, the Secretaries. Committee and the Council of Ministers. It has been decided that there should be a block of 26 vacancies which should be filled in accordance with the rotation given in para 4. This also includes five vacancies to be filled on merit from candidates belonging to any part of West Pakistan. The formula concedes double weightage than its popu-

lation to Quetta and Kalat Divisions and Lasbela district. Otherwise, it would be necessary to have a block of 50 vacancies instead of 26 vacancies. The former course was not considered to be practicable.

3. The Council of Ministers has also decided that the zone consisting of Rawalpindi, Sargodha, Lahore, Multan and Bahawalpur Divisions should be split up into two Zones, as follows :—

(1) Lahore Division, district of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.

(2) Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.

The revised population percentage of seven zones shall be as under:-

Name of Zone	*Populatian percentage*
(1) Quetta and Kalat Divisions and Lasbela district.	2.9%
(2) Khairpur and Hyderabad Divisions	15.0%
(3) Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	41.8%
(4) Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.	17.9%
(5) Agencies, States and Tribal Areas, including Added and Special Areas adjoining settled districts.	8.0%
(6) Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions, excluding Zone No. 5.	9.7%
(7) Karachi Division excluding Lasbela District.	4.7%

A large number of Class I and Class II Service Rules and other Rules in which the regional representation formula applies, have been notified. These Rules provided six Zones. A notification is being issued substituting the six Zones by seven Zones.

4. The block system of 26 vacancies of the seven Zones will be as follows :—

No. of Zone.	Name of the Zone Merit Quota to be filled on all West Pakistan basis	Rotation of a Block of 26 vacancies
1.	On all West Pakistan basis	2
1.	Quetta and Kalat Divisions and Lasbela district.	1
2.	Hyderabad and Khairpur Divisions.	1
3.	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	3
4.	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.	2
5.	Agencies, States and Tribal Areas, including Added and Special Areas adjoining settled districts.	1

6.	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions excluding Zone No. 5	1
7.	Karachi Division excluding Lasbela district.	1
	On all West Pakistan basis	2
2.	Khairpur and Hyderabad Divisions	2
3.	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	3
4.	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.	2
5.	Agencies, States and Tribal Areas, including Added and Special Areas adjoining settled districts.	1
6.	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions excluding Zone No. 5	2
	On all West Pakistan basis	1
3.	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	2
	Total :	26

5. The Administrative Departments will report the direct recruitment vacancies of Class I (both senior and junior) and Class II services and other posts mentioned in para. 6 to the Public Service Commission and those will be filled in accordance with the block system. This will be repeated after completing a cycle of 26 vacancies.

6. The Zonal representation formula will apply to initial recruitment to Class I (senior and junior) and Class II vacancies and other unclassified posts equivalent in pay scale to these Classes, or any other service or post in which this formula is specially prescribed in the Service/Recruitment Rules.

7. I am to request that these instructions may kindly be complied with carefully in future.

Your obedient servant
Bashir Ahmad Khan
Deputy Secretary (Regulations)
for Additional Chief Secretary.

No. SOXVIII-3 (6) / 62, dated Lahore, the 19th May, 1964

A copy is forwarded, to--

(1) All Deputy Secretaries,

(2) All Section Officers,

in the Services and General Administration Department, for information and necessary action.

Bashir Ahmad Khan
Deputy Secretary (Regulations).

APPENDIX V

(Ref: Starred Question No. 7152)

No. 3EO-5-22/64

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

(ESTATE OFFICE)

Dated Lahore, the 31st December, 1966.

From

Mr. S. A. M. Khan, C.S.P.,
Additional Chief Secretary, Services and General Administration Department.

To

All Administrative Secretaries, Government of West Pakistan.
All Heads of Attached Departments.
All Heads of Offices at Lahore.

The Registrar, High Court of West Pakistan, Lahore.

Subject—Policy Governing Allotment of Government Residential Accommodation at Lahore.

Sir,

In order to ensure uniform treatment to all West Pakistan employees in the matter of allotment of Government residential accommodation at Lahore, the Government, in supersession of previous orders contained in this department letters No. 4151-EO-60/2789, dated the 27th July, 1960, and No. 2EO-10-19/63, dated the 23rd October, 1963 (regarding occupation of Government residences by unauthorised persons) have ordered that allotments of residential houses and extensions to retain houses after transfer out of Lahore or retirement/proceeding on leave preparatory to retirement, will be made as under :—

(*a*) Allotments of Government residences will be made on the principle of first come first served. The priority will be based on the date of receipt of application in the Estate Office.

(*b*) None will be allowed the allotment of a residence below or above his category (except bachelors).

(*c*) Bachelors are normally not entitled to family accommodation, they will be eligible for single accommodation.

(*d*) A Government servant once alloted a house will not subsequently be considered for allotment of a house of higher category even if he becomes eligible for it on account of promotion, etc. The same principle will apply to an officer having one allotment and asking for a better house in the same category.

(*e*) Secretaries to Government, Members, Board of Revenue, Judges of the High Court of West Pakistan, the Chairman, Public Service Commission and the Members of the Secretariat Staff in the matter of allotment will have first priority, within their, respective categories and Heads of Attached Departments and Regional Heads of Offices will have second priority.

(*f*) There will be no fresh earmarking of houses by designation, the houses already stand earmarked will not be disturbed.

(*g*) A Government servant proceeding on training/duty abroad will be allowed to retain the official residence during the period of training/duty if he leaves his wife and children and continues to pay the rent regularly.

(*h*) A Government servant on transfer out of Lahore, will normally be required to vacate the official residence forthwith. But in very hard cases when no house is available at the station of his posting, he can, on his application, be allowed to retain the residence on compassionate grounds for a maximum period of three months provided his wife and children are living there and he continues to pay rent regularly.

(*i*) A Government servant, consequent upon proceeding on leave preparatory to retirement, ceases to be officially stationed at the place of his last posting and is free to move to any place of his choice. In such cases a Government servant should invariably vacate the official residence in his possession within a period of one month from the date of his proceeding on leave preparatory to retirement or from the date of retirement, whichever is earlier.

Your obedient servant
S. A. M. Khan
Additional Chief Secretary

APPENDIX VI

(Ref: Starred Question No. 7451)

No. S. O. XVIII-3 (6)/62

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

(Section XVIII)

Dated Lahore, the 19th May 1964.

From

Mr. S. Ghias-ud-Din Ahmed, S.Q.A , C.S.P.,

Additional Chief Secretary to Government, West Pakistan, Services and General Administration Department.

To

(1) All Administrative Secretaries to Government, West Pakistan.
(2) All Heads of Attached Departments in West Pakistan.
(3) All Regional Heads of Departments.
(4) All Commissioners of Divisions in West Pakistan.
(5) All Deputy Commissioners/Political Agents.
(6) The Registrar, High Court of West Pakistan.
(7) The Secretary, Public Service Commission, West Pakistan.
(8) The Secretary, Provincial Assembly of West Pakistan.

Subject —Proportional Representation of Zones in Class I and II Services on population basis.

Sir,

I am directed to say that while implemneting the regional representation formula, the Public Service Commission pointed out that serious difficulties were being experienced in applying the formula of zonal representation because the number of vacancies which arose at any one time was usually so small that they were not capable of division strictly in accordance with the formula. Secondly, there was a proposal that Bahawalpur Division and other backward areas of the former Punjab which do not enjoy the same educational facilities as the more advanced districts should be formed into a separate zone for direct recruitment to Class I and Class II services in the Province.

2. The question of implementing the regional representation formula was fully thrashed in the meetings of the Services Rules Sub-Committee, the Secretaries' Committee and the Council of Ministers. It has been decided that there should be a block of 26 vacancies which should be filled in accordance with the rotation given in para. 4. This also includes five vacancies to be filled on merit from candidates belonging to any part of West Pakistan. The formula concedes double weightage than in its population to Quetta and Kalat Divisions and Lasbela district. Otherwise, it would be necessary to have a block of 50 vacancies instead of 26 vacancies. The former course was not considered to be practicable.

3. The Council of Ministers has also decided that the zone consisting of Rawalpindi, Sargodha, Lahore, Multan and Bahawalpur Divisions should be split up into two zones, as follows :—

(1) Lahore Division, District of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha-Lyallpur, Multan and Montgomery.

(2) Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.

The revised population precentage of seven zones shall be as under :—

	Name of Zone	*Population percentage*
1	Quetta and Kalat Divisions and Lasbela district	2·9%
2	Khairpur and Hyderabad Division	15·0%
3	Lahore Division, districts of Rawalpindi Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery	41·8%
4	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang	17·9%
5	Agencies, States and Tribal Areas, including Added and Special Areas adjoining settled districts	8·0%
6	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions, excluding Zone No. 5.	9·7%
7	Karachi Division excluding Lasbela district	4·7%

A large number of Class I and Class II Service Rules and other Rules in which the regional representation formula applies, have been notified. These Rules provided six Zones. A notification is being issued substituting the six Zones by seven Zones.

4. The block system of 26 vacancies of the seven Zones will be as follows :—

No. of Zone	*Name of the Zone Merit Quota to be filled on all West Pakistan basis*	*Rotation of a Block of 26 vacancies*
	On all-West Pakistan basis	2
1	Quetta and Kalat Divisions and Lasbela district	1
2	Hyderabad and Khairpur Divisions	1
3	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery	3
4	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang	2
5	Agencies, State and Tribal Areas, including Added and Special Areas adjoining settled districts.	1
6	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions including Zone No. 5.	1

No. of Zone	*Name of the Zone Merit Quota to be filled on all West Pakistan basis*	*Rotation of a Block of 26 Vacancies*
7	Karachi Division excluding Lasbela district	1
	On all West Pakistan basis	2
2	Khairpur and Hyderabad Divisions	2
3	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	3
4	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang	2
5	Agencies, States and Tribal Areas, including Added and Special Areas adjoining settled district	1
6	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions excluding Zone No. 5	1
	On all West Pakistan basis	1
3	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery	2
	Total	... 26

5. The Administrative Departments will report the direct recruitment vacancies of Class I (both senior and junior) and Class II services and other posts mentioned in para. 6 to the Public Service Commission and these will be filled in accordance with the block system. This will be repeated after completing a cycle of 26 vacancies.

6. The zonal representation formula will apply to initial ecruitment to Class I (senior and junior) and Class II vacancies and rotherunclassified posts equivalent in pay scale to these Classes, or any other service or posts in which this formula is specially prescribed in the Service Recruitment Rules.

7. I am to request that these instructions may kindly be complied with carefully in future.

Your obedient servant
Bashir Ahmad Khan
Deputy Secretary (Regulations)
for Additional Chief Secretary

No. SOXVIII-3 (6) 62, dated Lahore, the 19th May, 1964
A copy is forwarded, to

(1) all Deputy Secretaries.

(2) all Section Officers,

in the Services and General Administration Department, for information and necessary action.

Bashir Ahmad Khan
Deputy Secretary (Regulations)

APPENDIX VIII

(Ref: Starred Question No. 7454)

No. 3EO-5-22/64

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN
SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

(ESTATE OFFICE)

Dated Lahore, the 31st December, 1966.

FROM

MR. S. A. M. KHAN, C.S.P.,

Additional Chief Secretary, Services and General Administration Department.

To

All Administrative Secretaries, Government of West Pakistan.

All Heads of Attached Departments.

All Heads of Offices at Lahore.

The Registrar, High Court of West Pakistan, Lahore.

Subject : Policy Governing Allotment of Government Residential Accommodation at Lahore.

Sir,

In Order to ensure uniform treatment to all West Pakistan employees in the matter of allotment of Government residential accommodation at Lahore, the Government, in supersesion of previous orders contained in this department letters No. 4151-EO-60/2789, dated the 27th July, 1960, and No. 2EO-10-19/63, dated the 23rd October, 1963 (regarding occupation of Government residences by unauthorised persons) have ordered that allotments of residential houses and extensions to retain houses after transfer out of Lahore or retirement/proceeding on leave preparatory to retirement, will be made as under :—

(a) Allotments of Government residences will be made on the principle of first come first served. The priority will be based on the date of application in the Estate Office.

(b) None will be allowed the allotment of a residence below or above his category (except bachelors).

(c) Bachelors are normally not entitled to family accommodation, they will be eligible for single accommodation.

(d) A Government servant once allotted a house will not subsequently be considered allotment of a house of higher category even if he becomes for eligible for it on account of promotion, etc. The same principle will apply to an officer having one allotment and asking for a better house in the same category.

(e) Secretaries to Government, Members, Board of Revenue, Judges of the High Court of West Pakistan, the Chairman, Public Service Commission and the Members of the Secretariat Staff, in the matter of allotment will have first priority, within their respective categories and Heads of Attached Departments and Regional Heads of Offices will have second priority.

(f) There will be no fresh earmarking of houses by designation, the houses already stand earmarked will not be disturbed.

(g) A Government servant proceeding on training/duty abroad will be allowed to retain the official residence during the period of training/duty if he leaves his wife and children and continues to pay the rent regularly.

(h) A Government servant on transfer out of Lahore, will normally be required to vacate the official residence forthwith. But in very hard cases when no house is available at the station of his posting, he can, on his application, be allowed to retain the residence on compassionate grounds for a maximum period of three months provided his wife and children are living there and he continues to pay rent regularly.

(i) A Government servant, consequent upon proceeding on leave preparatory to retirement, ceases to be officially stationed at the place of his last posting and is free to move to any place of his choice. In such cases a Government servant should invariably vacate the official residence in his possession within a period of one month from the date of his proceeding on leave preparatory to retirement or from the date of retirement, whichever is earlier.

Your obedient servant

S. A. M. Khan

Additional Chief Secretary

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 26th June, 1967.

دو شنبہ - ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ
بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ
يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝

(پ ۔ سن ۷ ۔ ع ۱۱ ۔ آیات ۴۲ تا ۴۶)

اور ہم نے تم سے بہت سی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے پھر ان کی نافرمانیوں کے سبب ہم انہیں سختیوں اور تکلیفوں میں گرفتار کرتے رہے تاکہ عاجزی کرنے لگیں۔ تو جب اُن پر ہماری طرف سے مصیبت آتی تھی تو کیوں وہ عاجزی نہیں کرتے تھے۔ مگر اُن کے تو دل ہی سخت ہو گئے تھے اور جو بھی وہ کام کرتے تھے شیطان اُن کو اُن لوگوں کی نظروں میں آراستہ کر دکھاتا تھا۔ پھر جب اُنہوں نے اس نصیحت کو جو اُن کو کی گئی تھی فراموش کر دیا تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب اُن چیزوں سے جو اُن کو دی گئی تھیں خوشیاں منانے لگے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ اس وقت مایوس نامراد ہو کر رہ گئے۔ غرض ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور تعریفیں تو تمام کی تمام اللہ رب العلمین ہی کو سزاوار ہیں۔ کافروں کو کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمہیں نعمتیں بخشے دیکھ ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی لوگ روگردانی کئے جاتے ہیں۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : The Question Hour.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آج کے سوالات اور ان کے جوابات کو دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تقریباً ہر سوال کا جواب دیا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں بیگم صاحبہ ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اور متعلقہ افسران نے نہایت جانفشانی سے کام کیا ہے لہذا ہم انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Chaudhri Muhammad Nawaz.

HOSPITALS AND DISPENSARIES FUNCTIONING WITHOUT QUALIFIED DOCTORS

***4154. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the district-wise number of hospitals and dispensaries in the Province functioning on 31st December 1965 ;

(b) the number of hospitals and dispensaries, out of those mentioned in (a) above, that were without qualified doctors and whether qualified doctors have since been posted in the said hospitals and dispensaries, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (a) The total number of Hospitals and Dispensaries functioning on 31st December 1965 is given in Column I of the attached list.*

(b) The information in respect of Hospitals and Dispensaries run by Government which were without doctors is given in Colum II.

The information in respect of institutions run by Local Bodies and Private Agencies is not available.

**Please see Appendix I at the end.*

The vacancies are due to the reluctance on the part of doctors to join Government Service. The question of finding out ways and means for providing Doctors to the Hospitals and Dispensaries in the Province is under the consideration of Government and is also being looked into by the Central Ministry of Health.

Government have, however, decided to make it incumbent on Medical Officers/Woman Medical Officers to put in service for 4 years, respectively in the Rural Areas.

چودھری محمد ادریس - پچھلی بار یہ سوال غالباً اس لئے ملتوی ہوا تھا کہ جو اعداد و شمار مہیا کئے گئے تھے وہ صرف ان ڈسپنسریوں کے متعلق تھے جو کہ ڈاکٹروں اور ڈسپنسروں کے بغیر چل رہی تھیں اور ان اعداد و شمار کی دوبارہ توثیق کرنے کے لئے یہ سوال دہرایا گیا تھا - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے ان اعداد و شمار کی تصدیق کر لی ہے کہ یہ درست ہیں -

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) - فہرست میں ضلع وار شفاخانوں اور ہسپتالوں کی کل تعداد تو دے دی گئی تھی اور جہاں تک ان شفاخانوں اور ہسپتالوں کا تعلق ہے کہ جہاں پر تربیت یافتہ ڈاکٹر نہیں ہیں اس میں صرف حکومت کے اپنے اداروں کے متعلق معلوماتی فہرست خانہ نمبر ۲ میں دی گئی ہے اور ریجن وار اعداد و شمار حسب ذیل ہیں :-

پشاور ریجن میں ایک سو دو ہسپتال ہیں اور جو ہسپتال بغیر ڈاکٹروں کے ہیں ان کی تعداد بارہ ہے - اور شفاخانے تین سو ستاون ہیں جن میں سے بیس شفاخانے بغیر ڈاکٹروں کے ہیں - لاہور ریجن میں باون ہسپتال اور چوہتر شفاخانے ہیں کوئی ہسپتال ایسا نہیں ہے کہ جو بغیر ڈاکٹر کے ہو- البتہ بیس شفاخانے ایسے ہیں کہ جن میں ڈاکٹر نہیں ہیں -

سرگودہا ریجن میں تینتیس ہسپتال اور تراسی شفاخانے ہیں ۔ اس ریجن میں کوئی ہسپتال ایسا نہیں ہے کہ جن میں ڈاکٹر نہ ہو لیکن تیرہ شفاخانے ایسے ہیں جو بغیر ڈاکٹروں کے ہیں ۔

خیر پور ریجن میں انیس ہسپتال اور چالیس شفاخانے ہیں لیکن ڈاکٹر کے بغیر کوئی ہسپتال نہیں ہے ۔ ہاں پندرہ شفاخانوں میں ڈاکٹر نہیں ہیں ۔

حیدرآباد ریجن میں سولہ ہسپتال اور سینتیس شفاخانے ہیں ۔ ہر ہسپتال میں ڈاکٹر موجود ہیں ۔ لیکن چھ شفاخانوں میں ڈاکٹر نہیں ہیں ۔

کوئٹہ ریجن میں انیس ہسپتال اور بیاسی شفاخانے ہیں لیکن کوئی ہسپتال بغیر ڈاکٹر کے نہیں البتہ چھتیس شفاخانوں میں ڈاکٹر نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ۔ یہ تو چھپا ہوا نہیں ہے کیا آپ revised answer پڑھ رہی ہیں ۔

وزیر صحت ۔ میں ان کے ضمنی سوال کا جواب دے رہی ہوں ۔ عام طور پر ڈاکٹر سرکاری ملازمت پر آنے سے اس لئے گریز کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں یہاں پر بنیادی سہولتیں مہیا نہیں ہوتیں تنخواہ کم ملتی ہے وغیرہ ۔ وغیرہ ۔ حکومت ان کی ملازمتوں کی شرائط میں ترمیم کے متعلق سوچ رہی ہے ۔ تاکہ ان کو زیادہ مراعات دے سکے ۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ہر میڈیکل آفیسر کے لئے دیہی علاقوں میں چار سال کی ملازمت ضروری قرار دی جائے اور ہر زنانہ میڈیکل آفیسر کے لئے دیہی علاقے میں دو سال کی ملازمت ضروری قرار دی جائے ۔ ایسے ہسپتالوں اور شفاخانوں کے نام بھی اس فہرست میں دئیے گئے ہیں جہاں ڈاکٹر موجود نہیں ہیں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس گوشوارے کو دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صوبے میں جتنے بھی ہسپتال اور جہاں پر سند یافتہ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ۔ ان میں سب پورے پورے ڈاکٹر موجود ہیں ماسوائے ان ہسپتالوں کے جو سابق صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں ۔ صرف وہیں پر بارہ ہسپتال ایسے ہیں کہ جہاں پر ڈاکٹر موجود نہیں ہیں ۔ تو کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کن خصوصی وجوہات کی بناء پر سابق صوبہ سرحد کے ان ہسپتالوں میں ڈاکٹر نہیں ہیں ۔

وزیر صحت ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ بہت سی ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں پر ڈاکٹر جانا نہیں چاہتے لیکن ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو زیادہ سہولتیں مہیا کی جائیں کہ وہ وہاں جائیں اور ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ جلد از جلد جائیں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ بیگم صاحبہ نے بھی ابھی سوال کے جواب میں فرمایا ہے اور ہمارا مدعا بھی یہی ہے کہ ان خصوصی حالات اور واقعات کا علم ہو سکے کہ جن کی وجہ سے ڈاکٹر وہاں پر نہیں جانا چاہتے اور اگر اس صورت میں کہ وہ جگہ درست ہو اور پھر بھی ڈاکٹر وہاں نہ جانا چاہتے ہوں تو چاہیے کہ ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے ۔

وزیر صحت ۔ ضرور ایسا ہی کریں گے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر صحت نے یہ فرمایا ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر ڈاکٹر کو چار سال کے لئے compulsorily دیہات میں بھیجا جائے گا ۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس فیصلے کے پیش نظر لاہور ریجن میں جن بارہ ڈاکٹروں کی کمی ہے وہ پوری کر دی جائے گی ۔

وزیر صحت ۔ میں نے تو عرض کر دیا ہے کہ جلد از جلد اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھتا ہوں کہ لیاقت میڈیکل کالج میں ایسے سند یافتہ ڈاکٹر ہیں کہ جن کو روزگار نہیں دیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ نے کیا سوال پوچھا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ لیاقت میڈیکل کالج میں ابھی تک ایسے سند یافتہ ڈاکٹر ہیں کہ جن کو آپ روزگار نہیں دیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کے لئے نیا سوال پوچھیں ۔

SHIFTING OF ANY PART OF MAYO HOSPITAL, LAHORE TO KOT LAKHPAT

*4228. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Health be pleased to state whether any part of Mayo Hospital, Lahore is being shifted from its present site to Kot Lakhpat ; if so, reasons therefor and the alternate arrangements Government intend to make for the treatment of emergency cases in Lahore City?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : No. Mayo Hospital will stay, where it is. It is a teaching Hospital, and as such some of the Specialist not essentially required to be involved in under graduate teaching have been shifted to Kot Lakhpat. Arrangements for treatment of emergency cases exist at Mayo Hospital and the question, therefore, does not arise. Surgeons and Physicians, who primarily deal with emergencies have been given rather more beds.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ ان کے جواب سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ teaching ہسپتالوں کو دیگر ہسپتالوں سے یک طرف رکھنا چاہتے ہیں ۔ تو میں اس سلسلے میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور ایک teaching hospital بھی ہے اور وہاں پر عام مریضوں کا علاج بھی ہوتا ہے تو کیا وہاں پر بھی teaching hosiptal مہیا کریں گے ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ وہاں پر جلد از جلد ایک اور ہسپتال بن رہا ہے اور جیسے ہی وہ بن جائے گا انشاءاللہ آپ کو اور سہولتیں حاصل ہو جائیں گی ۔

NEGLIGENCE OF DOCTORS AND STAFF OF MAYO HOSPITAL, LAHORE

*4231. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that on the 16th of September 1966, one Ghulam Sarwar of Misri Shah, Lahore, was admitted in tne Casualty Ward of Mayo Hospital, Lahore ;

(b) whether it is a fact that the said patient was not attended by any Doctor for the whole night ;

(c) whether it is a fact that on the 17th September 1966, the said patient remained unattended again during the day time and he was operated upon after 8 p.m. but could not survive ; if so, the action Government intend to take against the Doctors and other staff responsible for this negligence ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) Patient, Ghulam Sarwar of Misri Shah, Lahore, was brought to the Casualty outpatient Department on 16.9.1966 at about 2.00 p.m. He was promptly attended by the Casualty Medical Officer (Dr. Rashid Ahmad, W P H S II) on duty, and was given necessary medicine for intestinal colic. After the relief of pain, the patient went home. He again turned up at 4.30 p.m. on 17.9.1966 and was examined by Dr. Nasratullah, Casual Medical Officer on duty and was admitted in the East Sugical Ward.

(b) The patient never stayed in the hospital during the night and was promptly attended to and admitted as an indoor patient when he turned up at 4.30 p.m. on 17.9.1966.

(c) The patient was examined and looked after by the visiting Surgeon and his staff. All possible care was taken for the survival of the patient, but due to complications (ruptured Gangrenous Appendix with Paritonitis), all efforts proved unsuccessful.

The Government feels that in this particular case there appears to be neglect. An enquiry has therefore been ordered in the matter. Action will be taken after the result has been known.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ یہ واقعہ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء کا ہے۔ اتنا عرصہ گزر چکا ہے ۔ یہ تحقیقات کس مرحلے پر ہیں ۔

وزیر صحت ۔ (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ اس وقت جو تحقیقات کی گئی تھیں میں اس سے مطمئن نہیں ہوں اس لئے میں نے مسٹر عبدالعزیز وائن کو مقرر کیا ہے کہ وہ اس میں اور زیادہ تحقیقات کریں اور اس کے متعلق بتائیں کہ اگر ایسی غفلت برتی گئی ہے تو انشاء اللہ ہم ان کو سزا دیں گے ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ تحقیقات کے لئے یہ احکامات کب جاری کئے گئے ہیں ۔

وزیر صحت ۔ ابھی تھوڑے دن ہی ہوئے ہیں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ آپ اس کی تاریخ بتائیں کیونکہ یہ حال ہی کا واقعہ ہے کہ یہ احکامات جاری ہوئے ہیں کہ دوبارہ تحقیقات کی جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ احکامات ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ جاری کئے گئے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر صحت صاحبہ مجھے یہ بتائیں گی کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ ڈاکٹر عبدالعزیز وائن انگلینڈ یا کسی دوسرے بیرونی ملک جا چکے ہیں جن کے متعلق انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ ان کو اس تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا ہے ۔

وزیر صحت ۔ تقریباً پندرہ دن ہوئے یا اس سے بھی کم و بیش کہ وہ اس سیشن سے پہلے ہی باہر سے آ گئے ہیں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ کیا آپ یہ مناسب سمجھتی ہیں کیونکہ یہ سوال یوسون کا تو نہیں ہے کہ آپ اس کی تاریخ نہیں بتا سکتیں کہ کونسی تاریخ کو یہ احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ یہ تحقیقات دوبارہ کی جائیں ۔ یا پھر ہم یہ سمجھیں کہ یہاں صرف ہماری تسلی کے لئے جواب دیا جاتا ہے ۔

وزیر صحت ۔ ہم آپ سے کسی معاملے میں غلط بیانی سے کام نہیں لیتے ۔

اگر ہم نے یہ کہا ہے کہ تحقیقات کی جا رہی ہیں تو آپ یقین کریں کہ واقعی تحقیقات کی جا رہی ہیں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ جناب والا ۔ بہت سے معاملات میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے ۔

SHORTAGE OF MEDICINES IN MAYO HOSPITAL, LAHORE

*4233. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that patients are facing hardship due to shortage of medicines in the Mayo Hospital, Lahore ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that Mayo Hospital authorities have brought this fact to the notice of the Government ; if so, the steps Government have taken or intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) It is a fact that on account of paucity of funds, all medicines that the Department would like to provide to the patients cannot be made available at all times, especially to those attending the Out-patients Department. There may, therefore, be relative hardship.

(b) The fact relating to paucity of funds for the provision of medicines has been brought to the notice of the Provincial Health Department who, in turn, have taken due steps to meet the situation. A sum of Rs. 5 lacs has been provided as additional grant for the purchase of Medicines and a high level Committee has been constituted to go into and submit a report on the improvements in Mayo Hospital.

سید عنایت علی شاہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ یہ کمیٹی کب بنائی گئی ۔ اس کے کون کون سے ممبر ہیں اور اب تک اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی ہے یا نہیں اب تک کیا کیا جا چکا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کمیٹی کے یہ ممبر ہیں ۔ جنرل فاروقی ۔ سیکرٹری ہیلتھ ۔ اور سیکرٹری فنانس ۔ ابھی ایک ہفتہ ہوا اس کی میٹنگ ہوئی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا یہ درست ہے کہ ادویات کی تقسیم کے متعلق بہت شکایات ہیں کہ مریضوں کو نہیں ملتیں بلکہ مارکیٹ میں چلی جاتی ہیں ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ میرا خیال ہے کہ یہ صحیح نہیں اگر اس کے متعلق کوئی واقعہ بتا سکیں تو میں تحقیقات کرانے کو تیار ہوں ۔

خان اجون خان جدون ۔ کیا وزیر صاحبہ اس پر روشنی ڈالیں گی کہ جتنی allocation دوائیوں کے لئے پچھلے سال ہوئی اس کے مطابق دوائیں خریدی گئیں ۔ دیہات کے متعلق لسٹ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جتنی allocation ہوئی ہے اس کا صرف ۵۰ فیصد دوائیں مہیا کی گئی ہیں ۔ میو ہسپتال کی کیا پوزیشن ہے ۔

وزیر صحت ۔ میو ہسپتال میں تو اور بھی زیادہ خرچ کیا گیا ہے ۔ جتنی allocation کی جاتی ہے اتنا تو ضرور خرچ کیا جاتا ہے ۔ جب میں پشاور

دورہ پر گئی تھی تو جن ہسپتالوں میں دوائیں نہیں تھیں وہ یہاں آ کر بندوبست کرکے بھجوا دی گئی تھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ وزیر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آیا اس کمیٹی کے لئے کوئی ایسا طریقہ ایجاد کرنے کی سفارش کی ہے کہ وہ بغیر رقومات کے ادویات فراہم کرے ۔

وزیر صحت ۔ ہم کو جب رقوم ملتی ہیں اسی وقت دوائیں خریدی جاتی ہیں ۔ اسی لئے سیکرٹری فنانس اس کمیٹی کے ممبر ہیں تاکہ جب پیسہ ملے تو دوائیں آ جائیں ۔ اور مریض زیادہ تکالیف برداشت نہ کریں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ اس کمیٹی کو مقرر ہوئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے اور وہ کب تک رپورٹ پیش کرے گی ۔

وزیر صحت ۔ ایک ہفتہ تک ۔

THE WEST PAKISTAN PURE FOOD ORDINANCE, 1960

*4935. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Health be pleased to state the district-wise number of persons challaned under the West Pakistan Pure Food Ordinance, 1960 during the years 1965 and 1966, respectively to date, in Quetta Kalat Divisions alongwith the number of accused as are given maximum punishment ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : The District-wise number of challaned under the West Pakistan Pure Food Ordinance, 1960,

during the years 1965 and 1966 in Quetta and Kalat Divisions are as under :—

1965			1966		
Quetta District	...	128	Quetta District	...	76
Loralai ...	...	Nil.	Loralai ...	...	8
Sibi ...	...	Do.	Chagai ...	...	2
Chagai ...	...	Do.	Kalat ...	...	2
Mekran ..	...	Do.	Sibi ...	...	Nil
Kharan ...	..	Do.	Mekran ...	...	Do.
Kalat ...	...	Do.	Kharan ..	...	Do.

All the persons were convicted by Court of law and punished with fine ranging from Rs. 50 to Rs. 550 or with imprisonment ranging from till the rising of the court to 3 months.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی۔ ملاوٹ کرنا سنگین جرم ہے۔ ملاوٹ کرنے والے قاتلوں اور ڈاکوؤں سے زیادہ برے ہوتے ہیں لیکن یہاں یہ دیکھا گیا ہے ۔ کہ ان کو ۵۰/- سے ۵۵۰/- روپیہ تک کی سزا دی گئی ہے ۔ یہ بہت ہی کم ہے ۔ کیا جناب وزیر صاحبہ ہدایات جاری کریں گی کہ ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ اس قسم کے جرم کا قلع قمع ہو جائے ۔

وزیر صحت ۔ پہلے بھی سزائیں دی گئی ہیں بہت سے ایسے مقدمات ابھی تک چل رہے ہیں جن میں لوگوں نے ایسی حرکتیں کی ہیں ان پر مقدمات چلائے جائیں گے اور ان کا چالان کرکے سزا دی جائے گی ۔

NON-PAYMENT OF SALARIES TO SOCIAL WELFARE OFFICERS

*4936. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Social Welfare please refer to the answer to my starred question No. 4326, laid on the Table of the House on 25th November 1966 and state :—

(a) the approximate time by which the administrative difficulties in the Directorate of Social Welfare will be removed and the Social Welfare Officers will be appointed against equivalent posts therein ;

(b) the dates when the said Officers were paid their salaries for the months from June, 1966 to August, 1966, separately ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) The Social Welfare Officers rendered surplus from the West Pakistan Social Welfare Council have since been appointed against equivalent posts in the Social Welfare Directorate General.

(b) The said officers were paid their salaries for the months from June, 1966 to August, 1966 on the dates given below—

1. June, 1966..... .....1st July 1966.
2. July, 1966 (upto 13th) ..... 1st August 1966.
3. July, 1966 (14th July to August 1966). 5th October 1966.

———

REPAIR OR RECONSTRUCTION OF BUILDING OWNED OR OCCUPIED BY HEALTH DEPARTMENT DAMAGED BY EARTHQUAKE IN LORALAI AND SIBI DISTRICTS

*5105. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that buildings owned or occupied by the Health Department were damaged in 1966 by earthquake in Loralai and Sibi Districts ; if so, (i) the locations and names thereof (ii) the

action taken so far by the Government to repair or reconstruct the said buildings and if no action is proposed to be taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): Civil Dispensary, Barkhan and Civil Dispensary, Duki of Loralai District, were damaged in the earthquake. The Chief Engineer, Western Region, B & R Department, prepared plans and rough cost estimate of Rs. 4,57,100 for the construction of these damaged dispensaries. The Commissioner, Quetta Division, has submitted the case to the Provincial Government in the Communications and Works Department for administrative approval and for the provision of necessary funds. The decision is still awaited.

In Sibi District, there has been no damage to any building owned by the Health Department.

سید عنایت علی شاہ ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ سکیم بنا کر بھیج چکے ہیں اور اس پر -/۱۰۰،۵۷ روپیہ خرچ ہوا ہے ۔ کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ بجٹ جو انہوں نے تیار کیا ہے اس میں یہ رقم ہے اگر نہیں تو کیا Provincial Schemes یا contingency سے پورا کریں گے ۔

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق الزمان) ۔ آپ نے جو ڈکی ڈسپنسری کے متعلق دریافت کیا ہے اس کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا گیا تھا ۔ اس کے تخمینے کمشنر کو بھیجے گئے تھے تاکہ وہ اس معاملہ کو Planning and Development Department سے مل کر طے کرے ۔ سول ڈسپنسری ڈکی پہلے ہی تعمیر ہو چکی ہے ۔ چاڈہ سول ڈسپنسری کی عمارت کے لئے ڈائرکٹر ہلیتھ سروس سے حال ہی میں ایک تجویز موصول ہوئی ہے جو محکمے کے زیر غور ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ جائز کام ہے اس کی منظوری تو خوامخواہ ہو جائے گی ۔ لیکن یہ ڈیمانڈ آپ کیسے

پورا کریں گے ۔ اگر آپ نے یہ چیز ۶۸ - ۱۹۶۷ء کے بجٹ میں نہیں رکھی تو یہ رقم کیسے پورا کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ۶۸ - ۱۹۶۷ء کے بجٹ میں نہیں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ اگر اس بجٹ میں یہ رقم نہیں رکھی تو کیا contingency سے پورا کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو آپ مانگ سکتے ہیں ۔

———

SMALLPOX IN WOSAL AREA OF KALAT DIVISION

*5192. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that smallbox broke out in Wosal area of Kalat Division during November, 1966 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the total number of cases and the preventive measures Government have taken in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (a) No. There was no case of smallpox reported from Wosal area. A case of Measles was reported as Smallpox and as such extra measures over and above the routine preventive measures against Smallpox were taken in Wosal.

(b) Does not arise.

———

ADMISSION OF MR. MUHAMMAD ABU AMAR, ASSISTANT MEDICAL OFFICER MAND IN DOW MEDICAL COLLEGE KARACHI FOR CONDENSED M.B.B.S., COURSE

*5195. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mr. Muhammad Abu Amar, Assistant Medical Officer, Mand was selected for admission in Dow Medical College, Karachi for condensed M.B.B.S. course ;

(b) whether it is a fact that he stood at Serial No. 7 in the Merit List of the candidates selected for the said course ;

(c) whether it is a fact that according to his selection order issued by the Government of West Pakistan, Health Department, he was required to report to the Administrator, Dow Medical College, Karachi on 24th October, 1966, failing which his selection was to be cancelled ;

(d) whether it is a fact that a copy of the selection order containing the above conditions was endorsed to the Director of Health Services, Quetta Region ;

(e) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said Officer was not relieved before the scheduled date whereas officials Junior to him on the Merit List were relieved by the Director of Health Services, Quetta ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) Yes.

(e) Yes. Dr. Muhammad Abu Amar, Assistant Medical Officer was not relieved formally to join the Condensed M.B.B.S. Course by the Director Health Services, Quetta-Kalat Region on due date, due to ad-

ministrative reasons. Nine Assistant Medical Officers junior to him were relieved on due date to join this Course.

The main reason for not relieving him in time was that he was not considered desirable by the Director Health Services for this Course due to this work and conduct being unsatisfactory.

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ کیا آپ بتا سکیں گی کہ ان کے رویہ کے متعلق محکمہ کی طرف سے کوئی الزام لگایا گیا تھا کہ ان کا رویہ ٹھیک نہیں تھا ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ جی ہاں ۔ ڈاکٹر ابو عامر کے چھوڑنے سے پہلے ڈائرکٹر ہیلتھ سروس نے حکومت سے مشورہ کیا کہ ان کے غیر تسلی بخش کام اور رویہ کے پیش نظر ڈاکٹر مذکور کو ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کے مختصر نصاب میں داخلہ کے لئے کہا جائے ۔ اس اثناء میں ڈائرکٹر ہیلتھ سروس کے احکام کا انتظار کئے بغیر ڈاکٹر مذکور ڈو میڈیکل کالج کراچی کے ایڈمنسٹریٹر کے پاس حاضر ہوئے ۔ حکومت کی طرف سے اس کورس میں داخلہ کی اجازت پر انہیں سبکدوش کر دیا ۔ اس طرح ڈائرکٹر نے انہیں ۲۳-۱۰-۶۶ کو سبکدوش کیا کیونکہ اس ڈاکٹر کا کام اور رویہ غیر تسلی بخش تھا اور ڈائرکٹر ہیلتھ سروس ان کو اس پوسٹ کے لئے موزوں خیال نہیں کرتے تھے ۔ وہ ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو کر مختصر نصاب میں داخل ہوئے جس کے بعد باقاعدہ انہیں غیر موزوں قرار دیا گیا ۔ مختصر نصاب میں داخلہ حکومت کی طرف سے ڈاکٹروں کے لئے ایک رعایت ہے حکومت کسی وقت بھی کسی کو اس کے غلط رویہ سے محروم کر سکتی ہے ۔ صرف یہی بات کہ وہ اپنی ڈیوٹی سے لا پتہ ہو گئے ظاہر کرتی ہے کہ وہ غیر موزوں آدمی تھے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ ان کے جواب سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ شخص سیلیکشن کمیٹی یا سیلیکشن بورڈ کے سامنے پیش ہوا تھا اس

کے بعد اس کی سیلیکشن ہوئی تھی تو کیا سیلیکشن کمیٹی کے لئے یہ ضروری نہیں تھا کہ اس کے سامنے پیش ہوتے وقت اس کے خلاف جو چارجز تھے وہ سامنے رکھتے ۔ اور ان کو سیلیکشن کمیٹی میں ہی ریجیکٹ کر دیا جاتا ۔

وزیر صحت ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ان کے ساتھ بار بار رعایت برتی گئی اور وہ بار بار ایسی چیزیں کرتے رہے ۔ ان کے خلاف یہ بات تھی کہ وہ ڈیوٹی سے لا پتہ ہو گئے تھے ۔ ظاہر ہے کہ ایسا شخص غیر موزوں ہو سکتا ہے ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں آپ سوالات کرتے کہ اس قسم کے آدمی کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی گئی ۔ تھوڑی بہت تنبیہ کی گئی ۔

SOCIAL WELFARE AGENCIES IN KARACHI

***5409. Mian Saifullah Khan :** Will the Minister of Social Welfare be pleased to state : –

(a) the names and addresses of the Social Welfare Agencies in Karachi and the names of those out of them which are registered ;

(b) the grant-in-aid given to each of the said Social Welfare Agencies during 1963-64, 1964-65 and 1965-66, year-wise ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) The names and addresses of the Social Welfare Agencies in Karachi are given in column (2) of the list placed at the Table of the House.* The names and addresses of the registered Social Welfare agencies are contained at Sr. No. 1 to 375 of the said list ;*

(b) The grants-in-aid given to the registered Social Welfare Agencies at Karachi during 1963-64, 1964-65 and 1965-66 are mentioned against their names in the last column of the said list.*

**Please see Appendix II at the end.*

PURCHASE OF EMERGENCY MEDICAL STORES BY REGIONAL HEALTH DIRECTORATES

*5474. **Malik Muhammad Akhtar**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the total amount allocated for the purchase of emergency medical stores by Regional Health Directorates during 1965;

(b) out of the amount mentioned in (a) above, the amount allocated to Lahore Region ;

(c) the amount spent out of the amount allocated to Lahore Region ;

(d) the disposal of stores so purchased ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (a) The total amount allocated by Government for the purchase of Emergency Medical Stores to the Regional Health Directorates during 1965 was Rs. 18,88,080.

(b) The amount allocated to Lahore Region out of the (a) above, was Rs. 7,37,350.

(c) The amount spent out of the amount allocated to Lahore Region was Rs. 52,236.95.

(d) At stations other than Lahore, the medical stores have been kept as "reserve" and up-to-date to be used only as an emergency store, as, in fact, no emergency arose at these places and the stores supplied to Units were not used. The un-consumed medical stores supplied for 20 Units at Lahore were returned to the Medical Store Depot, Lahore Cantt.

Malik Muhammad Akhtar: The value of the stores purchased from the market may please be given.

مسٹر سپیکر - ۵۲۲۳۶۹۵ روپیہ دیا ہوا ہے -

Malik Muhammad Akhtar : I want break up of this cost.

وزیر صحت (بیگم زاهدہ خلیق الزمان) ۔ یہ ایک لمبی لسٹ ہے ۔ اگر آپ چاہیں تو پڑھ دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ صرف ٹوٹل بتا دیں ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ یہ بتا دیں کہ کتنی رقم کی ادویات باہر سے خریدی گئی ہیں اور کتنی رقم کی ادویات جنرل سٹور سے خریدی گئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ بازار سے کتنی رقوم کی ادویہ خریدی گئی ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ وہ کہتے ہیں کہ میڈیکل سٹور کو کچھ ادویات واپس کی جا چکی ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ کس قدر ادویات خریدی گئی تھیں ۔

وزیر صحت ۔ ہم نے علیحدہ علیحدہ خریدی تھیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ fresh نوٹس دے دیں ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ اس کی detail بتائیں ۔

Parliamentary Secretary : We have already given you the total, amount of Rs. 52,236. We don't have any further details.

Malik Muhammad Akhtar : You are supposed to give details.

Mr. Speaker : Next supplementary please.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ کہتے ہیں کہ ادویات ۵۲۲۳۶ ۔ روپے کی آئیں اور ان کو واپس بھیج دیا گیا تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ

کیا یہ تمام رقم کی واپس کر دی گئیں یا ان میں سے کچھ استعمال کی گئیں ۔

They are not clear in their answer.

سید عنایت علی شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب ملک صاحب جو سوال کرتے ہیں بجائے اس کے کہ یہ آپ سے مخاطب ہوں یہ پریس گیلری سے مخاطب ہوتے ہیں کیا یہ پارلیمنٹری ہے ؟

Mr. Speaker : No, he is addressing the Chair.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ان کی گردن کی ساخت کچھ ایسی ہی ہے کہ وہ اوپر کو دیکھتے ہیں ۔ بیگم صاحبہ محترمہ اگر مناسب سمجھیں تو ان کا علاج کرائیں یہ ان کا قصور نہیں ہے ۔

وزیر صحت ۔ اگر سپیکر صاحب حکم دیں تو میں کل ہی سے ان کا علاج شروع کرا دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے ان کی صحت کے متعلق ابھی کوئی شکایت نہیں ملی ہے ۔ بیگم صاحبہ ان کے سپلیمنٹری کا جواب فرمائیں ۔

وزیر صحت ۔ ان کے سپلیمنٹری کا جواب یہ ہے کہ ۵۲۲۳۶ ۔ روپے کی رقم لاہور ریجن کے لئے خرچ کی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں سے آپ نے فرمایا ہے کہ نہ خرچ کی جانے والی چیزیں میڈیکل سٹور کو بھیج دی گئیں تو وہ کتنی رقم کی تھیں جو واپس بھیج دی گئیں ۔

وزیر صحت ۔ غیر استعمال شدہ ادویات واپس کی گئی ہیں اس کا جواب اس میں موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ رقم پوچھتے ہیں اگر آپ کے پاس فہرست ہے تو کیا اس میں مالیت اس کی ہے ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔

Parliamentary Secretary : The following amounts were utilised for the purchase of stores .....

مسٹر سپیکر ۔ جواب لمبا ہے آپ نہ پڑھیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ expenditure سارا incur ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی مالیت کیا ہے ؟

Malik Muhammad Akhtar : Sir, let him be prepared and make a statement ;

ورنہ کل privilege motion آئے گی ۔

Minister for Health : Sir, fresh notice may be given.

ملک محمد اختر ۔ لیکن جناب اس کا جواب تو supplementary میں آنا چاہئے تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ قیوم صاحب آپ نے جواب کے آخر میں فرمایا ہے ۔

> "..... The unconsumed medical stores supplied for 20 Units at Labore were returned to the Medical Store Depot, Lahore Cantt."

اس سے کیا مراد ہے ؟

کل خرچ Rs. 52,236 لاہور کے لئے کیا ۔ آخری لائنوں میں آپ نے جو فرمایا ہے ۔ اس کی وضاحت کریں ۔

Parliamentary Secretary : Sir, we need a fresh notice for that.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary needs a fresh notice to explain his own answer ?

وزیر صحت ۔ میں آپ کے سامنے عرض کر رہی ہوں کہ آپ نیا سوال دے دیں تو میں آپ کو مطمئن کر دوں گی ۔ اور یہ تو بتا ہی دیا گیا ہے کہ ۵۲ ۔ ہزار روپے کی ادویات خریدی گئیں اور جو خرچ نہیں ہوئیں وہ واپس کر دی گئیں ۔

ملک محمد اختر ۔ محترمہ کتنی مالیت کی واپس کی گئیں ؟

وزیر صحت ۔ اس کے لئے نیا سوال دے دیں تو میں جواب دے دوں گی ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ کا جواب self contradictory ہے آیا یہ ساری کی ساری خرچ ہو گئی ہیں ۔

unconsumed medical store supplied for 20 units at Lahore was returned.

یعنی آپ کہتی ہیں کہ آپ نے ساری ادویات کو واپس نہیں کیا ۔

Mr. Speaker : Will Mr. Qayyum please refer to part (c) & (d) of the question ; which is :

> "(c) the amount spent out of the amount allocated to Lahore Region ;
>
> (d) the disposal of stores so purchased ?"

The Member wants to know the disposal of the Stores so purchased.

Parliamentary Secretary : Sir, the amount spent out of the amount allocated to Lahore Region was Rs. 52,236.95.

Mr. Speaker : And what is the disposal of the stores so purchased ?

Parliamentary Secretary : At stations other than Lahore, the medical stores have been kept as "reserve" and up-to-date to be used only as an emergency store,

یعنی جو لاہور میں تھیں وہ استعمال ہو گئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن آپ نے فرمایا ہے ۔

"unconsumed medical stores supplied to 20 Units at Lahore were returned to the Medical Store Depot, Lahore Cantt."

Parliamentary Secretary : I think, Sir, we need fresh notice.

ملک محمد اختر ۔ اس کا جواب کیا repeat کیا جائے گا ۔ ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ۔ میں نے Begum Sahiba کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ Director General Health لاہور Region غلط جواب دے رہے ہیں ۔ انہوں نے میری بات نہیں مانی ۔

And I have got the figures with me.

Mr. Speaker : Next question now.

CREATION OF A SPECIAL CELL IN THE HEALTH DEPARTMENT,

***5477. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a special Cell has been created in the Health Department of the West Pakistan Secretariat adjoining the office of the Secretary of that Department and the staff for the Cell has been

drawn from the Regional and subordinate offices of the Health Department ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) whether their arrangements have been approved by Government; if not, reasons for the opening of the said Cell and making the said arrangements and (ii) whether and substitutes have been provided in the Regional and sub-offices, if not, the arrangements made for the disposal of work formerly assigned to the said officials in the said offices ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) No such Cell is in existence., In order to prepare bio-data cards of the W.P.H.S., a few persons from each Region were called to help in this work for a short spell and they have been sent back.

(b) (i) The few officials were placed on temporary duty in the Health Secretariat under the orders of the competent authority.

(ii) The work in the Regions did not suffer during this short period, as local arrangements in the Regions existed.

Malik Muhammad Akhtar : 'A few person' ; what was the number of the persons? This is not a comprehensive reply. Does it mean 2,000 persons or so ?

Parliamentary Secretary : We do not know the exact number.

Mr. Speaker : But he wants to know the number of officers.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آٹھ آدمی لگائے گئے تھے ۔

ملک محمد اختر ۔ وہ کون کون سے ریجن سے بلائے گئے تھے ۔ اور ان کی competent اتھارٹی کون تھا ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ مختلف علاقوں سے لگائے گئے تھے جونہی کام ختم ہوا ۔ اور یہ کام تھوڑے عرصہ میں مکمل ہو گیا

تھا ۔ لہذا ان کی جگہ پر کسی اور کو لگانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی ۔

ملک محمد اختر ۔ سرگودھا، لاہور، لائل پور اور خیر پور میں competent اتھارٹی کون تھا ۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ آپ کے ریکارڈ میں کیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ جب آپ کو مکمل جواب معلوم ہو جاتا ہے تو آپ سوال کیوں کرتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔آپ نے غلط جواب کیوں مرتب کیا ؟ آپ اپنے سیکرٹری سے کہیں کہ انہوں نے کیا افسر مجاز سے اس کی اجازت لی تھی ؟

Parliamentary Secretary : Extra expenditure was not involved. There was no financial implication. Therefore, the Department itself was the competent authority.

Malik Muhammad Akhtar : Who was the competent authority ? Why don't you define the competent authority ?

Parliamentary Secretary : The Department.

Malik Muhammad Akhtar : What do you mean by Department ?

Parliamentary Secretary : Health Department.

Malik Muhammad Akhtar : Which Health Department.

Minister of Health : Secretary Health.

Malik Muhammad Akhtar : I see, the Secretary Health was competent.

SELECTING CANDIDATES FOR ADMISSION OF LICENTIATES TO M.B.,B S. CONDENSED COURSE.

***5479. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the criteria for selection of candidates for admission to licentiates of M.B.B.S. condensed course prescribed by Government ;

(b) whether the said criteria was approved by the Pakistan Medical Council ; if not, the criteria proposed by the said Council ;

(c) whether it is a fact that selection for such admissions to the M.B.,B.S. condensed course has been made not only for 1966-67 session but also for the 1967-68 and 1969 sessions ;

(d) if answer to (c) above in the affirmative, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (a) The criterion prescribed for the selection of candidates for admission to Condensed M.B.B.S. Course is indicated in Annexure "A".

(b) This criterion was not approved by the Pakistan Medical Council nor the Council proposed any criterion for this purpose.

(c) It is a fact that selection for Condensed M.B.B.S. Course has been made for the current academic session as well as for the academic sessions 1967-68 and 1968-69.

(d) Since the production of Licentiate Doctors has been stopped by closing down the Medical Schools in 1958, the applications for admission to this Course were invited from the prospective candidates, and the selection of candidates was made in Medical Colleges on regional basis *i.e.* district tagged to each College. As no new candidate was expected to apply and to avoid expense and botheration to candidates to come up for interview again and again, the selection has been made according to the merit of each candidate for this year as well as for next two years.

ANNEXURE "A"

	Marks
F.Sc.	15
Matric I	15
Matric II	10

Matric III ...	...	5
L.S.M.F. ...	...	35 Minus 5 for each failure.
Length of Service	...	10 Maximum (2 per year).
House Job ...	...	10 (Only on merit and institutional Hospital)
Scholarship ..	...	2
Medal ...	...	2
Honours ...	...	2 Maximum 10
Position ..	...	2 each (1st Position)
Active Service ..	...	30 (From 6th September 1965 to 23rd September 1965 Called to Army).
All Rural ...	...	20 Maximum (5 per year of service).
Rural/Urban ...	...	15 Maximum (3 per year rural/2 per year urban).
Urban ...	...	10 Maximum (2 per year).
G. Practice ...	...	10
C.M.S. (Sukkur)	...	10 (Minus 2 for each failure).
Final L.S.M.F.	...	25 (Minus 5 for each failure.)

ملک محمد اختر ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ حکومت کیطرف سے یہ جو انہوں نے ایک criterion مقرر کیا ہے اس کو پاکستان میڈیکل کونسل نے کیوں approve نہیں کیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی کیونکہ ۱۹۶۶ء تک میڈیکل کونسل اس کام کو کیا کرتی تھی ۱۹۶۶ء کے بعد یہ کام صوبائی حکومت کو دے دیا گیا جن کے پاس پورے انتظامیہ اختیارات تھے کہ وہ اس کورس کے متعلق کوئی پالیسی مرتب کریں لہذا کسی سینکشن کی ضرورت نہ تھی ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ جواب کے حصہ اے میں جو Annexture ہے اس میں ایف ایس سی کے ۱۵ مارکس دکھائے گئے ہیں ۔ اور میٹرک فرسٹ ڈویژن کے بھی ۱۵ مارکس بتائے گئے ہیں تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ایف ایس سی اور میٹرک کے لئے دونوں مارکس ایک طرح کیوں رکھے گئے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ میٹریکولیشن در اصل basic qualification ہے اسی لئے اس پر زور دیا گیا ہے ۔ تو جب ایف ایس سی کو بی ایس سی پر ترجیع دی جاتی ہے لہذا ایف ایس سی کے مقابلہ میں میٹرک کے بعد کے بھی ۱۵ مارکس رکھے گئے ہیں کیونکہ basic qualification جو ہم نے رکھی ہے وہ میٹریکولیشن ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Is the Parliamentary Secretary, Health prepared to make a statement on the floor of the House that there is not any candidate who did not make an application when this selection was made and so the selection had to be completed fortyt wo years - namely 1967-68 and 1968-69.

Mr. Speaker : The Members' supplementary is unintelligible.

ملک محمد اختر ۔ میں جناب والا ۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب ذمہ داری سے یہ بیان دینے کے لئے تیار ہیں کہ

۶۸/۶۷ کے کورس کے لئے لسٹ تیار کرنے کے بعد کوئی بھی qualified شخص نہیں لیا جس نے بطور امیدوار اپنی درخواست دی ہو ۔

وزیر صحت ۔ آپ کا سوال میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ آپ کا کہا یا آپ خود سمجھ سکتے ہیں یا خدا سمجھ سکتا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ سوال آپ کی سمجھ میں نہیں آیا ؟

وزیر صحت ۔ سوال میری سمجھ میں نہیں آیا ۔

ملک محمد اختر ۔ جب آپ کو میرا سوال سمجھ میں نہیں آتا تو پھر سپلیمنٹری کیسے سمجھ میں آئے گا ۔ میں سوال کا حصہ (د) پڑھ کر سناتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ اس کو نہ پڑھیئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ طوسی صاحب نے جھٹکا کر کے رکھ دیا ہے ۔ کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ درخواستیں اس کورس کے لئے مانگی گئی تھیں امیدواروں سے اور یہ کہ ریجنل basis پر امیدواروں کو برائے داخلہ چن لیا گیا ۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ جنہوں نے درخواستیں کسی وجہ سے نہیں دی تھیں ان کا کیا بنے گا ؟

وزیر صحت ۔ جو لوگ ہمیں درخواستیں بھیج رہے ہیں ہم ان کا حق دے رہے ہیں اور جنہوں نے نہیں بھیجیں اگر وہ درخواستیں دے دیں تو ہم ان کو بھی قابلیت کے لحاظ سے لسٹ میں شامل کرنے کو تیار ہیں ۔ باقی رہا جھٹکے کا سوال تو پتہ نہیں کہ کتنوں کو جھٹکا ہو گیا ہو گا ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری (صحت) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری یہ

گذارش ہے کہ ملک اختر صاحب بہت بے صبری سے اٹھ کر سوال کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بیگم صاحبہ بعض اوقات ابھی جواب دے ہی رہی ہوتی ہیں کہ وہ کھڑے ہو جاتے ہیں -

ملک محمد اختر - وہ سارے سوالات کا جواب غلط دے رہی ہیں -

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج دین) - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ملک صاحب اس طرح اپنا ہاتھ اٹھا اٹھا کر کیوں ایسے اشارے کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ جواب سمجھ گئے ہیں - (قہقہے) -

ملک محمد اختر - جناب والا - ان کی بات کی تردید ہوگئی ہے - مجھے پہلی دو لائنیں پڑھنے دیجیئے اگر آپ اجازت دے دیں تو میں مشکور ہوں گا -

مسٹر سپیکر - ملک صاحب آپ سپلیمنٹری سوال پوچھئیے -

ملک محمد اختر - جناب والا - جو جواب بیگم صاحبہ نے دیا ہے اور جو بعد میں حصہ (ڈی) میں دیا ہے کیا وہ اس کی تردید نہیں کرتا ؟

Mr. Speaker : This is not a supplementary question.

REPAIRING VEHICLES OF HEALTH DEPARTMENT

***5481. Malik Muhammad Akhtar : Will the Minister of Health be pleased to state :—**

(a) details of vehicles belonging to Health Department which were brought to the Health Directorate from various parts of the Province for repairs and reconditioning ;

(b) the period for which each vehicle was detained in the Health Directorate, Lahore before it was returned to its parent unit :

(c) the total expenditure incurred on repairs of the said vehicles excluding the spare parts issued out of the Health Directorate stocks ;

(d) the names of firms from whom spare parts for the said vehicles were purchased due to non-availability of the same in Government stores ;

(e) whether it is also a fact that one volks wagon belonging to Dr. M. Iqbal Ansari was repaired and reconditioned out of Government spare parts and parts from other Government vehicles at M/s Almas Autos under the supervision of Mechanic Hayat employed on honorary basis at the Health Directorate, Lahore ;

(f) the reasons for getting vehicles from all over West Pakistan for repairs at Health Directorate, Lahore alongwith the number of gallons of petrol consumed on both way trips *i e.* places from which the said vehicles were brought to Health Directorate, Lahore for repairs and their back journey to the places of their duty ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) Columns 2 and 3 of the attached table Annexure "A"* give the vehicle number and the parent unit of the vehicle, respectively, in respect of each vehicle brought to the Health Directorate, Lahore from various parts of Lahore Region. The vehicles were brought to Lahore from the areas constituting Lahore Region only.

(b) Column 6 of the table gives the period in year, months and days for which each vehicle was detained at Lahore.

(c) Column 7 gives the expenditure incurred on the repairs of each vehicle.

(d) Annexure 'B' gives the detail of firms from which spare parts were purchsed, due to their non-availability in the Government stores, separately in respect of each vehicle. The said Annexure gives also the amount spent on these purchases from each firm.

**Please see Appendix III at the end.*

(e) No.

(f) As stated against (a) above, the vehicles were brought from areas under the jurisdiction of Lahore Health Directorate and not from all over West Pakistan. The amount spent on POL on each vehicle brought from outside Lahore in respect of which information, has so far been collected, is as against column 8 of the Annexure 'A'. These were brought to Lahore to keep the cost of repairs to the absolute minimum by utilizing mechanics of the Lahore Regional Directorate and the spare parts already available in the said Directorate. Also, the availability of such spare parts, as were not held in the Directorate's Stores, was greater in Lahore than in the mofassil.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ پہلا سپلیمنٹری سوال تو یہ ہے کہ جیسا کہ صفحہ ۲۸ پر دیا گیا ہے کہ کل رقم جو خرچ ہوئی وہ ۲۴ ہزار ۷۲۷ روپیہ اور ۹۵ پیسہ تھی یعنی یہ رقم جو کہ سپیر پارٹس کی خرید کے لئے خرچ کی گئی اور یہ خرید ایک سرکاری مکینک محمد حیات کے ذریعے سے ہوئی جو کہ ملتان میں کوئی پرائیوٹ کام بھی کرتا ہے اور طوسی صاحب نے اپنے دستخط کئے ان بلوں پر جو اس نے ان کو دئے ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ سوال سمجھ میں نہیں آیا ۔ ان کو چاہئے کہ وہ متعلقہ سوال کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جن رقومات کی ادائیگی ہوئی ہے کیا اس کے متعلق جو بل دئے گئے ان پر ان کے دستخط موجود ہیں ۔

وزیر صحت ۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ محمد حیات کو لایا گیا اور انہوں نے بل پیش کئے اور انہوں نے دستخط کئے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں جناب والا ۔ سپلیمنٹری سوال کر رہا ہوں وہ جواب دے رہی ہیں کہ ایسا نہیں ہوا تو میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ اب آئیں آپ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری (میاں معراج دین) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ سیدھا سادھا سوال پوچھیں وہ پوچھتے ہیں کہ "اب آپ آئیں،، تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے الفاظ استعمال کرنا درست نہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : No Sir, What I mean to say is that she should come now to page No. 14.

کیا آپ صفحہ ۱۴ پر آئٹم ۴ ملاحظہ فرمائیں گے ۔ کیا یہ درست ہے کہ ایک گاڑی جہلم سے لائی گئی ۔ جو دو ماہ ۱۶ دن ورکشاپ میں رہی اور اس پر صرف ۱۵ روپے ۲ پیسے صرف ہوئے ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ ۱۵ روپے کی ریپیئر کے لئے ایک گاڑی کو دو ماہ ۱۶ دن لاہور کے ورکشاپ میں رکھا گیا ۔

وزیر صحت ۔ اس کی مرمت ہوتی رہی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اتنی دیر کیوں لگی ۔

وزیر صحت ۔ بعض پرزہ جات نہیں ملتے کبھی انہیں کراچی سے منگوانا پڑتا ہے اتنی گاڑیاں وہاں مرمت کے لئے جاتی ہیں ۔ اس لئے بعض دفعہ وہاں تین چار ماہ تک پڑی رہتی ہیں ۔

SMALL-POX DISEASE

***5732. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the number of persons below the age of 16 years and above 16 years (i) attacked by small-pox (ii) died due to small-pox (iii) vaccinated during 1966-67 to date in the Province ;

(b) whether it is a fact that there is a scarcity of vaccine in the Province ; if so, the reasons therefor and the steps Government intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a)

(i) Numbers of persons below the age of 16 years attacked by Smallpox.	...	3,332.
(ii) Number of persons above the age of 16 years attacked by Small-pox	...	587
(iii) Number of persons below the age of 16 years, died due to Smallpox	...	558
(iv) Number of persons above the age of 16 years died due to Smallpox	...	83
(v) Number of persons vaccinated	...	15,544,169

This information is from 1st July 1966 to 18th February 1967.

(b) No.

رائے منصب علی خان کھرل ۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۱۶ سال سے کم عمر کے اشخاص کے بارہ میں بھی دریافت کیا گیا ہے اور ۱۶ سال سے زیادہ عمر کے اشخاص کے بارہ میں بھی ۔ وہ کون سے آدمی ہیں جو بچ جاتے ہیں اور اس زمرہ میں نہیں آتے ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ مطلوبہ تعداد آپ کو مہیا کر دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال ہی یہ تھا ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ سوال اگر غلط ہو تو کیا جواب بھی غلط ہونا چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہ سوال غلط ہے نہ جواب ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی عمر ۱۶ سال سے کم تو نہیں ہو گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ محترمہ نے کہا ہے ۔ کہ وہ ۱۶ سال سے کم عمر کے ہیں ۔ عائلی قوانین کے تحت ۱۶ سال سے کم عمر کے افراد کی شادی نہیں ہو سکتی اور ان کی شادی ہو چکی ہے ۔ ان کے بچے بھی ہیں ۔ اس لیے ان کی عمر ۱۶ سال سے زیادہ ہے (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

SOCIAL WELFARE ACTIVITIES IN LAHORE DIVISION

*5758. **Chaudhri Ijd Muhammad**: Will the Minister of Social Welfare be pleased to state the amount sanctioned to improve and extend Social Welfare activities in Lahore Division during the years 1965-66 and 1966-67 alongwith the amount (i) spent during 1965-66 and so far during 1966-67 (ii) alongwith reasons for not spending the unspent amount ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): The amount sanctioned in the Public Sector of Social Welfare for various Social Welfare activities in Lahore Division during the year 1965-66 was Rs. 1,41,000. The amount spent was Rs. 1,39,000. The unspent amount is negligible.

The amount sanctioned for 1966-67 is Rs. 4,74,000. Out of which an amount of Rs. 2,12,686.00 has been spent upto 30th April, 1967. As the current financial year has not yet closed the question as the reasons for not spending the unspent amount does not arise at present.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ یہ ۔۔۔ ۴۷۴ کی رقم میں سے انہوں نے ۱۰ مہینوں میں صرف ۲۱۲۶۸۶ روپیہ خرچ کیے ہیں ۔ کیا یہ ممکن ہو گا کہ باقی دو ماہ میں بقایا رقم خرچ کر سکیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ رقم ۳ لاکھ ۶۸ ہزار ہے ۔

سید عنایت علیشاہ ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ دو ماہ کے عرصہ کے اندر یہ بقایا رقم ۳ لاکھ ۶۸ ہزار خرچ کر سکیں ۔

وزیر سماجی بہبود (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ ہو سکتا ہے جو سکیمیں موجود ہیں ان پر خرچ کر دیا جائے ۔

GRANT-IN-AID FOR VARIOUS SOCIAL WELFARE AGENCIES

*5759. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state :—

(a) the amount sanctioned as grant-in-aid for various Social Welfare Agencies in the Province during 1965-66 and 1966-67 ;

(b) the amount that was actually handed over to the said Agencies and the number of the Agencies who received the amount ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) The amount sanctioned as grant-in-aid for various Social Welfare Agencies in the Province for the year 1965-66 and 1966-67 is as under :—

Year	National Council	Provincial Council
	Rs.	Rs.
1965-66	7,51,000	3,66,500
1966-67	8,33,000	3,81,500

(b) The amount distributed amongst the Social Welfare Agencies in 1965-66 and in 1966-67 so far alongwith their numbers is as under :—

Year	National Council	No. of Agencies	Provincial Council	No. of Agencies
	Rs.		Rs.	
1965-66	7,39,000	166	3,49,500	109
1966-67 (so far)	2,86,500	58	2,41,000	39

CONSTRUCTION OF A GOVERNMENT HOSPITAL AT KAMOKE

*6014. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Health please refer to answer to starred question No. 2353 of Chaudhri Saifullah Khan Tarar, given on the floor of the House on 30th May 1966 and state :—

(a) whether the plans and estimates for construction of a Government Hospital at Kamoke, District Gujranwala, sent to Commissioner, Lahore Division, have since been approved ; if not, reasons thereof ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the construction work has been started; if not, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (a) No for the first part ; the hospital is to be built by the Local Body and not by the Government. The Commissioner referred the case back to the Local Body for technical sanction by the B & R Department without which his administrative approval could not issue.

(b) No for the first part ; for the reasons that the Commissioner has not so far approved the proposal by the Municipal Committee, Kamoke.

OPENING OF HOSPITALS IN GULLIAT AREAS

*6698. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that no medical facilities are available to the inhabitants of Gulliat area in Tehsil Abbotabad ;

(b) whether it is a fact that snow falls in the said area during winter and means of communications are blocked so much so that no other avenues are available for rendering medical aid to the patients ;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to open hospitals in the said area ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (a) No. The following Dispensaries are functioning in Gulliat area in Tehsil Abbotabad :—

(1) Civil Hospital Nathia Gali—Seasonal.

(2) Civil Hospital Khanspur—Throughout the year.

(3) Civil Dispensary Ghora Dakka—Seasonal.

(4) Civil Dispensary Changla Gali—Seasonal.

(5) Civil Dispensary Khaira Gali—Throughout the year.

(6) Civil Dispensary Bagan—Seasonal.

(7) Civil Dispensary Riala—Seasonal.

(b) Yes.

(c) (1) Government propose in due course of time to have a Health Centre at each Union Council subject to availability of funds and clearance of the scheme.

(2) During summer a number of hospitals and dispensaries function in the area During winter also, a hospital at Khanspur and

Dispensaries at Khaira Gali, Riala and Bagan are there to cater the needs of the community, A proposal to allow the Hospital at Nathia Gali to function throughout the year is also under consideration.

I am happy to inform the House that it has been approved that this will not be a seasonal hospital but it will serve throughout the year.

SHORTAGE OF MEDICINES IN CIVIL HOSPITALS

*6782. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that there is a shortage of medicines in Civil Hospitals and Dispensaries throughout the Province: if so, the steps Government intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Yes, there is relative but not absolute shortage of medicines in Hospitals and Dispensaries in the Province, while essential medicines are supplied, all the medicines to all the patients cannot be made available. This is due to increasing number of Indoor and Outdoor patients and the escalation of prices due to more modern drugs.

The funds (budget) provided for the Hospitals and Dispensaries are short and cannot meet the total demand of increasing number of patients. Finance Department has been approached for increase in the budget allocation for the Hospitals and Dispensaries.

رائے منصب علی خان کھرل ۔ کیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ جو دوائی آپ مہیا کرتے ہیں وہ وہاں پر مریضوں کو دستیاب نہیں ہوتی ؟

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ جناب والا۔ ایسی کوئی اطلاع ہمارے پاس نہیں ہے کہ وہاں جو دوائی موجود ہو وہ مریضوں کو نہ دی جائے ۔

میجر ملک محمد علی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گی کہ دوائیوں کی اس قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے رورل ایریا کے لئے خصوصی ہدایات جاری کریں گی ؟

وزیر صحت ۔ ہم نے تو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ جو دوائی وہاں موجود ہو وہ ضرور مریضوں کو دی جائے اور دوسرے دوائیاں بھی جلد از جلد بھیجنے کا انتظام کرتے ہیں ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ دوائیوں کی قلت ضرور ہے انتہائی قلت نہیں ہے ۔ اس کی وضاحت فرمائیں ؟

وزیر صحت ۔ دوائیوں میں تھوڑی بہت کمی ہو جاتی ہے لیکن اتنی قلت نہیں ہے کہ دوائی مریضوں کو نہ مل سکے ۔ ایک آدھ دوائی ایسی ہوتی ہے جو نہیں مل سکتی وہ بیرون ملک سے وقت پر نہ پہنچنے کی وجہ سے کبھی کبھی کم ہو جاتی ہے ۔

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ کیا بیگم صاحبہ یہ فرمائیں گی کہ یہ قلت کب تک ختم ہو جائے گی ؟

وزیر صحت ۔ جلد سے جلد ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ بیگم صاحبہ نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ان کے علم میں ایسی کوئی مثال نہیں ہے کہ ہسپتال میں دوائی موجود ہو اور وہ مریضوں کو نہ ملتی ہو ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں شرق پور کے ہسپتال میں گیا تو وہاں لوگوں نے اور مریضوں نے شکایت کی کہ ہمیں کبھی کوئی دوائی یہاں سے نہیں ملتی

ہے - جب ہم داخل ہوتے ہیں تو اپنے پاس سے دوائی خرید کر استعمال کرتے ہیں - ہسپتال کی طرف سے یا وہاں کے عملہ کی طرف سے دوائی مہیا نہیں کی جاتی - کیا آپ اس کے متعلق تحقیقات فرمانے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر صحت - آپ لکھ کر بھیج دیں ہم تحقیقات کریں گے -

میجر ملک محمد علی - جنلب والا - میں وزیر صاحبہ موصوفہ کی خدمت میں ایک مثال عرض کرتا ہوں - نوشہرہ تحصیل خوشاب میں کمشنر کی انسپکشن سے جو رپورٹ ملی تھی اس میں یہ تھا کہ وہاں کوئی دوائی نہیں ہے - کمشنر صاحب نے احکامات جاری کئے تھے لیکن ڈسٹرکٹ ہسپتال کی اطلاع جو ہمارے پاس ہے اس میں یہ تھا کہ وہاں کوئی سٹاک نہیں ہے - کیا اس کے متعلق آپ کچھ کارروائی کریں گی ؟

وزیر صحت - آپ بجٹ میں اضافہ کرانے کا انتظام کریں تو جلد سے جلد وہاں زیادہ سے زیادہ دوائی دستیاب ہو جائے گی -

مسٹر حمزہ - جناب والا - بیگم صاحبہ نے ایک اہم سوال کا بہت ہی اہم جواب میرے خیال میں بغیر سوچے سمجھے دے دیا ہے - محترمہ نے فرمایا ہے کہ یہاں دوائیوں کی قلت ضرور ہے لیکن قلت جلد از جلد دور ہو جائے گی - کیا آپ کو یہ احساس ہے کہ ہمارے ہاں مریضوں کی تعداد کے مقابلہ میں جو رقوم آپ ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ادویات کے لیے دیتے ہیں وہ بہت کم ہیں - کیا مستقبل قریب میں آپ کو یہ توقع ہے کہ آپ تمام ہسپتالوں کو اتنی رقومات دے سکیں گی جو ضروریات کے مطابق مریضوں کو ادویات بہم پہنچانے کے لیے کافی ہوں -

وزیر صحت - جناب والا - حال ہی میں ایڈیشنل فنانس سیکرٹری کی زیر

صدارت ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس تربیتی اداروں کے ساتھ ملحق اداروں میں ادویات کی کامیابی کے سوال پر غور کرنے کے لیے ہوا تھا ۔ ادویات کی کمی کی وجہ مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ادویات کی قیمتوں میں اضافہ ہے ۔ ایڈیشنل فنانس سیکرٹری نے تجویز کیا کہ اس صورت کو درست کرنا چاہئے یا تو اس کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے یا مریضوں کی تعداد کو کم کیا جائے ۔ لیکن یہ دوسرا راستہ اختیار نہیں کیا جا سکتا ۔ چنانچہ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ادویات کی خرید کے لیے رقم میں اضافہ کیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں نے آپ سے یہ عرض کیا ہے کہ آپ ایک وزیر ہیں اور بہت ذمہ دار شخصیت ہیں ۔ کیا آپ کو یہ احساس ہے کہ ہماری حکومت کی مالی پوزیشن اس حد تک بہتر ہے کہ ملک میں پھیلی ہوئی بیماری کے علاج کے لیے حکومت کی طرف سے ہسپتالوں میں جو انتظامات ہیں آپ اتنی رقومات مستقبل قریب میں ایک یا دو سال میں دے سکیں گی کہ تمام مریضوں کو مفت دوائی دے سکیں ۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے اور جہاں تک مجھے یقین ہے آپ کی حکومت کی مالی پوزیشن اس وقت یا مستقبل قریب میں ایسی نہیں ہو سکتی کہ تمام مریضوں کو ضروریات کے مطابق ادویات بہم پہنچا سکے ۔ آپ کو یہ چیز تسلیم کرنی چاہئے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر کتنے اعتماد سے خود ہی سوال کر رہے ہیں اور خود ہی اس کا جواب دے رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ مجھے افسوس ہے مجھے یہ سوال کرنے کی ضرورت محض اس لئے محسوس ہوئی کہ آپ نے اس سوال کا جواب بغیر سوچے سمجھے دے دیا تھا کہ ہم ادویات بہم پہنچا دیں گے (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب آپ تشریف رکھیں -

وزیر صحت - یہ ہر قسم کا سوال کر سکتے ہیں اور اس کا جواب دینے کا بھی ان کو اختیار رہتا ہے - یہ جواب مجھ سے مانگتے کہ آیا ہماری حکومت اس قابل ہے یا نہیں - خود ہی جواب بھی دے دیا ہے کہ حکومت اس قابل ہی نہیں ہے -

مسٹر حمزہ - محترمہ مجھے اعتراض ہے کہ ایک بہت اہم سوال آپ سے کیا گیا تھا - اس کا جواب جو آپ نے یاد اس کا صورت حال سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے - آپ نے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ ہم جلد از جلد ادویات ضروریات کے مطابق مہیا کر دیں گے - آپ سوچ کر یہ جواب دیں کہ آپ نے پہلے جو جواب دیا وہ درست ہے ؟ کیا آپ اس ایوان میں کھڑے ہو کر اعلان کریں گی یا آپ یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں کہ آئندہ سال ہسپتالوں میں مریضوں کو ان کی ضروریات کے مطابق مفت ادویات تقسیم کی جائیں گی ؟

وزیر صحت - زیادہ سے زیادہ جتنی ادویات ہو سکتی ہیں ہم ضرور مہیا کرتے ہیں - آپ خود ذمہ دار ممبران ہیں آپ ہم سے تعاون کریں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ کو اور بڑھا دیا جائے پھر جتنی ادویات آپ چاہیں گے ہم ہسپتالوں کو دیں گے - ہمیں اس بات کی خوشی نہیں ہوتی کہ مریضوں کو ادویات نہ ملیں - آپ ہمارے بجٹ کی رقم کو بڑھائیں -

مسٹر حمزہ - جناب والا - اب ان کا جواب مشروط ہو گیا ہے - اگر اس ایوان کے معزز اراکین بجٹ میں رقومات بڑھا دیں تو وہ مریضوں کو ادویات ان کی ضروریات کے مطابق مہیا کر سکیں گی - آپ اندازہ لگائیں کہ محترمہ بیگم خلیق الزمان صاحبہ نے ایک گھڑی میں کس طرح پینترا بدلا ہے -

Mr. Speaker : Is it a supplementary question.

وزیر صحت ۔ آپ پینترا عورت کے لئے نہیں کہہ سکتے ۔ پینترا بدلنا مرد کے لیے کہہ سکتے ہیں ۔ اگر آپ کو اردو بولنی نہیں آتی تو اردو بولنا سیکھیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب کا سوال بڑا دلچسپ ہے ۔ میرے خیال میں بیگم صاحبہ نے کلی طور پر اس کا جواب دے دیا ہے ۔ معلوم نہیں کہ وہ اس سے مطمئن کیوں نہیں ہیں ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ادویات کی کمی کے ساتھ ساتھ فنڈز بھی اتنے مہیا نہیں ہو سکتے ۔ اس کے بارے میں بیگم صاحبہ نے معقول جواب دے دیا ہے کہ اپنی بساط کے مطابق جتنے فنڈز ہوں گے اس سے کوشش کریں گے کہ اپنے مریضوں کو دوائی بہم پہنچائیں ۔ اگر ایوان کوشش کرے کہ فنڈز بڑھا دے تو ہم زیادہ دوائی دیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے محترمہ وزیر صاحبہ کے متعلق جو الفاظ "پینترا بدلا" استعمال کئے ہیں وہ مناسب نہیں تھے ان کی بجائے "انحراف کیا" کے الفاظ بہتر ہوں گے اس لیے پہلے الفاظ ایوان کی کارروائی سے حذف کر دئے جائیں ۔

وزیر صحت ۔ شکریہ ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ دوائیاں سپلائی کرنے کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ رقم مہیا کی جائے میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ پچھلے سال صوابی کے ہسپتال کے لئے ۷۰۰۰ ہزار روپے دیئے گئے تھے تو کیوں صرف ۳۰۵۱ روپے کی دوائی سپلائی کی گئی ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کے لیے نیا نوٹس دیں ۔

Khan Ajoon Khan Jadoon : This arises out of it Sir.

Mr. Speaker : This is not a question relating to Sawabi Hospital, the Member should give a fresh notice for Sawabi Hospital.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ صحت کے سلسلے میں جو رقوم دی جاتی ہیں ، وہ ہماری ضروریات پوری نہیں کرتیں ۔ اس لئے اس ایوان کا یہ خیال ہے کہ اگلے سال اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ رقوم مختص کی جائیں ۔ تو کیا جناب وزیر خزانہ صاحب اس پر غور فرمائیں گے ۔

Minister for Finance : Sir, is this question addressed to me ?

Mr. Speaker : No, this is not addressed to the Minister of Finance ; this is addressed to Begum Sahiba.

وزیر صحت ۔ میں نے تو آپ لوگوں سے استدعا کی ہے ۔ اب وزیر خزانہ آ گئے ہیں ، آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں ، ان سے کہئے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ یہ Sense of the House ہے کہ صحت کی مد میں زیادہ سے زیادہ رقوم رکھی جائیں تاکہ لوگوں کی ضروریات پوری ہو سکیں ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ کیا بیگم صاحبہ کے علم میں ہے کہ یہ ایک عام شکایت ہے کہ ہم جو دوائیاں ہسپتالوں کے لئے مہیا کر رہے ہیں ، وہ بھی بلیک مارکیٹ میں فروخت ہو جاتی ہیں اور مریضوں کو نہیں دی جاتیں ۔ کیا آپ اس کے لئے کوئی احکام صادر فرمانے کے لئے تیار ہیں ۔

وزیر صحت ۔ یہ بات بالکل غلط ہے اور میں اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ایسی کوئی بات ہوئی ہے ۔

بیگم ممتاز صفدر ۔ کیا بیگم صاحبہ کے علم میں ہے کہ ہمارے پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال اور زنانہ ہسپتال میں تھرمامیٹر بھی نہیں ہے ۔ کیا وہ اس کے لئے کوئی انتظام فرمائیں گی ۔

وزیر صحت ۔ میں خود اسی ہسپتال کو دیکھ کر آئی تھی اور آتے ہی وہاں کے لئے انتظام کر دیا ہے ۔ اب انشاء اللہ دوائیں اور تھرمامیٹر وغیرہ کا انتظام کر دیا جائے گا ۔

FIXATION OF STRENGTH AND PAY SCALES OF NON-GAZETTED STAFF OF CERTAIN HEALTH INSTITUTES IN KARACHI.

*6930. **Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister of Health be pleased to refer to the answer to my starred question No. 2604 given on 13th June 1966 and state whether the question of the fixation of strength and pay scales of non-gazetted staff of—

(i) Civil Hospital, Karachi ;

(ii) Public Health School, Karachi ;

(iii) Social Skin and Hygiene Centre, Karachi ; and

(iv) subsidiary T. B. Centres, Karachi ;

have since been finalised ; if not, reasons for the inordinate delay ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Revision of pay scales and fixation of strength of the ministerial staff of the following Institutions have been finalised.

(i) Civil Hospital, Karachi.

(il) Public Health School, Karachi.

(iii) Karachi Social Skin and Hygiene Centre, Karachi.

But the fixation of the strength of ministerial staff of the T.B. Centre, Karachi, is still under consideration with Finance Department and will be decided shortly. They have been reminded to expedite.

Sir, this question is exactly the same as question No. 4864, which Mr. Farooqi asked on 8th instant. We have, however, supplied the answer but is it regular to reply to a similar question again?

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary replied to it on 8th June.

Parliamentary Secretary : Yes Sir ; it is printed in the book.

Mr. Speaker : When the Parliamentary Secretary received the notice for this question, he should have pointed it out to the Assembly Secretariat that question had already been answered.

Parliamentary Secretary : I just wanted your ruling on this particular issue Sir.

Mr. Speaker : In such case, if there is a repetition, then the Department concerned should bring it to the knowledge of the Assembly Secretariat that the same question may not be repeated.

Parliamentary Secretary : Right Sir, we will now welcome the supplementaries.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کراچی کے ٹی ۔ بی ۔ سنٹر کے عملے کے متعلق ابھی تک طے نہیں کیا ہے ۔ یہ ۱۹۶۲ء کا قصہ ہے اور آج پانچ سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک حکومت نے اس کی strength ہی طے نہیں کی ۔

وزیر صحت (بیگم زاهدہ خلیق الزمان)۔ جناب والا ۔ کراچی کو ۱۹۶۲ء میں مغربی پاکستان میں ضم کیا گیا تھا ۔ اور محکمے نے انتظامی محکمے سے مشورے کے بعد کراچی کے تمام محکموں میں عملے کو مکمل کرنے کے انتظامات کئے ۔ تمام مطلوبہ اطلاعات ان دفاتر سے ایک مخصوص گوشوارہ میں آ چکی ہیں ۔ اس کے بعد محکمہ خزانہ کی ایک پارٹی کراچی گئی جس نے ہر چیز کا معائنہ موقع پر ہی کیا ۔ ان میں سے بعض دفاتر کے عملے کی تعداد مقرر کرنے میں تین سال کا عرصہ لگ گیا ۔ کراچی ٹی ۔ بی ۔ سینٹر جس کی تعداد کارکنان تاحال مرتب نہیں ہوئی ہے ۔ اس بارے میں محکمہ خزانہ نے بھی اطلاع دی ہے کہ اس سینٹر کے متعلق مطلوبہ گوشوارہ موصول نہ ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ۔ ڈائرکٹر حیدرآباد ریجن کو کہا گیا ہے کہ وہ مطلوبہ گوشوارہ اطلاعات محکمہ خزانہ کو از سر نو مہیا کرے کیونکہ پہلا گوشوارہ شاید کہیں کھو گیا ۔ اس ضمن میں یہ بیان کرنا لازمی معلوم ہوتا ہے کہ اس وجہ سے سینٹر متعلقہ کے کسی فرد کو مالی نقصان نہیں ہوا ۔ تمام آسامیوں کے لئے مرکزی حکومت نے کراچی کے ضم ہونے سے قبل ہی تنخواہوں کا سکیل مقرر کر رکھا تھا اور پے کمیشن کی رپورٹ پر عمل درآمد کرنے کے بعد کراچی میں مقیم تمام ملازمین کو یہ سہولتیں مہیا کر دی گئیں تھیں کہ وہ مرکزی حکومت میں اپنا سکیل منتخب کر لیں ۔ صوبائی حکومت کا سکیل بھی مقرر تھا اور مرکزی حکومت میں بھی ایسی تنخواہوں کے سکیلوں کے مطابق ہی مقرر کر دیا گیا تھا ۔ دراصل وجہ یہ تھی کہ چند آسامیوں کے لئے مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کے مقرر کردہ تنخواہوں کے سکیلوں میں فرق تھا ۔ سینیارٹی وغیرہ مقرر کرنے کے لئے تمام آسامیوں کی صحیح تعداد مقرر کر دی جائے اس لئے یہ تعداد اب مقرر کر دی گئی ہے اور صرف ٹی ۔ بی سینٹر کراچی کا معاملہ باقی ہے جس کے متعلق بھی جلد فیصلہ کر لیا جائے گا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی - بیگم صاحبہ نے اتنی لمبی چوڑی تقریر پڑھ دی ، میں نے ٹی - بی - سینٹر کراچی کے متعلق عرض کیا تھا کہ جب سارے دفاتر کی strength مقرر ہو چکی ہے - تو پانچ سال سے اس سینٹر کی strength کیوں مقرر نہیں ہو سکی - آپ کہتی ہیں کہ کاغذ آیا تھا ، گم ہو گیا ، وزیر خزانہ کے پاس گیا اور وزیر معلومات کے پاس گیا اور وزیر تعلیم کے پاس گیا - یہ کسی وزیر کے پاس بھی جائے - پانچ سال تک ٹی - بی - سینٹر کے عملے کے متعلق یہ طے نہ کیا جائے کہ اس سال کی کیا strength ہو گی - اس کے لئے آپ کے پاس کیا وجہ جواز ہے - آپ تو بہت محنت کر رہی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ محمد علی خان صاحب کے زمانے میں اس میں تاخیر ہوئی ہے جب کہ وہ وزیر تھے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - Merger کے وقت بہت سے محکمہ جات کراچی میں تھے تو سوائے اس کے باقی سارے ہو چکے ہیں اور محکمہ خزانہ کی جو ٹیم جا رہی ہے وہ اس کا تعین کر رہی ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - یہ محکمے کی نا اہلی ہے اس کو save کرنے کا کیا فائدہ ہے - مان لیں کہ پانچ سال سے آپ نہیں کر سکے -

وزیر زراعت - آپ کو تو ہر طرف نا اہلی ہی نظر آتی ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - ہے تو کیا کریں - بھائی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - محکمہ مالیات نے معلومات فراہم کرکے سارے محکموں کو کر دیا ہے بس صرف یہی ایک محکمہ رہ گیا ہے لیکن اس سے کسی کو نقصان نہیں ہو رہا ہے تنخواہیں برابر مل رہی

ہیں اور re-fix ہو چکی ہیں۔ صرف صوبائی ملازمین ہیں جنہیں اب سینیارٹی لسٹ پر لایا جا رہا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ کیا آپ موجودہ حکومت کی نا اہلی کو خوبی تصور کرتی ہیں ۔

وزیر صحت ۔ ہماری نا اہلی تو ہے ہی نہیں ، ہم تو اپنی اہلیت پر فخر کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

Minister for Food : Sir, are leading questions allowed ?

Mr. Speaker : Leading questions are allowed but not mis-leading ones. (*laughter.*)

I must appreciate the efforts made by the Health Department in answering the questions for today. Sixty-nine questions were asked and all the answers have been given as printed in the book.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have been unfortunate enough in this matter.

وزیر صحت ۔ شکریہ ۔ یہ ہمارے افسران کی محنت ہی کا نتیجہ ہے ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں ۔ ہمارا محکمہ تو اس کے لئے کافی محنت اور کوشش کرتا ہے کہ بالکل صحیح صحیح جوابات فراہم کئے جائیں اور عوام کو مطمئن کیا جائے ۔ اس کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں ۔ لیکن مولانا اور حمزہ صاحب کو تو ہر وقت اندھیرا ہی نظر آتا ہے ۔

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے
چشم بینا ہو تو دنیا کا تماشہ دیکھے

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ کہاں چھپ سکتی ہیں ۔ آپ کو اندھا بھی دیکھ سکتا ہے ۔ (قہقہہ)

سید یوسف علیشاہ ۔ جناب والا ۔ میرے دو سوالات نمبر ۷۱۱۷ اور ۷۲۳۴ جو کہ پچھلے اجلاس میں بھی پوچھے گئے تھے ۔ ان کا جواب ایوان میں نہیں دیا جا سکا کیونکہ وقت ختم ہو گیا تھا ۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ آج کی باری میں وہ دوبارہ پوچھے جائیں گے ۔ تو اگر آپ اجازت دیں تو ان دو سوالوں میں سے ایک سوال جو کہ زیادہ ضروری ہے ، اس کے بارے میں میں ضمنی سوالات پوچھ لوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن ان کے جوابات تو فہرست میں شامل ہیں ۔

سید یوسف علیشاہ ۔ یہ جوابات پچھلی مرتبہ بھی غلط تھے اور اب بھی انہوں نے ان کے جوابات غلط دیئے ہیں ۔

وزیر صحت ۔ آپ ان کے بارے میں مجھ سے یا میرے سیکرٹری صاحب سے تفصیل معلوم کر سکتے ہیں ۔ اگر پھر بھی آپ یہ محسوس کریں کہ یہ غلط ہیں تو ہم آپ کو مطمئن کر دیں گے کہ یہ جوابات غلط نہیں ہیں بلکہ صحیح شائع کئے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ایسا کیا جائے کہ آپ کو اب ضمنی سوالات پوچھنے کی اجازت دے دی جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وقفۂ سوالات کے بعد بھی ضمنی سوالات پوچھے جائیں گے ۔ اس سے بہتر ہوگا کہ آپ بیگم صاحبہ کے پاس تشریف لے جائیں اور ان سے تفصیلات معلوم کر لیں ۔

سید یوسف علیشاہ ۔ بہت بہتر ۔ میں ان کے کمرے میں جا کر ان سے پوچھ لوں گا ۔

SHORT NOTICE QUESTION AND ANSWER.

Mr. Speaker : We will now take up the Short Notice Question by Mr. Hamza. The Member may please read out his question.

INSTALLING SPILLWAY REGULATOR AT NANDIPUR, DISTRICT GUJRANWALA.

***7906. Mr. Hamza :** Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to my starred question No. 5063, given on the floor of the House on 20.6.1967 and state the terms and conditions of the contract given for the installation of spillway regulator of power house at Nandipur, District Gujranwala alongwith steps taken to realise the amount of loss incurred by WAPDA due to the wrong design and the time required to realize the same in the future ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) . A copy of the terms and conditions of the agreement signed with the Consultants who were responsible for the design of the Spill-way is placed on the Assembly table.*

The Consultants have accepted their moral responsibility and agreed to pay WAPDA Rs. 20 lacs out of which Rs. 7 lacs has already been adjusted against their dues payable by WAPDA. They have agreed to pay the balance amount on signing of their agreement with WAPDA for designing and supervision of construction of Gomal Zam Project for which they prepared a feasibility report. This case is still under consideration and no definite time limit can be given at this stage as to when it will be finalized.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب مخدوم صاحب مجھے بتائیں گے کہ جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ مشیروں نے اخلاقی ذمہ داری قبول کر لی ہے ۔ یہ جو ذمہ داری قبول کی ہے کیا تحریری طور پر کوئی یقین دہانی ہے ۔ کہ وہ

Please see Appendix IV at the end.

رقومات ادا کریں گے اگر یہ وعدہ تحریری طور پر کیا گیا ہے۔ محکمہ نے اس کی مدت مقرر کیوں نہیں کی ۔

وزیر آب پاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ چونکہ یہ International Convension کے تابع ہے وہ اس قسم کے damages یا compensation کے مجاز نہیں تھے ۔ لہذا انہوں نے اپنی correspondence میں تحریری طور پر لکھا ہے کہ یہ رقم وہ moral grounds پر دینے کو تیار ہوں گے ۔ کیونکہ وہ مملکت پاکستان سے دوستی کا تعلق برقرار رکھنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ اس قسم کے contracts کا ایک علم اصول ہے ۔ ایسی ایک نہیں میں درجنوں مثالیں دے سکتا ہوں کہ contractor کے لئے بانڈ وغیرہ یا کوئی زر ضمانت ہوتی ہے کہ اگر کوئی contractor کام صحیح طور پر نہ کر سکے یا معینہ عرصہ یا میعاد کے اندر کام ختم نہ کر سکے تو پورے damages کے لئے اس کی ذمہ داری ہوتی ہے ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں جب آپ نے اتنی بڑی رقم کا ملک کے لئے contract منظور کیا تو اس کے لئے کوئی کلاز نہ رکھنے کی ذمہ داری لا ڈیپارٹمنٹ پر یا کسی اور افسر کی نا اہلی کی وجہ سے ہے جو ملک کو اتنا نقصان ہو رہا ہے ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ غلط فہمی ہو رہی ہے ۔ دراصل contractor کے ساتھ تو اس قسم کا بانڈ ہوتا ہے اور اس کی Legal Obligation بھی ہوتی ہے لیکن consultants کے ساتھ جب کوئی agreement ہوتا ہے تو اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی ۔ کہ وہ کسی قسم کا damage pay کریں ۔ یہ International Convension ہے کہ contractors کے لئے قواعد اور ہیں اور consultants کے لئے اور ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ ان consultants کو جنہوں نے ڈیزائن کیا ہے کتنا معاوضہ دیا گیا ہے ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ آپ نے سوال میں دریافت نہیں کیا تھا ۔ اس لئے نہیں بتا سکتا ۔

خان اجون خان جدون ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ انہیں consultants کو گومل ڈیم کے لئے appoint کیا گیا تھا کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے کوئی ایسا ڈیزائن بھی بنایا ہے جو صحیح ثابت ہوا ہے ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ جہاں تک consulting side کا تعلق ہے گومل ڈیم اور ٹانڈو ڈیم کے لئے جو انہوں نے feasibility reports تیار کی ہیں ایک آدھ اور کام بھی کیا ہے اس سے ہم مطمئن ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ انکوائری رپورٹ میں یہ واضح طور پر دیا گیا تھا کہ واپڈا کے ذمہ دار افسران نے جب یہ منصوبہ زیر تکمیل تھا وقتاً فوقتاً مناسب نگہداشت نہیں کی ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے محکمہ کے افسران جنہوں نے کوتاہی کی یا جن پر ذمہ داری ڈالی گئی ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ آپ رپورٹ کا وہ relevant part پڑھ دیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ مجھے اعتراف ہے میں آج وہ رپورٹ نہیں لایا ۔ اس میں میں نے نشان لگایا ہوا تھا اس میں آپ کے ذمہ دار افسران کا نام بھی تھا ۔ کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ یہ رپورٹ جو آپ کے سامنے بھی ہے اور

آپ کے افسران کے سامنے بھی ہے ۔ اس میں آپ کے ذمہ دار افسروں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ میں اس کی interpretation اس طرح نہیں کروں گا جس طرح آپ نے کی ہے ۔ اس میں کیا تھا صرف ڈیزائن defective تھا ۔

میاں محمد شفیع ۔ وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ contractors یا consultants سے جب ٹینڈرز لئے جاتے ہیں تو کوئی سیکورٹی یا Earnest Money ساتھ لی جاتی ہے ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ consultants سے بھی کوئی earnest money لی جاتی ہے ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ بین الاقوامی طریقہ سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ consultants سے اس قسم کی کوئی obligation نہیں ہوتی ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

RESERVATION OF SEATS IN MEDICAL COLLEGES

*6945. **Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that 52 seats for non-tagged areas were reserved in the four Medical Colleges of West Pakistan excluding (Dow Medical College, Karachi) but none of these reserved seats were given to the students from Karachi although the Dow Medical College, Karachi gave 22 seats to other districts of the Province, if so, reasons for the said discrimination ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : It is a fact that 52 seats are reserved for West Pakistan excluding Dow Medical College, Karachi. It is also a fact that no candidate from Karachi was admitted

against any of those 52 non-tagged reserved seats. The reasons for this is that male candidates against all non-tagged seats are admitted in Medical Colleges on the basis of over-all merit of these candidates. Since on the basis of merit students of Karachi were not eligible, [they were not admitted.

TRANSFER OF DR. SHAHID HUSSAIN BOKHARI FROM MUNICIPAL HOSPITAL, RENALA KHURD.

*6996. Mr. Hamza: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Dr. Shahid Hussain Bokhari was transferred from Municipal Hospital, Renala Khurd, and he handed over the charge on 31st January 1967; if so, the date on which his successor was appointed and the date on which he actually took over the charge;

(b) in case the period during which the post of the Medical Officer of the said Hospital remained vacant is more than one month, reasons therefor, alongwith the name and designation of the Officer who attended the patients during the said period?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (a) Yes. Dr. Shahid Hussain Bokhari was withdrawn from the Municipal Hospital, Renala Khurd, on 31st January 1967 (afternoon), as the post of Medical Officer was down-graded by the Municipal Committee at their own level. The Health Department is unaware about the arrangements made by the said Municipal Committee.

(b) The Basic Democracies Department have been requested to furnish details to reply this part of the question.

RE-IMBURSEMENTS OF EXPENSES INCURRED ON MEDICAL TREATMENT OF DEPENDENT PARENTS.

*7052. Mr. Hamza: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that West Pakistan Government Employees are not reimbursed the expenses incurred by them on the medical treatment of their depended parents ;

(b) whether it is a fact that the concession referred to in (a) above is available to the employees of the Railway Department and WAPDA ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative reasons for the discrimination and whether Government intend to allow free medical aid to the dependent parents of all the Government employees, if so, when ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The position is that the concession of medical facilities to the parents of Railway employees have come down from the time the Railway administration was under the Central Government. The West Pakistan Government are not responsible for extending this facility to them. Therefore, the precedent of the Railway Department is not applicable to the other Government servants of the West Pakistan Government. Similarly WAPDA is an Autonomous body. Their Medical Attendence Rules were not approved by the West Pakistan Government. In the circumstances the precedent of WAPDA also does not hold good for the Governmeat servants of the Provincial Government.

It should be pointed out that the Central Government and the sister-Provincial Governments of East and West Pakistan have not provided medical facilities for dependent parents. The instructions of the Central Government in this respect are that uniformity of rules between the three Governments should be achieved/maintained. If any change in rules is contemplated by any one of them, prior consultation with the other two Governments is necessary. In view of the facts that the none of the three Governments have provided the facilities in question for their Government servant there should be no question of the West Pakistan Government providing this facility in violation of the principle of the uniformity.

MENTAL HOSPITAL PESHAWAR

*7117. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that inhuman conditions are prevailing in the Mental Hospital, Peshawar, if so, the steps so far taken or intended to be taken in this respect ?

Minister of Health (Bagum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : No. Accommodation facilities in Mental Hospital, Peshawar are not adequate, because against the sanctioned strength of 140 patients, 200 have been accommodated, because of large number of patients, suffering from insanity. To meet the situation, Government have a scheme to expand the Hospital at Dhodial to a 500 bedded Hospital for which funds have been earmarked. This hospital will cater for the needs of Peshawar area. The present hospital as such will be relieved of the pressure and will only be used for a limited number, so that better conditions for them should prevail. At the moment, the patients are under the charge of a qualified Mental Specialist and are given modern treatment.

ACQUISITION OF LAND IN VILLAGE KOT LAKHPAT FOR CONSTRUCTION OF MENTAL HOSPITAL.

*7227. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in September 1965, the Government issued a gazette notification under section 4 of the Land Acquisition Act, for the acquisition of nearly 1,300 kanals of agricultural land situated in village Kot Lakhpat, Tehsil Lahore for construction of a Mental Hospital, if so, further action taken in this behalf ;

(b) whether Government intend to take further steps for the acquisition of the said land if so, the likely date by which the compensation for the said land will be paid ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes, it is a fact. The price of this land as assessed by the Revenue Authorities comes to about sixty lacs, which is beyond the resources of the Provincial Government to} purchase. No further action has, therefore, been taken.

(b) The question does not arise.

GOVERNMENT DISPENSARIES IN PESHAWAR

*7234. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that there were three Government Dispensaries in Peshawer City before Independence and thereafter not a single dispensary has been opened in the said city, if so, the reasons therefor?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : Yes it is a fact that there are only three dispensaries in Peshawar city. At Peshawar, besides three dispensaries, there is a teaching hospital (500-beds) with a huge out-patients department (dispensaries). There are four M.C.H. Centres, one Mission Hospital with an out-patients department and one Maternity Hospital with an out-patients department, besides the Police Hospital with an out-patients deparnment. A 500-bedded hospi tal is being raised on the University Campus, which will take away the load of Lady Reading Hospital making the medical facilities further available in a greater way to the inhabitants of Pashawar city.

In the face of all these medical centres being available at Pashawar the Director, Health Services, Peshawar did not consider the advisibility of asking for more dispensaries. He, however, will be advised to examine the whole situation and suggest if there is a need for opening more dispensaries. The question of the transfer of the Government dispenraries to the Municipal Committee, Peshawar as desired by the Municipal Administraion is under the consideration of Government.

POSTING OF MEDICAL OFFICER IN SUJAWAL HOSPITAL

*7272. **Syed Sher Ali Shah** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Medical Officer, Sujawal Hospital, District Thatta proceeded on Refresher Course to Hyderabad on 1st April, 1967;

(b) whether it is a fact that the above said Class II hospital has been without any Medical Officer for the last 2 months;

(c) whether it is a fact that one seriously injured person was brought to the said hospital during the said period, but, he was not even given first aid and had to be taken to Hyderabad, 70 miles from Sujawal in a very serious condition where he expired ;

(d) whether it is a fact that posting of one Assistant Medical Officer from Petaro was made by the Director, Heath Services, Hyderabad, 4 months ago and the said Officer has not taken over as yet ;

(e) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, what action Government intend to take against officials responsible for this state of affairs?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes. (b) No. Dr. (Miss) Anwar Sultana is working there since 22nd April, 1967.

(c) One Ahmed, son of Lalu who was seriously injured was brought to the Hospital on 12th May 1967, but the Woman Medical Officer Dr. (Miss) Anwar Sultana had gone to attend some urgent case outside the Hospital. Accordingly the patient was attended to by the Compounder. The Compounder referred the case to the Liaquat Medical College Hospital, without taking the advice of the Woman Medical Officer of the Hospital.

(d) One Medical Officer in W. P. H. S. II Dr. Abdul Ghafoor and

not an Assistant Medical Officer was transferred from Petaro to Sujawal where he resumed duties on 24th May, 1967.

(c) An enquiry will be conducted to fix responsibility as to why the Compounder did not take the advice of the Woman Medical Officer.

PROVIDING EQUIPMENT AND BEDDING IN SUJAWAL HOSPITAL

*7273. **Syed Sher Ali Shah** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that 50 bed Class II Hospital Sujawal District Thatta, has been without any equipment and beddings for the last two years ;

(b) whether it is a fact that the amount for the said purpose was allocated in the financial year 1965-66 and lapsed and again in the year 1966-67 the same amount was sanctioned but no purchase has been made and it is likely to lapse this year also;

(c) whether it is also a fact that the required equipment and beds are available at Government Depot, Karachi where they are in abundance, so much so that the material is rotting in the open space of the said Government Depot ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, (i) the reasons, for delay in supply in the equipment and needs within the stipulated period (ii) the Officers responsible for delay and (iii) the action Government propose or intend to take against such officials ?

Minister of Health (Begum Khalida Khalique Zaman) : (a) Yes, to a large extent;

(b) Rupees 50,000.00 were allocated during 1965-66 out of which Rs. 21,282.00 were allowed to lapse. Rs. 41,000.00 have been given for the financial year 1966-67. The expenditure actually incurred out of this and the amount that may lapse cannot be stated at this stage as the financial year 1966-67 has not yet ended.

(c) Yes.

(d) (i) If the amount is allowed to lapse, it will be the inefficiency of the Officer concerned.

(ii) The District Health Officer, Thatta, and the Director, Health Services, Hyderabad Region, Hyderabad.

(iii) An enquiry will be made, responsibility fixed and action taken against the defaulters under efficiency and discipline rules.

POSTS OF ASSISTANT PROFESSORS IN MEDICAL COLLEGES

*7304. **Khan Malang Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that recruitment to Class I posts of Assistant Professors in Medical Colleges of West Pakistan is made on zonal basis ;

(b) whether it is a fact that 86 per cent of the posts of Assistant Professors of Medicine and Surgery are held by Doctors belonging to zones 3 and 4 and no representation has been given to persons belonging to zone Nos. 5 and 6 inspite of the fact that qualified doctors are available in these zones ; if so, the reasons or extra percentage of posts being occupied by Doctors belonging to zones 3 and 4 ;

(c) whether it is a fact that in December 1966, two doctors belonging to Lahore zone were appointed as Assistant Professors of Medicines and two more seats are expected to be filled in from amonget the doctors of Lahore zone; if so, reasons therefor ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes.
(b) Yes, it is a fact that about 86 per cent of the posts of Assistant Professors of Medicines and Surgery are held by doctors belonging to zones 3 and 4. It is also a fact that no posts is held, at the moment, by a person from zones 5 and 6.

Selection to these posts is made on basis of merit by Public Service Commission and allocation of the zones is being made on a formula prescribed by Government in Services and General Administration Department. If extra posts have gone to zone 3 and 4, it is because selectees from these zones were selected on basis of merit by the Public Service Commission and were fitted in the zones according to zonal formula.

(e) Yes, for the first part.

No decision has so for been arrived at as far as second part is concerned.

PROVIDING ORDINARY MIXTURES TO SUBORDINATE OFFICIALS

*7330. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that instructions have been issued to the Doctors that costly drugs should not be prescribed for Government Servants ;

(b) whether it is a fact that costly medicines are prescribed by doctors only to the Officers whereas ordinany mixtures are given to subordinate officials; if so, reasons for this discrimination ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes. These instructions are applicable only in cases where the cheaper and effective substitutes are available.

(b) No complaint to this effect has been received in this Department, neither the Department will allow such descrimination.

CLASS I POSTS OF ASSISTANT PROFESSORS IN MEDICAL COLLEGES

*7352. **Khan Malang Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that recruitment to Class I posts of Assistant Professors in Medical Colleges of West Pakistan is made on Zonal basis;

(b) whether it is a fact that there are four Medical Colleges in West Pakistan in which Class I posts of Assistant Professors in Medicines and Branches are occupied by persons belonging to Lahore and Bahawalpur Zones to the tune of about 76 per cent while no representation is given to Peshawar, D. I. Khan Divisions and Agencies F.R. attached thereto although suitable candidates in Medicines are available there also ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, what action Government intend to take to make good the zonal representations of Assistant Professors in each branch in the said four Medical Colleges?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes.

(b) No. 75 pet cent posts are held by Lahore and Bahawalpur Zones. No candidates from Peshawar and D.I. Khan has been appointed, not because Zonal representation is not there; but because the candidate from this area either was not selected by Public Service Commission or could not get the seat because it was not the turn of this Zone to have the seat.

(c) Selection to the posts of Assistant Professors is already being made on basis of merit through Public Service Commission and allocation of the zones is being made on the formula prescribed by Government in Services and General Administration Department as such zonal representation is already there.

DISPENSARY AT CHAKRI, DISTRICT RAWALPINDI

*7354. **Brigadier Chaudhry Fateh Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the year when dispensary at Charki District Rawalpindi was provincialised;

(b) the names of Medical Officers as were posted in the said dispensary and the period for which each of them stayed there;

(c) in case no doctor is posted here at present reasons therefor and the time by which the Medical Officer will be posted there;

(d) the annual grant sanctioned for medicines for the said dispensary since 1960 and the actual amount spent thereon during this period ;

(e) in case the actual amount spent since 1960 is less than the annual grant sanctioned, reasons therefor ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) 1st April 1956.

(b) Dr. Ghulam Mohiy-ud-Din remained posted at the Dispensary from 10th July 1965 to 19th August 1965 and no-doctor was posted before and after this period.

(c) No doctor is posted there at present. There is acute shortage of doctors all over the Province and every effort will be made to post a doctor at Chakri.

(d) The funds sanctioned by Government for Government Rural Dispensaries in the District are controlled by the District Health Officer himself. No dispensary-wise allocation is made by him. The expenditure incurred on medicines at this Dispensary from 1960 onwards is as under : -

		Rs.
1960-61	..	1900·46
1961-62	..	1,380·00
1962-63	..	1,354·00

1963-64	..	987·00
1964-65	...	1,179.00
1965-66	...	1,969·00
1966-67	...	1,482.00

(e) Question does not arise.

APPOINTMENTS MADE IN THE HEALTH DEPARTMENT OF WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

*7356. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that certain officials of the Health Department in Sargodha Region were appointed in the Health Department of West Pakistan Civil Secretariat, Lahore, in the year 1964 ;

(b) whether it is a fact that to keep the said officials at Lahore, certain posts, have been created in the said Secretariat and the Health Department, Lahore Regional Office ;

(c) if the answer to (a) and (b) above be in the affirmative (i) whether the Services and General Administration Department's approval for their appointment in the Health Department of the Secretariat was obtained ; (ii) the names of the officials so brought into the Secretariat, (iii) the work entrusted to them and how long it will take to finish this work and (iv) out of which Head of Account they were or are being paid and under what authority ;

(d) if the work entrusted to the said officials has finished why are they not being sent back to their own Region ;

(e) whether it is a fact that the appointment of the said officials in the Secretariat has jeopardised the interests of the Secretariat officials ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) (i) No.

(ii) Mr. Muhammad Jamil Qureshi, Assistant. Mr. Muhammad Ramzan Butt, Assistant, Mr. Muhammad Sarwar, Assistant.

(iii) 1. Maintenance of C.R. of all Class I and II officers.

2. Preparation and maintenance of Gradation and Distribution Lists of Class II and equivalent special gazetted officers.

3. Preparation of Civil List of all gazetted officers of the Health Department.

4. Formation of regional sub-cadres in respect of W. P. H. S-II Services, Specialists Service.

The assignment given to them has already been accompolished.

(iv) "38-A—Health Services".

(d) The officials have been relieved to report duty in Sargodha Region at Multan, with effect from 1st June 1967.

(e) No.

FAMILY ROOM IN DISTRICT HOSPITAL, MUZAFFARGARH

*7366. **Sheikh Fazal Hussain** : Will the Minister of Health be pleased to state : –

(a) whether it is a fact that there are no family rooms in District Hospital, Muzaffargah and well-to-do patients including female patients (delivery cases) have to suffer the agony of lying in general ward ;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative whether Goverment intend to consider the advisability of providing family rooms in the said Hospital ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) It is a fact.

(b) Yes. Family rooms will be provided.

SELECTION OF CANDIDATES FOR ADMISSION TO MEDICAL COLLEGES KARACHI

*7375. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that during the last selection (in 1966) of candidates for admission to Medical Colleges, Karachi, four students were selected from minority communities at Quetta against one seat reserved under the rule; if so, (i) reasons therefor and (ii) names of students of minority communities alongwith the community to which they belonged ;

(b) whether it is a fact that in 1966, Mr. Farhang Azizullah was selected for admission in the said College, if so, the name of the community to which he belongs ?

Minister of Health : (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes, it is a fact that during the last (1966) admission, 4 candidates belong to minority communities were admitted to the 1st Year M.B ,B.S., Class of Dow Medical College, Karachi from Quetta Division.

(i) These 4 condidates belong to minority communities of Quetta Division were admitted on the basis of over all merit. The revervation of one seat for minority community means that in case of *bonafid* candidate belonging to minority community of Quetta/Kalat Divisions is not admitted on merit basis one seat must go to a minority community candidate if available. However, there is no bar for minority community candidates to secure seats on merit basis as citizens of this country.

(ii) The names of these minority community students alongwith the names of community to which they belong are as under in order of merit —

		Marks
(1) Miss Maurin Farhat Nathanial (Christian)	..	544
(2) Miss Farida Ahmed (Christian)	...	510
(3) Mr. Farhang Azizullah (Bahai)	...	496
(4) Mr. Ashok G. Bhattia (Hindu)	...	411

(b) Yes, it is a fact that Mr. Farhang Azizullah was selected for admission to the 1st Year M.B.,B.S. Class of the Dow Medical College, Karachi in 1966. He belongs to Bahai community.

SELECTION OF AMIR MUHAMMAD, SON OF ABDUL AZIZ FOR ADMISSION TO MEDICAL COLLEGE, KARACHI

*7376. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that in 1966, the application of one Amir Muhammad, son of Abdul Aziz for admission, in Medical College, Karachi was received after due date and he was selected; if so, (i) date of receipt of this application (ii) the last date fixed for receipt of such application and (iii) reasons for acceptane of his time barred application and selection ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : The application for admission to the 1st Year M.B.,B.S. Class of Mr. Amir Muhammad, son of Mr. Abdul Zaheer, was received in the office of the Administrator, Dow Medical College, Karachi from the Commissioner, Quetta Division alongwith applications of other selected candidates on 1st November 1966. He was admitted to the College alongwith others on the basis of selection made by the Commissioner—

(i) The date of receipt of his application from the Commissioner, Quetta Division is 1st November 1966.

(ii) The last date fixed for the receipt of applications from candidates for admission to the 1st Year M.B., B.S. Class in all the Medical Colleges was 4th October 1966 for F.Sc. candidates and 10th October 1966 for B. Sc. candidates.

(iii) The Commissioner, Quetta Dvision has, however, been asked to explain whether the application of the candidate was received within the prescribed date and, if not, he will have to explain as to why did he entertained the application and selected this particular candidate. His reply is awaited.

SEATS FOR FORMER BALUCHISTAN FOR ADMISSION TO MEDICAL COLLEGE

*7377. **Chaudhri Muhammad Idress**: Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that the number of seats reserved for former Baluchistan area for admission to Medical College is the same as was before Independence; if so, whether Government intend to increase the number of seats for the said area ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): No, the number of seats reserved for former Baluchistan Area for admission to Medical Colleges is not the same as was before Independence. Before Independence the candidates from Baluchistan were to compete for admission to the King Edward Medical College, Lahore, with Punjab candidates against 72 general seats alongwith candidates from the State of Jammu and Kashmir. Not more than 2 students were to be admitted from Baluchistan. In view of this, the question of any increase in the number of seats for students from the said area does not arise.

ESTABLISHMENT OF A DENTAL COLLEGE IN KARACHI

*7419. **Begum Ashraf Burney**: Will the Minister of Health be pleased to state ;—

(a) the number of Dental Colleges in the Province ;

(b) whether it is a fact that there is no such College at Karachi; if so, whether Government intend to establish a Dental College at Karachi?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) There is only one ful-fledged Dental College at Lahore admitting thirty students annually for the B. D. S. Course. Two Dental Training Sections at Khyber Medical College, Peshawar and Liaquat Medical College, Hyderabad admit sixteen and twenty students respectively for this course every year.

(b) Yes, there is no Dental College in Karachi. At present there is no scheme under consideration of Government to open a Dental College anywhere in the Province.

PROVIDING ACCOMMODATION TO DISPENSARY OF ORMARA, DISTRICT LASBELA.

*7422. **Begum Ashraf Burney** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the dispensary at Ormara in District Lasbela is presently housed in the building of maternity centre ;

(b) whether it is a fact that the said building is in a very deplorable condition and it has not been repaired for the last ten years ;

(c) if the answer to (b) above be in the affirmative, steps Government intend to take in this regard ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) No.

(b) No.

(c) Question does not arise.

HOSPITAL AT UTHAL

*7423. **Begum Ashraf Burney** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that hospital building constructed at Utha l at the cost of nearly 4 lacs is not provided with adequate water ;

(b) whether it is a fact that water pump and the engine in the said hospital is very old one and water supply connections are also defective ; if so, whether Government intend to provide a new pump and engine there ;

(c) whether it is a fact that the X-Ray machine is lying idle in the said hospital ; if so, why ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes for the first part ; for the reasons of absence of water supply to the Dark Room, etc., as stated by the Director concerned. This reason advanced by the Director, Health Services, is not considered a sufficient justification for the X-Ray plant lying idle. An enquiry will, therefore, be conducted into the circumstances under which X-Ray plant has been lying idle so far and action taken against the person at fault. The Director, Health Services has also been asked to immediately ensure that the X-Ray machine is put into use.

HOSPITAL AT BELA DISTRICT LASBELA

*7425. **Begum Ashraf Burney** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the building of the hospital at Bela District Lasbela, is in a dilapidated condition; if so, whether any steps are being taken to repair it immediately ;

(b) whether it is also a fact that beds and equipment in the said hospital are old and worn out ; if so, whether Government intend to replace them ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Yes, No repairs have been carried out by P.W.D Authorities inspite of repeated requests although necessary funds were placed at their disposal during the current financial year (1966-67).

(b) No. The beds and equipment are in fair condition at present.

PROVIDING AN AMBULANCE CAR TO DISTRICT HEALTH OFFICER LASBELA

*7430. **Begum Ashraf Burney** : Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that ambulance car and other conveyances have been placed at the disposal of almost every District Health Officer in the Province but the district Health Officer, Lasbella is without any ambulance car and other conveyance ; if so, whether Government intend to provide the same to the said Officer ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz Zaman) : Ambulance cars and other conveyance are provided to hospitals and not to any District Health Officer as his means of conveyance. As such, no District Health Officer, inclusive of District Health Officer, Lasbela, has been provided any Government vehicles.

However, Rural Health Centres and Assistant District Health Officers are provided conveyance by the UNICEF.

A new Tehsil Headquarter Hospital has been constructed at Uthal, which is the new District Headquarter of Lasbella District and where the office of District Health Officer, Lasbella, will be shifted. The Government will examine the question of providing an ambulance car for the said hospital at Uthal when such a proposal is received from the Director, Health Services, Hyderabad, who has been requested to examine the question.

A Rural Health Centre has been sanctioned for Lasbella and will be provided a vehicle by the UNICEF as soon as it start functioning.

CONSTRUCTION OF A HEALTH CENTRE AT PIR JO-GOTH

*7463. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the amount allocated for the construction of a Health Centre at Pir Jo-Goth and amount that is still unspent ;

(b) the date by which the said Health Centre is expected to be completed alongwith reasons for not completing its construction so far ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) *Nil* for the first part ; question does not arise for the second part ;

(b) Question does not arise at this stage as the construction of a Health Centre at Pir Jo-Goth has even not been sanctioned so far. However Pir Jo-Goth will get a Rural Health Centre after the Rural Health Scheme submitted to Government of Pakistan is approved.

HOMES FOR DESTITUTES AND UNDER PRIVILEGED WOMEN

*7487. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state :—

(a) the number of destitutes and under-privileged women lodged in Homes for Destitutes and under, privileged women in Karachi and Rawalpindi upto 15th May 1967 ;

(b) the number out of those mentioned in (a) above—(i) shelterless (ii) separated from husbands, (iii) run-away, and (iv) kidnapped ;

(c) the number out of those mentioned in (a) above referred to the Homes by (i) the Courts and (ii) by individuals ;

(d) the number out of those mentioned in (a) above as were discharged both the said Homes after suitably rehabilitating them ;

(e) whether there are such Homes in other cities of West Pakistan ;

if so, the names of those cities and if not, steps Government intend to take to open such homes in other big cities ?

Minister of Social Welfare (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) The total No. of destitutes and under-privileged women lodged in both the Homes upto 15th May, 1967 is 655 (508 in Karachi and 149 in Rawalpindi).

(b) (i) Shelterless at Karachi		...	169
Shelterless at Rawalpindi		...	68
(ii) Separated from husbands—			
	Karachi	...	10
	Rawalpindi	...	41
(iii) Run-aways ...	Karachi	...	90
	Rawalpindi	...	30
(iu) Kidnapped ...	Karachi	...	39
	Rawalpindi	...	8
(c) (i) *Courts* ...	Karachi	...	445
	Rawalpindi	...	35
(ii) *Individuals* ...	Karachi	...	73
	Rawalpindi	...	21
(iii) Social Welfare Agencies and Basic Democracies, Rawalpindi		...	91
(d) (i) Cases discharged under court orders—			
	Karachi	...	154
	Rawalpindi	...	33
(ii) Cases discharged after suitable rehabilitations—			
	Karachi	...	318
	Rawalpaindi	...	93

(e) There are no such Homes in other cities of West Pakistan. The Government cannot establish any more Homes in the Province under the Third Five Year Plan due to financial limitations.

DEATH OF YOUNUS BY GAS POISONING

*7501. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that Younus, a member of a sewerage desilting squad died of gas poisoning on May 3, 1967 while cleaning a sewerage behind the outdoor ward of the Mayo Hospital, Lahore ; if so, what amount as compensation was given or intended to be given by Government to the family of said Younus ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : Yes it is a fact. He was an employee of the Electro-Mechanical Section of the P.W.D. who is seized with the squestion of providing compensation. Since the compensation is to be given by the Electro-Mechanical Department of the P.W.D., the amount and award of the compensation will be determined by that Department according to rules.

DEATH OF KHALID MAHMOOD, STUDENT OF MUSLIM HIGH SCHOOL RAWALPINDI

*7526. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that at the time of the visit of the King of Afghanistan on 7th February 1967 Khalid Mahmood a student of 10th class, Muslim High School, Rawalpindi, was injured while travelling back from the airport on top of a bus, where he was taken to line up along the route to cheer up the Royal Visitor, if so, the exact time at which he was injured ;

(b) whether the said boy was admitted in the District Headquarter Hospital, Rawalpindi ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative (i) the time of his admission in the said Hospital, and (ii) the injuries found at this time ;

(d) whether it is a fact that the said boy died in the said Hospital ;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, (i) on what date and at what time he died in the Hospital and (ii) the injuries found in *post-mortem* examination ;

(f) (i) who was the Doctor on duty at the time of the admission of the said boy in the said hospital (ii) at what time was he first examined and by whom, and (iii) what first aid was rendered by the doctor to the patient ;

(g) whether it is a fact that the deceased had complained of sever pain in his head and was having conculsions and was at times delirius also vomitted from time to time ;

(h) was the deceased X-rayed for detection of the nature and extent of the injuries ;

(i) if answer to (h) above be in the affirmative, (i) at the what time was the X-Rayed (ii) when was the result of the X-Ray obtained and (iii) what was the result ;

(j) whether it is a fact that on the enquiries by the father of the boy as to the condition of his son, Dr. Abdul Wahood said that the boy was pretending and feigning to gain sympathy and the doctor actually tried to prove this by removing the blanket from over the body of the patient and pulling and twisting the patients' legs and ear and asking for his condition from the patient himself ;

(k) were Oxygen equipment and cylinders available in the District Headquarters Hospital on the date the said boy died in the Hospital ;

(l) if answer to (k) above be in the negative, since when the said hospital was without that equipment and who was responsible for this lack of such an essential equipment ;

(m) was the said boy give any oxygen when he found difficulties in breathing ; if not, reasons therefor ;

(n) was any person found responsible for any act of commission or omission which resulted in the tragic death of the said boy ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) According to the statement of his attendant, Khalid Mahmood was injured between 11-12 o' clock.

(b) Yes.

(c) (i) He was admitted on 7th February 1967 at 2-55 p.m.

(ii) The following injuries were found on his person :—

"swelling 2x2" on the left side of head (pupils) equal and reactive to light. No bleeding from any orifices. No paralysis, pulse 84/mt regular).

(d) Yes.

(e) (i) He expired on 8th February 1967 at 12-45 p.m. and

(ii) *Post-mortem findings*—

"Fracture of left temporal bone and fracture of left frontal bone. There is extensive extadural haemorrhage, i.e., between skull bone and membrane. Brain is slightly compressed with the clotted blood.

(f) (i) and (ii) Dr. Niaz Ahmed was on duty as casualty Medical Officer who examined him immediately at the time of admission.

(iii) Tincture Iodine Paint on the swelling. A mixture for relief of pain was prescribed.

(g) The said patient did not complain of severe headache but on putting leading questions he said he was having headache. He never

had any convulsion or delirium during his stay in the hospital. He vomitted four times during the night.

(h) Yes he was X-rayed.

(i) X-ray was done on 8th February 1967 at about 9-00 a.m.

(ii) Immediately wet film was seen by the Surgical Specialist Dr. Muhammad Imtiaz Asghar, F.R.C.S.

(iii) X-Ray skull left lateral view, showed fracture parietal bone.

(j) No. It is not a fact that Dr. Abdul Waheed said that the boy was pretending and feigning to gain sympathy. Dr. Muhammad Imtiaz Asghar, F.R.C.S., on the request of parents of Khalid Mahmood re-examined him at about 1000 a.m. and this clinical and Neurological examination to detect any sign of paralysis or otherwise may have been attributed to pulling of legs, tears, etc., by the father of the deceased.

(k) No oxygen was available in the District Headquarter Hospital on the date the said boy died in the hospital. An enquiry to fix responsibility as to why oxygen was not available has been ordered.

(l) The hospital was without oxygen since December 1966.
In the meantime correspondence was going on with Medical Store Depot, Lahore, for returning the Cylinders sent for refilling.

(m) Not given-not indicated.

(n) No. Every thing possible was done. He was attended to by a Surgical Specialist, but the injury to brain was a severe one and the patient unfortunately died.

SETTING UP CIVIL DISPENSARY AT GARHI NOBAT

*7551. **Mr. Jalal-ud-Din Khan**: Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that the Union Council Sori Zai in

Peshawar district has been demanding since long the setting up of a Civil Dispensary at Garhi Nobat and the Health Authorities have also been approached through the Tehsil Council and District Council concerned for this purpose, but the dispensary at Garhi Nobat has not so far been opened ; if so, reasons therefor ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : No request so far has been received by the Government. However the Government do propose the establishment of a Health Centre in the Union Council, Sorizai in accordance with the future recommendations of the District Council, Peshawar. The said Health Centre will provide both curative facilities as available in the dispensary stated to be demanded by the Union Council and also maternal and child health and other public health facilities.

MOBILE X-RAY MACHINES

*7569. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the number of mobile X-Ray machines in the various Hospitals of West Pakistan alongwith the names of such hospitals ;

(b) whether it is a fact that in this advanced age mobile Ex-ray machine is considered to be a must in every well equipped hospital ;

(c) in case there is no mobile X-Ray machine or there are very few of them in the said hospitals, the steps Government have taken to supply such machines in at least all the hospitals attaches to Medical Colleges alongwith the time required for the same ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) The number of mobile & portable X-Ray machines in the Province is 33, as per list attached.

(b) It is an added facility.

(c) In all the hospitals attached to medical colleges, Mobile X-Ray machines have already been provided. To the rest of the hospitals the same will be provided on demand by them subject to availability of funds.

LIST OF HOSPITALS WHERE MOBILE & PORTABLE X-RAY MACHINES ARE PROVIDED.

Sr. No.	Name of the institutions.	Mobile	Portabie.
1.	Lady Reading Hospital, Peshawar.	4	—
2.	School Health Service, Peshawar.	1	—
3.	Clinomobile Van, Peshawar.	1	—
4.	Civil Hospital, Tank.	1	—
5.	Distt. Headquarters Hospital, D.I. Khan.	1	—
6.	Liaquat Memorial Hospital, Kohat.	1	—
7.	Scout Hospital Jandola (South Waziristan).	1	—
8.	Mayo Hospital, Lahore.	—	2
9.	Nishtar Hospital, Multan.	2	2
10.	B.V. Hospital, Bahawalpur.	—	1
11.	Distt. Headquarters Hospital, Rahimyar Khan.	—	1
12	Distt. Headquarters Hospital, Bahawlnagar.	—	1
13	Distt. Headquarters Hospital, Jacobabad.	—	1
14.	Distt. Headquarters, Hospital, Larkana.	—	1
15	Tehsil Headquarters Hospital, Sadiqabad.	—	1
16.	Tehsil Headquarters Hospital, Khanpur.	—	1

17.	Civil Hospital, Karachi.	3	—
18.	Civil Hospital, Duki.	—	1
19.	Liaquat Medical College Hospital Jamshoro.	—	2
20.	Lahore General Hospital, Kot Lakhpat.	—	1
21.	T.B. Training Centre, Karachi.	—	2
22.	Lady Aitchison Hospital, Lahore.	1	—

SUPPLY OF MEDICINES/INJECTIONS TO CIVIL HOSPITALS AND CIVIL DISPENSARIES IN TEHSIL SWABI

*7580. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the amount allocated for the supply of Medicines/Injections to each of the Civil Hospitals at Swabi, Topi, Kapgani and Civil Dispensaries in Tehsil Swabi during the financial years 1965-66 and 1966-67 separately;

(b) the actual cost of medicines/injections supplied to the said Hospitals and Dispensaries during the years 1965-66 and 1966-67?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a & b) The necessary information is given below—

Name of Hospitals/ Dispensaries	Allocation 1965-66	Allocation 1966-67	Actual cost 1965-66	Actual cost 1966-67
	Rs.	R.	Rs.	
Swabi ...	7,000	7,000	3,051	Medicines are under supply. Bills for payment not yet received. As such
Topi ...	4,000	4.000	3,304	

Kapgani	..	4,000	4,000	2,487	information cannot be given.
Zaida	...	1,700	1,500	986	
Yar Hussain	...	1,700	1,500	1,299	
Lahor	...	1,600	1,600	1,062	
Chamai	...	750	750	720	
Uthla	...	750	750	391	
Gandaf	...	1,700	1,500	1,216	

Last year's (1965-66) indent was received very late and the medicines received during last year have been utilized this year (1966-67). This year's medicines are under supply. The Railway Receipts have been received. The expenditure for 1966-67 can only be given when the price vouchers are received and paid.

OPENING OF HOSPITAL IN VILLAGE TORDHER AND JALBAI IN TEHSIL SWABI

*7596. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the population of village Tordher in Tehsil Swabi, District Mardan is more than 10,000 ;

(b) whether it is a fact that the population of village Jalbai in the said tehsil is more than 5,000 people and that this village is situated at a distance of less than a mile from village Tordher ;

(c) whether it is a fact that no Civil Hospital, Health Centre or Sub-Centre exist in both the said villages ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to open a Civil Hospital there ; if so, when ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) No the population of Tordher was 7,220 in 1961 ;

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) Yes ; a Health Centre with facilities for out-door and in door treatment as in a hospital and with equipment and staff also for maternal and child health and public health functions will be opened at Tordher. The timing of its establishment will be determined by the avilability of funds and the recommendations of the District and Divisional council.

AIDED SOCIAL WELFARE AGENCIES AND ORGANISATION IN LAHORE AND SARGODHA DIVISIONS.

*7602. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister of Social Welfare be pleased to state the names of Social Welfare Agencies and Organisations in Lahore and Sargodha Divisions to whom grants were given by Social Welfare Council during the years 1965-1966 and 1966-67 alongwith the expenditure incurred by each such Organisation as well as their income through members and other persons respectively over and above the grants ?

Minister of Social Welfare (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : A statement containing the required information is placed on the Table of the House.*

---

*۷۶۰۸ - **چودھری محمد ادریس** - کیا وزیر معاشرتی بہبود از راہ کرم بیان فرمائیں گی کہ ۳۱-۵-۱۹۶۷ء تک صوبے کے جن ڈویژنوں میں بھکاریوں کا سروے مکمل کیا جا چکا ہے ان کے ہر ضلع کے بارے میں مندرجہ ذیل کوائف کیا ہیں -

(اول) ہر ضلع میں بھکاریوں کی تعداد -

---

*Please see Appendix V at the end.

(دوم) معذور اور جسمانی لحاظ سے تندرست بھکاریوں کی علیحدہ تعداد کیا ہے ۔

(سوم) متذکرہ سروے میں دیگر کیا معلومات حاصل ہوئیں ۔

(چہارم) سرکاری و غیر سرکاری "دارالمساکین" ؟

وزیر معاشرتی بہبود (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) : صوبے میں گداگروں کا سروے جاری ہے مکمل اطلاعات موصول ہونے کے بعد ہی مطلوبہ اعداد و شمار فراہم کرنا ممکن ہے تا حال اطلاعات ہونے کے مطابق ۳۳ ضلعوں میں سروے مکمل ہو چکا ہے ۔ اور باقی ضلعوں سے اطلاعات کا انتظار ہے اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے اور ان کو اکٹھا کیا جا رہا ہے ۔

سروے کے ساتھ ساتھ دیگر اطلاعات گداگروں کے خاندان ان کی تعلیم اور ہنر کے متعلق موصول ہوئی ہیں یہ اطلاعات بھی اکٹھی کی جا رہی ہیں ۔

نادار عورتوں کے لئے کراچی اور راولپنڈی میں دو دارالاقامے قائم کئے گئے ہیں ۔ یہ دارالاقامے گداگروں کے لئے نہیں بلکہ بے آسرا عورتوں کے لئے قائم کئے گئے ہیں ۔ گداگروں کی تربیت اور بحالی کے لئے رواں مالی سال میں لاہور میں ایک ویلفیئر ہوم قائم کیا گیا ہے ۔ گورنمنٹ کو غیر سرکاری دارالاقاموں کے بارے میں علم نہیں ہے ۔

PROVIDING DOCTORS TO DISPENSARIES IN DISTRICT BAHAWALNAGAR

*7620. **Pir Muhammad Zaman Chishti :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) number of Hospitals and Dispensaries set up in District Bahawalnagar during the period from 1st December 1960 to 1st December 1967 alongwith location thereof ;

(b) whether it is a fact that the rural dispensaries in the said District are functioning without doctors ; if so, reasons therefor ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) 25. The locations are given in the attached list.

(b) Yes. Out of the 46 Rural Dispensaries run by the District Council 38 have no sanctioned post of a Doctor and therefore the question of posting of Doctor at these Dispensaries does not arise. These are to be run by Dispensers. Out of the remaining 8, Doctors are posted in 6 Dispensaries and two Dispensaries at Chanda and Quresh are without Doctors. Two Rural Dispensaries run by Red Cross also have no sanctioned post of a Doctor. The Government Dispensary at Qila Mirgarh and the Mobile Dispensary Bahawalnagar are without Doctors.

Location of Dispensaries in Bahawalnagar District set up during the period from 1st December, 1960 to 1st December, 1967.

1. Chak No. 134/M.
2. Chak No. 4/1-R.
3. Malikpura.
4. Chak No. 52/F.
5. Munianwala.
6. Toba Qalandar Shah.

7. Chak No. 2099/-R.

8. Said Ali.

9. Mohar Wali.

10. Qila Mirgarh.

11. Toba.

12. Khatrianwala.

13. Daulatpur.

14. Chak No. 177/7-R.

15. Rehmanwala Toba.

16. Sharaf Shah.

17. Pir Sikandar.

18. Tibba Alamgir.

19. Dulla Bahdera.

20. Nur Jahanian.

21. Nur Sar.

22. Shali Gharbi.

23. Chak No. 158/7-R.

24. T.B. Clinic, Bahawalnagar.

25. Rural Health Centre Mandi Sadiq Ganj.

PUBLICITY-*cum*-EXECUTIVE OFFICERS IN THE FAMILY PLANNING DEPARTMENT

*7621. **Rao Muhammad Afzal Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) minimum educational qualifications prescribed for appointment to the post of District Publicity-*cum*-Executive Officers in the West Pakistan

Family Planning Development alongwith the total number of posts so far advertised ;

(b) total number of applicants as submitted applications as a result of said advertisement alongwith the number of those out of them who were called for interview ;

(c) the names of candidates selected for the above mentioned posts and whether all the selected candidates fulfilled the prescribed qualifications for recruitment ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) Minimum qualifications prescribed for the appointment to the posts of District Publicity-*cum*-Executive Officers, are M.A. in Sociology or allied discipline. Subsequently the qualifications were revised whereby Law Graduates were also eligible for the said posts. Total No. of posts advertised is 30.

(b) 880 applicants have so far submitted their applications and 327 candidates were called for interview.

(c) A list showing the names of selected candidates alongwith their qualifications is enclosed.

Yes they possess the prescribed qualifications.

LIST SHOWING THE NAMES OF THE SELECTED CANDIDATES ALONGWITH THEIR QUALIFICATIONS

Serial No.	Name		Qualifications
1	Mrs. A. Akhlaque Hussain	..	M.A. History & Social Work.
2	Mr. Abdul Rashid Khan	..	M.A. Sociology.
3	Mr. Fakhar Zaman	...	M.A. Social Work.
4	Mr. Ahad B. Khan	...	M.A , LL. B.
5	Mr. Hidayat Ullah	....	M.A. Agriculture Economics.

6	Mr. Muhammad Asghar Suleri	...	M.A. Public Administration.
7	Mr. Wirasat Hussain Rizvi	..	M.A. Jour.
8	Ch. Khan Ahmad Goriya	...	M.A. Political Science.
9	Mr. Zahid Ali Khan	..	M.A. Social Work and Public Administration
10	Mr. Javid Iqbal Syed	...	M.A. Social Work.
11	Mr. Khalid Rehman	..	M.A. Political Science.
12	Mr. Amir Bahadur	...	M.A. Economics.
13	Mr. Muhammad Ibrahim	..	M.A. Political Science with Sociology LL. B.
14	Muhammad Akram	...	B.A., LL. B.
15	Mr. Azam Siddiqi	...	M.A. Sociology.
16	Mr. A.H. Hafeez Sh.	...	M.A. Jour.
17	Sh. Muhammad Ghous	...	M.A. Pol. Science & Islamic History.
18	Mr. A. Hamid Malhick	...	M.A. Social Work.
19	Mr. Hassan Akhtar	..	M.A. Pol. Science & International Relations.
20	Mr. Muzaffar Hussain	...	M. A. Muslim History & Sindhi.
21	Mr. Muzaffar Ali Shah	...	M.A., LL. B.
22	Mr. Allah Bux Ch.	...	M.A. Social Work.
23	Mr. Latif Siddiqui	...	M.A. Pholosophy.
24	Mr. Salim Akhtar	...	M.A. Social Work.
25	Mr. Salahuddin Kamal	...	M.A. Political Science.
26	Mr. Muhammad Ibrahim	...	M.A. Economics, LL. B.

27	Malik Bashir Ahmad	...	M.A. Pol. Science & Statistics.
28	Mr. Fazal Haq	...	B.A., LL. B.
29	Pir Nasir Ahmad	...	M.A. Psychology.
30	Mr. Abdul Sattar	...	M.A. History.
31	Mr. Anis Ahmad	...	M.A. Psychology.
32	Mr. Mussarat Shah	...	M.Sc., Home Economics (Since resigned).
33	Mr. Maqbool A. Sheikh	...	M.A. Social Work (Since resigned).
34	Mr. Faseh-ud-Din	...	M.A. Sociology (Since resigned).

OPENING OF UNANI DISPENSARIES

*7623. **Mian Muhammad Shafi**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(a) the number of Unani Dispensaries presently functioning in Khairpur Division ;

(b) whether it is a fact that the Unani Dispensaries in the Khairpur Division are rendering useful service ;

(c) whether it is a fact that there is a general shortage of medical facilities in the Province in as much as that many dispensaries are functioning without doctors ;

(d) if answers to (b) and (c) above be in the affirmative, whether Government intend to open Unani Dispensaries in other parts of the Province also ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) 15.

(b) These dispensaries are doing good service accordig to their own standard.

(c) Yes. Some dispensaries are at the moment without doctors.

(d) Opening of Unani Shifakhanas in other parts of the Province is being examined by the Government.

SCHEME FOR DEVELOPMENT OF GOVERNMENT TIBBIA COLLEGE BAHAWALPUR

*7625. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that a scheme for the development of Government Tibbia College Bahawalpur was formulated some time back; if so, whether the same has been implemented ; if not, reasons therefor and the time by which the same is likely to be implemented ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : A scheme for the development of the Government Tibbia College, Bahawalpur was received from the Director, Health Services, Khairpur Region at Bahawalpur. But it was not in the proper form and the Director, Health Services was requested to re-submit it in the prescribed manner. The scheme in proper shape is still being awaited from him. No sooner it is received, Government will process it for approval and consequent implementation.

ANNUAL GRANT TO TIBBIA COLLEGE, ANJUMAN HAMAYAT-I-ISLAM, LAHORE

*7626. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state the annual grant given to Tibbia College, Anjuman Hamayat-i-Islam, Lahore and whether Government intend to increase the said grant ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): A sum of Rs. 2625·00 is being paid annually to the Tibbia College, Anjuman-i-Hamayat-i-Islam, Lahore as grant-in-aid and there is no proposal under consideration of Government for increasing this amount. The Tibbia College may submit a new proposal if they so desire and it will be examined on basis of merit of the case and availability of finances.

DATE OF BIRTH OF DR. M. H. TOOSY

*7666. **Malik Muhammad Akhtar**: Will the Minister of Health please refer to the answer to my starred question No. 5466 given on the floor of the House on 8th June 1947 and state the date on which two dates of birth of Dr. M. H. Toosy *viz.* 29th June, 1906 or 29th June, 1908 was corrected in the Provisional seniority list along with the date of the notification if notified and if the correction was made through a circular, the number and date of the circular ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): The two wrong dates of birth of Dr. M. H. Toosy were corrected in the Provisional Seniority List in the Health maintained Department in July, 1966.

As the list was provisional, no notification or Circular was issued regarding this correction. As already stated in the previous answer the correction was made in the copy of the list maintained in the Department by scoring out the two entries and inserting the correct date of birth. This correction and all other amendment will appear in the next print of the final and approved Seniority List.

COMPOUNDERS EXAMINATION

*7706. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Minister of Health be pleased to state whether the Matriculates as have been working under the guidance of qualified Doctors for more than three years are allowed to take up the compounders examination ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : No, Matriculates working under the guidance of qualified doctors for more than three years are not allowed to take up compounders (dispensers) examination. Under the rules, Matriculates who have undergone at least one year's training at District Headquarter Hospital are only allowed to take dispensers (compounders) examination.

PROVIDING MEDICAL FACILITIES IN CERTAIN COLONIES OF KARACHI

*7709. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(a) the total number of hospitals in each of the Colonies of Landhi, Korangi Malir, Mohajir Colony, Saudabad and Drigh Colony ;

(b) whether the medical facilities provided to the residents of the above-mentioned colonies are considered to be adequate by the Government; if not, the steps taken or will be taken for improvement thereof ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) The following hospitals and dispensaries are located in the area :

Landhi– One Dispensary.

Korangi—One Health Centre.

Malir Mohajir Colony—One Dispensary.

Saudabad—One Dispensary.

Drigh Colony—One Dispensary.

(b) In view of the increasing population in Karachi, provision of medical aid in the said area is the responsibility of the Local Body. The Government will, however, examine this situation and, wherever the Local Body cannot meet the demand, the Government will consider supplementing the Local Body's efforts.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE:INCORRECT ANSWER TO SHORT NOTICE QUESTION NO. 7758 WITH REGARD TO RECLAMATION SHOOTS IN GUJRANWALA.

Mr. Speaker : Now we take up the Question of Privilege sought to be raised by Chaudhri Muhammad Idrees on the 24th. Yes, the Minister for Irrigation.

وزیر آب پاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - میں اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور اب پھر اعادہ کرتے ہوئے اس ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ Eastern Rivers کی جو command واٹر سپلائی کے لئے ہے ان کو Western Rivers سے feed کیا جا رہا ہے - ستلج ویلی پراجیکٹ کا جتنا سسٹم ہے اس کو feed کرنے کے لئے Western Rivers سے سوائے اس کے کہ اس کو مرالہ راوی اور اپر چناب کینال سے feed کیا جائے اور جو ہمارا رسول قادر آباد - بلوکی سلیمانکی لنک ہے وہ ابھی زیر تعمیر ہے - اس لحاظ سے پانی کی سپلائی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے چناب یا جہلم سے divert نہیں کر سکتے - یہ دو پائپ لائینز ہیں - اس کی ٹوٹل ضرورت کو پورا کرنے کی کفیل نہیں ہیں جب تک اس کی Supplementation out of Ravi نہ ہو یا ستلج سے نہ ہو - چونکہ اس وقت نہیں ہو رہی - مجبوراً اس لحاظ سے ان کے Basic Rights کو satisfy کرنے کے لئے جو Additional reclamation Shoots ہیں وہ نہیں چلائی گئیں - چونکہ پریولیج موشن میں یہ کہا گیا ہے کہ at the cost of these areas گوجرانوالہ کی بجائے بہاولپور کو پانی دیا ہے تو میں عرض کروں گا کہ یہ قطعی نا درست ہے - بہاولپور کو Sutlej Valley Canal سے ان کے حق کے مطابق پانی نہیں مل رہا بلکہ اس علاقے کے حق سے تقریباً ۸۰۰ کیوسک کی کمی ہے اور جو یہ کہا گیا ہے کہ بہاولپور کو پانی دیا جا رہا ہے وہ صرف بہاولپور کو نہیں دیا

جا رہا بلکہ بلوکی سے لوئر باری دوآب کینال کو اور سایمانکی سے پاکپٹن کینال کو جو منٹگمری کی دو بڑی نہریں ہیں اور بہاولنگر کی دو کینالوں کو اور ایسٹرن صادقیہ کینال کو مشترک طریق پر پانی دیا جا رہا ہے ۔ صرف بہاولپور کو نہیں دیا جا رہا اس کو اپنے حق سے کم share مل رہا ہے ۔ آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ مجھے بلکہ ہم سب کو اس بات کا احساس ہے کہ چونکہ یہ rice growing ایریا ہے اور اگر اس میں کسی قسم کی کمی رہ جائے گی تو لا محالہ وہ ہمارے فارن اکسچینج پر برا اثر کرے گی ۔ اس وقت ہمارے چیف انجینیئر اور سیکرٹری ایریگیشن موقع پر گئے ہوئے ہیں ۔ جونہی یہ امکان میں ہوا کہ ہم reclamation shoots لگا دیں اور rice growing ایریاز کو پانی دے سکیں تو آپ کے ذریعہ میں اس معزز ایوان کو اطمینان دلاتا ہوں کہ جونہی حالات پیدا ہو گئے اور ہمارے لئے ممکن ہو گا ہم کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد ان علاقوں کو چاول کی کاشت کے لئے پانی دے دیں ۔

Mr. Speaker : Does Chaudhri Muhammad Idrees press his motion after the statement of the Minister ?

چوہدری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ یہ پریولیج موشن پیش کرنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی تھی کہ چوہدری نواز صاحب کے اعتراض کے جواب میں یہ کہا گیا تھا کہ reclamation shoots موقع پر لگا دیئے گئے ہیں ۔ فاضل ممبر نے پر زور الفاظ میں اس کی تردید کی ہے ۔ اس جواب دینے سے اور ان کی تردید سے بہت سے شبہات پیدا ہو گئے تھے کہ اس ہاؤس کو فاضل وزیر نے اصل حقائق سے آگاہ نہیں کیا ۔ بہر حال اب اصل چیز سامنے آ گئی ہے کہ موقع پر reclamation shoots نہیں لگیں اور اس دن اس کا جواب غلط دیا گیا تھا خواہ اس کی وجوہات کچھ ہی کیوں نہ ہوں اب جہاں تک

اس پریولیج موشن کا تعلق ہے وہ تو اس حد تک ثابت ہے کہ اس کا غلط جواب دیا گیا تھا لیکن اس وقت مخدوم صاحب نے فرمایا ہے کہ جونہی پوزیشن ٹھیک ہو گئی reclamation shoots کے ذریعہ گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ اور باقی اضلاع کو پانی دے دیا جائے گا ۔ اس لئے ان کے assurance کے تحت کہ وہ ہمارے حقوق کی نگہداشت کریں گے اور وہاں reclamation shoots لگائیں گے میں اس کو press نہیں کرتا ہوں ۔

وزیر آب پاشی ۔ جناب والا ۔ یہ پارٹ (سی) سے متعلق ہے جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اس کے لئے ۲۴ ۔ تاریخ مقرر کی گئی تھی اس لئے میں نے اس کو آج عرض کر دیا ہے ابھی مجھ کو پارٹ (سی) کا جواب دینا ہے ۔

Prior to the submission of my reply in respect of part (c), how does the cause of action arise for the Member to bring a motion ?

Mr. Speaker : Could the Minister give a date by which he would be able to supply the water ?

وزیر آب پاشی ۔ اس کی تاریخ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Approximately, if not definitely.

وزیر آب پاشی ۔ اس کے لئے ہم پوری کوشش کریں گے چونکہ یہ rice growing ایریا ہے ۔ سیکرٹری Irregation اور دوسرے آفیسرز وہاں گئے ہوئے ہیں ابھی تک واپس نہیں آئے ہیں جب وہ آ جائیں گے تو میں کچھ اس سلسلے میں عرض کر سکوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو کوئی سٹیٹمنٹ اس وقت دے دیں ۔

وزیر آب پاشی - جی ہاں -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

STATEMENT OF THE HEALTH MINISTER REGARDING THE DEATH OF KHALID MAHMOOD OF RAWALPINDI.

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) - جناب والا - آپ نے حکم دیا تھا کہ میں ایک سٹیٹ منٹ دوں تو میں بیان دینا چاہتی ہوں اگر آپ اجازت دیں -

مسٹر سپیکر - جی ہاں -

وزیر صحت - میں اس معزز ایوان کو اس دلخراش اور افسوسناک سانحہ کی تفصیلات سے آگاہ کرنا چاہتی ہوں - جس کا تذکرہ ایک معزز رکن نے گذشتہ دنوں میں کیا تھا - اور جس میں ایک نوجوان طالب علم خالد محمود کی بے وقت موت واقع ہوئی تھی - مجھے جناب اسلم جان کے جذبات کا شدت سے احساس ہے - اور ساتھ ہی خالد محمود کے والدین اور لواحقین سے انتہائی دلی ہمدردی ہے -

۷ - فروری ۱۹۶۷ء کو خالد محمود مرحوم لاری کی چھت پر بیٹھا آ رہا تھا کہ درخت سے اس کا سر ٹکرا گیا - اس واقعہ کا یقینی وقت کا تو مجھے علم نہیں لیکن ۲ - بج کر ۵۵ - منٹ بعد دوپہر خالد محمود کو سول ہسپتال راولپنڈی میں پہنچایا گیا ڈاکٹر نیاز احمد اس وقت ڈیوٹی پر تھے جنہوں نے مریض کا معائنہ کیا - مریض کے سر پر ۴ انچ کی سوزش تھی نبض کی حالت تسلی بخش تھی - یعنی ۸۴ - مرتبہ فی منٹ - مریض ہوش و حواس میں تھا - اور سر میں درد کی تکلیف بیان کر رہا تھا - آنکھوں کی

پتلیاں جو دماغ کے زخم اور صدمہ سے بیکار ہو جاتی ہیں کام کر رہی تھیں اور جسم کا کوئی حصہ مفلوج نہ تھا جو اکثر دماغ کی ضرب سے ہو جاتا ہے ۔ ڈاکٹر نیاز احمد جو سندیافتہ ایم۔بی۔بی۔ایس ہیں نے رائے قائم کی کہ غالباً مریض کے دماغ کو صدمہ نہیں پہنچا ہے اس لئے سر پر دوا لگا کر پٹی باندھ دی ۔ اور درد سر کم کرنے کے لئے مکسچر دیا اور مریض کو زیر مشاہدہ رکھا ۔ اسی دن ۷ ۔ بجے شام اس ہسپتال کے سرجیکل اسپیشلسٹ ڈاکٹر امتیاز احمد جب دوسرے ضروری آپریشن سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بھی مریض کا معائنہ کیا ۔ ان کی رائے میں بھی چونکہ دماغی صدمہ کے علامات موجود نہ تھے ۔ یہ طے پایا کہ مریض کو زیر مشاہدہ رکھا جائے ۔ اور رات کو آرام کی دوا دی گئی ۔ دوسرے دن صبح سرجیکل اسپیشلسٹ جو ایف ۔ آر ۔ سی ۔ ایس کی ڈگری رکھتے ہیں ۔ انہوں نے مریض کا ایکسرے کیا بدقسمتی سے ایکسرے لینے کے فوراً بعد مریض کی حالت بگڑ گئی اور اس کا انتقال ہو گیا ۔ پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ مریض کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور دماغ کو ضرب لگی تھی ۔ ڈاکٹری رائے کے مطابق یکدم وفات کی وجہ غالباً دماغ سے منجمد خون کے قطرے کا رواں ہونا تھا جو دل کی طرف جا کر یکدم موت کا باعث ہوا ۔ اسی دوران میں مریض کے معائنہ کے وقت ڈاکٹروں نے اس کو چٹکیاں کاٹیں بازو اور پاؤں کو اٹھا کر زمین کی طرف بھی پھینکا اس لئے نہیں کہ وہ مریض کو بہانہ ساز تصور کرتے تھے ۔ میری ذاتی رائے میں پیش کردہ واقعات حقیقت پر مبنی ہیں مریض کو نہ صرف ڈیوٹی ڈاکٹر نے دیکھا بلکہ سرجیکل اسپیشلسٹ نے بھی دیکھا ۔ اگر ان کے مشاہدہ کے بعد ان سے تشخیص میں غلطی ہوئی تو یہ دیدہ و دانستہ نہیں کی گئی بلکہ یہ انسانی کمزوری اور مجبوری تھی کہ چونکہ مریض کے علامات دماغی ضرب کے نہیں تھے سرجیکل اسپیشلسٹ نے دھوکا کھایا ۔

بہر کیف میں ڈاکٹر نہیں ہوں اس لئے میں اس معاملہ کی تحقیق میو ہسپتال کے ماہر فن سے کراؤں گی ۔ کہ آیا اس قسم کی غلطی ممکن ہے یا نہیں نیز یہ کہ اگر تشخیص اسی وقت صحیح ہو گئی ہوتی تو مریض کے اس مہلک ضرب سے بچنے کے امکانات کسی حد تک زیادہ ہو جاتے جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے گورنمنٹ نے ہر ضلعی ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسپیشلسٹ مہیا کرنے کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ وہاں کے مریض اسپیشلسٹ علاج کے لئے لاہور ۔ ملتان ۔ پشاور ۔ کراچی وغیرہ نہ جائیں جہاں وہ مجبوراً جایا کرتے تھے ۔

(۱) ایک سرجیکل اسپیشلسٹ ۔ ایف ۔ آر ۔ سی ۔ ایس

(۲) ایک میڈیکل اسپیشلسٹ ۔ ایم ۔ آر ۔ سی ۔ پی

(۳) ایک ایکسرے اسپیشلسٹ

(۴) ایک لیبارٹری اسپیشلسٹ

(۵) ایک بے خودی کا اسپیشلسٹ (Anaesthetist)

(۶) ایک زنانہ امراض کا اسپیشلسٹ

بمعہ دیگر عملہ

سال رواں میں یہ عملہ ضلعی ہسپتال میں دیا گیا ہے اور یکم جولائی ۱۹۶۷ء سے یہ عملہ چار مزید ضلعی ہسپتالوں میں مقرر کر دیا جائے گا ۔ اور انشاء اللہ ایک دن صوبے کے ہر ضلعی ہسپتال میں یہ عملہ موجود ہو گا ۔ میرے نوٹس میں یہ بات بھی لائی گئی کہ ہسپتال میں آکسیجن سلنڈر موجود نہ تھا یہ حقیقت ہے کہ اس دن اس ہسپتال کا اپنا ذاتی آکسیجن سلنڈر نہ تھا لیکن ایک سلنڈر گیس سے بھرا ہوا سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال سے مانگا ہوا

موجود تھا جو بوقت ضرورت سول ہسپتال منگایا کرتا ہے ۔ اس ہسپتال میں ۱۵ ۔ آکسیجن سلنڈر ہیں ۔ ۹ ۔ سلنڈر خالی ہو کر لاہور بھیجے گئے تھے ۔ وہ واپس نہیں آئے تھے ۔ اور ۶ ۔ سلنڈر خالی موجود تھے ۔ اس لئے انہوں نے ایک سلنڈر ضرورت کے لئے سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال سے منگوایا تھا ۔ اگرچہ ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق خالد مرحوم کے علاج کے لئے آکسیجن کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی تاہم میں محسوس کرتی ہوں کہ ۱۵ ۔ سلنڈر میں سے ایک سلنڈر کا بھی نہ ہونا ہسپتال کی انتظامیہ کی غلطی ہے اس کی بھی تحقیق کی جائے گی ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہسپتال میں انتقال خون کا انتظام نہ تھا یہ حقیقت ہے بلکہ میں یہ کہوں گی کہ بہت سے ہسپتالوں میں اس کا انتظام موجود نہیں ۔ راولپنڈی ہسپتال والے ملٹری ہسپتال سے اپنی ضروریات پورے کرتے تھے ۔ جہاں تک خالد مرحوم کا تعلق ہے ڈاکٹروں کی رائے میں اس کو خون دینے کی ضرورت نہ پڑی تھی اور نہ اس کی موت کمی خون سے واقع ہوئی تھی میں یہ کہہ دینا چاہتی ہوں کہ حکومت نے انتقال خون کا اتک جامع منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت اگلے مالی سال میں لاہور میں سنٹرل انسٹیٹوٹ کے لئے ۷۵ ۔ لاکھ کی رقم مہیا کی جائے گی اور ہر ایک ریجن میں تین لاکھ کی رقم کا ریجنل یونٹ ہو گا ۔ بہت سے بڑے ہسپتالوں میں خون کے شعبے موجود ہیں جہاں نہیں ہیں وہاں مہیا کئے جائیں گے ۔ میں یہ ضرور کہوں گی کہ ہم ہنگامی حالت میں بے دریغ خون دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں لیکن عام حالات میں خون صرف قیمت کے عوض ۔ یا قیدیوں سے ملتا ہے ریجنل یونٹ میں ایک افسر صرف اس لئے رکھا گیا ہے کہ عوام میں عام حالات کے وقت مریضوں کے لئے خون دینے کی بیداری پیدا کریں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے ہیلتھ منسٹر صاحبہ کا بہت ممنون ہوں کہ جس انکوائری کا انہوں نے وعدہ فرمایا تھا وہ انہوں نے کی اور میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے تکلیف فرما کر یہ کام کیا -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - کیا اب عوام کا خون امیروں کے جسم میں منتقل ہوگا ؟

وزیر خزانہ - یہ چیز آپ کے دور حکومت میں ہو گی - کیا آپ اپنا خون منتقل کرنا چاہتے ہیں ؟

THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL), 1967—68

Discussion of Demands for Grants for expenditure other than New Expenditure.

Mr. Speaker : The House will now take up discussion of Demands for Grants for expenditure other than New Expenditure (General Budget). The first cut motion is by Mr. Munawar Khan. The Member is not present and the motion lapses.

Next motion is by Major Muhammad Aslam Jan.

Major Muhammad Aslam Jan : I don't move the cut motion.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next cut motion is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next cut motion is by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I don't move the cut motion.

Mr. Speaker : The cut motion is not moved.

Next cut motion is by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I don't move the motion.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next cut motion is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : The cut motion is not moved.

Next motion is by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next cut motion is by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I don't move the motion.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next cut motion is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next motion is again by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The motion is not moved.

Next motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : This I will move.

I beg to move —

> That the total of Rs. 6,49,32,680 on account of 25-General Administration-Total Other Expenditure - Other than New Expenditure be reduced by Rs. 6,49,32,679.

Mr. Speaker : The motion moved is -

> That the total of Rs. 6,49,32,680 on account of 25-General Administration-Total Other Expenditure - Other than New Expenditure be reduced by Rs. 6,49,32,679.

Minister of Finance : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - میں نے اس کٹ موشن کو اس لئے پیش کیا ہے یا اس کی تحریک کی ہے کہ جنرل ایڈمنسٹریشن پر بحث کی جا سکے اور اس لئے اس سے قبل جو دیگر محکموں کے متعلق کٹ موشن تھیں ان کو نظر انداز کر دیا ہے - جناب سپیکر - جنرل ایڈمنسٹریشن میں افسروں کا یہ کام ہے کہ وہ عوام کی مشکلات اور ان کے مسائل سے اپنے آپ کو با خبر رکھیں اور حکومت نے اس غرض کے لئے ایک فنڈ بھی مہیا

کیا ہوا ہے جو ۴۲ ہزار ہے ۔ اس فنڈ میں اخبار اور غیر ملکی لٹریچر جو ان کے محکموں سے متعلق ہیں وہ خریدنے کے لئے حق بجانب ہیں اور وہ ان کے مطابق عوام کی مشکلات کا سد باب کرتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ حال ہی میں، جہاں تک وزرا صاحبان کا تعلق ہے وہ بھی اسی ۴۲ ہزار میں آتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس مختص شدہ رقوم سے بھی زیادہ رقم صرف کرکے غیر ملکی لٹریچر خرید رہے ہیں لیکن جہاں تک محکموں کے ہیڈز کا تعلق ہے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس پریس کٹنگ کے مطابق جو اعلیٰ افسران ہیں وہ اپنے پڑھنے کے لئے غیر ملکی رسالے خریدتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں جی ۔ او ۔ آر کا ایک سروے کیا گیا اور اس سروے سے یہ ظاہر ہوا کہ مختلف محکموں کے اعلیٰ افسران غیر ملکی رسالے خریدتے ہیں ۔ یعنی وہ ایک قسم کا تفریحی لٹریچر ہوتا ہے ایک خبر کا ہیڈنگ ہے

"Officers preferred light entertainment to reading papers."

جناب والا ۔ ہیڈز آف ڈیپارٹمنٹ کو اور سیکریٹریز کو جو یہ رقومات فراہم کی جاتی ہیں یہ مسئلہ نہایت اہم ہے ۔ میرے پاس اس کی تفصیلات ہیں کہ کون کون سے افسر نے کون کون سے اخبارات ملکی اور غیر ملکی خریدے ہیں اور میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایسی light entertainment کو انہیں نہیں خریدنا چاہئے وہ قلموں کے متعلق بھی رسالہ جات خریدتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ جناب گورنر صاحب ایک سرکار جاری فرمائیں کہ جس کی رو سے ان افسران سے ان اخبارات اور رسالوں کی جو یہ خریدتے ہیں ایک لسٹ طلب کی جائے اور وہ رقم جو وہ ان کی خرید پر صرف کرتے ہیں بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان کو ہدایت کی جائے کہ وہ صرف وہی ضروری لٹریچر اور اخبارات اور رسالے جو ان کے اپنے محکموں سے ہی تعلق رکھتے ہوں وہی خریدیں ۔ جناب والا ۔ اگر میں یہ کہوں کہ

ہمارے بڑے افسران جنہوں نے عوام کی شکایات دور کرنی ہیں وہ اس فنڈ کا بیشتر حصہ غیر ضروری لٹریچر پر صرف کرتے ہیں تو میں ایسا کہنے میں حق بجانب ہوں گا ۔ میرے پاس تمام اعداد و شمار موجود ہیں اور ان افسران کے عہدے اور تمام دیگر متعلقہ تفصیلات میرے پاس موجود ہیں جن کو میں ہاؤس میں پیش کر سکتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عقلمند کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہتر یہی ہے کہ وہ اس فنڈ کو صحیح طور پر استعمال کریں ۔ مجھے صرف چند ایک باتیں محکموں کے افسران اعلیٰ کے متعلق کرنی ہیں کچھ باتیں محکمہ اطلاعات کے متعلق عرض کروں گا ۔ جناب گورنر محمد موسیٰ صاحب نے ایک نہایت ہی اچھا کام کیا ہے کہ انہوں نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے کہ جس کی رو سے وہ بیگار کیمپوں میں جو کہ نازی ٹائیپ کیمپس ہیں اور جن میں محبوس لوگوں سے بیگار لی جاتی ہے اور جن کی حراست سے بہت سے افراد برآمد ہوئے ہیں تو ان کے بارے میں انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اس ضمن میں تحقیقات کرائیں گے ۔ یہ چیز بہت حوصلہ افزا ہے اور میرے پاس terms of reference بھی ہیں کہ کئی محکموں کے افسران اس سے واقف ہیں کہ ان محبوس افراد سے بیگار لی جاتی تھی اور یہ abduction کے جو کیسز ہیں وہ بہت سنگین ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ اتنے لمبے عرصہ کے لئے ایسے جرائم کا ارتکاب کیوں ہوتا رہا ۔ یہاں میں ایک شعر پڑھتا ہوں کہ

وہی قاتل وہی منصف وہی شاہد ٹھہرا

اقربا میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

جناب سپیکر ۔ مگر مجھے قوی امید ہے کہ جو کمیشن یا ٹریبونل جناب گورنر صاحب نے مقرر فرمایا ہے وہ اس سلسلہ میں بہت اچھا کام کرے

گا اور اس کے ذریعے سے ایسے سنگین جرائم کو بے نقاب کیا جائے گا اگر مناسب وقت پر اس چیز کا سد باب ہو جاتا اور اس کی چھان بین ہو جاتی تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے انسانیت سوز مظالم کا ارتکاب کبھی نہ ہوتا ۔ مجھے گورنر مغربی پاکستان کی خدمت اقدس میں یہ مطالبہ پیش کرنا ہے کیونکہ یہ بھی ایک طرح کا عوامی مطالبہ ہے کہ ان بیگار کیمپوں کے بارے میں جن میں بیگار افراد سے لی جاتی رہی ہے اس کی جوڈیشل انکوائری کرائی جائے اور اس کا صدر ہائی کورٹ کا ایک جج مقرر ہونا چاہئے تاکہ وہ تمام معاملات کی چھان بین کر سکیں اور ان کی مکمل طور پر تفتیش ہو سکے ۔ جناب والا ۔ یہ چیز ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۸۴۳ء میں Slavery Act کے ذریعے روکی گئی تھی ۔ میرے پاس Slavery Act 1843 موجود ہے جس کا preamble میں پڑھے دیتا ہوں ۔

"An Act for declaring and amending the law regarding the conditions of slavery within the territories of East India Company."

یعنی اس وقت برطانوی حکومت نہ تھی بلکہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا دور حکومت تھا اور اگر کرمانی صاحب ناراض نہ ہوں تو میرا خیال ہے کہ وہ یہ کہیں گے کہ ایسی برائیاں تو کافی پہلے وقتوں سے چلی آ رہی ہیں مگر میں ان کے ایسے دلائل کو منفی دلائل تصور کروں گا کہ فلاں وقت میں بھی ایسی برائیاں ہوتی تھیں تو میری تسلی کے لئے یہ چیز کافی نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری مپارکباد کے مستحق جناب گورنر مغربی پاکستان ہیں جنہوں نے اس چیز کے بارے میں سوچا اور مجھے ان کی خدمت اقدس میں ایک اور مطالبہ بھی کرنا ہے وہ یہ کہ وہ جوڈیشل انکوائری کرائیں ایگزیکٹو انکوائری نہ کرائیں کیونکہ اگر ایگزیکٹو انکوائری کرائی جائے گی تو کئی راز سر بستہ عیاں نہ ہو سکیں گے ۔

جناب والا ۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں جو یہاں پر بڑی relevant ہے ۔ اس سے معلوم ہو گا کہ پولیس والے کس طرح ملزموں کو پناہ دیتے ہیں ۔ ۲ جون کو فلیمنگ روڈ پر محمد آصف مارا گیا ۔ قاتل کا ماموں لاڑکانہ میں سب انسپکٹر پولیس ہے ۔ وہ قتل کرنے کے بعد اس کے پاس چلا گیا ۔ ڈی ۔ آئی ۔ جی لاہور رینج نے اسے تار دی کہ وہ قاتل کو پولیس کے حوالے کر دے ۔ مگر اس نے انکار کر دیا ۔ وہ ملزم کو پناہ دیئے بیٹھا ہے جس سے قتل کا مقدمہ بگڑ رہا ہے ۔ وزیر قانون سے درخواست ہے کہ وہ اسے نوٹ کریں ۔

جناب والا ۔ اب میں لا اینڈ آرڈر کو چھوڑتا ہوں ۔ کیونکہ بہت سے دوست اس پر زبان کھولیں گے ۔ جناب کرمانی صاحب اور جناب ملک خدا بخش صاحب کی تقاریر کو میں سن نہیں سکا ۔ اخبارات میں پڑھا ہے ۔ انہوں نے بڑے بلند بانگ دعوے کئے ہیں کہ ہم نے پریس کو آزادی دی ہے ۔ کرمانی صاحب کو یہ کریڈٹ ضرور جائے گا کہ انہوں نے مردہ اوارڈ کو زندہ کیا اور اس کے لئے مشینری بنائی ۔ جناب والا ۔ اس وقت پریس کے لئے دس قانون ہیں جو پریس کی آزادی سے متصادم ہیں ۔

وزیر اطلاعات ۔ ہم لوگوں کو پریس کے اخبارات میں آگ لگانے کے لئے نہیں بھیجتے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Press and Registration of Books Act 1867 Official Secret Act 1923 Foreign Regulation Act 1932 Pakistan Penal Code 1916 Code of Criminal Procedure 1898 Sea Customs Act 1898 Telegraph Act 1885.

یہ قوانین جن کا میں نے ذکر کیا ہے اس وقت موجود ہیں ۔

Security of Pakistan Act.

Provincial Safety Act.

یہ صحافیوں کے خلاف آپ استعمال کرتے ہیں ۔

West Pakistan Ordinance 1963 No. 30 of 1963, as amended by Ordinance No. 21 of 1964.

جناب والا ۔ ان دس قوانین کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ ہمارا پریس آزاد ہے ۔ وہ chained نہیں ہے ۔ un-fettered ہے ۔ میں جناب کرمانی صاحب کی یہ دلیل نہیں مانوں گا کہ یہ قوانین ۱۹۲۳ء سے چلے آ رہے ہیں ۔ ملک میں انقلابی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ سابقہ برائیوں کا انسداد کرے اسی لئے انقلاب لایا گیا تھا ۔ اور اسی لئے لوگوں نے اسے برداشت کیا ہے کہ شاید آپ ان برائیوں کا انسداد کر سکیں ۔

یہ کہنا کہ یہ ۱۹۲۳ء کے قوانین ہیں ۔ یہ انقلابی حکومت کی غفلت پر دال ہے کہ گذشتہ ۸ یا ۱۰ سال میں انقلاب آنے کے بعد ایسے قوانین کو منسوخ نہیں کیا گیا جس سے پریس مکمل طور پر آزاد ہوتا ۔ اس کے بعد صدر مملکت نے ایک نیا انقلابی قدم اٹھایا ۔ ۲۴ جون ۱۹۶۵ء کو جب صحافیوں نے اپنا Code of Ethics پیش کیا ۔ وہ سب پریذیڈنٹ کو ملنے گئے ۔ انہوں نے کہا کہ میں اس پر فخر کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے لئے خود ایک ضابطہ اخلاق مقرر کر لیا ہے ۔

The President congratulated the Newsmen on this bold step. The President remarked,

> "Yes, you are powerful enough to enforce it and I do not see why this unique experiment which is self-restraint, is not a success."

یہ جناب والا ۔ صدر مملکت کے اپنے خیالات ہیں ۔ اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو جرأت کرنی چاہئے کہ ۱۹۶۳-۶۴ء کے قانون کی جو دفعات ہیں انہیں آپ کو کالعدم قرار دینا چاہئے تھا ۔ میں پریس ایکٹ ۱۹۶۳ء کے متعلق کہہ رہا ہوں ۔ میں جناب کرمانی صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس کا جواب دیں ۔ جناب والا ۔ دیکھئے جب صحافیوں نے اپنے لئے ضابطہ کار مقرر کر لیا ہے تو اب حکومت اینٹی پریس لاز کو جاری رکھنے میں حق بجانب نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ میں چند مثالیں دیتا ہوں ۔ انہوں نے یہ جو قانون بنایا ہے ۔ یہ دراصل فری پریس کی نکتہ چینی سے گھبراتے ہیں ۔ یہ ان کی گردنوں کو دبا کر رکھنا چاہتے ہیں ۔ یہ نہیں چاہتے کہ اخبارات اسمبلی کی کارروائی کو بھی اس بیباکی سے دیں جس قدر وہ ان قوانین سے پہلے دیتے تھے ۔

وزیر زراعت ۔ یہ غلط ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں یہ کہتا ہوں ۔

Diseases are not cured by Hygiene.

جناب والا ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ پریس کو پاکستان میں بڑی دشواریاں ہیں ۔ بغیر کنٹرول کے یہ پریس کو چلنے نہیں دیتے ۔ جب پریس والوں نے اپنے لئے خود ضابطہ مقرر کر لیا ہے ۔ تو اب حکومت ان دس قوانین کو قائم رکھنے میں حق بجانب نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اب میں جناب کرمانی صاحب کی توجہ کے لئے چند وہ پابندیاں جو پریس لاز کے تحت ان پر عائد ہیں ان کو عرض کرتا ہوں ۔ مثلاً اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیکلریشن دینے سے انکار کر سکتا ہے ۔ اس سے

پہلے ڈی سی سے انکوائری کی جاتی تھی ۔ انگریز کے وقت میں بھی اور مارشل لا سے قبل بھی ۔ اور اس کی کاپی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو بھیجی جاتی تھی ۔ اور وہ مجاز تھا کہ اس کیس میں اپنی رائے دے اور اس کے متعلق ڈائرکشن جاری کر دے ۔ جناب والا ۔ سیکشن ۲۲ میں انہوں نے نیشنل اسمبلی کی کارروائی کو روکنے کے اختیارات بھی حاصل کر لئے ہیں ۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کی دفعات کے منافی ہے ۔ نیشنل اسمبلی کے متعلق صوبائی حکومت کوئی ایسی پابندی نہیں لگا سکتی ۔ سپریم کورٹ کی کارروائی کی اشاعت پر بھی انہوں نے پابندی لگا دی ہے ۔ کیونکہ کورٹ کا جو لفظ ہے اس میں سپریم کورٹ بھی آ جاتا ہے ۔ وزیر متعلقہ کی خدمت اقدس میں یہ گذارش ہے کہ ۱۹۶۴ء میں وہ جو ترمیمی قانون لائے ہیں تاکہ ۱۹۶۳ء کے قانون کو بہتر بنائیں اس کے تحت انہوں نے یہ کیا ہے کہ کسی پریس سے جو ضمانت یہ مانگ سکتے ہیں اسے دس ہزار سے تیس ہزار کر دیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد مجھے ان کی اس بات سے اتفاق ہے کہ حکومت کے پاس ایسے اختیارات ہونے چاہئیں کہ اگر کوئی اخبار کسی غیر ملکی حکومت سے امداد لے ۔ تو حکومت اس معاملہ میں دخل دے سکے ۔ لیکن جناب والا ۔ یہ دو دھاری تلوار ہے ۔ میں اس کی مخالفت نہیں کرتا لیکن اس کے سیاسی غلط استعمال کا امکان ہے ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی آدمی غداری کا جرم کر رہا ہے اور اس کے لئے جو سزا تجویز کی گئی ہے وہ ناکافی ہے تو اس پر کھلی عدالت میں باقاعدہ مقدمہ چلائیں اور اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دیں ۔ مگر اس میں یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی ایسا

شخص ہو تو اس کے لئے ایک ٹریبونل بنایا جائے گا ۔ جس کا ہیڈ کوئی سیکرٹری ہوگا اس کے ساتھ اخبارات کا نمائندہ بھی ہو گا ۔ اس میں ایک اور سرکاری افسر بھی ہو گا اور پھر اس کی اپیل گورنمنٹ کے پاس ہوگی ۔

جناب والا ۔ اس قدر شدید نوعیت کے جرائم کے لئے نان جوڈیشیل ٹریبونل بنانا میں سمجھتا ہوں اس سے بڑی زیادتی کوئی نہیں ہے ۔ اس طرح آپ محض اخبارات کو محدود کر رہے ہیں اور آپ اخبارات کو ڈرا دھمکا کر اپنی منشا کے مطابق ان کو چلا سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے بعد مجھے اور دفعات کا ذکر کرنا ہے مثلاً دفعہ ۲۷ میں اگر کوئی ضمانت کے بڑھانے یا نئی ضمانت دینے کا حکم جاری کیا جائے تو دفعہ ۲۴ میں . . . .

Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : You must make a reference to the Ordinance also.

Malik Muhammad Akhtar : West Pakistan Ordinance No: XXX of 1963. The West Pakistan Press and Publications Ordinance.

وہ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا ۔ بہر حال I am sorry دفعہ ۱۳ میں قانون وہی ہے جس پر میں تنقید کر رہا ہوں ۔ اس کے بعد اگر سیکشن ۲۴ میں کسی پریس کو بند کرنے کا آرڈر دیا جائے یعنی ضمانت ۔ زائد ضمانت ۔ بندش اس کے بعد ایک ایسا الزام لگا کر کہ پریس کا مالک ایک غیر ملکی ایجنٹ ہے اس لئے آپ نے جرٹریبونل بنایا ہے میں سمجھتا ہوں یہ بھی آپ کی زیادتی ہے یہ ٹریبونل بھی جوڈیشل ہونا چاہئے ۔ انگریز کے وقت میں اور ۱۹۳۱ کے قانون میں جس کو آپ نے منسوخ کر کے نیا قانون

بنایا ہے اس وقت جو ۷۰ ہزار افراد سول نافرمانی کی وجہ سے جیلوں میں تھے اس وقت جب کسی اخبار کی ضمانت طلب کی جاتی تھی تو اس کی ضمانت زیادہ سے زیادہ ایک ہزار یا دو ہزار روپیہ ہوتی تھی اور کسی اخبار کو بند کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سے رجوع کرنا ہوتا تھا ۔ اب مجھے تھوڑا سا لا اینڈ آرڈر کے متعلق ذکر کرنا ہے ۔ سندھ یونیورسٹی کو غیر معینہ مدت کے لئے بند کیا اس کے بعد جس بری طرح لڑکوں کو پیٹا گیا میں اس بات کو دھرانا نہیں چاہتا کیونکہ یہ بات پرانی ہو چکی ہے لیکن ابھی جو تازہ زیادتی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ان کا نصاب بھی وہی ہے ۔ انہیں وقت بھی نہیں دیا گیا ۔ پڑھایا نہیں گیا ۔ اسی نصاب میں سے انہیں ایک باقاعدہ امتحان مقررہ وقت کے اندر دینا ہو گا ۔ اس کے بعد لائلپور ایگریکلچرل یونیورسٹی دو ہفتوں کے لئے بند کی گئی بڑا معمولی سا مطالبہ تھا انہوں نے تشدد نہیں کیا۔ انہوں نے یہ کہا کہ جو ایگریکلچرل انجینئرنگ کے ڈپلومہ ہولڈر ہیں ان کو سیکنڈ کلاس کا درجہ دیں لیکن آپ نے کیا کیا آپ نے یونیورسٹی کو بند کر دیا . . .

وزیر زراعت و خوراک ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے سرکٹ ہاؤس کو آگ لگا دی تھی ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ بات آپ اپنی جوابی تقریر میں فرما سکتے ہیں ۔

Minister of Finance : Why should you conceal facts ?

Malik Muhammad Akhtar : You have got sufficient time to say all this.

سن لیجئے جو میرے پاس اخبارات کی cutting ہیں اس کے مطابق اس

میں یہ چیز نہیں ہے ۔ اگر سرکٹ ہاؤس میں آگ لگی تھی تو وہ خبر آپ نے اخبارات میں شائع نہیں ہونے دی ہے ۔

I produce the documents in support of my contention.

Minister of Finance : It is unfair on your part to conceal facts you know.

Malik Muhammad Akhtar : That is not in my knowledge.

Minister of Finance : And yet you are mentioning it.

Mr. Speaker : No cross talk, please.

ملک محمد اختر ۔ وہ cutting میں کرمانی صاحب کو دے دیتا ہوں۔ جتنی خبر مجھے ملی ہے وہ یہی ہے ۔ اس کے بعد ہمارے گورنر مغربی پاکستان نے اس نظم و نسق کو ایک حد تک بہتر کرنے کی کوشش کی اگرچہ وہ نظم و نسق جو صدیوں سے بگڑ چکا ہے اسے آناً فاناً درست نہیں کیا جا سکتا Rome was not built in a day انہوں نے ایک شکایت کا دفتر کھولا ہوا ہے اور جو تماشا ہوا ہے وہ بھی سن لیجیئے ۔ شیخوپورہ ڈسٹرکٹ میں سے ایک شخص نے درخواست دی کہ میرے ساتھ فلاں نمبردار نے زیادتی کی ہے پیشتر اس کے کہ اس درخواست پر کچھ عمل ہوتا محکمہ کے عملہ نے اس کو مجبور کیا کہ آپ درخواست واپس لے لیں ۔ یہ سارا مسئلہ پریس میں آیا ہے ۔ اس بات سے آپ اندازہ فرمائیں اور میرا جو اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت سرکاری افسران کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے ۔ میں جناب احمد سعید کرمانی صاحب ، جن کو قائد اعظم کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے ، کی خدمت اقدس میں ۱۴ اپریل ۱۹۴۸ کی قائداعظم کی وہ تقریر جو انہوں نے پشاور میں کی تھی اس کی چند لائینیں

پیش کرتا ہوں ۔ سرکاری افسروں کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا تھا کہ

"آپ کسی جماعت یا سیاستدانوں کے دباؤ میں نہ آئیں ۔ عوام اور ملک کے خادم ہوتے ہوئے آپ اپنا فرض بے خوفی اور دیانت داری سے سر انجام دیں ۔ حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی رہتی ہیں (اور ٹوٹتی رہیں گی یہ میں اپنی طرف سے add کر دیتا ہوں) وزیر آتے اور جاتے رہتے ہیں لیکن

" . . .

Minister of Finance : We know you more than anybody knows you in this House.

On a point of order. I don't know whether it is a point of order or not. But it is a device to attract your attention. He is quoting passages from Quaid-e-Azam's Speech which he made during his visit to Peshawar where he addressed officials of the Government. Now he is stating.....

ملک محمد اختر ۔ " لیکن آپ اپنے منصب پر فائز رہتے ہوئے کسی سیاسی جماعت یا سیاسی لیڈر کی حمایت سے آپکو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Finance : It is very unfair.

ان میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو انہوں نے نہیں فرمائی ہیں ۔ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ یہ اپنی طرف سے پڑھے جا رہے ہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : I repudiate it.

Minister of Finance : Will you give me a copy of that?

Malik Muhammad Akhtar : Yes, I will give you a copy.

جناب والا ۔ اس کو دوبارہ سن لیجئے ۔ سرکاری افسران کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا تھا کہ

" آپ کسی سیاسی جماعت یا سیاستدانوں کے دباؤ میں ہرگز نہ آئیں ۔ عوام اور ملک کے خادم ہوتے ہوئے آپ اپنا فرض بے خوفی اور دیانتداری سے سر انجام دیں ۔ حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی رہتی ہیں ۔ وزیر آتے اور جاتے رہتے ہیں لیکن آپ اپنے منصب پر فائض رہتے ہوئے کسی سیاسی جماعت یا سیاسی لیڈر کی حمایت سے آپ کو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے ۔ ممکن ہے وزراء کا کھلونا بننے سے انکار پر نشانہ انتقام بھی بننا پڑے لیکن آپ سے یہ کہوں گا کسی صورت میں قربانی پیش کرنے سے احتراز نہ کریں "

Minister of Finance and Information : This is your own writing or preess cutting ? Because my information is that Quaid-e-Azam never addressed them. The late Mr. Liaquat Ali Khan addressed them.

ملک محمد اختر ۔ میرے پاس press cutting ہے وہ میں آپ کو پیش کئے دیتا ہوں ۔

(اس مرحلے پر ملک محمد اختر نے حاجی عطا محمد کے ذریعہ وہ press cutting وزیر خزانہ تک پہنچا دی)

جناب سپیکر ۔ اب مجھے سرکاری ملازمین کے متعلق ایک اور چیز کہنی ہے ۔ یہ بھی ایک press cutting ہے اگر اس میں زیب داستان کے لئے مبالغہ آرائی کا خیال رکھا جائے تو بھی انسان حیران و پریشان رہ جاتا ہے ۔

" جن اہلکاروں کا کام لوگوں کی خدمت و بہبود ہے وہ کس طرح اپنے خدمت اور اپنی بہبود میں منہمک ہو کر اپنے فرائض منصبی کو پائمال کر رہے ہیں سینماؤں ۔ کلبوں اور مہذب قماز بازیوں کے تمام محاذوں پر سرکاری ملازمین شاہی خرچہ کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔ جب ان کی جائز آمدنی کا مصرف ان شاہانہ اخراجات سے مقابلہ کیا جاتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شاہی خرچہ کے لئے سرکاری ملازمین کے ہاتھ میں کوئی الہ دین کا چراغ آ گیا ہے جس سے یہ شاہی خرچہ ہو رہا ہے ۔ کوٹھیوں اور بنگلوں کی تعمیر کے معاملہ میں بھی سرکاری ملازمین کی کارکردگی کافی عرصہ سے باعث حیران و اضطراب بنی ہوئی ہے "

جناب والا ۔ ایک لائن اور پڑھوں گا ۔

" اب صنعت و تجارت میں ان کی روز افزوں دلچسپی سے رشتہ داری تک معاملہ جا پہنچا ہے
" ۔ ۔ ۔ ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد اب مجھے صرف یہ گزارش کرنی ہے اور اس

سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گا کہ یہ بات جناب کرمانی صاحب کے حصے میں آئی ہے کہ انہوں نے کارکن صحافیوں کے ایک مردہ ایوارڈ کو ٹیکہ لگا کر ایک مشنیری ضرور پیدا کی ہے ۔ یہ ان کی مسیحائی ہے ۔ (قطع کلامی)

اب جب کہ انہوں نے اپنا ایک Moral Code of Ethics بنا لیا ہے تو آپ پریس کی پابندیاں دور کر دیں اور ان کو آزادی کے ساتھ کام کرنے دیں۔ آپ ان قوانین کو منسوخ نہ کیجئے بلکہ ان کو ملتوی کر دیجئے ، آپ ان قوانین کو پھر نافذ کر سکتے ہیں ۔

وزیر اطلاعات ۔ حکومت آپ کے مشورے پر پہلے سے ہی غور کر رہی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس کے لئے ہم نے جو لا اینڈ آرڈر کے متعلق حکومت کو گزارشات پیش کی ہیں کہ انہوں نے جو ٹریبونل قائم کیا ہے اس کا مقصد فوت ہو جائے گا اگر یہ judicial inquiry نہ ہوئی ۔ آپ میری گزارشات حکومت کے کانوں تک پہنچائیں کہ خرکاروں کے شر کے سد باب کے لئے judicial inquiry ہونی چاہئے کیونکہ انتظامیہ نے ان جرائم کے روکنے میں کوتاہی کی ہے ۔ اگر اس میں ان کا ہاتھ نہیں تھا تو بعض لوگوں کی connivance ضرور تھی ۔ یعنی موقع پر محکمہ آبپاشی کے جو افسران تھے ان کی connivance تھی ۔ تو میری یہ مودبانہ گزارش ہے کہ یہ تعمیری قسم کی باتیں ہیں آپ ان پر غور کرلیجئے ۔ آگے آپ کی مرضی ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ کل ہی جناب کرمانی صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ کی بائیں جانب بیٹھنے والے اصحاب کوئی

تعمیری نکتہ چینی نہیں کرتے اور وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ تنقید برائے تنقید ہی ہوتی ہے ۔ لیکن مجھے انتہائی خوشی ہے کہ میں نے جو چند گذارشات اس ایوان میں کی تھیں خود جناب کرمانی صاحب نے ہی فرمایا ہے کہ گورنر نے ان کو منظور فرمایا ہے ۔ ایک تو انہوں نے لوکو ورکشاپ مغلپورہ کے متعلق میری گزارش منظور فرمائی ہے اور دوم میں نے شراب کے متعلق جو کچھ عرض کیا تھا اور جس کے متعلق انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ انہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا عرض کر رہا ہوں لیکن میں نے اخبار میں دیکھا ہے کہ گورنر صاحب کی کیبنٹ میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آئندہ سے شراب کے لائسنس کی قیمت بڑھ جائے گی ۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ شراب کے ٹھیکے وغیرہ نیلام کئے جائیں تاکہ اس طریقے سے حکومت کے خزانے میں زیادہ سے زیادہ روپیہ جمع ہو سکے گو اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔ بہر حال انہوں نے کچھ نہ کچھ تو کیا ہے جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہاں پر تنقید برائے تنقید ہی نہیں ہوتی بلکہ ہم جو کچھ عرض کرتے ہیں وہ تعمیری باتیں ہوتی ہیں ۔ کاش کہ دوسرے وزراء صاحبان بھی یہاں پر عرض کی ہوئی باتوں کو محض تنقید برائے تنقید نہ سمجھیں اور جو تعمیری باتیں یہاں پر بیان کی جاتی ہیں ان کی روشنی میں عمل کریں ۔

جناب والا ۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے میں صرف جیل کے محکمے کے متعلق ہی دو items پر کچھ عرض کروں گا کیونکہ جناب کرمانی صاحب ہمیشہ یہ فرماتے ہیں کہ particular items کے بارے میں ان کو بتایا جائے ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں Volume III صفحہ نمبر ۲۳۲ "Advisors for Jails" مشیر جیل خانہ جات کو ساڑھے اٹھائیس ہزار روپے تنخواہ کی شکل میں اور نو ہزار تین سو روپے Special Pay اور Disturbance

Allowance کے طور پر دئیے جانے والے ہیں ۔ اس کے متعلق میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیل خانہ جات کے جو خصوصی مشیر ہوتے ہیں یا آئی ۔ جی ۔ جیلخانجات ہوتے ہیں پہلے ان کی qualifications کیا ہوتی ہیں ۔ ان تفصیلات میں جائے بغیر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے لئے کوئی ایسی qualification کا تعین کیا گیا ہے ۔ یا آپ جسکو چاہیں کہیں سے اٹھا کر اسے مشیر لگا دیا ان کا کام ایک ٹیکنیکی نوعیت کا ہے وہ حکومت کو ٹیکنیکل نوعیت کا صلاح و مشورہ دیں ۔ یہ قیدیوں کی دنیا ہم سے بہت مختلف ہے جہاں کے مکینوں کے عادات و اطوار ۔ ان کا دنیاوی معاملات میں ردعمل اور رجحانات عام آدمیوں سے مختلف ہوتے ہیں ان کے مسائل پیچیدہ ہوتے ہیں اور ان میں ایک تبدیلی لانا لازمی ہے ۔ صرف وہی شخص جو عرصہ دراز سے اس محکمہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے کام کرتا رہا ہے ۔ صرف وہی جیل اور قیدیوں کے مسائل کو سمجھ سکتا ہے اور ان کا حل تلاش کر سکتا ہے ۔

وہ حضرات جن کی پرانی ملازمتیں ہیں ، جس طرح کہ پہلے آئی ۔ جی ۔ جیل خانہ جات وہ ہوا کرتے تھے جو پہلے پندرہ بیس سال تک سپرنٹنڈنٹ جیل رہ چکے ہوتے تھے ان کا وسیع تجربہ ہوتا تھا جو کہ صوبائی حکومت کو قیدیوں کی فلاح و بہبود اور ڈیویلپمنٹ وغیرہ کے متعلق مشورہ دیا کرتے تھے ۔ ان مشیروں پر اتنا روپیہ جو خرچ کر رہے ہیں تو کیا ان میں اس خصوصی کام کو انجام دینے کے لئے ضروری استعداد اور قابلیت بھی ہے یا نہیں ۔

جناب والا ۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ مجھے کسی ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ قیدیوں کے مشیر سے آپ کی کیا مراد ہے ۔

میجر محمد اسلم جان - مشیر سے مراد وہ ہے جو کہ آپ نے چیف ایڈوائزر رکھا ہے - میرا خیال ہے کہ آئی - جی - کے بجائے انہوں نے اس کا نام ایڈوائزر کر دیا ہے - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ تو ایسا ہی ہے کہ جیسے مجھے میڈیکل کالج میں سرجن لگا دیا جائے اور کہا جائے کہ میں آپریشن شروع کر دوں اور طلباء کو سرجری پڑھاؤں - تو اس سے ضرور تعجب ہوگا کیونکہ مجھے امید نہیں ہے کہ اس معزز ایوان میں سے کوئی معمولی سے پھوڑے کو بھی مجھ سے کٹوانے پر تیار ہو - جیل کا محکمہ انتہائی ٹیکنیکل محکمہ ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یورپ میں بھی اور باقی تمام دنیا میں بھی اسے بڑی اہمیت دی جا رہی ہے ، سوائے ہمارے ملک کے - آپ اس محکمے کی کارگزاری اور نظم و نسق کی ابتری کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ پہلے ہر سال سالانہ انتظامیہ رپورٹ شائع ہوا کرتی تھی لیکن ۱۹۶۲ء سے لے کر آج تک یعنی ان پانچ سالوں میں انہوں نے کوئی سالانہ انتظامیہ رپورٹ شائع نہیں کی اور اگر یہ شائع کرتے تو ہمیں شاید معلوم ہو سکتا کہ اس محکمے میں مزید کیا ابتری پھیلی ہوئی ہے یا کیا تھے وہاں پر ہیں - شاید جو افسران بالا ہیں ، ان کی میلان طبع کے مطابق یہ کام نہیں ہے یا پھر وہ لاپرواہ ہیں کیونکہ میں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نا اہل ہیں کیونکہ حکومت نے ان کا تقرر کیا ہے اور اگر وہ نا اہل ہوتے تو شاید حکومت ان کا تقرر نہ کرتی - بہر حال ظاہر تو یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ کوشش کی ہے کہ یہ رپورٹ شائع نہ ہو اور جو depressive conditions اور انتہائی ابتری وہاں پر پھیلی ہوئی ہے ، اسے چھپایا جائے - گورنر صاحب کو اس کے متعلق علم ہے کیونکہ ۱۹۶۶ء میں کمشنروں کی کانفرنس میں انہوں نے ہوم سیکرٹری کی توجہ خاص طور پر جیل کے محکمے کی طرف دلائی تھی - اب آپ یہ دیکھیں کہ جیل میں سے mass escapes

کس طرح سے ہوتے رہتے ہیں جو کہ اس سے پہلے کبھی بھی سننے میں نہیں آیا تھا ، ہوتا تھا لیکن انفرادی طور پر ۔ اس سلسلے میں میں آپ کو صرف دو چار واقعات بتاتا ہوں جو کہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ جیل کے قواعد و ضوابط پر عمل نہیں ہو رہا ہے جس کی وجہ سے یہ mass escapes ہو رہی ہیں اور پھر یہ بھی دیکھیں کہ کسی افسر کو اس کے لئے قصور وار بھی نہیں ٹھہرایا گیا اگر قصور وار ٹھہرایا گیا ہے تو کسی چھوٹے سے اہلکار کو۔ دو سال ہوئے خیر پور سنٹرل جیل سے بارہ قیدی دن دھاڑے بھاگ گئے ۔ ان قیدیوں کو سزائے موت سنائی جا چکی تھی ۔ اور بھاگنے سے پہلے ان قیدیوں نے اسلحہ خانے پر دھاوا بول دیا وہاں سے اسلحہ لیا ، بندوقیں ، رائفلیں اور ایمونیشن لیا ۔ کہا یہ جاتا ہے کہ ان condemned قیدیوں میں سے ایک کو ریوالور سمگل کیا گیا اور وہ بعد میں کوٹھڑی سے باہر آ گیا اور اس نے گارڈ کو گرا لیا اور اس کے کپڑے اتار لئے ۔ خود اس نے ایک گارڈ کی وردی پہن لی اور اس طرح باقی قیدیوں کو بھی بھاگ جانے میں مدد دی ۔ جناب والا ۔ تعجب ہے کہ وہ گارڈز کہاں تھے ۔ اور condemned prisoners ۱۲ اکٹھے کس طرح نکل گئے ۔ جیل کے قوانین کے مطابق جس طرح نگرانی کی جانی چاہئے اگر ان کی نگرانی کی جاتی ۔ تو وہ نہ نکل سکتے اور یہ mass escape نہ ہو سکتی ۔ اس کے لئے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل خیر پور پر مقدمہ چلایا گیا لیکن وہ با عزت بری ہو گئے ۔ کیونکہ یہ جیل کے تمام اہلکاروں کی بے قاعدگیوں کی وجہ سے ہوا اس واسطے صرف ایک آدمی پر بہتان نہیں لگایا جا سکتا تھا ۔ اس کے لئے باقاعدہ احکام یہ ہیں کہ ہر ایک condemned prisoner کو ایک الگ کوٹھڑی میں رکھا جائے ۔ لیکن یہاں تین تین قیدیوں کو ایک کوٹھڑی میں رکھا گیا تھا ۔ اس کا انسپکٹنگ افسر کو علم تھا تو اس نے اس کا کوئی

خیال کیوں نہیں کیا ۔ جبکہ Bombay Jail Manual کے قواعد کی یہ صریحاً خلاف ورزی تھی ۔

جناب والا ۔ آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ mass escape ایک منٹ میں spontaneously نہیں ہو سکتا ۔ اس میں قیدیوں کی مکمل سازش ہوتی ہے ۔ کئی لوگ مدد گار ہوتے ہیں اس میں ان کے رشتہ دار شامل ہوتے ہیں اس میں افسران بالا بھی شاید شامل ہوتے ہیں ورنہ اس طریقہ سے کام نہیں ہو سکتا کہ ڈرامائی طریقہ سے جس طرح امریکی فلموں میں دکھایا جاتا ہے کہ پستول دکھایا گولی چلائی اور وہ ڈگ ڈگ کرکے بھاگ گئے ۔ اب یہ تو بہانہ تراشی کرتے ہیں ۔ اصل وجہ یہ ہے کہ وارڈ گارڈز کو condemned prisoners کی دیکھ بھال کی بجائے غیر متعلقہ کام سونپے جاتے ہیں ۔ مثلاً وہ سٹاف لائنز کی چوکیداری کرتے ہیں یا بیرونی دیواروں کی چوکیداری کرتے ہیں جو ان کا کام نہیں ہے ۔ جیل مینویل رولز کے مطابق اگر condemned prisoners کی باقاعدہ جامہ تلاشی لی جاتی ہے تو جو ریوالور اس طرح سمگل ہو کر آیا تھا وہ نہ آتا ۔

This is the height of criminal negligence and mal-administration on the part of the Jail Department

اسی طرح ساہیوال جیل میں mass escape ہوا سات قیدی جو سزائے عمر قید اور اشتہاری ملزم کی وجہ سے جیل میں تھے ان کے لئے ریوالور سمگل کیا گیا ۔ انہوں نے وارڈ گارڈ کو ڈرایا ۔ اسے زود و کوب کیا اس کے کپڑے اتار دیئے جس بیرک میں رہتے تھے اس کے دروازے توڑ دیئے اور دیوار پھلانگ کر بھاگ گئے ۔ پنجاب جیل مینویل کے مطابق کوٹھڑیوں اور بیرکوں میں قیدیوں کو بند کرنے سے پہلے ہر ایک قیدی کی جامہ تلاشی لی جاتی ہے ۔ اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کے پاس کوئی سامان تو نہیں ۔ اگر ان کی

جامہ تلاشی رولز کے مطابق لی جاتی تو معلوم ہو جاتا کہ ان کے پاس ریوالور ہے - حال ہی میں اس قسم کا ایک واقعہ لاہور ڈسٹرکٹ جیل میں ہوا جہاں نصف درجن سے زائد قیدی ۵۰ فٹ لمبی سرنگ لگا کر جیل سے باہر نکل آئے اور بھاگ گئے - یہ کام ایک یا دو دن کا نہیں ہے نہ ہی یہ ایک ہفتہ کا کام ہے بلکہ اس کو کم از کم ایک مہینہ لگ گیا ہوگا - اس کے علاوہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ وہ مٹی کہاں پھینکتے رہے - پنجاب جیل مینویل میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ہر روز کمرہ اور بیرکوں کو قفل لگانے سے پہلے اس کو دیکھا جائے - اس کا یہ مطلب ہے کہ کم از کم ایک مہینہ تک اس کمرہ کا معائنہ ہی نہیں کیا گیا تھا - اور نہ ہی ان کی جامہ تلاشی لی گئی تھی اور نہ یہ دیکھا گیا کہ کوئی قیدی کیا کرتا ہے - اس وقت جیلوں کی جو حالت ہے وہ تمام مغربی پاکستان میں انتہائی ابتر ہے - اگر افسران اور اہلکاران ان سے ساز باز نہ کریں - تو مجھے امید ہے کہ ایسی مجرمانہ غفلت نہیں ہو سکتی - اور نہ ہی mass escape ہو سکتا ہے - آپ کو معلوم ہے کہ پشاور جیل سے حال ہی میں قیدی بھاگے - وہ کس کی غلطی سے بھاگے - اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا اور نہ کسی افسر یا اہل کار کے خلاف کارروائی کی گئی - طریقہ یہ ہے کہ ہر قیدی ایک افسر یا اہلکار کی نگرانی میں ہوتا ہے - کہا جاتا ہے کہ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ وارڈز کی تعداد کم ہو گئی ہے - مگر اصلیت یہ ہے کہ وارڈز کو ان کی اصل ڈیوٹی کے بجائے انہیں دوسرے بے جا کاموں پر لگایا جاتا ہے - مثلاً وہ افسران جیل کے ذاتی اور نجی کاموں پر لگے ہوتے ہیں مثلاً خانساماں - بیرے یا ڈرائیور کی حیثیت سے کام کرتے ہیں - وزیر جیل خانہ جات اگر یہاں ایوان میں ہوتے تو میں ان کو ان افسران کے نام بتا سکتا تھا جن کے ہاں وارڈز بطور ڈرائیور کام کر رہے ہیں - لاہور میں بڑے بڑے افسران مثلاً سپرنٹنڈنٹ جیل -

ڈائرکٹر آف جیل خانہ جات کے ہاں وارڈز چوکیداری کا کام کرتے ہیں - جیل ایڈوائزر کی ذاتی کار کا ڈرائیور جیل ٹریننگ سکول کا چپڑاسی ہے اور آفیسرآن سپیشل ڈیوٹی کی ذاتی کار کا ڈرائیور ڈسٹرکٹ جیل کا ایک وارڈر ہے - چونکہ یہ وارڈز افسران کا نجی کام کرتے ہیں اور اپنا سرکاری کام نہیں کرتے اس لئے وہ ان قیدیوں کی نگرانی نہیں کرتے - بلکہ افسران کے گھروں میں کام کرتے ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ mass escapes ہوتی ہیں - جیل مینول رولز کے تحت کوئی افسر وارڈز کو اپنے ذاتی کاموں کے واسطے رکھنے کا مجاز نہیں ہے - اس کے بعد میں volume III کے صفحہ ۲۳۳ کا ذکر کروں گا جہاں Jail Industries Experts کے لئے چھ ہزار کا مطالبہ کیا گیا ہے - لکھا ہے کہ اس کی خاص کوالیفیکیشن ہو گی اور ماہر صنعت ہوگا - جہاں تک مجھے انفارمیشن ملی ہے وہ غالباً ایک جولیئر افسر ہے یا clerical job میں سے اسے پہلے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بنایا پھر بطور ماہر صنعت جیل خانہ جات تعین کر دیا ہے - یہ تو وزیر جیل خانہ جات ہی بتا سکتے ہیں - کہ یہ سب کیوں ہوا اور جس شخص کی صنعت کو منظم کرنے کے متعلق کوئی qualification نہ ہو اسے یہاں کیوں لگا دیا گیا -

جناب والا - جیل خانوں میں صنعت کی انتہائی بری حالت ہے - اور ناگفتہ بہ ہے وہاں پرانے primitive & obsolete آلات ہیں خام مال کی متواتر کمی رہتی ہے قیدی بالکل بے کار بیٹھے رہتے ہیں - اس طرح لاکھوں روپیہ کا خسارہ ہو رہا ہے بجائے اس کے کہ وہ قیدی کوئی کام کر سکتے اور جیل سے باہر بہتر شہری بن کر آتے - وہ سستی اور کاہلی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس لئے جیل سے باہر آ کر دوبارہ اسی پیشہ کو اختیار کرتے ہیں جو ان کے لئے آسان ہے - جیل رولز کے تحت قیدی ایک آزاد مزدور کے مقابلہ میں

آدھا کام کرتا ہے ۔ اب ان حالات میں تو وہ نصف سے بھی نصف کام کرتے ہیں ۔ مثلاً

۱۹۶۱-۶۲ء میں کراچی سنٹرل جیل میں جتنے وقت میں ۱۰ انچ سائز کی plain carpet تیار ہوتی تھی اب اتنے ہی وقت میں صرف ۵ انچ تیار ہوتی ہے ۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ آزاد آدمی کے مقابلہ میں صرف ۱/۴ کام ہو رہا ہے ۔ جب وہ قیدی جیل سے باہر آئے گا ۔ تو آزاد آدمی کے مقابلہ میں ۱/۴ کام کرے گا ۔ تو وہ گزر اوقات کیسے کر سکے گا ۔ فیکٹریز میں جو کپڑا بنایا جاتا ہے بجائے اس کے وہاں بہتربن مشینیں لگائی جائیں وہاں Fly Shuttle Looms کی بجائے Hand Looms پر کام کر رہے ہیں ۔ اگر مشینوں پر کام کریں تو دوگنا کام کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ کراچی سنٹرل جیل میں تقریباً دس سال ہوئے most modern machinery اور Automatic take-up winding motion Power Loom لگائی گئی تھی لیکن ۱۹۶۲ء سے وہ بند ہیں اور کوئی کام نہیں ہو رہا ۔ اور Hand Looms پر کام ہو رہا ہے ۔ جو کپڑا بنایا جاتا ہے اس کا even texture نہیں ہوتا جو تولئے بنائے جاتے ہیں وہی پرانے لوہے کی سلاخوں سے بنائے جاتے ہیں ۔ جہاں جدید مشینوں کی ضرورت تھی وہاں پر وہ مشینیں لگ جانے کے باوجود بیکار پڑی ہیں ۔ مثلاً ۱۹۶۱-۶۲ء میں کراچی سنٹرل جیل مرکزی حکومت کے تحت تھی وہاں لکڑی ۔ درزی اور چمڑے کے کام کے لئے ڈیڑھ دو لاکھ کے زر مبادلہ کی مشینری یورپ سے منگوائی گئی تھی ۔ وہ ویسے ہی پڑی ہوئی ہے درزی کا تھوڑا بہت کام ہو رہا ہے ۔ اس وقت کراچی سنٹرل جیل نے اڑھائی لاکھ روپیہ کی آمدنی دکھائی ہے اگر جدید مشینیں استعمال ہوتیں تو دس بارہ لاکھ کی آمدن ہو سکتی تھی کیونکہ

جب مرکزی حکومت نے زر مبادلہ دیا تھا تو یہ وعدہ لیا گیا تھا کہ کراچی سنٹرل جیل ۱۲ لاکھ کی آمدنی دکھائے گی ۔ لیکن یہ کیوں کیا جا رہا ہے یہ کس کی لاپرواہی ہے ۔ اس کے متعلق جناب وزیر جیل خانہ جات ہی بتلا سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۰ء ۔ ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۲ء میں کراچی سنٹرل جیل کی صنعت اور ان کی جو پیداوار تھی وہ سکھر حیدرآباد اور میچ سنٹرل جیلوں کی صنعت سے بہتر تھی ۔ اس وقت ان کے پاس کوئی بھی نام نہاد ماہر صنعت نہیں تھا صرف افسران کی یہ انفرادی طور پر کوشش تھی اور ان کی یہ کوشش تھی کہ وہ اس کو ترقی دیں تاکہ وہ بہتر کام کر سکیں ۔ جناب والا ۔ ابھی شو روم میں ہزار ہا روپے کا سامان پڑا ہوا ہے کوئی اس کو خریدتا نہیں کیونکہ اس کی quality اتنی گھٹیا ہے ۔ جیلوں کی صنعت کے سلسلے میں تنظیم نو کرنے کے لئے بہت کانفرنسیں ہوئیں لیکن وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچیں اور ان کانفرنسوں کے بلانے پر صرف روپیہ ضائع ہوا ۔ بہر حال ان صنعتوں کو سدھارنے کے لئے آج تک مشترکہ طور پر کسی نے کوئی کوشش نہیں کی ۔ جیلوں میں مزدوروں کی تعداد بے انتہا ہے ان کے پاس سرمایہ کی کوئی کمی نہیں ہے اور وہ اس لئے کہ یہ productive انڈسٹری ہے جب انہوں نے روپیہ مانگا تو انہیں دے دیا گیا ہے اور دے دیا جاتا ہے یہاں تنظیم ۔ ایثار ۔ محنت اور دیانت داری کی ضرورت ہے جس کی کمی ہے اگر جیلوں کی صنعت کی ٹھیک طریقہ سے تنظیم کی جائے تو صرف قالین کی صنعت سے ۲۰ ۔ لاکھ سالانہ کی آمدنی ہو سکتی ہے اور یہ اس کو اکسپورٹ کر سکتے ہیں کیونکہ ہر سنٹرل جیل دو لاکھ روپے سالانہ کی قالین بنا سکتی ہے ۔ اس کو صرف معائنہ اور نگرانی کی ضرورت ہے معائنہ اور نگرانی کے سلسلے میں بھی میں یہ عرض کروں گا کہ ادھر کوئی توجہ نہیں دی جاتی اور کام بہت سست اور غیر تسلی بخش ہے اور عام طور پر جو افسران معائنہ کرتے ہیں ان کا رویہ یہ ہے کہ ان کو صرف ٹی ۔ اے ۔ اور ڈی ۔ اے

بنانے کے اور کچھ نہیں آتا ۔ میں اس کی مثال دیتا ہوں کہ اگر ایک افسر پشاور سے ہر ماہ اپنے ذاتی کام کے واسطے لاہور آتا ہے تو وہ یہ کرتا ہے کہ ایک مہینے کیمبل پور کی جیل دیکھی دوسرے مہینے راولپنڈی کی جیل دیکھی اور تیسرے مہینے جہلم اور گجرات کی جیلیں دیکھیں اور پھر ہر بار وہ لاہور آ گیا اور اس نے اپنا کام کیا اور دو دن یہاں ٹھہر گیا ۔ اور پھر واپس چلا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ایک row میں معائنہ کرنا چاہئے اور وہ ایک روز یا دو روز میں پشاور سے گجرات تک کا معائنہ کریں ۔

Mr. Speaker : Please conclude.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ جیل کی سبزیوں کے فارموں اور ڈیری فارموں کے لئے بھی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ یہ جو فارم ہیں یہ تمام کے تمام جیلوں کے فارم ہیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سبزیاں نہیں ہو سکتیں حالانکہ ان کے پاس بہترین نہری زمین تک ہے ۔ بدین جیل میں تین ہزار ایکڑ نہری زمین ہے ٹریکٹر ہیں لیکن انہوں نے اس سے تین لاکھ کی آمدنی دکھائی ہے جس سے بمشکل جیل کے اخراجات پورے ہو رہے ہیں ۔ اگر وہ ٹھیک طریقہ سے کام کریں تو ۱۰ - ۱۲ - لاکھ کی آمدنی ہو سکتی ہے ۔ ساہیوال سنٹرل جیل ایک ہزار ایکڑ نہایت ہی عمدہ اراضی ہے وہاں سے یہ ایک لاکھ کی آمدنی دکھاتے ہیں لیکن وہاں سے ۱۰ - ۱۲ - لاکھ کی آمدنی ہو سکتی ہے ۔ جیلوں سے ملحق بہت زمینیں ہیں جن میں یہ سبزیاں اگاتے ہیں مگر کوئی بھی جیل اس سلسلہ میں خود کفیل نہیں ہے ۔ وزیر جیل نے ایک مرتبہ ایک جیل کا معائنہ کیا تو وہاں قیدیوں کو ۴ - اونس سے کم سبزی دی جاتی تھی لیکن انہوں نے کتابوں میں زیادہ دینا دکھائی تھی ۔ اس طرح قیدیوں کی سبزی کا راشن بھی لوگ مار لیتے

ہیں ۔ اس کے برعکس جناب والا ۔ کراچی سنٹرل جیل میں ۱۲ ۔ ایکڑ زمین ہے وہ اپنے تمام قیدیوں کو ۴ ۔ اونس سبزی دینے کے باوجود ایک ہزار آٹھ سو روپے کی سبزی فروخت کرتے ہیں ۔ اسی طرح ڈیری فارم کے متعلق بھی عرض کروں گا کہ جیلوں کے پاس بہترین گائیں ہیں لیکن اس کے باوجود یہ باہر سے دودھ خریدتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو ولایتی نسل کی گائے ہے وہ بھی ہم کو ۳ ۔ ۴ ۔ سیر دودھ سے زیادہ نہیں دیتی اور ان گائیوں کے لئے ہزارہا روپے کا چارہ باہر سے خریدا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ اب وقت بہت تھوڑا ہے تو میں صرف بوریوالہ جیل کے متعلق کچھ عرض کروں گا ۔ بوریوالہ جیل یہ ایک open جیل تھی اور اپنی نوعیت کی ہند و پاکستان میں ایک جیل تھی اور ۱۹۲۰ء میں Indian Jail Reforms Commission کی سفارشات پر بنائی گئی تھی ۔ اس میں وہ قیدی جو عادی مجرم نہیں ہیں یا جن کا کردار اچھا ہے یا جو اچھے لوگ ہیں ان کو یہاں پر رکھا جائے اور ان کی بحالی کی جاوے ۔ ان کو ۱۲ ۔ ۱۲ ایکڑ زمین دی جاتی تھی اور یہ جیل بین الاقوامی شہرت کی تھی ۔ اس پر United Nation نے ایک کمیشن بٹھایا ۔ اور جو جینوا میں ۱۹۶۳ء میں منعقد ہوئی تھی تقریباً تمام عرصہ جب تک یہ Open Jail قائم رہی اس نے منافع دکھایا ۔ Reclamation ڈیپارٹمنٹ نے ایک کتاب برائے First United Nations Congress on prevention of crimes & treatment of offenders لکھی تھی ۔ لیکن بغیر کسی وجہ کے یہ بین الاقوامی شہرت کی جیل بند کر دی گئی جس میں ساڑھے ۱۲ ۔ ایکڑ زمین فی قیدی دی جاتی تھی ۔ اس کی آمدنی کا ۶۰ فیصدی قیدی خود رکھتے تھے اور ۴۰ ۔ فیصدی گورنمنٹ کو دیتے تھے اور وہ اپنے بال بچوں کو وہاں رکھ سکتے تھے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا جو اچھا کام ہوتا ہے اس کو یہ بند کر دیتے ہیں اور جو غلط قسم کا کام ہوتا ہے اس کو یہ encourage کرتے ہیں اس جیل کو دیکھنے U.N.O. کے تحت تمام

دنیا سے لوگ گئے - میں نے جلدی جلدی بوریوالہ جیل کے متعلق یہ پوائنٹ دے دیئے ہیں اگر آپ ان پر غور فرمائیں تو ان جیلوں کی اصلاح ہو سکتی ہے اور اگر آپ یہ کام کریں تو میں آپ کا ممنون ہوں گا - اور قوم آپ کی قدر کرے گی -

Mr. Munawar Khan (Bannu-I) : Mr. Speaker Sir, fortunately in a way I am in touch with the administration because I happen to be a legal professional man of a District. I find that the things are not working as smoothly and accurately as we had been observing in the past, Occasionally it makes me think as to why these lacunae or wrongs cannot be filled or rectified. At the very outset, I shall inform the Minister for Law, through you Sir, that Section 562 of the Criminal Procedure Code was repealed some three years back. The Minister knows the implications of this Section, and you also can very well appreciate the omission of this Section, from the proceedings and decisions of criminal cases especially when a young boy, a youthful offender, is involved. May I request the Law Minister, through you as to what substitute did he or his predecessor bring since the period it was repealed. He cannot appreciate the difficulties being faced by the Magistrates and the public in the absence of this Section. Recently, Sir, a boy of 9th class, was caught by the Police with an unlicensed revolver because he had been ordered by his father to go home and bring the same for him and while he was coming, on the way he was intercepted by the Police and caught and challaned. Now in the absence of this Section, especially when the Arms Ordinance prescribed the minimum sentence of one year, the difficulty which that boy faced could well be appreciated. Ultimately the District Magistrate was approached and he was kind enough to withdraw the case.

Another case-that of a student of VIIIth class. He had purchased a revolver, went to the house of his uncle, was displaying it to his aunty when it went off hitting the aunty in her abdomen. The boy was challaned under the Arms Ordinance read with Section 338 of the Pakistan Penal

Code. Again the same difficulty occurred and so the witnesses had to be tampered with just to find out a way for getting the boy out. Now, why the Law Department should sit or should sleep over this very important section is beyond comprehension. Instead they should bring about some substitution for it so that we should at least look after the children or the youthful offenders because the intention of the law is to reform not to punish, and small boys and juveniles require protection under these circumstances.

So, Sir, my submission through you would be that the Law Department and the Law Minister should try at the earliest possible opportunity to fill this lacuna in the administration of Criminal Law. There was some Act you might remember, I don't remember its name, under which these boys were to be kept in a separate house under a special officer, having the rank of an Inspector, to be appointed. That law, I think, was an Ordinance and later on it was approved in this House, was applied to a division or two for experimental purposes. Has not that experiment been completed yet. I don't know why that law has not so far been extended to other divisions so that juveniles and youthful offenders should benefit by that. I am not sure, the Law Minister might be in full knowledge as to the working of that Act or Ordinance which was later on approved. So, my respectful submission is that a speedy ermedy in regard to this omission be supplied at the earliest.

No: 2. There is another point-failure in the administration of justice which I would readily submit through you to the Law Minister and that is the failure of the Criminal Law Amendment Act, to prevent the commission of serious offences. My respectful submission is, what are the reasons? Why in spite of this brute law the crimes cannot be brought under control? I pointed out one factor for his consideration through you and that is about the so-called Tribunals. Are not right people appointed on that job? These lists are supplied by 'A' 'B' 'C' or 'D' because of certain considerations and those people are appointed. Well, Sir, we were having the system before in our former Province of the NWF. This law was in force for sixty long years but the Jirga Members were big Khans, Nawabs, Khan Bahadurs-men of status commanding

respect. Those people would sit outside in an open maidan when both parties with their followers would sit on either side and they could arrive at a correct conclusion whether the persons charged were guilty or not? While under the present system when the integrity of the tribunals is not aboveboard, either above corruption or approach-unfortunately both are there-this system can not succeed. This system would not achieve the object for which the Criminal Law Amendmend Act was enacted. There is a special provision that a man of status, education and integrity be placed on this list by the Commissioner. Well, Sir, we find that this provision is totally thrown away; it is totally ignored. Iliterate people, lowly-placed people and people of dubious character are placed on this list and with what powers-the powers of a Sessions Judge, to get a man sentenced to transportation of life. It it not just a farce, is it not just a fraud that a man having no education at all decides the fate of an alleged criminal, and alleged accused. Therefore, my respectful submission is that the Law Minister would please direct the Commissioners of the various divisions to be very very particular about the selection of tribunals for a decision of these cases and then we might succeed in achieving some results. I find, Sir, there is a cry, and correctly too, of corruption. Everywhere, in all Departments, openly, not secretly it has now become a fashion, it is not considered to be a crime now it is not considered as a wrong act-everybody has been encouraged to that extent that the taking of money is not considered to be a vice these days. So, unless the Law Minister reduces the amount in the Criminal Procedure Code things won't improve. The provision contained therein is that unless and until a public servant is charged with having taken as bribe Rupees ten thousand he cannot be tried by a Tribunal. It is simply a protection indirectly being extended to the public servants. Why should there be a limitation that it must be ten thousand. It must be ten thousand otherwise he cannot be tried by the tribunals under that procedure. When he takes money, when he becomes corrupt and it is proved that he is corrupt but because he is charged for, say taking Rs. 500/-, he should go scot free. Nobody can touch him. So, what is the use of this section and provision being added in this Act. It is ineffective. It cannot check corruption. May I, through you Sir, know

whether a single individual since the enactment of this Act from amongst the public servants has been challaned under this Act to be tried by the tribunals ? The answer is 'No'. The Government is not in fact trying to check it. The Government has created such complicated machinery to weed out corruption that those formalities, which are in the various, Acts, cannot be fulfilled. There are boards, there are Committees, there are officers to decide this way or that way. So my respectful submission is that if this law is so useful to prevent crime, why should the official class be exonerated from the trial under this Act, unless he takes that big amount of ten thousand rupees. My respectful submission is that this condition be waived and we put in an amendment. I could do it, Sir, but I know its result that it will be thrown at my face by my learned friend; they are in majority; they would say who are you to interfere in our affairs. So, I suggest this amendment to the Law Minister through you Sir.

Now I have one more complaint regarding the encouragement by the Government of the corrupt officials, and that is, Sir, that in September 1966, various applications were addressed to the Director of Anti-Corruption at Lahore under registered covers. Receipts were received by the sender. Certain certified copies were attached with those applications in which these complaints were contained to satisfy the Director that the allegations were true and genuine. In spite of that, Sir, till today nine months have passed, not a single Officer has come over to my district Bannu to investigate those allegations. This much was ascertained from the sender by the local Anti-Corruption Inspector whether he sent those applications containing those allegations. He said yes, and signed that statement before that Sub-Inspector of Anti-Corruption. Since then, Sir, everybody is sitting over them. Nobody dares investigate. I feel Sir that there is some pressure from some corner and they want to cover the affairs of certain individuals. Why Sir ? Is not the Government responsible for criminal abettment by not challaning a corrupt Officer ? Well, if the Government is to behave like that, how can this corruption be checked ? It cannot be checked and will simply be a cry in the wilderness to say please check corruption. You will be pleased to know Sir that these

days honest people are cornered by the dishonest because the dishonest are in a majority. So the Nation has reached that pass. In the interest of the State, in the interest of the humanity, I request the Ministers to please heed my cry, to please convey my feelings to the highest executive, that these facts, that these allegations which I am making on the floor of this House be enquired into, and if the person or persons are found guilty, they be brought to book so that others should take a lesson.

Mr. Speaker : The Member may please conclude his speech.

Mr. Munawar Khan : How much time is left Sir?

Mr. Speaker : This time is practically over.

Mr. Munawar Khan . Is it two three minutes ?

Mr. Speaker : Two miuutes.

Mr. Munawar Khan : I have many other subjects. I will deal with jails in a few words. I am sorry the Minister of Jails, Malik Allah Yar, is not present. The jails are there for reformation air, not for inhuman treatment. The jails are over-crowded as the crime is on the increase in all respects, where these under-trial prisoners, where these convicts are placed those days in the hot season, inside the rooms, on the floor and without any fan. Cases are not lacking, Sir, when many persons have fainted, some have died even of heat because they are kept inside. On the one hand we are given assurances of reformation in the jails and on the other we are assured of open jails. That is too great a concession Sir. But we have still these jails which were used by the Britisher to keep us there, being their slaves. So I would respectfully suggest that a bed may be provided to the convicts, prisoners, and also fans be provided so that we should not be cruel to human beings, because even animals are protected from cruelty. They are to be reformed, not to be killed or treated in that way.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے نہایت ادب سے جناب محترمہ وزیر صحت کی خدمت میں کچھ گذارشات

پیش کروں گا ۔ جناب والا ۔ گذشتہ چند سالوں میں پاکستان سے ڈاکٹروں کے انخلا نے ایک سنگین صورت اختیار کر لی ہے ۔ ہر سال سینکڑوں ڈاکٹر پاکستان سے باہر چلے جاتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اگر حکومت نے اس انخلا کو نہ روکا تو نہ صرف ان بیش بہا اخراجات کا ضیاع ہو گا ۔ جو ہم ڈاکٹروں کی تعلیم و تربیت پر برداشت کرتے ہیں بلکہ ہمارا صوبہ جہاں پہلے ہی کم و بیش ۴۵ ہزار کی آبادی کے لیے ایک ڈاکٹر موجود ہے ۔ ان ڈاکٹروں کی خدمت سے بھی عاری ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ اس کی چند در چند وجوہات ہیں ۔ سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں دوسرے محکموں کی طرح اس محکمہ میں بھی تقرری کا طریق کار اتنا لمبا چوڑا ہے کہ اس سے تنگ آ کر ڈاکٹر صاحبان بیرونی ممالک کا رخ کر لیتے ہیں ۔ ان کو بیرونی ممالک میں اچھی شرائط ملازمت ملتی ہیں مثال کے طور پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے اپنے کنسولیٹ میں ایک محکمہ کھولا ہوا ہے جو ہمارے ڈاکٹروں کو بھرتی کرتے ہیں ۔ ان کی خوراک ۔ پوشاک اور رہائش کے علاوہ دو سو ڈالر ماہوار ایم بی بی ایس کا امتحان میں پاس شدہ ڈاکٹر کو دیا جاتا ہے ۔ ظاہر ہے یہ شرائط ملازمت جہاں تک ہماری ملکی صورت حال کا تعلق ہے ہمارے ہاں کی تنخواہوں اور الاؤنسنس سے کہیں زیادہ بہتر ہے ۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے شہروں کے لئے تو کسی حد تک اپنے ڈاکٹروں کی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام کیا ہے لیکن جب ڈاکٹر صاحبان کو ہم دیہاتی ڈسپنسریوں میں بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ دیہات میں جانے سے انکار کر دیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ایک حد تک ہم ان پر ظلم کر رہے ہیں اور یہ میں اس لئے کہتا ہوں

کہ ہمارا نوجوان جس نے پانچ سال لاہور ۔ ملتان ۔ حیدرآباد کراچی یا پشاور میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گذارے ہوں اس کو یہ کہنا کہ وہ شہر سے دور دراز کسی ایسی ڈسپنسری میں چلا جائے جہاں نہ اس کی رہائش کا انتظام ہو ۔ نہ اس کے پاس مریضوں کے علاج معالجے کا کوئی معقول انتظام ہو ۔ ڈسپنسری دوائیوں سے خالی ہو ۔ ضروری اوزار وہاں موجود نہ ہوں یعنی وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے وہ بیکار ہے اگر اس کے اندر خدمت کا جذبہ بھی ہو تو وہ پھر بھی اس علاقے کے عوام کی خدمت نہیں کر سکتا ۔ نہ صرف اپنی ذاتی کوفت اور تکلیف بھی برداشت کرے اور کسی کی خدمت میں نہ کر سکے ۔ سرخ ۔ نیلے اور پیلے رنگ کے پانی لوگوں کو پلاتا رہے تو وہ سمجھتا ہے کہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی ڈسپنسری میں نہ جاوے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں جہاں تک مجھے علم ہے کم و بیش کلاس سیکنڈ کی کل ۱۲۰۰ آسامیاں ہیں جن میں سے ہر وقت کم و بیش ۲۵ فیصد آسامیاں خالی پڑی رہتی ہیں ۔ اور ایک ڈاکٹر کے نہ ہونے سے کم و بیش ۳۵ ہزار آبادی طبی امداد سے محروم کر دی جاتی ہے ۔ اس لئے ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ نہ صرف ڈاکٹروں کی ملازمت کی شرائط کو بہتر بنائیں بلکہ ان کو ملازم رکھنے کا جو طریقہ کار ہے اس کو بھی آسان کریں ۔ میری رائے میں بہتر یہ ہو گا کہ ہماری تمام دیہاتی ڈسپنسریوں کے لئے کم از کم ۱۰۰ روپیہ الاؤنس تنخواہ کے علاوہ مقرر کیا جاوے ۔ ڈاکٹر صاحبان شہروں میں تھوڑی بہت پرائیویٹ پریکٹس بھی کر لیتے ہیں لیکن دیہات میں پرائیویٹ پریکٹس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ اس لئے ڈاکٹروں کو دیہات میں بھیجنے کی ترغیب دینے کے لئے ہم ان کو بہتر شرائط ملازمت پیش کریں تاکہ وہ انہیں قبول کریں ۔

جناب والا ۔ یہ امر بھی میرے لئے نہایت اذیت ناک ہے کہ اپنے

ہاں تو ہم ڈاکٹر کی صلاحیتوں سے فائدہ حاصل نہیں کر رہے ہیں لیکن ہمارے ڈاکٹر دوسرے ملکوں میں جا کر دوسرے لوگوں کی خدمات سرانجام دیتے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر حب الوطن نہیں ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حب الوطنی ڈاکٹروں کا ٹھیکہ تو نہیں ۔ انجنیئروں کا ٹھیکہ تو نہیں اگر دوسرے لوگوں کو یہاں بہتر مواقع ملتے ہیں تو ان کو بھی بہتر مواقع ملنے چاہئیں ۔ یہاں حب الوطنی کے نام سے آپ کسی کو بہت دیر تک بھوکا نہیں رکھ سکتے ۔ ان کے پیٹ کا انتظام کیا جائے پھر اس سے حب الوطنی کے تقاضا کو بھی پورا کرنے کا تقاضا کیجئے ۔ اس سے خالی حب الوطنی کے نام پر اپیل کرنا کہ وہ بھوکا رہے اور اپنے ملک میں رہے کبھی ایسا نہیں ہو نہیں سکتا ۔

جناب والا ۔ اس مسئلہ کے علاوہ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ۱۹۶۴ء میں کیبینٹ کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں غالباً تین سابقہ وزرا شامل تھے ۔ جن میں مسٹر غلام نبی میمن اور ملک قادر بخش صاحب شامل تھے ۔ انہوں نے جنوری ۱۹۶۶ء کو ایک رپورٹ مرتب کرکے حکومت کو پیش کی تھی اور اس کا نام یہ تھا ۔

Re-organization of Medical Colleges and Hospitals attached to them.

اس زمانہ میں بھی میڈیکل کالجوں اور ان سے ملحقہ شفاخانوں میں بڑی افراتفری تھی ۔ جو آج تک چلی آ رہی ہے ۔ اس رپورٹ کے متعلق آج تک حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ اس کی سفارشات کو قبول کرنا ہے یا اس کمیٹی کی سفارشات کو رد کرنا ہے ۔ مثال کے طور پر اس وقت ہمارے ہاں ۵ میڈیکل کالجز ہیں ۔ پشاور میڈیکل کالج جو خیبر یونیورسٹی سے ملحق ہے

اس کی ایڈمنسٹریشن کا اس صوبہ کی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہسپتال کا تمام تر خرچ اور کالج کا تمام تر خرچ گرانٹ کی صورت میں صوبہ دیتا ہے ۔ اس کے علاوہ چار اور میڈیکل کالجز کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ۔ نشتر میڈیکل کالج ۔ ڈو میڈیکل کالج حکومت کی تحویل میں ہیں ۔ ان میں دو طرح کا نظام رائج ہے ۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور اور ڈو میڈیکل کالج کراچی میں پرنسپل ایک الگ صاحب ہیں اور ہسپتال کا ایڈمنسٹریٹو ایک الگ صاحب ہیں ۔ غالباً یہ بہتر نظام ہے ۔ لیکن نشتر میڈیکل کالج اور حیدر آباد میڈیکل کالج میں ایک ہی صاحب Chairman of the Academic Council ہیں یعنی پرنسپل ہیں ۔ اور ایڈمنسٹریٹو بھی وہی ہیں ۔ یہ دونوں ہسپتال اور ان سے ملحقہ کالج چھوٹے کالج نہیں ہیں وہاں بھی ایڈمنسٹریٹو اور پرنسپل کے عہدے الگ الگ کر دیئے جائیں تاکہ زیادہ بہتر کارکردگی سامنے آئے ۔

جناب والا ۔ میں کالجوں کے قصے کو چھوڑتے ہوئے آپ کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ ہمارے صوبہ میں جعلی اور نقلی ادویات کثرت سے بنائی جا رہی ہیں کم از کم سال رواں میں اخبارات میں اس سکینڈل کو بڑی شہرت ہے ۔ میرا تمام علم اخبارات کی رپورٹ تک محدود ہے شائد محترمہ وزیر صحت صاحبہ اس کے متعلق روشنی ڈال سکیں یہ ایک ایسا جرم ہے جو ناقابل معافی ہے ۔ لوگوں کی صحت اور زندگی سے کھیلنے والوں سے کبھی درگذر نہیں کرنا چاہئے ۔ لیکن افسوس کہ ہمارے پاس اس قسم کا کوئی قانون نہیں کہ جس سے ہم اس قسم کے لوگوں کا

مواخذہ کر سکیں ۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگ کھلے بندوں اس کاروبار میں مصروف ہیں ۔ یہ درست ہے کہ بعض جگہوں پر چھاپے بھی مارے گئے ۔ اور ان ادویات کا بعض حالات میں chemical analysis بھی کرایا گیا اور وہ جعلی ثابت ہوئیں لیکن میرا خیال تھا کہ اس سیشن میں وزیر صحت کی جانب سے ایسا کوئی قانون پیش کیا جاتا کہ جس کے ذریعے ہم اس وبا کو روک سکتے ، تو یہ زیادہ بہتر تھا ۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وزارت صحت نے ایسا کرنا مناسب خیال نہیں کیا ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے سیکرٹریٹ میں ڈاکٹر صاحبان کے الاؤنس کا قصہ چل رہا ہے ۔ میری اطلاع کے مطابق ٹیکنیکل سیکشن افسروں کی آسامیاں پانچ سال سے محض اس لئے خالی ہیں کہ جو ٹیکنیکل سیکشن افسر تعینات ہیں ، وہ ۱۹۶۵ء سے Non-practising الاؤنس کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن انہیں یہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جس ڈاکٹر کو بطور سیکشن افسر تعینات کیا جاتا ہے وہ کسی نہ کسی طرح ، سیاسی دباؤ سے ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Agriculture : May I interreupt you, Khawaja Sahib, for a minute. My information is that non-practising allowance is being paid to the Section Officers.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میری اطلاع یہی ہے کہ ان کو یہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا اور ابھی تک فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس امر کا فیصلہ نہیں کیا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ میں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہی یہ عرض کیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اگر دیا جا رہا ہے تو وہ صرف سو

روپے دیا جا رہا ہے لیکن ان کا مطالبہ دو سو روپے کا ہے جو کہ ڈاکٹر صاحبان کو دوسری آسامیوں پر مل رہا ہے۔ سو اور دو سو روپے میں بڑا فرق ہے۔ یہ الاؤنس نہ دینے کے برابر ہے۔ یہ قصہ ۱۹۶۵ء سے چل رہا ہے۔

وزیر زراعت۔ یہ ٹھیک ہے لیکن وہ دو سو بیس روپے الاؤنس بطور سیکشن افسر بھی تو لے رہے ہیں۔ تو اگر ہم ان الاؤنسوں کو شمار کریں تو۔۔۔۔

خواجہ محمد صفدر۔ لاہور کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر کو ایک الاؤنس ڈسٹرکٹ کونسل سے ملتا ہے، ایک الاؤنس انسداد ملیریا کے محکمے سے ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی رہائش کا بھی انتظام ہے اور اس کے ساتھ ساتھ Non-Practising Allowance بھی ملتا ہے۔ اس سے تو کوئی بھی انکار نہیں کرے گا۔ سیالکوٹ کی تو میں نے مثال دی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر لاہور ہو یا سیالکوٹ، ایک ہی بات ہے۔

مسٹر سپیکر۔ یہ ان کے لئے ہے جو ڈاکٹر سیکشن افسر لگے ہوئے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر۔ جی ہاں۔

مسٹر سپیکر۔ کیا آپ اس سکیم کے حق میں ہیں کہ ڈاکٹر سیکشن افسر ہوں۔

خواجہ محمد صفدر۔ دراصل میں تو سرے سے اس سکیم کا ہی مخالف ہوں کہ سیکشن افسر ہونے ہی نہیں چاہئیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ

یہ سکیم سیکرٹریٹ کے لئے حد درجہ نقصان دہ ثابت ہوئی ہے - میں نے پچھلے سال بھی اس ایوان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا جس کا اعادہ اب نہیں کرنا چاہتا - لیکن ان کی موجودہ سکیم میں بھی نقائص ہیں - یہ بات اب ان کے سامنے ہے کہ پانچ آسامیاں محض اس لئے محکمہ ہیلتھ میں خالی ہیں کہ کوئی صاحب وہاں آنا پسند نہیں کرتا اور لوگ وزیر صحت یا سیکرٹری صاحب کسی کو منت کرکے تبدیل کر بھی دیتے ہیں تو وہ وہاں سے نکل آتا ہے اس امر کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے -

جناب والا - ۱۹۶۵ء میں Rules بنے تھے جس کو کہ Specialists Class II Clinical and Non-Clinical Rules کہتے ہیں - یہ قواعد ۲ جون ۱۹۶۵ء کو گزٹ میں مشتہر ہوئے تھے لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان پر ابھی تک عمل در آمد نہیں ہو سکا - انہوں نے باقاعدہ یہ سروس بنانی تھی لیکن اس سروس کو معرض وجود میں ہی نہیں لایا گیا اور پرانے قواعد جو کہ ان قواعد کی رو سے خلاف ضابطہ قرار دیئے گئے ہیں یا جن پر اب عمل در آمد ممکن نہیں ہے اور وہ قانون کی حیثیت نہیں رکھتے ، مگر ان پر عمل در آمد ہو رہا ہے - یہ ایک حد درجہ خلاف قانون بات ہے جو کہ وزارت صحت کی طرف سے کی جا رہی ہے ، اس لئے ان کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے -

جناب والا - ایک بات میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں جہاں مختلف رقوم مختلف ہسپتالوں ، یعنی نئے ہسپتالوں کی تعمیر اور پرانے ہسپتالوں کی توسیع کے لئے مختص ہیں وہاں ہماری ایک معزز خاتون رکن نے جن کا تعلق پشاور سے ہے ، اس ایوان میں یہ شکایت کی ہے کہ پشاور میں ہسپتالوں کی کمی ہے - وہاں پر صرف ایک لیڈی ریڈنگ

ہسپتال ہے اور دوسرا سول ہسپتال ہے ۔ لہذا وہاں ہسپتالوں کی ضرورت ہے اور یہ بالکل بجا بھی ہے کہ منصوبہ تیار کرنے والوں نے بھی یہ سوچا تھا کہ اتنے بڑے علاقے کے لئے ایک ہسپتال نا کافی ہے اور اسی لئے تین کروڑ ستاسی لاکھ روپے کی لاگت سے وہاں ایک نیا ہسپتال تعمیر کیا جانا تھا جس میں پانچ سو بستر ہوں گے اور یہ پانچ سالوں میں بنانا مقصود تھا ۔ مجھے افسوس ہے کہ وہاں پر اس قسم کی کوئی عمارت ابھی تک شروع بھی نہیں کی گئی ۔ نہ صرف یہ بلکہ موجودہ میوہسپتال کے لئے بھی ڈیڑھ کروڑ روپیہ مخصوص ہے ، ستر لاکھ روپیہ حیدر آباد کے ہسپتال کے لئے مخصوص ہے ، تیس لاکھ روپیہ نشتر کالج ملتان کے لئے مخصوص ہے اور تقریباً ایک کروڑ روپے کے لگ بھگ کراچی کے ہسپتال کے لئے مخصوص ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ یا تو منصوبہ بندی میں کوئی کمزوری ہے اور اگر منصوبہ تیار ہے تو پھر شاید اس پر عمل در آمد کرنے میں کوئی کمزوری ہے اور میرے علم کے مطابق ان رقوم میں سے کہیں بھی کوئی رقم صرف نہیں ہوئی اگرچہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں یہ رقم ضرور مختص کی گئی ہے ۔ اگر یہ رقوم خرچ کی جاتیں تو مریضوں کو زیادہ سہولت ہو جاتی ۔

جناب والا ۔ میوہسپتال میں اسی فیصد مریض مفصل سے آتے ہیں اور اس شہر کی بیس لاکھ کی آبادی اس سے علاوہ ہے ۔ اس کے لئے دو سال ہوئے کہ میں نے ان کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ ہم نے تیس تیس ، چالیس چالیس لاکھ روپے کی لاگت سے مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع میں ہسپتال بنائے ہیں لیکن ہم نے وہاں پر کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر مہیا نہیں کئے ہیں جس کی وجہ سے ہر طرف سے لوگ ان ہی مرکزی چار پانچ ہسپتالوں میں کچھے چلے آتے ہیں ۔ جن کو تکلیف ہوتی ہے ۔ وہ روپے کی پرواہ نہیں کرتے خواہ وہ قرض ہی حاصل کرتے ہوں لیکن وہ علاج کی غرض سے ضرور آتے ہیں

کیونکہ ان کو ضرورت ہوتی ہے ۔ مجھے خوشی ہے کہ اس سال انہوں نے چار ہسپتالوں کے لئے ایسا عملہ مہیا کیا ہے لیکن مغربی پاکستان میں کم و بیش بیس لئے ہسپتال بن چکے ہیں ، تو کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان سب ہسپتالوں کے لئے ایسا ہی عملہ مہیا کیا جاتا ۔

ایک بات جو آج ہی پیدا ہوئی ہے ۔ میں وہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ موبائیل ایکسرے پلانٹ ہم دیکھتے ہیں کہ پشاور ریجن میں دس ہیں ، سارے پرانے پنجاب میں تین ہیں ، کراچی میں تین ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں چلتا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ چلتے ہیں یا نہیں لیکن میں اس پلانٹ کو نہایت ضروری سمجھتا ہوں ۔ جہاں کہیں بھی ہسپتال ہیں وہاں پر نہ صرف یہ کہ بڑے ایکسرے پلانٹ ہوں جو کہ fix رہتے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہو سکتے بلکہ وہاں پر ان موبائیل ایکسرے پلانٹوں کی بھی ضرورت ہے ۔ کیونکہ بعض مریض ایسے ہوتے ہیں ، مثلاً کسی کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا کسی کو کوئی اور شدید چوٹ آ جاتی ہے تو ایسے مریض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے مریض کی تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ، تو ان موبائیل پلانٹس کی اشد ضرورت ہے ، میں حیران ہوں کہ میو ہسپتال جیسے ہسپتال میں بھی کوئی موبائیل ایکسرے پلانٹ نہیں ہے ۔ اس لئے میں یہ نہایت ادب سے محترمہ وزیر صحت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ نشتر ہسپتال اور لیڈی ایچیسن ہسپتال میں تو یہ پلانٹ ہیں باقی ہسپتالوں میں

لہیں ۔ آپ میو ہسپتال اور دوسرے ہسپتالوں کے لئے موبائیل پلانٹ منگانے اور ان کے رکھنے کا انتظام کریں ۔

چونکہ میرا وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے میں اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں اور آپ کا شکر گزار ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر حمزہ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ تو ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے ہوئے ہیں مجھے کہہ گئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سردار عطا محمد ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔

رب الشرح لی صدری ۔ ویسرلی امری ۔
واحلل عقدۃً من لسانی یفقہو قولی ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنی حکومت کی خدمت میں مختصر الفاظ میں اپنے چھوٹے علاقوں میں جو بے انصافی ہو رہی ہے ۔ اس کے متعلق عرض کروں گا اور ان کو آگاہ کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ حاجی صاحب تقریر کر رہے ہیں ۔ آپ توجہ دیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارے سندھ میں جو بڑی بڑی ذمہ داری کی آسامیاں ہیں مثلاً ڈی ۔ سی وغیرہ کی آسامیاں وہ نو آموز نوجوان سی ۔ ایس ۔ پی افسران کے سپرد کی جاتی ہیں ۔ میری سمجھ میں

نہیں آتا کہ زیادہ تر ان کو سندھ کے علاقوں میں کیوں بھیجا جاتا ہے۔ پنجاب میں اور دوسری جگہوں میں تو پی۔ سی۔ ایس افسران کو ایسے مواقع دیئے جاتے ہیں سندھ والوں کو کیوں محروم رکھا جاتا ہے۔

دوسری گذارش یہ ہے کہ جتنی بڑی آسامیاں ہیں مثلاً کمشنر ڈپٹی کمشنر، ایس پی، ڈی آئی جی وغیرہ یا دوسرے محکموں میں مثلاً جنگلات اور پی ڈبلیو ڈی، واپڈا اور صحت۔ ان میں اکثر پنجاب کے بڑے بڑے افسران ہیں اور ان محکموں کے سربراہ ہیں۔ سندھ سے نہیں لئے جاتے بلکہ ایسے افسران پنجاب سے بھیجے جاتے ہیں۔

جناب والا۔ نہ تو وہاں کی زبان جانتے ہیں نہ وہاں کے لوگوں سے ان کو کوئی ہمدردی ہے۔ جہاں تک میرا اپنا تجربہ ہے میں اپنی سمجھ کے مطابق خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ان کو وہاں جا کر زیادہ تر زمین حاصل کرنے کا شوق ہوتا ہے یا پیسہ جمع کرنا ہوتا ہے۔ وہ ایسے ایسے وسائل پیدا کرتے ہیں جن سے ان کی جو یہ کمی ہے پوری ہو جائے۔ کوئی تھانیدار اگر کسی ایس پی سے یہ جا کر کہتا ہے کہ جناب ہمارے تھانے میں بدامنی ہے اور جو لوگ بدامنی پھیلاتے ہیں ان کو زمیندار کا سہارا ہے اس لئے میں ذمہ داری نہیں لیتا۔ تو اس پر ایس پی صاحب اس کو یہ کہتے ہیں کہ اپنے تھانے کے علاقے میں اگر کوئی اچھی زمین ہو تو مجھے بتا دیں۔ تیسرے وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ وہاں زیر دست اہلکاروں کو کوئی پروموشن نہیں دی جاتی کیونکہ ان کی کارکردگی کی جب رپورٹ لکھتے ہیں تو اس میں غلط ریمارکس دے دیتے ہیں ان کے لئے نیچے جانے کا راستہ تو کھول دیتے ہیں اوپر کے لئے افسران عموماً پنجاب سے منگائے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی جگہ کلاس ۱ یا ۲ کی خالی ہو جاتی ہے

تو وہ اس وقت تک خالی رہتی ہے جب تک یہاں سے کوئی آدمی نہ ملے یہاں سے ان کو رشتہ دار دوست اور حبیب مل جاتے ہیں کیونکہ خدا کے فضل سے یہ وسیع علاقہ ہے ۔ یہاں تو بہت زیادہ ہے یہ نہیں دیکھتے کہ یہ ہمارے پاکستانی بھائی ہیں ۔ اگرچہ یہ غیر ترقی یافتہ علاقوں کے ہیں ان کا بھی کچھ حصہ ہے یہ بات تو وہ بالکل بھول جاتے ہیں ۔ تمام افسران کی یہ حالت ہے لیکن جناب سپیکر ۔ میں ایک مسلمان کی حیثیت سے اور پاکستانی کی حیثیت سے بات نہ کہوں تو بے انصافی ہے ۔ کہ ہمارے ڈویژن خیر پور میں ہمارے کمشنر صاحب بڑے اچھے افسر ہیں ان کا اخلاق بڑا اچھا ہے ۔ اسی طرح ہمارے ڈی آئی جی صاحب ہیں ۔ لیکن دوسرے افسران کے متعلق تو یہ ہے کہ ان میں ۹۶ فیصد سندھیوں کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے ۔ اگر میں سندھ کے ملازمین کی حالت بتاؤں گا تو یہ بڑے دکھ کی بات ہوگی ۔ ان کے بڑے خطوط آتے ہیں ۔ ہمارے وزیر صاحب جو سندھ سے ہیں ان کے پاس بھی ایسے خطوط ضرور آتے ہوں گے ۔ لیکن وہ بتاتے نہیں ۔ آپ سن کر حیران ہوں گے کہ وہ آپ کو کیا سمجھتے ہیں ۔ سندھ میں جو تحصیل دار اور جج صاحبان ہیں ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۷ء تک ان کی confirmation نہیں ہوئی ۔ شاید اس لئے انہیں confirm نہیں کیا گیا کہ ان کی seniority اوپر ہو جائے گی ۔ پیچھے سے لوگ نہیں لا سکیں گے ۔ ابھی ابھی ہمارے علاقہ میں ۳۰ جج مقرر کئے گئے ہیں ۔ ان میں سندھ کا ایک بھی نہیں ۔ ایک ریفوجی تھا باقی شاید لائق نہیں تھے ۔ حالانکہ سندھی ججوں کی زیادہ ضرورت ہے ۔ جب کوئی جواب دار یا فریادی بات کرتا ہے تو جج کو اس کی زبان سے واقفیت ہونی چاہئے ورنہ وہ کس طرح انصاف کر سکے گا ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ جو الیکشن افسر مقرر کئے گئے ہیں یہ دیکھیں کہ ان میں سندھ کا کتنا حصہ ہے ۔

وزیر خوراک ۔ وہ کس نے مقرر کئے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ ٹھیک ہے سنٹرل گورنمنٹ نے مقرر کئے ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں بھی آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ ۔ ۔ ۔

وزیر خوراک ۔ آپ صوبائی اسمبلی میں ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں صوبائی اسمبلی میں تو ہوں لیکن مرکز سے جو کہوں گا وہ آپ کی وساطت سے کہوں گا ۔ فوج میں بھی ہمارے لئے کوئی انتظام نہیں ہے وہاں بھی ایک دو فیصد حصہ ہوگا ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ فوج تمام لوگوں کے لئے کھلی ہوئی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جس کی میں ایک مثال دیتا ہوں کہ ان لوگوں کی کارکردگی کیا ہے ۔ یہ کیسے کیسے پیسہ کماتے ہیں اور کس کس طرح سے پیسہ جمع کرتے ہیں ۔ جناب سپیکر۔ ہمارے ضلع خیرپور میں ایک نہر ہے فیض واہ اسکا نام ہے جس میں خیرپور سٹیٹ کے شیشم کے درخت کوئی ایک سو برس سے چلے آ رہے تھے اور کافی درخت تھے ۔ انہوں نے اس کا تین میل کا ایک حصہ ۹۰ ۔ ہزار روپے میں ٹھیکہ پر دے دیا اور جس کے لئے کوئی اشتہار نہیں دیا یا مشتہر نہیں کیا ۔ اور وہ چھپ چھپ کر ۹۰ ۔ ہزار میں دے دیا گیا ۔ جس نے اس کو ۹۰ ۔ ہزار کا لیا تھا اس نے اس کا ۳/۲- حصہ ۱۰ ۔ لاکھ میں کراچی میں فروخت کیا ہے ۔ آپ اندازہ لگائیے کہ یہ ہماری ملکیت کو کس طرح برباد کر رہے ہیں اور کس طرح آپ ملکیت کو

سنبھال کر رکھ سکتے ہیں - اسی طرح کئی نہروں کے درخت جو محکمہ جنگلات نے کاٹے ہیں اگر اس کو ۵ - سو روپے میں بیچتے ہیں تو اس سے ۲۵ - ہزار روپے کماتے ہیں - اس کے بعد جناب سپیکر - میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے ہمارے خیر پور ڈویژن کو غیر ترقی یافتہ علاقہ نہیں سمجھا ہے جب ہی تو یہ اس کی طرف توجہ نہیں دیتے اگر یہ اس کو غیر ترقی یافتہ سمجھیں تو ان کو ڈر لگا ہوا ہے کہ ہم ان سے اس کی ترقی کے لئے روپیہ مانگیں گے - اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ وہاں ایک سپورٹ کنٹرول بورڈ قائم ہے یعنی چار پانچ برس سے یہ چیز وہاں چلی آرہی ہے اس کے لئے ایک مختصر سی گرانٹ ہے اور تھوڑا سا چندہ بھی ہوا ہے اس کا چیئرمین کمشنر ہے اور وائس چیئرمین ڈپٹی کمشنر ہے اور یہ لوگ آنریری کام کر رہے ہیں لیکن ان کو اب اس میں بھی اپنا اختیار حاصل کرنا پڑا تو انہوں نے اس کے لئے ایک سیکرٹری چودھری غضنفر علی کو بنایا ہے اور ان کو چھ سو روپے ماہوار تنخواہ دی جاتی ہے ان کو ایک کلرک ملا ہے اور ایک چپڑاسی بھی دیا گیا ہے - پھر تین چار سو روپے ماہانہ ان کا بھتہ بھی بنتا ہے - لیکن خدا جانتا ہے کہ ان کو سوائے کبڈی کے کسی کھیل میں کوئی دخل نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب اب ختم کیجئے -

حاجی سردار خطا محمد - جناب سپیکر - اب میں ڈاکٹروں کے متعلق بھی عرض کروں گا کہ ان کا اس سلسلے میں بھی کیا سلوک ہے - مجھے ایک خط حیدرآباد سے ملا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایم - بی - بی - ایس

کا امتحان ۱۹۶۵ء میں پاس کیا تھا اور ڈیڑھ سال ہسپتال میں ٹریننگ بھی لی ہے اور تیسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے آرڈر کے مطابق ہم نے سیکنڈ کلاس کی جگہ کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو درخواستیں پہنچا دی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ جگہیں پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ پر کی جائیں گی پھر اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی درخواستیں پبلک سروس کمیشن کو بھی بھیج دی ہیں ۔ اس کے بعد انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ لیاقت میڈیکل کالج میں ۳۰ ۔ ڈاکٹروں کی جگہیں خالی پڑی ہیں اور چھ مہینے سے ہم بیروزگار بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارے لئے کوئی بندوبست نہیں ہے ۔ ان کے نام بھی میں بتائے دیتا ہوں محمد سعید احمد زیدی ۔ فتح محمد خان ۔ عبدالصمد خان ۔ غلام رسول قریشی ۔ سلیم خان ۔ شمیم احمد ۔ اللہ دین ۔ حسن علی ۔ ذکی دین ۔ عبدالمجید ۔ سعود انور ۔ احمد علی ۔ عبدالقادر ۔ عبدالمنعم ۔ خالد حسین ۔ مسٹر نسیم مغل ۔ مسز مہرالنسا لغاری ۔ مسز مہرالنسا شیخ ۔ اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی بتا دوں کہ جو انہوں نے حیدرآباد کے لڑکوں کے ساتھ سلوک کیا ہے اس کی تو یہ تلافی کر ہی نہیں سکتے اور معاشرہ اب اتنا بگڑ چکا ہے کہ ان کے قابو میں نہیں ہے ۔ اور بد انتظامی کی یہ حالت ہے کہ برسراقتدار صاحبان کے لڑکے اور بھتیجے لوگوں کو لوٹ رہے ہیں اور ان کے دیگر خاندان والے لوگوں کے ساتھ کیا کچھ نہیں کرتے اور بڑی اندھیر نگری مچی ہوئی ہے ۔ ہمارے سندھ کے اندر چار پانچ برس پہلے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں چلے جاتے تھے لیکن اب ان کا آنا جانا بند ہو گیا ہے لوگوں نے جانوروں کو پالنا چھوڑ دیا ہے ۔

یہ خبر تو اخباروں میں بھی آئی ہے کہ خرکاروں نے کیا کیا ہے ۔ یہ واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ۷۶ ۔ لڑکے بوڑھے اور جوان خیر پور میں پولیس لیکر آئی تھی جن کی ہم نے کمیٹی بنائی اور ان کے کھانے پینے کے لئے انتظام کیا تو اچھے اچھے خاندان کے لوگ وہاں ان کی مدد کے لئے پہنچ گئے اب خدا جانے پولیس نے کیا آرڈر دیا ہے کہ پہلے تو بہت شور شرابا تھا لیکن اب معاملہ ٹھنڈا ہو گیا ہے ۔ یہ مقدمات جب تک جرگے میں نہیں جائیں گے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) ۔ جناب والا ۔ کسی نظام حکومت میں انتظامیہ کا وہ مقام ہوتا ہے جو انسانی جسم میں اس کے دست و پا کا ۔ جس طرح ایک جسم کی بقا کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے دست و پا صحت مند ہوں ۔ دماغ فیصلہ کرتا ہے ہاتھ اور پاؤں اس کو عملی جامہ پہناتے ہیں ۔ اگر فرض کیجئے جناب والا ۔ کہ انسان کے ہاتھ اور پاؤں کو کوئی ایسا مرض لا حق ہو جائے کہ وہ دماغ کے فیصلے کے مطابق عمل کرنا چھوڑ دیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ منزل سامنے ہے لیکن قدم نہیں بڑھ سکتے ۔ کھانے کی میز چنی ہوئی ہو لیکن ایک لقمہ غذا جسم کے اندر نہیں جا سکتا جب تک دماغ ہاتھ کے فیصلے پر عمل نہ کرے ۔ بالکل یہی حال ایک صحت مند با صلاحیت اور ذمہ داری سے بھرپور انتظامیہ کا ہے اور اگر میں یہ کہوں تو شاید بے جا نہ ہوگا کہ اس نقطہ نظر سے حکومت کے سارے محکموں میں تعلیم سے اہم زراعت سے اہم انتظامیہ ہے کیونکہ اگر انتظامیہ صحت مند نہ ہو اور اس میں صلاحیت موجود نہ ہو تو ترقی اور بنیادی ضروریات کو فراہم کرنے کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے ۔ ہمارے اس صوبے کے اس سال کے بجٹ میں سول ایڈمنسٹریشن کے لئے صوبے کی ساری آمدنی کا ۱۵ فیصد حصہ رکھا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ جنرل

ایڈمنسٹریشن کے اخراجات میں گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۳ء۷ لاکھ کا اضافہ ہے جو تقریباً ۱۱ فیصد کا کثیر اضافہ ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا خرچ منظور کرنے میں مجھے کوئی تکلف نہ ہوتا اور میں ہرگز cut motion کی تحریک نہ لاتا اگر میں اپنے دل سے مطمئن ہوتا کہ ہماری انتظامیہ نے صحت مند خطوط پر اور اس نے اپنے فرائض کو صحیح طور پر گذشتہ سال میں سر انجام دیا ہے مجھے یہ کہتے ہوئے کوئی مسرت محسوس نہیں ہوتی لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ہماری انتظامیہ کو بہت سے روگ لگے ہوئے ہیں بہت سے مرض اس کو لاحق ہیں جو اس کو گھن کی طرح کھائے جا رہے ہیں ۔ اس کو سہولت پسندی کا مرض ہے اس کو سہل انگاری کا مرض ہے اس کو رشوت ستانی اور دولت جمع کرنے کا مرض ہے اس کو اپنے اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کرنے کا مرض ہے اور یہ وہ روگ ہیں جن سے متاثر ہونے کے بعد یہ انتظامیہ ملک کے خزانے پر ایک بار کی طرح ہے ۔ اور اس چیز کو ہر شہری محسوس کر رہا ہے کہ وہ ملک کے خزانے پر ایک بار ہو کر رہ گئی ہے۔ جناب والا ۔ میں آپ کو اس کی چند مثالیں پیش کرنی چاہتا ہوں کہ اس انتظامیہ نے ان مرضوں کے ساتھ ملوث ہونے کی وجہ سے اس ملک کو کیا نقصانات پہنچائے ہیں ۔ آپ ایک بات کو لیجئے ۔ رشوت ستانی کو ہی لیجئے میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی معاشرہ اس برائی سے یکسر پاک کیا جا سکتا ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس انقلابی دور حکومت سے پہلے رشوت اس ملک میں موجود نہیں تھی ۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ دنیا کے کسی متمدن اور مہذب سے مہذب ملک میں رشوت کا مریض پایا نہ جاتا ہو ۔ لیکن جو بات ہمیں کھٹکتی ہے جو بات ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہے وہ یہ بات ہے کہ یہ مرض دن بدن بڑھتا جا رہا ہے ۔ یہ برائی جڑوں میں سرایت کرتی جا رہی ہے اور ہمارے وہ حکومت کے نمائندے

یعنی وزرائے کرام کہ جن کا کام اس کو روکنا ہے وہ اس ایوان میں سوائے اس کے کہ وہ اپنے افسران حکومت کی پردہ پوشی کریں اور ان کے عیوب پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے بلکہ وہ ان کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے ۔ ابھی کل پرسوں کی بات ہے کہ کسی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا کہ حکومت مغربی پاکستان کے کم از کم پانچ افسر ایسے ہیں جن کی تنخواہ ۳۰۰ روپے سے کم ہے اور وہ موٹر کار رکھتے ہیں ۔ اس ایوان کے بیشتر ارکان کے پاس اپنی گاڑیاں ہیں وہ اس کو خوب جانتے ہیں کہ ایک گاڑی کو رکھنے کا خرچ ۳۰۰ روپے ماہوار ہے ۔ یہ خرچ depreciation کے علاوہ ہوتا ہے ۔ اس کے ٹیکس ۔ اس کی دیکھ بھال ۔ انشورنس اور running cost وغیرہ وغیرہ ۔ تو ۳۰۰ روپیہ کم سے کم اس موٹر کار کے رکھنے کا ہر ماہ خرچہ ہوتا ہے ۔ اور اس سے کم ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ایک افسر جس کی تنخواہ ۳۰۰ روپیہ ماہوار ہو وہ موٹر رکھنے کا بار کیسے برداشت کر سکتا ہے ۔ اس کے جواز میں فرمایا گیا کہ ایک شخص ایسا ہے جس کی ۲۰ ہزار روپیہ کی سالانہ آمدنی ہے ۔ ذرا غور فرمائیے کہ ڈیڑھ ہزار روپیہ جس کی آمدنی ہو اور ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ڈیڑھ ہزار سے کچھ زائد آمدنی ہے ۔ جس شخص کی اپنی ذاتی آمدنی ڈیڑھ ہزار روپیہ مہینہ ہو اور ۲۰ ہزار سالانہ کا مطلب یہ ہوا کہ ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہانہ سے کچھ زائد آمدنی ہوتی ہے ۔ تو جس شخص کی آمدنی ۳۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ہو اور اس کی ذاتی آمدنی ڈیڑھ ہزار روپیہ سے زائد ہو تو وہ ۳۰۰ روپیہ ماہوار کی نوکری کیوں کرتا ہے جبکہ اس کی تنخواہ کا سارا خرچ موٹر پر صرف ہو جاتا ہو ۔ تو ظاہر ہے کہ آپ کہیں گے کہ کیا حرج ہے اس لئے کہ آپ اس کی اصلاح کرنے کی بجائے اس کی پردہ پوشی کی فکر میں ہیں ۔ آپ اپنے دل سے پوچھئے اور

ملک کے مفاد میں سوچئے کہ ایک شخص جس کی ڈیڑھ ہزار روپیہ آمدنی ہو وہ ۳۰۰ روپیہ کی نوکری اس لئے کرتا ہے کہ وہاں سے اس کو مزید ڈیڑھ ہزار ملنے کی توقع ہے ورنہ وہ صرف ۳۰۰ کی نوکری نہ کرتا ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ آپ کی ہی اطلاع ہوگی ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ کو بھی اطلاع ہے اور مجھے بھی اطلاع ہے ۔ پھر ایسے افسر بھی ہیں جن کے بارے میں آپ کو معلوم ہے کہ جن کی آمدنی ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار نہیں ہے اور انہوں نے محکمہ سے موٹر رکھنے کی اجازت بھی نہیں لی ہے تو بجائے اس کے کہ آپ ان کو ہدایت دیتے کہ موٹر نہ رکھو آپ نے اس سلسلہ میں خاموشی اختیار کی اور تحقیق کرنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ آخر اس نے اتنے دنوں ۳۰۰ روپیہ ماہوار آمدنی کے ساتھ موٹر کا بار کیسے برداشت کیا جبکہ اس کی آمدنی ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار نہیں ہے دوسرے افسران کی طرح سے ۔ تو جناب والا ۔ رشوت ستانی کی بڑھتی ہوئی وبا اور اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ صدر مملکت کو ایک اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی اس کام کے لئے متعین کرنی پڑی فدا حسین صاحب کی صدارت میں جو کہ شہر شہر جا کر لوگوں کے مختلف شعبوں کے نمائندوں سے مل کر یہ معلوم کرے کہ سروسز میں رشوت ستانی کی وبا کیوں بڑھ رہی ہے ۔ اس کی terms of reference میں یہ نہیں تھا کہ رشوت ستانی کی وبا موجود ہے بلکہ میرے پاس وہ خط رکھا ہوا ہے اس میں terms of reference یہ ہیں کہ وہ کمیٹی یہ دریافت کرے کہ رشوت ستانی کی وبا سروسز میں کیوں بڑھ رہی ہے اور اس کی روک تھام کیسے کیجائے تو جناب والا ۔ اس سے زیادہ رشوت ستانی کے بڑھنے کا ثبوت اور کیا ہو سکتا

ہے - جناب والا - جرائم کی تعداد میں اضافہ اخبارات اس کے شاہد ہیں آپ کراچی کے اخبارات کا ملاحظہ فرمائیں روزانہ چند جانیں حادثات کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں جس کے جواز میں جناب وزیر اطلاعات نے فرمایا تھا کہ کراچی کی آبادی بہت زیادہ ہے - میں آپ سے عرض کروں گا کہ ایک حادثہ بھی ایسا نہیں ہوتا جس میں ٹرک یا بس ملوث نہ ہو - سوال یہ ہے کہ اتنے بڑے شہر میں ۵۶ لاکھ موٹریں چلتی ہیں تو حادثات صرف بس اور ٹرکوں سے کیوں ہوتے ہیں اور دوسری گاڑیاں جن کا میں نے حوالہ دیا ہے وہ آپس میں کیوں نہیں ٹکراتیں - اس کی وجہ یہ ہے کہ بس اور ٹرک کے مالکان کو آپ کی سرپرستی حاصل ہے بہت سے افسران کی اپنی بسیں اور ٹرک ہیں جن کو لائسنس اور پرمٹ ملے ہوئے ہیں اور وہ اتنے با اثر ہیں کہ وہ اپنے خلاف کسی کارروائی کو روک سکتے ہیں -

وزیر خزانہ - مولانا آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - میں جانتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں - جناب والا - سروسز میں سہل انگاری اور سہولت پسندی کا یہ عالم ہے کہ کراچی کے متعلق میں چند مثالیں دیتا ہوں کہ اس نے اپنے فرائض کو ادا کرنے میں کس حد تک مجرمانہ کوتاہی برتی ہے -

وزیر خزانہ - کراچی کے نمائندے تو ہاؤس میں آتے ہی نہیں -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - گولی مار کراچی میں ایک علاقہ ہے - ۱۹۴۸ء میں ہندوستان سے آنے والے مہاجرین نے اس زمین پر قبضہ کرکے

اس کو آباد کیا ۔ آج ۱۹۶۷ء ہے اور ۱۹/۲۰ سال کے بعد بھی اور اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اس علاقے کی آباد کاری کی طرف توجہ نہیں دی گئی ۔ ۱۹۶۴ء میں کے ۔ ڈی ۔ اے نے یہ جواب دیا جس کو تین سال ہو چکے ہیں کہ یہ چیز ہمارے زیر غور ہے اور ایک سکیم اس کے متعلق ہے کہ جس کی رو سے اس آبادی کو regularize کیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آج صبح تک میری اطلاع یہ ہے کہ اس آبادی کو regularize کرنے کی سکیم کے ۔ ڈی ۔ اے سے آج تک حکومت مغربی پاکستان کے پاس نہیں آئی ۔ بے شمار ایسی بستیاں ہیں ۔ آپ سے کس کس کا ذکر کروں ۔

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

لیاری ہے ، جس کی طرف اس ایوان کے کراچی کے دو نمائندے بارہا آپ کو متوجہ کر چکے ہیں ۔ ۱۹۶۴ء کے آواخر میں جب صدارتی انتخاب ہو رہا تھا ۔ ایک مرکزی وزیر اور ایک صوبائی وزیر نے اس علاقے کے لوگوں کو یقین دلایا تھا ۔ کہ یہ زمین انہیں پٹہ پر دے دی جائے گی ۔ تاکہ وہ اس کے مالک ہو سکیں ۔ اور وہاں اپنی مرضی کے مطابق تعمیر کر سکیں ۔ دو سال کا عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک وہاں کی ۸۵ فیصد آبادی کا سروے نہیں ہو سکا ۔ محمود آباد ایک علاقہ ہے ۔ اگست ۱۹۶۲ء میں کراچی میونسپل کارپوریشن نے اس علاقہ کی آبادکاری کے لئے ایک منصوبہ مکمل کیا تھا ۔ اس تاریخ سے گذشتہ سال تک یہ فائل کنٹرولنگ اتھارٹی اور کراچی کارپوریشن کے درمیان پھرتی رہی ہے ۔ کبھی کسی نے اعتراض کیا ۔ دوسرے نے جواب دیا ۔ ایک ایک دفتر میں گیارہ گیارہ مہینے وہ فائل پڑی رہی ہے ۔ آخر کار پچھلے سال کنٹرولنگ اتھارٹی نے اسے منظور کیا ۔ کراچی کارپوریشن

نے ۱۹۶۶-۶۷ء میں اس آبادی کو regularize کرنے کی سکیم کے لئے ۳ لاکھ روپے رکھے تھے - آپ کو یہ سن کر حیرانی ہوگی کہ ۱۷ مئی ۱۹۶۷ء تک جب کہ اس مالی سال کے ختم ہونے میں ایک مہینہ رہ گیا ہے - ان ۳ لاکھ روپوؤں میں سے اس پرانی آبادی کی آبادکاری کے لئے ایک پائی بھی صرف نہیں کی گئی -

جناب والا - وقت کم ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک دو مثالیں انتظامیہ کے ناجائز اختیارات کے استعمال کی یہاں پیش کروں - کراچی میں ایک سندھ مدرسہ ہے - جو بہت پرانا تعلیمی ادارہ ہے تقسیم سے پہلے کا - اس کے ساتھ ساتھ ایک نالہ ہے - کارپوریشن نے اپنی متفقہ قرار داد میں یہ پاس کیا کہ وہ سندھ مدرسہ کو الاٹ کر دیا جائے مگر جب یہ تجویز کمشنر کے پاس منظوری کے لئے گئی تو انہوں نے اسے بجائے سندھ مدرسہ کے حبیب بنک کو دے دیا - میں پوچھتا ہوں کہ ملک کو قدیم تعلیمی اداروں کی توسیع کی زیادہ ضرورت ہے - یا بنک کی - اسے چھوڑئیے - میں ایک اور مثال پیش کرتا ہوں - بندر روڈ پر خالق دینا ہال کے سامنے ۴۸-۱۹۴۷ء تک افتادہ زمین تھی - ہندوستان سے آئے ہوئے مہاجرین نے وہاں ایک بازار آباد کر لیا - وہ ۴۸-۱۹۴۷ء سے اس پر قابض تھے - بہت لمبی تگ و دو اور جد و جہد کے بعد کراچی کارپوریشن نے جنوری ۱۹۶۶ء میں ایک متفقہ قرار داد پاس کی کہ یہ زمین ۵ لاکھ ۲۵ ہزار کے معاوضہ پر ان دوکان داروں کو دے دی جائے جنہوں نے اسے ۱۹۴۸ء میں آباد کیا تھا - مگر کنٹرولنگ اتھارٹی نے اپنے اختیارات خصوصی سے ، جو اسے حاصل نہیں تھے - وہ زمین ۵ لاکھ ۲۵ ہزار کی بجائے صرف ۵ لاکھ میں مکانات بنانے کی ایک پرائیویٹ کارپوریشن ڈی سلوا نامی کو دے دی - میں پوچھتا ہوں کہ یہ اختیارات کا کس طرح کا استعمال ہے - کارپوریشن جو عوام کا نمائندہ ادارہ ہے اور جس

میں سرکاری پارٹی مسلم لیگ کی اکثریت ہے ، اس ادارہ نے ایک متفقہ قرار داد پاس کی کہ یہ زمین سوا پانچ لاکھ روپے میں ان بے گھر اور خانماں برباد دوکانداروں کو دے دی جائے جنھوں نے اسے آباد کیا تھا ۔ مگر کنٹرولنگ اتھارٹی نے اس کے باوجود یہ زمین ایک سرمایہ دار کو دے دی تاکہ وہ اپنی جائداد اور سرمایہ میں اور اضافہ کر لے ۔ میں پوچھتا ہوں یہ جو آپ نے انتقال خون کا منصوبہ بنایا ہے کیا وہ یہی تو نہیں کہ عوام کا خون سرمایہ داروں کی رگوں میں منتقل کیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ چلتے چلتے دو باتیں اور بھی عرض کر دوں ۔ میں نے اس سے پہلے بھی آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا ۔ کہ حیدرآباد میں میڈیکل کالج کے فارغ التحصیل کوالیفائڈ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس بیکار پھر رہے ہیں ۔ وہاں ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ۔ لیاقت میڈیکل کالج میں خالی آسامیاں موجود ہیں ۔ ۳۵ سے زیادہ ڈاکٹر جنہیں بطور ہاؤس سرجن بھی ٹریننگ حاصل ہے سڑکوں پر بیکار پھر رہے ہیں ۔ ان کے پاس نوکریاں موجود ہیں ۔ ضرورت مند ڈاکٹر بھی موجود ہیں ۔ مگر آپ ان کو اس لئے نہیں رکھ سکتے کہ یہ معاملہ آپ کے محکمہ صحت اور پبلک سروس کمیشن کے درمیان معلق ہے ۔ بیگم صاحبہ نے یہ مجبوری بتائی تھی کہ ایڈ ہاک تقرریاں نہیں کی جاتیں ۔ میں نہیں جانتا کہ قصور کس محکمہ کا ہے ۔ محکمہ صحت کا یا پبلک سروس کمیشن کا ۔ میں تو حکومت مغربی پاکستان کی مجموعی طور نا اہلی کی مثال پیش کرتا ہوں کہ دو تین محکموں کے درمیان کتنے مہینوں سے یہ معاملہ معلق ہے ۔ ہسپتال کو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے مریضوں کو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ۔ ڈاکٹر بے کار اور ضرورت مند ہیں ۔ مگر ان کی تقرری نہیں کی جاتی ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ملک سے مایوس ہو کر ملک سے باہر چلے جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ آخر میں میں یہ عرض کروں گا ۔

سوال یہ ہے کہ یہ انتظامیہ درست کیوں نہیں ہوتی اور ان کا یہ مرض رشوت ستانی کا ۔ اختیارات کے ناجائز استعمال کا ۔ کارکردگی کی سکیموں میں تاخیر کرنے کا ۔ آخر یہ دور کیوں نہیں ہوتا ۔ میں صرف ایک وجہ جانتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ عوام کے وہ نمائندے جن کو آپ وزارتوں پر متعین کرتے ہیں تاکہ وہ عوام کا حق بجا لائیں ۔ آپ ان کا صحیح انتخاب نہیں کرتے ۔ میں صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں ۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے ۔ کہ کوئی شخص چوروں ۔ ڈاکوؤں اور راہزنوں کا سربراہ ایک رات میں نہیں ہو جاتا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ جو لوگ کل تک وزراء کی صفوں میں تھے وہ آج ڈاکوؤں کی سرپرستی کے الزام میں ماخوذ ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ وہ وزیر بننے سے پہلے ڈاکوؤں کے سرپرست تھے یا انہیں وزارت کے زمانے میں ڈاکوؤں کی سرپرستی حاصل ہوئی ۔ صورت جو بھی ہو ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب آپ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں انتظامیہ سپرد کریں گے ۔ جب آپ ان کو نمائندگی سپرد کریں گے تو اس ملک کی انتظامیہ کا خدا حافظ ہے ۔

جناب والا ۔ آپ میری طرف بڑی توجہ سے دیکھ رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا وقت ختم ہو گیا ہے ۔ میں آخر میں صرف ایک بات قائد ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ چند دن ہوئے قائد ایوان نے خواجہ صاحب کی ایک تقریر کا جواب دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ ۱۹۵۸ء سے پہلے اس ملک میں کیا ہوتا تھا ۔ قطع نظر اس کے کہ ایک شخص کی یا ایک برسراقتدار پارٹی کی برائی کسی دوسرے کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں ہے ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کے پیش رو کی زبان سے یہ بات اکثر سننے میں آتی تھی ۔ آپ ان سے ہر لحاظ سے مختلف ہیں ۔ قد و قامت میں ۔

جثہ میں ۔ مزاج میں ۔ برد باری میں ۔ علم میں ۔ خدا کے لئے آپ ان کی همنوائی نہ کریں ۔ یاد رکھیں کہ ۱۹۵۸ء سے پہلے جو حکمران تھے ہم ان پر بھی اسی شد و مد سے تنقید کرتے تھے ۔ جتنی اب آپ کی حکومت پر کرتے ہیں ۔ مگر ہم اس وقت ان پر تنقید کرتے تھے جب وہ حکمران تھے اور جیل کی چابیاں ان کے ہاتھ میں تھیں ۔ اور آپ ان کے خلاف آج باتیں کرتے ہیں جب نہ وہ اقتدار میں ہیں اور نہ انہیں اختیارات حاصل ہیں ۔ جناب والا ۔ وہ وزرائے کرام جو کل ان کے ساتھ منسلک تھے ان کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ آپ دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو تلاش کرتے ہیں لیکن آپ کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا ۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

مسٹر نثار احمد خان (پشاور ۔ ۵) ۔ جناب سپیکر ۔ حکومتیں ہمیشہ ملک اور قوم کی ترقی کے لئے انتظامیہ میں رد و بدل لاتی ہیں ۔ ایک وقت یہ تھا کہ حکومت نے یہ بہتر سمجھا کہ صوبائی حکومتوں کو ختم کرکے ان کو مغربی پاکستان میں مدغم کریں جس سے انتظامیہ کے کردار کو زیادہ موثر بنا سکیں ۔ اور اخراجات میں کمی ہو جائے ۔ میرے خیال میں جب سے ون یونٹ بنا ہے حالانکہ وہ نیک نیتی سے بنا لیکن اسی انتظامیہ نے جس طرح سے بھی ہے ون یونٹ کو بہت ناکارہ بنا دیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ون یونٹ سے پہلے اگر ہم کسی ایک فیکٹر کو لے لیں خواہ وہ پسماندہ علاقے کی ترقی ہے خواہ کارخانوں میں خواہ تجارت میں خواہ تعلیم میں اور خواہ اور کوئی فیکٹر ہو ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ ترقی یافتہ علاقے ترقی کر چکے ہیں اور جو پسماندہ علاقے ہیں وہ پسماندہ ہو چکے

ہیں ۔ اس طرح قتل و غارت ۔ چور بازاری ۔ سمگلنگ ۔ رشوت ستانی ان چیزوں میں اضافہ ہوتا گیا ہے ۔ جب کوئی شخص ان نا انصافیوں کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہے تو محض صوبہ سرحد کے لئے ایک لفظ موجود ہے "پختونستان" کہتے ہیں یہ پختونستانی ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ پختونستان سے حکومت نے کیا مطلب لے رکھا ہے ۔ جہاں تک میں پختونستان کے لفظ کو سمجھتا ہوں وہ یہ ہے جو سابقہ پنجاب ۔ سندھ ۔ بلوچستان میں رہتے تھے ہمارے ذہن میں یہ ہے کہ سندھ میں سندھی رہتے ہیں ۔ اس لئے اس کو سندھ کہا جاتا ہے ۔ بلوچستان میں بلوچی ہیں ۔ پنجاب میں پنجابی ہیں اور جس علاقے میں پختون قوم آباد ہے اس کو پختونستان کیوں نہ کہا جائے ۔ جب سے ون یونٹ بنا ہے آپ کے پاس یہ ثبوت ہے کہ آپ نے کہیں سے بھی پختونستان کا لفظ نہیں سنا ہوگا ۔ جب پنجاب بھی ختم ہوا تو پنجاب بھی مغربی پاکستان کا ایک حصہ بنا ۔ اس طرح بلوچستان میں اور سندھ میں اگر ایک یونٹ کے باعث ان نا انصافیوں اور کوتاہیوں کی طرف توجہ کراتے ہیں ہم پر یہ الزام تراشی کی جاتی ہے کہ ہم وہی پختونستان کے رنگ میں یہاں بات کرتے ہیں ۔ لیکن یہ حقیقت نہیں ہے ۔ ہم یہاں آتے ہیں اور ہمارا یہ فرض ہے کہ اگر نا انصافیاں ہوتی ہیں تو ان کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائیں اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ ان کی طرف وہ توجہ کرے ۔

جناب والا ۔ میں اقتصادیات کا ماہر نہیں ہوں لیکن بجٹ میں یہ واضح ہے کہ عوام کا روپیہ کن طریقوں سے خرچ کیا جاتا ہے ۔ اور اگر اس خرچ

کا کچھ مطلب ہوتا اس سے کچھ فائدہ ہوتا تو اس سے ملک میں ترقی ہوتی تو ہمیں ہرگز اخراجات پر اعتراض نہ ہوتا ۔ کیونکہ جب تک خرچ نہیں ہوگا اس وقت تک کوئی بھی ملک کسی بھی طریقہ سے ترقی نہیں کر سکتا ۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ یہاں جتنے بھی نمائندگان بیٹھے ہیں انہوں نے جنرل بجٹ کی بحث کے دوران کوئی بھی دقیقہ نہیں چھوڑا اور جبکہ سارے کے سارے نمائندگان اپنے اپنے علاقے کے لئے پکارتے رہے کہ ان کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے وہ زیادتی ہوئی ہے ۔ ٦٠ فیصد ایسا عنصر موجود ہے جو صرف خوشامد کے لئے کہتے تھے کہ ہمارے علاقے کو پھر مل ملی ہمارے علاقے کو یہ مل گیا ہے ۔ ہمارے علاقے کو وہ مل گیا ہے ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ۔

جناب والا ۔ میں بیگم ممتاز جمال صاحبہ کی تقریر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکومت کو دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے نمائشی لیڈروں سے اپنے آپ کو بچائے اور ان کی خوشامد میں نہ آئے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ ایک اور چیز کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ جس طرح ابھی جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک شخص ایک وقت میں ہمارے وزراء صاحب کی صف میں بیٹھتا ہے اور دوسرے وقت میں جب وہ یہاں سے نکلتا ہے تو وہ ڈاکوؤں کا سرپرست بن جاتا ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ اسی انتظامیہ کا کردار نہیں ہے کہ جب سے جنرل محمد موسیٰ ہمارے صوبہ کے گورنر بنے ہیں یہ سب چیزیں ریلوے سٹرائک ۔ بیگار کیمپ ۔ محمد خان ڈاکو اس طرح کی اور ہزاروں چیزیں ایک

ہی وقت میں کیوں سامنے آئی ہیں - کیا یہ اسی انتظامیہ کا کردار نہیں ہے - کیا اسی انتظامیہ نے یہ کام کھڑے نہیں کئے ہیں - کیا میں یہ نہ کہوں کہ ان کا آپس میں مقابلہ لگا ہوا ہے جس طریقے سے اگر ایک عوامی انسان کو برسر اقتدار لایا جاتا ہے جب اس کو اقتدار کی کرسی سے ہٹایا جائے تو ڈاکوؤں کے سرپرستوں کی باگ ڈور اس کے حوالے کر دی جائے - یہ کہا گیا ہے کہ اس میں آپوزیشن پارٹی کا ہاتھ ہے - آپوزیشن پارٹی گورنمنٹ کی اس تبدیلی سے پہلے بھی موجود تھی انہوں نے پہلے کیوں نہیں کیا - کیا باقی بلوچ برسر اقتدار پارٹی سے تعلق رکھتے تھے یا وہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتے تھے - ان کو کس نے مارا ہے - آپ ان چیزوں کی طرف توجہ نہ کریں - ضمیر قریشی مرحوم بھی ان کے ساتھ تھے - جناب والا - یہ رقومات جن مدات پر صرف ہوئی ہیں ، ان کا یہ فرض تھا کہ وہ ان کا حساب اس ایوان کی خدمت میں پیش کرتے تاکہ معلوم ہو سکتا کہ وہ کس حد تک صحیح طور پر صرف ہوئی ہیں - یا کس حد تک انتظامیہ (انتظامیہ سے جو کچھ میرا مطلب ہے ، آپ کو معلوم ہے کہ وہ کون لوگ ہیں) ان رقومات کو قوم کے مفاد میں صرف کرتے ہیں -

Miscellaneous fixed Travelling Allowances ; Other Travelling Allowances ; Fixed Travelling Allowances ; Recurring fixed Travelling Allowances ; Non-recurring Allowances ; Fixed Allowances ; Other Allowances ; Contingency ; Other Contingency ; Contingency Establishment ; Other Contingency Recurring ; Other Contingency Non-recurring. and on top of all these Special Pays.

یہ ان لوگوں کو چاہئے کہ جو نمائشی لیڈر ہوں - اس کے علاوہ یہ ایک نکتہ بھی قابل غور ہے کہ جہاں حکومت یہ چاہتی ہے کہ کسی طریقے سے ایک با اثر آدمی کو خوش رکھا جائے تو اس کو خوش کرنے کے لئے

سرکاری دفاتر میں یا غیر سرکاری اداروں میں اس کے لئے آسامی پیدا کی جاتی ہے کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ ایسی کوئی کمیٹی ہے کہ جو اس کی چھان بین کرے کہ جو آسامیاں پیدا کی جاتی ہیں کیا دراصل ان کی کوئی ضرورت تھی ؟

جناب والا ۔ ہم اس وقت ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ جسے ہم age of productivity کہیں گے ، تو اگر ہم اس دور میں بھی اسی قسم کے اخراجات کرتے رہیں بہ نسبت اس کے کہ ہم productivity کی جانب زیادہ توجہ دیں ، تو میرا خیال ہے کہ ہم کہیں کے نہ رہیں گے بلکہ ہم صرف برائے نام ہی آزاد ہوں گے اور ہم ہمیشہ محکوم ہی رہیں گے اور غلامی کا دور ہمارے سروں پر پہلے کی طرح ہی مسلط رہے گا ۔ یہ بات اس سے واضح ہے کہ ہمارے ملک میں ہزاروں پیشہ ور لوگ یعنی Technicians ، ڈاکٹر اور انجینئر غیر ممالک کو تلاش معاش کی غرض سے جاتے ہیں ۔ تو کیا یہ اس حکومت کی انتظامیہ کی غلط پالیسی کی وجہ نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ انتظامیہ نے ایک اور پروگرام جو بنا رکھا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ کسی علاقے کو اس کے حق سے کس طرح محروم کیا جائے تاکہ ملک کے اندر پریشانی پیدا ہو ، چور بازاری اور رشوت ستانی عام ہو اور لوگ بدظن ہو جائیں ۔ ان میں پریشانی پیدا ہو اور وہ ایک دوسرے پر اعتماد نہ کریں ۔ ہم پشاور ریجن کے لوگ چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ ہمارا علاقہ سیم اور تھور کی زد میں ہے اور اس پر قابو پانے کے لئے ہماری امداد کی جائے لیکن موجودہ بجٹ میں آپ ہمیں اس کے بجائے یہ پروگرام دکھا رہے ہیں کہ عملہ بڑھایا جائے ۔ میں

پوچھتا ہوں کہ ایسی سکیموں میں سے ایک سکیم بھی کہیں پشاور ریجن کے لئے ہے ۔ اور اگر نہیں ہے تو کیا یہ نا انصافی نہیں ہے کہ جب ہم اس مرض کا شکار ہیں ، آپ ہماری طرف کوئی توجہ ہی نہیں دیتے ۔ آپ بجائے اس کے کہ ہماری ان تکالیف کو رفع کریں آپ ہمیں کہتے ہیں کہ ماسٹر پلان بن رہا ہے اور جب یہ بن جائے گا تو آپ کی تکلیفیں دور ہو جائیں گی ۔ اگر میں یہاں یہ کہوں کہ ون یونٹ کے دشمن آپ ہیں اور آپ ہی اس کو ناقص بنا رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ غلط نہ ہوگا ۔ شکریہ ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ ویسے تو یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے کچھ وقت عطا فرمایا ہے لیکن یہ میری بد قسمتی ہے کہ مجھے اتنا تھوڑا وقت ملا بہر حال میں نہایت اختصار کے ساتھ اپنی تقریر کو صرف ایک نقطے پر ہی مرکوز رکھوں گا اور وہ نقطہ امن عامہ ہے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ معروضات پیش کرتے ہوئے مجھے انتہائی دکھ ہوتا ہے ۔ اس لئے کہ جب بھی ہماری طرف سے وہ حقائق جن کو کسی طرح بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا ، پیش کئے جاتے ہیں ان کے متعلق حکومت کی طرف سے جو طرز عمل اختیار کیا جاتا ہے ، وہ ایک ہی ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ چکنے ہوتے جا رہے ہے ، ڈھٹائی کے ساتھ قطعاً انکار کر دیا جاتا ہے اور ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے ، وہ قطعی غلط ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی ناکامیوں اور بدعنوانیوں نے اور اختیارات کے ناجائز استعمال نے انتظامیہ کی مشینری کو قطعاً ناکارہ اور بیکار بنا دیا ہے ۔ آپ بھی جانتے ہیں اور صوبے کے عوام بھی جانتے ہیں کہ جناب

گورنر موسیٰ صاحب جب سے برسراقتدار آئے یا انہیں گورنر کا عنان اختیار سونپا گیا ، انہوں نے ملک میں امن و امان کی بحالی کے لئے بہت سی کوششیں کیں ۔ لیکن جناب کرمانی صاحب جب کبھی بھی سابقہ حکومتوں کی ناکامیوں کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں یہ مثال پیش کرنا پسند کیا کرتے ہیں کہ لیاقت علی خان مرحوم کے قتل کا سراغ سابقہ حکمران نہیں لگا سکے ۔ ہمارے عمال جو کہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے پر مامور ہیں ۔ جب بھی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔ ان سے جب کبھی پوچھا جائے کہ فلاں قتل کا سراغ نہیں ملا ۔ جرائم کی رفتار بڑھ رہی ہے ۔ فلاں ڈکیتی ہوئی لیکن ڈاکوؤں کا کوئی پتہ نہیں چلا ۔ تو پہلے تو وہ ایک ہی بات کہا کرتے تھے کہ جناب لیاقت علی خان مرحوم کے قتل کا سراغ بھی نہیں ملا ۔ لیکن جناب موسیٰ کی مساعی جمیلہ سے جو نتائج ہمارے سامنے آئے ہیں ۔ آج ان کے لئے عذر پیش کرنے کے لئے خاص طور پر ہماری کمشنری سے دو اور زندہ مثالیں سامنے آئی ہیں ۔ ایک یہ ہے کہ محمد خان ڈاکو گرفتار نہیں ہو سکا ۔ مجھے اس علاقے کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ۔ آپ یقین کیجئے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ محمد خان ڈاکو اچھا تھا کیونکہ اگر وہ کسی سے ایک مرغی لیتا تھا تو دس روپے دیتا تھا لیکن آپ نے دو تین ہزار افراد پر مشتمل فوج وہاں پر بھیج رکھی ہے ۔ انہوں نے تمام علاقے کو اس حد تک پریشان کر دیا ہے کہ وہ اب محمد خان کو پسند کرنے لگے ہیں اور پھر اس پر طرہ یہ کہ حکومت کا لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود ۔ عوام الناس کا سکون تباہ و برباد کرنے کے باوجود اور انہیں اپنی لوٹ کھسوٹ کا نشانہ بنانے کے باوجود بھی پولیس محمد خان کو گرفتار نہیں کر سکی ۔ اب اس کے بعد میں اپنے ضلع کی مثال دیتا ہوں ۔ پچھلے روز میں نے ایک تھانیدار سے کہا کہ فلاں قتل ہوا لیکن قاتل کا سراغ نہیں ملا ۔ اس نے مجھے کہا کہ

حمزہ صاحب کیا باتیں کرتے ہیں - کس صدی میں رہتے ہیں - کس دور میں رہتے ہو - لائل پور کے ایڈیشنل ایس - پی - کے گھر میں ڈکیتی کی واردات ہوئی - یہ اس شہر کی بات ہے کہ جسے پاکستان کا لنکا شائر کہتے ہیں - جس کوٹھی میں وہ رہتے ہیں - وہ شہر کے وسط میں واقع ہے - دو مسلح سپاہی ان کی کوٹھی پر موجود تھے - ان دونوں کی بندوقیں چھینی گئیں - ایڈیشنل ایس - پی - صاحب کے پاس پستول تھا - وہ بھی لے گئے - ایک بندوق تھی - وہ بھی چھین لی - بڑے اطمینان سے گھر کا سارا سامان انہوں نے اکٹھا کیا - زیورات لئے - نقدی لی اور چلتے بنے - اخبارات میں پہلے تو یہ خبر آئی تھی کہ ۴۰ ہزار کا نقصان ہوا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ ڈاکو ایک لاکھ کی مالیت کا سامان لے گئے - اس طرح دو جرائم کا پتہ چلتا ہے -

جناب وزیر امداد باہمی یہاں موجود ہیں وہ کاشت کاروں کو تلقین کرتے رہتے ہیں کہ بنکوں میں روپیہ جمع کراؤ - میں پوچھتا ہوں کہ یہ افسران بنکوں میں اپنے روپیہ کیوں نہیں رکھتے -

وزیر خوراک - (ملک خدا بخش) - میں نے نقدی کے متعلق کہا تھا -

مسٹر حمزہ - میں تو آپ کے بارے میں یہ رائے رکھتا ہوں کہ آپ انسائیکلو پیڈیا ہے - آپ شاید مانیں یا نہ مانیں -

جناب سپیکر - وہ روپیہ تو کسی نہ کسی طرح پورا ہو جائے گا - اس وقت ایوان میں تنقید کے لئے نہیں بلکہ نہایت درد بھرے الفاظ میں عرض

کروں گا کہ آپ کی حکومت طاقتور ضرور ہے اور اس کے پاس بہت وسیع اختیارات ہیں لیکن نیکی اور سچائی کو کچلنے کے لئے ہیں ۔ اور بعض غلط افراد کی حوصلہ افزائی کے لئے جو ذرائع استعمال کرتی ہے ان کا بدنام سیاستدانوں کی حکومت میں کبھی خیال یا وہم بھی نہیں تھا ۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہ رقومات جو آپ ہم سے لیتے ہیں یا کہتے کہ اتنا روپیہ دے دیجئے ہم پاکستان میں رہتے ہوئے جرات نہیں کر سکتے کہ وہ رقوم نہ دیں ۔ کرمانی صاحب آپ تو تسلیم کریں گے کہ پاکستان کے اس حصہ میں جرائم کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان کا گننا محال ہے ۔ کیا آپ کی انتظامیہ کی مشینری نے جرائم کو کم کرنے کے کوشش کی ہے اگر کی ہے تو محض اس طریقہ سے کہ جرائم کو درج نہ کیا جائے ۔ درج کس جرات سے کریں جب کہ صرف ایک شخص کی گرفتاری کے لئے تمام مغربی پاکستان کی انتظامیہ مشینری بری ناکام ہو گئی ہے اور ناکام کیوں نہ ہو ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ محمد خان آپ کا پالا ہوا ہے ۔ آپ اس کو جانتے ہیں وہ آپ کو جانتا ہے ۔ آپ اس سے کام لیتے رہے ہیں ۔ وہ آپ کی خامیوں کو جانتا ہے ۔ آپ کے گھر کا بھیدی ہے آپ اس کو استعمال کرتے رہے ہیں ۔ اس کو محمد خان عادل کا لقب دیا ہوا تھا کیونکہ وہ اپنے علاقہ کے مقدمات کا فیصلہ خود کرتا تھا ۔ اس کو حکومت کی حمایت حاصل تھی ۔ تلہ گنگ کے علاقے میں جب چیئرمینوں کے الیکشن ہوئے تو محمد خان نے جن کو نامزد کیا وہ بلا مقابلہ منتخب ہوئے ۔ میرے بھائی یسین خان وٹو اس وقت وزیر تھے جنیجو صاحب بھی

وزیر تھے ۔ اور جناب قائد ایوان تو ہمیشہ حکمران رہے ہیں اس لئے وہ بھی بری الذمہ نہیں ہو سکتے ۔ وہ گرفتار ہو یا نہ ہو یہ حکومت کا کام ہے لیکن اب آپ اس کو کیسے بدنام کر سکتے ہیں ۔ وہ آپ کا پالا پوسا ہے وہ آپ کا پروردہ ہے ۔ میں تو کہتا ہوں ایک محمد خان نہیں حکومت کی کارگزاریوں نے اس جیسے کئی افراد کو پیدا کیا ہے ۔ جنھوں نے ملک میں لوگوں کا سکون اور چین لوٹ لیا ہے ۔ انتظامیہ کی مشینری کام لے سکتی ہے اور لیتی ہے میں اسے زیادتی کہوں گا اگر یہ تسلیم نہ کروں کہ آپ کی انتظامیہ کی مشینری ذاتی اغراض کے لئے استعمال ہوتی ہے ۔ اور بہت کامیابی سے ۔ کرمانی صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ابھی چند دن پہلے جناب بھٹو کے جلسہ میں گڑبڑی کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا آئندہ نسلیں آپ کے اس قسم کے کارنامے یاد کریں گی ۔

میں جناب قائد ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ جناب محترم کیا آپ جانتے ہیں کہ منڈی میں اس وقت گندم کے نرخ کیا ہیں ۔ اس وقت -/۲۶ اور -/۲۷ روپیہ فی من کے حساب سے گندم بک رہی ہے ۔ یہ اس علاقہ کی بات ہے جہاں غلہ افراط سے پیدا ہوتا ہے ۔ جناب محترم آپ یہ بتائیں کہ آپ نے ۱۸/۷۵ روپیہ فی من گندم دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ اور کہا تھا کہ ایک لاکھ ٹن گندم جاری کی گئی ہے اور آپ نے انتظام کیا تھا کہ لوگوں کو ۱۸/۷۵ روپیہ فی من کے حساب سے آٹا سپلائی ہو ۔ کیا میں پوچھنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ آپ کراچی حیدرآباد راولپنڈی لاہور پشاور اور سیالکوٹ کے علاوہ دوسرے شہروں میں فی کس کتنا آٹا

دیتے ہیں اور کیا دوسری جگہوں پر مناسب نرخوں پر لوگوں کو آٹا مہیا ہو رہا ہے۔

جناب قائد ایوان آپ خدا ترس آدمی ہیں آپ ہی بتائیں کہ وہ شخص جس کی ماہوار آمدنی ساٹھ ستر روپیہ ہو کیا وہ ۲۸ روپیہ فی من گندم یا آٹا خرید سکتا ہے ۔ اگر آپ کا وعدہ سچا ہے تو کیا آپ تمام شہروں میں جن کی آبادی ۵۰ ہزار سے زیادہ ہے راشنگ کا اعلان کر دیں ۔ اور جو سمگلنگ ہو رہی ہے اس کے روکنے کا بھی انتظام کریں ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, on the Foor of the House, a very respectable Member, who is also a learned lawyer, has attacked the laws of the Province and has created, or tried to create, an impression that this Government has created a chaos by repealing certain laws, by refusing to extend certain laws and by the omission of certain laws.

حاجی سردار عط محمد ۔ آپ اردو میں تقریر فرمائیں ۔

Minister of Law: My object is to refer to Mr. Munawar Khan. He made out a point that Section 562 of the Cr.P.C. has been repealed and that has created a vacuum. The first offenders who could be released on probation are now thrown at the mercy of the officers and he cited instances where the District Magistrate came to the rescue of one accused and in another case perhaps, with his ingenuity, witnesses of the prosecution were tampered. I am very sorry, he is not here now but I may only remark that little learning is a dangerous thing. Mr. Munawar Khan has not cared to read the laws and he has based his attack on defective knowledge of laws. For his information I may mention, his friends might tell him, that there is a law existing on the Statute Book known as "Probation of Offenders Ordinance, 1960 (Ordinance No. XV of 1960)". In this Ordinance there are very elaborate provisions for probation of first offenders. Sections 3, 4 and 5 are the relevant sections

which he may read at leisure and which he can avail of. For the information of the House I might say that Section 4 provides for the conditional discharge of offenders. It says—

> "Where a court by which a person not proved to have been previously convicted is convicted of an offence punishable with imprisonment of a certain term having regard to the age, character, antecedents or physical or mental conditions of the offender etc., if the court thinks that it is inexpedient to inflict punishment and that a probation order is not appropriate, the court may, in writing, make an order discharging him after due admonition."

Sir, the provision exists that a person may not be confined to jail and he may be released after due admonition. I do not know why Mr. Munawar Khan has not been able to succeed in his cases and he has made a grievance of it on the Floor of the House. Probably, he has lost a good many cases and he has not done service to his clients. I have great sympathy for his clients as well as for him.

Section 5 provides for the power of the court to make a probation order in other cases. An elaborate provision exists in the law which makes particular provision for releasiug people on probation and there is no grievance on that account.

I wish, Sir, the Member had read the law before he aired his grievances on the floor of the House. He was, Sir, suggesting that in respect of youthful offenders, the laws should be extended to various parts of the Province. For his information again, I might say that there are two unified Bills namely, the West Pakistan Youthful Offenders Bill, and the other the West Pakistan Childern's Bill, which will extend to the whole of West Pakistan and they have already been introduced in the Assembly and are at present under consideration of the Standing Committee on Home Affairs. When these Bills, after their presentation by the Standing Committee on Home Affairs, are passed by the Assembly of which the Member will be a very important part I believe, he will play

his role effectively in the passage of these Bills. There will be adequate provision for covering every kind and every category of youthful offenders. At the moment, there is no vaccum; the laws are perfect, There is nothing left to be desired. The entire attack was unjustified. Probably, after finishing his speech, the Member had come to know that what he was saying, was incorrect, hence he has chosen to remain absent from the House.

Now Sir, the other attack of the Member was based on the failure of the Criminal Law (Amendment) Act, to prevent the commission of serious offences and consequent failure of the Government. He is of the view that the Member of the Tribunal appointed today, are not drawn from the proper classes; they are not men of status; they are not men of integrity; they are not men of character; and that they are purchaseable and can be influenced. In this connection, I have issued directions to every Commissioner, and have gone round the Province, held conferences and meetings. I have called for particulars from the officers.

*X X X X X X ـ مسٹر حمزہ

Minister of Law : I am sorry I cannot reply you in the same manner.

Mr. Speaker : The remarks made by Mr. Hamza are expunged from the proceedings of the Assembly; Yes please.

Minister of Law : Sir, I believe, time has come when Mr. Hamza should adopt parliamentary practices and he should conform himself to the standard of debates which are required of a Legislature. I think, thereby he will be adding to the prestige of the House, otherwise, I think, in this manner he will be lowering the prestige and dignity of the House. May I, in the name of dignity and prestige of the House, appeal to him not to resort to such kind of interruptions because that does not do good to this House. If there were foreign visitors sitting in the Gallery of the House, what opinion would they carry about the standard of our debates, frequent interventions and interferences and all that has been coming from that side. May I request them .....

**Expunged as ordered by the Speaker.*

مسٹر حمزہ ۔ آپ غلط بیانیاں کرتے رہے ہیں ۔

Minister for Law : I am telling the Member what is the law. I have not stated anything which is wrong. He may point out anything like that otherwise I will seriously .....

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر قانون فرما رہے ہیں کہ وہ انداز نہیں کرتے میں سمجھتا ہوں کہ حمزہ صاحب نے اگر کوئی برجستہ فقرہ کہہ دیا ہے تو آپ اس کو elaborate کر کے اپنی پاکٹی دامان کی حکایت کیوں بیان کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : That is not a point of order. The Member may please resume his seat.

Minister for Law : So Sir, Mr. Munawar Khan's other attack is that the Members of the 'Jirga' are not drawn from the proper ranks. I have stated that I had gone round the whole Province, held meetings and tried to find out whether there were any undesirable elements in the Tribunal panels and I have got reports that there are no such elements now.

Malik Muhammad Akhtar : I am very sorry Sir; I have again to rise on a point of order. Sir, the learned Law Minister is making an incorrect statement; 250 Members of Jirgas have been removed so far.

Minister for Law : I said 'now'. Will you please hear me? And then, Sir, every year on the Ist of July the Member of the Tribunal can be reviewed and I do not know. to whom the Members was referring. I am not aware whether there are any Member who are 'purchasable' but if the Member were to favour me with that information which might be in his possession, I will certainly look into that.

مسٹر حمزہ ۔ وزیروں کے بارے میں بھی ان کی یہی رائے ہے ۔

Minister for Law : You may say whatever you like.

Mr. Speaker : Will the Law Minister, please resume his seat. Yes Mr. Hamza, would you allow to continue the proceedings ?

مسٹر حمزہ ۔ عرض یہ ہے آپ کو علم ہے کہ جب فاروقی صاحب تقریر کر رہے تھے تو جناب کرمانی صاحب جو اتفاق سے وزیر مالیات بھی ہیں ان کی تقریر کے دوران تمام وقت running commentary کرتے رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ایسا نہیں ہے ۔

He may please resume his seat and should not interrupt now. Yes.

Minister for Law : Sir, the learned Member has stated that whatever was being done was false and fraud ; I would ask him that what is it on which he has based his remark. We have tried to promulgate, a law for the purpose of expenditious disposal of the cases and it is working very well; the law is working smoothly for the purpose of proper disposal of the cases and for awarding effective punishments. I do not know on what has he based all his arguments; perhaps he has been building up castles in the air for which there was no foundation even. He then quoted 2 instances; he said that although originally when this law was enacted it was stated on the floor of the House that a public servant who was found indulging, or accused of having indulged, in corruption or bribery, his case would be referred to the Tribunal for trial but he says the rules, according to him, have been defectively worded and only those officers or those public servants, having indulged in bribery of an amount of Rs. 10,000, would be referred to the 'Jirga'. This is factually wrong; there is no such rule. The rule, on the contrary, says that in every case, or in cases, where in the case of trap no money is recovered from the public servant, that would be one of the considerations for referring his case to the 'Jirga'. I do not know on what he has built up his argument; I do not know why he has not cared to read the rules. I would advise him to

get fresh copies of the rules, read them again and come to the House and admit before the House that what he said was incorrect. Otherwise this would constitute a breach of the privilege. Even making a statement which is factually wrong and thereby attacking the Government and exposing it to ridicule and contempt before the entire country, is something which is not expected of a Parliamentarian of his calibre, and I would very humbly advise him to desist from such kind of mis-statements in future.

Then Sir, so far as the cases of corruption are concerned, Government have taken all possible precautions. There are Committees at the District level; there are Committees at the Divisional level and there are Committees too at the provincial level, to scrutinise the cases of all the officers or the public servants who are found accused of these offences and proper procedure has been prescribed accordingly. The President of Pakistan has been pleased to appoint a Committee, with his Principal Secretary as its Head, at the Central level and the Governor of West Pakistan has been pleased to appoint a Committee with Chief Secretary as its Head, which is going all out against the corrupt officers. They will see that no one is spared, who indulges in bribery and corruption, he will be dealt with firmly, and corruption will be eradicated by ruthless and strong hand.

Sir, it has been said on the floor of this House by a worthy Member, Mr. Nisar Muhammad Khan that there is increase in the crimes. I wish he had taken care to find out for himself from the comparative statement of crimes of this year and last year. I wish he had compared the current statement with the statement of the previous year.

Sir, the crime is a complex problem and in no society can it be completely eradicated. In however highly-civilised society, if you cast your glance on the crime, you will see that one or the other crime is always there. It is in the human nature, human beings are warring, blood-thirsty. It is in the human nature, it cannot be eradicated. Over and above that there is urbanisation. There are big and metropolitan cities like Karachi where the population exceeds twenty-six lakhs. People are not only drawn from various Provinces of West Pakistan but also various

parts of undivided India. Nobody knew who was who and nobody knows who is who. The antecedents and their previous actions are not known. Naturally therefore till the society combines into a harmonious whole it will have to be a society in a state of complexity, it will have to be a society in a flux. There will be so many crimes and Government will have to devise ways and means to control and eradicate crimes. There are so many penal laws. In Karachi we have the Control of Disorderly Persons Act. In West Pakistan we have the Control of Goondas Act. We have laws against gambling, we have laws against prostitution, we have laws against all possible social evils and social crimes and the Government, particularly the present Governor, General Muhammad Musa, is very particular about the law and order situation. Every day, every week, the position is reviewed, reports are called for, conferences are held and if there is even one dacoit like Muhammad Khan the whole force will be employed against him. Government will see that Muhammad Khan does not like to create any kind of uprorar and difficulty for West Pakistan. Government will try its utmost that no man like Muhammad Khan exists in the province of West Pakistan. He will be secured dead or alive but he will not be permitted to interfere with the lives and properties of the people of West Pakistan. And if that is done I do not know why my friends attack the Government and say that the whole force has been employed. After all what is wrong about it. It is creditable for the Government that even one dacoit does not remain there. As a matter of fact they should have appreciated it.

مسٹر لئاز محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہم پولیس کی تعریف کرتے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Minister of Law : I thought that they being patriots will have complete sympathy with the people of West Pakistan and they will condemn an outlaw like Muhammad Khan. But instead I find to my great regret and surprise that Member of the Opposition have got up to say that the Government have sent the I.G., three D.I.Gs, so many S.Ps,

Government have sent a large force and all this is concentrated on Muhammad Khan. Do they want Muhammad Khan to go about and create trouble in West Pakistan. Do they want him to commit more murders and dacoities.

مسٹر حمزہ ۔ آپ کے محمد خان ۔

وزیر قانون ۔ ہمارے محمد خان نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہم ان کو defend نہیں کرتے ۔ ہم تو حکومت کی inefficiency بتاتے ہیں (قطع کلامیاں)

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. Muhammad Khan has been their agent.

Mr. Speaker : This is not a point of order.

Has the Minister concluded ?

Minister for Law : No Sir.

With regard to the criminals in general and with regard to the Begar camps reference was made in this House. For the Information of this House I might say that two Special Enquiry Committees have been appointed. These are both headed by Commissioners - one is headed by Mr. Hammad Raza Commissioner Multan Division with three other senior officers; the Deputy Commissioner Multan, the Chief Engineer and the Deputy Director of Labour. The other Committee is headed by the Commissioner Khairpur with three other similar officers who will go into the question of finding out as to who were the officers who have not been able to reveal facts to the Government hitherto. If any Department or any Officer is found guilty action will be taken against them. This shows the keenness of the Government to unearth and get at the root of the evil and Government will do everything in its power to see that such things are not repeated, that the recurrence of such offences does not take place and that everybody is dealt with properly. Only the Members on

that side should have some patience. They should wait and see the results. How many people have been relieved, how many of them have been given their liberty. And all these years what have these people done ? Have they ever said that this thing was going on. And If the Governor of West Pakistan has created an atmosphere in the Province whereby Begari camps and labour camps are suppressed ruthlessly why don't they come out with appreciation. Why do they indulge in this kind of criticism. Is this what is expected of patriots ?

Malik Muhammad Akhtar : We do appreciate.

Minister for Law : No, you don't.

حاجی صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کئے دیتا ہوں کہ حیدرآباد اور خیر پور ڈویژن میں جو لاقانونیت وہاں تھی اور بدامنی تھی اس کا قلع قمع کر دیا گیا ہے ۔ ڈاکوؤں کو مار دیا ہے ۔ ختم کر دیا ہے اور حاجی صاحب آپ کے خیرپور کی جو آج حالت ہے وہ پہلے نہ تھی ۔ اب خیرپور میں امن و امان ہے ۔ وہاں لوگ اب چین کی نیند سو سکتے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپ سندھ کے متعلق فرمائیے ۔

وزیر قانون ۔ کیا خیر پور سندھ میں نہیں ہے ۔ خیرپور سندھ میں ہے ۔ ایسی مثالیں موجود ہیں جن کی وجہ سے حکومت کو مجبوراً سراھا گیا۔ آپ کس منہ سے کہتے ہیں کہ افسروں کو لوگوں کے ساتھ ہمدردی نہیں ہے اور افسر حالات سے واقف نہیں ہیں ۔ افسر سب واقف ہیں ان کی زبان سے بھی واقف ہیں ۔ آپ کے لوگ اب خیرپور میں اچھی طرح سے رہ سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Minister may please conclude his speech.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ گزارش یہ ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ آپ انصاف پسند مانے جاتے ہیں اور پھر آپ کی طرف سے انصاف کی کمی ہو رہی ہے ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ جا کر دیکھیں کہ سندھ کی کیا حالت ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں بہت مودبانہ عرض کر رہا ہوں ۔ میں کہتا ہوں کہ جب آپ سمجھتے ہیں کہ کسی جگہ پر بے انصافی ہو رہی ہے تو آپ بے شک مجھے چٹھی لکھ کر بھیجیں میں اس کی تفتیش کراؤں گا مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں حاجی صاحب نے ایسی تکلیف کبھی گوارا نہیں کی کہ وہ لکھ کر دیں ۔ اگر وہاں پر کوئی شکایت ہو تو آج تک حاجی صاحب نے لکھ کر وہ پیش نہیں کی اور نہ وہ ایسا کر سکے ہیں ۔

(حاجی عطا محمد اس مرحلہ پر اٹھ کر کھڑے ہوئے) ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب جس طریقہ پر آپ پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے ہیں وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا ۔ آپ مجھے یہ بتائیے کہ کون سے قاعدے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر آپ بار بار پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ ڈھائی سال ہو گئے ہیں ان کو اسمبلی میں آئے ہوئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

چودھری انور عزیز - کار ملان فی سبیل اللہ فساد -

وزیر قانون - تو میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں غور کریں - خدا کے فضل سے اور گورنمنٹ کی محنت سے جو پوزیشن اب صوبہ میں ہے اس پر ذرا غور کیجئے - میں آخر میں ایک شعر پڑھ کر ختم کرتا ہوں -

"مانا کہ وہ ان کو برا کہتے ہیں
لیکن جو برے ہوتے ہیں اوروں کو برا کہتے ہیں"

وزیر صحت (بیگم زاھدہ خلیق الزمان) - جناب والا - اس تحریک کے ضمن میں ہمارے محکمہ پر اعتراضات کئے گئے ہیں - میں ان کا مختصراً جواب دینے کے لئے حاضر ہوئی ہوں - آپ کے اعتراضات میرے سر آنکھوں پر - میں صرف یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ماشاء اللہ آپ پڑھے لکھے ہیں - آپ خود اخبارات وغیرہ دیکھتے رہتے ہیں آپ نے جعلی ادویات کے متعلق یہاں کہا ہے - ہم ان لوگوں کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت بھی پکڑ رہے ہیں اور ہم نے اس کو روکنے کے لئے ڈرگ انسپکٹرز بھی بڑھا دیئے ہیں - علاوہ ازیں ہم نے دس بارہ ایسے کارخانوں کے لائسنس بھی ضبط کر لئے ہیں - جو دوائیاں ٹسٹ ہو رہی ہیں ان کی تعداد ۳۳۷ ہے - اگر کوئی خرابی نکلی تو ہم ان کے بھی لائسنس ضبط کر لیں گے اور انہیں خاطر خواہ سزا دی جائے گی - ہم نے انہیں ڈیفینس آف پاکستان رولز کے تحت پکڑ کر بند کر دیا - وہ روتے ہوئے میرے پاس آئے - ہم نے کہا - اس میں کوئی تخفیف

نہیں کی جائے گی - اور آپ فرما رہے ہیں کہ ہماری حکومت ملک کے حالات سے بے خبر ہے - حکومت حالات سے بے خبر نہیں - یہ چیز اب بالکل کنٹرول میں آ گئی ہے - یہ خرابی کراچی سے آ رہی تھی اب وہاں بھی اصلی ادویات دستیاب ہو رہی ہیں - لاہور میں اس قسم کی بہت کم دوائیاں آئی تھیں - کراچی میں ایسی فیکٹریاں تھیں - ہم نے نہ صرف ان فیکٹریوں کے لائسنس ضبط کر لئے ہیں - بلکہ کیمسٹوں سے بھی کہا ہے کہ اگر تم ایسی دوائیاں خریدو گے تو تمہارے چالان کرکے تمہاری دوکانیں بند کر دی جائیں گی -

دوسری بات غالباً یہ کہی گئی ہے کہ ڈاکٹر باہر چلے جاتے ہیں - یہ بالکل صحیح بات ہے - بہت سے ایسے ڈاکٹر ہیں - جو باہر چلے جاتے ہیں - مگر یہ حب الوطنی کے منافی ہے -

اگر اپنے ملک میں اتنے وسائل نہیں ہیں جو انگلینڈ میں ہیں - تو ملک کو چھوڑ کر چلے جانا حب الوطنی نہیں ہے - جس وقت وہ ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں - اس وقت تو ملک کے وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہیں - لیکن جب ڈاکٹر بن جاتے ہیں تو غیر ممالک کو چلے جاتے ہیں - ڈاکٹری تعلیم انسانیت کی خدمت کے لئے ہے اور اپنے ملک و ملت کی خدمت سب سے پہلے ضروری ہے - ڈاکٹر باہر چلے جا رہے ہیں کیونکہ ہم ملکی وسائل کی وجہ سے انہیں کم تنخواہ اور کم سہولتیں دے سکتے ہیں - ہم ان کو یہاں رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں گے - ہم ان کو باہر کے ممالک میں نہیں جانے دیں گے - ہم اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان کو سہولتیں بہم پہنچائیں

گے ۔ اس سلسلہ میں بعض اقدامات سنٹر کے زیر غور ہیں ۔ ظاہر ہے کہ ہم ان کو امریکہ جتنی تنخواہ تو نہیں دے سکتے ۔ ڈاکٹروں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے ملک میں رہ کر اپنے عوام کی خدمت کریں بہ نسبت دوسرے ملکوں میں جانے کے ۔ اس سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دیہی علاقوں میں زیادہ سہولتیں دی جائیں ۔ ہم یہ کر رہے ہیں کہ جو ڈاکٹر صاحبان دیہات میں کام کریں گے ہم انہیں ۴۰ فیصد زیادہ تنخواہ دیں گے ۔ جیسا کہ ایک سوال کے جواب میں یہاں بتایا گیا تھا ۔ جب تک مرد ڈاکٹر دیہات میں ۴ سال کے لئے اور لیڈی ڈاکٹر دیہات میں ۲ سال کے لئے کام نہیں کریں گے ہم ان کو ڈگری نہیں دیں گے ۔ علاوہ ازیں ہم ان کو پوری سہولتیں بھی دیں گے ۔ ان کے رہنے کے لئے انتظامات بھی کریں گے ۔

اچھا ۔ پھر آپ نے کہا ہے کہ ادویات مہیا نہیں ہوتیں ۔ اب دیکھئے ہمارے جتنے محدود وسائل ہیں ان کے مطابق ہم کوشش کرتے ہیں کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ دوائیاں مہیا کی جائیں ۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس مقصد کے لئے انگلینڈ کا بجٹ ۲ سو کروڑ روپے کا ہے ۔ جب کہ ہمارا صرف ۷ کروڑ روپے کا ۔ اس لئے دوسرے ممالک سے موازنہ نہ کیجئے ۔ اس میں ہماری غفلت یا لا پروائی نہیں ہے ۔ صرف وسائل کی کمی ہے ۔ انشاء اللہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ہم اپنے عوام کو پوری سہولتیں بہم پہنچائیں گے اور آپ کی حکومت عموماً ایسا کرتی رہتی ہے ۔ ہم کوئی اچھا کام بھی کریں ۔ تو آپ اسے بھی بدنیتی پر محمول کرتے ہیں ۔ آپ ہماری اچھائی کو بھی برا کہتے ہیں ۔ مجھے امید تھی کہ ہسپتالوں نے جو

ترقی کی ہے آپ ان کی تعریف کریں گے مولانا گواہ ہیں کہ کراچی کے ہسپتال میں کیا کیا چیزیں مہیا کی گئیں ۔ کاش آپ اس کے لئے بھی ایک لفظ کہہ دیتے ۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ اچھی باتوں کو اچھا کہیں ۔ کراچی سول ہسپتال میں ایک دن بھی دوائیوں میں کمی نہیں ہوئی ۔ (قطع کلامیاں) اگر جناح ہسپتال میں ہوئی ہے تو وہ صوبہ کے تحت نہیں بلکہ سنٹر کے تحت ہے ۔ ایک آپ نے کہا ہے ۔ کہ وہ جو ری آرگنائزیشن کمیٹی بنانے کی تجویز تھی اس پر غور نہیں کیا گیا ۔ تو وہ معاملہ کونسل آف منسٹرز میں گیا ہے اس کے متعلق غور کریں گے ۔ امید ہے کہ اب آپ میری ان چیزوں سے مطمئن ہو گئے ہوں گے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میرا ارادہ اس بحث میں حصہ لینے کا نہیں تھا مگر چند امورات جو میرے اختلافی بھائیوں نے یہاں پر پیش کئے ہیں ۔ ان کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ میں حکومت کا نقطہ نظر آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں پیش کروں ۔ سب سے پہلے میں حاجی عطا محمد صاحب کے چند اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کروں گا ۔ یقین جانئیے مجھے حاجی صاحب کی تقریر سن کر بڑا دکھ ہوا ۔ کیونکہ اکثر اوقات وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہمیں تلقین فرماتے رہتے ہیں ۔ مگر آج جو چیز انہوں نے یہاں بیان فرمائی ہے اس سے صرف علاقائی عصبیت کو ہوا دینے کی کوشش کی ہے اور مغائرت کی خلیج کو وسیع کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ایسا کرکے انہوں نے کس کی خدمت کی ہے ۔ وہ جو ہمیشہ قرآن و حدیث کی روشنی میں تمام معاملات کو جاننے اور

پہچاننے اور پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ وہ اب کیوں اس سے بھٹک گئے ہیں اور دور ہو گئے ہیں ۔ میں ان سے اپیل کروں گا ، ان کے تقدس کے پیش نظر ، ان کی عظمت کے پیش نظر ، کہ وہ ایسی باتوں سے احتراز فرمائیں جن کی وجہ سے مختلف علاقوں اور قوموں میں کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان پیدا ہو ۔ ساتھ ہی ساتھ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ اس معزز ایوان میں آپ کی وساطت سے یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ حاجی صاحب نے خیرپور سے لاہور تک کے سفر کی زحمت اٹھائی اور میرے پاس آ کر اس بات پر خوشی اور اعتماد کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب خیرپور ڈویژن کے حالات اس قسم کے ہو گئے ہیں کہ وہاں لا قانونیت ختم ہو چکی ہے ۔ امن کا دور دورہ ہے اور ہر شخص اطمینان کی زندگی بسر کرتا ہے یہ ایسی باتیں ہیں جو انہوں نے ان افسران کے متعلق فرمائیں جن کے بارہ میں انہوں نے آج مناسب سمجھا کہ ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جو انہیں نہیں کرنے چاہئیں تھے میں نے ان کی موجودگی میں ان تمام افسران کو بذریعہ ٹیلیفون مبارکباد دی ۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ حاجی صاحب کی اطلاع اور رائے قابل وقعت ہے ۔ آج مجھے یقیناً بڑا دکھ ہوا کہ وہ حزب اختلاف---- جس کی بنیاد اختلاف پر ہے جس کی بقا اور ارتقا اختلاف پر ہے ۔ اس کی رو میں بہہ کر چند ایسی باتیں کہہ گئے جو ان باتوں سے بالکل مختلف تھیں جو انہوں نے مجھ سے اکثر اوقات علیحدگی میں کیں ۔ آج بھی وہ چلتے چلتے ایک دو افسران کے نام لیتے گئے جن کی کوششوں سے اور جن کی کاوشوں سے وہاں کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے ۔ بہر حال یہ تو میں نے حاجی صاحب کے معاملات کے متعلق عرض کیا تھا دوسری بات میرے محترم دوست جناب

محمود اعظم فاروقی صاحب نے مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے مجھے مشورہ دینے کی تکلیف گوارا فرمائی کہ مجھے اس ایوان میں اعداد و شمار پیش کرتے وقت یا موازنہ کرتے وقت ۱۹۵۸ء سے قبل والے لوگوں کے کارناموں اور بعد کی کارگزاریوں کا موازنہ نہیں کرنا چاہئے۔ جو کچھ میں نے عرض کیا تھا جناب کو یاد ہوگا کہ آخر معیشت کو کسی پیمانے سے ناپا جاتا ہے اور اس معیشت کو ناپنے کے لئے ایک عرصہ مقرر کرنا پڑتا ہے اور اس کے مطابق دیکھنا پڑتا ہے کہ اس شعبہ میں جس شعبہ سے کوئی شخص متعلق بات کر رہا ہے کیا وہ ترقی کر رہا ہے یا وہ مائل بہ تنزل ہے۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ ۱۹۵۸ء فاروقی صاحب کی ایک دھکتی ہوئی رگ ہے۔ میں تو اس لئے عرض کر رہا تھا کہ ۱۱ سال کے عرصہ میں تین تاریخیں نہایت اہم ہیں۔ ایک ۱۹۴۷ء میں اس خطہ اراضی کو آزادی کی دولت سے مالا مال ہونا پڑا۔ دوسرے ۱۹۵۸ء میں جس وقت ایک ڈگمگاتی بلکہ ایک ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھال دیا گیا اس وقت ایک اور نظام کو رائج کرنا پڑا اس تاریخ کو اہم اور تاریخی قرار دیا جا سکتا ہے لہذا اگر ہم کسی وقت ۲۰ سالہ زندگی کے ان واقعات یا کوائف کا جائزہ یا تجزیہ کرنے کی کوشش کریں تو میں ان سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اور میں اس کو کس طریقے سے پیش کروں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے وقت کے ہر سال کے متعلق اپنے ترقی پذیر رجحان کو یہاں پیش کریں تو میں اس کو یہاں پیش کرنے کو تیار ہوں انشاء اللہ حسب وعدہ وہ زیادہ ہی پیش کروں گا۔ اور ثابت کروں گا کہ وہ اس میں معیشت ہماری ہے۔ اور اس لحاظ سے ہمیں کچھ شرم ساری نہیں ہوئی کہ ۱۹۵۹ء میں کیا ہوا۔

۱۹۶۰ء میں کیا ہوا ۔ ۱۹۶۱ء میں کیا ہوا اور نہ میرا مقصد ۱۹۵۸ء ہے صرف آپ کو یہ بتانا مقصود تھا کہ جن محکمہ جات اور جن شعبہ ہائے زندگی سے میرا تعلق ہے اس میں ۱۱ سال کے عرصہ میں کتنی ترقی ہوئی اور ۸ سال کے عرصہ میں کتنی ترقی ہو چکی ہے یا ۹ سال کے عرصے میں کتنی ترقی ہوئی ہے ۔ کیا ہمارا قدم منزل کی طرف بڑھ رہا ہے ۔ کیا ہم نے راستہ متعین کر لیا ہے ۔ کیا ہمیں اپنی منزل معلوم ہو چکی ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ وہ accountancy کے ماہر ہیں ۔ وہ اعداد و شمار کے ماہر ہیں میں اعداد و شمار کا ماہر نہیں ہوں ۔ میری صواب دید میں ایک طریقہ پیش کرنے کا تھا میرا مقصد کسی کی دکھتی ہوئی رگ کو چھیڑنے کا نہ تھا ۔ میں کہہ رہا تھا کہ معیشت کا کسی نہ کسی طور پر موازنہ یا مقابلہ کرتے وقت یہ ضروری ہوتا ہے کہ کچھ عرصے کا تعین کر لیا جائے اور اس معیشت کو دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ اس وقت حالات کیا تھے اور آج حالات کیا ہیں تاکہ عوام کے سامنے صحیح طور پر سارا نقشہ ابھر کر سامنے آ جائے جب صحیح نقشہ ابھر کر سامنے آ جائے گا تو صحیح فیصلہ کرنے میں عوام قادر ہو جائیں گے اس طرح جب صحیح فیصلہ کرنے میں عوام قادر ہو جائیں گے تو اس قوم میں توانائی پیدا ہو جائے گی ۔ یہی میرا مقصد ۱۹۵۸ کے اعداد و شمار کو پیش کرنے کا تھا ۔ میں نے کسی ہیر پھیر سے اعداد و شمار پیش نہیں کئے تھے نہ میں نے کسی چیز کو چھپایا تھا ۔ میں نے تمام اعداد و شمار کھلے بندوں آپ کے سامنے پیش کرنے کی جرات کی بلکہ اعداد و شمار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی انشاءاللہ پھر بھی سعادت حاصل کروں گا ۔ لہذا میں اپنے دوست کو یقین دلانا چاہتا ہوں اس میں میرا کوئی راز پنہاں نہ تھا ۔

کوئی حکمت عملی پنہاں نہ تھی میں نے ایک طریقہ سے ایک عرصے کو تقسیم کرنے کے بعد اعداد و شمار پیش کرنے کی ضرورت سمجھی ۔

جناب والا ۔ اب میں میجر محمد اسلم جان صاحب جو میرے محترم عزیز ہیں کے متعلق کچھ معروضات پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ انہوں نے بڑی خوبی سے محکمہ جیل سے متعلق نہایت اہم تجاویز پیش کیں مگر تجاویز پیش کرتے کرتے انہوں نے الزامات کا بھی ایک اچھا خاصہ دفتر قائم کر دیا انہوں نے خیر پور میں مفروروں کے قصے کا ذکر کیا یہ واقعہ ۱۹۶۴ میں ہوا تھا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ فی الواقعہ ہوا کیوں کہ جیل کے اندر ایک ہنگامہ ہوا ۔ مفروروں اور وارڈوں میں یعنی جیل کے منتظمین سپاہیوں کے درمیان تنازعہ ہوا جس کی بنا پر وہ مفرور ہو گئے ۔ ایسے واقعات عزیز من ہوا کرتے ہیں لیکن دیکھنا یہ پڑتا ہے کہ بحیثیت مجموعی اس قسم کے واقعات کی کتنی تعداد ہے ۔ حالیہ ساہیوال میں جو واقعہ ہوا ہے یہ اندر کی طرف سے نہیں تھا بلکہ باہر کی طرف سے حملہ ہوا تھا جس کی بنا پر چند لوگ مفرور ہوئے اور ان کو بعد میں گرفتار کر لیا گیا ۔ اس لحاظ سے دونوں واقعات کی ساری لمبی چوڑی اور طویل تاریخ دیکھنے کے بعد اگر میرے دوست اس نتیجہ پر پہنچنا چاہتے ہیں کہ محکمہ جیل میں سب کچھ برائی ہی برائی ہے تو میں ان سے یہی عرض کر سکتا ہوں کہ مجھے اس سے اتفاق نہیں ۔

جناب والا ۔ آخر میں میرے دوست حمزہ صاحب نہایت جذبہ سے (ان کے جذبہ اور غصے میں مجھے فرق ظاہر نظر نہیں آتا) مجھے کہا تھا کہ

یہاں مجھے کچھ اعلان کرنا چاہئے ۔ میں انتظام خوراک کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور جلدی جلدی عرض اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر مالیات نے تمام واقعات کا جواب دینا ہے ۔ انہوں نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے اور آپ کو بھی یاد ہو گا کہ آج مجھے اعلان کرنا چاہئے کہ ۵۰ ہزار کی آبادی سے زائد والے حلقوں میں راشن کے پروویژن کو نافذ کیا جائے ۔ یعنی ان کو خوراک بہم پہنچائیں ۔ دوسرے الفاظ میں مقصد یہ ہے کہ صحیح قیمتوں پر گندم کا انتظام کریں ۔ جناب والا ۔ جس حکومت نے ایسی آبادی میں جہاں صرف ۵۰ اشخاص رہتے تھے ان کے لئے گندم کا بندوبست کیا اب جس وقت ہم نازک غذائی بحران سے گزر رہے تھے اس قسم کا مطالبہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ انہوں نے کیوں کیا ہے ۔ یہ حکومت کی کھلی ہوئی پالیسی ہے اور میرے خیال میں ہم نے اس کا اعلان کر رکھا ہے کہ حتی المقدور ہم تمام علاقہ جات میں جہاں پر کسی وقت بھی خوراک کی کمی ہو گی اس کمی کو پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے ۔ انہوں نے اربن ایریا کا بھی ذکر کیا ۔ مجھے خوشی ہے انہوں نے اس طرف ہماری توجہ دلائی ۔ وہ بھی دیہاتی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور میرا بھی تعلق دیہاتی علاقوں سے ہے ۔ انہوں نے بہت اچھا کیا ۔ اربن ایریا کی کل ضروریات ایک کروڑ آبادی کی ہیں اور ایک کروڑ کے لئے ایک لاکھ چار ہزار ٹن کی گندم کی ان کو ضرورت ہے ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ ۱۵ روز یعنی یکم جون میں ہم نے یہ کوشش کی تھی کہ چونکہ منڈیوں میں گندم آ جاتی ہے ہم اس عرصہ میں کچھ نہ کچھ سٹور کر سکیں ۔ یعنی سٹور میں اتنی گندم رکھ سکیں ۔ جو آڑے وقت میں کام آئے ۔ ہم نے ذرا تھوڑا سا سٹور کم رکھا

مگر جونہی ہم نے دیکھا کہ اس سے قیمتوں میں اضافہ کا رجحان بڑھ رہا ہے اور اس طبقے سے جس کی حفاظت اور جس کی امداد کرنا حکومت کا بلکہ ہر حکومت کا فرض ہوتا ہے ان کو بہت تکلیف ہو رہی ہے میں اعلان کرتا ہوں ہم نے ۵۰ ہزار ٹن کا ارادہ کیا تھا کہ ہم ماہ جون میں دیں گے جونہی ہم نے اس معاملہ کی جانچ پڑتال کی گورنر صاحب نے از راہ نوازش اور ہم سب لوگوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ اسی جون میں ایک لاکھ ٹن گندم دے دی جائے تاکہ معاملہ بڑھنے نہ پائے ۔ آپ جانتے ہیں کہ قیمتوں میں جس وقت بڑھنے کا رجحان ہو جاتا ہے تو اس کو روکنے کے لئے بڑی موثر اور جامع تدابیر کرنی پڑتی ہیں اور یہ معاشی اصول کوئی ایسے اصول ہیں جو معلوم نہیں کس کے تابع ہوتے ہیں شاید معیشت کے تابع ہوتے ہیں یا شاید معیشت ان کے تابع ہوئی ہیں میں کہہ نہیں سکتا۔ بہر حال معاشی اصول اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ بالعموم باوجود ہر امکانی کوشش کے، باوجود اس بات کے کہ مسائل لامحدود اور وسائل محدود ہیں مگر بہر حال ان مسائل کو صحیح طور پر ٹھانا اور ذرائع کو صحیح طور پر استعمال کرنا، یہ حکومت کا فرض ہے اور حکومت کے ضمیر کا یہ تقاضا ہونا چاہئے کہ وہ اس کو اس طریقے سے استعمال کرے کہ کم سے کم تکالیف کم سے کم لوگوں کو پہنچے ۔ لہذا میں یہ عرض کر رہا تھا اور میں حمزہ صاحب کی خدمت میں بالخصوص یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے نوے ہزار تو اس مرتبہ کر دیا ہے اور ہم اسے ایک لاکھ ٹن تک لے جائیں گے اور ہماری جو کل ضروریات ہیں، وہ ایک لاکھ چار ہزار ٹن ہیں اور جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سیالکوٹ کے ضلع کے علاوہ کسی کو نہیں ملا۔

تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے جو نیا فیصلہ کیا ہے اس کی بناء پر ہم بہت سے شہروں کو دیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کا نفاذ کب ہو گا ؟

وزیر زراعت ۔ اس کا نفاذ ہو چکا ہے اب صرف اس پر عملدرآمد کرنے کی ضرورت ہے ۔ احکامات جاری ہو گئے ہیں اور اب ان کے پہنچنے کی دیر ہے ۔ ہم نے ایک لاکھ ٹن کا جو فیصلہ کیا ہے آپ کو جو تکالیف پہنچی ہیں ۔ اس سے انشاء اللہ تعالے بہت حد تک کمی آ جائے گی ۔ اور اس سے بہت حد تک ان کا ازالہ ہو جانا چاہیئے اور آخر میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خوراک کے معاملے میں میرے کمزور اور ناتواں کندھوں پر جو بوجھ ہے اس کے لئے میں ہر شخص سے دست تعاون کی امید رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ چاہے حزب اختلاف اپنے آپ کو حزب اختلاف ہی کہتی رہے ، مجھے اپنے مشوروں اور رہنمائی سے محروم نہیں کریں گے چونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر ہماری قوم و ملک کی خوشحالی ، فارغ البالی ، اطمینان اور مستقبل کا دارومدار ہے ۔ اللہ تعالے ہمیں اور آپ کو توفیق دے کہ ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر انجام دیں ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ حضور والا ۔ قائد ایوان کی طرح میرا بھی ارادہ نہ تھا کہ آج کی بحث میں حصہ لوں ۔ لیکن حزب اختلاف کے دو اہم اراکین نے آج کچھ ایسے نکات اٹھائے ہیں جن کا جواب دیا جانا اشد ضروری ہے اور ملک اختر صاحب کے اٹھائے ہوئے سوالات کا جواب بعد میں عرض کروں گا۔ سب سے پہلے مجھے حزب اختلاف کے اس معزز رکن کے اعتراضات

کا جواب عرض کرنا ہے جو کہ ہمیشہ واقعات سے ہٹ کر بات کرنے کے عادی ہو چکے ہیں ۔ میری مراد مولانا ۔ ۔ ۔ کیا کہوں ، کیونکہ ڈرتا ہوں ۔ حالانکہ وہ ہر لحاظ سے مسٹر ہیں لیکن اب انہیں اصرار ہے ۔ ۔ ۔ بہر حال سب سے پہلے تو انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ انتظامیہ پر زیادہ خرچ ہو رہا ہے ۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انتظامیہ صحت مند نہیں ہے ۔ انتظامیہ میں بہت سی خرابیاں ہیں ۔ تو پیشتر اس کے کہ میں اعداد و شمار کا سہارا لے کر یہ ثابت کروں کہ انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے ۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے میں آج کے اخبار میں چھپا ہوا ان کے ہی قائد کا ایک بیان پڑھتا ہوں جو کہ انہوں نے پاکستان کے متعلق محسوس کرتے ہوئے دیا ہے اور جو کہ آج کے "نوائے وقت" میں چھپا ہے ۔ میں نے ارادتاً "نوائے وقت" اخبار پیش کرنے کی جسارت کی ہے کیونکہ ان کو سوائے اس اخبار کے کسی اور اخبار پر بھروسہ ہی نہیں ہے ۔ مغربی پاکستان جماعت اسلامی کے امیر اپنے بیان میں فرماتے ہیں "جماعت اسلامی مغربی پاکستان کے امیر میاں طفیل محمد نے آج یہاں جماعت اسلامی کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے حکمران پارٹی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے واقعات سے سبق سیکھے اور اندرون ملک ایسے خوشگوار حالات پیدا کرے جس سے عوام اور حکمرانوں میں بہتر تعلقات پیدا ہو سکیں آپ نے نے کہا کہ سامراجی قوتوں کے ہاتھوں عربوں کی تباہی سارے عالم اسلام کے لئے چیلنج ہے اور آپ نے کہا کہ سامراجی قوتوں نے کبھی اسلام سے مصالحت نہیں کی اور اب یہ قوتیں عالم اسلام کے سب سے منظم ، مضبوط اور ترقی یافتہ اور خدا کے خوف سے ڈرنے والے ملک پاکستان کو تباہ کرنے کی تیاری کر رہی ہے "۔

وزیر صحت ۔ پسینہ پونچھئے اپنی جبیں سے !

وزیر خزانہ ۔ تو ان کے قائد کہتے ہیں کہ پاکستان ایک منظم ملک ہے ۔ ان کے قائد فرماتے ہیں کہ پاکستان ایک مضبوط ملک ہے اور ان کے قائد فرماتے ہیں کہ اس ملک میں ترقی ہوئی ہے ۔ مولانا کے قائد کی پاکستان کے متعلق یہ رائے ہے ۔ مغربی پاکستان جس کا ایک حصہ ہے ۔ بہر حال

ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں ۔

اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ جو کچھ میں اعداد و شمار سے ثابت کرنا چاہتا ہوں ۔میں پہلے اخراجات کے بارے میں عرض کروں گا ۔

Percentage of Expenditure on General Administration.

Total Revenue Expenditure.

خواجہ محمد صفدر ۔ percentage کی بجائے اگر وہ اصل رقم پڑھ دیں تو زیادہ مفید ہوگا ۔ (قطع کلامیاں) اس میں کوئی دقت نہیں ہوگی ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ ایک بنیادی حقیقت کو فراموش نہ کیجئے کہ پاکستان کی اکانومی ایک ترقی پذیر اکانومی ہے ۔

جناب والا ۔ آپ غور فرمائیں کہ ۱۹۶۲-۶۳ء میں ۴۹ کروڑ ، ۱۹۶۳-۶۴ء میں ۴۸ کروڑ ، ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۴۲ کروڑ ، ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۳۸ کروڑ ، ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۳۹ کروڑ اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں جس کے

ابھی چند ماہ ہوئے ہیں ۔ ۳۶ء۷ کروڑ یعنی percentage کم ہو رہی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ لیکن اصل رقم بڑھ رہی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ percentage کم ہو رہی ہے لیکن مولانا کو اس بات پر اصرار ہے کہ اخراجات میں اضافہ ہوا ہے اور اس کے لئے میں ان کی تقریر quote کرتا ہوں ۔ یہ ہو بہو وہی الفاظ ہیں جو مولانا نے فرمائے ہیں ۔ وہ فرماتے ہیں کہ "آمدنی کا پندرہ فیصد حصہ ایڈمنسٹریشن پر خرچ ہو رہا ہے ۔"

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں نے Civil Administration کے متعلق عرض کیا ہے کہ اس پر چھبیس کروڑ روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں اس طرف بھی آتا ہوں ۔ آپ ذرا صبر سے کام لیں ۔ پندرہ فیصد سال رواں میں خرچ ہوا تھا اور اس مرتبہ یہ percentage کم ہو کر تیرہ فیصد ہو گئی ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ انتظامیہ کے اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۶۲ء سے اس میں بتدریج اوسطاً کمی ہو رہی ہے لیکن وہ اصرار کر رہے ہیں کہ یہ بتدریج بڑھ رہے ہیں ۔

Percentage of Expenditure in 1962-63 on Civil Administration vis-a-vis Total Revenue Expenditure.

1962—63 = 18.18 crore
1963—64 = 18.03 crore
1964—65 = 15.07 crore
1965—66 = 15.04 crore
1966—67 = 15.09 crore
1967—68 = 13.07 crore

تو اگر آپ کمی کو اضافہ کہتے ہیں تو پھر میں بے بس ہوں - اور اکانومی کون سی ہے - developing اور آبادی کیسی ، جو بڑھ رہی ہے - لیکن مولانا کو حق پہنچتا ہے کہ چونکہ وہ مذہبی آدمی ہیں - وہ حقائق کو جھٹلا سکتے ہیں اور ان کو کوئی اور ٹوک نہیں سکتا - انہوں نے کہا ہے کہ جرائم کی رفتار یا incidents میں بھی اضافہ ہوا ہے - میرے پاس یہ month-wise statement ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مارچ میں جہاں ۲۶۵ قتل کی وارداتیں ہوئیں - ۳۳۲ اپریل میں ہوئیں اور اسی طرح ۲۱۵ اور ۳۸۵ ہوئیں - اسی طرح سے Dacoity, burglary, abduction, robbery, theft, assault on public servants and traffic accidents- ہوئے ہیں - بات یہ ہے کہ کہیں ایسے دور و دراز علاقوں میں کوئی وقوعہ ہو جاتا ہے تو اس کو یہ عام کرتے رہتے ہیں -

مسٹر حمزہ - میں یہ پوچھنے کی معافی چاہتا ہوں کہ جہاں آپ نے Assault on Public Servants کا ذکر کیا ہے کیا Assault by Public Servant کا بھی کوئی case ہے -

وزیر خزانہ - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جرائم میں اضافہ نہیں ہوا صرف مشکل یہ ہے کہ جو کچھ آپ کے پسندیدہ اخبار میں - جس کا کام ہی یہی ہے کہ جرم کو play up کرے کسی جرم کے متعلق کوئی خبر شائع ہوتی ہے تو آپ اسے generalize کرتے ہیں - اور یہ آپ کا مفروضہ بن جاتا ہے کہ جرائم میں اضافہ ہو گیا ہے - اگر آپ تکلیف کر لیا کریں اور بر وقت اسمبلی کے اجلاس میں آ جایا کریں - یا سوالات کے ذریعہ پوچھ لیا کریں کہ کس ماہ کتنے جرائم ہوئے یا کس ماہ میں کتنے نہیں ہوئے ہیں تو آپ پر حقیقت واضح اور روشن ہو جایا کرے - یہاں تو آپ عوام کی نمائندگی کرتے ہیں آپ کو چاہئے کہ حقائق دریافت کیا کریں - میں مزاجاً

سیاسی افسران کو defend کرنا مناسب نہیں سمجھتا ۔ اگر کوئی افسر دیانتداری سے اپنے فرائض کو سرانجام دیتا ہے کیونکہ یہ اس کی ڈیوٹی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو due protection ملنی چاہئے تاکہ تحقیقات سے نجات ملے ۔ سندھ مدرسہ کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمیں تعلیم سے لگن نہیں اور تعلیم کے مفاد کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ اس مدرسہ کی عقب والی جگہ کمشنر کراچی نے بنک کو دے دی ہے ۔ حالانکہ مدرسہ کے لئے اس کی ضرورت تھی یہ بھی روایتی غلط انداز فکر سے کام لیا گیا ہے ۔ کاش وہ اس سلسلہ میں تحقیقات کر لیتے ۔ کہ اصل وجوہات اور واقعات کیا ہیں ۔

یہ زمین جو کمشنر کراچی نے مالکان بنک کے پاس بیچی ہے وہ بہت اونچی قیمت پر بیچی گئی ہے ۔ اور وہ روپیہ کارپوریشن کی آمدنی میں چلا گیا ہے کارپوریشن نے اس کی قیمت اتنی لگائی ہے کہ اس سے زیادہ قیمت آج تک کراچی کے کسی حصہ میں نہیں لگائی گئی ۔ وہ قیمت کمشنر کی اپنی جیب میں نہیں چلی گئی ۔ بلکہ کارپوریشن کے خزانہ میں گئی ہے ۔ اور کارپوریشن لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں صرف کرے گی ۔ اس کے علاوہ مدرسہ کے منتظمین کو کافی چندہ دلایا گیا ہے ۔ یہ نیکی کا کارنامہ بھی کیا گیا ہے ۔ مولانا ہر اچھی ادا کو پسند نہیں کرتے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کو حقائق سے واقفیت ہوتی تو وہ جسارت نہ فرماتے ۔ آپ نے کراچی کا رونا رویا ہے ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کراچی کے متعلق جتنی سکیمیں تھیں وہ سب ترقیاتی منصوبوں میں شامل کر لی گئی ہیں ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ سارے پاکستان میں صرف کراچی ایک واحد علاقہ ہے جس کے لئے جو رقوم بجٹ میں مختص کی جاتی ہیں دوسرے علاقوں کی نسبت کم سے کم رقم

surrender کی جاتی ہے ۔ لیکن آپ نہیں جانتے اور بڑی آسانی سے ایسی باتیں بھول جاتے ہیں ۔

کراچی میں تعمیر و ترقی کے مختلف ادارے ہیں ۔ اس شہر کی ترقی کے لئے الگ الگ رقومات رکھی گئی ہیں ۔ اور یہ ادارے اس شہر کی بہبود کے لئے مصروف ہیں ۔ میرا اشارہ کراچی میونسپل کارپوریشن اور کراچی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی طرف ہے ۔ مجھے یہ اعلان کرنے میں مسرت ہوتی ہے کہ بجٹ پیش کرنے سے صرف دو دن پہلے کراچی کے ایک ممبر مسٹر زین نورانی نے واٹر سپلائی کی جو دو سکیمیں پیش کی تھیں ۔ چونکہ ہمیں کراچی سے محبت ہے وہاں کے رہنے والوں سے محبت ہے اس لئے ہم نے وہ سکیمیں اپنے منصوبہ میں شامل کر لی ہیں لیکن اگر اس قدر خدمت اتنی توجہ اور ہمدردی کرنے کے بعد مولانا کو حکومت سے شکوہ ہے کہ حکومت کراچی کے متعلق غافل ہے تو پھر مجھے ان سے ہمدردی ہے ان کے ذہن سے ہمدردی ہے ان کے انداز فکر سے ہمدردی ہے ۔ اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں ۔

جناب والا ۔ آج میں ایک بات قطعی طور پر ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ حمزہ صاحب نے ایک سوال اٹھایا تھا اور کہا تھا کہ انتظامیہ نے اس جلسہ کو جو دو تین روز پہلے لاہور میں ہوا درہم برہم کرنے کی کوشش کی ۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور آج پھر دہراتا ہوں ۔ کہ انتظامیہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں لیکن میں ان آزادی کے ٹھیکیداروں اور پریس کی آزادی کے ٹھیکیداروں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ میں سے کسی رکن کو توفیق ہوئی کہ "مشرق" اخبار پر جو نامناسب حملہ ہوا تھا اس کی مذمت کی ہو ۔ کیا آپ نے ایک دن بھی ان مظلوم صحافیوں سے ہمدردی کرتے ہوئے ایک لفظ بھی کہا جن کے سائیکل اور سکوٹر نذر آتش ہوگئے تھے ۔ یا ان غنڈوں کو جن کو مسٹر بھٹو نے اکسایا اور وہ لاٹھیاں اور ہاکیاں پلا کر مال روڈ پر چلے گئے اور وہاں انہوں نے

معصوم اور بے گناہوں کو ظلم کا نشانہ بنایا ۔ تجارتی اداروں کو برباد کیا ۔ آپ نے ان لوگوں کے خلاف ایک لفظ بھی کہا ۔ دراصل بات یہ ہے کہ آپ یہاں آ کر قوم کی خدمت نہیں کرتے بلکہ سیاست سے کھیلتے ہیں ۔ آپ کے پیش نظر ملک کی بھلائی کا کام نہیں ہوتا بلکہ اپنی نمود کی ضرورت ہوتی ہے ۔

جناب والا ۔ مجھے حمزہ صاحب سے بھی شکوہ ہے ۔ وہ بڑی تلخ زبان استعمال کرتے ہیں پارلیمانی روایات کو دھیرے دھیرے خیرباد کہہ رہے ہیں ۔ وہ غلط واقعات بتاتے ہیں اور طبعاً ایسے واقع ہوئے ہیں کہ آج تو ان کی زبان بگڑی ہوئی تھی ۔

"زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دھن بگڑا ۔"

میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ مین دار ہیں مصفیٰ قسم کے انسان ہیں ۔ ملک و ملت کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں لیکن خدارا ان لوگوں کو بھی جو اس صوبہ میں رہ رہے ہیں ۔ رہنے کی اجازت دیں ۔ جو لوگ آپ سے مختلف خیالات رکھتے ہیں ان کے دلوں میں بھی قوم کا جذبہ ہے ۔ وہ بھی قوم کی بہبود کے لئے صبح و شام مصروف ہیں ۔ آپ نے ان کے لئے اچھی رائے قائم نہیں کی ۔ یہ ٹھیک نہیں ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ ہر موقع پر حکومت کو جو وہ رگیدنا اور برے الفاظ میں خطاب کرنا چاہتے ہیں شاید ان کے مذہب میں جائز ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کے مسلمہ شائستگی کے قواعد کے خلاف ہے ۔

ملک محمد اختر صاحب نے فرمایا تھا کہ پریس کی آزادی ختم ہو چکی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ان کو دبانے کے لئے ۱۰ ۔ قوانین ہیں ۔ ان میں سے انہوں نے چلتے چلتے دو ایسے قوانین کا بھی ذکر کر دیا جن کا پریس کی آزادی سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ وہ پرنٹنگ پریس نیوز پیپرز اور ان کی پرنٹنگ کو regulate کرے ۔ جناب والا ۔ اس قانون کے تحت ایک general agreement کی موجودگی میں ابھی تک کسی اخبار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔ جناب والا ۔ اگر ہم اس آرڈیننس کو repeal کر دیں جیسا کہ وہ چاہتے ہیں تو ہمارے صوبے میں وہ حالات ہو جائیں گے جیسا کہ ابھی دو ہفتہ وار اخبارات نے ایک دوسرے کے خلاف وہ گندگی اچھالی جو صحافت کی تاریخ میں کبھی نہیں اچھالی گئی ۔ حکومت کو ایسے اختیارات کی ضرورت ہے جو صحت مند صحافت کے فروغ کے لئے بروئے کار لا سکیں ۔ جناب والا ۔ انہوں نے پرنٹنگ کا ذکر کیا لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ ٹرائیبونل کا پروسیجر بالکل وہی ہے جو جوڈیشل organs یا پرنٹنگ کے لئے وضع کیا گیا ہے اور موجودہ ٹرائیبونل کا جو چیئرمین ہے وہ ایک ریٹائرڈ جج مسٹر خورشیدالزمان ہیں ۔ پریس کی آزادی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ملک کی سالمیت کو برباد کر دے اور لوگوں میں ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ وہ اپنے ملک سے محبت کرنا چھوڑ دیں ۔ یہ ایسی ہی آزادیٔ تحریر چاہتے ہیں جن سے لوگوں کی حب الوطنی سرد ہو جائے اور اس آزادی سے خود پاکستان اور پاکستان کے عوام کو نقصان پہنچے ۔

Mr. Speaker : I will now put the cut motion to the vote of the House. The question is—

> That the total of Rs. 6,49,32,680 on account of 25 - General Administration— Total Other Expenditure— Other than New Expenditure be reduced by Rs. 6,49,32,679.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow at 8.00 a. m.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p m.) till 8.00 a.m. on Tuesday, the 27th June, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 4154)

Sr. No.	Name of District	(I) No. of Hospitals and Dispensaries functioning on 31st December 1965		(II) No. of Government Hospitals and Dispensaries without doctors		Remarks
		Hospitals	*Dispensaries*	*Hospitals*	*Dispensaries*	
1	2	3	4	5	6	7
1	Peshawar ...	16	29			
2	Mardan ...	6	20			
3	Hazara ...	12	49			

4	Kohat	...	12	16	12	32	5. Hospital and 4 Dispensaries have been provided with doctors.
5	D.I. Khan	..	11	17			
6	Bannu	...	13	16			
7	Mohmand Agency	...	1	2			
8	Khyber Agency	..	3	19			
9	Malakand Agency	...	26	101			
10	Kurram Agency	...	6	10			
11	N.W. Agency	...	6	22			
12	S.W. Agency	...	9	27			
13	Lahore	..	19	76	—	20	Two of these have been provided with doctors.
14	Sheikhupura	...	7	43			
15	Gujranwala	...	7	39			
16	Sialkot	...	10	39			
17	Rawalpindi	...	12	36			

1	2		3	4	5	6	7
18	Gujrat	...	8	36			
19	Jhelum	...	6	33			
20	Campbellpur	...	9	24			
21	Sahiwal	...	12	54			
22	Multan	..	24	69			
23	Muzaffargarh	...	7	19			
24	D.G. Khan	...	11	15			
25	Lyallpur	...	14	73	—	13	One Dispensary provided with doctor.
26	Jhang	...	6	40			
27	Mainwali	...	9	20			
28	Sargodha	...	10	40			
29	Bahawalpur	...	5	37			

30	Bahawalnagar	..	4	47			
31	Rahimyar Khan	...	6	43			
32	Khairpur	...	3	23			
33	Nawabshah	..	2	29	—	15	8 of these have been provided with doctors.
34	Sukkur	...	7	25			
35	Larkana	...	2	19			
36	Jacobabad	...	4	26			
37	Hyderabad	...	8	39			
38	Thatta	..	3	26			
39	Dadu	...	2	26			
40	Mirpur Khas	...	3	29	—	6	3 of these have been provided with doctors.
41	Sanghar	...	2	34			
42	Karachi	...	15	39			
43	Lasbela	...	2	7			
44	Quetta	..	7	20			
45	Sibi	...	3	15			

1	2		3	4	5	6	7
46	Loralai	...	2	22	—	36	3 of these have been provided with doctors.
47	Zhob	...	3	12			
48	Chagai	...	1	4			
49	Kalat	...	2	14			
50	Mekran	...	1	10			
51	Kachi	...	1	9			
52	Kharan	...	1	3			

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 5409)

LIST OF VOLUNTARY SOCIAL WELFARE AGENCIES OF KARACHI.

Sr. No.	Name of the agency and address.	Amount of grant-in-aid 1963-64	1964-65	1965-66
1	2	3	4	5
1	Ex. Defence Officer's Welfare Association Services Club, Karachi.	—	—	—
2	Karnatak Karala Muslim Association, 2, V.V. Building, Princess Street, Karachi.	—	—	—
3	Anjuman-e-Noorani, Waja Faiz Mohd, Village, Old Golimar, Munghapir Road Karachi.	1000/- NC.	1000/- N.C.	2000/-NC.
4	The Transport Workers Welfare & Social Organisation Omtzarmed Ishardusa Building, Top Floor, Dunety Road, Karachi.	—	—	—
5	Social Welfare Youth Movement of Pakistan, Near 55/9 Jutland Lines, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
6	Kalri Ismailia Social Welfare Society. 54/2—C, Bihar Colony, Lyari Qrt, Karachi—2.	—	—	—
7	Sikandarabad Social Welfare Society, Hut No. 3,132 Sikandarabad, Karachi.	1,500/-NC	1,500/-N.C.	—
8	The Chittagang Welfare Association, 199/7, South Napier Road, New Chali, Karachi.	—	—	1000/- PC
9	Dakhni Muslim Anjuman, C—Area, Rehbar Road, Liaquatabad, Karachi.	2,000/-N.C.	2,000/N.C.	1000/- NC
10	Anjuman Hamdard-e-Baluchan, Rexer Line, Jamah Masjid, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
11	Anjuman Young Muslim Hingora, Hingorabad Kalri, Karachi.	—	—	—
12	Saurashtra Memon Jamat, Desal Bazar, Ranchore Line, Karachi.			
13	Crescent Youths Agencies Jamshad Road, Karachi-5.	2,500/-N.C.	2,500/-N.C.	1,500/- N.C.

1	2	3	4	5
14	Chorward Sipahi Jamat, Charward Sipatri, Colony No. 4, Hub River Road, Karachi.	—	—	—
15	Anjuman Jami-e-Rengrezan, Pakistan, W.O.2/54, Princess Street, Nank Wada, Karachi	—	—	—
16	Mangrol Muslim Anjuman, Opp. Sir Abdullah Harron, Yatimkhana, Nawabad Road, Karachi-4	—	—	—
17	Cutchi Sumra Jamat, Shirichand Vissandas Street, Lawrence Road, Karachi.	—	—	—
18	Korangi Community Council No. 2, Korangi Township, Karachi-31.	4,000/-N.C.	3,000/- N.C.	3,500/- N.C.
19	Vasavad Memon Anjuman Jodia Bazar Bengal Oil Mills Office, 1st Floor, Karachi.	—	—	—
20	Anjuman Faiyazul Qaum, Kalri Iddo Line, Shah Bukhari Road, Karachi.	—	—	—
21	Gondal Memon Association, Khawaja House, Changla Street, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
22	Catholic Social Services, St. Patrick's Cathedral, Saddar, Karachi.	1000/-N.C.	1000/-N.C.	1000/-N.C.
23	Anjuman Pak. Blatuch, Katri Ahmad Shah, Bukheri Lane, Karachi.	—	—	—
24	Anjuman Hamayat-i-Gurba-e. Muslim, Kalri Lane, Lyari Qrts.	—	—	—
25.	Anjuman Islah-e-Moasharat (Rgd) Sadat Colony, Drigh Road, Karachi-25.	5000/-N.C.	5000/-N.C.	—
26	Anjuman Dashtigari Jamat, West Shah Beg Lanes, Haji Pir Mohd Road, Lyari Quarters, Karachi	—	—	—
27	Marie Adelaide Leper Centre, Institute of the Daughters of the Mary, B-5, Motilal Nehru Rd, Karachi.	3000/-N.C	—	—
28	Chakiware Cutchi Memon Welfare Society, Chakiwara Road, No. 10, Lyari Quarters, Karachi.		—	—
29	Cutchi Mulsim Mandhra Jamat, Kalri, Atma Ram Pritamdas Road, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
30	Kakazai Brothers, 16-Maghraj Building, Queens Road, Karachi.			
31	Social Welfare Society, 5/1416, Drigh Colony, Karachi.	—	—	—
32	Memon Shahi Cultural Society, Jhangir Road, West Karachi-5.	—	Rs. 2000/-N.C.	1000/-N.C.
33	Anjuman Mafad-e-Niswan, Old Dispensary Building Drig Colony No. 3, Karachi.	—	—	—
34	Anjuman Hamdardan-e-Muslimeen, Haronia Masjid Rd, West Shah Beg Lane, Lyari Qrts, Karachi.	—	—	—
35	Shershah Social Welfare Society, 354/E, Shershah Colony, Karachi.	1,000/-NC	1000/-NC.	—
36	K.D.A. Fluts Residents Assn., North Nazimabad, Karachi.	—	—	—
37	Fatima Jinnah Colony, Social Takam Das Street, Fatima Jinnah Colony, Karachi.	—	—	—
38	Lalukhat Kathiawar Sindhi Jamat, 2/326, Liaqatabad, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
39	Memon Youth Circle Mohammad Shah Street Nanakwala Road, Karachi.			
40.	Central Community Council of Liaqatabad (UCD) Project, 146/1, Shahnaz Building, Liaqatabad, Karachi.	3,000/- (N.C)	3000/- (N.C.)	—
41	Dhoraji Educational Board, Nomin Manzil, Ramkbarti Street, Para Lane, Karachi,	—	—	—
42	Amreli Memon Association, C/o Usman Jiwa Kasman, 32, Karachi, Stock Exchange Kalian Road, Opp, Mcloed Road, Karachi.	—	—	—
43	Old Kalri Welfare Organisation, Kalri Lane, Ali Mohammad Muhallah, Karachi.	—	—	—
44	Karachi Health Association, Embankment Road, Karachi.	—	—	—
45	Education Reconstruction Society of Pakistan, 2-Victoria Chamber Victoria Road, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
46	Azizabad Welfare Association, Azizabad Federal B, Area, Karachi.	—	—	—
47	Khudda Nawabad Community Development Project, Karachi Karimji Road, Karachi.	Rs. 5000/- N.C.	5000/-N.C. 2000/-P.C.	4500/- N.C.
48	Abadkari Peerabad, Plot No. 1752, Muhammadabad Peerabad, Golimar, Karachi.	—	—	—
49	Dastgir Welfare Association, 150, Dastgir Cooperation Housing Society, Federak B Area, Karachi.	—	—	—
50	Anjuman Ahalian-e-Kanhorn, Bughicha Hashim Khan New Ghandi Garden, Karachi.	—	Rs. 1000/-N.C.	1000/-N.C.
51	Adulterated Oil Victims Assn., Bhatia Bld ; Mochi Miani Road. Kharadhar Karachi.	—	—	—
52	Vadta Syed Volunteer Corp. O.T. 4/31, Kaghzr Bazar Karachi.	—	—	2000/- N.C.
53	Muslim Khatri Association, O.T. 102-105 Goa Gali Nithadar, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
54	Anjuman Welcome, Haji Peer Mohammad Road, Mugrabi Shah, Baiglance Karachi.	—	—	—
55	Korangi Community Development Project's Council, Korangi Township, Karachi.	Rs. 4000/- N.C.	3000/- N.C.	—
56	Bantva Memon Volunteer Corps. W.O. 1/35, Napier Road, S. Punjab Pora Bldg : Karachi-2.	—	—	—
57	Mehfil-e-Darbare Zainabia Hussaini Chowk, T-520 Korangi Bus Stop No. 2, Karachi.	—	—	—
58	Aurangabad Paposhnagar Community Development Project, Block No. 6, Quarter No. 12, Aurangabad, Karachi	Rs. 5000/- N.C.	5000/- N.C	4000/- N.C.
59	All Pakistan Sistara-e-Hyderi Social & Cultural Organisation, 37, First Floor, K.M.C. Lawrence Road, Karachi.	Rs. 3000/- N.C.	3000/ N.C.	—
60	The Anjuman Muhahrin Maudaha Shershah Colony Block A, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
61	Anjuman Gutshan-e-Baluchan, Iddo Lane Katri, Tunnery Road, Karachi.	—	—	—
62	Anjuman Tanzimul Baluch, Katri Idoo Lane, Karachi.	—	—	—
63	Anjuman Hamdarde Muslim Baluch, Katri Ahmad Shah Bukhari Phalpati Lane, Karachi.	—	—	—
64	Anjuman Khidmat-e-Khalq Haji Pir Mohd Rd, West Shah Baig Line, Karachi.	—	—	—
65.	East Pakistan Star Welfare Association, C-2/1 Pak Colony Manghopir Road, Karachi.	—	—	—
66	Baghdadi Shah Beg Line, Katri Community Development Project Ahmad Shah Bukhari Road, Tennery Road Karachi.	Rs. 5000/- N.C.	5000/- N.C.	4000/- N.C.
67	Ashari Baluch Jamat, Lyari Qrts, Karachi.	—	—	—
68	Upleta Memon Association, Jodia Bazar, Karachi.	—	—	—
69	Anjuman Flah-e-Rangiwara, Rangiwara, Near Jama Masjid, Lyari Quarters, Karachi	—	—	—

1	2	3	4	5
70	Anjuman-e-Murtazvi, Saifey Manzil, Princess Street, Nankwada, Karachi.	—	—	—
71	Shaheed-c-Millat Colony, Shaheed-e-Millat Colony, Karachi.	—	—	—
72	Anjuman Ithadul Muslimin. Usman Brohi Road, Khad Basti, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
73	St. Lawrence Poor Aid Society, c/o St. Lawrence's Church D, Church Road, Karachi.	—	—	—
74	Anjuman Bashndagan Bihar Colony, Clayton Road, Karachi.	—	—	—
75	Anjuman Jamaitul Islah, Shah Beg Lane, Lyari Quarters, Karachi.	1000/-N.C.	—	—
76	Lyari Community Development Lyari Quarters Chatiware, Karachi.	10,000/- N.C.	10,000/- N.C.	9000/- NC.
77	Pakistan Model Farming & Horticultural Education Development Welfare Board, Saeeda Manzil, Chowrangi, Nazimabad, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
78	All Debating Memon & Welfare Society, 13-Balooch Building No. 2, Karachi.	2,000/-N.C.	2000/-N.C.	—
79	Vanthali Memon Volunteers Corps. C/o Karim Silk Mills Gangadbar Lane, Bombay Bazar, Karachi.	—	—	—
80	Anjuman Rehenma-e-Haq, Baghadi Atma Ram Pritum Das Road, Karachi.	—	—	—
81	Korangi Community Development, Council No, 3 Korangi Township Quarter No. 1, Karachi.	5,000/-NC.	5000/-N.C.	—
82	Disabled Veterans Association, 9, Chartered Bank Chambers, Mecloed Road, Karachi.	—	—	—
83	Idara-e-Khidmat, Bahar Street, Rattan Tulab, Karachi.	—	—	—
84	Social Services Coordinating Council, Block 56, Pak. Secretariat Shahrah Iraq, Karachi.	10000/-N.C.	10000/-N.C. 2000/-P.C.	10000/-N.C.
85	Charotar Muslim Anjuman, Pak Tabacoo House, Jinnah Street Opp : Pona-Bhai Tower, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
86	Anjuman-e-Bashandgan-e-Old Golimar, Old Golimar, Mangapir Road, Karachi	—	—	1000/-NC.
87	The Karachi Muslim Jamat, Haji Street, Kamil Gally, Karachi	3000/- (N.C.)	3000/- (N.C.)	2500/- (N.C.)
88	Anjuman Anware Muhammad, Kalri, Pholpotti Lane, Karachi.	—	—	—
89	Anjuman Tansam-ul-Muslamin, Katri Idoo Lines, Behind, Slaughter House, Karachi.	1000/- N.C,	1000/- N.C.	1000/- N.C.
90	Pak. Tanzeem-e-Nau (Social and Cultural Association), 5/581 Drigh Township Karachi-26.	—	—	—
91	Morvi Tankara Memon Association, Aja Manji Street, New Bohrapir Ranchore Lane, Karachi.	—	—	—
92	Almadani Educational Welfare Society, Akal Manji Street, New Bohrapir Ranchore Lane, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
93	The All Pakistan Patani Muslim Jamat, 11, Bank of Bahawalpur, Karachi.	—	—	—
94	Association for the Welfare of Adult Deaf and Dumb, No. 6/32, B.P.E.C.H. Society, Karachi-29	5000/- N.C.	5000/. N.C.	5000/- N.C.
95	All Pakistan Amity Association, Butal Hotel 10-Sunney Side Road near Clifton Bridge, Karachi.	—	—	—
96	Anjuman Tanzeem-e-Iqbal, Shidi Village Road, Karachi.	—	—	—
97	The Society for the Rehabilitation of the crippled Children, P.M.A. House, Garden Town, Karachi.	1000/- N.C	1000/- N.C.	—
98	Chitral Welfare Association. Akbar Road, Raton Telab Saddar, Karachi.	—	—	—
99	Nadial Muslim Welfare Assn : Hardas Street Ranchore Lane, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
100	Dharaji Association, near Khori Garden, Karachi.	—	—	—
101	Jamiyat Punjabi Saadagran-e-Delhi, Rawalpindi Wali Building, Serai Road, Karachi-2.	5,000/- N.C.	6000/- N.C.	5000/- N.C
102	Pak Siphai Jamat Federation, Asyium Road, Bohrapir, Karachi.	6,000/- N.C.	—	6000/- N.C.
103	Pakistan Baluch Association, Rexer Line, Dad Mohd Manzil Lyari Quarters, Karachi.	1,000/- N.C.	1000/- N.C. 3,000/-P.C.	3,000/- (N.C)
104	Nahid Iskander Mirza Adult Blind, Centre, 36/3 Love Lane Garden East Centre, Karachi.	—	—	39,000/- N.C.
105	Lyari Labour Welfare Centre, Panso Road, Chakiwara Lyari, Karachi.	3000/- N.C.	5000/- N.C.	3,000/- N.C.
106	All Pakistan Women Assn., C/o APWA Karachi Branch	10000/- N.C.	10000/- N.C. 1000/-P.C.	15000/- (N.C.)
107	Anjuman Faleh-i-Muslmnan, Vishandas Street Karachi.	—	2000/- N.C.	— —
108	Lemon Welfare Centre, c/o New Star Chambers, Magazine Lane, Karachi.	—	—	2000/- N.C.

1	2	3	4	5
109	The Kathiawar Sindhi Jamat, Desal Bazar, Ranchore Line, Karachi.	2,500/- N.C.	2,500/- N.C.	—
110	Baloch Welfare Association, Kalari No. 2, Atama Ram Pritamadas Road, Opp. Jama Masjid, Karachi.	—	—	—
111	Liaqat Social Welfare Association, Liaqat Ashraf Colony No. 2, Area Mohdabad, Karachi.	—	—	—
112	Jawazh Welfare Association, Zubairi Colony, Mangapir Road, Karachi.	—	—	—
113	Jatpur Memon Association, Amanullah Building, Camball Road, Burns Road, Karachi.	—	—	—
114	Una Mohal, Memon Jamat, Princess Street, Nankwada, Karachi.	—	—	—
115	The Ismailia Women's Association, Rehman 153/3 Garden East Plot Road, Karachi 3.	—	3000/- PC	5000/- NC

1	2	3	4	5
116	Jamiat Behbad-e-Milli, D.K. Aswani Building, Laxmidas Street, Karachi.	—	—	—
117	Bombay Jalal Memon Jamat, Sardas Street, Ranchore Lane, Karachi.	—	—	—
118	The Christian Welfare Association, Slaughter House Lyari Quarters, Karachi.	— —	— —	— —
119	Baldia Welfare Association, Turk Abadi Baldia Colony, Hub-River Road, Karachi-28.	—	—	—
120	Bantva Memon Students Union, Fatima Manzil, Third Floor, Opp : Khori Garden Karachi.	1000/- NC	1000/- NC	1000/- NC
121	Tehrik-e-Masawat, Kutchery Road, Karachi.	—	—	—
122	Y.W.C.A. of Karachi, Bunder Road, Karachi.	2,500/- N.C.	2,500/- N.C.	—
123	The Karachi Tuberculosis Association, Block No. 56/1 Pakistan Secretariat, Karachi.	8,000/- N.C.	8,000/- N.C.	3000/- N.C.

1	2	3	4	5
124	Society for Children in need of special attention, 26-oriental chamber, South Napier Road, Karachi-2.	5000/- N.C.	5,000/- N.C.	—
125	The Society for the prevention and cure of blindness, 42-44, Laxmi Building (3rd Floor) Bunder Road, Karachi.	6,000/- N.C.	—	6000/- N.C.
126	The Poor Families Welfare Society Jamshed Memorial Hall, Bunder Road Karachi.	3,500/- N.C.	3,500/- N C. 2,000/-P.C.	4000/- N.C.
127	Karachi Legal Assistance Bureau 104/Swanai Narayan Temple State, Opp : K.M.C. Building Bunder Road, Karachi.	3000/- N.C.	3000/- N.C.	2000/- N.C.
128	Karachi Council for Child Welfare, Block No. 56, Pak Sectt, Karachi.	10000/- N.C.	15000/- N.C.	25000/- N.C.
129	Karachi Muslim Kumbhar Jamat, K-78 Daryabd Lyari Quarters, Karachi-12.	1500/- N.C.	1500/- N.C.	1500/- N.C.
130	The Ismailia Youth Services, Princess Shirian Building, Karachi, Miani Rd, No. 2, Khardar, Karachi 29.	1000/- N.C.	1000/- N.C.	3000/- N.C.

1	2	3	4	5
131	Yong Cutchi Memon Association, Feroz Shah Street Arm Bagh Gali Khata, Karachi.	—	—	—
132	The Faridpur Welfare Assn., 71-Lawrence Road, Karachi.	3000/- N.C.	3000/- N.C.	—
133	The Ida-rieu Poor Welfare Association, Near Old Exhibition Bunder Road, Karachi.	5000/- N.C.	5000/- N.C. 5000/-P.C.	5000/- N.C.
134	Halal Volunteer Corporation, T/8/43, Walndoo Lane ,Old Town Karachi.	—	—	—
135	Anjuman Zeenatul Baluch, Block Gul Mohammad Lane, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
136	Anjuman Muslamanan-e-Kalyana, near Bangi Masjid, Ranchore Line, Karachi-2.	1000/- N.C.	1000/- N.C.	—
137	All Pakistan Muslim Ghanchi Anjuman Fatia Kashirain Street, Ranchore Line Karachi	5000/- N.C.	5000/- N.C.	4000/- N.C.
138	Pakistan Association of Social Welfare, Block No. 56, Pakistan Sectt., Karachi.	3000/- N.C.	3000/- N.C.	—

1	2	3	4	5
139	Pakistan Social Welfare League Firdaus Colony, Karachi-18.	3000/- N.C.	2000/- N.C.	—
140	Karachi Girl Guide Association, Struchen Road, Karachi.	3000/- N.C.	3000/- N.C.	3000/- N.C.
141	Patients Welfare Project, c/o Women World Safes House Kutchery Road, Karachi.	5000/- N.C.	5000/- N.C.	5000/- N-C.
142	Day Nursery Karachi Business and Professional Women's Club, 143/2 Nazimabad, 1 Karachi.	5000/- N.C.	5000/- N.C.	—
143	Itehad.e-Nau, 5/1371 Drigh Township Karachi 25.	—	—	—
144	Anjuman Hahat-ul-Islam, Clayton Road, New Town, Karachi.	6000/- N.C.	6000/- N.C.	3000/- N.C.
145	The Gohilwad Halal Memon Jamat, Mariandas Building near Baharapir Princess, Karachi.	—	—	2000/-
146	The Poor Patients Relief Society, 84-Garden, West Karachi-3.	4000/NC.	4000/- NC.	4000/- N.C.

1	2	3	4	
147	Teleemgah Dukhtaran-e-Awan, 17-B, Defence Officers Housing Society, Karachi.	2500/-N.C.	2500/-N.C.	2500/-N.C.
148	Jamia Islamia & Yatimkhana, Haji Sir Abdullah Haroon Association, Khadda Challa-ram Dhalumal Road, Karachi.	4000/NC	4000/-NC	4000/-NC
149	The Agha Khan Students Union, Rahmtullah Street, Khardar, Karachi.	1000/-NC	1000/-NC	—
150	The Bombay Memon Brother hood, Insurance House No. 3. 4th Floor. Habib Square, Karachi.	—	2000/-NC	—
151	West Pakistan Sabuj Sena, 3/6-E, Jahangir Rd, East Karachi.	1000/-(N C.)	—	—
152	All Pakistan Women Assn., National Headquarters, 67/B, Garden Rd :Karachi.	—	—	—
153	Pakistan Council for Child Welfare, Block 56, Sett. Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
154	K arachi Memon Students Organisation, 393, Jilani House, Opp : Mare-weather, Karachi.	—	—	—
155	Taawuni Abdah-e-Barelly, 112-C/E Nazimabad, Karachi.	—	—	—
156	Students Welfare Organisation, Khaliq Dinanhai Bunder Road, Karachi.	5,000/- N.C.	5,000/- N.C.	5000/- P.C.
157	Shaukat Omar Memorail Hospital Drigh Village Block 3 Colony, Karachi.	—	—	—
158	Industrial Home for Women, Rana Liaquat Industrial Home Rana Liaquat Craftman Colony. Drigh Road, Karachi.	—	—	—
159	National Federation for the Welfare of Blind, 36/3 Love Lane, Garden East Karachi.	—	—	5,000/- (N.C.)
160	Pakistan Leprosy Relief Association, c/o Secretariat of the Commissioner Karachi.	—	—	—
161	Gul-e-Ranna Nusrat Industrial Home Clayton Road, Karachi.	—	2,000/-N.C.	—

1	2	3	4	5
162	The East Pakistan Muslim Association, Jackson Bazar, Road, Karachi.	—	—	—
163	Hassanabad Welfare Association, Hassanabad (Double room) Colony Sector 36 A Korangi-5 Karachi-31.	2,500/- (N.C.)	2,500/- (N.C.)	2,500/- (N.C.)
164	New Karachi Muhajir Board, Block No. 3, Quarter No. 15/ 11. D. New Karachi.	—	—	—
165	Haroonabad Muslim Jamat, K/1/C Khadda, Karachi-2.	—	—	—
166	The Karachi Memon Khadmat Committee, 5, Razia Mansion, Kharadar, Karachi.	—	—	—
197	Shamshadabad Shahpur Muslim Jamat, Ismail Baluch Colony, Tannery road, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
168	Jamat-e-Akhwan-ul-Muslim, Khatri, J-129 AIMS Colony, Karachi.	—	—	—
169	The Isphani Children's Club, Ghammar, 2 Reay Road, Karachi-4.	—	—	—

1	2		4	5
170	Cutchi Memon Academy, Memon Jhiamat Kana Buildng, Jamat Khana Building, Opp : Risaala Bhimpura, Karachi.	—	—	—
171	The Kutchi Mohammadi Welfare Centre, Juma Baloch Road, New Kalri, Near Masjid Ibrahim, Karachi.	—	—	—
172	Zuberi Youth Association 94-E Jahangir Road, West Karachi-5.	—	—	—
173	Anjuman Hamdard Renjgoryan Nala Bibar Colony, Phool Pati Street, Karachi-2.	—	—	—
174	Naujawannan-e-Kutchi Mundra Anjuman, Kalri, Karachi.	—	—	—
175	Kutiiyana Sipahi Educational Society, Hub River, Bladia Colony Karachi.	Rs. 1,500/- (NC)	1,500/- (NC)	1,500 (NC)
176	Anjuman Ittehed-e-Baluchan West Pakistan Beg Lane, Lyari Quarter Karachi.	—	—	—
177	Anjuman Samaji Behbood, Opp : Hamza Masjid, Masan Road, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
178	Bantva Memon Rehat Committee, Bombay Bazar O.T.7/54, Karachi-2.	—	—	—
179	Laper Welfare Society, 178 Karachi Estate Board Nichaldas Vazir-Rani Road, Karachi.	—	—	—
180	Kutchi Muslim Miyanji Jamat Juma Bloch Road, Near Rehimani Masjid, Karachi.	—	—	—
181	Halari Memon General Jamat 69, Lawrence Road, Opp. Shoe Market, Karachi.	—	—	—
182	Anjuman Falah Abad Karam, 2/63-63 PECH, Society Karachi-29.	—	—	—
183	Pakistan Conference of Social Work, Block 56, Pakistan Sectt. Karachi.	—	—	—
184	Baldia Patni Muslim Khidmat Committee, Hub River Road, Baldia Colony, Karachi-28.	—	—	—
185	Bloch Social Welfare Anjuman Phool Pati Lane, Lyari Pati Lane Lyari Quarters Karachi/2.	—	—	—

1	2	3	4	5
186	Anjuman Welfare Kaharan-e-Sher Shah, Gali No. 2, Sher Shah Kabari Bazar, Karachi.	—	—	—
187	Anjuman Falah-e-Lyari, Tannery Road, Eddo Lane, Kalari, Karachi.	—	—	—
188	Cutchi Memon Brotherhood No. 5, Mahjid Khizra Compound, Bhimpura, Karachi.	—	—	—
189	Lions Club of Lalzar,c/o Merchantile Bank Ltd. P.O. Box 4661, Karachi.	—	—	—
190	St. Lawrence's Orphanage, Cincinnatus Town, Karachi.	—	—	—
191	South India Muslim Welfare Association, No. 9, 1st Floor Idrees Chamber Wood Street, Karachi.	—	—	—
192	Social Welfare Organisation, B-259 Malir Colony, Karachi/27.	—	—	—
193	Pak. Patni Muslim Youth League, Atmaram Pritamdas Road, Moosa Lane, 6, Karachi/2.	—	—	—

1	2	3	4	5
194	Anjuman Bashindgan-e-Syedabad, Chowkiwara Road, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
195	Bantwa Memon Khidmat Committee Opp : Maulana Mohd Ali Park, Embankment Road, Karachi.	—	—	—
196	Anjuman Pishni Balock, Kalri Lane I-Doo Lane Ahmad Shah Road, Karachi.	—	—	—
197	Pak. German Welfare Society, C-218 Block A, North Nazimabad, Karachi-33.	—	—	—
198	Vanthali Memon Association, Rampart Raw, Bombay Bazar, Karachi-2.	—	—	—
199	Karachi Sipahi Jamat, Dharamsi Street, Ranchore Lines, Near Bohrapir. Karachi-1.	—	—	—
200	North Nazimabad Welfare Society 1/8 Nazimabad Block No. A, Karachi.	—	—	—
201	Anjuman Bashindgan Block No. 11, Nazimabad, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
202	Ladied Cooperative Society Ltd. Iqbal Manzil Clayton Road, Karachi.	—	—	—
203	Haidery Welfare Society, Barkate Hiadery Trust North Nazimabad, Karachi.	—	—	—
204	Slaughter House Social Welfare Society, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
205	N.E.D. Govt. Engineeriug College, c/o Sartaj Hotel, Garden Road, Karachi.	—	—	—
206	The Gujrat Social Welfare Society, Room No. 20 Idris Chambers Wood Street, Karachi.	—	—	—
207	Movi Tankara Memon Conference Committee c/o Khtihyawar Hotel, Napier Road, Karachi.	—	—	—
208	Baker Ganj Welfare Unit, Karachi.	—	—	—
209	Mauripur Welfare Organisation, Proper Village, Karachi-13.	—	3,000/- PC.	—

1	2	3	4	5
210	Jalalabad Welfare Committee Colony Nazimabad No. Karachi.	—	—	—
211	Vervaval Patan Memon Anjuman, Daryala Street, Jodia Bazar, Karachi.	—	Rs. 3,000/- (P.C.)	—
212	Anjuman Hussainia Bulochan, Atma Ram Road, Buloch Lines Kalry Quarters, Karachi.	—	—	—
213	Anjuman Ittihad-e-Ghariban Haji Pir Mohd Road, Lyari Quarters Karachi.	—	—	—
214	Homeopathic Federation Pakistan, V/A-10/49 Nazimabad, Karachi-18.	—	—	—
215	Ranavav Memon Association, 54-New Cloth Market, 1st Floor, Bunder Road, Karachi-2.	—	—	—
216	Fazle Umer Welfare Society, Martim Road, Karachi.	—	—	—
217	Karachi Ladies Association, 34-Clifton Karachi-6.	—	—	—
218	Anjuman Tariq-e-Balochan, Rexer Line, Mewashah Road, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
219	His Highness The Agakhan Ismailia Charitable, Turst, Bytul-11 and, 140 Bunder Road, Karachi.	—	—	—
220	Tarsia Memon Jamat, Old Town, Qazi Bazar, Karachi.	—	—	—
221	The Rajkot Memon Association, Tulsi Street, Rampandi Karachi.			
222	Memon Youth Organisation, Kagzi Bazar, Near Mohammadi Masjid Karachi.	—	—	—
223	The Young Memon Friends Association, Feroze Shah Street, Azam Bagh Gadi Karachi.	—	—	—
224	Institute of the Daughters of the Cross, St. Jaseph's Vonvant, Karachi.	—	—	—
225	Nasihi Social Welfare Namat, K.N.C. Colony Mohammad-abad, Karachi.	—	—	—
226	The Rajput Welfare Asso-ciation, 23-9, B. Area Liquat-abad, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
227	Idara Himayat-ul-Islam, Urmanabad, Karachi.	—	—	—
228	Ahbab-e-Quraish, 25-P. I.B. Colony Karachi-5.	—	—	—
229	Anjuman Musalma-nan-e-Umar, Lane, Umar Lane New Kumbarwara, Karachi.	—	—	—
230	Educational and Social Welfare Society, D.K. Aswain Building, Laxmidas St. Karachi-3.	—	—	—
231	Jamat-ul-Awan Hazara Colony, Korangi Road, Karachi.4.	—	—	—
232	Porbandar Suriaawad Memon Jamat, K-1 B. Liaqat Colony; Near Machi Godown Near Siddiqi, Masjid Dayabad Lyari Quarters, Karachi.	2,000/- NC.	2,000/- NC.	1,000/- N.C.
233	All Pakistan Social Services League, 19-Kutcheri Road, Karachi.	—	—	—
234	Kutiyana Memon Volunteer Corp. O.T. 2/4, Haji Abdullah Lane, Near Madina Masjid Karachi-2.	2,000/- N.C.	2,000/- N.C.	—

	2	3	4	5
235	South Sindhi Jamat, Hub River Road, Anjuman Colony, Baldia No. 4, Karachi.	—	—	—
236	The Khai Memon Madressah Association, Machhi Miani Rd. Kharadhar, Karachi.	—	—	—
237	Kumilla Krishti Kundra (Comilla Cultural Centre) 32/3-E Jahangir Road, East Karachi.	—	—	—
238	Kutiyana Sipahi Jamat, Sipahi Abadi No. 1, Hub River Road, Baldia Colony, Karachi.	—	—	—
239	Anjuman Darzada Baloch, Shahbeg Line, Hajee Pir Mohammad Road Karachi.	—	—	—
240	Zonte Club of Karachi, Beach Luxary Hotel, New Queens Road, Karachi.	—	—	—
241	East Pakistan Muslim Association, Jackson Bazar Road, Karachi.	—	—	—
242	Maternity and Child Welfare Association, Balooch Mohallah B-Block Colony, Hub River Road, Karachi.	2,600/- N.C.	2,500/- NC.	2,500/- NC

1	2	3	4	5
243	The Young Balooch Welfare Association, Balooch Mohallah B-Block Hub River Road, Karachi.	—	—	—
244	Punjab Christian Welfare Association, Block No. 257 Qrs. 1 City Railway Colony, Karachi.	—	—	—
245	Taj Welfare Centre, 193/B, Agra Taj Colony, Karachi-2.	—	—	—
246.	Karachi Social Service League, 151-Magazine Line Preddy Street, Karachi.	—	—	—
247	Kalri Public Association, Kalri Edoo Lane, Adj Qadar Hotel Karachi.	—	—	—
248	The Okhai Memon Anjuman, Memon Society, Lyari Quarters, Karachi-2.	—	—	—
249	Anjuman-e-Shama-e-Amal 4-Ilyas Building, Begar Khetta, Near Ram Swami Tower, Lawrence Road, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
250	The Muslim Association, Ranchore Lines, Jinnah Street, Karachi.	—	—	—
251	Hilal Social Welfare Society, Shujat Colony, Hub River Road, Karachi.	—	—	—
252	Young Man's Christian Association, Have Lock Road, Karachi.	—	—	—
253	Social & Islamic Educational Welfare Society, 186-Bihar Housing Society, Karachi.	—	—	—
254	Pakistan Memon Jamat, 21.B, Bunder Road, Karachi.	—	—	—
255	Social Welfare Centre, PECHS, 55/H/2, Karachi-29.	—	—	—
256	Memon Social Welfare Association, Masfiled Street, Sadar, Karachi.	—	—	—
257	Memon Welfare Society, 10-Shaukat Ara Manzil, Feroze Shah Street, Aram Bagh Garikhate, Karachi.	—	—	—
258	Pak. Social Welfare Centre, 216-J. I. Korangi, Karachi-31.	—	—	—

1	2	3	4	5
259	Pakistan Muslim Anjuman, Siraj Colony, Mossa Lanes, Karachi.	—	—	—
260	The Dawoodi Behra College Students Association, Adam Masjid Wodoinal, Adharam Road, Karachi.	—	—	—
261	Karachi (Jamshed) Lions Club, Hotel Metropole, Karachi.	—	—	—
262	Idara Samaji Behbood, Shershah Colony-C, Block near Nawab Manzil Urdu Bazar. Karachi.	—	—	—
263	The Cutchi Turk Jamat, near Md. Kalri Bin Kasim School Road, New Colony, Karachi.	—	—	—
264	Convent of Note Dame-de-Lourles of the Society of Franciscan-Sisters of Mary, Malir City, Karachi-23.	—	—	—
265	Lyari Students Welfare Association, Shah Beg Line, Tannery Road, Karachi-2.	—	—	—

1	2	3	4	5
266	The Pak Ismailia Welfare Society, C/o the Agha Khan Charitable Dispensary near Fadeo Road, Khanda, Karachi.	—	—	—
267	Social Welfare Agency of Route No. 36 Bus Drivers & Conductors Association, Karachi.	—	—	—
268	Tanzeem Falahul Awan, Absinia Lines, Q.No. 431, Opp : Slaupta House, Karachi.	—	—	—
269	The Young Men's Okhai Memon Association, Memon Society, Lyari Quarters Karachi.	—	—	—
270	The Pakistan Memon Women Educational Society, near Jaffar Fuddo Dispensary, Karachi-2.			
271	The Pakistan Memon Educational & Welfare Society, Issandas Build : Top Floor Conrner of Duncily Road, Opp. Mcleod Road, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
272	Seth Isazdas Asarnal Health Association, Ham's Road, Khanadha, Karachi-2.	—	—	—
273	Sipahi Youth Mehfils, Korangi Dev Street, Ranchore Lines, Karachi.	—	—	—
274	Khatiawad Syed Jamat, New Anjuman Colony, Boldiy Huba River Road, Karachi.	—	—	—
275	Memon Medical Society, Jhawrai Street, Off : Robson Road, Karachi.	—	—	—
276	The St. Ambulance Association C/O Red Cross Building, Free Street, Karachi-4.	—	—	—
277	Pakistan Leprosy Relief Association, Red Cross Build : Frere Street, Karachi-4.	—	5,000/- N.C.	5,000/- N.C.
278	Junagadh Memon Jamat, Bombay Bazar, Karachi.			
279	The Young Muslim Association, Chakiwara Road, Karachi.	—	—	—
280	Noor Memon Volunteers Corps, OTA/169, Ndar Noor Masjid, Kogdi Bazar, Karachi	—	—	—

1	2	3	4	5
281	Bombasha Mincher Hokji-Parsi Medical Relief Association, Behind Empress Market, Sadar, Karachi.	—	—	—
282	Karachi Air Port Lions Club Hastia de-France, Opp : Star Gate, Karachi.	—	—	—
283	Pak Social Welfare Centre, Karachi C/15 Zubairi Colony, Mangopir Road, Karachi, 3.	—	—	—
284	The Eastern Welfare Society, 39/4 Martin Qrts, Karachi.	—	—	—
285	The Young Muslim Cutchi Tack Association, near Md. Bin Kasim School Road, New Kalry, Karachi.	—	—	—
286	Pakistan Phusiotheropy Society, Trust Hospital Clyaton Road, Karachi-5.	—	—	—
287	Khatiwar Muslim Sipahi Jamat, Hazards Street Ranchore Lines, 17-Shivlal Building, Karachi.	—	—	—
288	The Pak Humza Gilgit Council, H-70/11 Welfare Organisation Patelpura, Karachi-5.	—	—	—

1	2	3	4	5
289	Muslim Cutchi Kumber Jamat, New Kumber Wara, Karachi.	—	—	—
290	Jamat-e-Noorani, C/O Suigoo Line, Khadbasti Lyari Quarters Karachi.	—	—	—
291	Veraval Turk Jamat, Karachi, C/O Dossa Compound Ghas Ganj, Pitcher Road, Mosa Lane, Karachi.	—	—	—
922	Junagarh Mohella Social Committee, B-Block Boldia Colony, Karachi-28.	—	—	—
293	Anjuman-e-Islah-e-Quam. 123-11, New Karachi.	—	—	—
294	Pak Friends Social Art Circle, 2/54 H.P.E.C. Society, Karachi-29.	—	—	—
295	Bazm-e-Agra, C/O Jinnah College Nazimabad, Karachi-18 (Pakistan).	—	—	—
296	Kodinar Memon Jamat, Denso Road, Chakiwara, Karachi.	—	—	—
297	Pakistan Association of the Blind, P-56, Victoria Road, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
298	Anjuman-e-Islahul Muslimeen, Bismillah Masjid, Syedabad, Karachi.	—	—	—
299	The Educhi Welfare Society, Pholpatti Lane, Shah Beg Lane, 2-Lyari Qtrs, Karachi-2.	—	—	—
300	Jadid Cultural Society, 1/90 Liaqat Abad, Karachi.	—	—	—
301	Markaz-e-Falah-e-Bahbood, Qr. No. 622, St. No. 2 Karachi.	—	—	—
302	Azam Basti Welfare Association, C/O Azam Basti Beh. Defence Society, Karachi-29.	—	—	—
303	Anjuman-e-Falah Bashindagan, D. 363-A North Nazimabad, Karachi-33.	—	—	—
304.	Naskandi Gut Shar Jamat, c/o Ittehandul Muslimeen Bldg. Suigo Lane, Noorani Road, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
305	Old Singo Lane Welfare Association, Singho Lane, near Hajipir Dengah Usman Brohi Rd, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
306	The Central Welfare Association, Korangi K-45, Korangi, Karachi.	—	—	5000/- N.C.
307	Anjuman Rifah-e-Am, Gali No. 31, Qtrs. No. 51, Karachi.	—	—	—
308	Anjuman-e-Khidmat-e-Khaliq, 31-45-D Landhi Colony, Karachi-30.	—	—	—
309	Grax Combined Welfare Association, Grax Village, Miripur. Karachi.	—	—	—
310	East Pakistan Welfare Association, A. 4-17-A, Khaldabad, Karachi.	—	—	—
311	Edara-e-Khidmat, 71-A PECH Society, Karachi.	—	—	—
312	All Pakistan Memon Federation, 45 Zeenat Mansion, Mcleod Road, Karachi.	—	—	—
313	Anjuman Musalmanan-e-Panjgorian, Phool-Pathi Lane, Ahmad Shah Bukhari Road, Karachi-2.	—	—	—

1	2	3	4	5
314	The Gardan Market Merchants Welfare Society, Garden Market Lawrence Road, Karachi.	—	—	—
315	Anjuman Qasan Qaudi Atmaram Pritamdas Road, Baghdadi Karachi-2.	—	—	—
316	Jamiyat-ul-Falah, A.M. 20 Opp : Frere Road, Sadar Karachi.	—	2,000/- PC.	3,000/ NC
317	Pakistan Federation of University Women, c/o Central Govt. College for Women, Frere Road, Karachi.	—	—	—
318	Karachi Ladies Institute, 31-C Mohd Ali Housing Society, Drigh Road, Karachi.	—	—	—
319	East Pakistan Ladies Association, East Pakistan Ladies Association, Karachi.	—	—	—
320	Anjuman Muhajareen, 11-D 74-2 New Karachi	—	—	—
321	Anjuman Pishni Baloch, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
322	Anjuman-e-Dholian-e-Rajputana D. 746, Korangi Colony, Karachi-31.	—	—	—
323	Kathiwara Jamitul Arab Middleway Street, Karachi.	—	—	—
324	Pakistan Social Welfare Association, H. 138/8, Malir Colony, Karachi.	—	—	—
325	Lyari Public Welfare Association, West Shah Beg Lane Lyari Qrts. Karachi.	—	—	—
326	Falah-e-Awan Society, 20, Court Chambers Opp : City Quarters, Karachi.	—	—	—
327	Colony Welfare Society, Block No. 157/4 Bihar Company, Karachi.	—	—	—
328	Traffic Accident Prevention and Relief Association, Block 56, Pak Sectt. Karachi.	—	—	2000/- (N.C,)
329	Nabrun Cultural Society, 171-D Pakistan Quarters, Lawrence Road, Karachi-3.	—	—	—

1	2	3	4	5
330	Azim Abad Social Welfare Society, Madina Colony Hub River Road, Azim Abad, Karachi.	—	—	—
331	Cutchi Muslim Lathapatia Jamat, Opp : Juna Masjid Mason Road, Karachi.	—	—	—
332	Anjuman-e-Kashana-e-Atfal, Stadium Road, Karachi.	—	—	5,000/- PC.
333	New Karachities Welfare Association, Area 5-G, 9/2 New Karachi.	—	—	
334	Purba Pak Milan Sangha, Qr. No. 269-G, Abysainia Lines, Karachi.	—	—	—
335	Anjuman-e-Junior Malak and Agency, 148, Singa Lanes, near Rationshop No. 443, Karachi.	—	—	—
336	Awangahad Junagadh State Sindhi Jamat, Aurangabad Qrts. Chotta Nazimabad, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
337	Refugees Jammu Kashmire Zamindar League, Pakistan. Kashmiri Mohalla, Jalalabad Nazimabad No. 1, Karachi.	—	—	—
338	Students Welfare Society, 29/3 C-I, Area, Liaqatabad, Karachi.	—	—	—
339	Social Union Shahbeg Lane Musa Choudhry Road, Karachi.	—	—	—
340	Anjuman-e-Alflah, 1/30 Mauripur Colony, Karachi.	—	—	—
341	Murree Welfare Assciation 11, Akbar Road, Saddar, Karachi.	—	—	—
342	St. Teacher's Social Centre, A-75, Hussain, D' Silva Town, Karachi.	—	—	—
343	Anjuman Itfaq-ul-Quam, Lasian Rangiwara, Tolug Lane, Lyari Qrs. Karachi.	—	—	—
344	Anjuman Falah-e-Millat, 1/D/45-13, Landhi Colony, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
345	Students Own Association, 545, Kashna-e-Azhar, Shikarpur Colony, Karachi.	—	—	—
346	Anjuman Rafa-e-Ama, 1/H/2-4, Nazimabad, Karachi.	—	—	—
347	The Young Muslim Association, Jamman Shah Plot Gulistan Street, Rexer Lane Layri Karachi.	—	—	—
348	Anjuman-e-Bashindagan Mullan Mansoor (Campbellpur) Near Madina, Masjid Col. Godown Tannary Rd. Lyari Qrs. Karachi.	—	—	—
349	Gulberg Welfare Association, Block-18, Gulberg Federal, 'B' Area, Karachi.	—	—	—
350	Anjuman Islah-e-Ghariban, Noor Elahi Road, Karachi.	—	—	—
351	Idara-e-Tanzeemo-Tameer, III-H, 5/24 Nazimabad, Karachi.	—	—	1000/- N.C.

1	2	3	4	5
352	St. Raphaets Social Services C/O St. Raphael Chach, Hawkes Bay Road, Mauripur, Karachi.	—	—	—
353	Karachi Sarthosti Banu Mandel, H.J. Rustomjee Poor Home Clarke Street, Karachi.	—	—	—
354	Anjuman Falah-o-Bahbood, Quarters No. 30, St. No. 21 Sector, 36-B Landhi Colony, Karachi.	—	—	—
355	Citizen Social League, 4/2-B, KDA Building, Bohri Bazar, Sadar, Karachi.	—	—	—
356	Popular Educational Social Society, 125/F, Jabob Lines, Karachi.	—	—	—
357	Kutiyana Memon Association, O.T. 2/60/1 Embankment Road, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
358	Anjuman Falah-e-Baluchan, West Shah Beg Lane, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
359	Women's Refugee Rehabilitation Association, North Western Hotel Beaument Road, near PIDC House, Karachi.	—	2,000/- P.C.	1,000/- NC
360	National Health Education Committee, No. 2, Maustan Road, Karachi.	—	—	—
361	Pak Youth Welfare & Cultural Society, E/2, Chotta Gate, Karachi.	—	—	—
362	Gilgit Baltistan Students Federation, 96-D, Karim Abad Federal B-Area, Karachi.	—	—	—
363	Mughlia Welfare Association, No. 11/ Ranchore Line, Chakiwara-2, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
364	Social Workers Association, Drigh Colony, Karachi.	—	—	—
365	Anjuman-e-Samaji-e-Behbood Drigh Road Cantt. Bazar, Karachi.	—	—	—
366	Social Welfare Society, Dilwash Pura Maneckbad, Karachi.			
367	Delhi Jamiat-ul-Quresh, Noor Manzil near Al-Farooq Ranchore Line, Karachi.	—	—	—
368	East Pakistan Association, 5-Edward House, Victoria Road, Karachi.			
369	Seamanship Council of Pakistan, C/O Labour Welfare Department, Port Trust, Karachi.	—	—	—
370	Cess Club (Chidren Essential Club), 187/2, L-PECH, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
371	Anjuman Khawateen, Firdous Colony, Old Lalukhet, Karachi.	—	—	—
372	Anjuman Islah-e-Muashira, Sikanderabad Colony, Liquatabad, Karachi,	—	—	—
373	WPIDC Social Welfare Organisation, Finance Department, PIDC House 2nd Floor, Kutchery Road. Karachi.	—	—	—
374	Kashmir Association, Bandukwala Building Behid Nigar Cinema, Joon Market. Karachi.	—	—	—
375	North Karachi Community Development Council, Sector 5-G, Community Centre Building near Market Sector 5-G, North Karachi.	—	—	—
376	UN-REGISTRED VOLUNTARY SOCICL WELFARE AGENCIES OF KARACHI			

1	2	3	4	5
376	Social & Moral Hygiene Association, Skin & Social Hygiene Centre Preedy Street Karachi.	—	—	—
377	Landhi Community Development Council No. 1, Community Centre, Building Opp : Babar Market Sector, 2/B Landhi Township, Karachi.	—	—	—
378	St. John Ambulance Association, Katrak Building. Mansfield Street, Karachi.	—	—	—
379	Zia Ahmednagar Welfare Association, Namat Manzil 927-Clayton Road, New Township, Karachi.	—	—	—
380	Khaksar, Chaudhry Chambers Katchery Road, Karachi.	—	—	—
381	Kalri Muslim Block Anjuman, Doshambe Mohalla Atmaram Pritamdas Road, Kalri Karachi.	—	—	—
382	Anjuman-e-Kanod, 50/2, Room No. 1, B Area Liaquatabad, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
383	Pakistan Students Welfare Council, 143/E, Jehangir Road, Karachi.	—	—	—
384	Anjuman Tahffuz-e-Huquq-e-Bashindagan, Survey Nos. 24, 25 and 31, Drigh Road Karachi.	—	—	—
385	North Model Colony Welfare Society, Afzil Saifi Market Model Colony, Karachi.	—	—	—
386	Young Baluch Welfare Society, Bluch Para, Jahangir Road, Karachi.	—	—	—
387	United Social Welfare Association, Mecca Colony Karachi (Hub River Road, Baldia Riaz St). Karachi.	—	—	—
388	Sindhi Poor Patients Rehabilitation and Welfare Society, 6/110-Behind Firdous Cinema, Liaquatabad, Karachi.	—	—	—
389	Shilpi Beetan, 160-E Jahangir Road, Karachi.	—	—	—
390	Surriaya Memorial Ladies Industrial Home, No. 2, PECH Society, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
391	National Geriatric Council, 154-Mcleod Road, Karachi.	—	—	—
392	Lyari Social Welfare Council, Singhu Lie Walli Mohammad Hussan Ali Road, Lyari Qrts. Karachi.	—	—	—
393	Ladies Defence Front, 3-Housing Road, Karachi.			
394	Kashmir Maternity & Child Welfare Centre, Liaqat Chowk, Golimar No. 1, Karachi.	—	—	—
395	Citizen's Improvement Council, 28-Zoological Garden 1st Floor Murad Khan Road, Karachi.	—	—	—
396	Hazara Educational and Welfare Society, Miskeen Cement Block Factory Barness Street, Karachi-3.	—	—	—
397	Bohara Youth Organisation, Streach Road, near Pakistan Chowk, Karachi.	—	—	—
398	Anjuman-e-Shahu-e-Mustafia, Nabi Dad Lane, Gobol Road, Lyari Quarters, Karachi.	—	—	—
399	Anjuman-e-Falah-e-Naujawanan, Singo Lane Brohi Road, Lyari Quarter, Karachi.	—	—	—

1	2	3	4	5
400	Anjuman Falah-ul-Muslameen, Vali Mohammad, Hassanli Road, Singhoolane, Karachi-2.	—	—	—
401	Anjuman Ittehad-e-Hazara, 4-Frontier Hotel Frere Street, Karachi.	—	—	—
402	Bazam-e-Amal-Khawateen, K.M.C., Building Moti Lal Nehru Road, Karachi.			
403	Anjuman Falah-e-Bahbood-e-Ahbab-e-Sitapur, 49-41, Reman Court, Grieg Street, Karachi.	—	—	—
404	Idara Tameer-e-Millat, R/304, Korange Township-Karachi.	—	—	—
405	Vindher Lassi Angaria Social Welfare Association, Gabol Road, Kalakot, Lyari Qrts., Karachi.	—	—	—
406	Anjuman Ittehad Poonch Azad Kashmir, No. R-V/50, A Model Colony, Malir, Karachi.	—	—	—
407	Rahbar Maternity & Child Welfare Centre, Mewashah Road, Chakiwara No. 2, Karachi.	—	—	—

APPENDIX

(Ref : Starred Question

ANNEXURE

STATEMENT SHOWING PARTICULARS OF VEHICLES OF LAHORE REGION BROUGHT DETAINED AND

Sr. No.	Vehicle No.	Parent unit of Vehicle	Arrival in W/Shop of Health Directorate
1	2	3	4
1	LE-1401	D.H.O. Rawalpindi	14th January 1965
2	LEB-5197	A.-M.O. Rawalpindi	31st July 1964
3	KAB-1953	A.D.H.O. Murree (Attached with D.H.S. Office).	19th April 1964
4	KAD-9423	D.H.O. Jhelum	27th September 1965
5	KAF-8521	B.C.G. Jhelum	26th March 1966
6	KAD-8520	D.H.O. Gujrat (attached with D.H.S. Office).	7th August 1964
7	KAD-7383	A.D.H.O. Wazirabad	27th July 1965
8	LE-8150	D.H.O. Sialkot	19th May 1964
9	KAB-9420	D.H.O. Sheikhupura	11th November 1965
10	LE-8148	Ditto	11th October 1965

III

No. 5481)

'A'

FOR REPAIRS AT THE DIRECTORATE WORKSHOP,

PERIOD FOR WHICH

COST OF REPAIRS.

Date of Departure to the parent Unit	Period of stay	Amount spent on repair	Cost of P.O.L., Consumption
5	6	7	8
	Y M D	Rs.	Rs.
26th February 1965	0 1 12	1,500·00	69·51
16th March 1965	0 7 16	230·50	52·00
29th July 1964	0 8 10	2627·52	
13th December 1965	0 2 16	15·25	28·00
28th March 1966	0 0 3	24·00	
19th August 1964	0 0 12	8·50	13·24
29th July 1965	0 0 3	13·50	9·93
18th July 1965	1 2 0	3,941·02	
20th July 1966	0 8 10	4,485·90	9·93
21st November 1965	0 1 12	27·00	9·93

1	2	3	4
11	KAB-8863	B.C.G. Team 'F' Lahore	9th September 1965
12	KAB-5785	Ditto	8th July 1966
13	LE-8367	B.C.G. Team, Lahore	17th September 1964
14	AB-862	Ditto	24th September 1965
15	KAA-569	B.C.G. Team	20th January 1964
16	KAD-4707	—do—	11th October 1965
17	KAB-7761	D.H.O. Lahore	19th January 1963
18	KAB-9421	—do—	17th December 1965
19	KAD-8563	—do—	6th November 1965
20	KAD-2581	—do—	6th October 1965
21	KAD-8525	—do—	19th July 1965
22	KAB-7764	—do—	18th November, 1965
23	KAE-863	A.D.H.O. Kasur	28th May 1966
24	LEA-9978	L.A.H. Lahore	10th November 1966
25	LEA-8009	Service Hospital, Lahore	16th September 1964 (again under repair).
26	LE-7518	—do—	8th December 1966
27	LE-5527	—do—	12th February 1966
28	KAB-7110	Mental Hospital, Lahore	5th October 1964
29	LE-1969	Mayo Hospital, Lahore	24th November 1966
30	KAB-8286	P.H.N.S., Lahore	19th May 1964
31	KAD-3342	—do—	13th January 1965
32	KAD-9663	—do—	17th April 1964

5	6	7	8
26th November 1965	0 2 18	221·00	
29th July 1966	0 0 21	463·50	
19th February 1965	0 5 12	447·45	
27th September 1966	0 0 4	12·00	
28th April 1964	0 3 3	225·00	
18th January 1966	0 3 8	94·00	28·00
24th February 1964	1 1 5	1055·49	10·43
5th March 1966	0 2 19	25·50	
12th November 1965	0 0 6	7·50	
2nd December 1965	0 1 27	281·00	
20th July 1965	0 0 2	24·50	
10th December 1965	0 0 22	301·00	36·00
16th June 1966	0 0 19	10·00	
16th December 1965	0 1 6	4·00	
21st December 1964	0 3 5	287·50	
18th December 1966	0 0 10	41·00	
30th October 1966	0 8 18	252·15	
2nd June 1965	0 7 28	2,138·92	
28th November 1966	0 0 5	233·50	
30th May 1964	0 0 11	722·00	
13th July 1965	0 6 0	1,226·75	
28th April 1964	0 0 11	25·00	

1	2	3	4
33	KAB-9682	—do—	30th September 1964
34	LEA-4397	—do—	25th January 1966
35	LEA-5069	A.M.O., Lahore	20th May 1965
36	KAB-2811	A.I.H.S., Lahore	25th September 1965

5	6	7	8
30th December 1964	0 3 0	1990·00	
29th June 1966	0 5 5	537·65	
1st November 1966	1 5 12	435·00	
23rd October 1965	0 0 28	265.35	
	Total	24,127·95	266·97

ANNEXURE 'B'

LIST OF VEHICLES REPAIRED AT THE WORKSHOP OF HEALTH DIRECTORATE WITH THE NAMES OF FIRMS AND THE EXPENDITURE INCURRED.

Sr. No.	No. of Vehicle	Office/Hospital to which belonged	Name of Firm from where spare parts were purchased	Amount
1	2	3	4	5
1	K.A.B.—9420	D.H.O., Sheikhupura	Almas Engineers and Contractors, Krishan Nagar, Lahore.	1,958·70
	K.A.B.—9420	...	...	2238·70
	K.A.B.—9420	...	...	280·00
	K.A.B.—9420	...	Ahmad Hardware Machinery Supply Co., Brandrith Road, Lahore.	0·50
	K.A.B.—9420	...	Mirza and Co., 47, Hall Road, Lahore.	8.00
			Total ...	4,485·90

2	L.E.—8148	...	Qureshi Engineering Limited, Lahore.		22.00
	L.E.—8148	..	Mutual Engineering Works 21—Victoria Park, The Mall, Lahore.		5·00
			Total	...	27·00
3	K.A.B.—5785	B.C.G. Team F.	Messrs. Almas Engineering and Contractors, Krishan Nagar, Lahore		455·00
	K.A.B—5785	...	Aslam Welder Cooper Road, Lahore		1·50
	K.A.B—5785	...	Nagma Poshish House, 3 Kashmir Road, Lahore.		7·00
			Total	...	463·50

APPENDIX

7385

1	2	3	4	5
4	K.A.B—868	...	Azad Motor Workshop, 14, Cooper Road.	2·00
	K.A.B—863	...	Era Autos. Services Stores, Egerton Road, Lahore.	8·00
			Total ...	10·00
5	K.A.B—9421	D.H.O., Lahore	Azad Motor Workshop, 14, Cooper, Road.	2·00
	K.A.B—9421	...	Muhammad Anwar Mistri Mubarikpura, Mozang, Lahore.	15·00
	K.A.B—9421	...	Shakil Paint Palace, 51 Mcleod Road.	4·00
	K.A.B—9421	...	Lacky Autos, 51-Mcleod Road, Lahore.	4·60
			Total ...	25·50

6	K.A.B—9423	D.H.O., Jhelum	Qureshi and Brothers, Abdul Karim Road, Lahore.	12·00
	K.A.B—9423	...	Mutual Engineering Works, 21 Victoria Road, Lahore.	2·75
	K.A.B—9423	...	Azad Motor Workshop, 14 Cooper Road, Lahore	0·50
			Total ...	15·25
7	L.E.A—9978	...	Modern Autos Stores, Chowk Nila Gumbad, Lahore.	2·00
	L.E.A—9978	...	Azad Motor Works, 14 Cooper Road Lahore.	2·00
			Total ...	4·00

2	3	4	5
8	K.A.B—8563	D.H.O., Lahore	M. Riaz Autos, 10—Montgomery Road, Lahore.	7·00
	K.A.D—8563	...	Aslam Welding Works, Cooper Road, Lahore.	0·50
			Total ...	7·50
9	K.A.D—2581	...	Messrs Aslam Engineering and Contractors Krishan Nagar, Lahore.	275·00
	K.A.D—2581	...	Qureshi Autos Engineering Works, Lahore.	6·00
			Total ..	281·00

10	L.E – 8367	B.C.G., Team	Chughtai [Poshish House, Mcloed Road, Lahore.	200·00
	L.E—8367	...	S.D. Rashid Brothers, 92 Mcleod Road, Lahore.	6·00
	L.E—8367	...	Malik Auto Stores, Mcleod Road Lahore.	13·25
	L.E—8367	...	Fazal Electric Works, 92 Mcleod Road, Lahore.	24·00
	L.E – 8367	...	Gulberg Filling Station, Gulberg, Lahore.	3·25
	L.E—8367	...	Fazal Electric Works	6·00
	L.E– 8367	...	Crystal Auto Mobile. Nila Gumbad Lahore.	194·95
			Total ..	447·45
11	L.E.A—8009	Services Hospital. Lahore	Mian Brother and Co, 54 The Mall, Lahore.	21·50
	L.E.A - 8009	...	American Automobile, 40 Mcleod Road.	216·00
			Total ...	232·50

APPENDIX

7209

1	2	3	4	5
12	K.A.B—7761	D.H.O., Sheikhupura	American Automobile, 40 Mcleod Road, Lahore	406·50
	K.A.B—7761	...	Mutual Engineering Co., 21 Victoria Road, Lahore.	51·00
	K.A.B—7761	...	Mughal Electric Works, 92 Mcleod Road, Lahore.	151·00
	K.A.B—7761	...	Auto Service Garrage, 79 Mcleod Road.	12·00
	K.A.B—7761	...	Mughal Electric Works 92 Mcleod Road.	9·00
	K.A.B—7761	...	Chughtai Poshish House, Mcleod Road, Lahore.	7·00
	K.A.B—7761	...	Quick Art Service, 40 Mcleod Road, Lahore.	6·00
	K.A.B—7761	...	Mistri Abdul Ghani, 9 R Mcleod Road, Lahore.	4·50

K.A.B–7761	..	Friends Quick Service, Egerton Road, Lahore.	8·50
K.A.B—7761	...	Islam Welding Works, Mcleod Road, Lahore.	1·75
K.A.B—7761	...	Fazal Electric Stores, Mcleod Road, Lahore.	15·00
K.A.B—7761	...	Mutual Engineering Co, 21 Victoria Park. The Mall, Lahore.	111·00
K.A.B—7761	...	Soon Auto Service, Lahore.	150·0
K.A.B—7761	..	Malik Traders, 58 Fleming Road, Lahore.	1·87
K.A.B—7761	...	Feroze Din and Sons, 39 Montgomery Road, Lahore.	2·00
K.A.B—7761	..	Inayat Electric Service, Montgomery Road, Lahore.	14·00
K.A.B—7761	...	Standard Service, 16 Montgomery Road, Lahore.	6·50

1	2	3	4	5
	LEA—4397	...	Engineering Works, 22-Abbot Road, Lahore.	6 00
	LEA—4397	..	Tahir and Co., Hall Road, Lahore.	4·75
	LEA—3497	...	Ajmal and Ashfaq Store, Beadon Road, Lahore.	1·26
	LEA—4397	...	Nazir and Co., Lahore.	9·00
	LEA—4397	...	M. Sharif and Co., Lahore.	0·75
	LEA—4397	...	Ashfaq Electric Works, Hall Road, Lahore.	30·00
	LEA—4397	...	Lucky Autos 57-Mcleod Road, Lahore.	20·00
	LEA—4397	...	Berlan Batteries 83-Mall Road, Lahore.	10·00
	LEA—4397	..	Crown Motor Co., 88 Mcleod Road, Lahore.	9·25
	LEA—4397	...	Wazir Sons, Cooper Road, Lahore.	7·62
	LEA—4397	...	Shah Paint Mart. 41 Mcleod Road, Lahore.	35·25
	LEA—4397	...	Aimal Ashfaq and Co., 16-A. Beadon Road, Lahore.	62·00

13	I.E—8150	D.H.O.A. Sialkot	Messrs. Almas Engineers and Contractors Krishan Nagar, Lahore.	3,021·66
	I.E—8150	...	...	290·00
	I.E—8150	...	...	290·00
	I.E—8150	...	...	300·00
	I.E—8150	...	...	39·36
			Total ...	3,941·02
14	K.A.B—1953	A.D.H.O., Murree	Messrs. Almas Engineers and Contractors, Krishan Nagar, Lahore.	2,186·75
	K.A.B—1953	..	...	229·00
	K.A.B—1953	...	Masood Auto Stores, 10 Naqi Road, Lahore.	70 00
	K.A.B—1953	...	Firdaus Engineering Works, Fleming Road.	48·00

1	2	3	4	5
	K.A.B—1953	...	Modern Motors Ltd. 20, Ferozepur Road, Lahore.	11·00
	K.A.B—1953	...	Mutual Engineering Works and Modern Motors, Ferozepur Road, Lahore.	9·34
	K.A.B—1953	...	Qureshi Auto Engineering Works, 36-Mcload Road. Lahore.	15·00
	K.A.B—1953	...	Folks Autos Nila Gumbad. Lahore.	20·00
	K.A.B—1953	..	Millat Auto Stores, 78 The Mall, Lahore.	6·00
	K.A.B—1953	...	Mian Motors Ltd, Lahore.	8·00
	K.A.B—1953	...	Azad Motor Works, 14-Cooper Road Lahore	0·76
	K.A.B—1953	...	Sadaquat Auto Workshop, Montgomery Road, Lahore.	1·50
	K.A.B—1953	...	Fine Repairing Co., Railway Road Lahore.	2·62
	K.A.B—1953	...	Berlin Batteries, 82 The Mall, Lahore.	3·00
			Total ...	**2,627·52**

15	K.A.B—862	B.C.G. Team, Gujranwala.	Riaz Auto Service Station, Empress Road, Lahore,	9·00
	K.A.B—862	...	M. Khurshid Motor Repairer, 97 Mecleod Lahore.	3·00
			Total ...	12·00
16	KAB—2811	A.I.H.S., Lahore	Barkat Ali Co., 10 Fateh Muhammad Road, Lahore.	80.50
	...	...	Messrs Iqbal Welding Works, Sialkot City.	20·0
	...	...	Messrs Muhammad Sadiq Engineering Works, Gowalmandi, Rawalpindi City.	5·00
	...	...	Messrs Rawalpindi Motor Repairing Shop, Gowalmandi, Lahore.	37·00
	...	...	Messrs Shaheen Motor Paints and Dealers, 16, Montgomery Road, Lahore.	65·25

2	3	4	5
...	...	Barkat Ali and Co., 10-Fateh Muhammad Road, Lahore.	11·00
...	..	Modern Motors, Ltd., 20-Ferozepur Road, Lahore.	12·60
..	...	B.A. Syed and Co., Brandreth Road, Lahore.	14.00
...	...	A.M. Spring Manufacturing Co., 80-Railway Road, Lahore.	16·00
..	...	Abdul Aziz Shopkeeper, Dil Muhammad Road, Lahore.	2·25
...	...	Sh. Azizud Din, Brandreth Road, Lahore	5·75
...	...	Dean Brothers, Lahore.	7·00
...	..	Crescent Auto Stores, Lahore.	6·25
...	...	Senior Autos, Montgomery, Lahore.	
		Total ...	2,65·35

17	KAA—8868	B.C.G., Team	Messrs Almas Engineers and Contractors, Krishan Nagar, Lahore.	205·00
	...	...	Qureshi Auto Engineering Works, Mcleod Road, Lahore.	6·00
	...	...	Ramzan Painter Mcleod Road, Lahore.	5·00
	...	...	Mico Publicity, 2 Mcleod Road, Lahore.	5·00
			Total ..	221.00
18	K.A.B—7110	G.M.H., Lahore	Mian Autos, Ltd., 54 The Mall, Lahore.	2,138·92
			Total ...	21,38·92
19	K.A.D—8520	D.H.O., Gujranwala.	Kansian Autos. 14 Queens Road, Lahore.	8·50
20	K.A.D—8521	B.C.G. Team	Qureshi Engineering Works, Sadar Street, Lahore.	24·00

1	2	3	4	5
21	KAA—569	B.C.G. Team	Bafar Bros, and Co, Montgomery Road Lahore.	2,25·00
22	LE—1401	D.H.O., Rawalpindi	Messrs Almas Engineers and Contractors Krishan Nagar, Lahore.	1,500·00
23	KAD—8525	D.H.O., Sheikhupura.	Messrs Speed Works, Lahore.	9·00
	KAD—8525	...	Azad Motor Works, 14 Cooper Road, Lahore.	1·50
	KAD—8525	...	Abdul Ghani Valcunizing Works, 76 Montgomery Road, Lahore.	1·50
	KAD—8525	...	Era Auto Service, Lahore	8·00
	KAD—8525	...	Messrs Iqbal Sewing Machine Manufacturing Co.	4·50
			Total ...	24·50

24	KA—8286	P.H. N.S., Lahore	Long Life Geskat Co., 90-Chamberlain Road.	2·00
	KA—8286	...	Aslam Welding Works, 14-Cooper Road, Lahore.	10·00
	KA—8286	...	Messrs Almas Engineers and Contractors, Krishan Nagar, Lahore.	685·00
	KA—8286	...	Aslam Welding Works, 14-Cooper Road, Lahore.	2·00
	KA—8286	...	M. Afzal Repairing and Engineering Works, Sheikhupura.	17·50
	KA—8286	...	Krystal Autos Mobile, Nila Gumbad, Lahore.	5·50
			Total ..	722·00

1	2	3	4	5
25	KAB—7764	D-H.O., Lahore	Messrs Almass Engineers and Contractors Krishan Nagar, Lahore.	234 00
	KAB—7764	...	Azad Motor Works, 14-Cooper Road, Lahore.	4·00
	KAB—7764	...	Pak Grinders 6/91 Australia Building Brandreth Road, Lahore.	41·00
	KAB—7764	...	...	4·00
	KAB—7764	...	...	18·00
			Total ...	301·00
26	LE—1969	Mayo Hospital	Modern Motors Ltd., 20 Ferozepur Road, Lahore.	227·50
	LE—1969	...	Nazir Engineering, 14-Abdul Karim Road.	6·00
			Total ...	233·50

27	LEB—5197	A.H.O., Rawalpindi	Friends and Co., Egerton Road, Lahore.	9·00
	LEB—5197	...	Messrs. Bashir Battery Service, The Mall, Lahore.	197·00
	LEB—5197	..	Modern Diesel Equipment, Nila Gumbad, Lahore.	16·00
	LEB—5197	...	Friends Service Station Egerton Road, Lahore.	8·50
			Total ..	230·50
28	KAD—4707	BCG Team Mandi Baha-ud-din. M. Riaz	Messrs Mirza and Co., Hall Road, Lahore.	18·00
	KAD—4707	...	Public Service Station, Egerton Road	8·00
	KAD—4707	...	...	2·00
	KAD—4707	...	M. Riaz Autos, Montgomery Road, Lahore.	5·00

1	2	3	4	5
	KAD—4707	...	Standard Autos Asif Building, Mecload Road.	8·00
	KAD—4707	BCG Team Mandi Baha-ud-din M. Riaz	Mirza and Co., 47, Hall Road, Lahore.	15·00
	KAD—4707	..	Modern Garrage, 26-The Mall, Lahore	8·00
	KAD—4707	...	Nazir Ahmad and Sons. 3-Brandrith Road, Lahore.	8·00
	KAD—4707	...	Shah Electric Battery Service Station, 25 Hall Road, Lahore.	14·00
	KAD—4707	...	M.A. Brothers Brandreth Road, Lahore.	8·00
			Total ...	94·00

29	LEA—5069	A.M.O., Lahore	Royal Auto Store 34 Mcleod Road, Lahore,		145·00
	LEA—5069	...	Abdullah Sons Engineering, Hall Road, Lahore.		15·00
	LEA—5069	...	Messrs Almass Engineers and Contractors, Krishan Nagar, Lahore.		275·00
			Total	...	435·00
30	KAD—7383	A.D.H.O., Wazirabad	Messrs Kashsian Auto Stores, 14-Queens Lahore.		13·50
31	LE—7918	Services Hospital	Messrs Hanif Autos Naqi Road. Nila Gumbad, Lahore.		41·00
32	KAD—3342	P.H.N.S., Lahore	Messrs Almass Engineers and Contractors Krishan Nagar, Lahore.		957·75
	KAD—3342	...	...		219·00
	KAD—3342	...	...		50·00
			Total	...	1.226.74

1	2	3	4	5
33	KAD—9663	P.H.N.S., Lahore	Mirza and Co., 47-Hall Road Lahore	25·00
34	KAB—9692	...	Abdullah and Sons Egerton Road, Lahore.	1,975·00
	KAB—9662	...	Messrs Berlin Battery, 83-Mall, Road, Lahore.	15·00
			Total ..	1,990·00
35	LEA—4397	P H.N.S., Lahore	United Engineers 56 Mcload Road, Lahore.	12·00
	LEA—4397	...	United Engineers 56-Mcload Road Lahore.	12·00
	LEA—4397	...	English Engineering Works 22 Abbot Road, Lahore.	2·50
	LEA—4397	..	Azad Motor Workshop, 14, Cooper Road, Lahore.	2·50

LEA—4397	...	...	1·50
LEA—4397	...	...	8·00
LEA—4397	...	...	2·50
LEA—4397	...	Allah Rakha Tonga Driver	0·75
LEA—4397	...	Rahim Bux, Dil Muhammad Road, Lahore.	9·81
LEA—4397	...	Nazar Hussain and Sons	1·50
LEA—4397	...	M. Riaz Mistri Joggi Mohallah Bazar Hakima Lahore.	3·00
LEA—4397	...	Industrial and Car, 87 Circular Road, Lahore.	13·00
LEA—4397	...	Rikshaw No. LEC—4113	2·30
LEA—4397	...	Break Oil	0·62
LEA—4397	...	M. Sharif and Co., Lahore.	15·00
LEA—4397	...	Royal Auto Store, Mcload Road, Lahore.	12·00

2	3	4	5
LEA—4397	...	Gasket Co., Langman 90 Chamberlain Road, Lahore.	1·00
LEA—4397	—	Mr. Riaz Auto 10-Montgomery Road, Lahore.	6·00
LEA—4397	...	Sharif and Co., Lahore	3·50
LEA—4397	...	...	5·75
LEA—4397	...	Repair Charges	0·93
LEA—4397	..	United Stores 46-Mcloed Road, Lahore.	6·00
LEA—4397	...	M. Ismail and Sons., 143-Loha Market Lahore.	38·50
LEA—4397	...	M. Sharif and Co., Lahore	3·76
LEA—4397	..	Riaz Auto 10 Montgomery Road Lahore.	5·50

LEA—4397	...	Mirza and Co., 47 Hall Road, Lahore.	17·00
LEA—4397	...	M. Sharif and Co., 61-Fateh Muhammad Road, Lahore.	24·00
LEA—4397	...	Lahore Welding Store behind Lahore Hotel.	3·75
LEA—4397	...	Crystel Auto Mobile Nial Gumbad, Lahore.	24·00
LEA—4397	...	General Hardware Stores, 25. Masone Road, Lahore.	8·75
LEA—4397	..	Bhatti Auto Stores Nila Gumbad Lahore.	4·00
LEA—4397	...	Crystel Auto Mobile Nial Gumbad. Lahore.	0 00
LEA—4397	...	Crown Auto Stores, 25-Hall Road, Lahore.	2·50
LEA—4397	...	Rehman Auto Stores, 10-Montgomery Road, Lahore.	8·50
LEA—4397	...	Latif Paint Mart, Cooper Road, Lahore.	3·12
LEA—4397	...	Popular Store, 22-Beadon Road, Lahore.	1·75

1	2	3	4	5
	K.A.B—7761	...	...	4·00
	K.A.B—7761	...	Abdul Hamid Shopkeeper Beadon Road, Lahore.	1·87
	K.A.B—7761	...	Firdos Engineering Works, Old Mewa Mandi, Lahore.	10·00
	K.A.B—7761	...	...	12·00
	K.A.B—7761	..	...	38·00
	K.A.B—7761	...	Sabir Welding Works, Cooper Road, Lahore.	1·00
	K.A.B—7761	...	English Engineering Works, Lahore.	2·00
	K.A.B—7761	...	Azad Motor Workshop, 14 Cooper Road, Lahore.	6·00
			Total ..	1,033·49

	LEA—4397		...	Khalil Brothers,15-A, Beadon Road, Lahore.	0·75
	LEA—4397		...	General Hardware Stores, 15 Beadon Road, Lahore.	4·25
	LEA—4397		...	Wazir and Sons, Cooper Road, Lahore.	2·00
	LEA—4397		...	Hazma Spusin House, Regal The Mall, Lahore.	70·00
				Total ..	537·65
36	LE—5527	Services Hospital.		Hanif Bros, Circular Road, Lahore.	34·00
	LE—5527		...	Azad Motor Workshop, 14 Cooper Road, Lahore.	4·00
	LE—5527		..	Cresecnt Auto Store, 39 Montgomery Road, Lahore.	4·87
	LE—5527		—	General Hardware Store, 15 Beadon Road, Lahore.	0·87

1	2	3	4	5
	LE—5527	...	Creascent Auto Store, 39 Montgomery Road, Lahore.	2·87
	LE—5527	...	Qureshi Auto Engineering Works, Lahore.	1·00
	LE—5527	...	Pazeb House, Beadon Road, Lahore.	58·12
	LE—5527	..	...	15·50
	LE—5527	...	International Polish House, Mayo Road, Lahore.	5·00
	LE—5527	...	M. Shafique and Bros., 17/11 Montgomery Road, Lahore.	4·00
	LE—5527	...	Polwal Service and Filling Store, 7 Abbot Road, Lahore.	7·30
	LE—5527	...	Mukhtar Autos, 59 Victoria Park behind Indus,Hotel, The Mall, Lahore.	114.62
			Total ...	252·15
			Grand Total	24,727,95

APPENDIX IV

(Ref : Short Notice Question No. 7906)

AGREEMENT

MEMORANDUM AGREEMENT made the 1st day of Nov. 1958, between THE WEST PAKISTAN WATER AND POWER DEVELOPMENT AUTHORITY, (hereinafter called "The Client"), of the one part, and Messrs ENERGOPROJEKT, Beograd, Carice, Milice 22, Yogoslavia, (hereinafter called "The Consulting Engineers"), of the other part.

WHEREAS the Client desires to develop Hydro-Electric Power at the falls on the Upper Chenab Canal near Nandipur, West Pakistan under the scheme called the Gujranwala Hydel Project.

AND WHEREAS the Client desires to employ the Consulting Engineers for performing the duties hereinafter mentioned, which the Consultanting Engineers have agreed to do, upon and subject to the terms hereinafter set forth.

NOW THESE PRESENTS WITNESS AND IT IS HEREBY AGREED AND DECLARED by and between the parties hereto as follows :—

(1) In consideration of the payments to be made by the Client to the Consulting Engineers as hereinafter mentioned, the Consulting Engineers hereby convenant with the Client to complete their assignment in conformity with the provisions of this Agreement in all respects.

(2) The Client hereby covenants to pay to the Consulting Engineers, in consideration of the services rendered the fees agreed to at the times and in the manner prescribed in this Agreement.

Definitions.

1. for the purpose of this Agreement :

(a) "the Client means the West Pakistan Water and Power Development Authority, and includes its authorised representatives, successors and assigns ; and

(b) the "Consulting Engineers" means M/S. Energoprojekt Beograd, Carice, Milice 22, Yogoslavia and includes their authorised representives,successors and permitted assigns.

Contract not Transferable

2. This contract is not transferable without the consent of both the parties.

Description of the Project and Scope of the Contract.

3. The Gujranwala Hydel Project located on the Upper Chenab Canal near Nandipur, West Pakistan, consists of a hydro-electric station with an installed capacity of 13,800, KW., with appurtenant works, including the head-race and tail-race canals, spillways, building, communications, sub-stations and transmission works. The Power Station will have three Turbo/Generator Sets, each with a capacity of 4,450 K.W. and other equipment as specified in the Director General, Supply & Development Karachi's acceptance tender No. Eng.II/ 36105/24/1/55/134 dated 28.11.57 in favour of M/s. Rado Kancer, Beograd, Yogoslavia. The maximum head available is 24.4 feet and the maximum discharge 10,020 cft. per second.

The engineering of excavation of the canal, the head race and the tail race, lining and remodelling of the canals, communications, buildings except the power house structure, transmission of power, and the power sub-stations except the sub-station at the power house site shall be executed by the Client and do not form a part of this contract.

The Consulting Engineers shall prepare and supply to the Client all the detailed designs and drawings for the civil works of the power station and appurtenant works including those of spillways, tail race and head race, and shall carry out inspection of equipment and engineering super-

vision on construction of civil works and on the erection, testing and commissioning of the plant at all stages during the period of the contract, or of its extension if any.

Field data required for the proper design of the works and as detailed in Annexure I to this Agreement shall be supplied to the Consulting Engineers by the Client at his own cost.

Duties of the Consulting Engineer.

4. The Consulting Engineers shall review the equipment contract and preliminary designs furnished by the suppliers of the equipment, and intimate to the Client well in time their requirements of the necessary field data for the purpose of preparing detailed designs and drawings of the works.

5. The Consulting Engineers shall inspect the equipment at the manufacturer's plant and approve each component of the same before its despatch. This assignment of inspection shall be current from the date of signing of the Agreement till the despatch of the equipment from the plant.

6. The Consulting Engineers shall furnish to the Client detailed designs and drawings of the power house and all its appurtenant works including the spillways, head race and tail race, sufficiently elaborate and clear for a full understanding of the construction work, and within the time schedule defined in para 19, in a manner to enable continuous and unhindered construction of the works according to the construction schedule as defined in para 9.

7. The Consulting Engineers shall prepare detailed specifications for all construction materials and methods as provided for by them in their design and make them available to the Client in good time.

The designs, drawings and specifications shall embody the latest good practices and employ approved methods according to the highest professional standards.

8. The Consulting Engineers shall establish at their cost, an office in Lahore where an experienced and competent Senior Engineer from their organization in Yogoslavia shall work on the detailed design and working drawings in association with Pakistani Engineers and drawing office establishment.

The Office of the Consulting Engineers shall be open to inspection by the Client in order to satisfy him as to the timely preparation of the detailed design and drawings.

9. The Consulting Engineers shall furnish to the Client a contruction schedule with a view to planning and organizing the work for its completion in the minimum time possible and review the said schedule from time to time in consultation with the Client.

10. The Consulting Engineers shall supervise the construction of works at the site with a view to ensuring proper workmanship of the highest standard.

11. The Consulting Engineers shall advise the Client in time and in writing, of any defects noticed during construction in regard to specifications and workmanship and sugggest ways and means to rectify them.

12. The consulting Engineers shall submit to the Client monthly appraisal of the progress on work, pointing out prominent delays, if any, that have occurred or are likely to occur on any part of the work, which might affect the completion of the Project according to schedule, and shall suggest ways and means to over come such delays.

The monthly appraisal also indicate the defects in the work pointed out by the Consulting Engineers which have not been set right by the Client.

13. The Consulting Engineers shall station at the site an experienced and competent Senior Construction Engineer from their organization in Yogoslavia to supervise the construction work.

14. The Consulting Engineers shall inspect and supervise the erection, testing and commissioning of the hydraulic, electrical and mechanical equipment of the power station and appurtenant work and shall advise the Client on all aspects to ensure proper workmanship safety and efficient operation of the equipment.

The Consulting Engineers shall post one experienced and competent Senior Electro-Mechanical Engineer from their organisation in Yogoslavia for the supervision, erection testing and commissioning of the mechaniery and equipment.

Duties of the Client :

15. The Client shall supply to the Consulting Engineers all the surveys and field data set forth in Annexure I for the preparation of detailed designs and drawings of the civil works of the power station and appurtenant works.

16. The Client shall provide free furnished accommodation to the foreign staff of the Consulting Engineers stationed at the site of the work.

17. The Client shall place, at his own cost, the services of a Junior Engineer with necessary survey instrument, at the disposal of the Senior Construction Engineer of the Consulting Engineers stationed at the site to assist the latter in the performance of his duties.

18. The Client shall arrange to furnish to the Consulting Engineers, for their use, all the data and manufacturer's drawing relating to the power station and equipment.

19. The Consulting Engineers shall furnish to the Client,

(a) detailed designs and construction drawings of the raft foundation of the power station within a period of two months from the date of signing of the Agreement : and

(b) detailed designs, drawings and specifications of the remaining works within a period of ten months from the date of signing this Agreement and in a manner to ensure unhindered progress of construction at the site.

Period of stay of the Engineering Personnel Furnished by the Consulting Engineers :

20. The following shall be the periods of stay in Pakistan of the foreign Engineering personnel to be provided for by the consulting Engineers under this Agreement :—

(a) (i) Ten months for the Senior Design Engineer.

(ii) Twenty five to thirty months for the Senior Construction Engineer.

(iii) Twenty to twenty five months for the senior Electro-Mechanical Engineers.

(b) (i) The Senior Designs Engineer of the Consulting Engineers shall arrive in Pakistan two months after the date of signing of this Agreement.

(ii) The Senior Civil Construction Engineer and the Senior Electro-Mechanical Engineers shall arrive in Pakistan according to a time schedule to be agreed upon between the Client and the Consulting Engineers.

Duration of the Contract :

21. This Agreement shall come into force from the 1st of November, 1958, and remain operative for a period of thirty months commencing from that date.

The Agreement period may be extended, if deemed necessary, by the Client on the conditions set forth in para 25 of the Agreement.

Fees of the Consulting Engineers :

22. The Consulting Engineers shall receive from the Client for the services rendered under this Agreement, a sum of Rs. 330,000/-(Rupees three hundred thousand) and a sum of $ 77,000 (Dollars seventy seven thousand) or its equivalent in sterling as fixed over-all payments for all the services of the Consulting Engineers.

All dollar or sterling payments shall be made to the Account of the Consulting Engineers in Yogoslavia.

23. The rupee component of the fixed fee shall be paid to the Consulting Engineers in Pakistan, while the dollar component of the fixed fee shall be paid in U.S. dollars or at the convenience of the Client in English sterling at the conversion rate prevailing on the day of payments in the manner set forth hereunder on Presentation of bills :—

Payment and when Due.	Currency	
	U.S.$.	Pakistan Rs.
20% on commencement agreement against Bank guarantee furnished by the National Bank of Pakistan for a period of three months.	15,400.00	60,000

Note :—In case dollars/sterling are not available immediately in signing of the Agreement the dollars/sterling payment shall be made in equivalent Pakistani rupees provisionally and adjusted subsequently as soon as dollars/sterling are available but not later than the 31st January, 1959.

FIRST YEAR 40% = $30,800.03 + Rs. 1,20,000.

2nd month after commencement.	5133.00	20,000
4th month after commencement.	5133.00	20,000
6th month after commencement.	5133.00	20,000

8th month after commencement.	5133.00	20,000
10th month after commencement.	5133.00	20,000
12th month after commencement,	51,35.00	20,000
SECOND YEAR 30% = $ 23,100.00 + Rs. 90,000.		
14th month after commencement.	3850.00	15,000
16th month after commencement.	3850.00	15,000
18th month after commencement.	3850.00	15,000
20th month after commencement.	3850.00	15,000
22nd month after commencement.	3850.00	15,000
24th month after commencement.	3850.00	15,000
THIRD YEAR 10% = $ 7,700 + Rs 30,000.		
26th month after commencement.	2566.00	10,000
28th month after commencement.	2566 00	10,000
30th month after commencement.	2568.00	10,000
Total =	77,000.00	3,00,000

24. All payments shall be subject to a deduction of 10% as retainage and the sums so deducted shall be released only on the satisfactory completion of the Agreement or earlier if the Agreement is terminated under the terms set forth here inafter.

25. If the services of the consulting Engineers are required by the Client for a period longer than thirty months the Consulting Engineers shall be paid in Yogoslavia by the Client a sum of S. 850 (Dollars eight hundred and fifty) or its equivalent in serling per man-month of the foreign personnel in the extended period provided that the consulting engineering shall not be entitled to any payments if and to the extent that they may havedefaulted on the total man-months of their personnel which they have to provide under para 20 of this Agreement.

Penalty for Delays

26. If the Consulting Engineers fail to furnish the detailed designs and drawings within ten months of the date of signing of this Agreement, they shall be liable to pay to the Client a penalty of S.50 (Dollars Fifty) per day thereafter until such time as the designs and drawings are actually furnished. The penalty, if imposed, shall be deducted at the rate of 50% in dollars and 45% in rupees. The maximum penalty shall not exceed S.4,500 (Dollars four thousand and five hundred).

27. The decision of the Client under para 26 shall be final and shall not be subject to arbitration ;

Provided that if the Client is satisfied that the failure on the part of the Consulting Engineers to furnish the detailed designs and drawings was due to factors beyond their control or has not hampered the progress of the work, the Client may waive the penalty, fully or in part, as he deems proper.

Suspension and Termination of the Agreement.

28. Should it become necessary, in the opinion of the Client, to suspend the work for a period of six months or less, the Client may ask the Consulting Engineers to withdraw temporarily their foreign personnel.

In such a case the Client shall pay the actual expenses of such personnel from Lahore to Beograd and back to Lahore, if the said personnel is recalled for resumption of the work.

29. (1) The Agreement may be terminated

(a) by either rarty, by notice in writing, should it become necessary, in the opinion of the Client, to suspend the work indefinitely.

(b) by the Client

(i) In the event of the failure of the Consulting Engineers to render services set forth in this Agreement to the satisfaction of the Client, of which the Client shall be the sole judge, or

(ii) for any other reason except the contingency mentioned in sub-para (a) above.

(c) by the Consulting Engineers, the event of the failure of the Client to make payments due to the Consulting Engineers in terms of para 23.

(2) The Client shall give three month's notice in writing to the Consulting Engineers of his intention to terminate the Agreement under sub-para (b) of para (1) above, and shall continue to pay, during the period of the notice, fees at the rates setforth in para 22 of this Agreement as also the accumulated retainage upto the termination date.

The Consulting Engineers shall further be entitled to a sum of $.7,500 (dollars seven thousand five hundred) or its equivalent in serling as compensation fee, provided that no such compensation shall be payable if the termination of the Agreement has been necessitated by the failure of the Consulting Engineers to render services set forth in this Agreement to the satisfaction of the Client.

(3) The Consulting Engineers shall give three-months' notice in writing to the Client of their intention to terminate the 'Agreement under sub-para (c) of para (1) above. In such an event, the Consulting Engineers shall be entitled to the termination compensation of the $. 7,'00(dollars seven thousand and five hundred) in addition to the fees due to them during the period of notice, provided the Consulting Engineers continue to render services to the full satisfaction of the Client upto the termination date.

30. In the event of the consulting Engineers abandoning their obligations hereunder the Client shall be refunded, in dollars or rupees as the case may be, any portion of the fixed fees already paid to them as does not fairly represent remuneration for services performed prior to such abandonment and the unused portion of the advance payments, if any, provided that if the consulting Engineers shall abandon their said obligations without any reasonable cause they shall also pay to the Client the extra exependiture involved in the employment of other

consulting engineers to perform and carry on the duties under this Agreement.

General.

31. (i) The Client shall assist the consulting Engineers in obtaining Government immigration permits according to the Government regulations.

(ii) In case of illness the personnel of the Consulting Engineers the Client shall assist the Consulting Engineers in obtaining proper medical attention at the expense of the Consulting Engineers. In case any personnel of the Consulting Engineers becomes too ill to continue the work, the Consulting Engineers shall replace such personnel at their own expense.

(iii) The personnel of the consulting Engineers resident in Pakistan shall be allowed reasonable sick leave, holidays and short vacations as per general practice with the approval of the Client.

(iv) The Client may require in writing the consulting Engineers to remove from the work such supervisory staff of the consulting Engineers as the Client deems incompetent, careless, insubordinate or otherwise objectionable or whose continued employment on the work is deemed by the Client to be contrary to the public interest. The Consulting Engineers shall remove such persons train Pakistani Engineers of the Client.

(vi) The Client shall provide necessary instruments for the testing of of the equipment

(vii) The consulting Engineers shall provide at their own expense work-men's compensation, public liability and idemnity and property damage insurance on their personnel.

(viii) The Client shall help the consulting Engineers in securing permits and licenses for importation of equipment and material necessary for carrying out the work and for their export on termination or on the expiry of the Agreement as deemed necessary by the Consulting Engineers.

(ix) The client shall provide furnished office accommodation at the site for the supervisroy personnel of the consulting Engineers.

Training of Pakistan Staff in Yogoslavia:

32. The Consulting Engineers shall provide facilities for two Pakistan Engineers to be deputed to work in their Designs Office in Yogoslavia for a period of six months. Living expenses and allowances in Yogoslavia for these Engineers shall be borne by the Consulting Engineers. The Client will provide their travelling expenses from and to Pakistan.

Arbitration.

33. If any time any question, disput or difference what-so-ever arises between the parties in relation to or in connection with this Agreement then, save in so far as a decision of any such matter is herein other-wise provided for and has been decided, either of the parties here-to may give notice to the other in writing of the existence of such question, dispute, or difference. In any such case each party shall within thirty days after the receipt of such notice appoint an Arbitrator at Lahore. If the two arbitrators so appointed fail to agree upon a solution within thirty days after the dispute is submitted for arbitration, the two Arbitrators so designated will be allowed 30 (thirty) additional days to agree upon the appointment of a third Arbitrator to act as the presiding office in the arbitration proceedings. The cost of Arbitrators in all cases shall be brone equally by the parties to the dispute. The decision of the Arbitrators shall be final and binding on the Client and the Consulting Engineers.

34. In witness hereof the parties hereto have caused their signatures

and respective common seals, to be herewith affixed, the day and year first above written.

(K. MUSHTAQ ILAHI)
Secretary
Water & Power Development Authority
West Pakistan, Lahore.

On behalf of West Pakistan Water
& Power Development Authority.

Mr. Hamid Jalal
Public Relations Officer,
Water & Power Development Authry :
West Pakistan, Lahore.

(DIMITRIJE VUKAJLOVIC)
1.11.58

On behalf of M/s. Energoprojekt, Beograd, Carice, Mallice 22, Yogoslavia, In presence of-

Name... Mr. Z.I. CUCEK

ANNEXURE-I

Survey and field data to be supplied by the Client to the Consulting Engineers.

I. **Geodetical data.** General lay out.

1. Contour Lines of the whole area (between two cofferdams) to a scale of 1 : 100 or 1 : 200, with location of poligenal and other fixed points as well as axes of the power house.
2. Longitudinal section of existing canal connected with general lay-out.
3. Cross-sections of existing connected with points 1 & 2.
4. Contour lines of the power house to a scale of 1 : 100 or 1 : 200.
5. Location of all geodetical fixed points with necessary data (elevations. distances, angles between depending directions etc.)
6. Detailed lay-out of drill-holes, with distances between the various holes, connected with some fixed points.

II. **Hydrological data.**

1. Monthly discharge curve.
2. Installed discharge.
3. Maximum over flow discharge.
4. Normal water level in Upper Chenab Canal.
5. Elevation on which the spillway starts to work.
6. Maximum allowed elevation in Upper Chenab Canal during spillway's action.
7. Maximum water level in the tail-race during three units action.
8. Water leval in the tail-race during one unit action.
9. Discharge curve in the Tail-race.

III. Underground water data.

1. Level of the underground water on both side-banks depending on water level in existing canal.

2. Elevations of underground water during test pumping with data of location of observation holes as well as water levels in the same holes.

3. Data about ceasing of lowering underground water level, depending water level, dependiag on pumping deepness.

IV. Soil investigation data.

1. Composition and thickness of Upper earth layers.
2. Grai curve of sandy material.
3. Maximum allowed stress of sandy material.
4. Friction factor of sandy material (f=tq Q=?).
5. Percolation factor (K=? inch/sec).
6. Specific weight of sandy material.
7. Volume & weight of sandy material.
8. Prosity of sandy material.

Note :—Elevations of different layers in exploration holes must be connected with some fixed point.

V. Water analysis.

Note :—It is necessary to carry out chemical analysis of running water as well as underground water, both in the dry and rainy season.

VI. Silt charge.

VII. Project task. In which the specific wishes of Client will be included, with description of general lay-out of proposed plant. This must specify the necessary objective of the Plant, i.e. power house, spillway, ground outlet etc.

APPENDIX V

(Ref : Starred Question No. 7602)

Sr. No.	Name of the Agency.	Grant-in-aid for the year 1965-66		Expenditure incurred during 1965-66	Income of the agency through subscriptions and donations.	Grant-in-aid for the year 1966-67		Remarks.
		National Council.	Provincial Council.			National Council.	Provincial Council.	
1	2	3	4	5	6	7	8	9
	LAHORE DIVISION							
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	
1	Anjuman Rafa-e-Am,Shad Bagh, Lahore.	1,000/-	1,000/-	12,785/-	2,400/-	1,000/-	1,000/-	Audited statement of accounts for the year 1966-67 not yet received as the financial year ends on 30.6.67.

2	Anjuman Talimul Furqan, Darul Furqan, Begum-pura, Lahore.	5,000/-	2,000/-	78,641/-	60,091/-	7,000/-	—	—do—
3	All Pakistan Women Association, 65-Gulberg Road, Lahore.	10,000/-	10,000/-	1,52,323/-	—	10,000/-	10,000/-	—do—
4	Begum Wazir Ahmad Industrial Home, 49-Sanda Road, Lahore.	2,000/-	1,000/-	6,047/-	2,228/-	2,000/-	2,000/-	—do—
5	Blind Welfare Association, 63-Dil Mohammad Road, Lahore.	5,000/-	—	19,713/-	14,685/-	7,500/-	5,000/-	—do—
6	Community Development Council, Garhi Shahu, Lahore.	5,000/-	3,000/-	10,728/-	2,675/-	8,000/-	—	—do—

APPENDIX

7427

1	2	3	4	5	6	7	8	9
7	Community Development Council, Qila Gujar Singh, Lahore.	2,000/-	2,000/-	6,165/-	1,775/-	4,000/-	—	—do—
8	Majlis-i-Islaho Amal, Community Development Project, Nai Abadi Dharampura, Lahore.	—	300/-	1,958/-	954/-	—	—	—do—
9	Anjuman Himayat-e-Islam, Lahore.	15,000/-	10,000/-	2,53,223/-	79,330/-	15,000/-	10000/-	—do—

10	Anjuman Khadimul Muslimeen, Outside Lohari Gate, Lahore.	10,000/-	6,000/-	1,61,613/-	40,176/-	9,000/-	5,000/-	—do—
11	Anjuman Sulemania, Samanabad, Lahore.	5,000/-	—	1,98,507/-	50,599/-	5,000/-	10,000/-	—do—
12	Anjuman Rafa-e-Am, Mozang, Lahore.	5,000/-	5,000/-	60,451,28	4,046/-	5,000/-	—	—do—
13	Pakistan Christian Blind Society, Surrise School for the Blind, Ravi Road Lahore.	10,000/-	5,000/-	Audit Statement not available.		5,000/-	—	—do—
14	Poonch House Staff Colony Welfare Association, Multan Road, Lahore.	4,000/-	1,000/-	9,416/-	2,671/-	5,000/-	—	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
15	Pakistan Girl Guides Association West Pakistan Branch 5-Habibullah Road, Lahore	10,000/-	10,000/-	20,228/-	2,000/-	10,000/.	10,000/-	—do—
16	Public Welfare Society, 4-Mozang Road, Lahore.	8,000/-	—	Audited statement not received for 1965-66.	—	3,000/-	—	—do—
17	Punjab Education and Social Welfare Society, 107-Ravi Road Lahore.	2,000/-	—	13,723/-	1,500/-	—	—	—do—
18	Qadimi Yatimkhana, Talimul Quran, Railway Road, Lahore.	5,000/-	5,000/-	28,979/-	33,653/-	5,000/-	—	—do—

19	Residente Welfare Association Chauburji Garden, Lahore.	4,000/-	1,000/-	14,276/-	6,595/-	4000/-	—	—do—
20	Shirin Masturant Industrial Thrift and Credit Society, 920-N Samanabad, Lahore.	2,000/-	—	1,575/-	8,133/-	2,000/-	—	—do—
21	Ellen Inglis Home, 20-Queens Road, Lahore.	2,000/-	—	4,398/-	2,486/-	2,000/-	—	—do—
22	Fidayane Rasul Welfare Society, Wasanpure, Lahore.	5,000/-	7,000/-	49,358/-	6,000/-	5,000/-	7,000/-	—do—
23	Jinnah Cooperative Society, Qila Gujar Singh, Lahore.	2.000/-	—	9,000/-	682/-	2,000/-	—	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
24	Lahore Charitable Association and Stranger Home, 44-Allama Iqbal Road, Lahore.	5,000/-	4,000/-	17,866/-	8,409/-	5,000/-	—	—do—
25	Lahore Distt : T.B. Association Lytton Road, Lahore.	4,000/-	1,000/-	A-S not received.		—	5,000/-	—do—
26	Social Welfare Community Centre, Noor Shah Road, Lahore.	3,000/-	—	34,872/-	8,990/-	3,000/-	—	—do—
27	Social Welfare Society, Moghalpura, Lahore.	10,000/-	5,000/-	56,349/-	32,134/-	9,000/-	—	—do—

28	Sultanpura Social Welfare Society, 8-Sultanpura Road, Lahore.	2,000/-	—	A/S not received.		2,000/-	—	—do—
29	The Alhamra Industrial Society, Lahore.	2,000/-	—	A/S not received.		2,000/-	—	—do—
30	The Tariq Masturat Industrial Coop : Society, Mozang, Lahore.	2,000/-	—	8,000/-	1,513/-	2,000/-	—	—do—
31	West Pakistan Boy Scouts Association, Lahore.	9,000/-	1,000/-	32,456/-	1,962/-	5,000/-	—	—do—
32	U. C. D. Project, Mustafa Welfare Town, Lahore.	5,000/-	—	A/S not received.		5,000/-	5,000/-	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
33	West Pakistan Children Aid Society, Lahore.	5,000/-	—	—do—	—	—	—	—do—
34	West Pakistan Council for Child Welfare, Lahore.	5,000/-	5,000/-	—do—	—	5,000/-	2,000/-	—do—
35	West Pakistan Conference of Social Work, Railway Road, Lahore.	1,000/-	—	60,571/-	7,501/-	—	—	—do—
36	West Pakistan Society for Rehabilitation of Disabled, 111-Ferozpur Road, Lahore.	10,000/-	10,000/-	74,306/-	55,397/-	15,000/-	5,000/-	—do—

37	West Pakistan T.B. Association Napier Road, Lahore.	8,000/-	—	34,380/-	26,670/-	8,000/-	—	—do—
38	West Pakistan Youth Movement Fazal Building. Lahore.	7,500/-	4,000/-	A/S not received.		4,000/-	4,000/-	—do—
39	Tanzim Yatimkhana, Gowalmandi, Lahore.	5,000/-	4,000/-	45,114/-	38,536/-	10,000/-	—	—do—
40	Social Welfare Society Gujarpura, Ghora Shah Road, Lahore.	—	2,000/-	4,677/-	4,521/-	2,000/-	2,000/-	—do—
41	Anjuman Falah-e-Ama, Ramgarh, Colony, Lahore.	—	2,000/-	3,054/-	1,119/-	2.000/-	—	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
42	Anjuman Islah-e-Bahbood, Community Development Project, Rajgarh, Lahore.	—	3,000/-	3,554/-	1,590/-	3,000/-	—	—do—
43	Pakistan Association of the Blind, West Wing, Lahore.	—	2,000/-	4,383/-	4,174/-	3,000/-	—	—do—
44	B.P. Guild of Old Scouts, West Pakistan, Lahore.	—	1,000/-	1,529/-	132/-	—	—	—do—
45	M. C. F. O. & Hospital Society 9-Fane Road, Lahore.	—	2,000/-	3,040/-	1,484/-	—	—	—do—

46	Inter Collegiate Friends Association, 31-Shishmehal Road, Lahore.	—	500/-	Audited statements of accounts not received.		—	—	—do—
47	The Patient Welfare Association, Mayo Hospital, Lahore.	—	1,000/-	3,067/-	1,507/-	—	—	—do—
48	Social Welfare Society, Class IV-Employees, Engineering University, Lahore.	—	3,000/-	4,227/-	347/-	—	—	—do—
49	Workers Education and Welfare Society, 45-Nichalson Road, Lahore.	—	1,000/-	A/S not received.		—	—	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
50	Pakistan Girl Guides Association. Inner Branch, Lahoer.	—	500/-	4,318/-	3.385/-	1,000/-	—	- do—
51	Pakistan Girl Guides Association, Outer, Branch, Lahore.	—	500/-	4,345/-	145/-	1,000/-	—	—do—
52	Family Welfare Cooperative Society, 28-Sanda Road, Lahore.	—	10,000/-	32,424/-	1.229/-	5,000/-	2,000/-	—do—
53	Fatima Jinnah Industrial Thrift and Credit Society, Lahore.	—	1,000/-	6,803/-	1,043/-	—	1,000/-	—do—

54	Naghma-e-Hayat Thrift & Credit Society, Model Town, Lahore.	—	1,000/-	A/S not available.		—	1,000/-	—do—
55	The Gulberg Masturat Industrial Society, 92-Gulberg, Lahore.	—	1,000/-	3,758/-	395/-	—	1,000/-	—do—
56	Tauqir Industrial Cooperative Society, Bhatti Gate, Lahore.	—	1,000/-	4,813/-	1,238/-	2,000/-	—	—do—
57	Knitting Moghalpura Masturat Coop : Society, Moghalpura, Lahore.	—	1,000/-	2,122/-	437/-	—	1,000/-	—do—
58	Anjuman Binatul Islam, 2-Fane Road, Lahore.	—	2,000/-	A/S not available.		2,000/-	—	—do—

1	2		3	4	5	6	7	
59	Anjuman Faquq-e-Fariaz-e-Insan, Pakistan Shadab Colony, Queens Road, Lahore.	—	5,000/-	15,222/-	15,392.2	3,000/-	4,000/-	—do—
60	Mumtaz Welfare Association, 14-Gulberg, Lahore.	—	2,500/-	2,150/-	7,526·75	2,000/-	—	—do—
61	The Lahore Hospital Welfare Society, Mayo Hospital, Lahore.	15,000/-	10,000/-	79,303/-	1,022/-	—	—	—do—
62	West Pakistan Social Welfare Society, Naubahar Manzil, Lahore	—	—	2,691.46	14,993.28	—	—	—do—

63	West Pakistan Society for the Mentally retarded children, Nichlson Road, Lahore.	—	—	20,475/-	7,016/-	3,000/-	2,000/-	—do—
64	Sherazi Women Welfare Society Ramgarh, Lahore.	—	—	1,135/-	5.003/-	—	3,000/-	—do—
65	Patient Welfare Association, Sir Ganga Ram Hospital, Lahore.	—	1,000/-	A/S not available.		—	—	—do—
66	All Pakistan Deaf & Dumb Welfare Society, Lahore.	10,000/-	—	4,725/-	40,544.15	—	—	—do—
67	National Aid Organisation, Cooperative House, Lahore.	—	5,000/-	A/S not available.		—	—	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
68	West Pakistan Maternity and Child Welfare Association, Queens Road, Lahore.	—	—	2,161/-	18,973/-	5,000-/	—	—do—
69	Young Pioneers Association, Elgan Road, Sadar Bazar, Lahore.	—	—	1,600/-	3,987.87	—	2,000/-	—do—
70	Awan Welfare Society, West Pakistan, Main Bazar, Qila Gujar Singh, Lahore.	—	—	A/S not available.		—	2,000/-	—do—

	DISTRICT SHEIKHUPURA.							
71	T.B. Association, Sheikhupura.	2,000/-	2,000/-	—	86,936/-	5,000/-	—	—do—
72	Anjuman Ahbabul Muslimeen, Sharaqpur, Distt : Sheikhupura	—	1,000/-	A/S not available.		—	—	—do—
	DISTRICT GUJRANWALA							
73	Al-Farooq Ijtimai Taraqiati Idara, Hafizabad, Road, Gujranwala.	3,000/-	3,000/-	11,214/-	12,607.77	5,000/-	—	—do—
74	Anjuman Naujawanan-e-Millat, Gujranwala.	2,000/-	2,000/-	2,452/-	9,081.22	—	3,000/-	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
75	District T.B. Association Hospital Road, Gujranwala.	2,000/-	3,000/-	1,10,115/-	3,475.55	—	2,000/-	—do—
76	Anjuman Hamdard -e-Millat, Adda Safdar Khan, G.T. Road, Gujranwala.	1,000/-	—	A/S not available.		—	—	—do—
	DISTRICT SIALKOT.							
77	Anjuman Falah-e-Bahbood, Nowshera, V.P.O. Nowshera Tehsil Pasrur, District Sialkot.	3,000/-	1,000/-	1,400/-	4,374.90	3,000/-	—	—do—

78	Anjuman Islah-e-Dehat, Dhidowali Teh : Daska, Sialkot.	5,000/-	1,000/-	1,116.75	96,49/-	5,000/-	—	—do—
79	Anjuman-e-Islah-e-Moashra, Mundeki Goraya, Sialkot.	1,000/-	1,000/-	1,622.50	3,425/-	2,000/-	—	—do—
80	Anjuman-e-Islamia Sialkot.	4,000/-	2,000/-	4,383.93	13,552.99	6,000/-	5,000/-	—do—
81	APWA Trunk Bazar, Sialkot.	30,000/-	1,000/-	A/S not available.		3,000/-	—	—do—
82	District T.B. Association, Sialkot.	5,000/-	1,000/-	15,238/-	1,903/-	6,000/-	—	—do—
83	The Social Welfare and Health Society, Sialkot Cantt.	5,000/-	5,000/-	14,170.62	18,066.43	5,000/-	—	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
84	Urban Community Development Project Hajipura Sialkot.	4,000/-	1,000/-	1,373.26	9,529.18	5,000/-	—	—do—
85	The District Blind Welfare Association, Sialkot.	—	2,000/-	75/-	3,320.60	2,000/-	—	—do—
86	Students Welfare Society, Sialkot.	—	2,000/-	6,974/-	9,321.54	2,000/-	—	—do—
87	Anjuman Khidmat -e-Khalq, Daska Sialkot.	—	2,000/-	4,812/-	2,676/-	1,000/-	—	—do—
88	T.B. Association, Daska, District Sialkot.	—	—	4,185/-	17,234.30	—	1,000/-	—do—

89	Tahrik-i-Tameer-e-Akhlaq, Almahar Sharif District Sialkot.	—	4,000/-	8,508.13	20,242.15	—	—	—do—
90	Satar Ladies. Industrial Society Social Centre, Pasrur, District Sialkot.	2,000/-		4,000/-	2,021/-	2,000/-	—	—do—
	DISTRICT SARGODHA.							
91	Social Welfare Society, Bhalwal Distt : Sargodha.	—	—	8,030/-	833/-	—	—	—do—
92	Deaf and Dumb Elementary School, Block No. 16, Sargodha.	1,000/-	2,000/-	5,703/-	2,555/-	—	2,000/-	—do—
93	Pakistan Girl Guides Association, Sargodha.	—	2,000/-	865/-	2,379/-	—	2,000/-	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
94	Anjuman Khaliqia Block No. 17, Sargodha.	4,000/-	—	1,32,600/-	74,907/-	—	4,000/-	—do—
95	Urban Community Development Project H. No. 36, Sargodha.		—	N.A.	N.A.	—	2,000/-	—do—
	MIANWALI DISTRICT.							
96	Ex-Servicemen Union Isakhel, Mianwali.	—	2,000/-	3,128/-	113/-	—	—	—do—
97	Anjuman-e-Hussainia, Jhang	1,000/-	3,000/-	35,585/-	14,646/-	—	—	—do—

98	Anjuman Islahul Muslimeen.	1,000/-	2,000/-	8,313/-	5,831/-	2,000/-	1,000/-	—do—
99	Social Welfare Agency, Jamia Mohammadi Sharif Distt : Jhang.	—	2,000/-	7,813/-	2,211/-	3,000/-	2,000/-	—do—
	LYALLPUR DISTRICT							
100	Anjuman-e-Islamia, City Muslim High School, Lyallpur.	—	4,000/-	19,298/-	20,313/-	2,000/-	2,000/-	—do—
101	Deaf and Dumb Welfare Society, Town Hall Road, Lyallpur.	3,000/-	3,000/-	9,318/-	24,222/-	3,000/-	3,000/-	—do—

1	2	3	4	5	6	7	8	9
102	District T.B. Association, Circular Road, Lyallpur.	8,000/-	2,000/-	1,39,192/-	3,865/-	9,000/-	2,000/-	—do—
103	Social Welfare Society, Samanabad, Lyallpur.	—	3,000/-	4,441/-	1,380/-	3,000/-	—	—do—
104	Social Welfare Society, 6-Ghulam Mohd Abad, Lyallpur.	—	—	2,775/-	1,918-/	2000/-	—	—do—

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 27th June, 1967.

سہ شنبہ - ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-10 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا عَلَي الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

(پ ۷- س ۶- رکوع ۱۴- آیات ۶۸ تا ۷۰)

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بیہودہ بکواس کر رہے ہیں تو اُن سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں (اگر یہ بات) شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ ہرگز مت بیٹھو۔ اور پرہیزگاروں پر اُن لوگوں کے حساب کی کچھ جوابدہی نہیں۔ ہاں نصیحت کریں تاکہ وہ بھی برائیوں سے پرہیز کرنے والے بنیں۔ اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اُن سے کچھ سروکار نہ رکھو۔ ہاں اِس قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو تاکہ قیامت کے دن کوئی اپنے اعمال کی سزا میں ہلاکت میں نہ ڈالا جائے۔ اُس روز اللہ کے سوا نہ تو کوئی اُس کا دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا اور اگر وہ روئے زمین کی تمام چیزیں معاوضہ میں دینا چاہے تو وہ اس سے قبول نہ کی جائے گی یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کے وبال کی بدولت ہلاکت میں ڈالے گئے۔ اُن کے لئے پینے کو کھولتا پانی اور دکھ دینے والا عذاب ہے۔ اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Nawaz.

STARTING B.SC. AND B.A. FINE ARTS CLASSES IN GOVERNMENT GIRLS COLLEGE, SAHIWAL

*4213. **Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to start B.Sc. and B.A. classes in Fine Arts in Government Girls College, Sahiwal; if so, the time by which the said classes will be started ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): There is a proposal for starting B.Sc. classes only at the Government College for Girls, Sahiwal (Montgomery). If the case is approved by the Finance Department the classes are expected to start during the next academic year.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ جیسا انہوں نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ بجٹ میں، یہ پروویژن رکھی گئی اور اس سال بی ۔ ایس ۔ سی کی کلاسسز شروع کی جائیں گی ۔ کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ بجٹ میں اس سال کوئی پروویژن رکھی گئی ہے ۔ کیا آپ اس کے متعلق بتا سکتے ہیں ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ پروویژن رکھی گئی ہے ۔ ستمبر میں داخلے ہوں گے اور جو طالب علم بی ۔ ایس ۔ سی یا بی ۔ اے کی کلاسسز میں داخلہ لیں گے ان کو مئی کی فیس ادا کرنی پڑے گی یعنی جو چھٹیاں ہیں وہ بھی فیس ادا کریں گے ۔ academic year مئی سے شروع ہوتا ہے ۔ لیکن داخلے ستمبر میں ہوتے ہیں انشاء اللہ یہ کورس ستمبر میں شروع ہو جائے گا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ تو ایک حقیقت ہے کہ ملک میں خواتین کی تعلیم کی اشد ضرورت ہے لیکن اس میں بہت زیادہ کمی ہے ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو existing کالجز ہیں کیا ان کا درجہ بڑھانے کے لئے گورنمنٹ ان کو فوقیت دے رہی ہے اور اس کے علاوہ اور مزید کالجز قائم کرنے کے لئے کوئی گورنمنٹ کی پالیسی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں Science Education پر emphasis دی جائے ۔ جہاں یہ facility موجود نہیں ہے ہماری خواہش ہے ہم وہاں یہ facility مہیا کریں ۔ جتنے بھی نئے انٹرمیڈیٹ کالجز یا ڈگری کالجز بن رہے ہیں لازماً ان میں سائنس کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے گا ۔

STARTING M. A. CLASSES IN GOVERNMENT COLLEGE, SAHIWAL

*4223. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that Government decision to start M.A. Classes in Government College, Sahiwal with effect from the year 1966-67 has not so far been implemented; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. Post-Graduate Classes at the Government College for Boys, Sahiwal (Montgomery) have not been started so far. Arrangements are being made to start the Post-Graduate Classes during the current academic year, i.e; 1966-67 ?

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ ۹ جون ۱۹۶۶ء کو یہ سوال آیا تھا اس وقت یہ جواب دیا گیا تھا ۔

M.A. Classes in Montgomery will start functioning in September 1966.

لیکن آج وہ یہ فرما رہے ہیں کہ اس میں کلاسیں شروع کی جائیں گی ۔ اور اس کی بھی کوئی surety نہیں دلائی ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جواب میں جو تضاد ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ ۱۹۶۵-۶۶ء یہ کلاسسز جاری ہونی تھیں لیکن ہنگامی حالات کی وجہ سے یہ ایسا نہ ہو سکا ۔ اب اس کے لئے پرووِیژن رکھی گئی ہے اس سال انشاء اللہ یہ کلاسسز شروع کی جائیں گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سال سے مراد آپ کا اگلا سال ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ اس سال سے مراد ستمبر ۱۹۶۶-۶۷ء ۔ جس طرح ان کو پہلے سوال میں جواب دیا تھا وہی جواب اس کا بھی ہے ۔ academic year یعنی داخلے ستمبر میں شروع ہوتے ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ یہ جواب صحیح نہیں ہے ۔ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ academic year ۱۹۶۶-۶۷ء ۔ ستمبر میں داخلے ہوں گے ۔ وہ تو ۱۹۶۷-۶۸ء academic year ہو جائے گا ؟

وزیر تعلیم ۔ نہیں جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب آپ اس کے متعلق کچھ وضاحت فرمائیں ۔

Parliamentary Secretary (Education): Sir, I think the Minister has made it very clear that no doubt the financial year ends on 30th June and next academic year will start in September as the admissions will take

place in September and as such the present academic year continues. What we have said is that classes will start in the present academic year. The next academic year will start after September when the admissions take place.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary : If Mr. Hamza allows me to speak I will make it more clear. If Chaudhri Nawaz wants to take it from the financial year then obviously financial year 1967-68 would be the academic year 1966-67.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary means to say in September this year of the academic year and September of the next financial year.

Parliamentary Secretary : Yes, Sir. As far as High Schools are concerned the academic year ends in April and the new academic year starts in May when results are out and admissions are made. But for colleges as the exams take place a bit later in June or July and the results are declared late and as such the academic year for Degree classes or post-Degree classes starts in September.

مسٹر حمزہ ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی ۔ اگر وہ یہ فرماتے ہیں کہ

classes will start during the next academic year.

تب تو بات سمجھ میں آ سکتی ہے لیکن انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ۔

"Arrangements are being made during the academic year 1966-67."

اس کو یا تو "next" کہیئے ۔ ۔ ۔ لیکن جہاں تک آپ کے اس بیان کا تعلق ہے ۔ میرے خیال میں یہ تو کبھی بھی قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔

وزیر تعلیم ۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ فیس تو وہ مئی کے مہینے مین بشمول تعطیل کے دیتے ہیں اور پڑھائی ستمبر میں شروع ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ academic year کس تاریخ کو ختم ہوتا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جب امتحانات ختم ہو جانے کے بعد نتیجے نکل آتے ہیں تو academic year ختم ہو جاتا ہے اور جب نئے داخلے شروع ہو جاتے ہیں تو نیا academic year شروع ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ اسی فارمولے کے تحت ہی ہوتا ہے اور اس کے لئے کوئی definite date مقرر نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ دس پندرہ دن ادھر ادھر ہو سکتا ہے ۔ That may change.

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب کا کہنا یہ ہے کہ جب آپ کلاسیں شروع کریں گے تو یہ آپ academic year کے بعد کریں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اس کا انحصار داخلوں پر ہے اور درمیان میں چھٹیاں بھی آ جاتی ہیں لہذا داخلے یا تو ستمبر کے آخر میں ہوتے ہیں یا اکتوبر کے پہلے ہفتے میں ہوتے ہیں ۔

Mr. Speaker : After the declaration of the results, that means after the commencement of the academic year.

Minister of Education : They are made to pay fees from the month of May which comes in this current academic year.

Mr. Speaker : Now the position is clear.

Mr. Hamza : This is obviously wrong.

Mr. Speaker : But the position is clear.

PROVIDING PLAYGROUNDS FOR THE STUDENTS OF GOVERNMENT HIGH SCHOOL FOR BOYS AT OKANWALA, DISTRICT SAHIWAL

*4224. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that Government decision to provide playgrounds for the students of Government High School for Boys at Okanwala, District Sahiwal has not so far been implemented ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The acquisition proceedings for the land in question are in progress and as soon as the matter is finalised the school will be provided with a playground.

چودھری محمد نواز ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ

The Deputy Commissioner, Montgomery had been requested to get it transferred to the School.

میں نے ۹ جون ۱۹۶۶ء کو سوال نمبر ۲۰۳۲ پوچھا تھا تو اس کا جواب یہ دیا گیا تھا کہ ڈی ۔ سی ۔ کو یہ آرڈر کر دیئے گئے ہیں ۔ زمین acquire کر لی گئی ہے اور اس کا قبضہ دو چار ماہ بعد دے دیں گے ۔ قائد ایوان اس وقت وزیر تعلیم تھے اور یہ جواب انہوں نے دیا تھا لیکن آج پھر وہ یہ جواب دے رہے ہیں کہ "D.C. has directed them" تو آپ اس تضاد کی وضاحت فرمائیں گے اور ساتھ ہی کیا یہ بھی بتائیں گے کہ یہ کب finalise ہوگا ۔

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : It states here that the Deputy Commissioner has asked the revenue authorities to take up this case. It has been referred to them and it is still awaited. The moment it is transferred to the High School we will take necessary steps.

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آپ جو جواب دے رہے ہیں اور اس سے پہلے میں نے جو سوال کیا تھا اس کے جواب میں اور اس جواب میں جو تضاد ہے اس کی وجہ کیا ہے ۔

Minister of Education : The exact position which I am explaining to the Member, through you Sir, is very very clear that the D.C. was asked to carry on the proceedings. He referred the case to the revenue authorities. The moment they complete acquisition proceedings the necessary action would then be taken. We are still awaiting their decision. It may take a month or a little more I do not know.

مسٹر حمزہ ۔ چونکہ آئندہ ان کے وزیر بننے کی جلد توقع ہے اس لئے میں معزز ممبر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Disallowed. The Member can ask questions only from the Ministers.

چودھری محمد نواز ۔ انہوں نے یہ جو فرمایا ہے کہ Revenue authorities کو case refer کیا گیا ہے تو کیا ضلع میں ڈی ۔ سی ۔ final authority نہیں ہوتا ۔ اگر انہوں نے اسے final کر دیا ہے تو پھر اس میں hitch کیا ہے انہوں نے اب ریونیو بورڈ کی منظوری لینی ہے یا اس میں کوئی اور proceedings کرنی ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اس کے لئے خاص procedure ہوتا ہے These cases have to go to the Tehsildar and then to the revenue EAC.

It takes some time. He just cannot issue orders straightaway
کہ میں نے فلاں کی زمین فلاں کو دے دی ہے ۔

CONSTRUCTING BOUNDARY WALL OF GOVERNMENT GIRLS COLLEGE, SAHIWAL.

*4225. **Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that boundary wall of Government Girls College, Sahiwal has been constructed only on its one side ; if so, the reasons for not constructing the same on other three sides ;

(b) whether it is a fact that a tuck-shop was started in the said College in a Shamiana but it was closed down later on ; if so, reasons for not providing a regular tuck-shop in the said College ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes. The whole wall could not be constructed last year due to paucity of funds on account of emergency.

(b) No. The tuck-shop is still being run in a Shamiana.

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ اسمبلی کی کارروائی کی جو کتاب ۲۲ جون ۱۹۶۶ء کو چھپی ہے اس میں یہ سوال پوچھا گیا تھا جس کا یہ جواب دیا گیا تھا ۔

"A portion of the boundary wall has been constructed. The remaining portion of the wall and tuck-shop will be constructed as soon as possible."

تو میں نے ضمنی سوال پوچھا تھا کہ provision رکھی گئی ہے یا نہیں ۔ تو انہوں نے کہا ۔

"A sum of rupees eleven thousand was sanctioned by the Government during 1964-65 for construction of the boundary wall."

لیکن جو گیارہ ہزار روپیہ تھا ، وہ بھی خرچ نہیں کیا گیا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہر سال آپ یہ جواب دیتے ہیں کہ اس کے لئے بجٹ میں provision رکھی جائے گی اور اس کو اس سال بنایا جائے گا لیکن سال ختم ہونے کے باوجود اس پر عمل نہیں ہوتا اور یہ دیوار اسی طرح نا مکمل ہے ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ دیوار کا کل تخمینہ تینتالیس ہزار روپے ہے ۔ گیارہ ہزار روپیہ لگ چکا ہے اور funds کی کمی کی وجہ سے بقایا دیوار یا چار دیواری مکمل نہیں ہو سکی ہے لیکن جہاں پر دیوار مکمل نہیں ہو سکی وہاں پر reed اور double hedge لگا دیا گیا ہے اور جب میں نے کہا تھا کہ "as soon as possible" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب رقم موجود ہوگی اور جب پیسے آ جائیں گے تو ہم اسے ضرور پورا کر دیں گے and we'll see that the wall is completed لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں which are more important than an ordinary boundary wall.

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ اس سوال کے سلسلے میں خان اجون خان جدون نے یہ ضمنی سوال پوچھا تھا ، انہوں نے اس سوال سے تین سال

پیشتر یعنی ۱۹۶۶ء سے تین سال پہلے یہ سوال پوچھا تھا اور اس وقت کے وزیر تعلیم نے یہ یقین دھانی کرائی تھی کہ وہ اس سال دیوار کو مکمل کروا دیں گے ۔ میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہر سال یقین دھانی کراتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ دیوار مکمل نہیں ہو رہی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں نے تو یہ یقین دھانی کرائی ہے کہ رقم مہیا ہونے پر اسے مکمل کر دیا جائے گا ۔ فی الحال reeds کا hedge ہے اور چہار اطراف میں double hedge بھی ہے یعنی So far as our information goes it is covered لیکن جب پیسے ملیں گے تو دیوار بھی بنا دیں گے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ کیا جناب وزیر تعلیم اس بات کی یقین دھانی کرائیں گے کہ یہ دیوار اگلے سال مکمل ہو جائے گی اور آیا وہ یہ بتائیں گے کہ اس دیوار کو مکمل کرنے کے لئے بجٹ میں کوئی رقم رکھی گئی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ فی الحال تو کوئی رقم نہیں رکھی گئی اور اگر کسی اور item کو priority نہ دی گئی تو یقیناً یہ دیوار مکمل ہو جائے گی ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جس طرح پچھلے سال یہ جواب دیا گیا تھا کہ گیارہ ہزار روپیہ اس چار دیواری کے لئے مختص کیا گیا ہے تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب یہ رقم خاص طور پر

اس دیوار کے لئے مختص کی گئی تھی ، تو پھر یہ رقم اس مقصد کے لئے خرچ کیوں نہیں کی گئی ۔

وزیر تعلیم ۔ گیارہ ہزار روپیہ تو خرچ ہو چکا ہے ۔ لہذا ایک طرف کی دیوار بن چکی ہے ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ پوری دیوار پر تینتالیس ہزار روپے کے خرچ کا تخمینہ ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ یہ ایک طرف کی دیوار تو ۱۹۶۴-۶۵ء میں بنی تھی ۔

وزیر تعلیم ۔ ۱۹۶۴-۶۵ء میں اس کے لئے گیارہ ہزار روپے مختص کئے گئے تھے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں اب development grant سے اگر کچھ بچت ہو سکی تو انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ دیوار مکمل ہو جائے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ وہاں پر hedges لگی ہوئی ہیں ۔ تو پچھلے سال کے جواب میں یہی کہا گیا تھا کہ پردے کے لئے hedges بنا دی گئی ہیں ۔ لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ hedges پردے کا کام نہیں کر سکتیں اور وہ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ پردے کے طور پر ایک cover ہو سکے ۔ تو اگر آپ کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ یہ پردے کا کام دیتی ہیں تو کیا اس کی ضرورت کے پیش نظر آپ اسے جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب عالی ۔ جہاں تک انفارمیشن کا تعلق ہے میری اطلاع کے مطابق وہاں پر ایک hedge لگی ہوئی ہے ۔ فاضل ممبر چونکہ

بہت مصر ہیں اور اس سوال پر کافی وقت لگایا گیا اس لئے میں حتی الوسع کوشش کروں گا کہ personal level پر کوئی رقم ہاتھ آ جائے تو یہ کام کرا دیا جائے۔

REVISING PAY SCALE OF CATALOGUER OF CENTRAL LIBRARY, BAHAWALPUR

*5061. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that new scales of pay of the employees of the Education Department were last introduced by Government in the year 1962;

(b) whether it is a fact that the scale of pay of Cataloguer of the Central Library, Bahawalpur was not revised; if so, reasons therefor and the time by which the pay scale of the Cataloguer will be revised?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) No. It was revised. The designation of the Cataloguer, Central Library, Bahawalpur has been changed to that of Library Clerk, Grade I and the consolidated pay scale of Rs. 125-7-195/8-275 has been fixed with effect from 1st December, 1962.

REPAIR OR RECONSTRUCTION OF BUILDINGS OF EDUCATION DEPARTMENT IN LORALAI AND SIBI DISTRICTS.

*5107. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that buildings owned or occupied by the Education Department in Loralai and Sibi Districts were affected by earthquake in 1966;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the tehsil-wise locations and names of such buildings and the steps Government have taken so far for the repair or reconstruction of these buildings ?

Parliamentary Secretary (Sarder Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. 2 School buildings in Sibi District and 36 School buildings in Barkhan and Duki Tehsils of Loralai District have been affected.

(b) The tehsil-wise names of such buildings are given on the next page. Efforts are also being made to get the school buildings repaired/ constructed.

STATEMENT

INFORMATION REGARDING SCHOOL BUILDINGS AFFECTED BY EARTHQUAKE

Sr. No.	Names of School Building		Type of Building	Primary/ Middle
1	2		3	4
	Barkhan Sub-Division, Loralai District			
1	Kodi	..	Kacha	Primary
2	Chuharkot	...	do.	do.
3	Kurwa	...	do.	do.
4	Hakiman	...	do.	do.
5	Deman	...	do.	do.
6	Umar Bahlaryani	...	do.	do.

7	Parghara	...	do.	do.
8	Ishani	...	do.	do.
9	Taghao	...	do.	do.
10	Basti Rehmatan	...	do.	do.
11	Basti Raj	...	do.	do.
12	Bori Sher Khan	..	do.	do.
13	Kach Baghao	...	do.	do.
14	Basti Sh. Usman	...	do.	do.
15	Taghao Karamdani	..	do.	do.

Duki Sub-Division, Loralai District

1	Hazar Sher	...	do.	do.
2	Imail Shehr	...	do.	do.
3	Killi Sahibjan	...	do.	do.
4	China Ustarana	...	do.	do.
5	Khala Shehr	...	do.	do.
6	Zalar	...	do.	do.
7	Salichan	...	do.	do.
8	Kola Kan	...	do.	do.
9	Faqirzai	...	do.	do.
10	Babugan	...	do.	do.
11	Mimzai	...	do.	do.
12	Landi Mir Khan	...	do.	do.

13	Killi Zarghoon	...	do.	do.
14	Killi Madat	...	do.	do.
15	Killi Hoari	..	do.	do.
16	Yaru Shehr	..	do.	do.
17	Bani Kot	...	do.	do.
18	Killi Bugat	...	do.	do.
19	Chutiyali	...	do.	do.
20	Duki	...	do.	do.
21	Duki Shehr	...	do.	do.
	Kohlu Tehsil, Sibi District			
1	Puzza	...	do.	Middle.
2	Kohlu	...	do.	do.

CONSTRUCTION OF HOSTEL FOR STUDENTS OF GOVERNMENT INTERMEDIATE COLLEGE, LORALAI

*5111. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Education please refer to answer to my starred question No. 4353 placed on the Table of the House and state :—

(a) the year in which the hostel for the students of Government Intermediate College, Loralai is expected to be completed and the estimated cost thereof ;

(b) the total number of students to be accommodated therein ;

(c) whether the said scheme has been forwarded to the Finance Department for sanctioning of funds; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No Hostel has so far been sanctioned for the students of Government Intermediate College, Loralai and, therefore, the question of its completion does not arise. Cost of a hostel for an Intermediate College is about Rs. 2 lac.

(b) When built it will have accommodation for 75 boarders.

(c) It is a Development Scheme and as such the question of forwarding it to the Finance Department at this stage does not arise.

OPENING OF INTERMEDIATE COLLEGE FOR GIRLS AT LORALAI

*5112. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in Quetta and Kalat Divisions there is only one Intermediate and one Degree College for Women at Quetta ;

(b) whether it is a fact that girl students from far flung areas are facing difficulties is attending their classes at Quetta ;

(c) whether it is a fact that poor parents are unable to continue further studies of their daughters in Quetta ;

(d) whether it is a fact that it is the policy of the Government to open College at the District Headquarters ;

(e) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, whether Government intend opening an Intermediate College for Girls at Loralai; if so, when and if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) There is a only one Composite Degree College for Girls.

(b) No.

(c) No.

(d) No. Colleges are opened according to necessity and priorities.

(e) Does not arise.

MATRICULATION RESULT OF KHAN ABDUL SAMAD KHAN ACHAKZAI

*5148. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Khan Abdul Samad Khan Achakzai, a convict under Martial Law Regulation lodged in District Jail, Lahore. appeared in the Matriculation Examination of the Board of Secondary Education, Lahore under Roll No. 25886 in 1966;

(b) whether it is a fact that the Board of Secondary Education has withheld the result of the said candidate;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the reasons for withholding the result and the time by which the same is expected to be declared?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes, provisionally.

(b) No.

(c) Question does not arise.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں کہ آیا وہ پارلیمنٹری سیکرٹری تعلیم بھی ہیں یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ حمزہ صاحب کی غلط معلومات پر مجھے رحم آتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں نے اس لئے کہا تھا کہ ان کے پاس بہت سے دوسرے اور محکموں کی ذمہ داریاں ہیں ۔ شاید یہ ذمہ داری کسی دوسرے شخص کو سونپ دی گئی ہو ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرا اختیار ہوتا تو میں حمزہ صاحب کے متعلق خیال رکھتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ

"His candidature was cancelled after some time."

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس کی کیا وجوہات تھیں ؟

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, he was not eligible to appear because he had once appeared in English only, and then he wanted to appear in General Mathematics. He had to take both subjects at a time and he was informed accordingly, but since he insisted that he must be given this opportunity, so he was given provisional permission to appear in this examination. According to rules, his result could not be declared. So the result was withheld and his candidature was cancelled. He was informed again accordingly that as he was not eligible to appear, in the first instance, provisional permission was given to him as he insisted to appear. Under the rules we cannot declare him successful because he failed to take two subjects at a time.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر صاحب کی وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حزب اختلاف کا اگر کوئی شخص جیل میں چلا جائے تو حکومت کا منتقمانہ رویہ ختم نہیں ہوتا ۔ آپ نے اس کو رول نمبر بھی دے دیا ۔ وہ امتحان میں بیٹھا ۔ بعد میں یہ حکم دے دیا کہ چونکہ شرائط پوری نہیں تھیں اس لئے نتیجہ کا اعلان نہیں ہوا ۔ ایک ستر پچھتر سالہ بوڑھے کو اگر اس نے شرائط پوری نہیں کی تھیں امتحان میں کیوں بیٹھنے دیا ۔

وزیر تعلیم ۔ جہاں تک قانون کا تعلق ہے وہ سب کے لئے یکساں ہے جیل میں ہو یا آزاد ۔ امیر ہو یا غریب ہو ۔ اس کے متعلق پہلی بار جب یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی ۔ تو میں نے ہدایت جاری کر دیں ۔

to fix responsibility on the person, who had given him permission to sit in this examination. The Board of Secondary Education knew that he was not eligible and that man was also informed. But he insisted. In fact they went out of their way to help him. It was an act of solace that since he was in jail he should not feel heart broken. So he was given permission against the rules. We have issued instructions to fix responsibility on the person who had done so.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے احکام کب جاری کئے اور آج تک ان کا کیا نتیجہ نکلا ؟

وزیر تعلیم ۔ احکام نہ تو ایک دن میں پہنچ سکتے ہیں ۔ اور نہ ہی ایک دن میں جواب آ سکتا ہے ۔ لیکن میں اس بات کی assurance دیتا ہوں کہ جس وقت جواب آ گیا میں personally لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہو کر بتا دوں گا کہ یہ جواب ملا ہے ۔

AUDIT REPORT OF ISLAMIA DEGREE COLLEGE, NAROWAL

*5179. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Islamia Degree College, Narowal is a Government aided Institution;

(b) whether a copy of the Audit Report on the affairs of the said College conducted on 24th, 25th and 26th June, 1966 has been received by the Education Department ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, (i) whether a copy of the same will be placed on the Table of the Assembly and (ii) action Government has taken or intends to take on the irregularities pointed out in the Audit Report?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) (i) A copy of the Audit Report and its annotation is placed on the table of the Assembly.*

(ii) The matter is under investigation.

مسٹر حمزہ ۔ یہ آڈٹ رپورٹ ۱۹۶۶ء سے متعلق ہے ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے یہ بتایا ہے کہ یہ معاملہ ابھی زیر تفتیش ہے ۔ کیا وہ بتا سکیں گے کہ یہ معاملہ کتنی دیر تک زیر تفتیش رہے گا ۔ اور اس کی تکمیل کب ہوگی ۔

Minister of Education : This Audit Report was received, which was later on sent to the Principal of the College for his comments and report.

Please see Appendix I at the end.

The Principal asked the Managing Committee to meet. It took some time for the Managing Committee to meet, and then they sent him their report, and this Audit Report along with the comments of the Principal was sent to the A.G's Office, and from there we received it later on. It was sent in the month of March to the Director of Education, Lahore, and I think it will be finalized very shortly.

ISLAMIA DEGREE COLLEGE, NAROWAL

*5180. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that during the period of 8 years, 7 Principals and Lecturers have left the Government aided Islamia Degree College, Narowal;

(b) whether it is a fact that the Library of the said College is without a qualified Librarian since long and the post of D.P.E. has been filled up by an unqualified person;

(c) whether it is a fact that the Lecturers working in the said Institution have not been allowed the prescribed scale of pay;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intends to take any action in the matter; if so, when and if no action is intended to be taken by Government in this respect, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Five Principals and 22 Lecturers are reported to have left Islamia College, Narowal.

(b) (i) Yes. Librarian is untrained.

(ii) No. A qualified D.P.E. has been appointed with effect from 16th January 1967.

(c) College authorities have under taken to allow the Government Pay Scales with effect from 1st February 1967.

(d) Question does not arise.

مسٹر حمزہ - جناب وزیر تعلیم نے اس سوال کا جواب تو پڑھا ہی ہوگا - یہ صورت حال کہ ایک کالج میں تقریباً آٹھ سال کے عرصے میں متعدد لیکچررز اور ۵ پرنسپل تبدیل کئے گئے ہیں کیا محکمہ تعلیم اس صورت حال سے مطمئن ہے اور اگر مطمئن نہیں تو محکمہ نے اس سلسلے میں آج تک کیا کیا -

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) - جناب والا - کمیٹی کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اس میں کہا گیا ہے کہ جتنے بھی لیکچررز وہاں سے گئے ہیں ان کی سروسز terminate نہیں کی گئی ہیں بلکہ وہ از خود چھوڑ کر چلے گئے ہیں -

to take up better job and no employer can stop an employee from seeking better facilities elsewhere.

اور اسی کے تحت لوگ وہاں سے گئے ہیں بہر حال جہاں تک pay scale کا تعلق ہے انہوں نے ہمیں assurance دی ہے کہ وہ فروری ۱۹۶۷ء سے گورنمنٹ کے pay scale دینے کو تیار ہیں -

---

UPGRADING MIDDLE SCHOOLS IN LORALAI AND SIBI DISTRICTS

*5183. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that no Middle School was upgraded during the current year in Loralai and Sibi Districts; if so, reasons therefor;

(b) number and names of schools in the said Districts proposed to be upgraded during the years 1967-68 and 1968-69?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes, but two schools were upgraded at Nushki and Khuzdar according to quota of the Region.

(b) The decisions to be arrived at during 1967-68 and 1968-69 cannot be anticipated.

UPGRADING INTERMEDIATE COLLEGES IN QUETTA/KALAT REGION

***5184. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) minimum number of students required for opening a Degree College;

(b) whether it is a fact that most of the Colleges in Quetta/Kalat were established inspite of the fact that the prescribed minimum number of students were not available at that time merely on the ground of backwardness of the area ;

(c) the estimated annual expenditure on starting Degree Arts Classes in a College ;

(d) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intends to upgrade the existing Intermediate Colleges in the said Region to Degree Colleges?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No minimum number is prescribed.

(b) Yes.

(c) Rs. 33,000·00 approximately.

(d) Yes, subject to priorities and availability of funds and the condition that the enrolment in the Intermediate College is sufficiently high to warrant its upgradation.

PROVIDING TRAINED STAFF TO MIDDLE SCHOOLS OF BAHAWALNAGAR

*5209. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the present number of Middle Schools in District Bahawalnagar alongwith the dates on which each one of them started functioning;

(b) the number of B. A., B. Ed., teachers presently on the staff of each of the said schools;

(c) in case there is no trained graduate teacher in Middle School, Gajyani of Tehsil Chishtian, reasons therefor and the time by which the said school will be provided with trained and adequate staff ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) 45. The attached list A* shows the dates on which these schools were started.

(b) Fourteen of these Middle Schools have one B.A., B.Ed., teacher each (List 'B' attached).*

Sir, part (c) of the answer has been revised.

"(c) The Middle School, Gajyani is one of the Schools which existed at the time of Integration. Such Middle Schools do not have B.A.,

*Please see Appendix II at the end.

B. Ed., teachers. Instead, they have F.A., Matric, J.A.V. teachers who teach English and it is the intention of the Government to replace all such teachers, who are not fully qualified, by B.A., B. Ed., teachers when our ways and means position improves."

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ بہاولنگر میں ۵۴ ۔ مڈل سکول ہیں جن میں محض ۱۴ ۔ میں بی۔اے۔بی۔ای۔ڈی اساتذہ موجود ہیں جو بچوں کو انگریزی پڑھاتے ہیں کیا اس صورت حال کے پیش نظر کہ اس وقت سینکڑوں کی تعداد میں تربیت یافتہ اساتذہ موجود ہیں اور ان کو روزگار مہیا نہیں ہو رہا آپ ان سکولوں میں جہاں کہ محض جیسا جواب میں فرمایا گیا ہے ایف ۔ اے ۔ میٹرک اور جے ۔ اے ۔ وی اساتذہ ہیں جو بچوں کو انگریزی پڑھاتے ہیں کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ فوری طور پر ان تربیت یافتہ استادوں کو تعینات کیا جائے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جیسا کہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب میں فرمایا ہے کہ جونہی ہمارے ways and means کی پوزیشن اچھی ہو جائے گی ہمارا ارادہ ہے کہ جہاں بھی جے ۔ اے ۔ وی اور ایف ۔ اے اساتذہ انگریزی پڑھا رہے ہیں ہم ان کو replace کریں گے ۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہم بی ۔ اے ۔ بی ۔ ای ۔ ڈی نہیں لگائیں گے اور ہمارے پاس ٹرینڈ ٹیچرز کی کمی ہے ہمارے پاس ایسے ٹیچرز کافی ہیں لیکن جب تک ways and means کی پوزیشن اچھی نہ ہو ہم ان کو replace نہیں کر سکتے ۔ اور جہاں تک ان جے ۔ وی اساتذہ کا تعلق ہے یہ سلسلہ پچھلی ایک صدی سے چلا آ رہا ہے اور ان کے بہت سے دوست ان ہی جے ۔ اے ۔ وی اساتذہ سے پڑھے ہوں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر صاحب کے متعلق جیسا کہ مجھ کو معلوم ہے وہ تو دیرہ دون پڑھنے تشریف لے گئے تھے لیکن حمزہ کی کلاس سے تعلق رکھنے والے غریب طبقہ کے لوگوں سے آپ کہتے ہیں کہ ان کے بچے مڈل پاس جے ۔ اے ۔ وی اساتذہ سے تعلیم حاصل کریں تو کیا ایک جے ۔ اے ۔ وی پاس استاد انگریزی پڑھا سکتا ہے اور خاطر خواہ پڑھا سکتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم ان کو replace کریں لیکن جب پیسہ آئے گا ۔

They are qualified to teach middle schools and it is our desire to replace them. When the money is available, we will not spare a moment.

مسٹر حمزہ ۔ میں انتہائی مودبانہ ان سے درخواست کرتا ہوں انہوں نے جواب میں فرمایا ہے ایف ۔ اے ۔ سی ۔ ٹی ہوتے ہیں سارا جواب پڑھ لیجئے ۔

Instead they have F.A., Matric, J.A.V. teachers.

اس میں ایف ۔ اے ۔ سی ۔ ٹی بھی نہیں ہیں آپ اندازہ لگائیے کہ یہ انقلابی حکومت کا دور ہے اور تمام مغربی پاکستان میں آپ بہت تیزی سے تعلیم کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں تو کیا اس صورت حال کے پیش نظر کہ لوگوں کے راستے میں بہت سی مشکلات ہیں اور وہ شاکی ہیں کہ حکومت ہمارے مسائل کی طرف توجہ نہیں دے رہی کیا یہ آپ کے لئے قابل اطمینان امر ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب عالی ۔ تھوڑے میٹرک ہیں ۔ ایف ۔ اے اور جے ۔ اے ۔ وی

ہیں اور بعض جگہوں پر سی - ٹی ہیں اور ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارا arrangement fool proof ہے - اس کے لئے ہماری کوشش اور خواہش ہے کہ جیسے ہی رقم مل جائے ہم اس کو بہتر بنا دیں۔

As it was actually unthinkable.

RAISING LITERACY AMONGST THE WOMEN IN THE PROVINCE

*5354. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) the percentage of literacy among women in each Division of the Province ;

(b) the steps Government intends to take in the immediate future to raise the percentage of literacy amongst the women in the Province ;

(c) the present number of Government—(i) Primary Schools; (ii) Secondary Schools; and (iii) Colleges reserved by Government for Girls in the Province ;

(d) the expenditure incurred on female education in the Province during the financial year 1965-66 ;

(e) whether adult education is being imparted to women in the Province by Government; if so, the amount spent annually for the said purpose alongwith the number of adult education centres for women functioning at present ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

		Percent
(a) Lahore Division	...	11·0
Multan Division	...	3·9

Bahawalpur Division	...	3·5
Rawalpindi Division	...	9·5
Sargodha Divison	...	7·3
Peshawar Division	...	3·5
D.I. Khan Division	...	2·4
Hyderabad Division	...	4·8
Quetta Division	...	3·7
Kalat Division	...	0·6
Karachi Division	...	28·8

(b) To raise the existing percentage of literacy amongst females, efforts are being made to raise the proportion of female institutions throughout West Pakistan from about 25 per cent to about 35 per cent by opening new institutions for girls and by improving the existing ones.

(c) Primary Schools	...	7,407
Secondary Schools	...	609
Colleges	...	28

(d) Rs. 4,06,31,833.

(e) There is no Adult Education Centre for women run by Government.

Mr. Zain Noorani : Will the Minister of Education kindly state reasons why the Government does not consider spreading of adult education among women of the province important enough to receive Government attention?

Minister of Education (Mr. Mohammad Ali Khan) : Sir, adult education was tried in men's sector and we did not achieve the desired results. As such, we have no intention of opening adult education

centres for women in the province because this would be at the cost of our primary education. The emphasis in the Third Five-Year Plan is on primary education and we intend to raise the school age children's admission into primary schools from 43% to 70%. We had a programme chalked out by UNESCO which entailed an expenditure of rupees forty-one lakhs but our country is not so rich as to spend that much money and we don't want to do it at the cost of our primary education. So, the position should be quite clear to my friend that already we have not met with the desired success as far as men's education was concerned.

Mr. Zain Noorani : What steps does the Government intend to take to raise the standard of education among women in other divisions to the level of percentage of education of women in Karachi Division.

Minister of Education : In order to achieve the target set by the Governor's Conference in the Third Five-Year Plan, 70% of school age children are to be given admission in primary schools. We are thinking of extending all possible facilities for female education and the present policy of the Government is to open primary schools in far flung areas where people are very very backward and financial resources are not enough to warrant buildings of new primary schools. In these cases they have been left to the Union Councils but as far as girls schools are concerned we have got a programme to build new girls primary schools so that we are able to achieve the desired target.

TEACHERS SERVING IN THE B.ED. TRAINING COLLEGES

***5501. Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the qualifications of teachers presently serving in the B.Ed.. Training Colleges in the Province alongwith the qualifications prescribed by Government for teachers in the said Colleges;

(b) in case any teacher with qualifications lower than the prescribed ones is working in any of the said Colleges, reason therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) & (b) The requisite information is given in the enclosure marked annexure A.*

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ گزارش یہ ہے کہ اس کا جواب ابھی میز پر رکھا گیا ہے اور مجھے ابھی ملا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب یہ آپ کی نشست پر اسمبلی کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے رکھ دیا گیا تھا آپ تھوڑی دیر ہوئی تشریف لائے ہیں میرے خیال میں آپ دو منٹ پہلے ایوان میں تشریف لائے ہیں اگر آپ ۸ ۔ بجے آتے تو آپ اس کو پڑھ سکتے تھے اور اس کے متعلق سوال پوچھ سکتے تھے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ مجھے یہ ایک ورق ملا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ یہ اردو میں نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب انہوں نے جواب انگریزی میں دیا ہوگا ۔ ان کے دوست ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں وہ ان کی مدد فرما دیں تو آپ پڑھ سکتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ حاجی صاحب بات بہت مختصر کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد بہت لمبا ہوتا ہے ۔

*Please see Appendix III at the end.

حاجی سردار عطا محمد ۔ یہ غلط ہے کہ میرا مقصد لمبا ہوتا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ کی بات مختصر ہوتی ہے لیکن مقصد لمبا ہوتا ہے ۔

PROVIDING STAFF FOR WORKSHOPS OF MIDDLE SCHOOLS OF KHAIRPUR DISTRICT

*5505. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Workshops have been opened in certain Middle Schools of Khairpur District; if so, number thereof alongwith the year in which these were opened ;

(b) whether it is a fact that the said Workshops are lying idle for want of trained technical staff; if so, whether and when Government intends to appoint trained staff for running the said Workshops?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. The Workshops were added to 15 Middle Schools during the years 1960-61 to 1964-65 as shown in the attached statement.

(b) No.

STATEMENT CONTAINING INFORMATION REGARDING THE WORKSHOPS ATTACHED TO THE MIDDLE SCHOOLS IN THE DISTRICT OF KHAIRPUR

Sr. No.	Name of the Government Middle School	Year of start
1	2	3
1	Bozadar Wada ...	1960-61.
2	Rasoolpur ...	1962-63.

3	Karoondi	...	1962-63.
4	Pacca Chang	...	1962-63.
5	Walidad Lund	...	1963-64.
6	Zafarabad	..	1964-65.
7	Therhi	...	1960-61.
8	Ahmedpur	...	1961-62.
9	Babarloi	...	1962-63.
10	Phori	...	1962-63.
11	Sami	...	1962-63.
12	Ripri	...	1960-61.
13	Agra	..	1964-65.
14	A.P.C. Talpur Wada	...	1960-61.
15	A.P.C. Liyari	...	1960-61.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ بالا ورکشاپوں میں فنی عملہ کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیکار پڑی ہیں ۔ اگر ایسا ہی ہے تو کیا آپ تربیت یافتہ عملہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک ۔ جواب میں تو نہیں کہا گیا ہے لیکن میں کیا سمجھوں کہ عملہ رکھ گیا یا نہیں رکھا گیا ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ انہوں نے سوال کے حصہ (ب) میں یہ پوچھا ہے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چند مڈل سکولوں میں ورکشاپس نہ ہونے کی صورت میں وہ بیکار پڑے ہیں یعنی خالی پڑے ہیں تو ہم نے عرض کیا "نہیں" پہلے ٹریڈ لیچرز دیئے جاتے تھے مگر جب سے

یہ ورکشاپس کھلی ہیں تو اس وقت وہ ٹرینڈ ٹیچرز نہیں تھے لہذا محکمہ نے ایک مختصر کورس کے ذریعے جو ۳ ماہ کا تھا اس میں کافی ٹیچرز کی ٹریننگ کی اور ان کو ان کے ورکشاپس میں لگایا ۔ اس کے بعد لائل پور میں ٹریننگ کالج کا انتظام کیا گیا ہے اور وہاں سے جب مکمل طور پر تربیت یافتہ ٹیچرز نکل آئیں گے تو انشاء اللہ وہ ٹیچرز جن کو ۳ ماہ کی ٹریننگ دی گئی ہے اور جو فی الحال کام چلا رہے ہیں ان کو وہاں سے علیحدہ کیا جائے گا اور جو مکمل طور پر تربیت یافتہ ٹیچرز ہیں ان کی جگہ ان کو لگا دیا جائے گا۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ عملہ وہاں ہے یا نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔ جن کو ہم نے ۳ ماہ کی ٹریننگ دی ہے تاکہ وہ کام ورکشاپس میں چلائیں یعنی میرا مطلب ہے کہ کام چلانے کے لئے آدمی ہیں اس لئے آپ کے حصہ (ب) کا جو جواب ہے وہ نفی میں دیا گیا ہے ۔

SOCIAL RESEARCH WORK IN THE PROVINCE

*5737. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state the amount spent on the Social Research Work in the Province during the years 1965-66 and 1966-67 alongwith the reasons for not spending the balance, if any, during 1965-66?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir,

in respect of this Question No. 5737 and the next question No. 5757, the answers are not yet ready. The information is being collected and the answer will be furnished to the Member on the next turn.

Mr. Speaker : Questions Nos. 5737 and 5757 will be repeated on the next turn. Next question.

GRANT-IN-AID TO UNIVERSITIES OF HYDERABAD, PUNJAB AND PESHAWAR FOR SOCIAL WELFARE RESEARCH CENTRES.

*5757. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state whether it is a fact that for the establishment of Social Work Department; and Social Welfare Research Centres to carry out research on social problems of primary importance in the Province, some amount was provided as grant-in-aid to the Universities of Hyderabad, Punjab and Peshawar in 1965-66 and 1966-67 ; if so; the actual amount handed over to each said University during each year ?

(*Please see answer to Starred Question No. 5737 ante*)

INTRODUCTION MODERNISED COURSES IN SCIENCE AND MATHEMATICS IN THE INTERMEDIATE CLASSES.

*5777. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have introduced modernised courses in Science and Mathematics in the Intermediate classes in the Province ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) when the said decision was taken, (ii) how far the decision has been implemented;

(c) if the said decision has not so far been implemented, reasons thereof and the likely date of its implementation ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Not yet.

(b) (i) Though the modernised courses have not yet been introduced in the Intermediate classes, the decision was taken in this regard in the beginning of 1966.

(ii) The decision has not yet been implemented.

(c) Text books are under preparation and it is hoped that the revised syllabi will be introduced from the next academic session.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جدید سائنس کا نصاب بنایا گیا ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جدید نصاب حساب اور سائنس کے متعلق کون سی خوبیوں کا حامل ہے ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ پرانا سلیبس جو تھا وہ بہت کہنہ تھا outdated تھا یعنی وہ ۴۰ سال کی پرانی کتابیں تھیں جو اس ایٹمی دور میں بھی سکولوں اور کالجوں میں پڑھائی جاتی تھیں ۔ تو اب موجودہ دور کے تقاضوں کی مناسبت کے لحاظ سے ہماری یہ خواہش ہے کہ ہماری کتابیں نئی کتابیں ہوں جس طرح کہ انگلینڈ اور امریکہ اور دوسرے بیرونی ممالک میں جو ہم سے کئی گنا آگے ہیں پڑھائی جاتی ہیں تو اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور اس کمیٹی میں بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے ممبران ہیں اور ہم نے یونیورسٹی میں فزکس ۔ کیمسٹری اور اقتصادیات کے لئے بیرونی ممالک سے تربیت یافتہ پروفیسرز لئے

ہیں ۔ تو انہوں نے نصاب مکمل کیا ہے ۔ کتابیں چھپ رہی ہیں اور وہ عنقریب تیار ہو جائیں گی اور ماہ ستمبر سے ہماری خواہش ہے کہ ان کو رائج کیا جائے ۔ *اور پھر اسی نصاب کے امتحانات ۱۹۶۹ء میں کئے جائیں اور پھر آہستہ آہستہ ہماری خواہش ہے کہ ڈگری کلاسیں اور پوسٹ گریجوایٹ کلاسیں شروع کر دیں ۔

TECHNICAL INSTITUTES TO BE OPENED DURING THIRD FIVE YEAR PLAN.

*5778. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of Technical Institutes to be opened during the Third Five Year Plan in Lahore Division ;

(b) the number of Technical Institutes to be opened during the remaining period of 1966-67 in Lahore Division alongwith locations thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Thirteen.

(b) None.

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب سوال نمبر ۵۵۰۱ جو حاجی صاحب کا تھا اس کے متعلق دفتر سے دریافت کیا گیا ہے اور اس ضمن میں، جو نوٹس آپ کے محکمہ کو اسمبلی سیکریٹریٹ سے گیا تھا اس میں واضح طور پر یہ کہا گیا تھا کہ اس کا جواب اردو میں دیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ انگریزی میں ہے ۔ مگر نیچے جواب اردو میں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب میں اردو ہو تو Statement بھی اردو میں ہونی چاہیئے ۔

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔ غلطی کی گئی ہے ۔ مجھے اس کا افسوس ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تیسرے پنج سالہ منصوبے میں ویسٹ پاکستان میں کتنے ٹیکنیکل ادارے قائم کئے جائیں گے ؟

Minister of Education : We require fresh notice for that.

Mr. Speaker :

> " (a) the number of Technical Institutes to be opened during the Third Five Year Plan in Lahore Division ;"

اگر آپ سارے ویسٹ پاکستان کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہیں تو آپ اس کے لئے fresh نوٹس دیجئیے ۔

CANDIDATES USING UNFAIR MEANS IN SECONDARY SCHOOL AND INTERMEDIATE EXAMINATIONS.

*5779. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of candidates detected using unfair means in the annual and supplementary examinations of Secondary School and Intermediate conducted by the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore in 1965 and 1966;

(b) the number of cases out of that mentioned in (a) above pending with the said Board for decision alongwith reasons for the delay?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) (i) The number of candidates detected using unfair means in the Annual and Supplementary Secondary School Examinations 1965 was 758 and 100 respectively.

(ii) The number of candidates detected using unfair means in the Annual and Supplementary Secondary School Examinations, 1966 was 1233 and 77 respectively.

(iii) The number of candidates detected using unfair means in the Annual and Supplementary Intermediate Examinations, 1965 was 804 and 53 respectively.

(iv) The number of candidates detected using unfair means in the Annual and Supplementary Intermediate Examinations 1966 was 994 and 126 respectively.

(b) Nil.

Class I and Class II Posts in Education Department

*5882. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(b) whether it is a fact that Education Department intends to fill 40 class I and 160 class II posts in the Province by direct recruitment ;

(b) whether it is a fact that the course mentioned in (a) above is likely to adversely affect the prospects of promotion of the existing employees of the Education Department viz., senior English Teachers, Head Masters, District Inspector of Schools and Senior Deputy Inspectors of School, etc;

(c) whether it is a fact that in the past the experienced employees promoted to the higher cadre have proved more efficient than the direct recruits with no practical experience in administration and teaching;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative whether Government intend to reconsider its policy in the matter of appointments to Class I and Class II posts ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Question does not arise.

(c) Not necessarily.

(d) Question does not arise.

چودھری محمد اواز۔ حضور والا۔ میرے پاس پاکستان ٹائمز مورخہ ۹-۵-۶۷ ہے اس میں پبلک سروس کمشن کی طرف سے پی۔ای ایس کلاس ۱ کے لئے جو اسامیاں مشتہر کی گئی ہیں ان کے متعلق میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

Invites applications for under-mentioned temporary, likely to be made permanent, posts in Government Comprehensive High Schools for Girls ;

Pay-scale Rs. 500-75-750

Higher start possible to candidates possessing exceptional foreign qualification or having administrative experience.

اور پھر اس کے بعد جناب آگے اور اسامیاں دی ہوئی ہیں ۔ مثلاً اسامیاں برائے سوشل Studies برائے اردو ۔ برائے سائنس ۔ برائے حساب ۔ برائے ہوم اکنامکس وغیرہ ۔ تو حضور والا ۔ اس اخبار میں جو پبلک سروس کمشن کا نوٹس ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے وہ غلط جواب ہے تو اس ضمن میں کچھ تفصیل بیان فرمائیں گے کہ اس کی کیا وجہ ہے ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب عالی ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے ۔ وہ بالکل صحیح ہے اور سوال کے مطابق ہے۔ جس طرح کا سوال ہے اسی طرح کا جواب دے دیا گیا ہے ۔

سوال میں پوچھا گیا ہے ۔

"Whether it is a fact that Education Department intends to fill 40 Class I and 160 Class II posts in the Province by direct recruitment ;"

تو اس کا جواب دیا گیا ہے "نہیں" ۔ اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ

20% of the posts will be filled by direct recruitment and 80% of the posts will be filled by promotion.

جہاں تک comprehensive high schools کا تعلق ہے ۔

اس کے لئے ہم سٹاف direct لیتے ہیں

that is considered as ex-cadre

اگر comprehensive ہائی سکولوں کے بارہ میں براہ راست سوال ہوتا تو ہم اس کے مطابق جواب دیتے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ساہیوال میں ایک comprehensive ہائی سکول ہے جس میں کوئی براہ راست بھرتی نہیں کی گئی ۔ بلکہ جو لوگ پہلے محکمہ تعلیم میں تھے انہیں کو ترقی دے کر دوسرے سکولوں سے وہاں لگایا گیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب عالی ۔ وہ عارضی انتظام کے سلسلہ میں لگایا گیا ہے جہاں تک comprehensive ہائی سکولوں کا تعلق ہے ۔ ان کے لئے ہم براہ راست بھرتی لیں گے تاکہ وہ لوگ وہاں کا کام چلا سکیں ۔ کیونکہ یہ سکول اپنی نوعیت کے مخصوص سکول ہیں ۔ اس ایوان میں اور باہر بھی لوگ یہ کہتے ہیں کہ کوالٹی ایجوکیشن غریب لوگوں کو نہیں ملتی ۔ صرف کھاتے پیتے گھرانوں کے بچے ایسی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ وہ تعلیم بہت مہنگی ہے اور ہر ایک کو یہ استطاعت نہیں کہ اتنا خرچ برداشت کر سکے ۔ اس شکایت کے پیش نظر تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں حکومت نے comprehensive سکولوں کے لیے گنجائش رکھی ہے ۔ ایسے ایک سکول میں ۱۵ سو لڑکے ہوں گے ۔ اساتذہ براہ راست لئے جائیں گے جو اعلیٰ کوالیفیکیشن کے ہوں گے ۔ اس مقصد کے لئے ہم نے کلاس ۱ کی پوسٹیں بنائی ہیں ۔ اگر انہوں نے اس بارہ میں پوچھا ہوتا تو ہم اس کے مطابق جواب دیتے ۔ جہاں تک ساہیوال میں بعض اساتذہ کو ترقی دینے کا سوال ہے وہ محض عارضی انتظام ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا مطلب ہے کہ ان کی تمام پوسٹیں ex-cadre کر دی گئی ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا اس طریق کار سے ان ملازمین کی جو پہلے آپ کے پاس ہیں حق تلفی نہیں ہو گی ۔

وزیر تعلیم - نہیں جناب - حق تلفی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - انہیں باقاعدہ ترقی اور گریڈ ملے گا - مگر جہاں تک comprehensive ہائی سکولوں کا تعلق ہے ان کے لئے ہم براہ راست بھرتی لیتے ہیں - ایسے لوگ جنہیں نئے کورس سے واقفیت ہو اور نئے طریقہ تعلیم سے بھی واقفیت ہو اور جن کے پاس فارن کوالیفیکیشن بھی ہو گی -

We want to infuse fresh blood.

خواجہ محمد صفدر - کیا میں اس سے یہ نتیجہ اخذ کروں کہ تعلیم کے محکمہ میں اس وقت جو لوگ موجود ہیں وہ سب کے سب نالائق ہیں جنہیں comprehensive سکولوں میں نہیں بھیجا جا سکتا -

وزیر تعلیم - میں نے یہ نہیں کہا - ان کے لئے اور کافی جگہیں ہیں - comprehensive High School کے Head Master کا status Degree College کے Principal کے برابر ہے -

That man instead of becoming Headmaster of a Comprehensive High School can become Principal of a Degree College.

ہم نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ نالائق ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے - کہ comprehensive سکولوں میں اساتذہ براہ راست بھرتی کے لئے جاتے ہیں کیا آپ کے نزدیک پہلے سے تربیت یافتہ اور تجربہ کار اساتذہ ایک بالکل نئے آدمی کے مقابلہ میں بہتر ثابت نہیں ہو سکتے - وہ کون سا

پیمانہ یا معیار ہے جس سے آپ تجربہ اور تربیت کو بالائے طاق رکھ کر لئے اساتذہ کی قابلیت اور موزونیت کا اندازہ کرتے ہیں -

وزیر تعلیم - سیلیکشن بورڈ بیٹھتا ہے - انٹرویو میں سب کچھ جو ان کی تفصیل ہے آ جاتی ہے -

A man is capable to handle and to act as Principal or teacher in a specific institution.

تب جا کر ہم اسے نوکری دیتے ہیں -

مسٹر حمزہ - وہ فرماتے ہیں کہ انٹرویو میں سب کچھ دیکھا جاتا ہے کیا میں ان سے ذاتی تجربہ کی بنا پر دریافت کر سکتا ہوں کہ انٹرویو لینے والوں کو جو خصوصی اختیارات ہوتے ہیں عام طور پر ان کا ناجائز استعمال نہیں ہو گا -

وزیر تعلیم - میرے علم میں کوئی ایسی بات نہیں اگر وہ کوئی مخصوص معاملہ میرے نوٹس میں لائیں - تو ہم اس کی انکوائری کرانے کے لئے تیار ہیں -

مسٹر حمزہ - کیا یہ محتاط اور مناسب اور ملک کے مفاد میں نہیں ہے کہ محض ایک انٹرویو بورڈ پر انحصار کرنے کی بجائے اساتذہ کے سابقہ تجربہ کو مدنظر رکھا جائے -

وزیر تعلیم - یہ ساری چیزیں دیکھی جاتی ہیں تب جا کر اسے نوکری ملتی ہے -

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا وزیر تعلیم صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ اس طریق کار سے ان کے محکمہ میں heart burning پیدا نہیں ہو گی ۔

وزیر تعلیم ۔ وہ اعلیٰ تعلیم اور کوالیفیکیشن رکھتے ہیں ؟

They can apply and their cases would also be considered by the Public Service Commission.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر تعلیم کو ان کے محکمہ کے تربیت یافتہ اور تجربہ کار اساتذہ نے اس قسم کی کوئی عرضداشت پیش کی ہے کہ اس طریق سے ان کی حق تلفی ہوتی ہے اگر کی ہے تو اس پر آپ نے کیا کارروائی کی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ ہم نے انہیں کہا ہے کہ آپ بھی اس کے لئے درخواست دے سکتے ہیں ۔ اگر پبلک سروس کمیشن نے آپ کو رکھ لیا تو ہم آپ کو لگا دیں گے ۔

Development of Fine Arts

*5887. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the year-wise expenditure incurred on the development of Fine Arts during the years 1960 to 1965;

(b) whether Government have any scheme for the development of Fine Arts in the Province?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a)

(Figures in lac of rupees)

	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	Total
Develop-mental	2·85	1·39	2·12	4·08	4·63		15.07
Non-develop-mental	...	0·46	0·48	1·10	0·62		2·66

(b) Yes. There is a scheme in the Third Plan for the development of the National College of Arts, Lahore, where new Studios and Lecture Halls for Fine Arts, Hostels; Staff residences and equipment will be provided at an estimated cost of Rs. 15·00 lac.

Mr. Zain Noorani : Will the spreading of fine arts be restricted merely to Lahore or does the Goverament intend to take steps to spread it to other parts of the Province also?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : At present we have no scheme to spread the College of Fine Arts throughout the Province.

ایک کالج یہاں لاہور میں ہے اس کی از سر نو تنظیم کے لئے کافی رقم مخصوص کی گئی ہے -

We intend to spend about fifteen lakhs of rupees on that by way of making a new study and lecture hall for Fine Arts College and design a hostel at a cost of four lakhs sixty nine thousand and five hundred. Residences for staff and servant quarters-two lakh nineteen thousand five hundred. Equipment and machinery, one lakh and thirty thousand rupees.

جہاں تک کراچی کا تعلق ہے - یہ پہلے سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت

تھا وہاں سے ان کو پیسہ ملتا تھا اور اب

We have given them a grant of twenty five thousand rupees.

CHILDREN OF SCHOOL-GOING AGE

*5888. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Education be pleased to state the estimated population throughout the Province of children of school-going age and what percentage of them attend school?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

Children of primary school-going age in 1965 in West Pakistan	...	71·2 lac.
Percentage enrolment at the primary stage in 1965.	...	43 per cent.

Mr. Zain Noorani : What is the percentage of enrolment in primary schools in the tribal areas, particularly in the Malakand Area?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : I am sorry Sir, I require a fresh notice for that. It is not easy to reply off-hand.

PRIMARY, SECONDARY AND HIGH SCHOOLS IN THE PROVINCE

*5889. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of Primary Schools in each district of the Province;

(b) the number of Secondary Schools in each district of the Province;

(c) the number of High Schools in each district of the Province ;

(d) the *per capita* expenditure on Primary and Secondary Education, respectively, in each district of the Province ;

(e) whether Government intends taking any action to provide free education to the children throughout the Province ;

(f) whether Government have any short term plain under consideration to raise the level of education of the people of backward areas to that of the people of Lahore and Karachi Divisions ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): It is regretted Sir that information regarding this question also is not available. It is requested that it may be taken up on the next turn.

Malik Muhammad Akhtar : Point of order, Sir, Why this exception is being made only in the case of this Department, when all the other departments are giving the necessary information ?

Parliamentary Secretary : I am sure Mr. Akhtar has not read this question. If he had read it, he would have appreciated how much labour is involved.

Malik Muhammad Akhtar : Your staff is paid for that.

Parliamentary Secretary : Mr. Akhtar, there are certain things, which are not humanly possible. Everything is possible for him, but not for us.

Malik Muhammad Akhtar : Then kick them out.

Mr. Speaker : Anyhow, the notice of this question was given on the 14th of February, 1967.

ADULT EDUCATION CENTRES IN THE PROVINCE

*5895. **Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Education be

pleased to state the division-wise full particulars of adult education centres in the Province, with the approximate annual expenditure, number of students, etc., in each during 1964, 1965 and 1966, respectively ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The required information is given in the attached statement.

Sr. No.	Name of division	1964			1965			1966		
		No. of centres	No. of adults	Expenditure	No. of centres	No. of adults	Expenditure	No. of centres	No. of adults	Expenditure
1	Karachi	Nill	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
2	D.I. Khan	do-	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.
3	Peshawar	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.
4	Hyderabad	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.
5	Khairpur	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.
6	Kalat	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.	do.
7	Quetta	60	755	32,275	60	789	36,275	60	802	35,275
8	Lahore	1	59	3,615	1	68	4,200	—	—	—
9	Multan	3	340	6,950	3	350	8,520	3	400	8.899

10	Bahawalpur	4	85	1,004	4	16	1,104	3	20	828
11	Sargodha	—	—	—	—	—	—	—	—	—
12	Rawalpindi	3	2,923	4,872	3	3,303	4,968	3	3,507	5,164
	Total	71	4,160	51,816	71	4,526	54,067	69	4,729	50,166

Mr. Zain Noorani : Is the Minister aware that primary and secondary education on the one hand, and adult education on the other hand, belong to two different generations? Would it, therefore, be correct to assume from the answer to my earlier question as well as this that the Government consider adult illiterates as the lost generation ?

Minister of Education : Not in the least, Sir.

Mr. Zain Noorani : The reply given to the earlier question was that efforts to educate the adults in this province having failed, no further attempts are being made to educate them. If they are not the lost generation, then why this attitude is being taken ?

Minister of Education ; As far as the experience is concerned, they have been living with that experience upto this date, and I am sure they can last on that experience which they have attained during the past ages. As far as providing them with facilities for adult education is concerned. I have stated that we tried this experiment in many places. We found that people did not respond to it and then it was a failure. As the saying goes "Once bitten twice shy.' Once we failed, we do not intend to open adult education centres for famales. This would involve an expenditure of atleast Rs. 41 lakhs; now this may go upto a much higher figure. We felt that adult education centres could be opened only at the cost of primary schools. We want to educate the coming generation. We want to lay emphasis on primary education, So we left it out.

Mr. Zain Noorani : Sir, the experiment of adult education having succeeded beyond doubt in places like Italy, Egypt and Turkey, what are the peculiar circumstances in Pakistan which have made this experiment a failure in this province ?

Minister of Education : Sir, the example of one country cannot be quoted as a criterion for the success of a scheme in another country. Every country has different problems and different conditions. Conditions in Pakistan, I am sure, the Member knows more than I do, are absolutely different from whatever pertains in other countries.

Mr. Zain Noorani : Supplementary Sir.

Mr. Speaker : Mr. Hamza.

Mr. Zain Noorani : With due respect, Sir.

Mr. Speaker : Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر تعلیم نے یہ جواب دیا ہے کہ ملک میں خصوصی حالات ہیں ۔ کیا آپ کے نزدیک یہ بات بھی آئین کے مطابق ہے کہ قوم کا مزاج ۔ تعلیم اور شعور جس چیز کے حق میں ہو آپ کی پالیسی اس پر عملدر آمد میں مانع ہو ؟

وزیر تعلیم ۔ مانع تو میں نے نہیں کہا ہے ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اس کے لئے response نہیں ہے ۔

Mr. Zain Noorani : Sir I have not been given reply to my earlier question. Merely to say that circumstances are different and that the experiment has failed is no answer. The result was that it has failed. I have said it has succeeded in almost all countries. What are the peculiar circumstances ; what was the difficulty that it has failed in West Pakistan? Merely to say that it has failed is not enough.

Minister of Education : If the Member had paid a little attention to my reply which I had given to him, he would not have ventured to ask further supplementaries. I have stated here that the greatest difficulty in the way is the lack of response from the people, and then we have certain limitations of our own. We have to cut our coat according to the cloth we have. It is going to entail an expenditure of Rs. 41 lakhs, and we are not in a position to spend that much money at the cost of primary education.

Mr. Zain Noorani : Sir, before you go on to the next question, to set the record straight, the Minister has said if the Member had cared to

read the answer to the question carefully, he would not have dared to ask the supplementary question. I would like him to read from the answer where he has stated what he has stated now.

Minister of Education : I said he should have listened to my replies.

OPENING UNANI SHIFAKHANS OUT OF THE AUQAF FUNDS

*6232. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) whether there is any scheme to open Unani Shifakhanas out of the Auqaf fund ;

(b) the number and names of evacuee Vedic Auqaf and whether the income from such Auqaf is being spent on the manufacture of 'desi' medicines ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) This part of the question relates to Evacuee Trust Properties and concerns the Minister for Rehabilitation.

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا میں وزیر اوقاف سے پوچھ سکتا ہوں کہ آیا نے اس سوال کو وزیر بحالیات کے پاس بھیجا ہے ؟

وزیر اوقاف (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ جس محکمہ کے پاس کوئی سوال آئے اور اس کا تعلق اس سے نہ ہو تو فوراً وہ سوال دوسرے محکمہ کو منتقل کر دیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

Syed Yusaf Ali Shah : Point of order Sir. No answer to my Q. No. 7116 has been given. The department has only said that it is regretted that exact answer to this question cannot be given till the budget for the year 1967-68 is approved by the legislature.

Parliamentary Secretary (Education) : Sir, the reply to this question was sent to the Assembly Secretariat on 10th of June, 1967, and that was before the presentation of the Budget. Obviously, at that time, Sir, the reply was appropriate. If the Member desires, this question may be repeated on the next turn when fresh information will be given.

Mr. Speaker : Has the Parliamentary Secretary got the revised answer ?

Parliamentary Secretary (Education) : Not at this stage, because this answer had already been submitted to the Assembly Secretariat.

Mr. Speaker : Why has it not been revised for today ?

Parliamentary Secretary (Education) : Actually there are dates fixed for Education Department, which was 14th of June, and these questions were postponed for today. As such, there was no possibility of revising the answer in just two days' time. If the Member desires, we can give the reply on the next turn.

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn.

Syed Yusaf Ali Shah : Thank You, Sir. Then my next question is No. 7114, which I will read.

> "Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that the number of high schools in Peshawar City is less than before independence; if so, reasons therefor and whether Government intends to open more High Schools to meet the deficiency ? "

The Answer is 'No.'. As a matter of fact there are two parts of the question, and this answer is not clear at all.

Mr. Speaker : If the number of high schools in Peshawar City is not less than before Independence, then the answer would be correct one. I don't know what is the actual position.

Syed Yusaf Ali Shah : The second part is whether Government intends to open more schools.

Mr. Speaker : "If so" ; latter part of the question is dependent of the first part. When the first part of the question is answered in the negative, then naturally the question of answering the other part of the question does not arise.

Syed Yusaf Ali Shah : Even the first part of the Answer is not correct.

Mr. Speaker : May I know what is the position ?

Parliamentary Secretary, (Education) : Sir, is he referring to part (i) or (ii) ?

Mr. Speaker : The answer is only 'No.'.

Parliamentary Secretary (Education) : We do not say that the number of schools in Peshawar is less as compared to pre-Independence.

بیگم اشرف پرنی ۔ جناب والا ۔ میرے سوال نمبر ۱۷۴ کا جواب تو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے لیکن وہ اطمینان بخش نہیں ہے ۔ تو کیا آپ کی اجازت سے میں جناب وزیر تعلیم سے اس کی مزید تفصیلات معلوم کر سکتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آیا اس جواب میں کوئی غلطی ہے یا اس جواب سے

آپ کی تسلی نہیں ہوئی ۔ اگر یہ جواب صحیح نہیں ہے تو آپ وہ چیز point out کیجئے کہ جو غلط ہے ۔

بیگم اشرف بزنجو ۔ یہ جواب غلط بھی ہے اور اس جواب سے میری تسلی بھی نہیں ہوئی ۔ اگر اجازت ہو تو میں جواب پڑھ دوں جس میں انہوں نے اعداد و شمار دیئے ہیں ۔

Against the population of 5%, Karachi Region received this year a grant of 11.2% under the non-developmental budget. During the Second Plan period, it got 11.2% of the developmental grants for Education.

تو یہ گیارہ اعشاریہ دو فیصد جو ہے وہ صحیح معنوں میں پانچ سال میں دو فیصد بنتا ہے تو میں سوال کے ذریعے جو کچھ معلوم کرنا چاہتی تھی وہ یہ تھا کہ تعلیمی گرانٹ میں جو اضافہ ہوتا ہے وہ آبادی کے لحاظ سے ہوتا ہے ۔ ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق دو فیصد کے حساب سے اضافہ رکھا گیا تھا لیکن یہ فارمولا کراچی کے سلسلے میں صحیح نہیں ہے کیونکہ وہاں پر آبادی میں اضافہ دو فیصد سے کہیں زیادہ ہے اس لئے ان کو جو allocation ملتی ہے وہ بہت کم ہے ۔

Parliamentary Secretary (Education) : In the current year, the total non-developmental expenditure of the order of Rs. 28.80 crores, out of which Karachi received Rs.3.23 crores which comes to 11.2%. It means that Karachi received 124% above its prorata share.

During the Second Plan Period, the total developmental expenditure on Education in West Pakistan was 42.25 crores, out of which Karachi received Rs. 4.7 crores, or 11.2%. This again is 124% above the Region's prorata share. In the first two years of the Third Plan, under the new Third Plan Scheme, Karachi received Rs. 0.9 crores, out of 8.7 crores for

new schemes or 10%. This again is 100% above the prorata share of Karachi.

بیگم اشرف بریلی ۔ جناب والا ۔ مجھے کراچی سے جو اطلاع ملی تھی وہ یہی دو فیصد تھی اور اسی کی بنا پر میں نے سوال پوچھا تھا ۔

Mr. Speaker : Anyhow, this is authentic information.

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میرے سوال نمبر ۱۱۴۷ کا جو جواب دیا گیا ہے اگر میں یہ ثابت کر سکوں کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے قبل وزیر تعلیم کا جو پہلا جواب ہے وہ بھی میرے پاس موجود ہے جو میں ان کے سامنے پیش کر سکتا ہوں اور جس میں انہوں نے خود مانا ہے کہ تقسیم ملک کے بعد ہائی سکولوں کی تعداد وہاں کم ہو چکی ہے تو کیا وہ یہ وعدہ فرمائیں گے کہ وہ اس سلسلے میں تحقیقات فرمائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ خان صاحب اس پر ضرور غور فرمائیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ یقیناً ۔

Parliamentary Secretary, (Education) : For the information of the Member I may point out that two more High Schools, one of them being a Comprehensive School, have been sanctioned during 1966-67. Due to non-availability of land two schools, one Comprehensive School for boys and another a double-section High School, had to be transferred to Mardan and the reason for this is the non-cooperation of the local authorities.

سید یوسف علی شاہ ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو کچھ فرمایا

ہے میں اس کی پر زور تردید کرتا ہوں - یہ وجہ نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے سکول وہاں سے shift ہوئے بلکہ یہ زمین پشاور میں خریدنی تھی لیکن مردان میں خریدی گئی ہے - یہ زمین پہلے بھی تھی اور اب بھی مہیا ہو سکتی ہے -

Parliamentary Secretary, (Education) : This is for the information of the Member that the authorities concerned at Peshawar City do not cooperate with the Education Department in providing land for new schools, and this adversely affects the implementation of the development programme in the city.

Mr. Speaker : Will the Parliamentary Secretary, please, place answers to the remaining questions on the Table of the House ?

Parliamentary Secretary, (Education) : Answer to the remaining questions, which have not been answered, are placed on the Table of the House.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

SCHOOLS UNDER JURISDICTION OF A.D.Is.

*6236. **Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) number of schools generally put under the charge of an Assistant District Inspector as per rules and regulations of Education Department, if any ;

(b) the number of A.D.Is in each district of the former Punjab along with the number of schools under the jurisdiction of each A.D.I.?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) An Assistant District Inspector of Schools is generally expected to look after 50

Primary Schools. However, in view of our resource position, the Assistant District Inspectors are looking after large numbers of Schools in certain cases.

(b) The number of A.D.Is in each district of the former Punjab along with the number of schools under the jurisdiction of each Assistant District Inspector is given below :—

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF A.D.Is AND SCHOOLS IN THE DISTRICT OF THE FORMER PUNJAB

Serial No.	Name of the district		No. of A.D.Is.	Average number of schools per A.D.I.
1	Lahore	...	13	58
2	Sheikhupura	...	12	57
3	Gujranwala	...	11	61
4	Sialkot	...	13	62
5	Multan	...	18	66
6	Sahiwal	...	20	59
7	Muzaffargarh	...	12	61
8	D.G. Khan	...	11	59
9	Campbellpur	...	8	68
10	Rawalpindi	...	13	55
11	Jhelum	...	9	57
12	Gujrat	...	10	60
13	Mianwali	...	10	65
14	Jhang	...	10	57
15	Sargodha	...	14	67
16	Lyallpur	...	18	75
	Total	...	202	

'DINYAT' IN PRIMARY SCHOOLS

*6292. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that *'Dinyat'* is a compulsory subject for the students of Primary Schools in the Province ;

(b) whether it is also a fact that the students failing in *Dinyat* are declared successful in the examination ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No.

(c) Question does not arise.

INSTITUTIONS AFFILIATED WITH PESHAWAR UNIVERSITY

*6296. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state the names of the Institutions affiliated with the Peshawar University which have either been closed or whose grant by Government has been reduced during this year along with reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : None.

UPGRADING OF PRIMARY SCHOOLS FOR GIRLS IN NOWSHERA KALAN OF NOWSHERA TEHSIL.

*6297. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there is a Primary School for Girls in Nowshera Kalan of Nowshera Tehsil, Peshawar District ;

(b) whether it is a fact that the population of Nowshera Kalan comprises about 30/40 thousand people and most of the girls students of this town after passing the primary classes have to go to Nowshera Cantt. for further studies ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intends to upgrade the said primary school to a Middle School ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes, the case will be considerrd during 1967-68 on the basis of merit.

UPGRADING OF PRIMARY SCHOOL IN VILLAGE KAHI OF TEHSIL NOWSHERA

*6298. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there is a Primary School in Village Kahi in Nizampur area of Tehsil Nowshera, District Peshawar ;

(b) whether it is a fact that the students of the said school after passing their primary examination have to cover a distance of about 7 miles for attending the Middle School at Nizampur ;

(c) whether it is a fact that the Primary School in village Kahi has been kept on top in the list of schools which are to be upgraded to Middle standard ;

(d) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, reasons for not upgrading the said school so far ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No.

(c) and (d) The Primary School at village Kahi has already been upgraded to the Middle standard.

SCIENCE TEACHER IN GOVERNMENT HIGH SCHOOL, NOWSHERA KALAN.

*6299. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that Government High School, Nowshera Kalan remained without a Science teacher for quite sometime during 1966 ; if so, reasons therefor and the period for which the said school remained without a Science Teacher ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Yes, from June 1966 to March 1967 as the post remained vacant due to accute shortage of B.Sc. Teachers.

GRANT OF FIVE ADVANCE INCREMENTS TO SINDHI TEACHERS QUALIFYING IN ADIB FAZIL (SINDHI) EXAMINATION.

*6397. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that Urdu Teachers qualifying in Adib Fazil (Urdu) Examination are allowed five advance increments but the Sindhi teachers qualifying in Adib Fazil (Sindhi) Examination are not allowed any such increments ; if so, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Yes. The question of allowing five advance increments to S.V. Teachers qualifying in Adib Fazil (Sindhi) is under consideration of Government.

FINANCIAL AID TO WIDOWS AND ORPHANS IN HYDERABAD DIVISION BY AUQAF DEPARTMENT.

*6452. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) the number of poor widows and orphans in Hyderabad Division to whom financial aid was given in the shape of *Qarz-e-Hasna* and stipends by Auqaf Department during the years 1964-65 and 1965-66 ;

(b) what were the terms and conditions for the grant of *Qarz-e-Hasna* ?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No financial aid in the shape of *Qarz-e-Hasna* was given to poor widows and orphans during the period.

Stipends were, however,given as follows to poor students :—

Year	Particulars	Amount Rs.
1964-65 and 1965-66.	116 stipends in Luari Sharif, Hyderabad Division.	8,236
1965-66	17 stipends to students in Thatta District.	800
	Total ...	9,032

(b) The question does not arise.

SHRINE OF HAZRAT PIR SULTAN AHMAD QATTAL BOKHARI

*6486. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Shrine of Hazrat Pir Sultan Ahmad Qattal Bokhari at Jalalpur Pirwala, District Multan is under the charge of Auqaf Department ;

(b) whether it is a fact that there is a spacious compound and many *Musafirkhanas* attached to the said shrine, but no person has been employed for their daily cleanliness with the result that the said compound and *Musafirkhanas* remain dirty ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intends to make arrangements for the cleanliness of the compound and *Musafirkhanas* ?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) It is correct that there is a spacious compound and *Musafirkhanas* with *Hujras'* attached to the shrine. However it is not true that the place remains dirty and that no person has been employed to look after the shrine. A Care-taker and a Sweeper are on the staff of the shrine in addition to an *Imam* and a *Khadim.* The compound and *Musafirkhanas* are kept clean and well maintained.

(c) Does not arise.

GRANT OF SCHOLARSHIP TO HABEEB-UR-REHMAN, A STUDENT OF PRIMARY SCHOOL, JALALPUR PIRWALA.

*6489. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mr. Habeeb-ur-Rehman, a student of Primary School, Jalalpur Pirwala, District Multan, appeared in the Scholarship Examination in 1965 and won a Scholarship under the Internal Scheme ;

(b) whether it is a fact that the student took admission in the 6th Class of Government High School, Jalalpur Pirwala, District Multan on 5th May 1965 and later he was admitted to the Boarding House of the said School on 12th December 1965 ;

(c) whether it is a fact that under the rules, a boarder holding scholarship is entitled to Rs. 20.00 per month as stipend. but the said student is being paid only Rs. 5.00 per month as stipend ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intends to make payment of arrears of scholarship to the said Mr. Habeeb-ur-Rehman at the rate of Rs. 15.00 per month for the period from 12th December 1965 to 31st March 1967 ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes. The student joined Government High School, Jalalpur Pirwala in the 6th Class on 1st May, 1965. He was admitted to the Boarding House on 1st May, 1965.

(c) Yes, but there were only three Residential Scholarships available which were awarded to the first three boarders on merit.

(d) In view of (c) above the question of the award of residential scholarship does not arise.

POSTPONEMENT OF DATE OF INCREMENT OF MUNSHI MOHIB ULLAH 1ST TEACHER, PRIMARY SCHOOL DIPAL, TEHSIL SHUJAABAD DISTRICT MULTAN

***6490. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that one Munshi Mohib Ullah is posted

as 1st Teacher in Primary School, Dipal, Tehsil Shujaabad, District Multan ;

(b) whether it is a fact that the above said teacher served as a teacher in Primary School, Chak No. 539-E.B., Tehsil Vihari District Multan in 1955 ;

(c) whether it is a fact that the said teacher, while posted in the School mentioned in (b) above, had applied for earned leave for the period from 17th September, 1955 to 31st October, 1955, but he was sanctioned leave without pay for the said period by the then Deputy Administrator, District Board, Multan,—*vide* his order,—No. 20082-83, dated 15th April, 1959 ;

(d) whether it is a fact that the said teacher preferred an appeal against the sanctioning of the above said leave without pay and the then Administrator, District Board, Multan,—*vide* his order No. 2515, dated 12th October, 1959 sanctioned him earned leave for the said period and an entry to this effect was made in his service book ;

(e) whether it is a fact that the date of increment of the above said teacher has been postponed from 1st April to 15th May, 1957 due to the said leave ; if so, reasons therefor ?

Minister of Educaiton (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No. The teacher had been serving in Primary school, Chak No. 547-EB., and not in Primary School, 539-EB in 1955.

(c) Yes.

(d) Yes.

(e) Yes, temporarily, as the leave was without pay. It was, however, corrected with the revision of the leave case.

PAYMENT OF G P. FUND AND OTHER DUES TO MUNSHI MOHIB ULLAH, HEAD TEACHER, PRIMARY SCHOOL DIPAL, TEHSIL SHUJAABAD.

*6492. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Munshi Mohib Ullah is posted as Head Teacher in the Primary School, Dipal, Tehsil Shujaabad, District Multan ;

(b) whether it is a fact that the G.P. Fund of the said teacher amounting to nearly Rs. 5,000 is due to him which is at present lying with the District Council, Multan under account No. 987 ;

(c) whether it is a fact that the payment of the G.P. Fund amounts of all the Teachers was made to them on their transfer from District Council, Multan to Government Service except the abovesaid teacher whom the payment has not been made so far ;

(d) whether it is also a fact that the salary of 2 months *i.e.*, for September and October, 1955 amounting to Rs. 196 for the period when the said teacher was posted in the primary school at Chak 547, Tehsil Vehari, District Multan, has not been paid to the said teacher so far ;

(e) whether it is also a fact that the arrears of the annual increment of the said teacher amounting to Rs. 78 for the period from 1st April, 1954 to May, 1956 have not paid to him so far ;

(f) whether it is also a fact that the arears of the other annual increments of the said teacher amounting to Rs. 249 for the period from 1955 to 1958 have also not been paid to the said teacher so far ;

(g) whether it is also a fact that the payment of arrears, etc., has not been made to the said teacher despite repeated applications ;

(h) if answer to (a) to (g) above be in the affirmative, whether Government intends to pay the G.P. amount Fund and all other dues forthwith to the said teacher ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes. The actual amount is Rs. 4,951.29 which is lying with the District Inspector of Schools, Multan in the Post Office Account and not with the District Council, Multan.

(c) No. Payment in several other cases also have not been made.

(d) Yes.

(e) Yes.

(f) Yes.

(g) Yes.

(h) The G.P. Fund amount has not been claimed by the teacher concerned and the same will be paid if he presents himself in the office of the District Inspector of Schools, Multan to receive the payment. The amount on account of arrears of two months pay and annual increments are being realised from the District Council, Multan and the payment is expected to be made within the current financial year.

PAYMENT OF DUES TO MUNSHI FAIZ MUHAMMAD, SECOND MASTER, PRIMARY SCHOOL, DIPAL, TEHSIL SHUJAABAD

*6493. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that one Munshi Faiz Muhammad is posted as Second Master in Primary School, Dipal, Tehsil Shujaabad, District Multan ;

(b) whether it is a fact that the annual increments for the period from July 1955 to 1962 which amount approximately Rs. 151 have not been paid to the said teacher so far ;

(c) whether it is a fact that the said teacher has submitted many applications for the payment of his dues to the Education Authorities, Multan, but no avail ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intends to make arrangements for making payment of the dues to the said teacher ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes. The arrears of annual increment is due from the District Council, Multan, who have been requested by the District Inspectorate of Schools, Multan, for making payment of his arrears.

(d) Payment of dues is likely to be made to the teacher concerned before 30th June 1967.

RECURRING GRANT OF GOVERNMENT COLLEGE, LAHORE

*6573. **Malik Miraj Khalid** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the total recurring grant of Government College, Lahore for the last three years and the total yearly non-developmental expenditure of the said College during the said period ;

(b) the development and non-development grant of the Government College, Lahore and similar Colleges at Divisional Headquarters during

the Second Five Year Plan alongwith the details of expenditure incurred therefrom ;

(c) in case there is any disparity betwean developmental grant of the Government College, Lahore and other Government Colleges at Divisional Headquarters, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) :(a) Rs 44,16,741 Rs. 43,24,849 respectively. (Details are in Appendix 'A').*

(b) As at Appendices 'B' and 'C'.*

INADEQUATE ACCOMMODATION IN THE HOSTEL OF SHAH ABDUL LATIF GOVERNMENT COLLEGE, MIRPURKHAS.

*6601. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the total number of rooms in the Hostel of Shah Abdul Latif Government College, Mirpurkhas alongwith the number of students staying therein ;

(b) whether it is a fact that accommodation provided in the said Hostel is quite indequate inasmuch as that the students of the said College have to stay in the High School Hostel ;

(c) if answer to (b) above be in affirmative, the number of such students and whether Government intend to construct a new Hostel for the said College ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 24 Rooms 75 Students.

(b) Yes.

---

*Please see Appendix IV at the end.

(c) 42 Students. Construction of a new hostel would be considered during the 3rd Plan subject to the availability of fund.

ESTABLISHMENT OF A WELL EQUIPPED LABORATORY IN SHAH ABDUL LATIF GOVERNMENT COLLEGE, MIRPURKHAS.

*6602. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the laboratory facilities for practicals in the subjects of Physics, Chemistry, Zoology and Botany in Shah Abdul Latif Government College, Mirpurkhas are quite unsatisfactory ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whethar Government intends to establish a well equipped laboratory in the said College ; if so, when ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) During the 3rd Five Year Plan Period subject to availability of funds.

GOVERNMENT VEHICLES FOR EDUCATION DEPARTMENT

*6605. **Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that the district officers of Education Department in the former Punjab area have not been provided with Government vehicles for touring purposes ; if so, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Yes.

Provision of Government vehicles for touring to the District Officers

of Education Department in the former Punjab area is a problem of all West Pakistan magnitude. In view of the comparatively other important schemes of Education and Training Sector it is not possible to arrange funds for such schemes at present. Government is, however, alive to the situation and as soon as resources permit, such schemes will be favourably considered.

Middle Schools Upgraded as High Schools in Khairpur Division

*6661. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of Middle Schools upgraded as High Schools in Khairpur Division during 1966-67 ;

(b) the additional staff posted in the above said High Schools ;

(c) whether any arrangement has been made in the said High Schools for imparting religious education and teaching of Arabic ; if so, the nature thereof and in case no such arrangement has been made, reasons therefor ;

(d) the amount allocated for the construction of school buildings in the said Division during 1966-67 alongwith the names of Schools ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Two Middle Schools have been provided with the additional staff or their upgradation to high school standard and building is being provided for the upgradation of three Middle Schools.

(b) Each High School has been given the following staff :—

Headmaster in Class II	...	1

Trained Graduates	...	3
C.T. Teacher	...	1
Drawing Master	...	1
P. T. I.	...	1
Laboratory Attendant	...	1
Junior Clerk	...	1
Peon	...	1

(c) Arrangement for instructions in Religious Education according to the syllabus do exist, but there is no arrangement for the teaching of Arabic yet. Arrangements for the teaching of Optional Subjects like Arabic are made when there is a felt need.

(d) The amount allocated during 1966-67 for the construction of the buildings is Rs. 1,62,000. The names of the Schools are—

(1) Government School, Sobodhero, District Khaipur.

(2) Government School, Setharja, District Khairpur.

(3) Government School, Kandhra, District Sukkur.

UPGRADING MIDDLE SCHOOL AT NATHIAGALI

*6681. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state : -

(a) whether it is a fact that the Middle School opened at Nathiagali in Tehsil Abbottabad in 1919 has not so far been upgraded as a High School ;

(b) whether it is also a fact that as no High School is functioning in the said Middle School the poor boys of the area are compelled to discontinue their studies after passing their Middle School Examination ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether the school as Nathiagali would upgraded in the fiscal year, 1967-68 ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No Middle School was opened at Nathia Gali in 1919. However in 1950 Primary School was upgraded to the Middle Standard and it has not been raised to the high since then.

(b) No. There are two High Schools at Khanaspur and Gagnotar at a distance of 8 and 7 miles respectively.

(c) The upgradation of the Middle School will, however, be considered on merit during the Third Plan Period subject to the availability of funds.

OPENING A REGULAR MIDDLE SCHOOL AT BAGAN

*6689. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Union Council Nathiagali has constructed a building for the Middle School at Village Bagan on self help basis and at present classes upto 7th Class are being held there temporarily;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intends to open a regular Middle School at Bagan ; if so, when ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes, the

Union Council, Nathiagali has put up a building for a Middle School at Bagan which is a Primary School ;

(b) Yes, its regular upgradation will be considered during the 3rd Five-Year Development Plan on the basis of merit and availability of funds.

UPGRADING OF MIDDLE SCHOOL, BODLAH

*6701. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Union Council, Majohan, Tehsil Abbottabad has constructed a building for a High School in Mauza Bodlah on self-help basis ;

(b) whether it is a fact that there is no High School around Bodlah and the District Inspector of Schools, Hazara has recommended to the Government for the upgrading of Middle School, Bodlah to that of a High School ;

(c) if answer to (a) and (b) above in the affirmative, whether Government intends to upgrade the said School during the fiscal year, 1967-68 ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The upgradation of the Middle School at Bodlah will be considered next year on merit subject to the availability of funds.

HAJIANI DHANI BAI TRUST BUILDING

*6723. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) the date on which Hajiani Dhani Bai Trust building was taken over by the Administrator of Auqaf, Karachi Zone;

(b) total cash and other assets taken over from the then Trustees of the said building;

(c) names of members of the Committee appointed for the administration of the said property under Rule 6 of the West Pakistan Waqf Properties (Administration) Rules of 1960;

(d) the up-to-date number of meetings held by the said Committee and the number of meetings attended by the Administrator mentioned in (a) above in his capacity as an *ex-officio* Member;

(e) whether it is a fact that during the last 2½ years, the said Committee has not been informed of the affairs of the said Trust Property, *i.e.*, about its income, expenditure, etc., inspite of repeated requests from the Chairman of the said Committee;

(f) whether it is a fact that the said Administrator never consults the said Committee about the maintenance of the said Trust Property;

(g) the purposes for which the said waqf was created by late Hajiani Dhani Bai and the extent to which the said Administrator has complied with her wishes;

(h) whether it is a fact that the Chairman of the said Committee wrote to the said Administrator on or about 29th July 1963 and also later personally saw him (Capt. Afridi) to hand over the said Trust building back to its former Trustees, because the said Administrator had completely failed to efficiently maintain the said building and fulfil the purpose of the *Waqf*;

(i) whether it is a fact that maintenance expenses of the said building incurred by its former Trustees were much less than those now incurred by the said Administrator; if so, the expenditure so incurred by the said Trustees and the said Administrator;

(j) the total cash handed over by the Trustees of the said building to the said Administrator in 1964 and the balance in cash held by the Administrator on 31st March, 1967 ;

(k) the monthly income and expenditure of the said building when Trustees handed it over to the Auqaf Department and the figures as they stood on 31st March, 1967 ?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) The waqf was taken over under Chief Administrator of Auqaf No. 1 (48)-Auqaf 63, dated the 27th June 1964 and physical possession taken on 4-7-64.

(b) Cash balance taken over from Trustees was Rs. 14,397.81. Out of this a sum of Rs. 1,125 was refunded to one Raza from whom it was taken as advance by the former Trustees. The balance left over was Rs. 13,272.81.

(c) The names of the Members appointed on the Religious Purposes Committee constituted for the period from 8th November 1964 to 31st December 1965 were as under –

(1) Mr. Hashim Gazdar	...	Chairman.
(2) Haji Idrees Gazdar	...	Member.
(3) Khan Muhammad	...	Member.
(4) Nek Muhammad	...	Member.
(5) Essab	...	Member.

(d) Number of meetings of R.P.C. held ... 3

Number of meetings of R.P.C. attended by Administrator of Auqaf, Karachi Zone and not the Chief Administrator of Auqaf .. 2

(e) The Committee had ceased to exist after 31st December 1965 and the question of informing it of the affairs of the Trust does not arise.

(f) Question does not arise in view of (e) above.

(g) The objectives of the Trust are briefly summarised as under—

After meeting the expenses for the repairs and maintenance of the property, 3/8th of the surplus income would be given to Sind Mdrissatul Islam, Karachi and to the Mukhis of Major Jamaiat of Karachi and Sukkur in equal share. The remaining 5/8th to be used at the discretion of the Trustees in the name of God.

The building, when taken over, was completely in dilapidated condition. The Auqaf Department started renovation. The expenditure on this account has exceeded the income from the property. There is, therefore, no surplus income to implement the wishes of Wakif so far. Position of the income and expenditure is given below :—

		Rs.
Cash balance, received at the take-over	...	13,272.81
Income from rent of the property	...	13,400.85
Total income	...	26,673.66
Expenditure on establishment and contingencies upto 31st March 1967	...	3,473.65
Expenditure on repairs and renovation upto 31st March 1967	...	30,920.90
Total expenditure so far incurred	...	34,394.54

Further expenditure to the tune of Rs. 21,000 (odd) is still to be incurred on the renovation of the building.

(h) The possession of the Trust property was taken over in July 1964 and the question of writing to or seeing the Administrator for the handing over of the said property to the former Trustees could not arise on or about 29th July 1963. Similarly the question of failure of the Administrator to efficiently maintain the said building could not also arise in 1963.

(i) Maintenance expenditure of the building at present is Rs. 312 per annum as against Rs. 792 per annum incurred by the Trustees prior to its take over by the Auqaf Department. Both the items are exclusive of taxes.

	Rs.
(j) Total cash received from Trustees after deducting Rs. 1,125 refunded to Mr. Raza	13,272.81

Cash balance in 31st March 1967—The waqf is in deficit by Rs. 7,720.88 because of the heavy expenditure incurred on repairs and renovation of the property.

(k) *Monthly income and expenditure*	*At the time of take-over* Rs.	*In March* 1967 Rs.
Income .	463.69	463.69
Expenditure ...	00.00	26.00

GIRLS COLLEGE FOR MIANWALI CITY

*6734. **Khan Gul Hameed Khan**: Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that a Girls College has been sanctioned for Mianwali City, if so, the likely date by which it would be opened ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): No.

REPAIRS TO SHRINES

*6764. **Mian Nazeer Ahmad**: Will the Minister of Auqaf be pleased to state:—

(a) the amount sanctioned by the Government for the repairs of Shrines, Dargahs and Mosques in the Province during 1965-66 and 1966-67 and out of that the amount actually spent ;

(b) the amount proposed to be provided for the repairs Shrines, Dargahs and Mosques in the Province during 1967-68 ?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) The following table gives the information asked for :—

Year	Amount Rs.	Amount actually spent Rs.
1965-66	7,04,935·00	6,44,886·50
1966-67	8,28,304·00	3,26,324·95 (amount spent up to May 1967).

(b) 1967-68—The Zonal budgets are in the course of scrutiny. The provision for 1967-68 will be known only after these budgets have been finally approved.

ESTABLISHING JAMIA ISLAMIA THROUGHOUT THE PROVINCE

*6765. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) whether there is any scheme under consideration of the Government for establishing "Jamia Islamia" throughout the Province;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the names of places where the said institutions will be established and the time by which the said scheme will be implemented?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) Question does not arise.

WAQF PROPERTIES IN SAHIWAL DISTRICT

*6770. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) the details of waqf properties under the control of Auqaf Department in the Sahiwal District alongwith the places where the said properties exist, the income accrued to the said Department annually from the said properties and annual expenditure incurred therefrom;

(b) whether it is a fact that a good number of Mosques in the said district is under the control of the said Department ;

(c) whether it is a fact that some of the said Mosques are in deplorable condition; if so, the location of such Mosques alongwith reasons for not repairing them ;

(d) the total expenditure incurred on the maintenance of Mosques mentioned in (c) above during the last 3 years?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) A statement showing the information asked for is placed on the table of the House. This statement will show that there are 21 properties taken over by the the Auqaf Department in Sahiwal District with an annual income of Rs. 4,69,917·02 during the year, 1965-66 and an expenditure of Rs. 1,16,638·49 during the same year.

(b) Of the 21 properties referred to in answer to part (a) of the question 9 are mosques.

(c) No.

(d) Rs. 1,20,633.

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF WAQF PROPERTIES UNDER THE CONTROL OF AUQAF DEPARTMENT IN THE DISTRICT SAHIWAL, ALONGWITH THEIR LOCATION, ANNUAL INCOME AND ANNUAL EXPENDITURE FOR THE YEAR 1965-66.

Sr. No.	Name of waqf Property		Location	Annual income	Annual Expenditure
				Rs.	Rs.
1	Shrine of H. Badar Din, Ishaq	...	Pakpattan	2,485·55	2,801·50
2	Shrine of H. Baba Farid-ud-din Sahib.	...	—do—	39,40,044·19	74,125·05
3	Shrine of H. Muhammad Pannah Sahib	...	Mauza Khairpur Chak No. 120/9-L	6,160·66	1,566·00
4	Masjid Noor near Town Hall	—	Sahiwal	2,470·50	2,267·00
5	Sunehri Masjid Goal Chowk	...	—do—	1,781·72	3,990·00
6	Shrine of H. Daood Bandgi	..	Shergarh	9,233·99	1,028·00
7	Jamia Masjid inside Ghalla Mandi	...	Sahiwal	5,311·27	2,713·00
8	Shrine of H. Hafiz Daim Sahib	...	Chak No. 75-5L	302·60	400·00
9	Masjid & Eid Gah	...	Sahiwal	3,222·00	2,060 00
10	Jamia Masjid Hanfia Purana	...	Okara	2,225·32	2,380·00

1	2		3	4	5
11	Shrine H. Labeh Shah	..	Sadar Gogera	—	600·00
12	Shrine H. Ghous Baba Pir	...	Chak No. 11-LR	21,855·42	9,045·00
13	Jasmia Masjid	—	Renala Khurd	5,512·91	3,226·00
14	Shrine H. Shah Madar	...	Chak No. 90-6R	311·47	400·00
15	Shrine H. Shah Maqeem	...	Hujra	715·02	880
16	Weqf and in Chak	...	Wazir Singh and Ganju Tahir	—	...
17	Shrine of H. Baba Murid Hussain Sahib Mast.	—	Chak No. 86-6R	453·90	...
18	Waqf Properties dedicated by late Ahmad Ali.	...	Chak No. 43-3R	2,711·00	—
19	Masjid Ghalla Mandi	...	Arifwala	4,362·00	3,112·30
20	Jamia Masjid	...	Gagoo Mandi	4,472·50	3,125·00
21	Jamia Masjid Hanfia and Eid Gah	...		2,285·00	1,738·64
			Total :	4,69,917·02	1,16,638·4

SHRINES IN MULTAN DIVISION

*6783. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) the number of Shrines in the Multan Division as are under the control of Auqaf Department;

(b) whether it is a fact that a number of the said Shrines are in deplorable condition; if so, the location of such Shrines alongwith reasons for not repairing them;

(c) the total expenditure incurred on the maintenance of the Shrines mentioned in (a) above during the last 3 years?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 32.

(b) No.

(c) Rs. 4,66,794·76 including pay of staff.

OPENING OF MIDDLE SCHOOL IN JABORI UNION COUNCIL, TEHSIL MANSEHRA

*6799. **Mr. Muhammad Aurangzeb Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that about four years ago the inhabitants of Jabori Union Council, Tehsil Mansehra, District Hazara, donated some land for the construction of a building for Middle School, its lawn and play-ground on self help basis near Domel Rest House but classes have not yet been started there;

(b) whether it is a fact that the said donars are now demanding the the return of their land due to the reasons stated in (a) above;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, (i) when the middle classes will be started there and (iii) how much land was received as donation;

(d) in case Government is not prepared to start middle classes there, whether the said land will be returned to the donars; if not, reasons therefor?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No.

(c) (i) It will be given priority on the basis of merit and principles of equalisation.

(iii) No record is available to show how much land was received as donation.

(d) The school will be upgraded in due course when it has better claim on educational grounds.

AWARD OF B.SC. DEGREE IN CHEMICAL ENGINEERING AT UNIVERSITY OF ENGINEERING AND TECHNOLOGY.

*6846. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Punjab University has been running an Institute of Chemical Technology since 1946 ;

(b) whether it is a fact that a student gets his B.Sc. Degree in Chemical Engineering in three years and M. Sc. Degree in Chemical Engineeting in next one year from the said University;

(c) whether it is a fact that the West Pakistan University of Engineering and Technology is also holding a wing to produce Chemical Engineers since the academic years of 1958;

(d) whether it is a fact that a student gets his B. Sc. Degree in Chemical Engineering in four years from the University of Engineering and Technology;

(e) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, reasons for wasting an extra year of a student for awarding B. Sc. Degree in Chemical Engineering at University of Engineering and Technology ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes. But the correct name of the degree are ;

(i) B. Sc. Hons. in Chemical Technology.

(ii) M.Sc. in Chemical Technology.

(c) No. The West Pakistan University of Engineering & Technology Lahore started their Departmant of Chemical Engineering in October, 1962.

(d) Yes.

(e) There is no question of wastage of an extra year as a Chemical Engineer besides being a process chemist also attends to erection and repairs of chemical plant while the chemical technologist is only a process chemist. The two Universities are offering distinctly different course.

DISMISSING EMPLOYEES OF AUQAF DEPARTMENT

*6847. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the authorities of the Auqaf Department dismiss their employees without even serving on them Show Cause Notice; if so, reasons thereof;

(b) whether it is a fact that only one S. D. O. has been appointed for the repairs and renovation of 134 waqf properties in Lahore Division spread over an area of about 500 square miles;

(c) whether it is a fact that it is not possible for one S.D.O. to properly supervise the repairs and renovation of such large number of properties spreading on so wide an area; if so, the action Government intends to take in the matter?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) Yes.

(c) No. The S.D.O. is assisted by a team of 4 Overseers and the question of the appointment of two more Overseers, one Sub-Divisional Clerk and seven Khalasis is under consideration at present.

Allowing Students Placed in Compartment to appear in Secondary School Examinations.

***6850. Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Education please refer to the answer to my starred question No. 4379 laid on the table of the House on 7th December 1966 and state whether any of the students who were placed in compartment in the Annual Secondary School Examination in 1966 but could not appear in Supplementary Examination who applied for the grant of permission to appear in the Annual Secondary School Examination 1967 in the subjects in which they failed were not allowed to sit in the Examinations ; if so, their names, names of District to which they belonged and reasons therefor?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Yes.

Names of such students alongwith names of their Districts are given hereunder :—

Name of Students.	*District.*
Iqbal Begum.	Sheikhupura.
Tufail Ahmad.	D.G. Khan.
Muhammad Sharif.	Lahore.
Allauddin.	Lyallpur.
Muhammad Hussain.	Okara.
Riaz-ul-Haq.	Okara.
Ashiq Ali Khan.	Sahiwal.
Ghulam Qadir.	Sahiwal.
Taj Muhammad.	Quetta.
Muhammad Shafi.	Sargodha.
Muhammad Nawaz.	Sargodha.
Nazir Ahmad.	Sialkot.
Muhammad Yousaf.	Sheikhupura.
Muhammad Akbar Khan.	Campbellpur.
Muhammad Daud.	Rawalpindi.
Nazeer Ahmad.	Lahore.
Mukhtar Ahmad.	Lyallpur.

CONSTRUCTION OF A JAMIA MOSQUE IN KARACHI

*6860. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have taken a decision to build a Jamia Mosque in Karachi at a cost of rupees one crore;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, the approximate date when the work will start and the approximate time when it will be completed?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes. The cost, however, is just a rough estimate.

(b) The work will start after the shifting of the occupants of Idgah Maidan. For this purpose the K.D.A. will provide in one of their schemes probably in the Korangi Township. The K. D. A. will take about six months to develop the land and to make it available to the Auqaf Administration for shifting of the occupants of the Idgah Maidan. If things remain normal and the area is vacated, the work will start after about 8 to 9 months.

It will take about 2 to 2½ years to complete the work after it has been started.

GOVERNMENT SCIENCE COLLEGE, LATIFABAD

*6863. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that financial allocation was made in the Budget of 1966-67 for Government Science College in Latifabad;

(b) whether it is a fact that the above said allocation was not utilised for the above said institution, but it was diverted to some other region; if so, reasons for doing so?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) Does not arise.

STARTING SCIENCE COLLEGE IN LATIFABAD

*6867. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that building for Government Arts and Science College in Latifabad, Hyderabad, was constructed in the year, 1962;

(b) whether it is a fact that in the above said building Government Intermediate Arts College has started functioning since last year;

(c) whether it is a fact that in spite of the fact that allocation was made in the Budget of 1966-67 for starting Government Science College alongwith the abovesaid Arts College, the Science College has not been started;

(d) whether it is a fact that the nearest Science College is at a distance of about 7 to 8 miles from Latifabad ;

(e) if the answer to (a) to (d) above be in the affirmative, reasons for delay in starting Science College in Latifabad and the approximate date when Government intends to start the Science College on Latifabad ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The provision in the budget was not meant for any particular college.

(d) No.

(e) Would be considered during 1967-68.

CONSTRUCTION OF SCHOOL BUILDING IN BATGRAM AREA OF HAZARA DISTRICT

*6957. **Khan Malang Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the date on which Primary School was opened in village Ajmera of Batgram area of Hazara district;

(b) whether it is a fact that the said School is functioning in a *Hujra* with the result that great difficulty is being experienced by the students;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intends to construct the school building or hire a suitable building for this purpose, if so, when ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) In 1952.

(b) Yes.

(c) No.

PROMOTION OF INSPECTORS IN EDUCATION DEPARTMENT

*7005. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that according to the existing Rules, 75 per cent posts of Inspector (Class 11) in the Education Department are to be filled through departmental promotions and 25 per cent through Public Service Commission ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons for not promotion any Junior Inspector of any Polytechnic Institute to Class 11 post on a regular basis for the last 5 years and making only stop-gap arrangements ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (a) There are no posts of Inspectors (Class 11) in Polytechnics.

(b) Question does not arise.

PAYMENT OF PENSION TO HAJI KHAMISO, *ex*-HEAD PEON OF DISTRICT INSPECTOR OF SCHOOLS, THARPARKAR

***7017. Mir Mir Muhammad Khan Talpur**: Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that payment of pension to Haji Khamiso, son of Nihal Khaskheli, *ex* Head Peon of District Inspector of Schools, Tharparkar has been withheld due to some overpayment to him;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the authority responsible for the said fault alongwith the action intended to be taken against him and when the person named in (a) above will be allowed to draw his pension ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (a) No, the pension is being drawn and adjusted towards an over-payment made to the pensioner.

(b) The adjustment of recovery of over-payment will continue upto October 1967, and thereafter the pensioner will be allowed pension as usual.

POSTING MISTRESS IN GIRLS PRIMARY SCHOOL AT VILLAGE MIR SHER MUHAMMAD KHAN TALPUR IN THARPARKAR DISTRICT

***7018. Mir Mir Muhammad Khan Talpur**: Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that the Girls Primary School at village Mir Sher Muhammad Khan Talpur of Taluka Mirpur-

khas in Tharparkar District has been without any Mistress for the last eight months; if so, the reasons therefor along with the time by which the Mistress will be posted there ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): Yes. The post of Mistress is lying vacant as no suitable candidate is available. Efforts are being made to provide the Mistress in the School as early as possible.

PRIMARY SCHOOLS IN THARPARKAR DISTRICT

*7019. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of Primary Schools opened in Tharparkar district during the year 1966-67 alongwith their locations;

(b) the number of (i) Hindus and (ii) Muslims appointed as Primary Teachers in the said District during the said year;

(c) whether applications were invited for the said purpose?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (a) Fifteen primary schools were opened in Tharparkar District in 1966-67. Their locations are given in the statement.

(b) Nine Hindu and 52 Muslim teachers have been appointed in the district during the year 1966-67.

(c) Yes, 400 applications.

STATEMENT SHOWING THE LOCATIONS OF THE FIFTEEN PRIMARY SCHOOLS OPENED IN THARPARKAR DISTRICT IN 1966-67

Serial No.	Name of School	Name of Union Council	Name of Taluka
1.	Village Company	.. Khan	... Mirpurkhas
2.	Otak Nawab Ahmed Ali	.. Jowariasar	... Jamesabad
3.	Otak Ahmed Khan	... Do.	... Do.
4.	Otak Imam Bux	... Do.	... Do.
5.	Village Mahrani Colony	... Do.	... Do.
6.	Hakim Lighari	. Ahuri	.. Digri.
7.	Otak Khuda Bux	... Fakir Abdullah	... Umerkot
8.	Naseemabad	... Gaproo	... Umerkot
	BACKWARD AREA		
9.	Rameo Gajo	... Kaplore	... Umerkot
10.	Village Khudi	.. Hirar	... Chachro
11.	Pardharo	... Pithapur	.. Nagarparkar
12.	Kerio	... Pilo	... Do.
13.	Vaurywahar	... Muhrano	... Mithi
14.	Razi Shah	... Do.	... Do.
15.	Hathiani	... Dabro	... Diplo

PROVIDING FURNITURE IN PRIMRAY SCHOOL AT DEH 24 HEERAL IN THARPARKAR DISTRICT

*7020. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Primary School at Deh 24 Heeral, Taluka Samaro in Tharparkar District, has been functioning for the last five years;

(b) whether it is a fact that so far no furniture has been provided in the said School; if so, the time by which the same will be provided ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No, it has functioning since 1964-65 only.

(b) Yes, the Union Council, whose duty it is to provide the necessary furniture, did not supply any. The District Inspector of Schools will arrange for the supply of necessary furniture in 1967-68.

TOUR PROGRAMME OF DISTRICT INSPECTOR OF SCHOOLS, THARPARKAR

*7021. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the District Inspector of Schools, Tharparkar has to be on tour for 12 days in a month;

(b) the number of visits paid by the said officer to Talukas Nagarparkar and Chachhro during last one year;

(c) whether it is a fact that the said officer is not observing the said tour programme properly; if so, the action Government intends to take in this respect ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) 1 and 2 respectively.

(c) Yes, but it was due to the circumstances beyond his control for which he cannot be blamed.

GIRLS PRIMARY SCHOOL AT VILLAGE ALI GOHAR NO. 326, TEHSIL BAHAWALNAGAR

*7027. **Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that nearly a year has elapsed since a Primary School for Girls was sanctioned for village Ali Gohar No. 326, Basti Ahmadpur Chishti, Tehsil and District Bahawalnagar ;

(b) whether it is a fact that the building for the said School as constructed by the inhabitants of the above said village on selfhelp basi and an intimation to this effect was sent to the District Inspector of Schools, Bahawalnagar ;

(c) whether it is a fact that the above said Inspector immediately conducted an inspection on the spot of the above said School building and extended an assurance to the Chairman Union Council, Pir Kandi and the inhabitants of the village mentioned in (a) above that a Mistress would be posted in the said School within 3 or 4 days ;

(d) whether it is a fact that no Mistress has resumed duty in the said School so far ; if so, reasons therefor along with the likely date by which a Mistress will be posted there ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) Yes. But no intimation to that effect was received either by the District Inspector of Schools or the District Inspectress of Schools, Bahawalnagar.

(c) No. The District Inspectress of Schools Bahawalnagar visited the place at the request of the people of the ilaqa who assured her that a girls school would soon be got sanctioned by the Government. It was on the basis of this assurance that the said District Inspectress of schools promised to spare a teacher temporarily for this village in anticipation of Government sanction.

(d) Yes. Due to non-existence residential facilities for the teacher, the mistress sent by the District Inspectress of Schools, Bahawalnagar, to work at Ali Guhar Chishti did not joint there. Another Mistress have now been asked by the District Inspectress of Schools to go there on temporary basis and start work in anticipation of Government sanction.

TRAVELLING ALLOWANCE TO TEACHERS OF PRIMARY SCHOOLS IN DERA GHAZI KHAN

*7031. **Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of teachers of Primary Schools in Dera Ghazi Khan who were given Travelling Allowances on their transfer during the year 1962 ;

(b) the number of Primary School teachers in the said District who were not given Travelling Allowance on their transfer during 1962 and reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No Primary teacher was given T.A. on transfer.

(b) 87 teachers were transferred in the said District during 1962, and as already stated in reply to (a) none of them was given T.A. because no such claim was preferred by any of them.

PAY SCALE OF TEACHERS OF GOVERNMENT MIDDLE SCHOOLS IN DISTRICT DERA GHAZI KHAN.

*7033. **Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some B.A., B.Ed., Teachers of Government Middle Schools in District Dera Ghazi Khan are serving against the posts of C.T. Teachers ; if so, their actual number and length of service ;

(b) whether there is any scheme under consideration of the Government of allowing them the pay scale of graduate teachers ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes. Six B.A., B Ed. teachers are working in the C.T. Grade since September, 1965.

(b) They will be allowed pay scale of graduate teachers, as and when vacancies in the B.A., B.Ed., grade occur.

OPENING SCHOOLS IN THE FORMER PUNJAB

*7038. **Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani :** Will the Minister of Education be pleased to state the total number of High, Middle and Primary Schools proposed to be opened in the former Punjab during the year 1967-68, alongwith the districtwise distribution of those schools ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : It is regretted that at this stage, when the Budget for 1967-68 is still to be passed by the Assembly it is not possible to give the number of High, Middle and Primary Schools to be opened during the year 1967-68 and their district-wise distribution.

UPGRADING OF INTERMEDIATE COLLEGE, MURREE

*7047. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there is only one Intermediate College in Murree and the students, after passing Intermediate Examination, have to go to Rawalpindi for attending Degree Classes ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that majority of the students have to discontinue their studies beyond Intermediate due to poor financial position ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intends to upgrade the said College to a Degree College, if so, when ; if not, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) This is not known.

(c) There is no such proposal for the present due to financial stringency.

OPENING OF AN INTERMEDIATE COLLEGE AT KULLAR

*7048. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there is no Intermediate College in Kullar, Tehsil Kahuta and the students, after passing Matriculation Examination, have to go to Rawalpindi for further studies ;

(b) whether it is a fact that the residents of Kullar have represented time and again for the opening of an Intermediate College there and have also offered land for the purpose ;

(c) whether it is a fact that the residents of Kullar are very poor and are not in a position to bear the expenses of sending their children to far off places for further studies ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intends to consider the advisability of opening an Intermediate College at Kullar ; if so, when, and if not, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes, but they can go to Kahuta which is not very far and where an Inter College already exists.

(b) No such offer has been made.

(c) No, their children have not to go far off for higher education.

(d) No, as there is already a College at the Tehsil headquarters which is considered enough to meet the requirements for the time being.

HIGH SCHOOLS IN PESHAWAR CITY

*7114. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that the number of High Schools in

Peshawar City is less than that before Independence ; if so, reasons therefor and whether Government intends to open more High Schools to meet the deficiency ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : No.

PRIMARY AND LOWER MIDDLE SCHOOLS IN PESHAWAR CITY

*7115. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that condition of buildings and equipment of Primary and Lower Middle Schools in Peshawar City is deplorable ; if so, the steps Government intend to take to improve the situation ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The condition of buildings and equipment of the primary and lower middle schools in the Peshawar City is not deplorable except the two primary schools situated at Jogiwara and Dabgari, Peshawar City. The Municipal Committee/the Custodian/the Union Council are being requested to carry out the necessary construction or repairs, or search for a suitable alternative accommodation for these two schools.

NEW SCHOOLS IN PESHAWAR DISTRICT

*7116. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state the number of new schools proposed to be opened in West Pakistan during the year 1967-68 alongwith the number of these proposed to be opened in (i) Peshawar District and (ii) Peshawar City, separately ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : It is regreted that an exact answer to this question cannot be given till the budget for the year 1967-68 is approved by the Legislature.

HAJIANI DHANI BAI TRUST BUILDING TAKEN OVER BY ADMINISTRATOR OF AUQAP, KARACHI ZONE

*7118. **Malik Mir Hazar Khan**: Will the Minister of Auqaf be pleased to state :—

(a) the date on which Hajiani Dhani Bai Trust Building was taken over by the Administrator of Auqaf, Karachi Zone ;

(b) total cash and other assets taken over from the then Trustees of the said building ;

(c) names of the member of the Committee appointed for the administration of the said property under Rule 6 of the West Pakistan Waqf Properties (Administration) Rules of 1960 ;

(d) the up-to-date number of meeting held by the said Committee and the number of meetings attended by the Administration mentioned in (a) above in his capacity as an *ex-officio* member ;

(e) whether it is a fact that during the last 2½ years, the said Committee has not been informed of the affairs of the said Trust Property i.e., about its income, expenditure, etc. inspite of repeated requests from the Chairman of the said Committee ;

(f) whether it is a fact that the said Administrator never consults the said Committee about the maintenance of the said Trust property ;

(g) the purposes for which the said waqf was created by late Hajiani Dhani Bai and the extent to which the said Administrator has complied with her wishes ;

(h) whether it is a fact that the Chairman of the said Committee wrote to the said Administrator on or about 20th July 1963 and also personally saw him (Capt. Afridi) to hand over the said Trust building back to its former Trustees because the the said Administrator had completely failed to efficiently maintain the said building and fulfil the purpose of the waqf ;

(i) whether it is a fact that maintenance expenses of the said building incurred by its former Trustees were much less than those now incurred by the said Administrator, if so, the expenditure so incurred by the said Trustees and the said Administrator ;

(j) the total cash handed over by Trustees of the said building to the said Administrator in 1964 and the balance in cash held by the Administrator on 31st March 1967 ;

(k) the monthly income and expenditure of the said building when Trustees handed it over to the Auqaf Department and the figures as they stood on 31st March, 1967 ?

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) The waqf was taken over under Chief Administrator of Auqaf No. 1 (48)-Auqaf/63, dated the 27th June 1964 and physical possesion taken on 4th July 1964.

(b) Cash balance taken over from Trustees was Rs. 14,397.81. Out of this a sum of Rs. 1,125 was refunded to one Mr. Raza from whom it was taken as advance by the former Trustees. The balance left over was Rs. 13,272.81.

(c) The names of the Members appointed on the Religious Purposes Committee constituted for the period from 18th November 1964 to 31st December 1965 were as under :—

(1) Mr. Hashim Gazdar	..	Chairman.
(2) Haji Idrees Gazdar	...	Member.
(3) Khan Muhammad	...	Member.
(4) Nek Muhammad	...	Member
(5) Eassab	...	Member.

(d) Number of meetings R.P.C. held 3

Number of meetings of R.P.C., attended by Administrator of Auqaf, Karachi Zone and not the Chief Administrator of Auqaf 2

(e) The Committee had ceased to exist after 31st December 1965 and the question of informing it of the affairs of the Trust does not arise.

(f) Question does not arise in view of (e) above.

(g) The objectives of the Trust are briefly summarized as under :—

After meeting the expenses for the repairs and maintenance of the property, 3/8th of the surplus income would be given to Sind Madrissatul Islam, Karachi and to the Mukhis of Majoor Jamaiat of Karachi and Sukkur in equal share. The remaining 5/8th to be used at the discretion of the Trustees in the name of God.

The building, when taken over, was completely indilapidated condition. The Auqaf Department started renovation. The expenditure on this account has exceeded the income from the property. There is, therefor, no surplus income to implement the wishes of Waqf so far. Position of the income and expenditure is given below :—

		Rs.
Cash balance received at the take-over	..	13,272.81
Income from rent of the property	...	13,400.85
Total income	..	26,673.66
Expenditure on establishment and contingencies upto 31st March 1967	..	3,473.64
Expenditure on renovation upto 31st March 1967	...	30,920.90
Total expenditure so far incurred	...	34,394.54

Further expenditure to the tune of Rs. 21,000 (odd) is still to be incurred on the renovation of the building.

(h) The possession of the Trust property was taken over in July 1964, and the question of writing to or seeing the Administrator for the handing over of the said property to the former Trustees could not arise on or about 20th July 1963. Similarly the question of failure of the Administrator to efficiently maintain the said building could not also arise in 1963.

(i) Maintenance expenditure of the building at present is Rs. 312 per annum as against Rs. 792 per annum incurred by the Trustees prior to its take-over by the Auqaf Department. Both the items are exclusive of taxes.

		Rs.
(j) Total cash received from Trustees after deducting Rs. 1,125 refunded to Mr. Raza	...	13,272.81

Cash balance on 31st March 1967. The waqf is in deficit by Rs. 7,720.88 of the because of the heavy expenditure incurred on repairs and renovation of the property.

(k) *Monthly income and expenditure*		*At the time of take-over*	*In March 1967*
		Rs.	Rs.
Income	...	463.69	463.69
Expenditure	...	66.00	26.00

APPOINTMENT OF ASSISTANT DIRECTOR, PHYSICAL EDUCATION AND SPORT IN THE DIRECTORATE OF EDUCATION, RAWALPINDI.

*7128. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Assistant Director, Physical Education and Sport, was appointed in the Directorate of Education, Rawalpindi,

on 10th of Augst, 1962 and he held the said office till 19th April, 1964, without the approval of Public Service Commission ; if so. (i) his name ; (ii) reasons for which approval of the Public Service Commission was not obtained ; (iii) date on which the case of the said officer was sent to the Public Service Commission for approval ; and (iv) names and designation of the officials responsible for the said state of affairs ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(i) His name is Mr. M.D. Bhatti.

(ii) Approval of the West Pakistan Public Service Commission could not be obtained because it was not clear whether the post of Assistant Director, Physical Education and Sports belonged to the collegiate cadre or schools/Administrative cadre and whether it was to be filled in by promoting a person from college side (D.P.E.) or school-side.

(iii) June, 1965.

(iv) Appointment of Mr. M.D. Bhatti as Assistant Director in Physical Education, Pindi Region was made by the Government.

MIDDLE SCHOOL VILLAGE LEARAN

*7132. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that one Haji Sardar Khan got constructed a building for a Middle School in Village Learn of Union Council Nagri Totial in Tehsil Abbottabad at a cost of Rs. 20,000 ;

(b) whether it is a fact that the District Inspector of Schools, Hazara and Diector of Education, Peshawar Region have recommended the up-grading of the existing School in the said village to that of a Middle School ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intends to upgrade the said School to that of a Middle School during 1967-68 ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No.

(c) Question does not arise.

UPGRADING OF MIDDLE SCHOOL, ABBOTABAD TO A HIGH SCHOOL

*7133. **Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there were three High Schools in Abbotabad city in 1947 ;

(b) whether it is a fact that only two such Schools are functioning in the said city at present whereas the number of students has risen four-fold;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intends to consider the advisability of upgrading the present Middle School, Abbotabad to that of a High School; if not, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The case will be considered on merit during 1967-68 subject to availability of funds.

FILLING OF CLASS I POSTS IN EDUCATION DEPARTMENT

*7147. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Education please refer to the answer to my starred question No. 6136 given on the floor of the House, on 25th May 1967 and state the date since when the 26 Class I posts in Education Department of Peshawar Region are lying vacant and the dates on which the proposal for filling up of these vacancies were forwarded to the West Pakistan Public Service Commission for approval ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The vacancies were ascertained at the end of 1965 and after necessary processing of the case, the matter was referred to the Public Service Commission, on 29th November 1966.

LIBRARY FACILITIES FOR HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*7154. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the present number of Libraries (i), administered and (ii) aided by Government in Hyderabad and Khairpur Divisions alongwith their locations ;

(b) the steps Government intends to take to provide more library facilities to the said two Division ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Two; Sind Provincial Library Hyderabad and Public Library, Khairpur.

(i) Both Libraries are under administrative control of Government.

(ii) Nil.

(b) There is a provision of Rs. 11·25 lacs in the Third Five Year Development Plan for the improvement of existing libraries in West Pakistan. Government proposes to distribute this amount to different libraries phasing it over five years.

PURCHASING BOOKS FOR VARIOUS UNIVERSITY LIBRARIES

*7155. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister of Education be pleased to state the annual grant given by Government for the purchase of books for the Libraries of (i) the University of Sind; (ii) University of the Panjab; (iii) University of Karachi and (iv) University of Peshawar during the year 1957-58 and 1966-67, respectively?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : No grant was paid specifically for purchase of library books. The Universities have, however, incurred the following expenditure out of the general financial grants.

University	*Year*	*Amount spent on purchase of books*
		Rs.
(i) Sind ...	1957-58 ...	57,455
	1966-67 ...	91,871
(ii) Punjab ...	1957-58 ...	88,797
	1966-67 ...	2,93,000
iii) Karachi ...	1966-67 ...	2,00,000
		1,60,000
	1957-58 ...	53,152
(iv) Peshawar ...	1967-68 ...	86,000

PROVIDING LIBRARY FACILITIES IN THE PROVINCE

*7156. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the total amount spent on providing library facilities in the Province during the Second Five Year Plan Period ;

(b) the amount earmarked for the said purpose during Third Five Year Plan Period?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Rs. 67,90,919.

(b) Rs. 1,84,71,125.

LIBRARIES FOR STUDENTS OF PRIMARY AND MIDDLE SCHOOLS

*7157. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister of Education be pleased to state whether there is any scheme under the consideration of Government to establish Libraries for students of Primary and Middle Schools in the Province; if so, the details thereof?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : No.

INTERMEDIATE AND DEGREE COLLEGES FOR GIRLS

*7158. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the present number of (i) Degree and (ii) Intermediate Colleges for Girls in Hyderabad and Khairpur Divisions alongwith their locations;

(b) the number of said Colleges to be established by Government during the next fiscal year in the said Divisions along with their locations?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) (i) Government Degree College for Women, Hyderabad.

(ii) Government Inter College for Girls, Sukkur Government Inter College for Girls, Larkana.

(b) It may be possible to up grade one Girls College of funds are made available in the next year's budget.

APPOINTMENT OF QARIS IN SCHOOLS

*7166. **Mr. Fida Hussain Hakro :** Will the Minister of Education be pleased to state whether qualified Qaris have been appointed in the Primary and High Schools of the West Pakistan to teach Holy Quran with *Qarit* and *Tajweed* ; if not, reasons thereof ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : No qualified Qaris have been appointed in the Primary and High Schools of West Pakistan, as no separate posts of Qaris have been provided for scarcity of funds. The existing staff, including Dinyat and Arabic teachers are doing this work.

AMOUNT FOR URDU ACADEMY AND MARRIF-E-ISLAMIA

*7200. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the amount allocated for the West Pakistan Urdu Academy during the year, 1966-67, alongwith the actual date on which this grant was released;

(b) the amount sanctioned for Marrif-e-Islamia Department of the Punjab University during the said year alongwith the actual date on which it was released?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (a) First instalment of R. 25,000 was released to the Urdu Academy, Lahore, on

24th February 1967 and Second Instalment of Rs. 22,500 was released on 31st May 1967.

(b) The grant of Rs. 47,500 was released by the Provincial Government in favour of the Department of Urdu Encyclopeadia of Islam for the year, 1966-67, on 9th June, 1967.

STUDENTS ON ROLL OF PRIMARY, MIDDLE, HIGH SCHOOLS AND COLLEGES

*7228. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Education be pleased to state the number of students on roll in (i) Primary Schools, (ii) Middle Schools (iii) High Schools and Colleges, respectively, as on 31st March 1956 and 31st March 1967 in each District of the Province?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : It is regretted that information regarding the above question is not yet ready.

This question will be answered next time.

THEOLOGY TEACHERS

*7236. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash** : Will the Minister of Eductation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Theology has been declared as a compulsory subject from Primary to High Classes in West Pakistan ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative whether Theology Teachers have been engaged for the purpose; if not, reasons therefor?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No. It is not necessary to appoint separate Theology teachers because the teachers of other subjects who have adequate knowledge of

Islamiyat can teach this subject as well. Government have, however, made arrangements to improve the qualifications of teachers both at the pre-service and the in-service training levels to make them more proficient in the subject.

PRIMARY SCHOOLS IN DISTRICT LASBELA

*7253. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the total number of Primary Schools opened in District Lasbela upto 1966 since the inception of Basic Democracies Department ;

(b) the number of Schools, out of those mentioned in (a) above, in which teachers have not so far been appointed ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 20, since the promulgation of the Basic Democracies Order of 1959.

(b) None.

MR. FAROOQ AHMAD TARIQ, TEACHERS OF CANTT. BOARD SCHOOL NO. 2, LAHORE CANTT.

*7325. **Chaudhri Anwar Aziz** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mr. Farooq Ahmad Tariq, Teacher in Cantt. Board School No. 2, Lahore Cantt., is a qualified S. V. teacher and he holds a certificate to this effect ;

(b) wheter it is a fact that departmental enquiry was made by the Registrar, Departmental Examinations on behalf of Director of Education,

Lahore Region, about the genuineness of the special J.V. certificate of the said teacher;

(c) whether it is a fact that the Registrar mentioned in (b) above informed the Executive Officer of the Lahore Cantonment Board,—*vide* his Memo. No. 4/34-65/X-3/4003, dated. Ist February, 1966, that the special J.V. certificate of the said teacher was a genuine certificate ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether any departmental enquiry is being made against the said teacher again inspite of the facts mentioned in part (c); if so, the reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes, Mr. Farooq Ahmad Tariq does hold an S.V. certificate, but it was issued to him on the strength of a J.V. special certificate, the validity of which has been questioned and an enquiry is being held as to its genuineness.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) Yes, an enquiry is being held. The decision of the first enquiry which was in favour of the teacher was questioned and another enquiry started as a result of which a *prima facie* case has been established against the genuineness of the special J.V. certificate held by the teacher. The final enquiry will soon be concluded.

GRANT OF AID TO SCHOOLS IN DISTRICT RAHIMYAR KHAN

*7335. **Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju** : Will the Minister of Education be pleased to state the names of private schools in District Rahimyar Khan as were aided by Government during 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1965-66, 1966-67, respectively alongwith the yearly amounts as was given to each of them?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The requisite information is given in the attached statement.

STATEMENT SHOWING THE AMOUNTS OF GRANTS-IN AID PAID TO PRIVATE SCHOOLS IN RAHIMYAR KHAN DISTRICT DURING THE YEAR 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1965-66 and 1966-67.

	Name of the Schools	Amount of Grant-in-Aid paid				
		1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	1966-67
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1	Privately managed High Classed attached to Government Middle School Chak No. 158/P.	2,000	2,000	2,000	—	Grant not yet released.
2	Pivately managed High Classed attached to Government Middle School Chak No. 125/P.	2,000	2,000	5,000	—	Ditto
3	Tameer-i Millat Hlgh School, Rahimyar Khan	3,000	5,000	2,000	5,000	Ditto
4	Millat High School, Liaqatpur	2,000	—	—	—	Ditto
5	Taraqqie-e-Taleem High School, Khanpur	3,000	5,000	5,000	5,000	Ditto
6	Qasimul Uloom, Liaquatpur (Arabic School)	1,300	1,000	500	475	451
7	Mazjar-ul-Uloom, Khanpur (Arabic School)	3,500	2,500	—	—	—

8	Jamia Mahmoodia Rizvia, Rahimyar Khan (Arabic School)	700	500	500	475	—
9	Jamia Qadria, Rahimyar Khan (Arabic School)	1,000	500	500	475	451
10	Ashraf-ul Madaris, Rahimyar Khan (Arabic School)	1,000	800	500	475	451
11	Talim-ul Quran Ayrania (Arabic School)	500	500	500	—	—
12	Darul Uloom Jamia Saeedia, Liaqatpur (Arabic School)	500	500	500	285	271
13	Makhzan-ul-Uloom Khanpur (Arabic School)	—	—	2,500	2,375	2,256
14	Madrisa Sirania Sulemanial Talimul Quran (Arabic School)	—	—	—	235	—
15	Sirahul-ul-Uloom Khanpur (Arabic School)	—	—	—	—	190
16	Noor-ul-Uloom, Khanpur (Arabic School)	—	—	—	—	190
17	Anwaru-ul-Quran Sadiqabad (Arabic School)	—	—	—	—	190
18	Daru-ul-Uloom, Madina, Sadiqabad (Arabic School)	—	—	—	—	190

DISTRICT EDUCATION COMMITTEE, RAHIMYAR KHAN

*7336. **Mr.Muhammad Akbar Khan Kanju** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the date on which the District Education Committee was constituted in District Rahimyar Khan ;

(b) the names of members of the said Committee and the number of meetings as far held by the said Committee ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 11th December 1966,—*vide* the Commissioner, Bahawalpur No. LB/9/11925/36, dated 11th December 1966.

(b) The names of members are as follows :—

(i) The Deputy Commissioner, Rahimyar Khan, Chairman.

(ii) The District Inspector of Schools, Rahimyarkhan, Secretary.

(iii) The District Inspectress of Schools, Rahimyarkhan, Co-opted.

(iv) Malik Saifullah Khan, Khanpur.

(v) Mr. Inayat Hussain Shah, Khanpur.

(vi) Rais Shabbir Ahmad Bhung.

The committee has held two meetings so far.

OPENING OF NEW POLYTECHNIC INSTITUTES

*7337. **Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the amount allocated for the opening of new Polytechnic Institutes in the Province during the Third Five Year Plan Period ;

(b) whether Government intends to open a Polytechnic Institute in District Rahimyar Khan, if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Rs. 5,70 lacs have been allocated for opening of new Polytechnic Institutes in the Province during the Third Five Year Plan Period.

(b) The location of these Polytechnics has not yet been decided. The claim of Rahimyarkhan District will be considered alongwith that of other districts. Regardless of whether a Polytechnic is located or not in district Rahimyar Khan it will get reservation of seats on the basis of equal facilities per lac of population in the Province.

COLLEGE FOR WOMEN IN DISTRICT MUZAFFARGARH

*7361. **Sheikh Fazal Hussain** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there is no College for Women in District Muzaffargarh and the female students have to discontinue their studies beyond Matric ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative ; whether Government intends to consider the advisability of opening a Degree College for Women in the said district ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes, not all cases.

(b) There is no such proposal for the present.

RESIDENTIAL ACCOMMODATION FOR PROFESSORS OF GOVERNMENT COLLEGE, MUZAFFARGARH

*7362. **Sheikh Fazal Hussain** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there are no arrangements for residential accommodation for Professors of Government College, Muzaffargarh and consequently they are putting up at far off places from that College ;

(b) whether it is a fact that due to the reasons stated in (a) above the said Professors cannot reach the College in time which adversely affects studies of the students ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intends to consider the advisability of providing residential accommodation to the said Professors close to the said College ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes, but it is not obligatory for the Government to provide residential facilities for the Lecturers of Colleges.

(b) No such reports have come to the notice of the Department.

(c) Does not arise.

---

*۷۳۸۷ - **مسٹر محمد اکبر خان کانجو** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رحیم یار خان میں باقاعدہ طالبات کی موجودہ تعداد کیا ہے - متذکرہ سکول کے لئے استانیوں کی (اول) منظور شدہ تعداد کیا ہے اور (دوم) ان کی موجودہ تعداد کیا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ سکول میں طالبات کی تعداد کے لحاظ سے استانیوں کی موجودہ تعداد ناکافی ہے اگر ایسا ہو تو

استانیوں کی تعداد کم ہونے کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ سکول کی عمارت بھی طالبات کے لئے ناکافی ہے ۔ اگر ایسا ہو تو آیا حکومت متذکرہ سکول کی عمارت کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ (الف) ۵۴۹ (i) ۲۳ ہیڈ مسٹرس کو شامل کرکے (ii) ۲۰

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔ کیونکہ سکول ایک متروکہ عمارت میں چل رہا ہے۔ اس سکول کے لئے نئی عمارت ایسے قطع اراضی پر جو محکمہ تعلیم کے قبضہ میں ہے زیر تجویز ہے ۔ تعمیر کے کام کا انحصار رواں پنجسالہ منصوبے کے باقی سالوں میں A. D. P. کے ذریعہ دی جانے والی رقم پر ہے ۔

INCREASING GRANT FOR EDUCATION IN KARACHI

***7417. Begum Ashraf Burney** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that population of Karachi Region is 5 per cent of the total population of West Pakistan but allocation of the Education grants for this Region is made only at 2 per cent ;

(b) whether it is a fact that due to influx of persons into Karachi from other areas the population of Karachi has been increasing rapidly since 1961 than in other Regions of the Province ;

(c) if answer to (a) and (b) be in the affirmative whether Government intend o increase the grant for Education in Karachi Region ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (a) No. Against the population of 5%, Karachi Region received this year a grant of 11.2% under the non-developmental budget. During the Second Plan period, it got 11.2% of the developmental grants for Education and in the past two years, under the new schemes, the Region got an allocation which is 10% of the total for the province.

(b) It is probably correct.

(c) In view of the reply to (a) above, question does not arise.

REPAIRING BUILDING OF SCHOOLS IN LASBELA

*7426. **Begum Ashraf Burney**: Will the Minister of Education be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Primary and Middle Schools in Lasbela District built by the former Village Aid Organisation and Local Bodies have been taken over by Government;

(b) whether it is a fact that most of the buildings of the said Middle Schools have crumbled down;

(c) whether it is a fact that maintenance and further construction of the said buildings is the responsibility of Government;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to repair the said buildings?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (a) Yes.

(b) No. They have not crumbled down but are in urgent need of repairs good which is to be carried out by the Local Councils concerned.

(c) No.

(d) Question does not arise.

TEACHERS IN SCHOOLS OF LASBELA DISTRICT

*7427. **Begum Ashraf Burney** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Primary and Middle Schools in Lasbella District are short of staff ;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the number of teachers in the said schools ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) Question does not arise.

SCIENCE APPARATUS AND LABORATORIES IN SCHOOLS OF LASBELA DISTRICT.

*7428. **Begum Ashraf Burney** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the total number of Government High School in Lasbela District and whether they are equipped with science apparatus and laboratories ;

(b) in case the said Schools are not equipped with science apparatus and laboratories, whether Government intends to provide the same there ?

Minisetr of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) 2, and both are adequately equipped with science apparatus and laboratories.

(b) The question does not arise.

CONSTRUCTION OF A BUILDING FOR GOVERNMENT HIGH SCHOOL AT ORMARA IN LASBELA.

*7429. **Begum Ashraf Burney** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government High School at Ormara in Lasbela District was established in 1964 ;

(b) whether it is also a fact that the building for the said School has not yet been constructed ; if so, the steps Government intends to take to construct a building for the said School ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No. It was established on 1st April 1958.

(b) Yes. There is no justification for the construction of a new building yet, as the total enrolment in the High School is only 37 students.

UPGRADING OF INTERMEDIATE COLLEGE, SANGHAR

*7459. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Education be pleased to state whether any proposal is under consideration of Government to upgrade the Intermediate College, Sanghar to that of a Degree College, if so, when ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : There is no such proposal with the Government.

UPGRADING GOVERNMENT HIGH SCHOOL, SHIKARPUR TOWN

*7460. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that proposal for upgrading Government High School, Shikarpur Town to that of an Intermediate College has been approved by the Government ; if so, the approximate time by which the said proposal will be implemented ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : No.

KHAIRPUR GIRLS COLLEGE

*7461. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Chairman of Khairpur District Council has requested the Government through a Resolution adopted by the Council to take over the control of Khairpur Girls College as the said District Council is not in a position to provide sufficient funds for running the said College ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intends to take over the said College ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) No.

IRREGULARITIES COMMITTED BY MR. ABDUL GHAFFAR, TEACHER INCHARGE PRIMARY SCHOOL, CHAK No. 68/10-R.

*7476. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Education be pleased to state : –

(a) whether it is a fact that Mr. Abdul Ghaffar, Teacher, Incharge of Primary School Chak No. 68/10-R, got the boundary wall of the said School constructed about six months ago by the students of the said School instead of engaging labour for the purpose ;

(b) whether it is a fact that the said teacher billed Government for the expenditure shown by him against the construction of the said wall ; if so, reasons therefor and the action Government intends to take in the matter ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) No.

(b) No.

RAWALPINDI SCHOOL CHILDREN

*7528. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that at the time of visit of foreign Dignitaries to Rawalpindi, school children are sent to the Airport to stand along the route over which the visitor has to pass ;

(b) whether it is a fact that this practice was also observed on the occasion of the visit of the King of Afghanistan on 7th February 1967 ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, was the permission of the parents/guardians taken for sending of away of their children to the Airport to stand along the route ;

(d) how many buses were provided to transport the Children of each school and how many children from each school visited the Airport or lined the route of the King's visit ;

(e) whether it is a fact that children of Muslim High School ; Rawalpindi, occupied the roof tops of the bus in which Khalid Mahmood a student of 10th class of the said school also travelled ;

(f) what was the number of students who travelled in each bus provided to Muslim High School, Rawalpindi and what was the sitting capacity of the said buses ;

(g) whether it is a fact that it is contrary to the traffic rules that passengers should occupy roof tops of buses ;

(h) if answer to (g) above be in the affirmative, what action was taken by the police for such a glaring infringement of traffic rules as over loading and occupation of roof tops by passengers ;

(i) how many teachers were incharge of the students of Muslim High School, Rawalpindi for this occasion and how many teachers were incharge of the bus in which the said Khalid Mahmood, deceased travelled from the Airport ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No.

(d) 50 buses provided in all to transport 11,380 students from all the schools in the city.

(e) Yes. But only on their return from the Airport and that too on the last bus.

(f) 80 students per bus per trip (without the use of roof/tops of the buses) travelled. The sitting capacity of the said bus was from 50 to 60 but since the children are minor, 80 students could easily be accommodated inside the bus.

(g) It concerns the Department dealing with Traffic.

(h) It also concerns the Police Department.

(i) 32 members of the staff, were incharge of the student of Muslim High School No. 1 Rawalpindi, and 5 teachers were incharge of the bus in question.

UPGRADING GOVERNMENT PRIMARY SCHOOL, GARHI NOBAT KHAN

*7552. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Government Primary School, Garhi Nobat Khan, Union Council Sori Zai Payan, Tehsil and District Peshawar, has been functioning nearly for the last 10 years and the present number of students on rolls in the said school is more than 150 ;

(b) whether it is a fact that the above said school is situated at a Central point and four primary schools are functioning in its vicinity ;

(c) whether it is a fact that many resolutions have been passed by the Union Council, Tehsil Council and District Council concerned for the upgrading of the abovesaid school to that of a Middle School, but it has not been upgraded so far ; if so, reasons therefor ;

(d) whether it is a fact that there is no primary school for girls in the area of the said Union Council of Sori Zai Payan ;

(e) whether it is a fact that the inhabitants of Garhi Nobat Khan in the area of the said Union Council have offered to extend every sort of help for the opening of the said school and the Commissioner, Peshawar Division promised on 18th April 1967 for the opening of a primary girls school at Garhi Nobat, but, no action has been taken in this respect ; if so, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : It is regretted that informatian regarding the above question is not yet ready.

This question will be answered next time.

EXPANSION OF PRESENT BUILDING OF INTERMEDIATE COLLEGE, KAHUTA

*7536. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the present building of Intermediate College, Kahuta is not commodious enough to accommodate the large number of students of the said College ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to expand the present building of the said College and provide funds for the purpose ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) The College has been housed in a portion of School building temporarily. Contruction of a separate College building would be considered during the 3rd Five Year Plan subject to the availability of funds.

INDUSTRIAL HIGH SCHOOLS

*7555. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of Industrial High Schools in the Province alongwith the number of students on roll of each school on 31st May 1967 ;

(b) the number of Industrial High Schools out of those mentioned in (b) above where arrangements for the teaching of Science in High Classes do not exist alongwith reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) There is no Industrial High School in the Province.

(b) Question does not arise.

GRANT OF FIVE ADVANCE INCREMENTS TO TEACHERS HAVING HONOURS DEGREE IN SINDHI

*7636. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the oriential teachers possessing Honours Degrees in Persian, Arabic have been given advantage of five advance increments in Hyderabad Region ;

(b) whether it is a fact that the same advantage has not been allowed to the teachers having Honours Degree in Sindhi if so, the reasons thereof and whether Government intend to give the same advantage to the said teachers ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes.

(b) Yes, the matter is under consideration of Government.

PRIMARY AND MIDDLE SCHOOLS IN TEHSIL CHISHTIAN

***7644. Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of middle schools in Tehsil Chishtian with names of the Union Councils in which these schools are situated ;

(b) the number of primary schools in the said tehsil, Union-wise ;

(c) whether Government intend to upgrade the existing schools or open any new ones ; if so, details thereof and if not reasons therefor ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a & b) 16 and 127 respectively. The names of the Union Councils in which they are situated, are given in the attached list.

(c) Yes. But the exact number of schools to be opened or upgraded cannot be given at this stage. It will depend upon the allocation of funds to be made available for the Bahawalpur District during the 3rd Five-Year Plan.

STATEMENT CONTAINING THE NAMES OF THE UNION COUNCILS IN TEHSIL CHISHTIAN AND THE NUMBER OF SCHOOLS SITUATED IN EACH UNION COUNCIL.

Sr. No.	Name of the Union Council.	Number of Schools.
	MIDDLE SCHOOLS.	
1.	Mari Shauq Shah.	1
2.	Shahar Farid.	1
3.	Moharan Sharif.	1
4.	Chak 28/G.	2
5.	Chak 7/GWM.	1
6.	Chak33/F.	1
7.	Chak 35/F.	1
8.	Halqa 'A'. (Chishtian)-	1 (Rafiqul Ulama).
9.	Halqa 'C'	1
10.	Chak 98/F.	1
11.	Chak 134/M.	1
12.	Chak 173/M.	1
13.	Chak 201/M.	1
14.	Chak 54/F. (Bakshan Khan).	1
15.	Chak 184/F.	1
	Total :—	16

PRIMARY SCHOOLS.

1.	Shahar Farid	10 (8 P.S. & 2 Muadab).
2.	Moharan Sharif.	4 (3 P.S. & 1 Muadab).
3.	Mahta Jhedoo.	3 (2 P.S. & 1 Muadab).
4.	Mari Shauq Shah.	2 Primary Schools.
5.	Chak 28/G.	5 —do—
6.	Chak 7/G.	4 —do—
7.	Chak 12/G.	4 —do—
8.	Chak 33/F.	3 —do—
9.	Chak 35/F.	7 —do—
10.	Chak 44/F.	6 —do—
11.	Chak 118/M.	7 —do—
12.	Chak 125/M.	2 —do—
13.	Chak 10/FW.	12 (11 P.S. & 1 Muadab).
14.	Chak 54/F.	8 (6 P.S. & 2 Muadab).
15.	Chak 48/F.	5 (4 P.S. & 1 Muadab),
16.	Chak 98/F.	7 (6 P.S. & 1 Muadab).
17.	Chak 213/F.	7 Primary Schools.
18.	Chak 134/M.	8 —do—
19.	Chak 169/M.	4 —do—
20.	Chak 173/M.	5 —do—
21.	Chak 201/M.	5 —do—

22.	Halqa 'A' (Chishtian).	2	—do—
23.	Halqa 'B' —do—	2	—do—
24.	Halqa 'C' —do—	2	—do—
25.	Halqa 'D' —do—	3	—do—
	Total :—	127	

PROVINCIALIZATION OF LOCAL BODIES HIGH SCHOOLS

*7654. **Raja Muhammad Abdullah** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) reasons for provincialization of the local bodies high schools and when are they being taken over by Government completely ;

(b) whether after the provincialization of the said schools, the status of both Government and local bodies high schools is the same ;

(c) whether it is a fact that the staff of local bodies high schools taken over by Government is being placed in a separate cadre; if so, how long will this separate cadre be maintained and whether it will be permanent or temporary ;

(d) in case, the said cadre will be maintained temporarily, the time limit for which it will be maintained ;

(e) what are the conditions for the appointment of Headmasters in Local Bodies High Schools and Government High and Normal Schools;

(f) what will be the channel of further promotion of teachers in Local Bodies High Schools taken over by Government;

(g) whether the teachers and Headmasters of Local Bodies High Schools are also entitled to appointment against administrative posts now reserved only for teachers and Headmasters of Government High Schools even if a separate cadre is maintained ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) The District Council and Town Committee High Schools are being provincialized to improve standard of education in rural areas. These schools will be taken over in a phased programme, the first of which is likely to commence during 1967-68.

(b) Yes. The Government Schools and the Local Body High Schools to be taken over will have the same status.

(c) Yes. The Headmasters, Teachers and other employees of the District Council and Town Committee High Schools to be taken over will be placed in separate cadres which may continue till the present incumbents of the posts in these schools retire or the Government taken some other decision regarding their merger. These cadres will be of regular type and will last till required.

(d) No time limit can be fixed as to how long these separate cadres will last.

(e) The posts of Headmasters of Local Body High Schools are generally filled from amongst the Senior English Teachers working in these schools. Occasionally, there are direct recruitments also. As regards the posts of Headmasters of Government High and Normal Schools, 85% of the posts are filled by promotion from amongst the Senior English Teachers/A.D.I.S. with 8 years experience on seniority-cum-fitness basis and 15% by initial recruitment through the West Pakistan Service Commission.

(f) The promotion of Senior English Teachers working in these schools will be considered against the posts of Headmasters falling vacant in these schools. The promotion of other teachers to selection

grade will, similarly, be restricted to the number of the posts of their respective cadres.

(g) No. However, the Class I posts created after the provincialization of these high schools will be shared by the Headmasters of both the cadres in proportion to their strength.

SELECTION OF LECTURERS IN BIOLOGY BY WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

*7658. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that interview for ten posts of Lecturers in Biology was held by the West Pakistan Public Service Commission in the month of March, 1966 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the Commission has selected the candidates by now; if so, the names of the candidates selected ;

(c) if the selection has not been made so far, reasons therefor and the time by which the selection is expected to be finalised?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Yes;

(b) Yes; as the case is still under process, this Department are not in a position to reveal the names of the recommendees at this stage;

(c) Question does not arise.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

ALLOCATION OF FUNDS MADE TO EDUCATION DEPARTMENT IN QUETTA AND KALAT REGION

269. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Education be pleased to state the year-wise total allocation of funds made to Education

Department in Quetta-Kalat Region during 1963-64, 1964-65 and 1965-66 alongwith the expenditure incurred therefrom during each of the said years and in case there was any excesses or surrenders, reasons therefor?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) :

Sr. No.	Year and Head	Total Allocation	Expenditure	Excess	Savings
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1	1963-64—				
	37—Education	1,12,90,850	1,08,08,026	...	4,82,824
	63. B—Development	13,73,398	14,02,074	28,676	—
2	1964-65—				
	37—Education	94,64,060	91,06,718	—	3,57,342
	63. B—Development	29,83,726	25,67,413	—	4,16,313
3	1965-66—				
	37—Education	1,08,56,590	1,06,39,806	—	2,16,784
	63. B—Development	11,11,096	11,97,684	86,588	—

1. The savings under 37—Education for the year 1963-64, 1964-65 and 1965-66, was due to the (i) acting of non-Gazetted Headmasters against Gazetted posts (ii) certain posts remained vacant for want of qualified teachers especially on Girls sides.

2. The excess under 63-B –Development – K—Education for the year 1963-64 and 1965-66 was due to the incurring of expenditure on certain unforeseen items while saving under this Head for 1964-65 was due the reasons that certain Bills could not be drawn in time.

GOVERNMENT INTERMEDIATE COLLEGES FOR BOYS AND GIRLS IN THE PROVINCE

285. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the District-wise names of Government Intermediate Colleges for Boys and Girls in the Province having less than 100 students on their roll;

(b) whether any number of students has been fixed to justify opening of an Intermediate College; if so, details thereof?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) The names of such Colleges are shown in Appendix 'A'.

(b) No. Colleges are started on priority basis keeping in view the requirements of the area and the principle of equalisation.

APPENDIX 'A'

	Name of the College	*District*	*Number of Students*
1.	Government Inter College, Alipur.	Muzaffargarh	99
2.	Government Inter College for Women. D. G. Khan.	D. G. Khan	64
3.	Government Inter College, Loralai.	Loralai	69
4.	Government Inter College, Fortsandeman.	Zhob	70
5.	Government Inter College, Mastung.	Kalat	77

6.	Government Girls Inter College, Khuzdar.	Kalat	67
7.	Government Inter College, Latifabad.	Hyderabad	30
8.	Government Girls Inter College, Larkana.	Larkana	85
9.	Government Inter College, Bengali Medium, Karachi.	Karachi	56
10.	Government Inter College, Kahuta.	Rawalpindi	78
11.	Government Inter College, Buchal Kalan.	Jhelum	80
12.	Government Inter College, Pindigheb.	Campbellpur	60
13.	Government College for Girls Haripur.	Hazara	52
14.	Government Inter College for Boys, Tank.	D.I. Khan	78

TECHNICAL SCHOOLS FOR BOYS IN THE PROVINCE

286. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the district-wise total number of Technical Schools for Boys in the Province;

(b) the district-wise total number of Vocational Institutions for Women in the Province?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The required information is given below :—

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF INDUSTRIAL AND TECHNICAL SCHOOLS FOR BOYS AND VOCATIONAL INSTITUTES FOR WOMEN IN THE DIFFERENT DISTRICTS OF WEST PAKISTAN.

Name of the District	No. of Industrial Schools for Boys.	No. of Technical Schools for Boys.	No. of Vocational Institutes for Women.
1	2	3	4
Lyallpur ...	—	—	1
Sargodha ...	1	—	1
Sahiwal ...	1	—	1
Multan ...	1	—	1
D. G. Khan ...	—	—	1
Campbellpur ...	—	—	1
Jhang ...	1	—	1
Gujranwala ...	1	—	1
Sheikhupura ...	—	—	1
Sialkot ..	—	—	1
Gujrat ...	1	—	1
Jhelum ...	1	—	1
Rawalpindi ...	—	—	1
Sukkur ..	—	—	1
Khairpur ...	—	—	1

Larkana ...	—	—	1
Hyderabad ...	—	—	2
Tando Muhammad Khan	—	—	1
Peshawar ...	—	1	1
Bahawalpur ...	—	1	1
Quetta ...	—	1	1
Kalat ...	—	—	1
Lahore ...	—	—	4
D.I. Khan ...	1	—	—
Khuzdar ...	1	—	—
Loralai ...	1	—	—
Karachi ...	—	2	—
Total ...	11	5	26

Note—In answering this question the Polytechnic, which is a post-matric institute, and the ordinary high schools, where certain technical subjects have been introduced as optional subjects have been ignored.

SCHOLARSHIPS

287. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the total amount of scholarships award by the Education Department during the year from 1964-65 up-to-date alongwith District-wise break-up thereof;

(b) the budget allocations for the said purpose during the said years and expenditure out of that during the same period and in case there are variations in the allocation and expenditure during the said years, reasons therefor ;

(c) names and designations of Members of the Committee which awards scholarships ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) The total amount of scholarships awarded by the Education Department for the years 1964-65 onwards, along with the expenditure out of it, is as under :—

	Region	1964-65		1965-66		1966-67	
		Allotment	Expenditure	Allotment	Expenditure	Allotment	Expenditure
1	Lahore.	39,71,055	37,06,432	40,00,000	36,60,133	38,14,000	—
2	Rawalpiudi.	18,44,000	14,16,478	18,44,000	18,24,924	18,44,000	—
3	Hyderabad.	25,34,464	22,31,600	23,92,000	19,16,330	23,52,000	Figures
4	Peshawar.	15,01,340	8,84,891	15,19,000	10,15,089	15,16,000	have
5	Quetta.	8,85,684	9,34,940	9,80,000	10,59,094	9,80,000	not been
6	Karachi.	8,66,000	6,36,284	7,93,854	7,97,799	9,68,900	finalized.
7	Tech. Karachi.	1,88,230	1,70,865	2,02,630	1,67,488	2,02,630	
8	Tech. Lahore.	8,12,472	5,24,434	6,17,000	4,66,892	6,33,000	

Allocations are made Regionwise and not district-wise.

(b) Year-wise budget allocation and expenditure out of it is as at (a) above. Savings occur because some scholarships go unawarded for a number of reasons, such as age, discontinuation of studies, income restriction etc. In Quetta Region, the expenditure was in excess of the allotment in the years 1964-65 and 1965-66 owing to the fact that rates of scholarships were increased.

(c) The scholarships are merit scholarships, awarded on the results of public examinations. The Regional Directors of Education, supervise the disbursement of scholarships to the Middle, High, Intermediate, Degree, Post-graduate and Professional courses. There are no committee for this purpose. The Inter-Wing scholarships are awarded by a committe presided over by a Deputy Secretary of Education Department. Scholarships for the scheduled caste, Christian and Budhist students are awarded by a Committee presided over by a Joint Secretary of the Education Department.

THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL), 1967-68

VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS FOR NEW EXPENDITURE (GENERAL BUDGET), 1967-68.

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day i.e., voting on Demands for Grants for New Expenditure (General Budget), 1967-68. Demand No. 22.

Minister of Law : I beg to move—

> That a sum not exceeding Rs. 4,87,200 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Agriculture.

Mr. Speaker : The Demand moved is:

> That a sum not exceeding Rs. 4,87,200 be granted to the Governor to meet new expenditure

for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Agriculture.

Khawaja Muhammad Safdar : We are opposing the Demand but we are neither moving any cut motion nor making any speech.

Mr. Speaker : The first cut motion is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving Sir.

Mr. Speaker : The cut motion is not moved. Next cut motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The cut motion is not moved. Next motion is by Mr. Mahmood Azam Farooqi.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : I don't move the motion.

Mr. Speaker : The cut motion is not moved. Next motion is by Major Muhammad Aslam Jan. The Member is not present and the motion lapses.

Naxt motion is by Mr. Munawar Khan. He is also not present and the motion lapses.

Next motion is by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : The cut motion is not moved. Next motion is by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Not moving.

Mr. Speaker : The cut motion is not moved. Next motion is by Haji Sardar Atta Muhammad.

The Member is not present and the motion lapses.

The question is—

That a sum not exceeding Rs. 4,87,200 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Agriculture.

The motion was carried.

Minister of Education : I beg to move—

That a sum not exceeding Rs. 53,52,790 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Education.

Mr. Speaker : The Demand moved is :

That a sum not exceeding Rs. 53,52,790 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Education.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Mr. Speaker : The first cut motion is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The cut motion is not moved. Next motion is by Malik Muhammad Akhtar also.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

That the total of Rs. 53,52,790 on account of 37-Eduction-Total New Expenditure be reduced by Rs. 53,52,789.

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is ;

That the total of Rs. 53,52,790 on account of 37-Education-Total New Expenditure be reduced by Rs.53,52,789.

Minister of Education : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - اس مطالبہ زر کو کٹوتی کی تحریک کے ذریعے زیر بحث لانا اس لئے ضروری ہے تاکہ حکومت کے اس تغافل اور چشم پوشی کو زیر بحث لایا جا سکے جو وہ عوام کو تعلیم دینے کے متعلق ہر شعبے میں کر رہی ہے -

جناب سپیکر - اس وقت خوراک کے بعد سب سے بڑا مسئلہ جس میں ملکی سالمیت کا بھی جذبہ کار فرما ہو ، وہ تعلیم کا ہے - ہمیں تعلیم یافتہ عوام اور intelligensia کی ضرورت ہے - ہماری حکومت نے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں یہ بڑا بلند دعویٰ کیا ہے کہ اس نے بڑی provisions کی ہیں - تیسرے پنجسالہ منصوبے کے مطابق ستانوے کروڑ روپیہ انہوں نے allocate کیا ہے اور اس رقم میں سے پہلے دو سالوں میں چھبیس کروڑ تینتالیس لاکھ روپے کی allocation ہے - اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۱۴ کروڑ کی allocation کی ہے -

جناب سپیکر - ملکی ضروریات کے پیش نظر تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں جو میں نے اعداد و شمار پڑھے ہیں اور جن کی سال رواں میں allocation کی جانی ہے اگر اس کا صوبہ کے تقاضوں کے ساتھ مقابلہ کریں تو تیسرا پنجسالہ منصوبہ تعلیمی اعتبار سے بالکل collapse ہو کر رہ گیا ہے جناب سپیکر - ایک محتاط اندازہ کے مطابق اس وقت پاکستان میں ۸۲ لاکھ لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو school going age کے ہیں - اور جو تعلیم حاصل کر

رہے ہیں ۔ ان میں سات لاکھ پرائمری سکولوں میں ۲۰ لاکھ ہائی سکولوں میں اور صرف دو لاکھ کالجوں میں ہیں ۔

جناب والا ۔ وہ قوم جس کا تعلیمی معیار اس قدر پست ہو چکا ہو ۔ دونوں صوبوں میں college going boys and girls محض دو لاکھ ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایسے اعداد و شمار نہیں جن پر حکومت فخر کر سکتی ہے جناب سپیکر ۔ پاکستان میں اس وقت ہمارے تعلیم کے اخراجات ۳۴ کروڑ ہیں اور آئندہ ۱۵ سال میں یہ ۱۵۰ کروڑ ہو جائیں گے ۔ ہمارے جو بچے پرائمری سکولوں میں ہیں کم و بیش موجودہ تعداد سے چار گنا زیادہ ہو جائیں گے اسی طرح ہائی سکولوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور اس ۳۴ کروڑ کے مقابلہ میں آئندہ ۱۵ سال میں تقریباً ۱۴۸ کروڑ روپیہ صرف کرنا پڑے گا ۔

جناب سپیکر ۔ اس وقت جب کہ دنیا ترقی کر رہی ہے انسان چاند پر پہنچ رہا ہے اس تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں ہم زمین کی گہرائیوں کی طرف جا رہے ہیں ۔ ان منصوبہ بندیوں سے جو تعلیم کے تقاضوں کو پورا کرنے میں نہ صرف ناکام رہی ہیں بلکہ ناکام ہو چکی ہیں ۔ یہ منصوبہ بندی سرے سے ہی غلط ہے اب آپ اندازہ فرمائیں کہ New Expenditure کی item جس پر آپ خرچ کر رہے ہیں اس پر ۵۳ لاکھ کا اضافہ کیا ہے ۔ یہ وہ اضافہ ہے جس کی ہم نے منظوری دینی ہے ۔ ۵۳ لاکھ کا اضافہ ایک سال میں ہمارے تمام پرائمری ، مڈل ، ہائی سکولوں ، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹوں اور یونیورسٹی کے لئے ہے جب کہ ہر طرف increase ہو رہی ہے ان

تقاضوں کو کیسے پورا کیا جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے انتظام کا یہ ناکام پہلو ہے اور تیسرے پنجسالہ منصوبہ کا یہ تاریک پہلو ہے ۔ انہوں نے تعلیم کو محض کھلونا سمجھ لیا ہے ۔ کیا یہ کوئی optional چیز ہے یا اسے non compulsory چیز سمجھ کر deal کرتے ہیں ۔ آپ دیکھیں کہ اس وقت تعلیمی اداروں کی کیا حالت ہے ۔ ان میں کس قدر اصلاح کی ضرورت ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس سے قبل کہ میں Technical Education کی side کو لوں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Government Technical Institute کا ایک علیحدہ Head ہے ۔ اگر جناب وزیر صاحب چاہیں تو میں ان کو Page بتا سکتا ہوں اس میں بیشتر items contingency کی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے بعد میں داخلہ جات کا ذکر کروں گا ۔ انجینئرنگ کالجوں یا میڈیکل کالجوں میں جس طرح داخلے ہوتے ہیں ان کو چھوڑیں ۔ چھوٹے اور معمولی سکولوں میں مثلاً سنٹرل ماڈل سکول میں داخلہ کا عالم دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ کس طرح admission ہوتی ہے ۔ اس امر کے لئے میں مبارک باد پیش کروں گا کہ اب وہاں دو شفٹیں کر دی گئی ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا وہ لاہور کے رہنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں یا نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں specific باتیں کرنے کا عادی ہوں اور میں یہ عرض کروں گا کہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں پچھلے سال داخلہ میں بہت کرپشن ہوئی ہے ۔ اور اس سلسلہ میں وائس چانسلر پر یہ چارج لگاؤں گا کہ اس نے کم و بیش ۱۵ تھرڈ ڈویژن کے لڑکوں کو اپنی option سے داخل

کر لیا تھا ۔ ممکن ہے اس کی removal کی وجہ یہی چیز ہو ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہی کافی نہیں ۔ اس پر مقدمہ چلانا چاہئے ۔ اس سلسلہ میں چند لڑکوں کا ذکر کروں گا جو تھرڈ ڈویژن تھے اور ان کو داخل کر لیا گیا ۔

نمبر ۱۷ پر قمرالاسلام ۔ تھرڈ ڈویژن

نمبر ۲۱ سید محبوب رضوی ۔ "

پھر صدیق الزمان ہے وہ بھی تھرڈ ڈویژن ہے ۔

نمبر ۳۳ پر خلیل الاسلام

نمبر ۱۸ پر تفضل حسین

نمبر ۸ پر سید حسن

نمبر ۶ پر غلام مصطفیٰ ۔

ان کے علاوہ فریدالدین اور محمد شمیم ہیں ۔

وائس چانسلر نے ان لڑکوں کو جو کوئی International Players نہیں تھے دس دس ہزار روپیہ چارج کرکے داخل کر لیا تھا ۔ اور اس کے لئے اس کو یونیورسٹی سے سبکدوش کر دیا گیا ۔ ان لڑکوں کو چھوڑیئے اور ان لڑکوں کو دیکھئے جنہوں نے تیسری جماعت کے بعد بستر پر ہی کتابیں پڑھیں اور سورج نہ دیکھا اور جب کہ انہوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کر لی تو داخلہ نہ مل سکا یہ قوم کے talent پر بدترین ظلم ہے ۔ اسی طرح میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں میں ہوتا ہے ۔ میں گزارش کروں گا کہ اس

وائس چانسلر کو open court میں try کیا جائے ۔ میرا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ان لڑکوں کی قطعاً کسی سیاست دان نے یا کسی ممبر نے سفارش نہیں کی تھی ۔ میں نے اس میں probe in کیا ہے اور اچھی طرح سے دیکھا ہے کہ یہ صرف سیکشن افسر یا چھوٹے طبقہ کے افسران کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں جن کے ہاتھ میں وائس چانسلر کی extension تھی ۔ اس وائس چانسلر نے فرسٹ ڈویژن کے لڑکوں پر ظلم کرکے ان دس لڑکوں کو ناجائز فائدہ پہنچایا ہے اور داخل کر لیا ہے ۔ اس نے یہ اتنا بڑا ظلم کیا ہے کہ اس کو اس کی سزا ملنی چاہئے ۔ اس کے بعد جناب سپیکر میں تعلیم کے سلسلے میں ان کے ایک اقدام کا ذکر کرتا ہوں ۔ میری مراد ایک ایسے اقدام سے ہے جس اقدام سے مجھے جناب وزیر تعلیم سے اتفاق نہیں ہے اور میں ان سے اتفاق کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ ایک طرف تو ان کے صدر مملکت کا منشور ہے یعنی کنونشن مسلم لیگ کے صدر صاحب کا منشور ہے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں لیکن یہ تمام اختیارات ان سے چھین رہے ہیں ۔ میں صرف بک نمبر ۳ ۔ کے صفحہ ۱۷۴ ۔ کو ریفر کرتا ہوں اس میں جو quotation ہے ۔

> "The lumpsum provision for the provincialisation of High Schools (second phase) maintained by the District Councils and Town Committees in Lahore, Rawalpindi and Hyderabad regions....."

محض پانچ لاکھ روپیہ دے کر حاتم کی قبر پر لات ماری گئی ہے۔ جناب والا ۔ وہ عوامی نمائندے جو clamour کر رہے ہیں کہ ان کے علاقہ میں تعلیم

آنی چاہئے اگر آپ ان کو اعلیٰ تعلیم دینے کے قابل نہیں ہیں تو آپ ان کے وسائل کیوں محدود کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی یہ ناکام منصوبہ بندی کی ایک مضحکہ خیز تصویر ہے ۔ میں اس کو ridiculous پالیسی کہوں گا کہ جب ڈسٹرکٹ کونسلیں ، یونین کونسلیں ، یونین کمیٹیاں اس بات پر آ گئی ہیں کہ ان کے بچوں کو تعلیم دینا چاہئے وہ ان کے لئے سرمایہ فراہم کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ ان کو provincialise کر رہے ہیں آئیے اگر provincialise کرنا ہے تو حوصلہ دکھائیے جوانمردی دکھائیے یہ ۵ ۔ لاکھ کا پراویژن کیوں کیا ہے ۵۰ لاکھ کا پراویژن کیجئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کو یہ کون لوگ رائے دیتے ہیں ۔ اس سے پہلے فرسٹ phase کا جو حشر ہوا وہ بھی اس صفحہ پر ہے ۔

> "The lumpsum provision for the provincialisation of High Schools maintaind by District Councils and Town Committees in the former Punjab, Bahawalpur and Sind....."

حاتم کی قبر پر لات ماری گئی ہے کہ چار لاکھ ۵۹ ۔ ہزار پانچ سو کا پراویژن کیا گیا ہے اگر حکومت ان اخراجات کی متحمل نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب یہ آپ کون سا ریفر کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ پہلے سال جو انہوں نے ۷۱-۷۰ ۔ صفحہ پر New Expenditure پر ۵ ۔ لاکھ روپیہ رکھا ہے یہ کہتے ہیں second phase ہے تو میں نے first phase کو ریفر کیا ہے ۔ جناب والا ۔ سر چارج لگا کر میونسپلٹیاں terminal ٹیکس لگا کر اور octroi ڈیوٹی لگا کر اپنے آپ کو اس قابل بنانا چاہتی ہیں تو آپ ان کے راستے میں ہمالیہ کی طرح آ کر

کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اس سے اگلا نکتہ یہ عرض کرنا ہے کہ موجودہ صورت میں ایک انٹرویو جو کہ ایک اخبار میں چھپا تھا اور ملک خدا بخش بچہ صاحب نے اس میں اپنی رائے دی تھی کہ ۱۷ ۔ منٹ صرف روزانہ ایک طالب علم کو تعلیم دی جاتی ہے یعنی طالب علموں کے لئے سکول ایک ذہنی عیاشی کا اکھاڑہ بن کر رہ گیا ہے اور وہ ایک گھنٹہ گیارہ منٹ روزانہ سکول میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتا ہے ۔ اس کے بعد مجھے اس سے آگے ایک بات یہ عرض کرنی ہے میرے ہاتھ میں ایک قانون کی کتاب ہے اس کی دو دفعات ہیں ۔ میری مراد یونیورسٹی آرڈیننس سے ہے جو ایگریکلچرل یونیورسٹی ، پنجاب یونیورسٹی اور دیگر یونیورسٹیوں میں ہیں اس کی دفعہ ۵ (۱) میں ہے ۔

"5(1) Subject to the provisions of this Section the University shall exercise the powers conferred on it by or under this Ordinance within the limits of the campus of the University and in respect of the institution situated therein."

یعنی یہ مانتے ہیں اور اس اصول سے اتفاق کرتے ہیں کہ یونیورسٹی کے جو امور ہیں ان میں دخل نہیں دیا جائے گا لیکن آگے جو انہوں نے amendment کی ہے ۔ اور amendment پچھلے سال ہی میں ہوئی ہے اس میں انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ وائس چانسلر کو چانسلر جب چاہیں ۔

Provided that the Chancellor may at any time review the work of Vice-Chancellor and if on such review he is satisfied that in the interest of the University or any other sufficient cause it is necessary so to move he will after giving the Vice-

Chancellor an opportunity of showing cause against the propsed action reduce the term of the office of the Vice-Chancellor to such period as he may determine.

یعنی یہ یونیورسٹیوں کو آزاد اور خود مختار ادارے بنانا چاہتے ہیں لیکن اسی قانون کے اگلے صفحہ پر جو دفعہ ہے اس میں انہوں نے گورنر کو اتنے اختیارات دے دیئے ہیں کہ وہ وائس چانسلر کو کان سے پکڑ کر جب چاہے نکال دے ۔ جناب سپیکر ۔ مجھ کو گورنمنٹ کی اس پالیسی کے خلاف سخت احتجاج کرنا ہے جو انہوں نے اساتذہ کے معاملہ میں روا رکھی ہے ۔

Sir, the Ministers are in a holiday mood.

Mr. Munawar Khan : Please name, which one ? (*interruptions*)

Mr. Speaker : That is a very dangerous term. Order please.

ملک محمد اختر ۔ جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ویسٹ پاکستان میں کالجوں کے ایک لاکھ یا سوا لاکھ طالب علم ہیں اور وہ ۱۰۰ ۔ فیصد حکومت کے خلاف ہیں ۔ یہاں کے ذہین طبقہ میں ان کی پالیسی failure ثابت ہو چکی ہے جناب سپیکر مجھے ایک انگریزی کا فقرہ یاد آیا ۔

It is better to rule by love than by fear.

یہ بچوں کو دبانے کے لئے tear gas استعمال کرتے ہیں گولیاں چلاتے ہیں لاٹھی چارج کرتے ہیں اور تیسرا نہایت ہی بھیانک اور خوفناک پہلو جو موجودہ حکومت کا بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ تعلیمی ادارے جو گرتے پڑتے اپنے سہارے چل رہے ہیں حکومت ان کو چلانے کے لئے ان میں نہ کوئی

سپرٹ پیدا کر رہی ہے اور نہ ایسے حالات پیدا کر رہی ہے جن سے حکومت ان طالب علموں میں مقبول ہو ۔ اور آخر آپ یا آپ کی حکومت اور برسراقتدار طبقہ کے لوگ اس کی ذمہ داری کیوں طالب علموں پر ڈالتے ہیں اور اگر ڈالتے ہیں تو اس کا علاج کیوں نہیں کرتے ۔ جناب اس سے بھی زیادہ بھیانک پہلو کا مجھے انکشاف کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو ڈگریاں حاصل کرتے ہیں تو آپ کا بنایا ہوا نصاب اور طریقہ کار اس قدر ناقص ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو educate کرتے ہیں ان کو ۵ - ۷ - فیصد نوکریاں بھی میسر نہیں آتیں ۔ اس کے مقابلہ میں اگر کوئی مزدوری کرے یا کوئی کاریگری کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ ۶۰ - اور ۷۰ - فیصد ملازمت کے اس کو مواقع مل جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو لازم ہے کہ آپ مڈل کلاس کے لئے بھی ٹیکنیکل شعبے بنا دیں ۔ جناب والا ۔ اس میں جناب وزیر صاحب نے ٹیکنیکل سائڈ کے لئے جو کوشش کی ہے اور جو اس کے لئے پراویژن کیا ہے مجھے اس کے متعلق بھی ضروری گزارش کرنی ہوگی ۔

جناب والا ۔ اسی وائٹ پیپر میں ایک بہت بڑی remarkable achievement کی گئی ہے یعنی دستکاری کے لئے ٹیکنیکل ایجوکیشن کا صوبے میں دیوالیہ نکل چکا ہے ۔ اس کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں ۔

"There are 14 Polytechnic Institutes in the Province, out of which one is for women. The number of students in these Institutes is 6042. The Government Technical Teacher's Training College is also functioning at Lyallpur.

During 1966-67 a Polytechnic Institute was established at Lyallpur. The subjects of Civil Technology in Lahore Polytechnic Instituitce and Television Technology in Rawalpindi Polytechn. Institute were introduced during the year 1966-67."

جناب والا ۔ یہ یہاں مانتے ہیں کہ ۴ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ اس صوبہ میں ہیں جس میں کم و بیش ۲۸/۲۷ یا ۳۰ اضلاع ہوں گے وہاں وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ انہوں نے حال ہی میں ایک پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لائلپور میں سن ۶۷/۶۶ میں قائم کیا ہے اور باقی جگہہ سول ٹیکنالوجی کے نصاب جاری کئے ہیں ۔ میں انجینئرنگ کالجوں کی طرف نہیں جاتا میں ابھی چند چھوٹے اداروں کی طرف آتا ہوں جو ٹیکنیکل ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آخر ہماری حکومت کیا چاہتی ہے ۔ ہماری حکومت یہ چاہتی ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو ایجوکیٹ کرنے کے بعد اور بیکار ہونے کے بعد کیا کریں ۔ کیا یہ خودکشی کریں ۔ ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں ۔ جناب والا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ان کو انجینئرز، مستری اور اوورسیرز کیوں نہیں بناتے ۔ آج ان کا یہ اعلان کہ انہوں نے ایک اور پالیٹیکنک انسٹی ٹیوٹ ۱۹۶۷-۶۶ء میں بنایا ہے یہ بہت حوصلہ افزا چیز ہے اور یہ چیز بھی بہت حوصلہ افزا ہے کہ ایک انجینئرنگ کالج کی پرووِیژن انہوں نے اس بار بہاول پور میں کی ہے ۔ میں اس کے بعد چند بنیادی چیزوں کی طرف آتا ہوں ۔ مجھے سب سے زیادہ جو احساس ہے ۔ وہ ٹرائیبل ایریاز اور سرحدی عوام کا ہے جن کی ترقی محض اس لئے نہیں ہو رہی کہ ان کو ٹرائیبل ایریا قرار دیا گیا ہے اور اگر آپ اٹک کے پار موٹرکار کے ذریعے سے سفر

کریں یا سفر کرتے ہوں تو آپ کو ایسے بچے نظر آئیں گے میں اپنے پٹھان بھائیوں سے معافی مانگتا ہوں جیسے کہ لاہور میں گداروں کے بچے نظر آتے ہیں - پھٹے ہوئے کپڑوں والے بچے - میں اپنے پٹھان بھائیوں سے معافی مانگتا ہوں -

سید یوسف علی شاہ - ملک صاحب ہمارے حقوق پر encrochment کر رہے -

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - سید یوسف علی شاہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) -

ملک محمد اختر - نہیں جناب والا - میں تو ہمدردی کر رہا ہوں -

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) - کیا ملک اختر صاحب کبھی پشاور گئے تھے ہم جب وہاں گئے تو معاملہ بالکل ٹھیک تھا -

ملک محمد اختر - جناب والا - میں سچ کہتا ہوں کہ خون نکل آتا ہے آنکھوں سے ان بچوں کی حالت دیکھ کر - ہمارے پٹھان بھائیوں کے بچوں نے ملیشیا کے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ بچے جو قوم کے محافظ بنیں گے اور وہی صف اول میں مرنے والے سپاہی ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان سکرم خان) - جناب والا - میں اس چیز کی وضاحت کر دوں کہ وہاں سکول کے بچے سکول والوں کے کہنے کے مطابق ملیشیا کے کپڑے پہنتے ہیں -

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ پھر ایچیسن کالج کے لئے ۶۲ لاکھ کی گرانٹ دی گئی ہے ۔ میرے بھائیو اگر آپ نے آج اپنے حقوق کے لئے کوشش نہ کی تو آئندہ آنے والی نسلیں آپ سے محاسبہ کریں گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنے صوبہ کو پسماندہ کر رہے ہیں ۔ مجھے سندھ کے صوبہ میں جانے کا اتفاق بہت کم ہوا ہے وہاں ایجوکیشن کی حالت اس سے بھی بدتر ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب کا گلا خشک ہو رہا ہے جس کی وجہ سے وہ سخت الفاظ کہہ رہے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ ان کو پانی پینے کی اجازت دے دی جائے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب میاں محمد شفیع صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر اس لئے اٹھایا ہے کہ پانی پلانے کا ٹھیکہ ان کو مل جائے ۔

میاں محمد شفیع ۔ اگر حمزہ صاحب کو یہ بات ناگوار گزری ہے تو وہ اپنے ہاتھ سے ان کو پانی پلا دیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes Malik Akhtar.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اب ایک اور کوتاہی کی نشاندھی کرنی ہے اور وہ یہ ہے کہ لاہور کے ایچیسن کالج کی توسیع کے لئے

۶۲ لاکھ کی خاص گرانٹ دی گئی تھی ۔ آپ اندازہ فرمائیں جناب سپیکر ۔ کہ اتنی بھاری گرانٹ توسیع کے لئے ۔ یہ میرے پاس ایک پریس کٹنگ ہے اس کا موازنہ فرمائیں کہ صرف ۵ لاکھ کی گرانٹ ہے جو سیکنڈ فیز میں آپ نے سکولوں کو صوبائی سطح پر لانے کے لئے دی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ ۶۲ لاکھ کی سپیشل گرانٹ بہت زیادہ ہے فیس میں معمولی اضافے سے یہ ۶۲ لاکھ روپیہ کی رقم meet کی جا سکتی تھی ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس ملک میں مختلف طبقات کا ذکر نہیں کرتا ہوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے مادی وسائل کو اچھے طریق سے استعمال کرنا چاہئے ۔ صنعت کاروں سے ان کی صنعتیں چھینئے ۔ بینک والوں سے ان کے بینک چھینئے اور ان کو اپنے قبضہ میں کیجئے ۔ انشورنس کمپنیوں کے مالکان سے ان کی کمپنیاں حاصل کیجئے اور یہ سارا سرمایہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے لگائیے ۔ جناب سپیکر ۔ اب میں اگلے نکتہ پر آتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جناب وزیر صاحب نے جو پرووژن کی ہیں وہ لاکھوں روپوں کی ہیں ۔

"Improvement of libraries and reading rooms in the existing 45 Government Colleges. Rs. 5,50,000

Construction of hostels in the existing Government Colleges ... 15,00,000

Miscellaneous schemes for improvement of facilities of physical education and sports. 11,90,000

Improvement of Instructions at divisional headquarters for boys at one college per region for girls in physical, science, mathematics and economics 14,00,000

Establishment of 5 additional Superi.r Science Colleges ... ... 3,00,0.0"

تو جناب والا ۔ یہ کیسے ممکن ہوگا کہ یا تو میرے اعداد و شمار غلط ہیں یا میرے ٹائپسٹ نے غلط ٹائپ کئے ہیں ۔ یا پھر آپ اپنے وائٹ پیپر کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کا وہ صفحہ نکالئیے جہاں پر کہ developmental and undevelopmental charges کا چکر ہے۔ جناب والا ۔ اس میں exclusion کیوں نہیں ۔ آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ایسے احکامات جاری کر دیئے ہیں ۔ کہ اگر ان کو ایلیکشنز کے لئے رائے دھندگان کی فہرستوں کی ضرورت نہ ہو تو یہ آبادی کی existence سے بھی انکار کر دیں ۔ اور انہوں نے یہاں ایسے اعداد و شمار پیش کئے ہیں جس سے یہ واضح ہو کہ جتنے ان کے وسائل ہیں ان کے مطابق یہ عوام کو درست سہولتیں دے رہے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کروں گا کہ تعلیم کے لئے بالخصوص ہمارے ایسے منسٹر ہیں جو حقیقتاً اہل دل اور عوامی ہیں ۔ لیکن ان کے اختیارات کیا ہیں ۔

He is an instrument in the hands of the Government.

Minister of Education : Sir, I object to these remarks.

Malik Muhammad Akhtar : I withdraw.

جناب والا ۔ اس کے بعد انہوں نے جو اگلے سال کی سکیمیں دی ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ ۵ہ لئے ڈبل سیکشن ہائی سکول کھولیں گے ۔ کچھ بلڈنگیں بنائیں گے ۴ لاکھ روپے کی ۔ اس کے بعد سیکنڈری سکولوں کی سالانہ گرانٹ میں سائنس کورسز کے لئے ۵ہ لاکھ روپے کا اور اضافہ کریں گے ۔

چودھری انور عزیز - پوائنٹ آف آرڈر - کل پرسوں جب میں نے تقریر کے لئے عرض کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ وقت بہت ہی کم ہے اور آپ نے مجھے تین منٹ دئیے تھے - معلوم ہوتا ہے آج پھر جانسن اور کوسیجن کے درمیان کوئی معاہدہ ہو چکا ہے اور ہمیں تقریر کا موقع نہیں ملے گا -

گذارش یہ ہے کہ آپوزیشن والے پورے وقت پر چھائے رہتے ہیں اس کے بعد وزرا صاحبان جواب دینا شروع کر دیتے ہیں - اگر آپ کچھ وقت مجھے اور دیگر ممبران کو بھی دے دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی - ایک اور گذارش یہ ہے کہ جب ہم تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں - اس وقت آپ نہ فرما دیا کریں کہ تمہارے پاس اتنا وقت ہے - اس سے ہمارے دل دھل جاتے ہیں - جس وقت ہمارا وقت ختم ہو جائے اس وقت آپ ہمیں ٹوک دیا کریں - مجھے بھی تعلیم کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنا ہے - اس لئے ملک اختر صاحب کی تقریر کو مختصر کرانا چاہئیے -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - قواعد کی رو سے وہی ممبر صاحبان اس بحث میں شریک ہو سکتے ہیں - جنہوں نے کٹوتی کی تحریک دی ہو - دوسرے اس بحث میں شامل نہیں ہو سکتے - گورنمنٹ کو صرف یہ اختیار ہے کہ وہ کٹوتی کی تحریک پر جو بحث ہو اس کا جواب دے اب یہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ چودھری انور عزیز صاحب سے کہیں کہ وہ اس کا جواب دیں یا خان محمد علی خان صاحب جواب دیں یا قائد ایوان خود اس کا جواب دیں - ان میں سے ایک صاحب جواب دے سکتے ہیں - کٹوتی

کی تحریک کے یہ دن ہمارے دن ہیں ۔ ہم نے نکتہ چینی کرنی ہوتی ہے ۔ گورنمنٹ نے اس کا جواب دینا ہوتا ہے ۔ میں اپنے بھائی کو یہ مشورہ دوں گا کہ آئندہ سیشن میں وہ کٹوتی کی تحریک دے کر ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں ۔

چودھری انور عزیز ۔ خواجہ صاحب کی منطق یہ ہے کہ جو کٹ موشن دے وہی بول سکتا ہے ۔ پہلے آپوزیشن تقریریں کر لے ۔ پھر گورنمنٹ جواب دے ۔ اور باقی ہاؤس بیٹھ کر سنے ۔ ہم سب کو اس ہاؤس کی بحث میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے ۔ بالآخر مطلب یہاں آنے کا یہی ہے ۔ آپ ہمارا بنیادی حق کس طرح چھین سکتے ہیں آپ رول بتائیں ۔

Let him quote the rule which says that during the cut motions nobody, except the mover of the cut motion, can speak.

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا ہے ۔ آپ بتائیں کہ آپ نے اسے کس رول کے تحت پیش کیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ خواجہ صاحب نے یہ جو فرمایا ہے ۔ میرے خیال میں ان کی زبان سے یہ زیب نہیں دیتا ۔ ایک طرف وہ طعنہ زنی کرتے ہیں کہ ہم بولتے کیوں نہیں ۔ دوسری طرف جب ہم نے بحث میں حصہ لینا شروع کیا ہے ۔ تو اب انہیں ویسے ناگوار گذرتا ہے ۔ اس ایوان میں ہر ممبر کو حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی بھی کٹ موشن پر اس کی تائید یا مخالفت میں تقریر کریں ۔ اس میں کوئی امر مانع نہیں ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس بارہ میں رولنگ دیں ۔ میں تو حیران ہوں کہ خواجہ صاحب نے یہ کیسے فرما دیا ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ جن ممبر صاحبان نے کٹ موشن دی ہوں قواعد کے مطابق انہیں بولنے میں ترجیح دی جاتی ہے ۔ اس کے بعد جو وقت بچے گا وہ آپ کو دیا جائیگا ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میرے اور محترم خواجہ صفدر صاحب کے درمیان ایک شریفانہ معاہدہ ہوا تھا ۔ کہ وہ اڑھائی گھنٹے وقت لیں گے اور ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب وقت ہم لیں گے ۔ اگر وہ اس پر پابند ہوں تو پھر امید ہے کہ اوروں کو بھی وقت مل جائیگا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ قائد ایوان نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ کل اور پرسوں کے متعلق تھا ۔ جب مختلف موضوع زیر بحث آتے تھے ۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے ایک سے زیادہ آدمیوں نے ان کا جواب دینا ہوتا تھا ۔ آج صرف ایک ڈیمانڈ زیر بحث ہے اور اسی پر بحث ہو سکتی ہے ۔ آج صبح جو معاہدہ ہوا ہے ۔ اس کے مطابق خان محمد علی خان پونے ایک بجے سے پون گھنٹہ تقریر کریں گے ۔

وزیر زراعت ۔ مجھے جو کچھ بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ساڑھے بارہ بجے تک آپ نے تقریریں کرنی ہیں ایک بجے تک انہوں نے ۔ اس کے بعد سپیکر صاحب نے یہ ساری ڈیمانڈز put کرنی ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے یہ گذارش کرتا ہوں کہ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کی دوبارہ منصوبہ بندی کے لئے ایجوکیشن میں زیادہ allocation کریں ۔ بالخصوص پسماندہ علاقہ جات اور ڈسٹرکٹس میں (کیونکہ میں سابقہ صوبہ جات کا نام لینے کو تیار نہیں) زیادہ allocation کریں اور موجودہ پروویژن جو New Expenditure میں کی گئی ہے میں اس سے ہرگز مطمئن نہیں ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے علاوہ ان کو چاہئے کہ کچھ ایسے حالات اور واقعات پیدا کریں کہ لوگ اپنی مدد آپ کے اصول پر سکول قائم کریں ۔ اور جو آپ سکولوں کو پراونشلائز کر رہے ہیں میں اس کی شدید مخالفت کرتا ہوں ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں کو اجازت ہو کہ زیادہ سے زیادہ فنڈز ہائی سکولوں پر صرف کریں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) ۔ جناب والا ۔ جس ملک کے جس حصہ کی آبادی ۵ کروڑ افراد پر مشتمل ہو اور اس میں تقریباً نصف سے زیادہ خواتین کا حصہ ہو ۔ ۲۰ فیصد ان بچوں کا حصہ ہو جو پرائمری تعلیم حاصل کرنے کی عمر رکھتے ہوں اور صوبہ میں خواتین کا ۴ فیصد حصہ ہو کراچی اور لاہور کو چھوڑنے کے بعد پرائمری سکولوں میں جانے والے بچوں کی تعداد ۳۲ لاکھ ہو اور بالغ افراد کے لئے ۶۹ مراکز ہوں جن میں ۷ ہزار انسان تعلیم پا رہے ہوں اور اس صوبہ کے بجٹ میں تعلیم کے اخراجات پر ۳۱ کروڑ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہو ۔ یہ بات محل نظر ہے کہ آیا صوبہ کی آمدنی کو صحیح مصرف پر لگایا جا رہا ہے یا نہیں ۔ آج اس ایوان میں

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جناب وزیر تعلیم صاحب نے مطلع فرمایا تھا کہ ہم اس صوبہ میں تعلیم بالغان کے مراکز اس لئے نہیں کھول سکتے کہ ان کا response اچھا نہیں ہے یعنی لوگ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے - میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو اعداد و شمار آپ نے اس ایوان کے سامنے پیش کئے ہیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں پر بھی آپ نے تعلیم بالغان کے لئے مراکز کھولے ہیں وہاں لوگ جوق در جوق اس سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھے ہیں - یہاں تعلیم بالغان کے کل ۹۶ مراکز تھے - جن میں ۴۷۲۹ افراد تعلیم حاصل کر رہے تھے - اس طرح ہر مرکز میں ۶۰ یا ۶۵ طالب علموں کی اوسط ہے - میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی اور میں وزیر تعلیم صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ بتائیں کہ آپ کے پاس کون سے اعداد و شمار ہیں جن کی بنیاد پر آپ یہ کہتے ہیں کہ لوگ اس طرف متوجہ نہیں ہو رہے ہیں - تعلیم بالغان پر میں نے بجٹ کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ آپ کے تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے مطابق ۱۹۶۷ میں اس صوبہ میں سکول جانے والے بچوں کی تعداد ۸۰ لاکھ ہو گئی ہے اور آپ کے قرطاس ابیض کے مطابق ۱۹۶۱ء میں ۳۲ لاکھ بچے پرائمری تعلیم حاصل کر رہے تھے- یہ وہ بنیادی تعلیم ہے جس کو حاصل کرنا ہر بچے کا حق ہے - آپ کا فرض ہے کہ آپ ان کو تعلیمی سہولتیں مہیا کریں - یہاں تقریباً ۴۰ فیصد بچوں کو تعلیم دینے کا سامان آپ نے مہیا کیا ہے - جناب والا - یہ مجھے معلوم ہے کہ ہم ترقی پذیر دور سے گزر رہے ہیں- ہمارا ملک ڈویلپنگ اکانومی کے دور سے گزر رہا ہے - ہمارے ذرائع و وسائل محدود ہیں - ان محدود ذرائع و وسائل میں ہم نے اخراجات کو اس

طرح منصوبہ بندی کے ساتھ صرف کرنا ہے کہ کوئی سیکٹر ۔ زندگی کا کوئی حصہ اس سے محروم نہ رہ سکے ۔ مجھے یہ اعتراض نہیں ہے کہ آپ نے تعلیم کے لئے صرف ۳۱ کروڑ روپیہ کیوں رکھا ہے ۔ مجھے اعتراض اس بات پر ہے کہ جو رقم آپ نے تعلیم کے لئے مختص کی ہے وہ اس منصوبہ بندی کے ساتھ صرف نہیں کی جا رہی ہے جس سے عوام کو ان کا صحیح حق مل سکے اس سے عوام صحیح طریقے سے استفادہ کر سکیں ۔ یہ بات میں بعد میں بتاؤں گا اس سے پہلے ایک اور بات آپ کی خدمت میں عرض کروں گا ۔

جناب والا ۔ کل میری تقریر کا جواب دیتے ہوئے وزیر مالیات نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے وہ اعداد و شمار میرے منہ میں ڈالنے کی ناکام کوشش کی جو میں نے اس ایوان میں پیش نہیں کئے تھے ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ آپ کے اخراجات میں جس تناسب کے ساتھ انتظامیہ کے خرچ میں اضافہ ہو رہا ہے ملک کی دوسری ضروریات صحت اور تعلیم میں اس رفتار سے اضافہ نہیں ہو رہا ہے ۔ میں وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں وہ اعداد و شمار آج پھر پیش کروں گا اگر وزیر مالیات صاحب یہاں ہوتے تو وہ بھی ان کو نوٹ کرتے ۔ جو میں نے بات کہی تھی وہ آپ کے پیش کردہ کاغذات کے مطابق حقائق پر مبنی تھی اور میں نے اس ایوان کو کوئی مغالطہ دینے کی کوشش نہیں کی تھی ۔ آپ اپنے قرطاس ابیض کے رومن صفحہ ۲ کو دیکھیں اس میں ۱۹۶۵-۶۶ میں آپ نے تعلیم پر ۲۸ کروڑ ۲۰ لاکھ کی رقم رکھی تھی ۔ ۱۹۶۶-۶۷ کے بجٹ میں میں نظرثانی شدہ بجٹ عرض نہیں کر رہا ۔ بلکہ وہ بجٹ جو ۱۹۶۶ کو اس ایوان نے منظور

کیا تھا اس بجٹ میں ۲۹ کروڑ ۸۵ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ۔۱۹۶۶-۶۷ میں یعنی موجودہ سال کے بجٹ میں ۲۹ کروڑ ۴۵ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ ۱۹۶۶-۶۷ میں ۱۹۶۵-۶۶ کے مقابلہ میں ۶ فیصد اضافہ آپ کے تعلیم کے خرچ پر ہوا ہے ۔ ۱۹۶۶-۶۷ میں ۵ فیصد اضافہ ہوا ہے یعنی تعلیم کے اخراجات میں جو گزشتہ سال آپ نے پیوستہ سال کے مقابلہ میں اضافہ کیا ہے آئندہ سال اس سے ایک فیصد اضافہ کم ہے ۔ ۔ ۔ صحت کے متعلق بھی ضمناً عرض کئے دیتا ہوں اس میں پچھلے سال اضافہ ۸ فیصد تھا اور اس سال پھر ۳ فیصد کا اضافہ ہے یعنی ۱۹۶۶-۶۷ کا جو بجٹ تھا اس میں ۷ کروڑ ۸۵ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے یہ صرف ۳ فیصد کا اضافہ ہے ۔ اب آپ انتظامیہ کے اخراجات کو لے لیجئے ۔ جناب والا ۔ جنرل ایڈمنسٹریشن کیلئے ۱۹۶۵-۶۶ میں ۶ کروڑ ۸۱ روپے کا بجٹ تھا ۔ ۱۹۶۶-۶۷ کا بجٹ نظرثانی شدہ بجٹ نہیں بلکہ وہ بجٹ جو اس ایوان نے جون ۱۹۶۶ میں منظور کیا تھا اس میں ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ کا خرچ تھا یعنی ۱۹۶۶-۶۷ میں ۱۹۶۵-۶۶ کے مقابلہ میں کوئی اضافہ نہیں ہے اور یہ ایک لاکھ کا کوئی اضافہ نہیں ہے ۱۹۶۷-۶۸ میں آپ نے ۷ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ انتظامیہ کے لئے رکھا ہے ۔ یہ ۱۹۶۶-۶۷ کے مقابلہ میں ۷ فیصد زائد ہے جناب والا ۔ اس کا خلاصہ پھر سنیں ۔ تعلیم کی مد میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ۱ فیصد کا اضافہ کم ہے۔ صحت کے اخراجات میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ۵ فیصد اضافہ کم ہے ۔ انتظامیہ میں آپ کے اخراجات ۱۹۶۶-۶۷ کے مقابلہ میں ۷ فیصد زائد ہیں میں یہ عرض کروں گا (مجھے یہ شکایت نہیں ہے) کہ

مجھے معلوم ہے کہ ہمارے وسائل محدود ہیں ۔ ملک میں لوگوں کی آمدنی کیا ہے اور وہ کتنا زیادہ خزانے کو contribute کر سکتے ہیں مجھے یہ سب کچھ معلوم ہے ۔ اس کے باوجود میں یہ عرض کروں گا کہ ان دو اخراجات کی مختلف مدات میں منصوبہ بندی کرنے کے سلسلہ میں آپ کا جو طرز عمل ہے وہ حقیقت پسندانہ نہیں ہے ۔ عوام کے مفاد میں نہیں ہے ۔ ایک رفاہی حکومت جس کا آپ دعوے کرتے ہیں اس کے شایان شان نہیں ہے۔ یہ ۳۱ کروڑ ۴۵ لاکھ روپیہ جو آپ نے تعلیم کی مد میں مختص کیا ہے اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ جو منصوبہ بندی میں یا اس کے خرچ میں آپ نے عوام کو پیش نظر نہیں رکھا ۔ اس ملک کے کروڑوں عوام جو دیہاتوں میں، گلیوں میں، شہروں میں بستے ہیں اور ان کے تعلیمی اخراجات کے متعلق جن نقائص کی طرف میں نے گزشتہ سال بھی نشان دہی کی تھی مجھے افسوس ہے کہ وہی نقائص اس بجٹ میں اب بھی موجود ہیں ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے گذشتہ سال یہ عرض کیا تھا کہ آپ کا stress ان مدارس پر زیادہ ہے جو کہ پبلک سکول ہیں اور اسی طرح کے دوسرے جو یوروپین سکول ہیں اور جن کا طرز تعلیم انگریزی ہے اور جن میں وہ بچے تعلیم پاتے ہیں جن کو والدین تین چار روپیہ ماہانہ خرچ دے سکتے ہیں ۔ اس کے مقابلہ میں وہ تعلیمی ادارے جن میں ملک کے عوام کے بچے تعلیم پاتے ہیں ۔ میرا مقصد ان پرائمری سکولوں سے ہے کہ جہاں پر یہ بچے ابتدائی تعلم حاصل کرتے ہیں اور جہاں پر ان کو الف ، ب ، سکھائی جاتی ہے ، ان اداروں پر آپ کے اخراجات کا زور نسبتاً کم ہے ۔ میں مثال کے طور پر صرف چند باتیں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ آپ نے اس بجٹ میں

"نئے اخراجات" کے تحت ایک نئی سکیم کا اضافہ کیا ہے کہ مساجد کو ابتدائی تعلیم دینے کا ذریعہ بنایا جائے اور مساجد کے پیش اماموں کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے - یہ ایک بڑا نیک خیال ہے - بڑی اچھی اپج ہے کہ آپ نے ملک کے مذہبی اداروں یعنی مساجد کو ایک اچھے کام کے لئے استعمال کرنے کے لئے بڑا اچھا قدم اٹھایا ہے لیکن آپ یہ دیکھئے کہ آپ اس مد پر کیا خرچ کر رہے ہیں - غور فرمائیے کہ اس سال آپ کا ارادہ ہے کہ چار سو ایسے سکول مساجد میں قائم کریں جس کے لئے آپ نے ایک لاکھ بہتر ہزار روپے کی گرانٹ رکھی ہے جو کہ پینتیس روپے اسی پیسے ماہانہ فی سکول کے حصے میں آئے گا - آپ بتائیے کہ کسی مسجد کے پیش امام کو پینتیس روپے اسی پیسے ماہانہ دے کر کیا آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بچوں کو ابتدائی تعلیم دے کر یا بچے ایسے سکولوں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرکے ترقی کے میدان میں آپ کے بچوں کے شانہ بشانہ چل سکیں گے اور پھر یہ پینتیس روپے اسی پیسے صرف پیش امام کا معاوضہ ہی نہیں ہے بلکہ اس میں سٹیشنری ، بلیک بورڈ اور دوسری تعلیمی ضروریات پر خرچہ بھی شامل ہے - آپ اس مد پر اتنی قلیل رقم خرچ کرکے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے ملک کے عوام کے بچوں کو اپنے بچوں کے ساتھ مساوی مواقع میدان ترقی میں آگے بڑھنے کے لئے فراہم کئے ہیں -

جناب والا - صدر مملکت نے بارہا اپنی تقریر میں کہا ہے کہ وہ اس ملک میں اسلامی سوشلزم چاہتے ہیں - میں نہیں جانتا کہ اسلامی سوشلزم سے ان کی کیا مراد ہے بہر حال اسلام یہ چاہتا ہے کہ ملک میں ایسا نظام

تعلیم ہو اور ملک میں تعلیم کے وہ avenues کھولے ہوئے ہوں کہ جو ہر بچے کو آگے بڑھنے کے لئے مساوی مواقع فراہم کریں - ہر بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے مختلف صلاحتیں لیکر پیدا ہوتا ہے - حکومت کا کام یہ ہے کہ اس کی صلاحیتوں کو مناسب حدود کے اندر رکھ کر آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرے کہ جن کی مدد سے اسے ترقی کی منازل طے کرنے میں اپنے دوسرے ہمعصر بچوں کے ساتھ برابر ترقی کرنے کا موقع مل سکے - میں پوچھتا ہوں کہ ایک مسجد کے پیش امام کو آپ پینتیس روپے اسی پیسے ماہانہ دے کر اس سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بچوں کو وہ ابتدائی تعلیم دے کہ جس کے ذریعے وہ آپ کے ان بچوں کا مقابلہ کر سکیں کہ جو انگلش میڈیم سکولوں اور دوسرے یورپی طرز پر چلنے والوں سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جن کے سکولوں پر آپ لاکھوں روپے ماہانہ صرف کرتے ہیں - اور پھر بھی نہیں ہے - آپ نے پرائمری سکولوں کے اساتذہ کے لئے اس سال ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے کہ جس کے ذریعے پرائمری اساتذہ کی تعداد میں تین ہزار کا اضافہ کیا جائے گا - آپ نے بجٹ میں ان کی تنخواھوں کے لئے ستائیس لاکھ چون ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے - آپ اس رقم کو ذرا تین ہزار ملازمین پر تقسیم کریں - تو یہ اٹھہتر روپے ماہوار فی استاد بنتی ہے - اس زمانے میں اٹھہتر روپے ماہوار تو ایک چپڑاسی کی تنخواہ سے بھی کم ہے گرانی کے اس زمانے میں فیکٹری میں کام کرنے والے ایک قلی کی تنخواہ سے بھی کم ہے - مال اٹھانے والے ایک بار بردار کی ماہانہ آمدنی سے بھی کم ہے ، فٹ پاتھ پر پان بیچنے والے کی روزانہ آمدنی سے بھی کم ہے ، وہ تنخواہ آپ ایک استاد کو دیتے ہیں اور پھر ان سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بچوں کو وہ تعلیم دیں کہ جس کے ذریعے پبلک سکولوں میں پڑھنے والے بچوں

کے ساتھ وہ مقابلہ کر سکیں جس کے لئے آپ ساڑھے بائیس لاکھ روپے مختص کر رہے ہیں جبکہ ان سکولوں میں تعلیم پانے والے بچوں کی تعداد صرف آٹھ ہزار ہے - ان پبلک سکولوں اور انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھنے والے کی تعداد صرف آٹھ ، نو ہزار ہے اور ان کے لئے آپ نے اس بجٹ میں ساڑھے بائیس لاکھ روپیہ رکھا ہے - پھر آپ کیسے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بچے جن کے ماسٹروں کی ماہانہ تنخواہ صرف اٹھہتر روپے ہے ، ان بچوں کے ساتھ مقابلہ کر سکیں گے - بات دراصل یہ ہے کہ آپ اس ملک میں ایک class distinction پیدا کر رہے ہیں - آپ اس ملک میں دو classes پیدا کر رہے ہیں - آپ بچوں کا ایک ایسا طبقہ پیدا کر رہے ہیں جو کہ پبلک سکولوں میں تعلیم حاصل کرکے آئیں گے اور جن کے باپ بھی افسر ، جن کے باپ بھی سی - ایس - پی ، جن کے باپ بھی سرمایہ دار ، ان کے بچے بھی افسر اور سی - ایس - پی ہوں ، ان کے بچے بھی سرمایہ دار ہوں اور دوسری طرف جن بچوں کے باپ قلی - جن بچوں کے باپ کارک ، جن بچوں کے باپ سکول ماسٹر ، آپ چاہتے ہیں کہ وہ مسجدوں کے ان سکولوں میں پڑھ کر ، ان اساتذہ سے تعلیم حاصل کرکے جن کی اٹھہتر روپے ماہوار تنخواہ ہے ، وہ بچے بھی قلی اور مزدور ہوں ، ماسٹر ہوں اور آپ کے مقابلے میں نہ آ سکیں - میں پوچھتا ہوں کہ جو لوگ آج پیش اماموں کی تجویز پیش کرتے ہیں ، وہ لوگ جو اٹھہتر روپے ماہوار پر سکولوں کے ماسٹر رکھتے ہیں ، وہ اپنے بچوں کو کہاں تعلیم دلواتے ہیں - آپ بتائیے کہ جن لوگوں نے اس بجٹ کو مرتب کیا ہے ، وہ سیکرٹری ، جائنٹ سیکرٹری ، وزرا اور دوسرا عملہ جنہوں

نے کہ پیش اماموں کی تجویز اس بجٹ میں رکھی ہے ، جنہوں نے کہ سکول ماسٹروں کو اٹھہتر روپے ماہوار تنخواہ دینا تجویز کیا ہے ، ان کے بچے کن سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ اس بجٹ میں آپ نے بیورو آف بزنس ایڈمنسٹریشن کے لئے اکانوے ہزار روپیہ رکھا ہے جو کہ ان کے اساتذہ کی تنخواہ میں اضافے اور ترمیم کی غرض سے رکھا گیا ہے ۔ میں اس کے لئے بھی آپ کی تعریف کروں گا کہ یہ ایک اچھا قدم ہے کیونکہ اس ادارے میں وہ اساتذہ کام کرتے ہیں جو کہ امریکہ اور یورپ سے بڑی بڑی ڈگریاں لے کر آئے ہیں اور اگر ان کو ان کی صلاحیت کے مطابق تنخواہ نہ دی جائے تو یقیناً وہ ملک سے باہر چلے جائیں گے ۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ نے اس میں اضافہ کرتے ہوئے N.E.D کی طرف توجہ نہیں دی ۔ این ۔ ای ۔ ڈی ۔ انجینئرنگ کالج کے اساتذہ qualified انجینئر ہوتے ہیں ۔ آپ ذرا ان کی تنخواہوں کا مقابلہ ان انجینئروں سے کریں جو کہ سرکاری ، نجی اور کاروباری اداروں میں ملازم ہیں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ این۔ای۔ڈی۔ کے qualified انجینئروں کا معاوضہ ان کے نصف معاوضے سے بھی کم ہے ۔ اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ دی تو اس کا نتیجہ بھی وہی ہوگا کہ اس میدان کے ماہرین بھی ملک چھوڑ کر باہر چلے جائیں گے اور آپ کو فنی تعلیم دلوانے کے لئے باہر سے ماہرین منگوانے پڑیں گے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ عقلمندی کیا یہی ہے کہ آپ اپنے ملک کے ماہرین کے لئے باہر جانے کے مواقع فراہم کریں اور ان کے متبادل ماہرین بیرون ملک میں منگوائیں

یا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ملک کے ماہرین کو ان کی صلاحیت ، ان کی قابلیت اور ان کی لیاقت کے مطابق معاوضہ دے کر انہیں ملک کے اندر ہی رہنے پر مائل کریں تاکہ ان کی صلاحیتوں سے ہم استفادہ کر سکیں ۔

جناب والا ۔ ان اخراجات کے باوجود آپ کی تعلیم کا معیار روز بروز گر رہا ہے اس لئے میں وزیر تعلیم سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس طرف توجہ دیں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ باوجودیکہ آپ کروڑوں روپے تعلیم پر خرچ کرتے ہیں لیکن معیار تعلیم روز بروز گر رہا ہے اور یہ بات میں پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ سے بتاؤں گا یہ حزب اختلاف کے کسی رکن کا تبصرہ نہیں ہے یہ پبلک سروس کمیشن کی ۱۹۶۶ء کی رپورٹ ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے ۔

> "The standard of examinees continued to be generally poor. Their answers were lacking in factual details. The language was faulty and the style was immature....."

یہ پورا پیراگراف ہے جو کہ آپ کے محکمہ تعلیم اور آپ کے تعلیمی اداروں پر ایک بہت ہی ناخوشگوار تبصرہ ہے جسے پڑھ کر میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ بات آپ کے سوچنے کی ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ معیار تعلیم روز بروز گر رہا ہے ۔ اس کی ایک وجہ تو بظاہر یہ ہے کہ اساتذہ کی تنخواہیں ان کی صلاحیتوں ، ان کی کوششوں اور ان کی قابلیت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں ۔

جناب والا ۔ میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے دو تین باتیں اور عرض کروں گا اور وہ یہ کہ آپ بجٹ میں جو اخراجات رکھتے ہیں ، عوام کو اس کا فائدہ عموماً اس لئے نہیں پہنچتا کہ آپ کے عملے کی سہل انگاری اور کام چوری کی وجہ سے یہ اخراجات وقت پر صرف نہیں ہو پاتے ۔ مثال کے طور پر آپ نے تعلیم کے لئے پچھلے سال کے بجٹ میں جو رقم مختص کی تھی اس میں سے ایک کروڑ پانچ لاکھ روپیہ کم خرچ ہوا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کے محکمے سے نیچے ایک ڈائریکٹریٹ کو بروقت اطلاع کیوں نہیں پہنچتی ۔ میں مثال کے طور پر آپ کی خدمت میں ایک خط پیش کروں گا جو مجھے جنوری ۱۹۶۷ء کو لکھا گیا تھا ۔ اور یہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن ، کراچی نے لکھا ہے ۔ یہ خط بہت لمبا ہے ۔ اس کا آخری پیراگراف یہ ہے ۔

"The above construction programmes will be implemented subject to the approval of the Provincial Government."

آپ سوچئے کہ بجٹ تو جون ۱۹۶۶ء میں پاس ہوا اور جنوری ۱۹۶۷ء میں آپ کے ڈائریکٹر آف ایجوکیشن ، کراچی یہ کہتے ہیں کہ ترقیاتی پروگرام کو اسوجہ سے بروئے کار نہیں لایا جاسکا کیونکہ اس کو ابھی صوبائی حکومت کی طرف سے منظوری نہیں ملی ۔ اس کے بعد اپریل ۱۹۶۷ء میں فرماتے ہیں ۔ میرے پاس دو خط ۶۷ - ۴ - ۲۵ کے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ۔

حکومت مغربی پاکستان کی نظامت تعلیم کے
کراچی کے ڈائریکٹریٹ کے مندرجہ ذیل منصوبوں

کے لئے رقوم کی منظوری حاصل ہو گئی ہے ۔

اپریل ۱۹۶۷ء میں کون سے کروڑوں روپیہ تعلیمی اخراجات پر صرف کرنے کا اختیار دیا ہے ۔ اس ایوان میں جو بجٹ پاس ہوا اس کے مطابق اپریل ۱۹۶۷ء تک یعنی دس ماہ تک کوئی عمل درآمد نہ کر سکے ۔ دس ماہ کے بعد علاقہ کے ڈائریکٹر کو اس کی منظوری کی اطلاع دی گئی ۔ اب وہ اپریل سے جون ۱۹۶۷ء تک تین ماہ میں اس سے کیسے استفادہ کر سکتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کروڑوں روپیہ کی رقم جو بجٹ میں مہیا کی جاتی ہے خرچ کئے بغیر واپس ہو جاتی ہے ۔ ان رقوم کے خرچ کے لئے کراچی کو جو preference دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں ایک Combined Teachers Training College بنایا جائے اور یہ اجازت دی جاتی ہے کہ ایک سکول تعمیر ہو یا ٹریننگ کالج تعمیر ہو پرنسپل کا بنگلہ تعمیر ہو ۔ چپڑاسیوں اور اساتذہ کے لئے کوارٹرز تعمیر ہوں ۔ اب دیکھیں کہ اس کو کس طرح implement کیا جاتا ہے ۔

Construction of Teachers Training College :

> "The project consists of one Teachers Training College, Principal's residential bungalow, six flates, and twelve peon quarters. The Principal's bungalow, six flates and peons quarters have been completed but the work is in progress on the main College building."

وہاں پہلے پرنسپل کا گھر بنایا گیا سٹاف کے لئے کوارٹرز بنائے گئے سارے عملہ کے لئے انتظام کیا گیا لیکن جہاں تعلیم حاصل کرنی ہے یعنی

کالج تو اس کی عمارت کی تعمیر in progress ہے ۔ آپ بتائیں کہ پہلے کالج کی ضرورت ہے یا پرنسپل کے گھر کی ضرورت ہے ۔ کالج کی تعمیر مکمل ہو جائے تو تعلیم کا آغاز ہو سکتا ہے اور پرنسپل تو چند ماہ کے لئے کرایہ کے مکان میں بھی رہ سکتا ہے پرنسپل کے بنگلہ کی تعمیر ہو جائے پورے فرنیچر اور سامان آسائش سے آراستہ ہو جائے لیکن کالج کی عمارت نہ بنے یہ کیا طریقہ ہے ۔ پرنسپل کے مکان کے بغیر کالج تو چل سکتا ہے لیکن کالج کی عمارت نہ ہو تو پرنسپل کا گھر بیکار ہے ۔ یہ ہیں آپ کی priorities اور progress ۔

جناب والا ۔ میں چند ایک باتیں اور عرض کروں گا اور وزیر تعلیم کی خدمت میں بڑی پرسوز درخواست کروں گا ۔ وہ یہ ہے کہ آپ صوبہ کے تعلیمی مسائل کی طرف خصوصی توجہ دیں ۔ بالخصوص ان اداروں کی طرف جو سرکاری ادارے نہیں بلکہ پرائیویٹ ادارے ہیں جن کو آپ سال بھر میں لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کی گرانٹ دیتے ہیں ان کے معاملات ایسے ہیں کہ آپ کو فوری توجہ دینی چاہئے کیونکہ یہ تعلیمی ادارے نہیں بلکہ تجارتی ادارے ہیں یا صنعتی ادارے ہیں ان کے ہاں فیسیں زیادہ ہیں اور ماسٹروں کی تنخواہیں کم ۔ اصل میں وہ زیادہ تنخواہ پر دستخط کراتے ہیں اور کم تنخواہ دی جاتی ہے ۔ اس طرح سکول میں گھاٹا دکھا کر زیادہ سے زیادہ گرانٹ حاصل کرتے ہیں اور نفع کماتے ہیں دوسرے طرف ملک اور قوم سے دغا بازی اور دھوکا بازی کرنا ان کا شیوہ بن گیا ہے ۔ بیشتر اساتذہ کو گرمیوں کی تعطیلات میں نوکری سے برطرف کر دیتے ہیں تاکہ ان کو تعطیلات گرما

کی تنخواہ دینی پڑے ۔ ایسے اداروں کا کاروبار ملک کے دوسرے حصوں میں بھی ہو رہا ہے ۔ کراچی میں یہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے ۹۰ فیصد اس قسم کی mal practices میں ملوث ہیں ۔ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ جلد ہی ایک کمیٹی بنائیں گے وہ کمیٹی جلدی بنائیں تاکہ وہ حالات کا پورا جائزہ لے اور ان کے نتائج سامنے آئیں ۔ پھر اس کی رپورٹ جاری کریں، یہ کمیٹی جو سکولوں کے لئے بنائیں گے کراچی کے تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی کارکردگی اور ان کے کام کا جائزہ لے گی اور یہ بھی بتائے گی کہ ان کو کس طرح درست کیا جا سکتا ہے ۔

آخر میں ایک اور بات کراچی کے متعلق عرض کر دوں ۔ آپ نے سکولوں کے بی ۔ اے یا ایم ۔ اے پاس اساتذہ کو چھٹی دی تاکہ وہ ٹریننگ حاصل کر لیں ان کو ٹریننگ حاصل کئے ہوئے سالہا سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک ان کو لیا گریڈ نہیں دیا گیا ۔ ظاہر ہے کہ ان کو جو ٹریننگ دلائی گئی تھی اس سے ان میں مخصوص صلاحیت پیدا ہو گئی ہے لیکن اس صلاحیت کے باوجود ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا ۔ پھر این ۔ ای ۔ ڈی کالج میں مخلوط تعلیم کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اس وقت کافی لڑکیاں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ لڑکیاں اور خواتین انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے ہرگز موزوں نہیں ہیں ۔ دوسرے ممالک میں جو بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں مثلاً امریکہ اور انگلینڈ وہاں بھی لڑکیاں میڈیکل تعلیم حاصل کرتی ہیں دفتر میں کلرک اور ٹائپسٹ ہیں یا سکولوں میں ٹیچر ہیں لیکن انجینئر لڑکیاں آپ کو ایک فیصد بھی نہیں ملیں گی

ہمارے ملک کے نوجوان بچے انجینئرنگ کالجوں میں داخلہ کے لئے گلی گلی پھرتے ہیں اور دروازوں پر گداگری کرتے ہیں کہ کہیں ان کو داخلہ مل جائے ۔ دوسری طرف آپ لڑکیوں کو انجینئرنگ میں داخلہ دے رہے ہیں جو چند دنوں کے بعد شادی کر لیں گی اور اس طرح آپ کا تعلیم پر خرچ کیا ہوا روپیہ بالکل ضائع ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ جب بچہ صاحب وزیر تعلیم تھے تو ایک موقع پر انہوں نے فرمایا تھا کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ قانونی طور پر مخلوط طریقہ پر اعلیٰ تعلیم کے لئے حکومت حوصلہ افزائی نہیں کرتی ۔ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ابتدائی تعلیم مخلوط طور پر ہو سکتی ہے ۔ لیکن ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے حکومت مغربی پاکستان کی پالیسی ہے کہ مخلوط تعلیم کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے ۔ ابھی کل ہی اخبار میں تھا کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے فرمایا ہے کہ مخلوط طور پر تعلیم دینا مسابقت کا جذبہ پیدا کرتا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ وزیر تعلیم یا حکومت کی پالیسی زیادہ اہم ہے یا وائس چانسلر کا کہنا زیادہ اہم ہے ۔ وائس چانسلر کو کیا حق پہنچتا ہے کہ حکومت کی متعین پالیسی کے خلاف آواز بلند کرے اور لوگوں میں مغالطہ اور غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرے ۔ اس وقت جب حکومت کی واضح پالیسی ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے لئے مخلوط تعلیم کی حوصلہ شکنی کی جائے تو وائس چانسلر سے پوچھنا چاہئے کہ حکومت کی متعین پالیسی کے خلاف اس نے زبان کھولنے کی جرأت کس طرح سے کی ہے ۔ جناب والا ۔ میرا وقت ختم ہو گیا ہے ۔ میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے وقت پر encroachment نہیں کرتا ۔

میں وزیر تعلیم صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ ملک کے بنیادی مسائل یعنی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں اور بالخصوص پرائیویٹ کالجوں کے کارکنوں کی طرف زیادہ توجہ دیں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - محکمہ تعلیم کے متعلق معروضات پیش کرتے ہوئے میں متذبذب ہوں کہ وزیر تعلیم کو خطاب کروں یا حکومت کو ۔ وزیر تعلیم جیسی شخصیت اپنے آپ کو موجودہ حکومت سے منسلک کرکے اپنے اوپر زیادتی کر رہی ہے ۔ تاہم اس حقیقت کے پیش نظر کہ انہوں نے اپنے اوپر زیادتی کرنا پسند کیا ہے میں چند معروضات ان کی خدمت میں پیش کروں گا ۔

جناب سپیکر - میرے نزدیک ہماری حکومت کی پالیسیوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خود مختار ادارے ، جن پر حکومت کا اور اس ایوان کا سخت کنٹرول ہونا چاہئے خطرناک حد تک آزاد ہیں ۔ اس سے میرا مطلب اے ڈی سی اور واپڈا ہیں اور وہ ادارے یعنی تعلیمی ادارے جن کو حکومت کی اور حکومت کے محکمہ تعلیم کی دست برد اور مداخلت سے آزاد ہونا چاہئے جن کی آزادی ہمارے آزاد ملک کے لئے طرۂ امتیاز ہوتا ہے آزاد نہیں ہیں ۔ اور حکومت نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ وہ آزادی فکر سے دور رہیں اور آپ نے ہمیشہ کے لئے یہ پسند کیا ہے کہ عوام اور خصوصاً طلبا کو غلامی کی زنجیروں سے جکڑ دیں ۔ جناب سپیکر ۔ میرا اشارہ ہمارے صوبے کی یونیورسٹی کی طرف ہے ۔ آپ کو یہ علم ہے کہ ہماری حکومت نے محض عوام ہی کو بے شعور نہیں قرار دیا بلکہ اس ملک کے وہ افراد جنہوں نے ملک کی

آئندہ نسل کے ذہنوں کی تربیت کرنا ہے ان کو بھی اس حد تک پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے کہ اس کی مثال انگریزی دور میں بھی دیکھنے میں نہیں آئی - اور حکومت نے خصوصاً حمودالرحمن کمیشن مقرر کرتے ہوئے بھی اس طبقہ کو جو کہ ماہرین تعلیم کا طبقہ ہے جنہیں تعلیم کے مسائل سے واقفیت ہے اور جو اس کے لئے مناسب اصول پیش کر سکتا ہے دیدہ و دانستہ نظر انداز کیا اس کمیشن کے جو ممبر تھے ان کے بارے میں اگر آپ جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ ان میں سے ایک بھی ماہر تعلیم نہیں تھا - حمودالرحمن صاحب محض چند ماہ کے لئے ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے - میاں نصیر احمد مشہور آئی - سی - ایس آفیسر ہیں جو یونینسٹ پارٹی کے آلہ کار تھے - انوارالحق انسپکٹر جنرل پولیس تھے - اور جسٹس ایس - اے - محمود صاحب کو بھی تعلیم یا تعلم کا جو ذاتی تجربہ ہے نہ ہونے کے برابر ہے - میں حکومت سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اسی قسم کی کمیشن کی رپورٹ پر عمل کرکے اس ملک کی آبادی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کر سکتے ہیں - جناب سپیکر - جیسا کہ میں نے آغاز میں کہا کہ ہماری حکومت کا مقصد محض ذہنوں کو آزاد فکر سے محروم کرنا اور ملک کی آبادی کو ایک مشین کی طرح اپنے بتائے ہوئے راستہ پر سوچنے پر مجبور کرنا ہے - میں آپ کو ایک زندہ مثال دیتا ہوں - تقسیم سے پہلے یونیورسٹیاں آج کے مقابلے میں بہت آزاد تھیں اور وائس چانسلر کو چانسلر مقرر کرتے تھے لیکن بغیر کسی وجہ کے ان کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا تھا سنڈیکیٹ جو یونیورسٹی کی سپریم باڈی ہوتی ہے اور یونیورسٹی کے نظم و نسق کو چلاتی تھی اس وقت اس کے تمام کے تمام ممبر نامزد ہیں - انگریزوں کے

زمانے میں اس میں صرف ۴۰ - فیصد ممبر نامزد ہوتے تھے اور ۶۰ - فیصد ممبر منتخب کئے جاتے تھے - اب سینٹ کو بالکل ختم کیا جا چکا ہے - تقسیم سے قبل اس میں ۳۰ - فیصد نامزد اور ۳۶ - فیصد منتخب شدہ ہوتے تھے انگریزوں کے زمانے میں وائس چانسلر کا عہدہ بہت عزت و وقار کا حامل ہوتا تھا لیکن اب ان کی عزت و وقار جو کہ انگریزوں کے زمانے میں ان کو نصیب تھا عشر عشیر بھی موجود نہیں ہے - مجھے اس کا بذات خود علم ہے کہ اگر وائس چانسلر سے کوئی بھی معاملہ طے کرانا ہوتا یا پالیسی مرتب کرنی ہوتی تو محض گورنر ان سے اس کے متعلق پوچھ لیا کرتے تھے اور سیکرٹری محکمہ تعلیم سے براہ راست ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا لیکن آج حالات یہ ہیں کہ وائس چانسلر محکمہ تعلیم کے ایک سیکشن آفیسر کی ہدایات پر کام کرتا ہے اور محکمہ تعلیم کے سیکرٹری جو سی - ایس - پی افیسر ہوتے ہیں باعتبار عہدہ وہ چانسلر کی جگہ کام کرتے ہیں - آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ انہوں نے ان اداروں کی خود مختاری قائم رکھی ہے یا ختم کرکے رکھ دی ہے میرے نزدیک حکومت کا منشا یہ ہے کہ یونیورسٹیوں کو براہ راست اپنے کنٹرول میں لے لیں اور حقیقتاً یہ سب کچھ اسی لئے کیا جا رہا ہے - جناب کرمانی صاحب اور دوسرے معزز وزراً محض یہ شکایت کرتے ہیں کہ حزب اختلاف کے ممبر طلباء کو ابھارتے ہیں اور سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں - میرے نزدیک ہماری حکومت کی مستقل پالیسی ہے کہ وہ طلباء کے جائز مطالبات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی بلکہ بالواسطہ طلباء کو ابھارتی ہے - اور ان کو چابی دے دیتے ہیں اور اس سے نتائج جو برآمد ہوتے ہیں اس کی ذمہ داری آپوزیشن کے لیڈران کرام پر ڈال

دیتے ہیں ۔ میں جناب وزیر تعلیم سے یہ عرض کروں گا کہ حال ہی میں یونیورسٹی یونین کے منتخب شدہ پریذیڈنٹ سید عارف کو کس وجہ سے عہدہ سے علیحدہ کیا گیا محض ان کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے طلباء کے تعلیمی مسائل کو حل کرانے کی کوشش کی لیکن سب سے بڑی خفگی یہ تھی کہ وہ لڑکا ان کے اشاروں پر چلنے کے لئے تیار نہیں تھا ۔ حقیقتاً ہماری حکومت نے یونیورسٹی میں student affairs کا جو محکمہ قائم کیا ہے اس کا مقصد محض یہ ہے کہ اس کے ذریعہ بچوں میں تفریق پیدا کی جائے اور ان کو غلط لائنوں پر لگایا جائے اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہماری حکومت یونیورسٹیوں کے بارے میں کوئی فیصلہ کرتے وقت یونیورسٹی کے اس ذمہ دار ادارہ کے حکام جو یونیورسٹی میں موجود ہیں کو اعتماد میں لینے کے بجائے بذات خود فیصلہ کر دیتی ہے اور یونیورسٹی کو حکم دیا جاتا ہے کہ ان پر عمل درآمد کیا جائے ۔ سنڈیکیٹ ، ایکیڈیمک کونسل اور Board of Studies سے ہماری حکومت نے چھٹیوں کے بارے میں فیصلہ کرنے سے پہلے رائے تک لینے کی زحمت گوارا نہیں کی میں اس بات کی مخالفت نہیں کرتا کہ آیا چھٹیاں بڑھانا ضروری ہیں یا کم کرنا لیکن میں وزیر تعلیم سے یہ عرض کروں گا کہ اگر یونیورسٹی میں بعض ایسے ادارے یا حکام موجود ہیں جن کو کہ آپ نے یہ اختیارات دیئے ہیں آپ ان کو آزادی سے یہ اختیارات استعمال کرنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نزدیک ہماری حکومت وائس چانسلروں سے مختلف یونیورسٹیوں میں کام لے رہی ہے آپ اس عہدے پر کتنا ہی بڑا ماہر تعلیم دیانتدار اور اچھے سے اچھے طریقہ سے اپنے فرائض کو انجام دینے والا شخص

مقرر کریں اس کے باوجود وہ بدنام ہوگا ۔ کیونکہ وہ ماہر تعلیم سمجھے گا کہ اس سے محکمہ تعلیم بدنام ہوگا اور یونیورسٹی بدنام ہوگی اور اس کی ذمہ داری وائس چانسلر پر آتی ہے لہذا اگر آپ اس کو خود مختار ادارہ بنانا چاہتے ہیں تو اپنی سابقہ پالیسیوں کو ترک کیجئے تاکہ وہ آزادی سے طلباء کے مسائل حل کر سکیں اور وہی رول جو ایک آزاد ملک میں یونیورسٹیاں ادا کرتی ہیں ادا کر سکیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس سال بجٹ کے لئے جو رقومات فراہم کی گئی ہیں ان کے متعلق ہمارے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں یہ بتایا گیا ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے کے اختتام پر وہ بچے جن کو سکولوں میں جانا ہے وہ ۷۰ ۔ فیصد سکولوں میں جا سکیں گے یا ان کے لئے تعلیم کا انتظام کر دیا جائے گا ۔ لیکن جیسا کہ فاروقی صاحب نے بتایا ہے ہم نے اس وقت ۳۱ ۔ فیصد بچوں کے لئے پرائمری سکولوں کا انتظام کیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ جناب وزیر تعلیم میری معروضات کے بعد اس ایوان میں فرمائیں گے کہ ۱۹۵۵ء میں کتنے سکول تھے اور ۱۹۶۷ء میں کتنے سکول ہیں لیکن میں ان سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ پچھلے ۲۰ ۔ سال سے قبل جب پاکستان معرض وجود میں آیا تھا اس وقت خواندگی کا تناسب ۱۳ ۔ فیصد تھا اور آج تقریباً ۱۸ ۔ یا ۱۹ ۔ فیصد ہے جس میں فی سال اعشاریہ ۲ ۔ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میرے خیال میں کوئی بھی آزاد قوم اور ترقی پذیر قوم اور انقلابی حکومت اس قسم کی ترقی پر فخر نہیں کر سکتی ۔ اگر جناب وزیر تعلیم فخر کریں تو یہ ان کی مرضی

ہے - جناب سپیکر - اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ افسوس ناک چیز یہ ہے کہ تیسرے نظر ثانی شدہ پنجسالہ منصوبہ میں تعلیم کے لئے جو رقومات مختص کی گئی ہیں ان میں ۱۳ فیصد کی کمی کر دی گئی ہے - جب یہ صورت حال ہو محکمہ کی کارگزاری کی تو اس کے متعلق حزب اختلاف کی طرف سے شکوک و شبہات کا اظہار یا ایسی نکتہ چینی نہ کرنا جرم ہے - جہاں تک فنی اور سائنسی تعلیم کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ وہ اس وقت بھی ہمارے اپنی ملکی ضروریات کے لئے ناکافی ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ دریا میں اس کی حیثیت محض ایک قطرے کے برابر ہے - اور جناب وزیر تعلیم نے اس ایوان میں بتایا ہے کہ بہاول پور ڈسٹرکٹ کے ۴۵ مڈل سکولوں میں سے ۱۴ سکولوں میں بی - اے - بی - ٹی یا بی - ایڈ - ٹیچرز تعینات کئے گئے ہیں - بقایا سکولوں میں محض میٹرک اور جے - وی استاد بچوں کو انگریزی کی تعلیم دیتے ہیں - جناب سپیکر - اگر تعلیم کا معیار اور اس کی حالت یہ ہو اور جناب وزیر تعلیم ہمیں یہ بتائیں کہ ہم بہت تیزی سے ترقی کر رہے ہیں تو وہ ایسا کہنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں - جناب ملک اختر صاحب نے آزاد قبائل کا ذکر کر دیا تھا کہ وہاں کے بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام نہیں - جس کا میں نے حوالہ دیا ہے اسے لوگ مقابلتہً ترقی یافتہ علاقہ کہتے ہیں - میں تسلیم کرتا ہوں کہ بچے ملک کے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے - میں سمجھتا ہوں کہ ملکی حالات کسی سے چھپے ہوئے نہیں - یہ صورت حال سب کو کھٹکتی ہے - اگر کسی کو نہیں کھٹکتی تو محض ہماری حکومت کو جو کہ ایک خلا میں زندہ ہے جو کہ زندگی

کی حقیقتوں کو نظر انداز کرنا یا ان سے آنکھیں بند کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتی ہے لیکن آج حالات یہ ہو چکے ہیں کہ محکمہ تعلیم میں امتحانوں کا نظام دن بدن خراب ہوتا چلا جا رہا ہے بلکہ درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے ۔ آج وہ امتحانات نہیں رہے جو آج سے چند سال پہلے ہوا کرتے تھے ۔ جناب سپیکر ۔ چند دن ہوئے کہ نوائے وقت میں یہ اعداد و شمار شائع ہوئے تھے کہ ۱۹۶۶ء میں امتحانات میں ناجائز ذرائع کا استعمال ۶۲ فیصد زیادہ ہوا اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں ۱۹۶۵ء کے مقابلہ میں ۲۴ فیصد زیادہ ناجائز ذرائع کا استعمال کیا گیا اور ۱۹۶۵ء میں ۷۵۸ ممتحن ناجائز ذرائع استعمال کرتے پکڑے گئے اور ۱۹۶۷ء میں ایک ہزار ۲۳۳ یعنی ۴۷۵ کا اضافہ ہوا بلکہ یہ جو پکڑے گئے ان کے مقابلہ میں وہ جو نہیں پکڑے گئے ان کی تعداد انتہائی زیادہ ہے ۔ میں محض یہی کہوں گا کہ یہ ناجائز ذرائع استعمال کرنے کا رجحان تشویش ناک ہے اور حد سے بڑھ گیا ہے بلکہ امتحانوں کے بعد بھی جو حربے استعمال کئے جاتے ہیں وہ جناب وزیر تعلیم سے پوشیدہ نہیں ہوں گے اور اگر وہ کہیں کہ ہماری قوم ترقی کر رہی ہے تو ترقی تو ضرور ہے لیکن قوم کا بیشتر حصہ اخلاق کی معروف قدروں سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے اور یہ خدشہ ہے کہ آج جو اس سے محفوظ ہیں وہ کل اس سے محفوظ نہیں رہیں گے ۔ میں اس کی تمام تر ذمہ داری محکمہ تعلیم پر نہیں ڈالتا لیکن میرے نزدیک حکومت کا جہاں یہ فرض ہے کہ عام انسانوں کو روزگار مہیا کرے ان کے لئے خورد و نوش کی چیزیں مہیا کرے اور امن و امان کا انتظام کرے تو اس سے بھی بڑھ کر یہ تمام کارروائیاں بے معنی ہو کر رہ جاتی ہیں اگر اخلاقی انحطاط بڑھتا چلا جائے اور اس حد تک بڑھ

جائے جو صورت حال اس وقت ہمارے ملک میں موجود ہے ۔ میرے تمام ساتھیوں کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ آج ہمارے بچے جبکہ وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور وہ امتحانوں میں اس قسم کے حربے اختیار کریں جو کہ خوفناک حد تک بڑھ رہے ہیں تو ہمارے ملک کا مستقبل کیا ہوگا ؟ لیکن جناب وزیر میں آپ سے عرض کرتا ہوں اور میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ بچوں کے بارے میں کہا کرتے ہیں کہ بچے بہت اچھے نقال ہوتے ہیں اور ہمارے حکمران ہمارے رہنما ہیں ان کے کردار کا عکس قوم پر پڑتا ہے ۔ میرے نزدیک تبلیغ کرنا بیکار ہے ۔ بہترین تبلیغ اچھی مثال ہوتی ہے ۔ اگر حکومت اور ہمارے ذمہ دار وزراء ہمارے ذمہ دار لیڈران کرام اچھا کردار پیش کریں تو میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ بچے ان کی نقل کیوں نہ کریں لیکن اگر عام ماحول یہ ہے کہ ملک میں کوئی شخص برائی کرکے ہی ترقی کر سکتا ہے ناجائز ذرائع سے دولت مند بن سکتا ہے تو بچے اٹھتے بیٹھتے گلی میں گھر میں اور بازار اور سکولوں میں اس کو دیکھتے ہیں اور یہ اسی کا نتیجہ ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ترقی تو ہو رہی ہے لیکن یہ ایک ایسی ترقی ہے جو کسی باعزت قوم کے لئے باعث فخر نہیں ہو سکتی ۔ جناب خدا بخش صاحب بچہ اور جناب وزیر تعلیم عام طور پر یہ فرمایا کرتے ہیں کہ ہم نے سکولوں میں اسلامی تبلیغ کا بھی اچھا انتظام کیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ وزیر تعلیم تو پابند صوم و صلواۃ ہیں ان پر آپ کیوں نکتہ چینی کرتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ یقیناً ۔ میں نے تو آغاز ہی میں عرض کیا تھا کہ آپ نے

ایسے شریف آدمی کو وزراء کے زمرے میں شامل کرکے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے ۔ مجھے ان پر رحم آتا ہے کہ وہ اپنے آپ پر یہ زیادتی کر رہے ہیں کہ آپ کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم بچوں کو اسلامی تعلیم دیتے ہیں لیکن اسلامی تعلیم کی جو حالت ہے وہ آپ کے سامنے ہے ۔ اس کی بعض وجوہات ہیں ۔ میں آپ کے سامنے اسلامی تعلیم کا جو نیا نصاب ہے اور اس میں جو ترمیم کی گئی ہے اس کا حوالہ دیتا ہوں ۔ مجھے آپ معاف فرمائیں گے اگر میں اخبار کی کٹنگ کے چند جملے پڑھ دوں ۔ روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۲-۶-۱۹۶۷ء لکھتا ہے "بعض اوقات کوئی ایسی بات سامنے آ جاتی ہے جسے سن کر انسان کا دل بیک وقت ہنسنے اور رونے کو چاہتا ہے ۔ یہ صورت حال عموماً اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس حرکت کا مرتکب بے خبری یا جہالت کا شکار ہوتا ہے اور اس کا اقدام مضر نتائج کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر مضحکہ خیز پہلو بھی رکھتا ہے ۔ کچھ ایسی ہی کیفیت بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے تاریخ اسلام کے نئے سلیبس کو دیکھ کر طاری ہوتی ہے ۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بورڈ نے یکم جون ۱۹۶۷ء کو جاری کردہ اپنے ایک سرکلر کے ذریعے متعلقہ تعلیمی اداروں کو ایف ۔ اے (تاریخ اسلام) کے جس نئے نصاب سے روشناس کرایا ہے اس کے مطابق آئندہ سے تاریخ انگلستان بھی اسلامی تاریخ شمار کی جائے گی ۔ علاوہ ازیں قدیم تہذیبیں اور قرون وسطیٰ کے یورپ کا موضوع بھی اسلامی تاریخ ہی کا ایک حصہ تصور ہوگا ۔ یہ نئے مضامین جن مضامین کی جگہ لیں گے اس کا حال بھی سن لیجئے ۔ اس

سے قبل تاریخ اسلام کا پہلا پرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے زوال بغداد تک پھیلا ہوا تھا اور دوسرا پرچہ تاریخ پاک و ہند (بابر سے زمانہ حال تک) پر مشتمل تھا ۔ بورڈ نے غالباً زمانہ حال کے تقاضوں یا اپنے کسی مصنف رکن کے تقاضوں کے پیش نظر نصاب میں یہ انقلابی تبدیلیاں کی ہیں ۔"

جناب سپیکر ۔ یہ حال ہے اسلام کی خدمت کا جو کہ ہم کر رہے ہیں ۔ جہاں تک مکتب مکیم کا تعلق ہے فاروقی صاحب نے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے لیکن جہاں تک ہمارے پبلک سکولوں کا تعلق ہے میں جناب وزیر تعلیم سے مودبانہ عرض کروں گا کہ آپ کا محکمہ دو نظام ہائے تعلیم کو اس ملک کے اس حصے میں سختی سے رائج کر رہا ہے اور دیدہ و دانستہ طبقات میں منافرت پیدا کر رہا ہے اور اس کے لئے ایک اچھا خاصا سامان مہیا کر رہا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ بچوں کو بچپن ہی سے سکھاتے ہیں کہ ایک طبقہ حکمرانوں کا ہے اور دوسرا ایسا ہے جس کی قسمت میں یہ ہے کہ وہ محکوم رہے ۔ جہاں تک ان اعداد و شمار کا تعلق ہے جو نئے اخراجات کے صفحہ میں آتے ہیں ۔ اور وہ رقومات جو پبلک سکولوں پر خرچ کی جاتی ہیں ۔ ان کے علاوہ ہمارے افسران لوکل باڈیز سے لاکھوں روپے سختی سے وصول کرتے ہیں ۔ کہ وہ انہیں پبلک سکولوں پر خرچ کریں گے ۔ میں ایک مثال دیتا ہوں ۔ پچھلے سال لائل پور ڈسٹرکٹ کونسل نے ۳ لاکھ روپیہ لائل پور کے ڈویژنل پبلک سکول کے لئے دیا ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ڈسٹرکٹ کونسل کے تمام منتخب شدہ

ممبروں نے اس کی سختی سے مخالفت کی ۔ لیکن چونکہ آپ کا نظام حکومت ایسا ہے نوکر شاہی پر آپ کا ایمان ہے ۔ اور آپ نے اپنا سب سے اہم مسودہ چیئرمین کی شکل میں ڈسٹرکٹ کونسل کے سر پر بٹھا رکھا ہے ۔ اس لئے تمام منتخب ممبروں کی متفقہ رائے کے باوجود جو انہوں نے ایوان میں ببانگ دہل پیش کی ، چیئرمین صاحب نے اس سکول کو ۳ لاکھ روپیہ دینا پسند کیا ۔ میں نے ایک سوال کے ذریعے یہ معاملہ اس ایوان میں پیش کیا تھا ۔ اور وزیر بنیادی جمہوریت نے اس کے جواب میں فرمایا تھا ۔ کہ افسروں کو ہدایت دیں گے کہ وہ آئندہ اس طریق کار کو ختم کر دیں ۔ لیکن مجھے یہ جان کر انتہائی دکھ ہوا کہ وزیر موصوف کی اس ایوان میں یقین دہانی کے باوجود اس سال پھر لائل پور ڈسٹرکٹ کونسل کو مجبور کیا گیا وہ ۲ لاکھ روپیہ اس ڈویژنل پبلک سکول کے لئے مختص کرے ۔

جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک پر نوکر شاہی کا کنٹرول ہے ۔ اور میں جناب وزیر موصوف کو اس مسئلہ میں رحم اور ہمدردی کا مستحق سمجھتا ہوں ۔ وہ بیچارے آلہ کار ہیں ۔ جب ایک وزیر اس ایوان میں اٹھ کر یہ کہہ دیتا ہے کہ ہم اپنے افسروں کو یہ ہدایت جاری کر دیں گے اور اس کے باوجود ان کا یہ رویہ ہو تو اس سے بڑا مذاق وزراء یا حکومت سے کیا ہو سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک پرائیویٹ اداروں کا تعلق ہے ۔ جناب وزیر نے پبلک کے مطالبات اور ان اداروں کے اساتذہ کے مسلسل احتجاج کے بعد اس سلسلہ میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے ۔ جناب وزیر تعلیم کو اس چیز کا احساس

ہوگا ۔ کہ ہمارے ملک میں تعلیم کے جو انتظامات ہیں ۔ ان میں پرائیویٹ کالج اور سکول اتنا اہم کردار ادا کرتے ہیں ۔ مگر ان کی تعلیمی حالت دگرگوں ہے ۔ اساتذہ انتہائی پریشان حال ہیں اور طلباء کے لئے مناسب تعلیم کا انتظام نہیں ہے ۔ اگر اس صورت حال میں طلباء احتجاج کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ یہ قوم اور وطن کے غدار ہیں یا ان کی کارروائیاں قومی مفاد کے منافی ہیں ۔ جناب وزیر تعلیم ۔ آپ کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ تعلیم کے میدان میں پرائیویٹ ادارے جو رول ادا کرتے ہیں وہ آپ کے محکمہ کی ناکامی کی وجہ سے ہے یہ تمام ذمہ داری محکمہ تعلیم کی ہے ۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا تعلیم کی جو سہولتیں ہیں تشویشناک حد تک محدود اور کم ہیں ۔ آپ خود ہی فرما دیں ۔ کہ آپ کے محکمہ کے بارہ میں آپ کی اپنی رائے کیا ہے ۔ کیا آپ اس صورت حال سے مطمئن ہیں ۔ اگر آپ خود مطمئن نہ ہوں تو طلباء یا اساتذہ یا عوام اس سے کیسے مطمئن ہو سکتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میرے معزز دوست نے زیر بحث موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے ۔ میں بھی کچھ اپنے نا چیز خیالات کا موضوع زیر بحث کے متعلق اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ جناب والا ۔ انسان کے لئے خوراک اور لباس کی ضرورت جتنی اہم ہے اتنا ہی ضروری یہ ہے کہ اس کی دماغی نشوونما بھی کی جائے ۔ میں تعلیم کو خوراک اور لباس کے بعد نہیں بلکہ اس کے مساوی درجہ دیتا ہوں ۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ کسی قوم کی ترقی کا تمام تر دارو مدار اس امر پر

ہے کہ اس قوم کے نوجوانوں کی ذہنی نشو و نما کس طرح ہوتی ہے - جناب والا - ترقی یافتہ ممالک کے متعلق معلومات حاصل کرنے پر معلوم ہوتا ہے - کہ ان کی ترقی کی وجہ محض یہ ہے کہ انہوں نے اپنے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اس بات پر زور دیا کہ ان کے زیادہ سے زیادہ بچے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں - اور اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا - کہ تعلیم کے حصول کے لئے نئی نئی راہیں تلاش کی جائیں - یہ ریسرچ کی جائے تعلیم کے میدان میں وہ باتیں معلوم کی جائیں جو دنیا کو معلوم نہ تھیں وہ لوگ تعلیم کی بنا پر ستاروں پر کمندیں ہی نہیں ڈال رہے بلکہ ستاروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں -

جناب والا - اس پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے میں یہ کوشش کروں گا کہ اس مختصر سے وقت میں اپنے موجودہ تعلیمی نظام کا جائزہ لوں - حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں کوئی تعلیمی نظام ہی نہیں ہے - ہماری تعلیم انتہائی بد نظمی کا شکار ہے اور اس طرح کہ آپ جناب والا - غور فرمائیں کہ پرائمری تعلیم کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹیوں کے سر ہے - مڈل تعلیم کی ذمہ داری گورنمنٹ نے اپنے سر اٹھا رکھی ہے - ہائی سکولوں یعنی ثانوی تعلیم کی ذمہ داری اس وقت تک منقسم ہے - گورنمنٹ اس ذمہ داری کو برداشت کرنے کی یا اس کو اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے - اب کچھ سکول ڈسٹرکٹ کونسل یعنی بلدیاتی اداروں کے پاس ہیں (دوسرا phase اس سال سے شروع ہو رہا ہے) کچھ سکول حکومت پچھلے سال پروونشلائز کر رہی تھی اور کچھ سکول اس سال پروونشلائز ہو رہے ہیں - اس نظام تعلیم میں افراتفری کے نتائج کیا ہیں - پہلا نتیجہ یہ ہے کہ ابتدائی تعلیم کی طرف کسی کی توجہ نہیں - ڈسٹرکٹ ایجوکیشن

کمیٹی کے سربراہ جناب ڈپٹی کمشنر ہوتے ہیں اور اس کے سیکرٹری ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ان کی امداد کے لئے ہوتے ہیں - دو چار اور سرکاری اشخاص نامزد رکھے ہوتے ہیں - تو میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ سال بھر میں ایک آدھ کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے اور ڈپٹی کمشنر صاحب جو ایک ضلع میں تمام قسم کے اختیارات کا مرکز ہیں - جن کے متعلق میں اگر یہ کہوں کہ وہ کسی کاغذ کو پڑھ نہیں سکتے تو یہ غلط نہ ہوگا یہ physically impossible ہے کہ ایک ڈپٹی کمشنر جس کے پاس اس قدر محکمے ہیں اس کے پاس جس قدر کاغذات آتے ہیں وہ ان میں سے کسی ایک کو پڑھ بھی سکے وہ تو صرف ایک دستخط کرنے والی مشین بن کر رہ جاتے ہیں - اور وہ کام کرتے ہیں جن میں ان کی خود ذاتی دلچسپی ہوتی ہے - عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور ہونی بھی نہیں چاہئے - یہ غلط طریق کار ہے یہ اس لئے کہ یہ پرائمری تعلیم نظام تعلیم کی بنیاد ہے - اور یہ کام ڈپٹی کمشنر کو دے دیا جاتا ہے جو کبھی چار سال کبھی ایک سال کبھی پانچ مہینے یا چھ مہینے ایک ضلع میں رہتے ہیں اور اپنی مرضی سے نظام تعلیم کو چلانے کی کوشش کرتے ہیں - مڈل کے متعلق جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے حکومت نے اس کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے - اس کا کیا حال ہے - اس کا حال بھی اسی حد تک ہے اس میں بھی اضافہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی - اب میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں -

جناب والا - میں جانتا ہوں کہ اساتذہ کے مطالبہ کا گورنمنٹ پر بڑا بوجھ تھا - لوکل باڈیز کے ہائی سکولوں کو اساتذہ کے مطالبہ پر حکومت نے اپنی تحویل میں لینا شروع کر دیا لیکن اس کے برے نتائج اس حد تک محدود نہیں بلکہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس غلط پالیسی کا

دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس قابل نہیں رہے کہ ہم نظام تعلیم میں توسیع کر سکیں ۔ اس بجٹ کا اور پچھلے بجٹ کا موازنہ کر لیا جائے ۔ ان کو ایک ایک پہلو سے دیکھ لیا جائے تو معلوم ہو جائے گا۔ میں یہ الزام نہیں دے رہا ہوں بلکہ اس کی یہی وجہ ہے کہ ہم اس میں توسیع نہیں چاہتے ۔ ہر حکومت کے وسائل محدود ہوتے ہیں اسی طرح ہماری حکومت کے بھی وسائل محدود ہیں ۔ جناب والا ۔ میرے دوستوں نے اعداد و شمار جو اس ایوان میں پیش کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ پرائمری جماعتوں میں بچوں کی تعداد اس وقت تک صرف سکول جانے کی عمر کی تعداد ۴۱ فیصد ہے ۔ لیکن میں ان کی اور جناب وزیر تعلیم کی خدمت میں اس ضمن میں ایک اور عرض کروں گا کہ یہ تناسب در اصل گمراہ کن ہے ۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ۴۰ یا ۴۱ فیصد تناسب جو ہماری حکومت کی طرف سے شائع کردہ کتاب میں موجود ہے یہ درست نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی جماعت کے بعد بچے سکول چھوڑ دیتے ہیں جن کو ہم drop out کہتے ہیں ۔ پانچویں جماعت تک یعنی پرائمری کے آخری سال میں صرف ۲۰ فیصد بچے ہیں جو اس عمر کے ہوتے ہیں جو پرائمری میں تعلیم پاتے ہیں اور سکولوں میں رہ جاتے ہیں ۔ یعنی ہماری قوم کے نونہال جنہوں نے آئندہ چند سالوں کے بعد اس ملک کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینی ہے ان میں سے صرف ۲۰ فیصد بچے پرائمری میں تعلیم حاصل کرتے ہیں باقی ۸۰ فیصد بچے تعلیم سے معرا اور عاری رہتے ہیں ۔ اس حکومت کے علاوہ اور بھی حکومتیں ہوں گی اس کے بھی وسائل اسی طرح محدود ہوں گے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ۵ سالہ منصوبہ میں تقریباً ۹۸ کروڑ روپیہ تعلیم پر صرف ہو گا ۔ یہ بہت بڑی رقم ہے۔ ایک غریب قوم شائد اس سے زیادہ صرف نہ کر سکے جیسے ہم غریب قوم ہیں ۔ لیکن یہ ہماری غلط پالیسی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے ڈسٹرکٹ کونسلوں

کو - ہم نے میونسپل کمیٹیوں کو اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے پاس موجودہ سکیم کے تحت اجازت باقی نہیں رہنے دی کہ وہ تعلیم کے میدان میں اپنی طرف سے کچھ کر سکیں - میں ان لوگوں میں سے ہوں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ تعلیم اور صحت جس حد تک ممکن ہو لوکل باڈیز کے پاس ہونی چاہئے لیکن حکومت چونکہ یہ پالیسی تبدیل کر چکی ہے شائد اس کے واپس لئے جانے پر مزید بدمزگی پیدا ہو - مزید خرابیاں پیدا ہوں اس لئے میں یہ تجویز کروں گا کہ لوکل باڈیز کو منع نہ کیا جائے اور جو آپ نے ان سے چھین لیا ہے وہ تو لے لیا لیکن آپ کے ذرائع محدود ہیں آپ یہ کام نہیں کر سکتے - کوئی صاحب بھی حکومتی پارٹی سے یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ وہ اس ملک میں ۱۰۰ فیصد بچوں کو پرائمری تعلیم دیں گے - آج سے ۲۰ سال بعد بھی یہ کبھی نہیں ہو گا - ۲۰ سال تک ہمارے اوسط تعلیمی معیار میں کوئی اضافہ نہیں ہوا - اور آئندہ ۲۰ سالوں میں اضافہ ہونے کی مجھے کوئی توقع نہیں - اس کی کیا وجہ ہے - ہمارے جو ذرائع اور جو وسائل ہمارے پاس ہیں - ہمارے ملک میں موجود ہیں ان کو کیوں نہ بروئے کار لائیں ان کے ذریعہ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ کیوں نہ عام کریں- میں شاید اس پوائنٹ کو زیادہ وضاحت سے پیش نہیں کر سکا - میں اب ان اعداد و شمار سے سمجھاتا ہوں -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا - پچھلے سال ۸ comprehensive سکولز کھولے گئے اور اس سال کسی نئے سکول کے کھولنے کی گنجائش نہیں ہے - بلکہ ڈبل سیکشن ہائی سکولوں کے لئے ۱۰ لاکھ روپیہ developmental side پر رکھا گیا ہے پچھلے سال ۱۳۰ پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا اور اس سال

صرف ۸۵ سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا جائے گا۔ جہاں تک پرائمری سکولوں کا تعلق ہے پچھلے سال ایک ہزار سکول کھولے گئے تھے اور اس سال ۱۵۰۰ سکول کھولے جا رہے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ منصوبہ بندی میں عام طور پر یہ حالت ہوتی ہے کہ بجٹ میں بڑی بڑی رقمیں جون کے مہینے میں دکھا دی جاتی ہیں جن کو اکثر و بیشتر خرچ نہیں کرتے اور وہ lapse ہو جاتی ہیں ۔ اور بجٹ میں کروڑوں روپیہ کی بچت دکھا دی جاتی ہے ۔ آپ کبھی بھی نظام تعلیم میں اس صورت سے یا ان ذرائع سے توسیع نہیں کر سکے ۔ صوبہ کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے ۔ آپ اس طریقہ کار سے چلئے ہیں جس سے ہمارے لئے ممکن نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم تعلیمی ضروریات آبادی کے لحاظ سے پرائمری یا سیکنڈری سکولوں میں پوری کر سکیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہمارے ملک میں جہاں اور بہت سی خرابیاں ہیں وہاں ایک یہ بھی خرابی پیدا ہو گئی کہ تعلیم کو بھی commercial basis پر چلایا جا رہا ہے ۔ مجھے اس بات پر انتہائی رنج ہوا ۔ اس کے لئے بھی میرے ایک دوست نے مطالبہ کیا ہے کہ ایک کمیٹی بنانی چاہیئے لیکن میرا خیال ہے کہ اگر حکومت اس طرف توجہ دے تو ایسے ادارے قائم کئے جا سکتے ہیں جن کی عملی معاونت ، امداد اور اعانت بغض مخیر حضرات کریں اور جو اپنے اپنے علاقوں میں نہ سہی ، دوسرے علاقوں میں تعلیمی ادارے ، پرائمری سکول اور مڈل سکول قائم کریں ۔ میرے ذہن میں یہ دو طریقے ایسے ہیں جن سے کہ ترقی کے کوئی نہ کوئی امکانات پیدا ہو سکتے ہے ۔ ورنہ موجودہ صورت میں جیسا کہ وزارت تعلیم کے اعداد و

شمار سے یہ ثابت ہے، ہم سال بہ سال کمی کی طرف جائیں گے اور ہم اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف نہیں جا سکیں گے ۔ اس ضمن میں یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ جو بہت زیادہ اعلیٰ تعلیم یعنی کالج کی تعلیم کے حق میں نہیں ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کالج کی تعلیم کے دروازے نوجوانوں کے لئے بند کر دئیے جائیں اور ان کے لئے کوئی دوسرا دروازہ نہ کھولا جائے ۔ ہمارے ملک میں دوسرے راستے مسدود ہونے کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کو میٹرک پاس کرنے کے بعد اور کوئی کام نہیں آتا اور نہ ہی ان کے لئے vocation ہوتی ہے ۔ اس لئے وہ لازمی طور پر کالج میں داخل ہو جاتے ہیں ۔ آج سے تقریباً چار سال پہلے جب کہ اس زمانے میں ابھی تیسرے پنجسالہ منصوبے کے متعلق کچھ غور و فکر ہو رہا تھا اور اگرچہ میں قطعاً کوئی ماہر نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس قسم کا کوئی دعویٰ ہی کرتا ہوں ۔ لیکن میں نے محکمہ تعلیم کو ایک سکیم دی تھی کہ میٹرک کے بعد بچوں کے لئے ایسے راستے کھولے جائیں کہ جہاں پر وہ تعلیم حاصل کر کے قوم کے لئے اور اپنی ذات کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہوں ۔ صرف گریجویٹ پیدا کر کے آپ کس قدر کلرک بنا سکتے ہیں ۔ اس سے زیادہ تو کچھ نہیں ۔ خالی گریجویٹ پیدا کرنے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم ملک کے بچوں کی عمریں بھی ضائع کر رہے ہیں اور قوم کا روپیہ بھی ۔ اس لئے میں نے تجویز دی تھی کہ ہر ضلع میں ایک ایک Poly Technic Institute ہونا چاہیئے ۔ اس زمانے میں بھی چند ایک تھے اور اس کے بعد کچھ بنے ہیں لیکن افسوس ہے کہ آئندہ

سال کے لئے کسی بھی پالی ٹیکنیک انسٹیٹوٹ کی تعمیر کے لئے یا اس کو چلانے کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھی ہے ۔ لئے اخراجات میں جس ایک پالی ٹیکنیک انسٹیٹوٹ کا ذکر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ لائیلپور میں کھولا جائے گا ، حالانکہ اس واقعہ یہ ہے کہ قرطاس ابیض میں یہ درج ہے کہ یہ پچھلے سال سے کھلا ہوا ہے اور اس کے لئے جو سٹاف سرگودھا وغیرہ کے کالجوں اور دیگر اداروں سے مستعار لیا گیا تھا ، اب اس کے لئے سٹاف مقرر کیا جائے گا جس کے معنی یہ ہوئے کہ اس قسم کا کوئی ادارہ وہاں پر اس سال نہیں کھولا جا رہا ۔ اگر ہر ضلع میں کم و بیش ایک ہزار طلبا کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک ایک انسٹیٹوٹ قائم کیا جائے تو ایف ۔ ایس ۔ سی ۔ کے بعد جن طلباء کو میڈیکل یا انجنیئرنگ کالجوں میں داخلہ نہیں مل سکتے، ان کو ان انسٹیٹوٹس میں داخلے مل سکیں گے اور وہاں سے تربیت حاصل کر کے نہ صرف ہمارے صوبے میں بڑھتی ہوئی صنعتوں کے لئے ہی مفید ثابت ہو سکتے ہیں اور وہ اس ضرورت کو بھی پورا کرنے کے اہل ہو سکتے ہیں جو کہ روز بروز بڑھتی ہی جا رہی ہے بلکہ اگر وہ ہماری ضرورت سے زیادہ بھی ہو جائیں تو ہم ان کو مشرق قریب میں "برآمد" بھی کر سکتے ہیں ۔ میرے علم میں ہے کہ یہاں سے ہی پالی ٹیکنیک انسٹیٹوٹ میں تربیت حاصل کر کے انگلستان اور مشرق قریب میں سینکڑوں بچے گئے ہوئے ہیں جو کہ ہمارے لئے زر مبادلہ بھی کماتے ہیں اور اگر ان کے اخلاق اور اطوار اچھے ہوں تو وہ ہمارے لئے غیر سرکاری سفیروں کا کام بھی دیتے ہیں ۔ اسی طریقے پر نہ صرف یہ کہ پالی ٹیکنیک انسٹیٹوٹ ہی بنائے جائیں بلکہ ووکیشنل اور کمرشل سکول بھی کھولے جائیں ، ہمارے دفتروں

اور تجارتی اداروں میں اچھے سٹینو گرافر نہیں مل رہے ہیں جس کی وجہ محض یہ ہے کہ ہمارے ہاں کمرشل سکول نہیں ہیں اور اگر ہیں بھی تو ان کی تعداد انتہائی قلیل ہے ۔ اور یہ اس طرح سے قائم کئے جائیں کہ ہر ضلع میں اس قسم کا کم از کم ایک سکول ہو تا کہ جو بچے تعلیم حاصل کرنے کے بعد انجنیئرنگ یا میڈیکل کالجوں میں داخلہ نہ لے سکتے ہوں ، تو ان کو ان سکولوں میں داخلہ مل سکے اور اس طرح وہ اپنی زندگی کو ایک مفید صورت دے سکیں ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد جناب وزیر تعلیم کی توجہ ایک اور بات کی طرف دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ پرائمری سکولوں، مڈل سکولوں کی عمارت کی حالت عجیب ہے ۔ وہ عجیب کس مپرسی کی حالت میں ہیں، ان کا کوئی والی وارث ہی نہیں ہے ۔ حکومت کہتی ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل بلکہ یونین کونسل اس کی تعمیر بھی کرے اور اس کی مرمت بھی کرے حالانکہ یونین کونسلیں بیچاری تو پہلے ہی تنگدست بلکہ فاقہ مست ہیں، تو ایسے میں ان کے پاس روپیہ کہاں سے آیا کہ جو تعمیر شدہ سکول ہیں، ان کی عمارات پر پانچ، سات سو یا ہزار روپیہ سالانہ صرف کر کے ان کی مرمت یا نگہداشت کریں یا کسی جگہ نئے سکول قائم کریں یہ ان کے لئے قطعاً ناممکن ہے آپ جن عمارات کے لئے اس سہارے پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کی دیکھ بھال یونین کونسلیں اور ڈسٹرکٹ کونسلیں کریں، وہ جب چند سالوں کے بعد زمین بوس ہو جائیں گی ۔ تو اس وقت آپ کو پتہ چلے گا ۔ آپ کو اس وقت پتہ چلے گا جب بچے بارش اور دھوپ میں بیٹھیں گے۔ آج لاہور میں بھی کئی ایک ایسے سکول ہیں جن کے اوپر چھت ہی نہیں ہے ، جن کے دروازے نہیں ہیں لیکن بایں ہمہ محکمہ تعلیم اس طرف سے حد درجہ غفلت

برت رہا ہے ۔ ان عمارات کی نگہداشت اور توسیع کے لئے اور اس کے علاوہ نئی عمارت کی تعمیر کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی ہونی چاہیئے ان کے لئے باقاعدہ کوئی خاص مد مقرر ہونی چاہیئے جس سے کہ ان پر ان کی ضروریات کے مطابق روپیہ خرچ کیا جا سکے ۔ میں یہاں پر ایک اور بات بھی عرض کئے دیتا ہوں اور وہ یہ کہ ہمارے ملک میں یہ رواج عام ہو گیا ہے کہ ہم سکولوں اور ہسپتالوں کی عمارات پر لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور ان کو نہایت تزئین اور آرائش سے تعمیر کرتے ہیں ۔ بڑے بڑے consultants سے ان کے نقشے تیار کرواتے اور عمارتیں تعمیر کرواتے ہیں ۔ ایک غریب ملک میں ایک انٹرمیڈیٹ کالج ہر جس میں کہ صرف چار جماعتیں ہوتی ہیں چودہ پندرہ لاکھ روپیہ خرچ کرنا ہرلے درجے کی عیاشی اور تعیش ہے جسے ایک غریب قوم کبھی برداشت نہیں کر سکتی ۔ آپ ایسی عمارت بنائیں جو utility point of view سے بنائی جائیں ۔ جن کی ہر ایک اینٹ اس طرح لگائی جائے کہ جس کا کوئی فائدہ ہو اور اس پر ضرورت سے زیادہ ایک پائی بھی صرف نہ کی جائے کہ باہر سے اس کا alleretion خوبصورت ہو، اس کا ڈیزائن خوشنما ہو یہ بیکار چیزیں ہیں ۔ یہاں پر اکثر جن ترقی یافتہ ممالک کا ذکر آتا ہے، آپ ان کی مثال لے لیں ۔ آپ چین کو دیکھیں کہ جس کے ہسپتال اور سکول گھاس پھوس سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں ۔ ماسوائے آپریشن تھیٹر کے باقی سب ہسپتال ہی اسی طرح کا بنا ہوا ہوتا ہے ۔ ان کے سکول بھی اسی قسم کے ہیں ۔ تو کیا ہم اس طرح گزارہ نہیں کر سکتے ۔ یہ عمارتیں معمولی ہوں لیکن اتنی مضبوط ضرور ہوں کہ ہمارے سروں پر نہ آ گریں لیکن ہمیں اس تزئین اور آرائش کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں ان خوشنما ڈیزائنوں کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہمیں تو ان ڈیزائنوں کی ضرورت ہے کہ جن پر کم سے کم روپیہ خرچ ہو تاکہ ہم اسی رقم سے بجائے ایک سکول کے چار سکول تعمیر کر سکیں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں جناب کی وساطت سے وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اساتذہ میں بے پناہ بے روزگاری ہے ۔ جے ۔ اے ۔ وی ۔ ایس ۔ وی ۔ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی ۔ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایڈ یا ایف ۔ اے ۔ سی ۔ ٹی ۔ ہر قسم کے اساتذہ ٹرینڈ ہو چکے ہیں اور ان میں اکثر و بیشتر ایسے ہیں جن کو میں جانتا ہوں دو دو تین تین سال پہلے ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں لیکن ان کو ملازمت نہیں ملتی ۔ آپ اس مسئلہ کو سوچیں کہ جو بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایڈ کی ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں وہ کوئی اور کام نہیں کر سکتے ۔ وہ تو صرف استاد ہیں ۔ وہ کسی اور کام پر نہیں لگ سکتے ۔ ان کے لئے روزگار تلاش کیجئے اور یہ دیکھئے کہ آپ ان کو کس کس مد میں استعمال کر سکتے ہیں اس کا ضرور انتظام ہونا چاہئے ۔

یہاں امتحانات میں جو بے پناہ بد دیانتی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے اس کا ذکر کیا گیا ہے میں اس طرف نہیں آؤں گا ۔ کالجوں میں داخلہ ایک ایسا موضوع ہے کہ ایک دو ماہ میں اس کا سلسلہ ہر گھر میں شروع ہو جائے گا ۔ اور یہ محسوس کیا جائے گا کہ ہمارے بچوں یا بچیوں کو داخلہ نہیں مل رہا ۔ بڑی بڑی درس گاہوں میں داخلہ تو درکنار معمولی سکولوں اور کالجوں میں داخلہ ملنا مشکل ہوتا ہے ۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ ہر سال کے اختتام پر جو انتہائی روحانی قلق ہوتا ہے اس سے نجات دلائیں ۔ کیونکہ یہ حکومت کا فرض ہے کہ نوجوان اور تعلیم یافتہ لڑکوں کی avocation کے لئے اگر کالجوں کے راستے بند ہیں تو دوسرے دروازے کھولیں جو قوم کے لئے مفید ہوں لیکن آپ نہ تو کالجوں کے دروازے کھولتے ہیں نہ ہی دوسرے دروازے کھولتے ہیں والدین کو جو مشکلات درپیش ہوتی ہیں وہ بدستور رہتی ہیں خصوصیت سے میٹرک پاس کرنے کے بعد کسی بچے کو جس نے تھرڈ ڈویژن میں امتحان پاس کیا ہو کوئی

نزدیک نہیں آنے دیتا ۔ دوسرے جو سیکنڈ ڈویژن ہوتے ہیں ان کو Mufassil Colleges میں داخلہ ملنا ناممکن ہوتا ہے ۔ گورنمنٹ کالج یا ایف سی کالج کی تو بات ہی نہیں یہاں تو top class کے طالب علم لئے جاتے ہیں پھر ان کو اچھی طرح برباد کیا جاتا ہے ۔ اکثر وظیفہ یافتہ ہوتے ہیں تو داخلہ کے بعد ان کا ستیاناس کیا جاتا ہے ۔ حمزہ صاحب نے آپ کے محکمہ کی بوالعجبی کی طرف اخبار کے ذریعہ اشارہ کیا تھا ۔

Board of Intermediate & Secondary Education Notification No : Inter—15—1967.

جو ۱۹۶۷ - ۶ - ۱ کا شائع شدہ ہے اس میں جناب والا ۔ اسلامک ہسٹری کے عنوان کے تحت یہ درج ہے ۔

1. Muslims Rule in Spain 712—1492
2. Ancient Civilization & Medieval Europe
3. History of Indo –Pakistan, 1526—1965
4. History of England upto 1714.

جناب سپیکر ۔ اس کا کیا مطلب ہے ۔ اسلامی تاریخ میں یہ چار مضمون ہیں ۔

۱ ۔ سپین میں مسلمانوں کی حکومت ۷۱۲ء سے ۱۴۹۲ء تک

۲ ۔ زمانہ قدیم کی تہذیب

۳ ۔ زمانہ وسطیٰ میں یورپ ۔ یہ بھی اسلامی تاریخ میں شامل ہے ۔

۴ ۔ پاک و ہند کی تاریخ ۱۵۲۶ء سے ۱۹۶۵ء تک ۔ اس کے ساتھ ہسٹری آف انگلینڈ ۱۷۱۴ء تک

نصاب بنانے والوں نے مناسب سمجھا ہے کہ اسلامی تاریخ میں یہ سب شامل کریں ۔ Muslim Rule in Spain کی تو کوئی بات سمجھ میں آ سکتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کی بہترین تاریخ یہ تھی کہ "سیرت النبی" نصاب میں رکھتے ۔ جیسا کہ پہلے کورس میں تھا ۔ یا خلفائے راشدہ کی تاریخ شامل نصاب کرتے ۔ یہ تیس سالہ تاریخ مسلمانوں کے لئے نمونہ ہے اگر میں طالب علم ہوتا تو میں "سپین میں مسلمانوں کی حکومت" اور "پاک و ہند کی تاریخ" کو چھوڑ کر دوسرے دو پرچے لے سکتا تھا اور ان کا نام بھی اسلامک ہسٹری ہی ہوتا ۔ یہ حال ہے ہمارے محکمہ تعلیم میں نصاب بنانے والوں کا ۔ ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ اسلامی تاریخ کسے کہتے ہیں ۔ کیا یورپ کی زمانہ وسطیٰ کی تاریخ اسلامی تاریخ ہے یا زمانہ قدیم کی تہذیب اسلامی تاریخ ہے ۔ اس کے متعلق اب کیا کہوں ۔ قوم کے ساتھ یہ کیا بوالعجبی سے کام لیا جا رہا ہے ہمیں تو رونا آتا ہے ۔ یہ کس قسم کی فروگذاشت ہے کیا یہ پڑھے لکھے لوگ محکمہ تعلیم کے ماہرین کا نتیجہ فکر ہے ۔ کیا یہ غیر تعلیم یافتہ لوگ تھے جو تعلیم سے ناآشنا تھے یا جنہوں نے انگلستان میں تعلیم حاصل کی ۔ یا مسلمانوں کے گھر میں پیدا نہیں ہوئے ۔ نہیں وہ بڑے اچھے لوگ ہیں سب کچھ جانتے ہیں لیکن جب ان باتوں کی طرف آتے ہیں تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے ۔ کوئی توجہ نہیں دیتے خبر نہیں ان کی توجہ کہاں ہوتی ہے ۔

اس کے بعد میں ایک اور مسئلہ کی طرف آتا ہوں ۔ وہ ہے لیکچراروں کی تقرری ۔ جناب والا ۔ آپ کو اور اکثر دوستوں کو بھی علم ہوگا کہ لیکچراروں کی تقرری کو دو دو سال لگ جاتے ہیں ۔ پوچھیں تو کہا جاتا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے ہاں بہت دیر ہو جاتی ہے اگر پی۔ایس۔سی دیر کرتی ہے تو اس کا انتظام کریں دو تین ممبر اور بڑھا دیں ۔ اس پر

حکومت کا کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے اگر اس کے ممبران کی تعداد کم ہے تو دو چار یا چھ بڑھا دیں ۔

میرے محترم دوست وزیر مواصلات سر ہلا رہے ہیں ۔ ان کے محکمہ میں ۱۲۰۰ آسامیاں ابھی تک fill نہیں ہوئیں ۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ اس وقت کتنے انجینیئرز عارضی ہیں ۔ چونکہ یہ غیر متعلقہ بات ہے اس لئے میں اس کو چھوڑتا ہوں ۔ ان لیکچراروں کی تقرری دو دو سال کے بعد ہوتی ہے ۔ آپ کو چاہئے کہ آپ انتظام کو بہتر بنانے کی کوشش کریں ۔ Adhoc appointments بند ہونا نہایت ضروری ہیں کیونکہ بعض لوگ بد دیانتی سے تقرری کرا لیتے ہیں اور اسے لمبا کرتے جاتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں گورنر صاحب نے جو آرڈرز نافذ کئے ہیں میں ان احکامات کو پسند کرتا ہوں ۔ لیکن ایک بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے ۔ ہمارے گورنر صاحب یا وزیر صاحب نے یہ نہیں سوچا کہ Adhoc appointments تو نہیں ہیں لیکن جس جگہ کسی پرنسپل یا لیکچرار کی ضرورت ہے اسے بھی تو پر کرنا لازمی ہے ۔ اس کے لئے کوئی بہتری کی صورت پیدا کریں ۔ میں آخر میں ٹیکسٹ بک بورڈ کے متعلق عرض کروں گا ۔ جناب والا ۔ آج سے چند سال پہلے وزیر تعلیم صاحب نے ہم سے یہ قانون پاس کروایا تھا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس سے کتابوں کے مہیا کرنے کتابوں کے تیار کرنے میں بڑی آسانی ہو جائے گی اور جو دشواریاں اس وقت موجود ہیں وہ حل ہو جائیں گی وہ دور ہو جائیں گی ۔ ہم نے اس کو پاس کیا بجائے اس کے کہ وہ دشواریاں وہ دقتیں اور وہ مصائب جو اس صوبے کے سر پر ڈالے گئے ہیں کم ہوتے ہیں اس سے کئی گنا بڑھ کر اس صوبے پر مسلط ہو گئیں ۔ اس بورڈ کی چھپی ہوئی کتابیں غلطیوں سے بھرپور ہوتی ہیں اور نہایت ہی ناقص کاغذ پر کتابیں شائع ہوتی ہیں اور پھر

دوسری مصیبت یہ ہے کہ بچے دو دو تین تین جماعتوں میں پہنچ جاتے ہیں لیکن وہ کتابیں دستیاب نہیں ہوتی ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ ابھی چھپ رہی ہیں۔ میرے بچے سکول میں پڑھتے ہیں کالج میں پڑھتے ہیں مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ دو دو تین تین مہینے گذرنے کے بعد بھی کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں اس لئے میں نے ایک احسن طریقہ پیش کیا ہے کہ بچوں کو کتابیں آسانی سے دستیاب ہو جائیں ۔

جناب والا ۔ اس بورڈ کا ایک یہ بھی فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ غلط قسم کے ناشر نہ ہوں ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ناشرین کا طبقہ بھی خوب ہے ۔ یہ ہر قسم کی کتابیں چھاپتا ہے ۔ سکولوں کی کتابیں بھی اور دوسری کتابیں بھی ۔ ہیڈ ماسٹروں کو رشوتیں دی جاتی ہیں ممبروں کو تحائف پیش کئے جاتے ہیں لیکن بورڈ ہے کہ وہ خواب خرگوش میں ہے اسے نہیں معلوم کہ کیا ہو رہا ہے ۔ یہ aid b oks اور یہ خلاصے جن کے متعلق بار بار محکمہ تعلیم ہدایت جاری کرتا ہے کہ یہ استعمال نہ کی جائیں لیکن کچھ نہیں ہوتا ۔ محکمہ تعلیم کے افسران کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں ان کی ہدایت پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ۔ تو ناشر صاحبان اور بعض آدمی منافع کمانے کے لئے قوم کے بچوں کے تعلیمی نظام میں رخنہ ڈال رہے ہیں میں ان کی اس حرکت کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور یہ درخواست کرتا ہوں وزیر تعلیم سے کہ جو قوانین اور اختیارات وہ حاصل کر رہے ہیں ان کو بروئے کار لائیں اور اس قسم کی کتابیں ملک میں نہ آنے دیں جہاں میں ناشرین کے خلاف کچھ باتیں کر رہا ہوں وہاں اگر کچھ ان کے حق میں باتیں ہوں تو وہ بھی مجھے کہنا چاہئیں ۔ جناب والا ۔ ٹیکسٹ بک بورڈ کی جانب سے ۱۱ - ۴ - ۱۹۶۷ء کو یہ اعلان کیا گیا کہ ماسوائے فزکس کے باقی تمام کتب جو پہلے انٹرمیڈیٹ میں تھیں وہ جاری رہیں گی۔

چند ناشرین نے چونکہ وہ کتابیں چھاپی ہوئی تھیں انہوں نے مزید چھپنے کو دے دیں بعضوں نے چھپوا لیں اور بعض کے پاس پہلے کا سٹاک ہوگا لیکن اس نوٹیفیکیشن کے بعد یکم جون ۱۹۶۷ء کو ایک اور نوٹیفیکیشن ہوا کہ کیمسٹری کا بھی کورس یکسر بدل گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان ناشرین نے جنہوں نے ٹیکسٹ بک بورڈ کے کہنے پر کہ ان کتابوں میں جو گذشتہ سال سے چلی آ رہی ہیں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ان کو نئے سرے سے چھپوا لیا ۔ یعنی پہلا حکم اپریل کا تھا اس کے دو مہینے بعد ایک اور حکم یہ ہوا کہ کیمسٹری کا کورس بھی بدل گیا اس طرح سے لاکھوں روپیہ ان کا ضائع ہو گیا تو میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم کسی کو خوامخواہ کیوں نقصان پہنچائیں ۔ اگر بورڈ کے اراکین بروقت اعلان کر دیتے کہ فلاں فلاں مضامین میں تبدیلی کر دی جائے گی تو کم سے کم وہ مزید investment نہ کرتے ۔ ایک طرف تو وہ investment کر رہے ہیں اور دوسری طرف آپ جون میں اعلان کر دیتے ہیں کہ فلاں فلاں نصاب بھی تبدیل ہو گیا ہے ۔

Mr. Speaker : The Member may please conclude.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں نے بہت وقت لے لیا ہے ۔

I am so sorry.

ایک بات میں اور عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس میں مجھے وزیر تعلیم کی رہنمائی درکار ہے کہ بہاول پور کے لئے ۱۹۶۴ء میں ایک انجینیئرنگ کالج منظور ہوا تھا آج تک ہم سنتے رہے ہیں کہ یہ کالج بن رہا ہے اور اس بجٹ میں بھی ۱۶ ۔ لاکھ روپے new expenditure مین انجینیئرنگ یونیورسٹی اور اس کالج کے لئے مختص کئے گئے ہیں ۔ مجھے نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ ۱۶ ۔ لاکھ روپے انجینیئرنگ یونیورسٹی پر صرف کئے جائیں

گے یا انجینیئرنگ کالج بہاول پور پر خرچ ہوں گے یا دونوں میں سے ایک کام ہوگا یا دونوں کام ہوں گے اگر دونوں کام ہوں گے تو کس حد تک دونوں پر خرچ کیا جائے گا ۔ انجینیئرنگ یونیورسٹی آئندہ سال شروع ہوگی یا کب شروع ہوگی ۔ یہ رقم اتنی بڑی نہیں ہے کہ جس پر وزیر تعلیم صاحب روشنی نہ ڈال سکیں ۔ میں اپنے دوستوں سے معافی کا خواستگار ہوں کہ میں نے اپنے حصہ سے زیادہ وقت لے لیا ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ برطانوی راج کے قیام پر جس وقت مغلوں کی حکومت کو زوال آیا تو برطانوی حکومت نے ایک نظام تعلیم رائج کیا جس کا خاص مقصد یہ تھا کہ سامراجی طاقت کو مضبوط کیا جائے اور ہمارا جو کردار ہے اسے جس قدر پس پشت ڈالا جا سکے اسے پس پشت ڈالا جائے ۔ اس کے لئے میکالے نے ایک نظام تعلیم رائج کیا اس نے ایک سکیم بنائی جس کے متعلق Development in Education by Planning and Evaluation cell West Pakistan, Education Department, Lahore.
کی کتاب ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی اس کے صفحہ ۲ کے دو پیراگراف پڑھتا ہوں ۔

> "The educational system prevalent in Pakistan at independence was Macaulay's innovation. He prepared an educational plan with the explicit aim of creating a class, which would be Indian only in blood, but English in every other respect. Education was to be for the privileged few, not for the masses."
>
> Changes made subsequent to Macaulay's times were designed to meet the specialised needs of the British Administration for clerical services. The

system of education, however, remained the same in concept and content.

اس کے دوسرے پیرے میں ہے -

In contradistinction to Macaulay's aim of creating a special class as remote socially and intellectually from the mass of the people as the British themselves, our two of the most cherished educational goals are universal education and demolition of class barriers. The system that we inherited was, obviously, not designed for producing the type of social system for which Pakistan was established.

سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کہ میکالے کا قائم کردہ نظام تعلیم آزادی کے بعد بھی برقرار رکھا گیا اور آج تک برقرار ہے -

جناب والا - پاکستان چونکہ نظریاتی مملکت ہے تو اس ملک کے منتظمین اور باشندوں کو ایک ایسے کردار اور خصوصیت کا حامل ہونا چاہئے جو کہ اس ملک کے شایان شان ہو - اس وقت تک جناب والا - کوئی نظام تعلیم ایسا رائج نہیں کیا گیا جس پر ہمیں فخر ہو اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک نظام تعلیم اسلامی فلسفہ پر قائم نہ ہو - جہاں تک مجھے علم ہے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا گیا جناب والا - اس کے برعکس وہ نظام تعلیم جاری کیا گیا ہے جو کہ میکالے نے ہمارے لئے کلرک پیدا کرنے کے لئے بنایا تھا - اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے - کہ ملک میں رشوت ستانی اور بد دیانتی اور سمگلنگ دن بدن بڑھتی چلی گئی اور دوسروں کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے - اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لا قانونیت پھیلتی چلی جائے گی جناب والا - ہمارے موجودہ نظام تعلیم نے دراصل اس وقت تک ہمارے قومی کردار کو بلند نہیں کیا بلکہ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ یہ

پست ہوتا چلا جا رہا ہے اور یہ افسوس کا مقام ہے کہ ہم ابھی تک اسی نظام تعلیم کے حق میں ہیں جو امپیریلسٹ حکومت ہمارے لئے ورثے میں چھوڑ گئی اور ہم نے ۲۰ سال کے اندر کوئی ایسا ادارہ قائم نہ کیا جس میں اسلامی رجحانات ہوں ۔ جناب والا ۔ ہوا یہ کہ یہ ہم نے متوازی نظام تعلیم جاری کر رکھا ہے ۔ ایک طرف اردو پڑھائی جاتی ہے جو کہ غریب اور مزدوروں کے بچوں کے لئے ہے اور دوسری طرف پبلک سکول ہیں جن میں کہ یورپین طریقہ کی تعلیم دی جاتی ہے اس کے علاوہ Comprehensive High Schools ہیں ۔ کیڈٹ کالج ہیں اور ایچیسن کالج اور صادق پبلک سکول ہے ۔ سمجھ نہیں آتا کہ یہ متوازی نظام تعلیم آج تک رائج کیوں رکھا گیا ہے اور دن بدن اس نظام کو کیوں ترقی دی جا رہی ہے ۔ جناب والا ۔ عام طور پر اس سے یہ تاثر لیا جاتا ہے کہ یہ جو استحقاق یافتہ سکول ہیں یہ امیر اور صاحب ثروت لوگوں کے لئے ہیں اور ان ہی کے بچوں کے لئے ہیں تاکہ وہ نوکر شاہی کے ارکان پیدا کریں اور وہ انتظامیہ کو سنبھالیں اور ہم پر ویسے ہی حکومت کرتے رہیں جیسے کہ اس سے پہلے انگریز کرتے چلے آئے ہیں ۔ یہ حکومت کا کاروبار چلائیں ۔ لیکن کن خطوط پر ۔ ۔ ۔ ۔ یہ خدا بہتر جانتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ استحقاق یافتہ ادارے جو ہیں ان کو قومی خزانے سے مالی امداد دی جاتی ہے ان لوگوں کے روپوں سے چل رہے ہیں جو خون اور پسینے سے کماتے ہیں اور جن کی ایک روپیہ یومیہ سے زیادہ آمدنی نہیں ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ دنیا میں کم سے کم آمدنی ہے تو ان کی محنت سے کمایا ہوا روپیہ ان privileged schools کو دیا جاتا ہے جن میں

A handful of privileged people send their children for education.

جناب والا ۔ جو متوازی نظام تعلیم ہے اس کو ہم جتنا جلدی گہرا دفن کر دیں اتنا ہی بہتر ہوگا اور ہم ایسے اشخاص پیدا نہ کریں جنہوں

نے ملک کے اندر دو طبقے قائم کر دیئے ہیں جو ملک کے اندر امیر اور غریب کے درمیان ایک نفرت کی دیوار کھڑی کر رہے ہیں جو خدا جانے کب ڈھائی جا سکے گی۔ جناب سپیکر۔ پرائمری ایجوکیشن کے متعلق یہ عرض ہے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں یعنی ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۰ء کے تحت یہ فرمایا گیا ہے کہ پچیس ہزار پرائمری سکول کھولے جائیں گے جن پر ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ وائیٹ پیپر میں یہ کہا گیا ہے کہ سال رواں میں ایک ہزار سکول بن چکے ہیں یا بن رہے ہیں۔ جناب والا۔ اگر دیکھا جائے تو ۱۹۶۵ء/۱۹۶۶ء میں ہمارے پاس ۳۰ ہزار ۴۰۲ پرائمری سکول تھے اور ۱۹۶۶ء/۱۹۶۷ء میں وہ بڑھ کر ۳۳ ہزار ۸۲۰ ہو گئے یعنی ہم نے دو سالوں میں ۳ ہزار ۴۱۹ نئے پرائمری سکول بنائے۔ اس سال کے لئے یعنی ۱۹۶۷ء/۱۹۶۸ء کے لئے اندازہ ہے کہ ۵۰۰ پرائمری سکول بنائے جائیں گے تو جناب والا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ۴ ہزار ۹۱۹ پرائمری سکول بنائے جن میں ۳۸۴ مکتب سکول بھی شامل ہیں۔ ہمارا target جناب والا۔ ۲۵ ہزار پرائمری سکولوں کے لئے ہے یعنی کم سے کم ہم نے ۲۰ ہزار ۸۱ پرائمری سکول باقی ۲ سالوں یعنی تیسرے پنجسالہ منصوبے کے اختتام تک بنانے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے ۱۰ ہزار اور ۴۰ سکول ہر سال بنانے ہیں۔ جناب والا۔ اس بجٹ میں ہم نے ۱۵۰۰ سکولوں کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ non-developmental کاموں اور ۶۰ لاکھ روپیہ developmental کاموں کے لئے مختص کیا ہے یعنی ۱۵۰۰ سکولوں کو بنانے کے لئے ۹۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے اب اگر حساب لگایا جائے تو ۱۰ ہزار ۴۱ سکول جو اگلے سال ہمیں بنانا چاہئیں تو اس کے لئے ۶ کروڑ اور ۴۰ ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی یہ صرف پرائمری سکولوں کے لئے ایک سال کے عرصہ کے اندر بنانے کے لئے۔ تو میں جناب وزیر تعلیم سے پوچھنا چاہتا ہوں

کہ کیا ان کو امید ہے کہ صرف پرائمری سکولوں کے بنانے کے لئے اگلے سال کے بجٹ میں ہمیں ۶ کروڑ اور ۴۰ لاکھ روپیہ مل جائے گا ؟ اگر یہ رفتار جو اس وقت جاری ہے یعنی جس رفتار سے کہ ہم یہ پرائمری سکول بنا رہے ہیں تو جناب والا ۔ اس رفتار سے مجھے امید نہیں ہے کہ ہم یہ ٹارگٹ ۲۵ ہزار کا یہ دو سالوں میں مکمل کر سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ [redacted] نظام تعلیم کو اور پرائمری نظام تعلیم کو مرکزی حیثیت حاصل ہونی چاہئے اور ہوتی ہے ۔ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ناخواندگی کو دور کیا جائے بلکہ ملک میں ایسے لوگ پیدا کئے جائیں جو صرف پڑھ لکھ ہی نہ سکیں بلکہ ایسے لوگ پیدا کئے جاویں جن میں تخلیقی کام کرنے کی صلاحیت ہو ۔ جناب والا ۔ پرائمری تعلیم کی اہمیت بالکل واضح ہے کیونکہ یہ بنیادی حیثیت رکھتی ہے جس کے اوپر عمارت کو کھڑا کرنا ہے ۔ جو ڈھانچہ ہم نے بنانا ہے وہ انہی بنیادوں پر ہوگا اور جب تک بنیادیں مضبوط اور کشادہ نہ ہوں ہماری آئندہ کی تعلیم مضبوط اور مستحکم نہیں ہو سکتی اور جو پاکستان جیسے نظریاتی مملکت کے لئے بھی شایان شان نہیں ہو سکتی ۔ تو جناب والا ۔ ہو کیا رہا ہے کہ ہم پرائمری تعلیم پر کم سے کم روپیہ خرچ کر رہے ہیں وہ ان کے برعکس ہم اعلیٰ تعلیم پر زیادہ سے زیادہ روپیہ خرچ کر رہے ہیں ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ We are building an inverted pyramid یعنی مخروطی مینار کو ہم الٹا بنا رہے ہیں اور اس کے اوپر ہم ایک بڑا ڈھانچہ کھڑا کرنا چاہتے ہیں جو کہ ناممکن ہے کہ وہ اسے روک سکے ۔ جناب والا ۔ کمیشن آف نیشنل ایجوکیشن کی سفارشات تھیں جو ۱۹۵۹ء میں انہوں نے پیش کی تھیں اور انہوں نے یہ visualize کیا تھا کہ ۱۹۷۰ء تک یعنی اس وقت سے ۱۰ سال تک پرائمری سکولوں میں جانے والے ہر بچے کو مفت تعلیم دی جائے گی یا اس کو مفت

تعلیم ملے گی اور ہر بچہ تعلیم حاصل کر رہا ہوگا ۔ تو جناب والا ۔ اس کمیشن کی یہ سفارشات تھیں کہ یہ تعلیم مفت اور لازمی دی جائے ۔ میں جناب وزیر تعلیم سے صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ کیا ایسا ہو رہا ہے ؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ ۱۹۷۰ء تک ملک کا ہر ایک بچہ جو پرائمری سکول جانے والا ہے اس کو مفت تعلیم ملے گی ؟ جیسا کہ کہا گیا تھا کہ There will be compulsory and free education. تو کیا واقعی لازمی اور مفت تعلیم کے لئے آپ نے کوئی قانون نافذ کیا ہے ؟ جناب والا ۔ یونیسکو کی رپورٹ ہے کہ جو ترقی پذیر ممالک ہیں ان کا کم از کم ۱۸ فیصد اپنے بجٹ کا روپیہ تعلیم پر خرچ کرنا چاہئے کیونکہ اگر اس سے کم خرچ کریں گے تو جتنی ترقی ان کو کرنی چاہئے وہ نہیں کر سکیں گے میں جناب وزیر تعلیم سے پوچھتا ہوں کہ کیا واقعی ہمیں ۱۸ فیصد ہمارے میزانئیے کا تعلیم کے لئے دیا گیا ہے ؟

جناب والا ۔ جس طریقہ کی ہم نے ترقی کی اس حساب سے تو شاید ملک کے ان بچوں کو اگلے ۵۰ سال تک بھی مفت اور لازمی تعلیم نہیں مل سکے گی ۔

جناب والا ۔ اگر یہ غلط ہے میں جناب وزیر تعلیم سے عرض کروں گا ۔ کہ وہ مغربی پاکستان کے بچوں کے اعداد و شمار بتائیں کتنے بچے پرائمری سکول جانے کے قابل ہیں اور ان کے لئے کتنے گورنمنٹ پرائمری سکول کھولے گئے ہیں جہاں ان بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے ۔ شہروں میں بچوں کی پرائمری تعلیم انتہائی مشکل ہے ۔ غریب آدمی جو پچاس یا ۶۰ روپے تنخواہ پاتا ہو وہ کیسے ۱۵ - ۲۰ روپے فیس دے کر بچوں کو سکول میں پڑھا سکتا ہے ۔ پرائمری سکول آرڈیننس ۱۹۶۲ کی شق ۲۴ کے تحت یہ

حکم تھا کہ پرائمری سکولوں کی تعمیر اور ان کی مرمت کا کام یونین کونسلوں کی ذمہ داری ہے ۔

جناب والا ۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یونین کونسلوں نے اپنا یہ کام مکمل کیا ہے یا کر رہی ہیں ؟ میری اطلاع ہے کہ انہوں نے یہ کام نہیں کیا ۔ بنیادی جمہورتیں توقعات پر پوری نہیں اترتیں ۔ اور انہوں نے پرائمری اور مڈل سکولوں کے لئے کوئی موزوں عمارتیں نہیں دیں جہاں یہ بچے تعلیم حاصل کریں ۔ اگر ہم پرائمری سکولوں کی عمارتوں کا بندوبست نہیں کر سکے ۔ تو کمیشن کی یہ سفارش کہ بچوں کو مفت پرائمری تعلیم دی جائے ۔ کب پوری ہوں گی ۔ اور اس کے متعلق جتنا کم کہا جائے بہتر ہے کیونکہ

ع کون جیتا رہے تیری زلف کے سر ہونے تک

جناب والا ۔ تعلیم کے اصولوں کے متعلق یہ ہے کہ یہاں آج کل ان کے مطابق کوئی تعلیم نہیں ۔ بچوں کو بٹھا دیا ۔ تختی دے دی ۔ وہ لکھ رہے ہیں ۔ استاد نے ٹانگیں آگے کر دیں اس کے ہاتھ میں ایک بید ہے اور کہا میری ٹانگیں دباؤ ۔ ہماری زیادہ سے زیادہ تعلیم رٹا بازی سے ہو رہی ہے اور وہ اپنے ملک کے لئے زیادہ مفید نہیں ہے ۔

مختلف ماہرین نفسیات نے تعلیم کے اصولوں کو مختلف ناموں سے تعبیر کیا ہے ۔ Thorn Dyke نے اس کے متعلق کافی تحقیق کی ہے ۔

The whole thing is now based on scientific methods.

Thorndyke ایک ماہر تعلیم ہے

He had specialised on education.

انہوں نے تعلیم کے قوانین کو تین اصولوں پر تقسیم کیا ہے ۔ ایک اصول تاثر ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب طالب علم کو کسی کام میں کامیابی ہوتی ہے تو اسے دھرانے کو اس کا جی چاہتا ہے ۔ اور جب اسے ناکامی ہوتی ہے تو وہ اس کو ترک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے ۔ اگر کوئی متعلم کامیابی سے چلتا جاتا ہے تو اسے فرحت اور خوشی ہوتی ہے اور وہ کام کرتا ہے ۔ اور اگر مدرسوں اور مکتبوں میں ڈنڈا بازی کی جائے ۔

He would fall out.

تو وہ پہلی جماعت میں چند مہینے گزارنے کے بعد سکول چھوڑ دے گا ۔

دوسرا اصول مشق ہے ۔ اور تیسرا جو اصول ہے وہ اصول آمادگی ہے ۔ یعنی بچہ سکول جانے کے لئے ذہنی اور جسمانی طور پر آمادہ ہو جیسے یورپین سکولوں ۔ یعنی طریقہ تدریس دلچسپ ہونا چاہیئے اور با مقصد تعلیم و تربیت ہو ۔ یورپ میں سکول میں بچوں کو دودھ وغیرہ دیا جاتا ہے ۔ اگر ہم اپنے سکولوں میں دودھ نہیں دے سکتے ۔ تو یہی بندوبست کر دیں کہ غربا کے بچے جو صبح گھر سے تعلیم کے لئے بھوکے آتے ہیں ۔ ان کے والدین انہیں روشنی نہیں دے سکتے ۔ انہیں ہم ابلے ہوئے چنے ہی دے دیں ۔ یہ بھی بہتر ہو گا ۔ تعلیم میں دلچسپی کو بھی اہمیت دی جانی چاہئے ۔ جہاں تک طلبا اور اساتذہ کا تعلق ہے اگر وہ اکٹھے مشاغل میں دلچسپی نہیں لے سکتے ۔ تو کم از کم انہیں یہ خیال تو رکھنا چاہئے کہ بچوں کے لئے سکول میں کوئی دلچسپی کا سامان ہو ۔ ہمارے سکولوں میں اساتذہ یا مار رہے ہوتے ہیں یا رٹا لگوا رہے ہوتے ہیں ۔ تعلیم و تربیت با مقصد ہونی چاہئے تاکہ بچوں کو معلوم ہو کہ وہ جو کر رہے ہیں اس سے کچھ حاصل ہو گا ۔ اگر

اسے بھی پتہ ہو کہ میں نے صبح سے بیٹھ کر ۴ گھنٹے تک رٹا ہی لگانا ہے تو اس کا دماغ اس طرف متوجہ نہیں ہوگا ۔ اور جناب والا ۔ سب سے عام چیز جو ہمارے ہاں دیکھنے میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ اساتذہ اور طلبا کے درمیان محبت اور عزت جو ہونی چاہئے وہ نہیں ہے ہمارے ہاں درس تدریس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح سے شام تک طلبا کو وعظ دیا جائے اور صرف معلم ہی بولتا چلا جائے صحیح طریقہ یہ ہے کہ بحث و تمحیص کی مجلسیں ہوں اور بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت دی جائے ۔ مگر ہمارے ہاں تعلیم کا وہی پرانا ڈھنگ ہے ۔ جس سے کچھ حاصل نہیں ۔ جناب والا ۔ ایسی تعلیم دینی چاہئے جو طالب علم کی شخصیت کو پروان چڑھائے ۔ اور اس کی مخفی صلاحیتوں کو ابھرنے کا موقع دے ۔ ایسا نہ ہو جیسے اقبال نے کہا ہے کہ ان شاہین بچوں کی خود داری اور غیرت نفس کو تباہ کر دیا جائے اور آپ ان کے بال و پر نوچ ڈالیں ۔

جناب والا ۔ اس وقت ہمارے پرائمری سکولوں میں، تین طریقوں سے تعلیم دی جا رہی ہے ۔ زیادہ سکول جو ہیں ان میں اردو ذریعہ تعلیم ہے ۔ اسلام آباد میں کچھ سکول ہیں جہاں ذریعہ تعلیم بنگالی ہے ۔ دولت مند اور آسودہ حال امرا اور وزرا اور بڑے سرکاری ملازموں اور افسروں کے بچے ان سکولوں میں پڑھتے ہیں جہاں ذریعہ تعلیم انگریزی ہے ۔ یعنی اگر بنگالی کو چھوڑ دیا جائے تو یہاں دو مختلف کلاسز آف سوسائٹی بن گئی ہیں ۔ یعنی سوسائٹی کے اندر ایک اور سوسائٹی پیدا کی جا رہی ہے جس کا سد باب ہونا نہایت ضروری ہے جناب والا ۔ مغربی پاکستان میں ذریعہ تعلیم اردو ہونا چاہئے ۔ انگریزی کو بطور ایک لازمی زبان رکھیں ۔ مگر ذریعہ تعلیم متفق بنائیں بغیر اس کے بچے ترقی نہیں کریں گے بلکہ دماغی طور پر و retard ہوتے جاتے ہیں ۔ وہ سوچتے ہیں پنجابی سندھی پشتو یا اردو میں ۔ اور کوشش

کرتے ہیں کہ اس کا ترجمہ انگریزی میں کریں ۔ نہ وہ تیتر رہتے ہیں نہ بٹیر ۔

جناب والا ۔ صدر مملکت کے ارشاد اور حکم کے ماتحت ہزارہ ملتان لائل پور اور جیکب آباد میں تجرباتی طور پر ایک سکیم شروع کی گئی ہے کہ مسجدوں کے پیش امام پہلی دو جماعتیں پڑھائیں ۔ اب تک ۳۸۸ ایسے مکتب کھولے گئے ہیں ان پیش اماموں کو ۳ ماہ کی ٹریننگ دی گئی ہے اور انہیں ۲۵ روپے ماہوار تنخواہ دی جائیگی ۔ یہ سکیم ظاہر میں تو بہت اچھی ہے ۔ مگر میرے خیال کے مطابق اس میں کچھ خامیاں ہیں جو میں عرض کرتا ہوں مثلاً پیش اماموں کا تعلیمی معیار کم از کم مقرر نہیں کیا گیا کہ انکا تعلیمی معیار کیا ہو گا ۔ جو ان بچوں کو تعلیم دیں گے ۔

Mr. Speaker : The Member may please conclude his speech.

Major Muhammad Aslam Jan : I was given half an hour and I think one of our Members is not speaking, so there will be another half an hour.

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر ختم کریں ۔

Major Muhammad Aslam Jan : Sir, I will finish in ten minutes.

Mr. Speaker : The Member may conclude his speech.

Major Muhammad Aslam Jan : Another five minutes, please.

پہلی اور دوسری جماعتوں میں کچھ حساب ۔ کچھ جغرافیہ ۔ کچھ واقفیت عامہ اور کچھ سوشل سٹڈی وغیرہ شامل ہوتی ہے اور اکثر پیش امام ناظرہ قرآن پڑھے ہوئے ہیں ۔ ان کو بچوں کو یہ جو ابتدائی تعلیم حساب وغیرہ ہے پڑھانے میں بہت مشکلات پیش آئیں گی ۔ تیسری چیز ۲۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے ۔ یہ کوئی ایسی رقم نہیں جو attractive ہو ۔ اس لئے ضروری ہے کہ مکتب میں کم از کم جے اے وی ماسٹروں کو رکھیں ۔

اگر بچہ کی بنیادی تعلیم درست اور مستحکم نہ ہو گی تو آئندہ تعلیم زیادہ فائدہ مند نہیں ہو سکتی ۔

خشت اول گر نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

میں بہت سی باتوں کے متعلق عرض کرنا چاہتا تھا لیکن یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ہمارے ہاں اعلیٰ تعلیم یافتہ سکول ٹیچرز کیوں نہیں آتے ۔ ہماری cost of living بہت ہے اور تنخواہیں بہت کم ۔ تمام اعداد و شمار میرے پاس رکھے ہوئے ہیں ۔ مثلاً کتابچہ

"some of the prices in Britain, America and the Europe"

میں نے ان کو work out کیا ہے ۔ ہماری جو ضروریات زندگی کی قیمت ہے آپ اس کو سن کر حیران ہوں گے کہ وہ انگلینڈ سے بہت زیادہ ہیں ۔ cost of living ہماری ان سے زیادہ ہے ۔ اگر پھر وقت ملا تو اس کے متعلق تفصیل سے عرض کروں گا ۔ ہمارا standard of living جو نیچے جاتا ہے ان کی کوئی انتہا نہیں ۔ میں اب صرف سکول ٹیچروں کی تنخواہوں کے متعلق عرض کروں گا ۔ ہمارے ہاں جو ٹیچر میٹرک ہوتا ہے اور اس کی تنخواہ ۱۰۰ روپیہ ہوتی ہے ۔ اور جو ایس ۔ وی میٹرک ہوتا ہے اس کی تنخواہ ۱۱۵ روپے ہوتی ہے ۔ ایف ۔ اے ۔ سی ۔ ٹی کی تنخواہ ۱۲۵ روپے اور بی ۔ اے کی تنخواہ ۲۲۰ روپے ہوتی ہے ۔ اگر ان کا مقابلہ یورپ کے مڈل پرائمری سکولوں کے ٹیچروں سے

They are paid for less than any European country or America and even Sudan.

جس طرح ہمارے ہاں لوگوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ سی ۔ ایس ۔ پی بن جائیں سوڈان میں انکی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ٹیچر بن جائیں ۔

There is very tough competition to enter in Education Department because it is the highest-paid Department.

تو عرض یہ ہے کہ پرائمری سکولوں کے ٹیچرز جو انگلینڈ میں پڑھاتے ہیں they are only C.C E. وہ ہمارے ایف - اے کے برابر ہیں - اور ان کو تنخواہ ۶۳۰ پونڈ سے لیکر ۱۲۵۰ پونڈ تک سالانہ ملتی ہے - یہ ۹۱۳۵ روپے سے لیکر ۱۹۱۲۵ روپے سالانہ بنتی ہے - جناب والا جو استاد مڈل کو پڑھاتے ہیں ان کی تنخواہ ۱۶۰۰ پونڈ سے ۳۸۵۰ پونڈ سالانہ بنتی ہے - یعنی ۲۳۲۰۰ سے ۵۵۸۲۵ روپیہ یہ ۱۴ روپے ۸ آنے کے حساب سے بنتی ہے - جس کو آپ ۱۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دیتے ہیں اس کا گزارہ کیسے ہو سکتا ہے - جبکہ ضروریات زندگی اسقدر مہنگی ہیں - یہ ضروریات زندگی انگلستان سے تقریباً دوگنی مہنگی ہیں - اور سستی ضروریات زندگی کے علاوہ بہت سی وہاں پر مراعات دی گئی ہیں - وہاں بچوں کی مفت تعلیم ہے - میڈیکل وغیرہ کی مفت سہولتیں ہیں - آپ ٹیچر کو صرف ۱۰۰ روپیہ ماہوار دیتے ہیں اور جو آدمی B.A.B.E.d. کرتا ہے آپ اس کو ۲۲۰ روپے ماہوار دیتے ہیں اس کے برعکس اس کے مقابلہ کی تعلیم کے ٹیچر کو انگلستان میں تقریباً بیس ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے - اس کے بعد آپ اندازہ لگائیں کہ یہ کہاں کا انصاف ہے - کیوں لوگ ایجوکیشن کے لئے محکمہ تعلیم میں آئیں مہربانی کرکے یا تو ان ضروریات زندگی کی اشیا کی قیمتوں کو کم کیا جائے یا پھر تنخواہ بڑھائیں - خواہ cess لگائیں جیسا آپ مناسب سمجھتے ہیں کریں - مگر اس قدر بے انصافی نہ کریں - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - کیونکہ میرا وقت ختم ہو گیا ہے -

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور - ۲) - جناب سپیکر - تعلیم تمام چیزوں سے ضروری ہے - یہ وہ زیور ہے جس کو حاصل کرنے سے انسان

صحیح انسان بن سکتا ہے ۔ یہ وہ زیور ہے جس کے نفاذ سے اللہ تبارک تعالیٰ نے فرشتے کو کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو ۔ یہ وہ زیور ہے جس سے انسان اشرف المخلوقات بنتا ہے ۔ ورنہ حیوان سے بھی بد تر ہے ۔ یہ وہ علم ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہے کہ

طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة

جناب سپیکر ۔ تعلیم جس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ تعلیم حاصل کرو ۔ وہ تعلیم اور ہے ۔ یہ تعلیم نہیں ہے ۔ یہ ایک ہنر ہے ۔ یہ ایک روزگار کمانے کا ذریعہ ہے ۔ اپنے اخلاق کو نیچے گرانا ہے ۔ اپنے اسلامی تہذیب میں اس کو ضم کرنا ہے ۔ یہ تعلیم سروسز کے لئے ہے ۔ یہ ایک ہنر حاصل کرنے کے لئے ہے جیسے درزی ۔ کمہار وغیرہ اپنے پیشہ سے پیسہ کماتا ہے یہ ذریعہ تعلیم نہیں ہے ۔ تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر مجھ سے پہلے میرے دوستوں نے بڑی اچھی وضاحت کی ہے حالانکہ ان کو یہ علم ہے کہ یہاں درستی ہونا ناممکن ہے ۔ یہ اس حکومت کے بس کی بات نہیں ہے ۔ یہ وہ حکومت پوری کرے گی جو زندگی کی ضروریات کے لئے عوام سے مشورہ کرے ۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم اچھے راستے پر چل رہے ہیں آپ ہمیں روکتے ہیں بہرحال انہوں نے قوم کے حکم کے مطابق تجاویز پیش کی ہیں اور میں بھی اپنی قوم کے حکم کے مطابق ان سے گزارشات کرتا ہوں ۔ وہاں ۳۶ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ یہ کہتے ہیں یہ فضول ہے یہ خرچ نہیں کرنا چاہیئے ۔

جناب سپیکر ۔ میں اس سے پہلے اس بات پر آؤں گا کہ مجھے اس ہاؤس میں دو برس ہوئے یہ دیکھتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے اور مجبوراً مجھے

گزارشات کرنی پڑتی ہیں - جتنے اس ہاؤس میں میرے معزز دوست ہیں وہ زیادہ تر ترقی یافتہ علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے میں غیر ترقی یافتہ علاقے کے لئے گزارش کرتا ہوں اور وہ بات ان کو گران گزرتی ہے - یہ کہتے ہیں کہ میں صوبہ میں تعصب پھیلاتا ہوں لیکن جناب سپیکر میں ایک مسلمان ہوں - میں اس بات سے گھبراتا نہیں کہ میں سندھی ہوں - پنجابی ہوں یا پٹھان ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں ان چیزوں سے بالا تر ہوں لیکن جو ان کا سلوک ہے اس کے متعلق مجھے لازماً کہنا پڑتا ہے - اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بیشک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں - بھائی اور بھائی کے درمیان صلح کرا دو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے - یہ مغربی پاکستان کے گورنر صاحب کا کام ہے کہ وہ کام کو اس طریقے سے چلائیں کہ حصے وار رقم دیں - جناب سپیکر - اس طرف ان کا دھیان اور رجحان نہیں ہے - اس لئے اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تجھے شرم نہیں آتی - صحیح اور حق کی بات کرو - اللہ تبارک تعالیٰ مومنوں سے اور مسلمانوں سے امید رکھتا ہے کہ وہ حق گوئی کی بات کریں - اس لئے مجھے شرم نہیں آتی ہے میں ان کے سامنے سچی بات کہنے سے گریز نہیں کروں گا - میں نے جتنے سوالات کئے ہیں وہ ان کا جواب نہیں دیتے - میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے ساتھ ون یونٹ کے بعد کیا سلوک کیا - جناب سپیکر - خیر پور سٹیٹ میں ۱ لاکھ ۳۳ ہزار روپیہ پسماندہ سمجھ کر بچوں کے لئے اور غریب عورتوں کے لئے برداشت کرتے تھے - اس بجٹ میں کیا رکھا ہے اس کا جواب دیں - پھر آپ کہتے ہیں کہ ہم صوبہ پرستی کا شکار ہیں -

جناب سپیکر - میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ ضلع خیرپور میں گورنمنٹ نے لوگوں کو وظائف دے کر خود ہی پسماندہ علاقوں کو ترقی دینے کے

لئے ایک کروڑ روپے کا ٹرسٹ قائم کیا تھا کیونکہ ہمارا علاقہ بہت پسماندہ ہے ، لیکن اس نے یہ ایک کروڑ روپیہ بھی ہضم کر لئے ۔ آپ نے اس کی جگہ اس بجٹ میں کیا رکھا ہے ۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ماشاء اللہ ہمارے ریجن میں کوئی superior سائنس کالج نہیں ہے جیسے کہ کراچی ، ملتان ، لاہور ، راولپنڈی اور دوسری جگہوں میں ہیں ۔ سندھ میں سکھر کے لئے انہوں نے پچھلے سال تجویز رکھی تھی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسے اٹھا کر ملتان میں رکھ دیا گیا ہے ۔ اور معیاری تعلیم کے لئے جو بڑے سکول انہوں نے رکھے ہیں ان میں سے ایک خیرپور اور دوسرا میرپور خاص میں پچھلے سال سے کام کر رہا ہے ۔ میں وزیر متعلقہ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا انہوں نے یہ دیکھا ہے کہ ان سکولوں میں عملہ اور سامان صحیح ہے ۔ میں ایسی عمارت نہیں چاہتا ہوں کہ وہ شاندار عمارت ہو جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے ، میں صرف درخت چاہتا ہوں ، جھونپڑی چاہتا ہوں کہ جس کے سائے میں لوگ تعلیم حاصل کر سکیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ صرف سکول کی عمارات ہی نہ ہوں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم درخت کے سائے کے نیچے بیٹھ کر اپنے اخلاق سدھاریں اور کچھ سیکھ سکیں ۔ اور ابتدائی معیار تعلیم جو انہوں نے مقرر کیا ہے اس سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو کہ اردو زبان جانتے ہوں ۔ جب ہماری حکومت نے علاقائی زبانوں کو تسلیم کیا ہے تو کیا انہوں نے ہمارے علاقے میں اردو زبان سیکھنے کے لئے کوئی سکول کھولا ہے ۔ کیا سندھی زبان پڑھے ہوئے لڑکے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں کہ جنہوں نے کل اعتراف کیا تھا کہ آٹھ مہینے ہوئے ہیں کہ انہوں نے گورنر صاحب کو اپنی تجویز بھیجی ہے ، تو کیا اس کا کوئی جواب ملا ہے کہ اردو کی بجائے سندھی کر دی جائے ۔

وزیر زراعت - یہ ایسے مسائل ہیں کہ جو آٹھ مہینوں میں فیصلہ نہیں ہو سکتے -

حاجی سردار عطا محمد - ۱۹۶۲ء میں حکومت نے پرائمری سکولوں کو اپنی تحویل میں لیا ہے ، یہ جواب دیں کہ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء تک انہوں نے ان سکولوں کو چلانے کے لئے کوئی قواعد وضع کئے ہیں - اسی طرح انہوں نے انٹرمیڈیٹ سائنس کالج کے لئے جو ایک لاکھ تریسٹھ ہزار آٹھ سو روپے کی رقم مخصوص کی ہے ، میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں سے آپ نے ہمارے علاقے کے لئے کتنی رقم مخصوص کی ہے حالانکہ آپ نے دو انٹرمیڈیٹ سائنس کالج کھولے ہیں ، ایک لطیف آباد میں اور دوسرا جیکب آباد میں - لیکن ابھی تک آپ نے نہ تو ان کے لئے سائنس کا کوئی سامان رکھا ہے اور نہ ہی اساتذہ رکھے ہیں - کیا آپ ہمارے علاقے سے صرف کلرک پیدا کرنے چاہتے ہیں کہ ہم کلرکوں کی صورت میں آپ کی خدمت کرتے رہیں - جناب سپیکر - انہوں نے یہاں پر تین ہزار اساتذہ کی تنخواہوں کے لئے گنجائش رکھی ہے اور انہوں نے تین ہزار سکول کھولنے تھے - ان کو کیا غرض تھی کہ وہ سندھ کے پانچ سو اساتذہ کو نکالتے ہیں کیونکہ اس سے پانچ ہزار لوگوں پر اس کا اثر پڑتا ہے - آپ ان کو کیوں نکالتے ہیں کہ جن کو ملازمت کرتے ہوئے چار پانچ سال کا عرصہ گزر چکا ہے - جب آپ ان سے یہ سوال کریں گے کہ پاکستان اچھا ہے یا برا ، تو وہ آپ کو کیا جواب دیں گے - اس کے علاوہ پچاسی پرائمری سکولوں کو مڈل سکولوں کا درجہ دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے - میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آیا انہوں نے ہم غریبوں کا بھی اس میں کچھ حصہ رکھا ہے یا نہیں - اسی طرح مساجد میں مکتب کھولنے کی بھی گنجائش انہوں نے رکھی ہے ، تو اس سلسلے میں میں ان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات

کی وضاحت کیوں نہیں کی کہ ہر ریجن کو اس سلسلے میں کتنا کتنا حصہ دیا جائے حالانکہ ترقی کے سلسلے میں انہیں پسماندہ علاقوں کو ترجیح دینی چاہئے اور جب تک پسماندہ علاقے ترقی یافتہ علاقوں کے برابر نہیں آ جاتے، اس وقت تک کے لئے ترقی یافتہ علاقوں کی grants روک دیں، اس کو انصاف کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ۶۸ - ۱۹۶۷ء میں چار سو مساجد میں پرائمری تعلیم شروع کی جائے گی، تو کیا اس میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے۔ آپ کا جواب ہوگا کہ آپ مجبور ہیں۔ دراصل آپ ہم ممبروں کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں ورنہ وہاں پر تو کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب والا۔ انہوں نے پندرہ سو نئے سکول چھ کالج اور سائنسی ادارے کھولنے ہیں تو میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ کیا ہماری بگڑی ہوئی حالت کو دیکھتے ہوئے اور ہم پر رحم کرتے ہوئے ہماری ضروریات کے مطابق ہمیں بھی ان میں سے کوئی حصہ ملے گا۔ ہم اپنی حالت پوری طرح بیان نہیں کر سکتے۔ آپ ہمارے ساتھ کچھ تو انصاف کیجئے۔ مجھے تو کہنے کا حق نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ حاجی صاحب۔ جو کچھ بھی خرچ ہو رہا ہے، آپ نے اس میں سے اپنا حصہ تو مانگ لیا ہے۔

وزیر زراعت۔ جو سلوک حاجی صاحب سے جناب روا رکھتے ہیں اگر اس کے باوجود بھی وہ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا ہے تو پھر جن چیزوں کو وہ نا انصافی فرما رہے ہیں، وہ تو انصاف پر ہی مبنی ہوں گی۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں ایک گزارش یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد یونیورسٹی میں انہوں نے ایسی سیاسی فضا پیدا کر دی ہے کہ میں ان کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ آگ پر تیل چھڑک رہے ہیں جس سے ان کو ہوشیار رہنا چاہئے ۔ میں ان کو بڑے عجز سے متنبہ کرتا ہوں ۔ انہوں نے وہاں پر جو وائس چانسلر مقرر کر رکھا ہے ، وہ ایک انجینیئر ہے ۔

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ ۔ ۴) ۔ جناب والا ۔ یہ جو حاکم لوگ ہوتے ہیں ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کے charge میں ہوں ، ان کے متعلق معلومات رکھیں لیکن جو لوگ ان کے چارج میں ہوتے ہیں ، ان کے متعلق شاید ان کو عام نہیں ہوتا کہ وہ صبح شام ان کو تولتے رہتے ہیں ۔ ہم ممبران اسمبلی اپنے وزراء صاحبان کے متعلق بڑی گہری قسم کی کانفرنسیں کرتے رہتے ہیں اور ان کی باتوں کو جانچتے اور پرکھتے رہتے ہیں ۔ ان وزراء صاحبان میں سے ہم کئی کی عزت اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے پاس بڑی زیادہ عقل ہے اور کئی کی عزت اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے پاس عمل اور تجربہ ہے اور کئی کی عزت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ شرافت اور نجابت سے معمور ہیں ۔ لیکن وزیر تعلیم خان محمد علی خان صاحب ایک ایسے وزیر ہیں جو کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار یعنی ایوان کے دونوں اطراف پر بیٹھنے والے اراکین کے دلوں پر صحیح طور پر حکومت کرتے ہیں ۔ (امید ہے کہ باقی وزراء صاحبان اس بات پر مجھ سے ناراض نہ ہوں گے ۔) یہ ایک حقیقت ہے کہ میں نے ابھی تک کسی رکن ایوان کے منہ سے خان صاحب کی بد تعریفی نہیں سنی ۔ بلکہ ہر ایک سے ان کی تعریف ہی سنی ہے جس کی وجہ ڈھونڈنے کی میں نے بڑی کوشش کی ہے ۔ دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ جن میں خان صاحب کا اخلاق اور ان کی نجابت شامل ہیں ۔ ایک وجہ جو

بتائی گئی ہے ، وہ ان کا گونجدار قہقہہ ہے جو کہ دیر تک دلوں کی ڈھارس بندھائے رکھتا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں اپنی معروضات پیش کروں گا ۔ سب سے پہلے میں آپ کی وساطت سے محکمہ تعلیم سے یہ درخواست کروں گا کہ کوئی بھی سکیم بناتے وقت اس بات کا خیال رکھئیے کہ مدت ہوئی افلاطون نے تعلیم کی تعریف کر دی تھی ۔ صرف اگر وہ لکھ کر ہر کمرہ میں سجا دیں تو میرے خیال میں ان کی کافی سکیمیں بہتر ہو جائیں گی ۔ انہوں نے یہ تعریف کی تھی کہ تعلیم وہ چیز ہے جو کہ ایک فرد کو اس کام کے لئے تیار کرتی ہے جو معاشرہ اس سے لینا چاہتا ہے اور جس کے لئے وہ موزوں ہے ۔

جب آپ تعلیم دیتے ہیں تو کیا یہ آپ دیکھتے ہیں کہ آیا یہ آدمی معاشرہ کے کام بھی آ سکتا ہے جس پر اتنے سال صرف ہوئے ہیں ۔ کیا یہ آدمی اس کام کے لئے موزوں ہے یا نہیں میں صرف اس ایک سوال پر اکتفا کرتا ہوں ۔ کیونکہ میرے بہت سے استاد جنہوں نے مجھے تعلیم دی ہے Pew میں بیٹھے ہیں ۔ میں محکمہ کے افسران سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ بڑے آدمی بننا چاہتے ہیں تو بڑے آدمیوں کے ساتھ رہیں ۔ عالم بننا چاہتے ہیں تو عالموں کے ساتھ رہیں ۔ عالموں کے لئے یہ گارنٹی شدہ بات ہے کہ آپ اچھی کتابیں پڑھیں کیونکہ وہ عالموں نے لکھی ہوتی ہیں ۔ ہمارے ملک میں ایک بھی لائبریری ایسی نہیں جو لائبریری کہلانے کی مستحق ہو ۔ اس سے پہلے بھی ۱۹۶۵ء میں میں نے اپنی تقریر کے دوران میں عرض کیا تھا تو یہ کہا گیا تھا کہ بہت بڑی لیشنل لائبریری بننے والی ہے لیکن آج تک وہ نہیں بنی ۔ میں مانتا ہوں کہ یہ کام ایک یا دو سال کا

نہیں اس کے لئے مدتیں درکار ہوتی ہیں ۔ جس بات کا دکھ ہے وہ یہ ہے کہ اس سلسلے میں ابھی تک محکمہ تعلیم کے پاس یا حکومت کے پاس کوئی blue point بھی نہیں ۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ اس میں کتابوں کی کیا تعداد ہوگی ۔ کیونکہ اس کے بغیر دنیا کے سب علوم پر ریسرچ نہیں ہو سکے گی ۔ اور جب تک کوئی لائبریری نہ ہو آپ کے ریسرچ سکالر بیٹھ کر کام نہیں کر سکتے ۔

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں ایک نیا trend شروع ہو گیا ہے ۔ لڑکے باہر کے ملکوں میں جب تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں تو یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ وہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے جاتے ہیں ۔ اور ہیر پھیر سے اجازت مل جاتی ہے ۔ وہ کچھ پیسہ بھی ساتھ لے جاتے ہیں ۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ چاہے ان کے مضامین Arts کے ہوں یا Humanities کے ہوں یا سائنس کے ہوں میں چاہتا ہوں کہ اگر ملک کے سٹینڈرڈ کو آگے بڑھانے کے لئے کسی مضمون میں کوئی لڑکا بیرونی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جائے تو حکومت کو چاہئے کہ اس کی اعانت کرے ۔ آپ اے ۔ ڈی ۔ سی اور واپڈا کے لئے ادھار لیتے ہیں تعلیم کے لئے بھی کسی سے ادھار لے لیں بشرطیکہ آپ کے پاس غیر ملکی زرمبادلہ کم ہے ۔ بعض لڑکے یوں بھی باہر چلے جاتے ہیں جو اس قابل نہیں ہوتے کہ باہر جا کر کوئی استفادہ کر سکیں ۔ اس لئے یہاں پر ایک competition کر دیں ۔ تاکہ ان میں سے کچھ لڑکے چن لیں اور ان کو باہر بھیج دیں ۔ ہمارا ملک بین الاقوامی سطح پر بہت سے ممالک سے تعلقات قائم کر رہا ہے اگر ہم دیکھیں کہ ہم کسی پٹھان بھائی سے پشتو میں بات کریں تو وہ بہت خوش ہوتا ہے کسی سندھی سے سندھی میں بات کریں تو وہ بھی خوشی سے قبول کرتا ہے ۔ اور ہماری بات جلدی اس کے

دل میں اتر جاتی ہے ۔ ہمارے ہاں اس وقت کوئی انسٹیٹیوٹ آف لینگویجز نہیں ہے ۔ ہمارے تعلقات روس چین اور افریقہ کے بہت سے ممالک کے ساتھ بڑھ رہے ہیں لیکن ہم میں کوئی آدمی ان کی زبانوں سے ٹرینڈ نہیں ہے ۔ پورے ملک میں ۵۰ آدمی بھی ایسے نہیں ہوں گے جو چینی زبان آسانی سے بول سکیں یا آسانی سے سمجھ سکیں ۔ اس وقت کوئی شخص ایسا نہیں جو پورے چین کے لٹریچر یا اس کی تاریخ پر پوری قدرت رکھتا ہوں ۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ ایک انسٹی ٹیوٹ آف لینگویجز قائم کی جائے ۔ جہاں دوسرے ممالک کی روایات اور زبانیں پڑھائی جائیں ۔ تاکہ ہمارے ملک میں کوئی آدمی ایسا مل سکے جو interpret کر سکے ۔ اس کے بعد ٹیکنیکل ٹریننگ کے متعلق عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں Polytechnic ٹریننگ کا بڑا چرچا ہو رہا ہے ۔ میں ذاتی طور پر کئی دفعہ ایسی انسٹی ٹیوٹوں میں گیا ہوں ۔ میں نے اندازہ کیا ہے کہ نہ تو یہ ٹیکنیکل ہیں نہ ہی یہ پولی ہیں ان سکولوں سے جو بچے ٹریننگ حاصل کرکے نکلتے ہیں وہ صحیح کام نہیں کر سکتے میرے کئی رشتہ دار ہیں ان میں سے ایک بچہ بھی ایسا نہیں جو کچھ جانتا ہو مثلاً اگر اس نے خراد کا کام سیکھا ہے تو اس کو چاہئے کہ کچھ کر سکے لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا ۔ جب تک وہ سال چھ ماہ کے لئے بطور شاگرد نہ رہے ۔ یعنی پھر نئے سرے سے کام سیکھے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کو غلط بنیاد پر استوار کرتے ہیں ۔ آپ کو جو چیز بنانی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ Technical Teachers Training Schools کھولیں ۔ وہاں سے جو ٹیچر نکلیں وہ ان بچوں کو ایسی تعلیم دیں جس طرح دوسرے ممالک میں کرتے ہیں ۔ اگر آپ ان کا سلیبس دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ صرف یہی نہیں کہ وہ خراد یا انجن یا لکڑی کا کام سکھاتے ہیں بلکہ ان کے ہاں

wheat production سکھاتے ہیں بیکری اور Brick Laying سکھاتے ہیں ۔ ہر قسم کی ٹریننگ دی جاتی ہے ۔ ابھی ابھی ایک لڑکا جو آٹوموبائل کا کورس کرکے آیا میری کار میں تھا ۔ اتفاق سے میری کار چلتے چلتے رک گئی وہ لڑکا اس کے نقص کو نہ سمجھ سکا بالآخر میں نے خود کار کو ٹھیک کرکے چلایا ۔ دراصل ہمارے ہاں ٹریننگ درست نہیں ہو رہی ۔ اگر استاد اچھی قسم کے مکینک ہوں گے تو وہ جو ٹریننگ impart کریں گے وہ درست ہوگی ۔ حکومت کو چاہئے کہ بڑے وسیع پیمانہ پر غیر ملکی ماہرین ایک دو سال کے لئے منگوائیں تاکہ وہ اس قسم کی ٹریننگ دیں ۔ ٹیچرز بنائیں استادوں کو ٹریننگ دیں ۔ اور پھر وہ ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ جائیں ۔ اور بہتر طریقہ پر کام ہو سکے ۔

آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ہاں سات جماعت سے عربی اور فارسی کی تعلیم شروع ہو جاتی ہے فارسی اور عربی کی طرح اگر بنگالی کو بطور زبان کے فروغ دیں تو زیادہ اچھا ہوگا ہم اس میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ ایران اور عرب ممالک سے مراسم ہوں وہ تو ایک بین الاقوامی معاملہ ہے ۔ اگر ہم سکولوں میں بنگالی زبان کو زبان کے طور پر رائج کریں تو کچھ سالوں میں ہمارے کافی بچے بنگالی سیکھ جائیں گے اور جو بنگالی بھی یہاں آئے گا یہ محسوس کرے گا کہ وہ اپنے گھر میں آیا ہے ۔

راجہ غلام سرور (راولپنڈی ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ آج میں اپنے سوال ۴۷۰۴ کے مطابق چند گزارشات آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے سامنے پیش کروں گا ۔

جناب والا ۔ میں نے پچھلے دنوں میں اپنی تقریر کے دوران میں یہ کہا تھا کہ ۱۹۵۸ء میں یعنی اس انقلابی حکومت کے آنے کے بعد ہمیں صحیح

معنوں میں پاکستانی خیال کیا گیا ہے ۔ وزیر موصوف نے میرے سوال کا جو جواب منگایا اس کے لئے میں مشکور ہوں ۔ مجھے ان کی کوشش کا اعتراف ہے ۔ اور مجھے اس بات کا احساس ہے کہ ہمارے ضلع کے یا ڈویژن کے ڈائرکٹر ایجوکیشن مسٹر عبدالحمید بٹ صاحب بڑے قابل اور محنتی ہیں انہوں نے ہمارے علاقہ میں ہر جگہ تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں ۔ جس سوال کا میں نے ذکر کیا ہے یہ ایسا معاملہ ہے جو چار پانچ سال سے زیر بحث ہے ۔

میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی ۔ کہ کیا کسی سیاسی اختلاف کی وجہ سے مری کالج کو ڈگری کالج کا درجہ نہیں دیا جاتا ۔ جہاں تک دوسری تعلیمی سہولتوں کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ہمارے پس ماندہ علاقہ میں کافی سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں ۔ اور ہمیں ان پر فخر ہے ۔ اگر وہاں تقسیم ملک سے پہلے ۱۰ سکول تھے تو ۱۹۵۸ء کے بعد ۵۰ سکول ہو گئے ہیں ۔ اگرچہ ہماری تعلیم کی حد پرائمری تک ہوتی ہے لیکن ہمارے لئے یہ بھی بڑی چیز ہے جو سہولتیں ہمیں مل رہی ہیں ہم ان کو ہی باعث فخر سمجھتے ہیں ۔ ہمارا علاقہ اس وقت ایک مرکزی مقام کی صورت اختیار کر گیا ہے ۔ خصوصیت سے جب کہ مری سے ہزارہ تک ہمارا علاقہ ملا ہوا ہے ۔ وہاں کسی ڈگری کالج کے نہ ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بالکل اندھیرا ہے ۔ میں جناب وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ وزیر خزانہ ایک موقع پر تشریف لے گئے اور یہ مطالبہ کئی ہزار کے مجمع میں پیش ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ واقعی آپ کا کالج کا یہ مطالبہ ضروری ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ اس میزانیہ میں ہمارے پسماندہ علاقہ کو کالج ضرور دیا جائے ۔

اس کے بعد جناب والا میں اپنے علاقے کے سکولوں کی حالت بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں سکولوں میں desks نہیں ہیں چھتیں نہیں ہیں جن کے باعث بچے سکولوں میں بارش سے محفوظ رہ سکیں اور سکولوں کی حالت بڑی خراب ہے بعض بعض سکولوں میں تو بیٹھنے کے لئے ٹاٹ بھی نہیں ہیں ۔ مثال کے طور پر میں اپنے علاقہ کے چند سکولوں کے نام لیتا ہوں ۔

دریا گلی مڈل سکول

گھوڑا گلی مڈل سکول

پسالی گرلز مڈل سکول ۔ تحصیل پنڈی

چھتر پرائمری سکول

جناب والا ۔ ان سکولوں میں نہ چھت ہیں نہ کوٹھڑکیاں ہیں اور نہ ٹاٹ ہیں جہاں بچے بیٹھ کر پڑھ سکیں ۔ لہذا میں حکومت سے اپنے پسماندہ علاقہ کے لئے عرض کروں گا کہ وہ ہمارے حالات پر غور کرے اور مہربانی فرما کر ہمارے اس علاقہ کے حالات کو بہتر بنائے ۔ میں ان حالات کو پیش کرنے کے بعد اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro (Jacobabad II) : Sir, I know the time is very limited and, therefore, I will be very brief in placing one demand pertaining to my constituency. No doubt, sufficient funds have been provided this year for education which is very welcome but I would certainly reiterate my demand which we have been making almost every year in respect of the educational institutions at Jaccobabad. Jaccobabad does not have its own college building. It is really very sad that for the last five or seven years the college in Jaccobabad is functioning in the boarding house of the Municipal High School and they are having evening classes in the Municipal High School Building because the school functions in the morning. This state of affairs has been going on for the last several years

and, year to year, we have been demanding that Government should, as it is already trying to help the backward areas in other respects, give preference to the backward areas in the matter of colleges also. I would, therefore, very strongly place this demand of my constituency that very early provision be made to see that not only a boys' college building is set up but also a girls' college building is set up which should befit the educational needs of that area.

رائے منصب علی خان کھرل (شیخوپورہ - ۳) - جناب والا - لطف کی بات تو اس میں ہے کہ محکمہ تعلیم کے بارے میں بڑی لطیف باتیں کہی جائیں اور ایسی باتیں جن میں کوئی تلخی نہ ہو۔

جناب چند باتیں میں محکمہ تعلیم کی خدمت میں اور وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں - پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ہاؤس میں بارہا معزز ارکان کی طرف سے یہ کہا جا چکا ہے کہ پبلک سکولوں پر اتنا روپیہ صرف نہ کیا جائے اس کے بجائے جو ہمارے دیہاتوں میں سکول ہیں جن کی کہ عمارت نہیں ہے جن کا فرنیچر نہیں ہے ان پر بھی کچھ رقم صرف کی جائے اور ان کو بھی سہولتیں مہیا کی جائیں - اور وہ لوگ اور وہاں کی جو آبادی ہے جو تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کو آسائشیں میسر ہوں ان کے بجائے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کتنا ہی روپیہ اور کثیر رقم پبلک سکولوں پر صرف کی جاتی ہے - اس پالیسی کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور اس پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے - اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی اسمبلی میں جب میں پہلی دفعہ اس معزز ایوان کا ممبر بن کر آیا تھا تو میں نے اس معزز ایوان میں ایک بل پیش کیا تھا کہ ضلع جھنگ میں ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کی جائے اور ایک ایسی یونیورسٹی جس کا ماحول خالصتاً اسلامی ہو اور جو ایسے لوگ پیدا کر سکے جو اسلام کی روح اور اسلام پر صحیح طور پر عمل پیرا ہو سکیں تاکہ وہ اس معاشرہ میں اور اس

ملک میں ایک صحیح انقلاب لا سکیں ۔ وہ بل اس اسمبلی میں پیش تھا کہ اسمبلی کی میعاد ختم ہو گئی اس کے بعد وہ بل جب میں نے دوبارہ پیش کرنا چاہا تو اس پر یہ قانونی اعتراض کر دیا کہ وہ بل اس وقت تک پیش نہیں ہو سکتا جب تک کہ گورنر صاحب سے اجازت نہ لی جائے ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے اور محکمہ کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نہاول پور میں اسلامی یونیورسٹی قائم کر دی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جن خطوط پر میں چاہتا ہوں کہ اسلامی یونیورسٹی قائم ہو اور جس مقصد اور نصب العین کے لئے میں نے وہ بل پیش کیا تھا شاید وہ اسلامی یونیورسٹی ان مقاصد کی تکمیل نہیں کرتی اس لئے میں جناب وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ وہ خود بڑے اسلام شناس ہیں اور بڑے نیک ہیں اور نیک جذبات رکھتے ہیں میں ان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس میں دلچسپی لیں گے اور جھنگ میں چونکہ اسی قسم کا ایک ادارہ سالہا سال سے خدمت اسلام کر رہا ہے تو وہاں پر ایک ایسی شاندار اور مثالی یونیورسٹی قائم کی سعی اور کوشش میں میرے ساتھ تعاون فرمائیں گے ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ نہایت اہم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس موجودہ حکومت کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہوگا اور تاریخ میں سنہرے حرفوں سے لکھا جائےگا اور آنے والی نسلیں اسے ہمیشہ یاد رکھیں گی اور اسے بہت ہی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں گی اگر موجودہ حکومت اس بارے میں کوئی قدم اٹھائے اور وہاں اسلامی یونیورسٹی کے قیام کے سلسلے میں میری رہنمائی اور مدد فرمائے ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ چند گذارشات اور ہیں جو میں وزیر تعلیم اور محکمہ تعلیم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ شیخوپورہ میں میں نے لڑکوں کے کالج کے لئے بارہا عرض کیا ہے وہاں لڑکوں کا ڈگری کالج

قائم کیا جائے اس مسئلہ پر کئی دفعہ غور کیا گیا اور یقین دلایا گیا کہ وہاں کالج قائم کیا جائے گا لیکن اب تک اس پر عمل نہیں ہوا ۔ جناب والا ۔ اصولی طور پر میں یہ نہیں کہتا کہ محکمہ تعلیم نے کچھ نہیں کیا یا کوئی کام نہیں کیا یا اس سلسلے میں کوئی ترقی نہیں ہوئی یا وہ تعلیمی مسائل جو صوبے میں درپیش ہیں ان کو حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی اس سے میں مطمئن ہوں کہ محکمہ نے بہت کوشش کی ہے کالج قائم کئے ہیں یونیورسٹیاں قائم کی ہیں ۔ دیہات میں تعلیم پھیلانے کے سلسلے میں بڑی شاندار اور قابل قدر کوششیں کی ہیں لیکن ہمیں اور بھی آگے بڑھنا ہے اور منزلیں طے کرنا ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ وزیر تعلیم کی رہنمائی میں محکمہ تعلیم اپنی کوششیں جاری رکھے گا اور وہ تمام مسائل جو اس وقت درپیش ہیں وہ انشاء اللہ حل ہو جائیں گے ۔

مسٹر نثار محمد خان (پشاور ۔ ۵) ۔ جناب والا ۔ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں جناب انور عزیز کے ان الفاظ کا اعادہ کروں جنہوں نے اس ہاؤس کے ممبران کو اور خان محمد علی خان کو اس جذبے سے آگاہ کیا ۔

جناب والا ۔ مجھے تین منٹ دیئے گئے ہیں لیکن میں یہ تجویزیں پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ وزیر تعلیم ان پر غور فرمائیں گے اور ہماری قوم اور ہمارے ملک کی امداد فرمائیں گے ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے جناب کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم ایک ہی قسم کی تعلیم سب لوگوں کو نہ دیں بلکہ پہلے ان کو apititude test یا صلاحیت اور رجحان پرکھنے کے جو امتحان ہوتے ہیں وہ ان کو دیں اور جس قسم کی تعلیم کے لئے طالب علم موزوں ہو وہی تعلیم اس کو دیں اور اسی راستے پر اس کو لگا دیں ۔ اس کے علاوہ بجٹ میں جو یہ قدم اٹھایا گیا

ہے کہ بچوں کو مسجدوں میں پڑھایا جائے گا تو ہم اس اقدام کو بہت اچھا سمجھتے ہیں اور اس کا خیر مقدم کرتے ہیں کیونکہ اس طریق سے زیادہ سے زیادہ بچے پڑھ سکیں گے اور جو پیسے رکھے گئے ہیں وہ ایک لاکھ ۷۲ ہزار ہیں یا شاید اس سے کچھ کم ہوں ۔ میرا خیال ہے کہ مسجدوں میں سارے بچے تعلیم نہیں پا سکیں گے ۔ مجھے امید ہے کہ اگر یہ رقم پوری نہ ہوئی تو جناب وزیر تعلیم اس کو پورا کرکے اس طرف توجہ دیں گے ۔ اور اس کے علاوہ میں عرض کروں گا کہ بیگم اشرف برنی صاحبہ کی طرف سے یہ تجویز کی گئی تھی کہ ایجوکیشن cess لگایا جائے ۔ مجھے امید ہے کہ ہمارا محکمہ تعلیم اس کو مان لے گا اور یہ سیس اگر کوئی اور طریقہ نہ ہو تو سینما کے ٹکٹوں اور موٹر رجسٹریشن فیس پر وصول کریں گے اس کے علاوہ میں جناب وزیر تعلیم سے یہ درخواست کروں گا کہ ہماری چار سدہ تحصیل میں جو انٹرمیڈیٹ کالج ہے اس کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے کیونکہ یہ تحصیل بہت بڑی تحصیل ہے اور اہم بھی ہے اس میں کم از کم دو کالج ہونے چاہئیں تھے لیکن چونکہ حکومت کو شائد فنڈز کی کمی ہو اور اس سلسلہ میں کچھ دقت ہو تو مجھے امید ہے کہ وہ اس کالج کو کم از کم ڈگری کالج کا درجہ ضرور دیں گے ۔

Thank you Sir.

مسٹر خان محمد انور علی خان بلوچ (لائلپور - ۱) - جناب والا - پہلی عرض یہ ہے کہ پبلک سکول جو ہیں ان کے بارے میں میرے بہت سے دوستوں نے فرمایا ہے ۔ گورنمنٹ نے جو خرچ کرنا تھا وہ کر بیٹھی ۔ ہمارے مشنری سکول جو ہیں ہمارے صوبہ میں ان کے متعلق ہمارے اس ایوان کے بہت سے دوستوں نے کافی کچھ کہا ہے اور انہیں کافی اعتراض ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بچوں کو خراب کیا جا رہا ہے ۔ تعلیم ان کو غلط

دی جا رہی ہے ان کے خیالات غلط ہوتے ہیں اس کے مقابلہ میں ہمارے یہ پبلک سکول جو بنائے گئے ہیں تو وہاں کی تعلیم کا اندازہ جو ہے وہ اسلامی نہیں ہے گویا اس چیز پر زیادہ تر اعتراض کیا گیا ہے ۔ مگر میرا سب سے بڑا جو اعتراض ہے وہ ان کی فیسوں کے بارے میں ہے اگر وہ کم کر دی جائیں تو وہ بچے جو مشنری سکولوں میں پڑھتے ہیں میرا خیال ہے کہ دس بارہ روپیہ خرچ ہے مہینے کا اور ۱۰/۱۲ روپے جو ہیں وہ کچھ زیادہ نہیں ہیں وہاں قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے وہاں ہر روز نماز ۵ وقت پڑھائی جاتی ہے ہم نے خود پبلک سکولوں میں جا کر دیکھا ہے کہ بچوں کی تعلیم کا معیار اتنا بلند ہے کہ ہمیں ہمدردی کرنی چاہئے ۔ ملک اور قوم کا روپیہ جب لگ چکا ہے تو اگر ان کی طرف سے اگر تھوڑا سا بھی خیال ہٹایا جائے تو یہ مناسب نہ ہوگا اور یہ ہمارے دوستوں کی بھول ہوگی ۔ چونکہ مجھے ٹائم بہت تھوڑا دیا گیا ہے اس لئے میں اختصار کے ساتھ عرض کروں گا ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے شہر لائل پور میں ایک گورنمنٹ کالج لڑکیوں کے لئے اور ایک گورنمنٹ سکول جو ہے وہ بچیوں کے لئے ہے تو ان دونوں اداروں کے لئے بہت کم جگہ ہے ۔ ہوسٹل میں بہت سی بچیاں رہنا چاہتی ہیں لیکن نہیں رہ سکتیں کیونکہ انہیں جگہہ نہیں ملتی ۔ سکولوں کی بھی یہی حالت ہے کہ وہاں بچیوں کو جگہہ میسر نہیں آتی ۔ وہ بہت بڑا شہر ہے اور باوجود اس کے وہاں ایک گورنمنٹ سکول اور ایک گورنمنٹ کالج ہے ۔ تو میں یہ آپ کی وساطت سے استدعا کرتا ہوں اور جناب وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کروں گا کہ چونکہ وہ ایک ہی ملا جلا سکول اور کالج ہے تو وہ بچیوں کے لئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے اگر وہ وہاں تشریف لائیں تو میں ان کو دکھاؤں کہ گورنمنٹ سکول اور گورنمنٹ کالج کی جو جگہہ ہے وہ بالکل اکٹھی ہے ۔ اگر گورنمنٹ سکول کی جگہہ گورنمنٹ

کالج کو دے دی جائے تو اس کے لئے کافی ہو جائے گی - وہاں گلبرگ کالونی ہے - وہاں زمین پڑی ہوئی ہے - لائلپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ زمین انہوں نے ایک پرائیویٹ ادارے کے لئے رکھی تھی اب گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ چونکہ انہوں نے ابھی تک شرائط پوری نہیں کیں ہم ان سے وہ زمین لے رہے ہیں اور اگر اس چھ ایکڑ زمین پر بلڈنگ گورنمنٹ بنا کر دے دے تو وہ بچیوں کے لئے اور سکول کے لئے بھی کافی ہوگی میں جناب کا مشکور ہوں کہ جناب نے مجھے چند الفاظ کہنے کا موقعہ دیا -

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, I am extremely thanful to you for affording me an opportunity to discuss the Educational problems, programmes, plicies and achievements and also the problems that confront this Department. I express my views concerning some very constructive criticism, valuable suggestions and some very important Demands put forth by the Members of this august House.

سپیکر - خانصاحب اگر زیادہ inconvenient نہ ہو تو تقریر اردو میں فرمائیے تاکہ تمام ممبران اس کو سمجھ سکیں -

خواجہ محمد صفدر - کوئی بات نہیں - آپ اچھی طرح اردو میں تقریر کر سکتے ہیں -

Minister for Education : Sir, it would be neither here nor there.

Mr. Speaker : Alright, as he likes.

Minister for Education : Sir, as you all know, the nation has undertaken a gigantic programme for the socio-modern uplift of the country and, in this context, it is known on all hands, and very heartening too, that there has been an acute awareness for the vital role the Education would play in the attainment of these national goals. Some of the Members, Sir, have put forward certain suggestions and I am glad to inform them

that we are following those suggestions and have secured some very remarkable achievements. Sir, before I discuss the progress made and the plans which are now under implementation, I would like to discuss the rationale of the background of the Educational policies of our Government. Purposeful thinking on matters of educational expansion, improvement and reform has necessarily to be considered in the light of three co-ordinating factors namely Ideology, Traditions and Times. Sir, only one thing out of these three, i.e. Times, we share with the rest of the world. Pakisan, as any other country, has got a unique position as far as its traditions and ideology is concerned. So we just cannot borrow a pre-fabricated plan for education from any foreign country ; we have to mould one according to our ideals and our national aspirations. So Sir, we have to depend for blue-printing and educational plans on certain dedicated scholars from within our own country. Naturally they will have to take certain guidelines from the experiences gained in other foreign countries as well as basing certain things on the writings of our scholarly predecessors.

Sir, the Quaid-e-Azam, before and after Partition, took keen interest in the Education of Muslims of Indo-Pak sub-continent and after Partition he considered this with patient concern but after his death, there was a complete vaccum. Sir, I would like to quote here one example to show how keenly he was interested in, the education of the people of this country.

When he visited Peshawar the Principal there requested him for a University. Everybody was thinking that he would parry it off but when he got up to speak-I remember his words-he said, "Mr. Principal you will get a university before you can even imagine". So that was the keen interest that he took in educational problems of this country. After his death which was soon followed by the death of Quaid-e-Millat the politicians who succeeded him one after another were more interested in holding on to their chairs than to plan for the education of this country.

Sir, recently I read an article which, I believe was written by the Central Education Secretary, Mr. Qudratullah Shahab in which he cited an example that when portfolios were being allocated to various Central

Ministers one portfolio which remained unallotted was that of Education'. When the newly sworn-in Ministers had left the Governor-General's House it was found that one portfolio was unallotted. He had to call some person, whom I would not like to name, and it was handed over to him. It was in fact put round his neck. The gentleman refused to take over charge of Education. Such were the times when nobody bothered a bout education.

Sir, after the Revolution of 1958 Field Marshal Muhammad Ayub Khan took as much keen interest as Quaid-e-Azam had done before him. Within a short span of seven years he commissioned two Commissions on Education and the reports which were received by the Government contained the broad guide-lines for our educational planning, educational extension and educational reforms. And Sir the second 5-Year Plan and the Third 5-Year Plan were both made according to and in the light of those recommendations.

Sir, fortunately there is a considerable measure of agreement among the people as far as the extension of education is concerned. Being good Muslims-and as Pakistan was built on the ideology of Islam-we all believe in the sayings of the Holy Quran and the Holy Prophet. The Quran says ?

وما يعلمه الا العلماء

"Those who are scholar, only those know the Almigthy. i.e. only the learned can know who is God Almighty."

هل يستوى الذين يعلمون و الذين لا يعلمون

"That the learned and the illiterate are not equal."

Similary there is a Hadith :

طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمة

"It has been enjoined upon all Muslims-man and woman-to pursue knowledge".

And it goes on still further. In another Hadith it is stated :

طلب العلم فريضة على بعض الفريضة

"That the pursuit of knowledge comes in after the five times prayers".

And then it goes still further :

اطلبو العلم و لوكان با الصين

"In the pursuit of knowledge if you have to go even to China you may do so."

Certain suggestions have been put forth in this House and certain recommendations have been made. Sir, as I reviewed today, the measures which have already been taken, those which are under implementation and yet those which are still in the planning stage are mostly formulated on the deliberations of the Members of this august House. '*(applanse)*'

My brother, Chaudhri Anwar Aziz had taken up this question that we should be consulted and I assure him that everything is based on the recommendations of the Members of this House.

Sir, since integration there has been a phenomenal rise in expenditure on this item which I have just said, was a most neglected sector. If you permit me to read certain figures :

In 1955, the total size of outlay on Education was of the order of eleven to twelve crores only. This has increased to about forty six crores i e. a rise of four hundred percent in eleven years. The total size of developmental outlay on educational sector during the third Plan Period is to the tune of ninety nine crores of rupees as against forty-two crores in the second Plan Period. This provides a concrete evidence for the fact that Education has been rightly recognised during the present regime as an investment. Previously whatever money could be spared from other Departments used to be placed at the disposal of the Education Department. Now, money has to be provided for this Department. It is not now living on the left overs. It has found its right place but, I am sorry to say, after a very long time. Had attention been paid to this Depart-

ment since the inception of Pakistan we would not have been where we are today. Sir, everything takes time. It is said that, "Rome was not built in a day". The education policies and achievements cannot be expected in a short span of five to ten years. It takes decades.

Sir, between 1955 and 1967 the number of Primary Schools has risen from 14,500 to 36,000. Middle Schools from 1,400 to 2,950. High Schools from 850 to 1,600 and Colleges from 74 to 254. The rise in the number of these institutions, according to my calculation is to the tune of 25%. The enrolment in these institutions has gone up from 21 lakhs to 50 lakhs. Again it is more than double. Sir, there has been considerable increase in the enrolment, since 1955.

As the Finance Minister has indicated in his speech some of my colleagues on the other side have thought it fit to twist certain facts and figures. Every one is welcome to hold his views and I am not here to force my views on somebody else. But what shocked me most was certain utterances from an elder brother, I mean for whom I have the greatest regard and respect, not because he happens to be the Leader of the Opposition but because he happens to be a comrade in arms with me during the struggle for Pakistan. Sir, he has stated in his speech earlier that enrolment in primary schools has gone down. It stood at 50 percent in 1960 and today it is about 40 percent. Sir, I don't know the source of his information .....

Khawaja Muhammad Safdar: Third Five Year Plan.

Minister of Education: ..... but I can inform him that in 1960 it was only 26 percent and today, by the grace of God Almighty, it is 43 percent and we hope to increase this to 70 percent by the end of this Plan Period. Sir, for the information of this House I can safely say that the target set forth in the Second Five Year Plan of increasing the enrolment by 12 lakhs has been over-achieved. Sir, as far as the Third Plan is concerned, I have stated again and again that every human effort is being putoin. We are trying our best and straining every nerve to raise this percentage of school going age boys to get admission into various primary schools, and that this should be raised to 70 percent. In this we are not dependent on the primary schools that are in existence today.

We have got a scheme, known as the Mosque scheme, Maktab scheme, as well as we feel that certain industrialists and business would also come forward in the urban communities to cater for the children of their employees, and that Municipalities will also have to gear up and gird up their loins so that we may be able to achieve our target in the Third Five Year Plan. The lady Members of this House would also welcome the idea of raising this percentage and we have now decided that while in the past the Government only took over the responsibility of building primary schools in the under-developed areas, but now we have decided to build more primary schools for girls, whether they are in the developed areas or in the under-developed areas. (*appaluse*)

Sir, during the Third Plan period, emphasis is being laid on primary education as well as on the technical side of it. Expansion of primary education is our first and foremost aim. We want to extend coverage of children from 43 percent to 70 percent by 1970, and we are taking all possible measures to achieve this target. Then, as far as the middle section is concerned, we intend to open 2000 middle schools, and then raise the coverage of children of that appropriate group from 19 percent to 32 percent. Sir, as far as the secondary and higher education is concerned, emphasis is not so much on expansion as it is on consolidation. In all, 240 new High Schools, 51 Intermediate Colleges, and 20 Degree Colleges, largely for scientific instructions are being proposed.

Various demands have been put in this House that we are merely producing graduates and are adding to the unemployed educated personnel of the country. So, keeping that in view we have formulated a programme that in future all the new Colleges, which are going to be opened, would have science subjects, and all facilities for laboratories would be afforded. Those institutions, which have no such facilities now, we would see that they get their due share because emphasis has to be on science if we have to compete with the rest of the world, if you want to be able to stand in the comity of Nation. So it has already been decided to lay greater emphasis on education of science. In 1964, we had 38,000 science students in various Colleges and now we have got certain figures to show that the enrolment in B.Sc. class and post-Graduate courses in Science in the four Universities has gone up from 1955-56 to the present year ; at Peshawar University it has gone up from 47 to 379 students ; here at the Punjab University, it has increased from 509 to 815 students ; at Sind University it has gone up

from 46 to 421 students ; and at the Karachi University, the enrolment of students has shot up from 146 to 1427.

Sir, under the revised Plan, we propose to set up Superior Science Colleges at the divisional headquarters. They would have a very highly qualified staff, and really talented boys would be given an opportunity to show their worth.

Some Members have expressed their concern for lack of specialists in Science subjects. Sir, during the Third Five Year Plan, a blank provision of Rs. 1.5 crore has been proposed to employ high level specialists at all the Universities. Recently the Chancellor convened a meeeting of all the Vice-Chancellors and asked them to specialize in certain subjects as far as science was concerned. I happened to attend that meeting, and at that meeting, it was decided that Karachi University be allocated Marine Biology, Chemical Crystallography to the Sind University, solid State Physics to the Punjab University, and Geology was assigned to the Peshawar University. These are highly specialized subject, and now they have undertaken research in these subjects. The result, Insha Allah, would soon appear. Then, all these Universities have also been assigned some of the existing fields like Physical Chemistry, Mathematics, Applied Mathematics and Analytical Chemistry, for special facilities of education upto the Ph.D. so that we may not end our scholars to foreign countries, who go there these days and spend our hard-earned foreign exchange. When they get those degrees from these Universities, they will be the people, who will be our best graduates and would be appointed as Professors in our Universities.

Then, Sir, several Members have stressed the need for vocational training. As has been generally said, when the boys pass matriculation, some of them drop out. They have nothing to do ; they just loiter about. During this Third Plan period, we have laid specific stress on vocational training, and it is in this field that we have achieved the greatest results.

Sir, during the Second Plan period we were able to set up two new types of Universities ; one was the Agricultural University set up at Lyallpur and other was the University of Engineering & Technology at Lahore. Prior to 1955, we did not have any institution by the name of polytechnique which specialised in certain subjects. Today, I am proud to say, we have 14 polytechniques and we intend to re-organize the existing 36 Industrial Schools and to open up 25 new

Vocational Schools. (*applause*) Likewise, we would be establishing 14 more polytechniques. The six which are in progress and have been left over since the Second Plan are also being expanded and 10 more would be functioning. So, by the end of this Plan Period we hope to turn out at least 12000 technicians. Similarly, in respect of engineering education, Sir, the Engineering Colleges at Peshawar and Hyderabad are going to be developed and then the Engineering College Campus will also be completed. The NED Engineering college, Karachi, is being re-organised. A new Principal has recently been appointed and another Engineering College is going to be set up at Bahawalpur. With all these Engineering Colleges coming up, we hope to turn up at least three thousand engineers every year. (*applause*).

As I have just stated earlier that Pakistan is an Islamic State. Mere lip-sympathy would not do. We have to show some concrete results and, I am glad to inform the House, we had introduced religious education upto the middle standard and recently we have included 9th and 10th classes also for religious education and it has been made compulsory up to Matric. (*applause*) We have got teachers who are being trained for this purpose and more are to be trained in time to come. New books are being written for this purpose also. It is a continuous process. Things would be changing according to the times and if this experiment succeeds, which I hope it would, we propose to introduce this in college as well. We have also introduced Islamiat in various Missionary Schools in the Province and for that we have allocated quite a high amount. Any book which is anti-Islamic, and which comes to our notice, is banned there and then. (*applause*) Besides the introduction religious of books, we have given a religious bias to some of our books on social studies and some of the language readers. Apart from that we have made allocations for the creation of 43 posts of Dinyat, grant-in-aid to Jaamia Islamiat, Bahawalpur, grant-in-aid to Mosques Schools, Quetta, grant-in-aid to the Institute of Islamic Culture Pakistan, Lahore, grant-in-aid to Shah Abdul Latif Yadgaar Committee, grant-in-aid to the Universsty for the publication of Encyclopaedia of Islam in Urdu, grant-in-aid to religious institutions, grant-in-aid to Jaamia Dinyat Dar-ul-Hudaa and Sultan-ul-Madaris, grant-in-aid to Dini Madrissa for the training of teachers in the reading and teaching of the Holy Quran (this has recently been introduced), grant-in-aid to Christian Missionary Schools for engaging teachers in Islamiat and grants various Union Councils for Mosques Schools.

Sir, apart from giving training in schools and various colleges, we do not intend to create book-worms. We would also like, alongwith the cultivation of minds, to build their bodies as well. Many Members have voiced the feeling that military training and physical training be introduced in various colleges and schools. I remember when the President of Pakistan came to Lahore he was addressing a gathering at the Punjab University and he thrashed out in detail this question that military training has become a science. You just cannot call yourself militarily trained for having received instructions for two or three months in a year. It has to be a whole-time training. He said that, God forbid, in any eventuality, if we threw our youth of the nation, who had received little training here and there, on the front] line we would be responsible for butchering them. It is a highly recognised science. We thought of introducing mass physical training in various colleges, of course. In the schools we had the training but we have recently introduced it in the colleges so that it may inculcate a spirit of discipline amongst the students as well as build their body and keep them in good shape. The response is very very encouraging. In the beginning there were certain hesitations on the part of Graduates but later on they took it up and today it is not only introduced in Government Colleges but even some private institutions have come forward and it is spreading day by day. For that purpose we have made an allocation of rupees seventy five lakh for getting them facilities like open spaces, washing facilities, etc. I hope, though the amount is meagre at present, it will go a long way in helping those institutions. Then, Sir, very special attention has been paid to various regions as far as facilities of education are concerned. Emphasis is to pay more attention to the under-developed areas and to bring them at par with those which some people do call highly developed but, I think, as far as education is concerned no area in West Pakistan can be considered to be highly developed because we are still in the process of develapment.

Mr. Speaker : Will the Minister please conclude his speech within two minutes ?

Minister of Educatoin : I have got so much to say.

Mr. Speaker : I am sorry, we have to put Deman ds to the vote of the House at 1.30 PM.

Minister of Education : Sir, certain objections were raised by various Members and if I were to reply to each and every one it will take me at least one hour more but I promised to reply to each and every individual who raised a certain question or put forward certain demands.

We are paying more attention to the rural areas and for that we have now started special courses in agriculture because some people usually take general science and when they pass their Matriculation they refuse to work with their parents in the fields. For this purpose we have also made a Farm Guide Movement. Those people who take general science would now be obliged in the rural areas to take general agriculture as an elective subject and then they would become members of the Farm Guide Movement. I would request the Members that when they go out to their constituencies they should go and take part in the Farm Guide Movement and show to the people that there is real dignity in labour. They should do it with their own hands so that the students may follow them.

Mr. Speaker : Before the Minister concludes, I want to know one thing whether anything has been provided for the up-gradation of middle schools to the higher- standard in the next year's budget ?

Minister of Education : As I have just stated, we have. Of course, not so much as one would like to but the emphasis is on consolidation.

Mr. Speaker : The Minister means up-gradation of middle schools to higher schools.

Minister of Education : Yes, up-gradation of middle schools to higher schools. It is a continuous process and without that this .....

Mr. Speaker : It was not provided in the next year's new expenditure.

Minister for Education : It is provided Sir.

Mr. Speaker : I want to know it for my own information.

Khawaja Muhammad Safdar : There is none, Sir.

Minister for Education : It is provided Sir.

Sir, I would appeal to all the private institutions and those who belong to the wealthy sector of our society, to come forward and supplement the efforts of the Government because we are a poor country and it is very difficult for us to meet all the demands of education. So unless they come forward and supplement the efforts of the Government, it is very difficult to achieve the proposed targets.

Sir, in the end, I am grateful to my staff and specially the Education Secretary who has taken interest in helping me to solve various educational problems. Had he not helped me so much, I would not have been able to implement all the schemes. (*thumping of tables*) I am again thankful to the Members who have raised certain valuable suggestions and I assure them that we would do whatever is possible within our limited means. Thank you very much.

Mr. Speaker : I will now put the Cut Motion to the vote of the House ; the question is :

> That the total of Rs. 53,52,790 on account of 37-Education.—Total New Expenditure be reduced by Rs. 53,52,789.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the Demand (No. 19) to the vote of the House ; the question is :

> That a sum not exceeding Rs. 53,52,790 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on 30th June, 1968, in respect of Education.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put the rest of the Demands to the vote of the House. Demand No. 2. The question is :

> That a sum not exceeding Rs. 3,85,880 be granted to the Governor to meet new expenditure

for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of ! and Revenue

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 3 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 3,66,840 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending en the 30th June, 1968 in respect of Provincial Excise.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 4 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 10,400 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Stemps.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 5 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 1,21,050 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Forests.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 6 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 8,120 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending 30th June, 1968 in respect of Registration.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 7 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs 1,51,020 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Charges on account of Motor Vehicles Acts.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 8 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 1,04,160 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Other Taxes and Duties.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 9 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 71,10,200 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Irrigation (Working Expenses).

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 10 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 3,55,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Other Irrigation Expenditure.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 11 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 7,030 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Charges on Irrigation Establishment.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 12 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 27,83,020, be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of General Administration.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 13 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 20,800 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Administration of Justice.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 14 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 26,700 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Jails and Convict Settlements.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 15 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 19,26,500 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Police.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 16 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 18,47,650 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Provincial Border Forces.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 17 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 1,98,780 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Frontier Regions.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 18 ; the question is :

That sum not exceeding Rs. 46,460 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Scientific Departments.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 20 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 18,13,800 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Health Services.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 21 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 22,56,790 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Public Health.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 23 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 1,17,100 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Fisheries.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 25 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 38,130 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Co-operation.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 27 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 26,13,350 be granted to the Governor to meet new expenditure fo the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Miscellaneous Departments.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 28 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 51.72,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Civil Works.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 29 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 1,97,570 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Charges on Buildings and Roads Establishment.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 30 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 9,50,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Relief.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 31 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 3,44,100 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Superannuation Allowances and Pensions.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 32 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 1,27,500 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in rerpect of Stationery and Printing.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 33 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 7,45,460 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Miscellaneous.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 34 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 10,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Civil Defence.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 35 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 76,10,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Payment of Commuted Value of Pensions.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 36 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 10,07,300 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Capital Outlay on Provincial Schemes of State Trading.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 37 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 27,22,53,600 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Development.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 39 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 9,29,99,400 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Construction of Irrigation Works.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 40 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 3,13,17,300 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Capital Outlay on Improvement of Public Health.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 41 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 3,38,07,400 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Capital Outlay on Schemes of Agricultural Improvement and Research.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 42 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 3,81,83,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Industrial Development.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 43 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 37,04,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Town Development Schemes.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 44 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 19,31,89,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Capital Account of Civil Works outside the Revenue Account.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Demand No. 45 ; the question is :

That a sum not exceeding Rs. 69,88,71,400 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1968 in respect of Loans and Advances by Provincial Government.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned for tomorrow to meet at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.45 p.m.) till 8.00 a.m. on Wednesday, the 28th June, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 5179)

ISLAMIA COLLEGE, NAROWAL

AUDIT AND INSPECTION REPORT ON THE ACCOUNTS OF GRANT-IN-AID OF Rs. 50,000 TO ISLAMIA COLLEGE, NAROWAL, DISTRICT SIALKOT

Audit report	*Principal's remarks*
Section I	
1	2
There was no previous inspection report.	No remarks.
Section II	
Present Audit—The present detailed Audit of Grant-in Aid of Rs. 50,000·00 sanctioned by Director of Education, Lahore Region, Lahore,—*vide* his letter No. 6/5-63/20444,	It will be seen from what is stated hereinafter that the audit report is based or any thing but facts, hence correct results have not been arrived at. The auditors have men-

dated 18th June 1964, was conducted by Sh. Muhammad Amin, Senior Auditor, on the 24th and 25th June, 1966. The results of audit are set forth in the following paragraphs :—

tioned two rooms in their audit report, whereas the block in qnestion consists of three big rooms measuring 30'X25' each. This shows they did not even care to see the block itself.

There has been no mis-appropriation in the Grant-in-aid. Every penny of the Grant has been spent in the interest of the State and the College. The Grant-in-aid was sanctioned,— *vide*, Director of Education's letter No. 6/5-63/20444, dated 18th June 1964 for—

(i) improvement of building;

(ii) Science equipment;

(iii) Furniture; and

(iv) Library books.

The following amounts have been spent for purposes for which the grant of Rs. 50,000·00 was sanctioned during the year in question —

1	2
	Rs.
	(i) Building ... 45,869·77
	(ii) Library books ... 8,808.05
	(iii) Science appratus ... 10,681·05
	(iv) Furniture ... 2,896.34
	Total ... 68,255·21
	To meet with the requirements of the University of the Panjab, the construction work was started in advance, in anticipation of the receipt of grant in question. The surplus expenditure has been met by the College.
Para. 2 Likely mis-appropriation of Government money.	
It was observed from the cash book kept by college to exhibit the expendlture incurred out of Grant-in-Aid that an expenditure of Rs. 31,748·74 was incurred on the construction of building. The contractor was paid only	The auditors have based the account of the consumption of the bricks on the amount paid to the contractor in connection with the three blocks only. The nmount paid to the contractor for labour charges for the canteen—*vide*

the labour charges and material was issued to him by management after purchasing from the market. Neither any prepare estimates were prepared nor any proper measurements were taken. Only the material purchased was shown to have been issued to the contractor in full quantity as it was purchased. The correctness of the accounts could not, therefore, be admitted in audit as complete consumption account was not maintained.

In order, however, to test check the consumption of material the account of books was examined. It was observed from the contractors labour charges bills that only 6,000 cft. brick work was done by him (two rooms, one canteen and a banda wall). As per formula fixed by the P.D. 81,000 bricks were consumed at the rate ef 1350 bsicks for 100 sft. brick work. Whereas per cash book and stock register I50,313 bricks were purchased and issued to the contractor. The college authorities could not give any satisfactory reply to preliminary audit observation. There was every likelihood of misappropriation of Rs. 3,450, i.e., cash of 69,000 bricks (150,313) (81,000) at the rate of Rs. 50 per cent. The matter is

Voucher No. 97, dated 3rd August 1964 and for the boundary wall,— vide Voucher No. 306, dated 30th October 1964 have not been taken into consideration.

Assuming as pointed out by the auditors that nearly 6000 cft. brick work has been done in connection with the three rooms block, 1228 cft. of brick work has been done in connection with the canteen and 888 cft. of brick work has been done in connection with the boundary wall. This brings the total amount of brick work done in connection and the boundary wall to nearly 8000 cft.

1	2
brought to the notice of the higher authorities for investigation, the results for which shall be awaited in the audit office.	
	According to the formula pointed out by the auditors, therefore, the total amount of bricks consumed comes to nearly one lac and ten thousand.
	The auditors have omitted one main item where considerable amout of bricks has been consumed.
	The roof of the three rooms block has been constructed with reinforced concrete and bricks that have been laid all over in the upright condition. This gives us the cubical content of the bricks used to :—
	$90X25X\frac{1}{2}=750$
	The amount of bricks consumed therein comes to nearly 10,000. This brings the total amount of bricks consumed to one lac twenty thousand.

The auditors have based their calculation on the assumption that 1350 bricks are consumed in construction of 100 cft. of brick work. The contractor has been consulted and he asserts that according to revised estimate fourteen hundred bricks and not thirteenfifty bricks are consumed. This would increase the consumption of brick to another five thousand.

The total amount, therefore, of bricks according to above approximate calculation would come to one lac twenty-five thousand.

The flooring of the three rooms blocks has been laid with bricks also, which measures :—

30'X25'X3=2,250 square feet. Amount of bricks consumed therein is—

$$\frac{2,250 \times 350 = 8,875 \text{ bricks;}}{100}$$

The total consumption, therefore, now stands at one lac thirty-three thousand, eight hundred and seventy-five, considerable number of bricks were converted into concrete for foundation.

1	2
	Even at present we have about twenty thousand bricks still in our stock. This would show how incorrect and unfounded is the allegation of misappropriation anywhere. The money and the material bought have been spent in the best way possible. In support of our above assertion, copy of measurements of the walls constructed and the amount of bricks consumed as prepared from the existing building in question is attached herewith for your kind perusal.
B. The expenditure of Rs. 31,748·74 incurred on the construction of the college building was opened to following further observations—	
(1) The article 100 (a) (b) of West Pakistan Education Code requires the submission of rough plans and estimates along with the application for Grant-in-aid. These were not submitted or placed on record as no such plan was shown during audit.	Rough plans and the estimates were duly submitted to the Director of Education, Lahore Region, Lahore,—*vide* this office letter No. 107/63, dated 28th November 1963 on the basis of which this grant was sanctioned. This was not asked for by the auditors and, therefore, were not shown.

(*ii*) As the building was estimated to cash more than Rs. 50,000·00. The opinion of the Commissioner, Lahore Division was required to be obtained under article 100(F) of West Pakistan Education Code. This position may please be clarified.

This point has been brought to our notice for the first time and has been noted for future guidance.

This expenditure incurred on the purchase of other materials such as cement, wood could not be admitted in audit on account of non-production of satisfactory records. The whole position is required to be looked into by the departmental authorities the results of which may please be intimaeed to audit office. Complete account record of consumption of the material purchased may now please be maintained and checked by the management and results sent to this office fot verification of accounts at present audit.

As explained above, in connection with the consumption of bricks proper utilization of the other materials consumed in the construction of the building in question can be very satisfactorily explained from our college record as far as they have been maintained. It may be added that yet all instructions, etc., given by the auditors will be followed in detail in future. This being the first audit will serve the instruction purposes.

Para. 3. Payment to contractor—It was observed that the payments detailed below were made to the contractor on account of labour charges, without obtaining quotations from different contractors and getting approval from management. The correctness of the payments could not, therefore, be admitted in audit.

The position in Narowal is quite different from position in other big town and cities. Here there are only petty contractors and out of them the most reliable Government contractor was selected to do the work. He alone deal with this work and nobody else could do this. The rates with the contractor were settled by the Principal

1	2

Date of payment	*Amount*
	Rs.
12-12-63	.. 474.11
19-12-63	... 810.00
4-1-64	... 816.87
16-3-64	... 532.87
26-3-64	... 547.70

The irregularity may please be explained and expenditure be justified in absence of the above requirements and got regularised by the Education Department.

Para. 4. Purchase without quotations—In the cases detailed below the purchases were shown to have been made without obtaining quotations from the open market. It

and are economical and satisfactorily comparable with any availing in P.W.D. or other departments.

The local purchases have been made on the most economical basis after thorough consultation of the local market. Tender system has several times been tried but

could not, therefore, be ascertained in audit whether the purchases were made at most economical rates :—

Date	*Amount*	*Particular*
	Rs.	
23-10-63	148·00	20 Bags of cement.
26-1-64	2,768.50	Cost of iron.
5-2-64	933.00	Cost of wood.
6-2-64	360.00	Cost of wood.
27-3-64	2,520.00	Cost of cement.
7-4-63	7,515.00	Cost of bricks.
7-4-64	265.00	Cost of brass.
9-8-64	5,754.72	Cost of cement.

The purchases may please be justified. The irregularity is also brought to the notice of Education Department for necessary action.

without any satisfactory response beeause there are no shops who are interested in this system and there are not very many shops have dealing with important materials. Most of the shopkeepers are petty ones who bring their stock only as and when required.

1	2
Para 5. Utilization of grant—A certificate may please be sent to the effect that the grant-in-aid was utilized for the purpose it was sanctioned and according to the conditions laid down in the sanction.	The certificate pointed out is being submitted to the Education Department annually after the construction of the grant. Last time it was submitted under this office No. 545/65, dated 18th November 1965.
Para 6. General Remarks—The general condition of accounts was not satisfactory. The accounts stood in need of overhauling by the departmental authorities and the management.	The accounts have been maintained and are being duly audited by a firm of Chartered Accountants annually. Such remarks have never been made and no objection has even been raised by them regarding the system of maintenance of the college accounts. Even the Departmental Audit carried out on 16th October, 1955 did not point out such a thing and suggested any other method of keeping accounts. It would have been in the interst of the college and the audit authorities if the auditors had pointed out specially where system accounts require a change and improvement. Their suggestions would certainly have served us a good deal for future guidance. No such suggestions, etc., were given.

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 5209)

STATEMENT "A"

LIST OF GOVERNMENT MIDDLE SCHOOLS IN BAHAWALNAGAR DISTRICT ALONGWITH THE DATES OF START

Sr. No.	Name of the School		Date
1	Government Middle School, Chak 28 G Gajyani	—	1946-47.
2	... Chak 124 M	—	1949-50.
3	... Chak 3 G Gajyani	—	1950-51.
4	.. Chak 95 F	—	1950-51.
5	.. Chak 17/IR	—	1950-51.
6	... Chak 100/6 R	—	1950-51.
7	... Chak 68/4 R	—	1950-51.
8	... Shahr Farid	—	1950-51.
9	... Jandwala	—	1950-51.
10	... Laleka	—	1950-51.
11	.. Mcleod Gun	—	1950-51.
12	... Muhammadpur Sansaran	—	1950-51.
13	.. Hasil Saru	—	1951-52.
14	... Chak 40/F.	—	1951-52.
5	.. Chak 38/3 R	—	1951-52.

STATEMENT 'B'

LIST OF MIDDLE SCHOOLS IN WHICH B.A., Ed., TEACHERS ARE WORKING AS HEADMASTERS

Sr. No.	Name of School		Date
1	Government Middle Sahool, Chak 118/6 R.	—	—
2	.. Madhaniwala	—	—
3	... Lar Kishon Singh	—	—
4	... Gulab Ali	—	—
5	... Chak 227/9 R.	—	—
6	... Chak 240/ H.R.	—	—
7	... Chak Abdullah	—	—
8	... Chak 129/M	—	—
9	... Chak 130/6 R.	—	—
10	... Chak 103/6 R.	—	—
11	... Sanateka	—	—
12	... Chak 231/9 R.	—	—
13	... Chak Sarkari	—	—
14	... Chak 178/7 R	—	—

16	..	Chak 185/7R.	—	1951-52.
17	...	Chak 297/H.R.	—	1951-52.
18	...	Chak 123/6 R	—	1951-52.
19	...	Chak 199/8 R	—	1951-52.
20	—	Chak 97/6 R.	—	1951-52.
21	..	Chak 82/5 R	—	1952-53.
22	...	Jhullan Arrain	—	1952-53.
23	...	Jodheka	—	1952-53.
24	...	Chak 340 H.R.	—	1960-61.
25	...	Chak 231/9 R.	—	1961-62.
26	...	Chak 178/7 R	—	1961-62.
27	...	Chak Sarkari	—	1961-62.
28	Government Middle School, Santeka		—	1961-62.
29	...	Mianwala Bunglow	—	1961-62.
30	...	Bala Arrain	—	1961-62.
31	...	Soonda	—	1961-62.
32	...	Chak 112/M	—	1961-62.
33	..	Chak 206/M	—	1961-62.
34	...	Chak 9 G	—	1961-62.
35	...	Chak 423/6 R	—	1961-62.
36	...	Chak 118/6 R	—	1962-63.
37	...	Madhani Wala	—	1962-63.

38	...	Chak 130/6 R	—	1963-64.
39	...	Chak 129 M	—	1963-64.
40	...	Gulab Ali	—	1963 64.
41	...	Chak Abdullah	—	1964-65.
42	...	Lar Kishon Sing	—	1964-65.
43	...	Chak 103/6 R	—	1964-55.
44	...	Chak 227/9 R	—	1964-65.
45	...	Chak 240 H.R.	—	1964-65.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No 5501)

ANNEXURE 'A'

Names/Qualifications possessed by the Teachers presently serving in the B. Ed. Training Colleges in the province.	Qualificatians for B. Ed. Teachers prescribed by the Government.	In case any teacher with qualifications lower than the prescribed one is working in any of the said colleges, reasons therefor.
1	2	3
Government Teachers Training Colleges, Karachi.		
1. Prof. Amanat Ali, Principal, M.A., Edu (U.S,A), Certificate in Child Education (USA), M.Ed (Patna-I) stands I.B.T I/I (Alig).	(a) M.A/M. Sc (not below 2nd Div) with B.T. or a Diploma in Education from a recognised University ; or	Is adequately qualified.

1	2	3
	(b) B.A/B. Sc (not below 2nd. Div) with M. Ed from a recognised University ; or (c) B.A/B. Sc (not below 2nd Div) from a recognised University with Diploma in Education from a recognised foreign University.	
2. Prof. A.H. Hashmi, Professor, M.A. (Edu) USA, Diploma in Applied Linguistics (Edin), M.A (Per), B.T I/I.	—do—	—do—
3. Miss Zakia Khatoon, Professor, M.A (Phil). II, BT., I/I, Academic Dipl. in Education (London).	—do—	—do—
4. Mrs. Birjis Khan, Professor, M.S (USA), M. Ed, (Alld)-II, B.A. II, D.T. I/I	—do—	—do—
5. Mrs. Saeeda Urooj Mazhar, Lecturer, M.A. (Per II), B.T.	—do—	—do—
6. Kh. Manzoor Ahmed, Lecturer, B.A., L.T (Basic) II/II, D.D. (Luck). Specialised in Painting Pottery and Arts Edu (UK).	—do—	—do—

1	2	3
7. Mr. A.K. Bazlul Haq, Lecturer, M.A. (International Relations II), M.A. Edu (Beirut) Dip. in Edu (Beirut) B.T.	—do—	—do—
8. S. Muhammad Hussain, Lecturer, M.Sc II, B.T. II/II M.Ed. II.	—do—	is adequately qualified.
9. Mr. Muhammad Athar Ali Khan, Lacturer, M.A, (Geo II), B.T. II/II, M.Ed II.	—do—	—do—
10. Mr. Naimuddin Naqvi, Lecturer, M.A. (Urdu)III, C.T., III, Dip. in Physical Edu :	—do—	—do—
11. Mr. Zahiruddin Farooqi, Lecturer, B.Sc, II, B.T. It/I, M. Ed I.	—do—	—do—
12. Mr. Zafar Hussain, Lecturer, M.A. (Hist. II) B.Ed. II/II.	—do—	—do—

1	2	3
13. Mr. Zulfiqar Mustafa, Lacturer, M.A. (Eng) III, BEd II/II, M. Ed. II	—do—	—do—
14. Mr. Iftikhar Ahmed Khan, Lecturer, M. Sc (Psy), II, B.T.	—do—	—do—
15. Mr. Rauf Ahmed Khan, Lecturer M.A.(Hist.I), II, M. Ed II, B. Ed.	—do—	—do—
Government Training College Lyallpur.		
16. Mr. Sharif Ahmed, M.A. (Geo II), B.T., II, Professor.	—do—	—do—
17. Mr. Bashiruddin, Lecturer, M.A. (Geo II). M.A. (Hist II), B.T. II.	—do—	—do—
18. Mr. Fasihur Rehman Siddiqi, Lecturer, M.A. (Eng II), B.T. II.	—do—	—do—
19. Mr. Amanullah Qureshi, M.A. (Ara). II, M.A. (Hist), M. Ed II, Lecturer.	—do—	—do—
20. Mr. Ijaz Ahmed Javed M.A. (Maths-I), B.Ed, Lecturer.	—do—	—do—

21.	Mr. Ikram Qureshi, M.A. (Hist-II), B. Ed II Lecturer.	—do—	—do—
22.	Mr. Saleem Ullah, M.A. (Psy-II), B. Ed II Lecturer.	—do—	—do—
23.	Mr. Saif-uz-Zaman, M.A. (Isl. II), B. Ed, Lecturer.	—do—	—do—
24.	Mr. Ghulam Mubammad Malik, M.A. Urdu II, M. Ed II, Lecturer.	—do—	—do—
25.	Mr. Mushtaq Ahmed Khokhar, M.A., B.T.	Govt Teachers Training College, Sukkur.	
26.	Mr. Rewachand Gur, B.T., II & M. Ed.	—do—	—do—
27.	Mr. Muhammad Hashim Abbasi, M.A., B.T. II & M. Ed.	—do—	—do—
28.	Mr. Muhammad Akhtar Khan, B.A., B.T. II M. Ed.	—do—	—do—

1	2	3
29. Mr. Nasir Ahmed Qureshi, B.Sc, B.T., M.Ed.	—do—	—do—
30. Mr. Abdur Rashid, B.T., II, M. Ed. Government Teachers Training College, Lahore.	—do—	—do—
31. Mr. A.H. Syed, Vice Principal B.A. (Hons), M.A. (Eng II), M.A., (Edu)-California.	—do—	—do—
32. Sh. Nazir Ahmed, Prof, M.A. (Eng III), M.A. (Per), B.A. (Hons) in Eng. II, B.T., M.Ed USA.	—do—	—do—
33. Capt. Abdul Majid, Prof. M.A. (Math) I, M.A. (Statt II), B.A. (Hons), B.T.	—do—	—do—
34 Mr. Fazal Ahmed, Prof. M.A. (Per I), M.A. (Eco II), M.A. (Pol. Sc), I, B.T., M.Ed, USA LLB.	—do—	—do—
35. Sufi Zulzar Ahmed, Lecturer, M.A. (Psy II), M.A. (Urdu).	—do—	Lecturers/Professors who teach Educational Psychology at the Training College are not required to teach mathods of Teaching. A person

		possessing the Degree of M.A. (Psy), can, therefore be appointed as Lecturer/Prof. of Psychology at the Training College and he may not necessarily possess the B. Ed Degree.
36. Dr. Asghar Ali Sheikh, M.A. (Urdu), M.A. (Per I) M.Ed (Washington Univ), Ph.D. (Washington Univ).	—do—	Is adequately qualified.
47. Mr. Amir Hassan, Lecturer, M.A. (Geo) II, B.Sc, B.T.	—do—	—do—
38. D. Ghulam Raza Khadim, Lecturer M.A. (Psy), M.A., Ed., Ed.,D.	—do—	—do—
39. Mr. S.M. Lodhi, Lecturer, M.A. (Math II), B.T.	—do—	—do—
40. Mr. Muhammad Ishaque, Lecturer, M.A. (Urdu II), M.A. (Per I), B.Ed.	—do—	—do—
41. Syed Kausar Hussain, Lecturer, M.A. (Urdu II), M.A. (Per)-D.T.	—do—	—do—

1	2	3
42. Mian Muhammad Tufail, M.A., (Phal II), M.A. Edu), Beruit, B.Ed.	—do—	—do—
43. Mr. Muhammad Khan, Lecturer, M.A. (Urdu), B.T.	—do—	—do—
44. Mr. Mustafa Ali Khan, M.A. (Eng III), M.A. (Per I), B.T.	—do—	—do—
45. Mr. Muhammad Chaudhry, Lecturer, M.A. (Arabic), M.A. (Isl. II), B.T.	—do—	—do—
46. Mr. Muhammad Mukhtar Qureshi, Lecturer, M.A. (Hist II), B.T.	—do—	—do—
47. Mr. Ali Shabbar Kazmi, Lecturer, M.A. (Hist II), B.T.	—do—	—do—
48. Mr. Mahboob Shah Hashmi, Lecturer, M.A. (Stat II), B.T. (Pb), M. Ed (Beruit).	—da—	—do—

49. Mr. Aktar-ul-Hassan Bhatti, Lecturer M.A. (Urdu II), M. Ed. (P b).	—do—	—do—	
50. Mr. Muhammad Ajmal Khan, Lecturer, M. Sc (Phy. II), M.Ed (Hons).	—do—	—do—	
51. Mr. Ghulam-us-Suqlain Naqvi, Lecturer, M.A. (Urdu II), B.T.	—do—	—do—	
52. Mr. Muhammad Saeed Ahmed, Lecturer M.A. (Psy II), B. Ed.	—do—	—do—	
53. Mr. Abdul Hamid, Lecturer, M.A. (Eng III) B.T.	—do—	—do—	
54. Mr. Gul Ejaz Hashmi, Lecturer, B. Sc III, B. Ed I, M. Ed (Tech & Indus Arts I).	—do—	—do—	
55. Mr. Muhammad Nawaz Lecturer, M.A. (Hist II), B.T.	—do—	—do—	

1	2	3
56. Mr. Mushtaq Ahmed Malik, Lecturer, M. Sc II.	—do—	After the retirement of the last incumbent of this post it has not been possible to get a substitute with M. Sc (Chem.) and B. Ed/M. Ed qualifications. Internal arrangement has, therefore had to be resorted to for the teaching of Mathod-of Teaching Science to the concerned classess. The present incumbent Mr. Mushtaq Ahmed Malik has been appoined as an internal arrangemenr for the teaching of subject matter as Chemistry. It is propsed to get the post filled permanently through direct recruitment.
Lady Maclagan Training College, Lahore.		
57. Mrs. Saeeda A. Malik, Principal, M.A., B.T., T.D (London).		Is adequately qualified.

58.	Dr. (Miss) Iqbal M. Dar, Prof. M.A. Ph. D.	—do—	—do—
59.	Miss Fahmida Khan, Professor, M.A., MoL., B.T., M. Ed.	—do—	—do—
60.	Mrs. S.P. Mirza, Prof. M.A. T.D,, (London), A.D.E. (London).	—do—	—do—
61.	Mrs. Shamsi Qadri, Prof. M.A., B.T.		
62.	Miss A.A. Karim, M.A., B.T. Diploma, A.D.E. (London), M.A. Edu.London.	—do—	—do—
63.	Mrs. I.Z.K. Wahab, Professor, B.A., B,T., A.D.E. (London), M.A. Edu-London.	—do—	—do—
64.	Mrs. Amina Sharif, Lecturer, in Arabic, M.A., B.T.	—do—	—do—
65.	Mrs. Sayeeda H. Pasha, Lecturer, in Urdu, M.A., B.T., M.Sc.	—do—	—do—
66.	Miss M.J. Rashid, B.A., B.T., M. Ed., Certificate in Child Dev : London, Dip. in Mont Edu.	—do—	—do—

1	2	3
67. Mrs, Razia Madad Ali, Lecturer, in Fine Arts M.A.	—do—	—do—
68. Miss Yasmin Bokhari, Lecturer in Fine Arts, M.A. Mrs. G. Amanullah, Lecturer in Fine Arts, M.A., C.T.	--do—	—do— She has been retained on account of non-availability of a lady with training qualifications in the subject of Fine Arts.
70. Miss Rabia Noor, Lecturer in Science, B. Sc., B.Ed. M. Ed.,	—do—	Is adequately qualified.
71. Miss Nargis Mehraj, Lecturer in History M.A., B. Ed.	—do—	—do—
72. Miss Zarina Qureshi, M.A., B.T., M. Ed.	—do—	—do—
73. Mrs. Azra Haider, Lect. in Urdu, M.A., B. Ed., A.D.E. London.	—do—	—do—
74. Miss Parveen Soofi, Lect. in English, M.A., B.T.	—do—	—do—

75. Mrs. Zakia S. Mazhar, Lect. in Geo., M.A., B.T.	—do—	—do—
College of Education, University of Peshawar.		
76. Syed Hayhya Shah. Dipl, in Education, London, M.A. Edu (Bristol & London-Principal.	—do—	—do—
77. Mr. A.H. Alawi, Prof. M.A., B.T. M. Ed (Florida.)	—do—	—do—
78. Mr. M.I.K. Sulamani, Reader,M. Sc, M. Ed., (Alig. Spl. Sc.T.T.C. (Austriala, FCP. London.	—do—	—do—
79. Mr. A.W. Siddiqi, M.A. (Alig), M. Ed., (Osm), Sr. Lect.	—do—	—do—
80. Mr. M.H. Usmani, M.A. (Agra & Wisc/D.Ed. Sr. Lect.	—do—	—do—
81. Mr. A.D.Khilji, M.A. (Alig), M. Ed. USA, Sr. Lecturer.	—do—	—do—

1	2	3
82. Mian Muhammad Shah, M.A. (Pb). M.Ed (USA), Sr. Lecturer.	—do—	—do—
83. Mr. Abdul Khaliq, M. Sc., B.Ed (Pb), Sr. Lecturer.	—do—	—do—
84. Miss Nazir Fatima, M.Sc, B.Ed., (Pesh), Lecturer	—do—	—do—
85. Mufti Abdul Wadud, M.A. B.Ed; Lecturer.	—do—	—do—
Government Teachers Training College, Multan.		
86. Sh. Ijaz Ahmed, Vice Principal, M.A. (Eng. III, B.T. II	—do—	—do—
87. Mr. Sadruddin Ahmed Siddiqi, Lect. in Geography, M.A. (Geo. III), II. B.A. II.	—do—	—do—
88. Mr. Muhammad Ismail, Lect. in Arabic, M.A. (Arabic I), M.A. (Isl. Studies II) B.Ed.	—do—	—do—
89. Mr. Muhammad Aslam, Lect. in Persian, M.A. (Per II), M.A. Urdu-II, M.A. (Eng III), B.T. I and II.	—do—	—do—
90. Mr. Muhammad Shafi, Lect. in Sociology, M.A. (Soc II), B. Ed. II.	—do—	—do—

91. Mr. Nizamuddin Amjad, Lect. in Physics, M. Sc., (Physics) I, B.Ed. II and I.	—do—	—do—
92. Mr. S. Shamsul Hassan Jafri Lect. in History, M.A. (Hist. II), B.T.II.	—do—	—do—
93. Mr. Iqbal Jameel Tahir, Lect. in Maths. M.A. (Maths II), B. Sc II, B. Ed. II, & III.	—do—	—do—
94. Mirza Abdul Ghani, Lect. in Urdu, M.A. (Per. II, M.A. (Urdu II), B. Ed. II.	—do—	—do—
95. S. Shamim Haider Tirmizi, Lect. in Principals of Education, M.A. II (Urdu), B. Ed., M. Ed.	—do—	—do—
96. Mr. Abdur Rasheed Arshad, Lect. in History*, M.A. Hist.II.M.Ed.	—do—	—do—
97. Mr. Ghulam Mustafa, Lect. in Maths. M.A. (Maths II), B.Ed. II and III.	—do—	—do—
98. Mr. Zaffar Iqbal, Lect. in English, M.A. (English II), B. Ed, II and III.	—do—	—do—

1	2	3
99. Mr. Allah Dad Cheema, Lect. in Lay. M.A. (Bsc-II), B. Ed. II.	—do—	—do—
100. Mr. Salamat Ali Dogar, Lect. in Arts, and Crafts, B. Sc I, M. Ed (Tech).	—do—	—do—
101. Mr. Adur Rehman, Lect. in Botany, M. Sc (Bot I).	—do—	He has been appointed in the interest of students as trained Lecturer is not available.
102. Malik Faiz Kareem, Lect. in Chem. M. Sc (Chem. II).	—do—	—do—

*of Education.

APPENDIX IV

(Rf : Starred Question No. 6573)

APPENDIX 'A'

RECURRING GRANTS AND EXPENDITURE OF GOVERNMENT COLLEGE, LAHORE

Year			Grant	Expenditure
			Rs.	Rs.
1963-64	—	—	13,50,370	13,22,413
1964-65	—	—	14,92,800	13,40,557
1965-66	—	—	15,73,571	15,51,879
	Total	—	44,16,741	43,24,849

APPENDIX 'B'

DEVELOPMENTAL AND NON-DEVELOPMENTL GRANTS AND EXPENDITURE IN GOVERNMENT DEGREE COLLEGES (MEN) AT DIVISIONAL HEADQUARTERS

Sr. No.	Coileges		Develop-ment grant	Expenditure		Non Development Allotment	Expenditure
				63 Revenue	81-Capital		
1	2		3	4	5	6	7
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1	Government College, Lahore	—	28,27,000	3,85,000	24,42,000	59,25,900	57,23,885·00
2	Emerson College, Multan	—	*9,08,500	82,500	8,26,000	18,80,901	81,35,730·05
3	S.E. College, Bahawalpur	—	4,89,000	1,30,000	3,49,643	12,71,790	10,20,180·00
4	Government College, Rawalpindi	—	2,93,000	35,000	2,58,000	9,95,918	9,87,640·22

5	Government College, Sargodha	—	92,500	92,500	—	11,49,713	11,42,968·63
6	Government College, Hyderabad	—	71,000	71,000	—	20,00,000	19,91,000·00
7	Government College, Khairpur	—	53,000	53,000	—	13,89,009	13,84,000·00
8	Government College, Quetta	—	*17,26,583	70,000	16,56,583	18,12,700	18,07,000·00
9	D.J. Science College, Karachi	—	65,000	56,000	—	24,88,429	24,88,429·00
10	Government College, Peshawar	—	*7,07,500	98,500	6,09,000	12,77,980	12,77,980·00
11	Government College, D.I. Khan	—	*5,86,500	36,500	5,50,000	9,68,846	9,68,846·00

*Indicates the proirsion of a new buildings to which the College was shifted. Unmarked grants are for the further development of the existing building and equipment.

APPENDIX 'C'

EXPENDITURE ON THE DEVELOPMENT OF GOVERNMENT COLLEGE, LAHORE DURING THE SECOND PLAN PERIOD

	81—Capital	Expenditure	Total
1960-61			
	Rs.	Rs.	Rs.
(1) Construction of a new Hall, Cafetaria and Professor Rooms. ...	13·02	—	13·20
Total (1960-61) ...	13·20	—	13·20
1961-62			
(1) Provision of Scientific Equipment and Furniture ...	—	0·22	0·22
(3) Improvement of Goverment Colleges in respect of Libraries/ Reading Rooms. ...	—	0·07	0·07
(3) Introduction of New Courses of studies in Government Colleges ...	—	0·01	0·01
(4) Providing E/I in Government College, Lahore ...	0·17	—	0·17
Total (1962-63) ...	0·17	0·30	0·47

	1962-63			
(1)	Scientific Equipment and Furniture ...	—	0·10	0·10
	Total (1962-68) ...	—	0·10	0·10
	1923-64			
(1)	Scientific Equipment and Furniture ...	—	0·20	0·20
(2)	Improvement of Government Colleges in respect of Libraries/ Reading Rooms ...	—	0·10	0·10
	Total (1963-64) ...	—	0·30	0·30
	1964·65			
(1)	Post Graduate Hostel at Government College, Lahore. ...	9 14	—	9·14
(2)	Construction of Science Lab. in Government College, Lahore. ...	1·00	—	1·00
(3)	Expansion of Physics Lab. Government College, Lahore. ...	0·91	—	0·91
(4)	Furniture and Equipment for Government College, Lahore. ...	—	0·50	0·60
(5)	Improvement of Goverment Colleges in respect of Libraries/ Reading Rooms ...	—	0·20	0·20
(6)	Equipment for Physics Lab. Government College, Lahore. ...	—	2·35	2·35
	Total (1964·65) ...	11·05	3·15	14·20

(1) 1960-61	...	13·20	—	13·20
(2) 1961-62	...	0·16	—	0 47
(3) 1962-63	...	—	0·10	0·10
(4) 1963-64	...	—	0·30	0·30
(5) 1964-65	...	10 05	3·15	14·20
Total	...	24·52	3·85	28·27

APPENDIX C

	Colleges	1960-61		1961-62	
		Capital	Revenue	Capital	Revenue
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1	Government College, Rawalpindi	—	—	—	—
2	Government College, Sargodha	—	—	—	—
3	Government College, Multan	4,17,000	51,000	2,11,000	21,500
4	Government College, Bahawalpur	1,71,000	50,000	1,49,000	10,000
5	Government College, Hyderabad	—	10,000	—	18,000
6	Government College, Khairpur	—	7,000	—	3,000
7	D.J. Science College, Karachi	—	—	—	8,000
8	Quetta Government College.	Year wise details are not available			
9	Government College, Peshawar	Year wise details are not available.			
10	Government College, D. I. Khan	Year wise details are not available.			

APPENDIX C—contd.

	1962-63		1963-64		1964-65		Total
	Capital	Revenue	Capital	Revenue	Capital	Revenue	
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1	—	10,000	—	—	2,58,000	25,000	2,93,000
2	—	2,500	—	—	—	90,000	92,500
3	1,86,000	10,00	12,000	—	—	—	9,80 500
4	1,000	10,000	20,000	50,000	8,643	10,00	4,79,643
5	—	3,000	—	10,000	—	30,000	71 000
6	—	30,000	—	30,000	—	10,000	53,000
7	—	—	—	—	—	48,000	65,000

8 Rs. 16,56,583 under 81-Capital and Rs. 70,000 under Revenue

9 Capital Rs. 6,09,000 and Revenue Rs. 98,500

10 Capital Rs 5,50,000 and Revenue Rs. 38,500.

(c) Because Government College, Lahore, has the highest enrolment and there are 11 Post-Graduate Teaching Departments. Until a few years ago, this was the only Government College with Post-Graduate Classes. Similar facilites are being provided in Colleges in other divisions on a systematic basis beginning from the 3rd Plan in order to gradually eliminate disparity.

Wednesday, the 28th June, 1967.
چہار شنبہ - ۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ط غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ز بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ط وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ط وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

(پ ۶- س ۵- ع ۱۳- ایات ۶۳ تا ۶۵)

ان (یہودیوں) کے علماء و مشائخ ان لوگوں کو گناہ کی باتوں اور حرام خوری سے منع کیوں نہیں کرتے بلاشبہ وہ بھی بدکرداری کر رہے ہیں۔ اور یہودی (یہ بھی) کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ (بخل کے باعث گردن سے) بندھا ہوا ہے۔ (نہیں) ان ہی لوگوں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور ایسا کہنے کے سبب ان پر لعنت ہو۔ بلکہ اسکے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ وہ جس طرح (وہ چاہتا) خرچ کرتا ہے۔ اور اے (پیغمبر) یہ کتاب جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے اس کے سبب ان میں سے اکثر کی شرارت اور انکار اور بڑھے گا۔ اور ہم نے تو ان کے درمیان باہم عداوت و بغض قیامت تک کے لئے ڈال دیا ہے۔ یہ جب بھی لڑائی کے لئے آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسکو بجھا دیتا ہے۔ اور یہ ملک میں فساد کرنے کے لئے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور برائیوں سے بچتے تو ہم ان سے ان کی برائیاں محو کر دیتے اور ان کو بھی نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : The Question Hour.

Mr. Zain Noorani : On a point of order Sir. Before any reply is given to this question. I have to submit that I had a question No. 6257, which ought to have been included in the Question and Answer Book for to-day according to its priority. It has been admitted by you ; it is meant for the Revenue Department ; it has been accepted as such, as a question for the Revenue Department, but unfortunately although the questions given much latter by other Members as well as myself have been included in this Book, that one is missing.

Mr. Speaker : Mr. Zain Noorani's question No. 6257 was sent to the Board of Revenue and the Revenue Department has transferred this question to the Basic Democracies Department. So, this question will be included in the list of the Basic Democracies Department.

Mr. Zain Noorani : With due respect, Sir, I wish to point out that this is not a question concerning the Basic Democracies Department. It is a question of a Muslim Cess of nine paisa per rupee, which is being levied as a cess in addition to the land revenue, and is being collected along with the land revenue. How it relates to the Basic Democracies Department, I don't know. The mere idea of transferring this question to the Basic Democracies Department will only amount to dilly dallying and thus depriving the House of an answer to this question. This is a very important and basic question and I request that an answer may be given ; otherwise it will lead to an implication that an unauthorised cess is being collected, and nobody knows about it.

Mr. Speaker : This question has been transferred under the advice of the Additional Chief Secretary and, therefore, I shall have to look into the the matter. The Member may please come to my Chamber. We will look into it and then decide about it. Mr. Hamza.

COMPLAINTS AGAINST MR. ALAM, CHIEF CASHIER AND TREASURER PAKISTAN WESTERN RAILWAY, LAHORE

*3163. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the post of Chief Cashier and Treasurer, Pakistan Western Railway was upgraded to a senior scale post in 1952 ;

(*b*) whether it is also a fact that the same post was downgraded in 1961 to a Class II post ;

(*c*) whether it is also a fact that complaints have been made by the subordinate staff to the higher authorities to the effect that Mr. Alam presently Chief Cashier and Treasurer is rude towards his subordinate staff and at times he abuses them in the office ; if so, the action taken on the above mentioned complaints ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The said post was upgraded to Senior Scale in 1957.

(*b*) No. The post was held in abeyance under the orders of the Central Government, dated 12th August 1961 and a temporary Class II post was sanctioned in lieu thereof.

(*c*) Yes. The staff working under Mr. Alam made a complaint on 16th August 1966 about his behaviour while he was officiating against the

temporary Class II post of Chief Cashier and Treasurer. A preliminary investigation was held on 24th and 25th August, 1966 which showed certain amount of tactlessness of the part of Mr. Alam. However, further action like holding a formal enquiry and allowing Mr. Alam to present his side of the case was not considered necessary as Mr. Alam proceeded on sick leave from 26th August 1966 and it was decided to shift him elsewhere on return from leave. Mr. Alam has resumed duty on 4th May 1967 in another job.

چودھری محمد ادریس ۔ یہ عالم صاحب اب کس کام پر لگائے گئے ہیں ۔ کیا ان کے ماتحت اس عملہ میں سے کوئی شخص تو نہیں ہے جنہوں نے پہلے ان کے خلاف درخواست دی تھی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اب وہ کسی اور جگہ لگائے گئے ہیں ۔

That is a PWR Co-operative Society and there is none of the old staff who is working under him at present.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ جواب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عالم صاحب بیماری کی چھٹی پر چلے گئے تھے ۔ جب ایک شخص طویل چھٹی پر چلا جاتا ہے تو عام طور پر اسے واپسی پر دوسری جگہ لگا دیا جاتا ہے ۔ آپ نے جواب میں خود تسلیم کیا ہے کہ یہ شخص نا موقع شناسی کا مرتکب ہوا ۔ مگر یہ ضروری نہیں سمجھا گیا کہ اس سے پوچھا جاتا کہ وہ کیوں اس کا مرتکب ہوا اور اس نے اپنے عملہ کو کیوں تنگ کیا ۔ یہ ضروری نہیں تھا کہ اس کے خلاف مناسب تحقیقات کی جائے اس سے وضاحت طلب کی جائے اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ابتدائی انکوائری میں اس کے خلاف یہ چارج ثابت ہو چکا ہے اور وہ چھٹی پر چلا گیا ہے ۔ اس لئے یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ اس سے جواب طلبی کی جائے۔ جہاں تک چارج کا تعلق ہے وہ ثابت ہو چکا ہے ۔ جس جگہ وہ اب گیا ہے وہاں اس کا سابقہ سٹاف سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے ۔

Major Muhammad Ali : The learned Parliamentary Secretary has admitted that the Officer was found guilty of the charges. The charge was that he abused. Sir, it is abusing not a single person but it is abusing his staff and he is still with the same department. I would like to know what action has been taken for unbecoming behaviour on the part of an officer holding first-class appointment ?

Parliamentary Secretary : As I have already stated, the charges, no doubt, were serious but they were not so serious as would have warranted serious action. An inquiry was held and he has now been shifted from that place to another which is less important as compared to his previous job. This action is sufficient as far as the interest of administration is concerned.

Mr. Speaker : Does the Parliamentary Secretary consider it a punishment ?

Parliamentary Secretary : He has been shifted from a senior and very important post to a junior and less important post and, obviously, that is a punishment.

مسٹر حمزہ ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب میں یہ بتایا ہے

کہ ان کے خلاف ابتدائی تحقیقات کی گئی ۔ مگر انہیں باقاعدہ طلب کرکے ان سے جواب طلبی نہیں کی گئی اس جواب کے پیش نظر ان کا یہ کہنا کہ الزامات ثابت ہو چکے ہیں یہ کس لحاظ سے درست ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ حمزہ صاحب کو اس بات پر بھی اعتراض ہے حالانکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۶ اگست کو شکایت موصول ہوئی کہ انہوں نے سٹاف کے ساتھ بد سلوکی کی ہے اور اسی مہینہ کی ۲۴ تاریخ کو ایک سنیئر افسر نے ان کے خلاف انکوائری کی ۔ اس کی رپورٹ کے پیش نظر چیئرمین اور وائس چیئرمین نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ مزید تحقیقات کی جائے ۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ انہیں وہاں سے منتقل کر دیا جائے جو بعد میں کر دیا گیا ۔

خان اجون خان جدون ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اسے سزا کے طور پر سنیئر اسامی سے جونیئر اسامی پر تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کی تنخواہ میں بھی کوئی فرق پڑا ہے ۔ اگر نہیں تو سزا کیا ہوئی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تنخواہ میں تو فرق نہیں پڑا ۔ لیکن پہلے اس کے پاس اچھی خاصی سنیئر پوسٹ تھی جہاں سے ہٹا کر اسے غیر اہم پوسٹ پر لگا دیا گیا ہے سزا کے طور پر تنخواہ کم نہیں کی جا سکتی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ غیر تسلی بخش ہے ۔ وہ میری بات نہیں سمجھے میں تاخیر کی

شکایت نہیں کر رہا میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ ابتدائی تحقیقات ہوئی ، کیا تحقیقات کا یہ طریق کار نہیں ہے کہ جس کے خلاف الزامات ہوں اسے باقاعدہ چارج شیٹ کیا جائے اور اس کے بعد فیصلہ کیا جائے ۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو ان کا یہ فرمانا کس حد تک بجا ہے کہ ان کے خلاف الزامات ثابت ہو گئے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں بارہا عرض کر چکا ہوں کہ ان کے خلاف جو الزام تھا وہ tactlessness کا تھا کرپشن کا نہ تھا ۔ جب ان کے خلاف ابتدائی انکوائری کی گئی تو وائس چیئرمین اور چیئرمین صاحب کو یقین ہو گیا کہ وہ اس کے مرتکب ہوئے تھے ۔ اس وجہ سے انہیں وہاں سے شفٹ کرکے دوسری جگہ لگا دیا گیا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ ان کا سلوک اچھا نہیں ۔ کیا اب جو ان کے ماتحت عملہ ہے اس کے ساتھ ان کا سلوک اچھا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ۱۰ اگست کو ان کے خلاف شکایت موصول ہوئی ۔ ۲۴ کو ایکشن لے لیا گیا ۔ اب یہ خاص خیال رکھا جائے گا کہ جو عملہ اب ان کے ماتحت ہے اسے یہ شکایت پیدا نہ ہو ۔

MAINTENANCE OF STORES IN DIESEL RAILCARS SHED, LAHORE

*3295. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that when electric items, *e.g.*, Glow Plugs,

Intermediate relay, Time delay relays, Micro Switches and various types of switches become unserviceable in the Diesel Railcars Shed, Lahore, they are returned to Stores in Advice Notes ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative ; (*i*) the item-wise number of above-mentioned articles returned to Store since 1st January 1965 to-date with the number and date of Advice Notes (*ii*) the number of above-noted serviceable items (item-wise) obtained from Stores since 1st January 1965 to-date, (*iii*) the number of the above-noted items both serviceable and unserviceable in stock in the Stores at present and on 31st December 1964, (*iv*) the officials responsible for the maintenance of Stores in Diesel Railcars Shed, Lahore ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) These items, when scrapped, are returned to Stores, not by numerical count, but by weight as miscellaneous electrical scrap. From 1-1 1965 till 22-6-1966 two cwts of such electrical scrap were returned to Stores vide Advice Note No. 90-L/DRC dated 20-1-1966.

(*ii*) The number of serviceable items in question from drawn the Stores for the Railcar Shed, Lahore in the period 1-1-1965 to 22-6-1966 was as follows :—

Glow plugs	Nil
Intermediate relays	103
Time delay relays	Nil
Micro switches	36
Other switches	34

(*iii*) The position of serviceable items held in the Lahore Railcar Shed Store and Stores Depot was as under :—

(A) In the Lahore Railcar Shed Store.

	On 31-12-64	On 22-6-66
Glow plugs	273	99
Intermediate relays	19	4
Time delay relays	14	11
Micro switches	104	121
Other switches	45	24

(B) In Stores Depot.

	Balance On 31-12-66	Balance On 22-6-66
Glow plugs	225	5
Intermediate relays	40	...
Time delay relays	43	46
Micro switches	177	433
Other switches	586	537

In regard to unserviceable items the position is explained below :—

(A) In the Lahore Railcar Shed Store.

The unserviceable items held in the shed store on 31-12-1964 cannot be furnished because as stated against part (*b*)(*i*) of the Question numerical accountal of these items is not maintained under the procedure in force.

The number of unserviceable items in hand in the Lahore Railcar Shed Store on 22-6-66, was actually counted as a special arrangement arising out of the Assembly Question under reply and was as follows :—

Glow plugs		39
Intermediate relays		21
Time delay relays		3
Micro switches		8
Other switches		37
	Total weight	52 lb. 8 oz

(B). The Stores Depot receives, besides unserviceable electrical items etc., under reference from Lahore Diesel Railcar Shed, scrapped electrical items, some by numerical count and others by weight from some other Sheds and Shops on the Railway. Scrapped items received from Lahore Diesel Railcar Shed are not kept separate from those received from other sources. Book balances of all unserviceable electrical fittings held in Stores Depot were as follows :—

On 31-12-64	On 22-6-66
2-,693 Nos.	61,178 Nos. plus 1 ton 11 Cmt. accounted for by weight.

(*iv*) The said shed is in the charge of a Foreman Grade III in pay scale Rs. 570-650, who is also responsible for the working of the Shed Store.

چودھری محمد ادریس ۔ یہ نہایت اہم سوال تھا ۔ اس کا نمبر ظاہر کر رہا ہے ۔ کہ یہ ایک سال پہلے آیا تھا ۔ مگر اس کا جواب پیش نہیں ہوا ۔ میں اپنے محترم دوست سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کا نوٹس محکمہ کو کس دن ملا تھا ؟

Parliamentary Secretary : If the Member wants to know the date on which this question was sent to the Railway Department he may please come to my room and I will let him know the date.

As far as Mr. Hamza, who has put this question, is concerned, obviously, I think, he is satisfied with the answer.

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب ۲۸ جنوری کو اس کا نوٹس دیا گیا تھا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب اس تاریخ کو اس کا نوٹس renew کیا گیا ہو گا ۔ بہر حال آج کے لئے لسٹ میں جو اسے شامل کیا گیا ہے اس کے لئے نوٹس ۲۸ جنوری کا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب اشرف صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ حمزہ مطمئن ہے اس لئے یہ ٹھیک ہے ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب سوال ایک بار منظور ہو جاتا ہے تو یہ کسی ممبر کا نہیں رہتا ۔ بلکہ ایوان کی ملکیت ہو جاتا ہے ۔ اس لئے ایک ممبر کا مطمئن یا غیر مطمئن ہونا کافی نہیں ۔ سارے ایوان کو مطمئن کرنا چاہئیے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ مجھے حمزہ صاحب سے اتفاق ہے ۔ جس آدمی نے حمزہ صاحب کو یہ سوال دیا تھا ۔ اس سے ان کی دوبارہ ملاقات نہیں ہو سکی اس لئے وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آئیندہ موقع آئے گا تو آپ یہ دیکھیں گے کہ ہم اس سے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں اور آپ کے کون سے پول کھولتے ہیں ۔

P.W.R. WAGONS

*3368. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the P.W.R. wagons are outstanding against Indian Railways ; if so, number thereof and the date since when the said wagons are outstanding alongwith hire-rate charges per wagon per day ;

(*b*) the average income per wagon per day on P.W.R. ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) &(*b*) Yes. 95 wagons of P.W. Railways are outstanding against the Indian Railways since 6th September 1965, the date of out-break of Indo-Pakistan hostilites. The hire charges recoverable from India for the said 95 wagons are Rs. 2.50 per wagon per day.

(*b*) The average net income per wagon per day on P.W. Railways is Rs. 3.98.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ

اتنی بڑی تعداد میں ویگن ہندوستان کے پاس ہیں ان کی واپسی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں ۔ اگر آپ کی جانب سے اقدامات کئے گئے ہیں تو آپ کو کامیابی کیوں نہیں ہوئی اور نیز یہ بھی بتائیں کہ آیا پاکستان ویسٹرن ریلوے نے حکومت پاکستان کو move کیا ہے ؟ کیا معاہدہ تاشقند کے بعد ویگن واپس کرنے کے لئے بات چیت کی گئی اگر جواب اثبات میں ہو تو کیا فیصلہ کیا گیا ؟

Parliamentary Secretary : Sir, it is already in the notice of the Central Government and these matters are being taken up by the Central Government's Defence Department and these wagons will be got back when the rail traffic between India and Pakistan resumes. Sir, Mr. Hamza is well aware that presently there is no traffic and obviously these wagons cannot be had.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہندوستان سے آمدنی ۲۰۵۰ روپیہ فی ویگن روزانہ ہے اور ہماری آمدن فی ویگن ۳۰۹۸ روپے روزانہ ہے ۔ ان سے کم ریٹ کیوں مقرر کئے گئے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Sir, it is due to the agreement reached between India and Pakistan.

سید عنائت علی شاہ ۔ جناب والا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ہندوستان سے کرایہ مقرر کیا ہے کیا اس میں سے ہمیں کچھ مل بھی گیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Certainly Sir ; it will be charged when the decision on the Central Government level is taken.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری مجھے بتائیں گے کہ جب ۱۹۶۵ء کی جنگ ہوئی تھی اس وقت ہندوستان کے فالتو ویگن ہمارے پاس نہیں تھے اور یہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے زیادہ ویگن ان کے پاس ہیں؟

Parliamentary Secretary: Sir, actually PWR had sent wagons for bringing Indian coal. Totally 225 wagons were given as subsidy to the Indian Governmen: for getting coal and these 95 were held up due to the start of hostilities at that time and later on the rail traffic was also disconnected and these wagons could not be got back. These would be got back when the traffic between the two countries resumes.

FACILITES PROVIDED TO RAILWAY STAFF AND PASSENGERS AT RAILWAY STATION NISHTARABAD (SIKHANWALA) DISTRICT SARGODHA

*3464. **Mr. Hamza:** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the average annual income accrued from the Railway Station, Nishtarabad (Sikhanwala), District Sargodha during the last four years ;

(*b*) whether residential accommodation has been provided to all the Railway staff posted at the said station ;

(*c*) whether waiting halls, shelters, water facilities and other amenities have been provided on that station for the benefit of the passengers ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the negative, whether any scheme is under consideration of the Railway Administration to provide the said facilities in the near future ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The average annual income of Nishtarabad station on the basis of figures of earnings for the years 1962-63 to 1965-66 was Rs. 75,81,084,58.

(*b*) No. Out of 35 railway employees posted at the said railway station 15 are accommodated in quarters.

(*c*) Water is supplied to the station through travelling water tank and to passengers by a Waterman posted at the station. Waiting hall, platform shelter and other amenities have not so far been provided at this station.

(*d*) Yes. The work of providing additional staff quarters, and an improved type station building including waiting hall for 3rd class passengers, waiting room for upper class passengers and additional water facilities has been sanctioned for this station. This work is in hand and will be completed during 1967-68.

مسٹر حمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ ایسے سٹیشن پر جس کی اوسط آمدنی ۷۵ لاکھ ۸۱ ہزار روپیہ سالانہ ہے پبلک اور مسافروں کو اتنی کم سہولت کیوں مہیا کی گئی اور اس میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Actually, Sir, the number of passengers outgoing and incoming on this station was less and is still less. This increase in income was due to a quarry being worked by WAPDA but still the Railway Administration is giving this matter top priority. The scheme was taken up in 1965-66 originally which could not materialise due to the outbreak of war. Additional amentities are being provided now in the current financial year.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ محکمہ ریلوے یا حکومت کی طرح مجھے الہام نہیں ہوتا یہ حقیقت ہے وہاں واپڈا کی quarry ہے جس کی وجہ سے اتنی بڑی آمدنی ہوتی ہے ۔ آخر وہاں انسان ہی کام کرتے ہیں ۔ جو لوگ وہاں جاتے ہیں وہ پریشان ہوتے ہیں ۔ ان ہی کی تحریک پر میں نے یہ سوال دیا تھا ۔ کیا آپ کو یہ احساس ہے کہ آپ کا محکمہ اس سٹیشن پر سہولتیں بہم پہنچانے میں غفلت برتتا رہا ہے ۔

Mr. Speaker : Next question.

CHARGING OF INTEREST FROM RAILWAY EMPLOYEES ON CYCLE/MOTOR CYCLE ADVANCES, ETC.

*3572. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of employees of the Railway Department who do not receive interest on their accummulated P.I. G.P. Fund ;

(*b*) whether the Railway Department charges interest from such employees on advances given to them for the purchase of cycle, motor cycle, etc.; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) There are twenty-seven employees of the Railway Department who do not receive interest on their SRPF/GPE deposits on voluntary basis.

(*b*) Yes. The advances given by the Government to employees for purchasing Cycle, Motor Cycles, etc., are from a different source alto-

gether, and under the rules, interest is payable on all advances made from that source.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ جو پیشگی رقومات ان اشیا کو خریدنے کے لئے لی جاتی ہیں جن کا ذکر میرے سوال میں ہے وہ افراد جن سے پیشگی رقومات وصول کی جاتی ہیں محکمہ ریلوے کے ملازم ہیں ۔ اگر ایک ماتحت ملازم جو سود وصول نہیں کرتا ۔ آپ اس سے سود کیوں وصول کرتے ہیں ۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ یہ رقم اس کے حساب میں adjust کر دی جائے ؟

Parliamentary Secretary : There are only a few people who do not receive and generally majority of the people receive interest and as far as charging of interest on loans granted to the employees for purchase of Cycles, Motor-cycles and for building houses is concerned that is a different heading of the budget altogether and on that, interest is to be charged by the Railway Department and it cannot be helped. This is a general policy of the Government.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا سوال یہ تھا کہ ۲۷ آدمی جو آپ سے سود وصول نہیں کرتے ہیں جب وہ آپ کے محکمہ سے قرضہ لیتے ہیں تو آپ ان سے کیوں سود وصول کرتے ہیں ۔ کیا آپ اس چیز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ جو قرضہ سائیکل ۔ موٹر سائیکل اور مکان بنانے کے لئے دیا جاتا ہے

وہ ایک سکیم کے ماتحت دیا جاتا ہے ۔ اس کا علیحدہ بجٹ ہیڈ ہوتا ہے ۔ حمزہ صاحب بھی اس اعتراض پر زور دے رہے ہیں ۔ گورنمنٹ کی ایک جنرل پالیسی ہے اور سب محکموں پر یکساں حاوی ہے ۔ وہ شرح سود وصول کرتے ہیں محکمہ ریلوے اس میں کوئی استثناء نہیں کر سکتا جب تک گورنمنٹ اس کے متعلق کوئی حتمی فیصلہ نہ کرے ۔

Mr. Hamza : Point of Personal explanation.

جناب سپیکر ۔ سردار محمد اشرف صاحب بعض باتیں میرے نام منسوب کر دیتے ہیں ۔ میں نے محض کاروں کے بارے میں عرض کیا ہے کہ کاروں کے لئے ایڈوانس پیشگی رقومات کیوں دیتے ہیں ۔ اس میں سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں کا ذکر بھی آ گیا ۔ میرے خیال میں ان افراد کو جو سود وصول نہیں کرتے اگر آپ کے محکمہ سے دوسرے کسی سلسلہ میں قرضہ حاصل کر رہے ہوں تو ان کو اسی حد تک سود کی رعایت دینا آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کا اخلاقی فرض بھی ہے ۔

Mr. Speaker : Next question.

SHORTAGE OF ELECTRICITY IN THE PROVINCE

***4157. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the present shortage of electricity in the Province is due to some defects in the Multan Power House ; if so, when these defects developed ;

(*b*) whether it is a fact that the defects in the said Power House developed due to the negligence of the staff incharge ; if so, the action Government intend to take against the officials responsible ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes, to some extent. The defects developed in Multan Power House in June, 1966.

(*b*) No, not entirely. However WAPDA has suspended the officer incharge and an operator on this account and Departmental enquiry is proceeding against them.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ جون ۱۹۶۶ء میں رو پذیر ہو چکا ہے اور یہ کہ ابھی تک اس سلسلے میں تحقیقات جاری ہے اور معلوم نہیں کہ کتنے عرصے تک مزید جاری رہے گی تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر صاحب تحقیقات کی اس رفتار سے مطمئن ہیں ۔

وزیر آبپاشی (مخدوم حمیدالدین) ۔ انکوائری رپورٹ مکمل ہو چکی ہے ۔

and very soon it is going to be submitted to the Provincial Government.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر برقیات نے فرمایا ہے کہ یہ تحقیقاتی رپورٹ مکمل ہو چکی ہے ۔ تو میں ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جون ۱۹۶۶ء میں یہ واقعہ ہوا تھا اور یہ تحقیقات شروع کی گئی تھی اور اب جون ۱۹۶۷ء میں بھی یہی فرماتے ہیں ، اس

میں جو ایک سال کا لمبا عرصہ صرف ہوا ہے ، کیا وہ اس بات سے مطمئن ہیں -

وزیر آبپاشی - جناب والا - یہ معاملہ پیچیدہ تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں evidence کی nature کے پیش نظر یہ تاخیر کوئی تاخیر نہیں ہے -

---

ENQUIRY AGAINST DIVISIONAL CANAL OFFICER KHANEWAL

*4158. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Fateh Muhammad Khan of Chak No. 30/10-R, Tehsil Khanewal, District Multan applied for the supply of canal water to the Executive Engineer, Khanewal Division ;

(*b*) whether it is a fact that the application of the said person was rejected on 7th March 1964 by the Divisional Canal Officer, Khanewal in the presence of the said applicant and one Muhammad Khan who opposed the application ;

(*c*) whether it is a fact that the said Officer revised his order later on in the absence of opponent party *i.e.*, Muhammad Khan ;

(*d*) whether it is a fact that the said case was referred to the Anti-Corruption Department; if so, the results of the enquiry if completed and action taken by the Government against the Officer concerned ; and if no action has so for been taken against him, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) It was alleged as such by one Muhammad Khan but was found to be incorrect on investigation.

(*c*) The allegation was found incorrect on investigation.

(*d*) Yes. The Directorate reported no corrupt motive, but negligence of duty. The case is under consideration of the Government.

چودھری محمد ادریس ۔ Directorate Anti Corruption نے رپورٹ کی ہے ۔

that there was negligence of duty.

کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ

What was that negligence?

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ ڈائریکٹریٹ کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق وہ negligence کو اس طریقے سے establish کرتے ہیں کہ اپنی judgement record کرنے کے بعد superior officer کے پاس فوراً بھیجنی چاہیئے تھی لیکن اس کے دفتر میں یہ فیصلہ ایک یا ڈیڑھ مہینے تک رکھا رہا تو یہ ان کی negligence ہوئی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس محمد خان کے دستخط اس آرڈر پر کینال افسر نے forge کئے تھے ۔ یہ اس کی allegation پر ڈائریکٹریٹ اینٹی کرپشن نے آپ کو بھی رپورٹ کی ہے ۔ کیا آپ اس کی وضاحت فرما سکیں گے ۔

وزیر آبپاشی ۔ انھوں نے forged signature کے بارے میں رپورٹ نہیں کی ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ انھوں نے جواب کے حصہ (د) میں کہا ہے کہ نظامت نے کسی بدعنوانیوں کی نہیں بلکہ ادائیگی قرض میں غفلت کی رپورٹ کی ہے ۔ تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ اتنی معمولی نوعیت کی بات تھی تو کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ محکمانہ کارروائی کرنے بجائے اس کے کہ انھوں نے اسے محکمہ انسداد رشوت ستانی کے حوالے کر دیا ۔

وزیر آبپاشی ۔ چونکہ nature of allegation کچھ ایسی تھی کہ اس نے جعلی دستخط کئے تھے تو immediate officer نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کو محکمہ انسداد رشوت ستانی میں دے دیا جائے تاکہ اس کی thorough investigation ہو سکے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ definite سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس مد خان کے دستخط اس فیصلے پر اس دن کئے گئے تھے جس دن وہ حاضر تھا اور جس دن یہ آرڈر سنایا گیا تھا اور ان دستخطوں کو ڈائریکٹریٹ آف اینٹی کرپشن نے compare کرایا تھا اور اس comparison کا result یہ تھا کہ یہ اس کے دستخط نہیں ہیں بلکہ یہ forged signatures ہیں ۔ کیا آپ اس کو deny کرتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ اس رپورٹ کا ماحصل یہی ہے کہ اس کے part پر negligence ہوئی ہے اور کسی قسم کا ایسا offence نہیں ہے ۔ which involves immoral turpitude

چودھری محمد ادریس ۔ میں definitely یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں نے اپنے پہلے سوال میں بھی پوچھا تھا کہ ان کے خلاف allegation یہ تھی کہ انہوں نے محمد خان کے جعلی دستخط کئے تھے انہوں نے اسے deny کیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں difinitely یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محمد خان کے دستخط compare کرائے گئے تھے اور رپورٹ یہ آئی تھی کہ یہ محمد خان کے دستخط نہیں ہیں اور یہ forged ہیں ، کیا آپ اس کو deny کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ اینٹی کرپشن سے یہ رپورٹ آئی تھی کہ یہ forged دستخط ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ Bureau of hand writing experts سے یہ رپورٹ آئی تھی جہاں پر کہ اسے comparison کے لیے بھیجا گیا تھا۔ وہاں سے یہ رپورٹ آئی تھی کہ یہ دستخط ان کے نہیں ہیں ۔ وہ خود تو نہیں کہہ سکتے اس لیے ظاہر ہے کہ کسی ماہر سے ہی انہوں نے اس کو compare کرایا ہے ، تو یہ رپورٹ ان کی ہے کہ یہ دستخط ان کے نہیں ہیں بلکہ جعلی دستخط ہیں ۔

Minister of Irrigation & Power : According to the Anti Corruption Establishment Fateh Muhammad owns his signature and as such it cannot be considered as forged.

EXECUTIVE ENGINEERS REMAINED POSTED AT KHANEWAL DIVISION, MONTGOMERY CIRCLE FROM 1958 TO 15TH JUNE 1964

*4159. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of the Executive Engineers that remained posted at Khanewal Division, Montgomery Circle, from 1958 to 15th June 1964 ;

(*b*) whether it is a fact that each of the said Officers was transferred from Khanewal Division, at the instance of the Anti-Corruption who held inquiries against them ; if so, the results of enquiries and action taken against each of them ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) As per statement placed on the table.

(*b*) No.

(1) Mr. Muhammad Hussain Bajwa.	14th February 1956 to 9th February 1958 (retired on 9th February 1958).
(2) Mr. M. H. Baloch	10th February 1958 to 26th June 1958 (held additional charge).
(3) Raja Muhammad Afzal (T.E.)	27th June 1958 to 5th November 1959.
(4) Mr. S.A. Zafar	6th November 1959 to 31st March 1962.
(5) Mr. A.D. Nasir	1st April 1962 to 13th June 1964.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ سوال یہ پوچھا گیا تھا

کہ خانیوال سب ڈویژن میں کتنے ایگزیکٹو انجینئر تعینات ہوئے ہیں اور اس عرصہ میں اینٹی کرپشن کی رپورٹ پر کتنے تبادلے ہوئے ہیں ۔ تو یہ فرماتے ہیں کہ ''نہیں'' ۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ نمبر ۳ پر جو راجہ محمد اختر ہیں ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس کو اینٹی کرپشن کی انکوائری کے بعد سروس سے ڈسمس کر دیا گیا ہے ۔

وزیر آبپاشی (مخدوم حمیدالدین) ۔ جی نہیں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ عام طور پر کسی افسر کا تقرر کسی ایک جگہ پر تقریباً تین سال کے لیے کیا جاتا ہے اور اگر راجہ افضل کی تقرری کا عرصہ دیکھا جائے تو وہ ۱۷ جون ۵۸ء سے ستمبر ۵۹ء تک یعنی کل پندرہ سولہ مہینے وہاں پر تعینات رہے تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اتنے کم عرصہ میں اس کو وہاں سے تبدیل کرنے کی کیا وجوہات ہیں اگر وہ ڈسمس نہیں ہوا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ میرے خیال میں معزز رکن کو بھی اس بات کا علم ہوگا اور تجربہ بھی ہوگا کہ اس قسم کے تبادلے ہوتے رہتے ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ نمبر ۵ پر ملاحظہ فرمائیے کیا یہ اے ۔ ڈی ۔ نصر وہی شخص ہے کہ جس کے خلاف فتح محمد کی درخواست پر تحقیقات ہوئی ہیں اور ڈائریکٹریٹ اینٹی کرپشن کی رپورٹ پر وہاں سے تبدیل کیا گیا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ ہمارے پاس جو ریکارڈ ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ اینٹی کرپشن کے ڈائریکٹریٹ کی سفارش پر اس کی تبدیلی ہوئی ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ جناب وزیر موصوف نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ مخصوص حالات اور واقعات کیا تھے کہ ایک افسر کو تین سال سے پہلے کسی جگہ سے تبدیل کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : This question has already been answered.

THERMAL STATIONS AT SAHIWAL

*4167. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Thermal Station at Sahiwal is not functioning despite the fact that the electric supply made from other sources is not commensurate with the demand of the consumers; if so, reasons therefor ;

(*b*) the power production capacity of the said Thermal Station and the number of turbines installed therein and whether all the said turbines are in working condition ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) No. Thermal Station at Sahiwal is in operation.

(*b*) (*i*) Power production capacity ... 6000 K.W.

(*ii*) No. of turbines ... Two. Both are in working condition.

One of the turbines have since been commissioned.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ یہ جواب میں کہتے ہیں ۔

has since been commissioned.

یہ آپ نے کب commission کیا ہے ۔

وزیر آبپاشی (مخدوم حمیدالدین) ۔ دسمبر ۱۹۶۶ء میں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ

One of the turbines is under repairs and will be Commissioned in December 1966.

اس کا کیا مطلب ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ جواب revise ہوگیا ہے ۔

It has since been commissioned.

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر برقیات مجھے یہ بتائیں گے کہ ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب کے حصہ (ب) میں جو "No. of Turbine" فرمایا ہے اس "No" سے ان کی کیا مراد ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ "No" سے مراد Number ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جب یہ سوال اسمبلی سیکرٹریٹ میں چھپنے کیلئے آیا تھا ، تو اس وقت ان کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ Commission ہو چکا ہے ۔ تو اس وقت آپ نے کیوں غلط جواب دیا تھا ۔

وزیر آبپاشی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو معمولی نوعیت کی omission ہے ۔ اور اب جب کہ آپ کو اطلاع مل چکی ہے ، اس سے تو آپ کو مطمئن ہو جانا چاہئے ۔

خان اجون خان جدون ۔ یہ Turbine کتنا عرصہ زیر مرمت رہا ۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ عرصہ تو میں نہیں بتا سکتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ ایک آدھ خراب ہو تو وہ بتا بھی دیں ۔

Major Malik Muhammad Ali : On a point of order. In response to the supplementary by my learned friend, Chaudhri Muhammad Idrees the Minister has said that you should be satisfied. It does not matter what the records are with the Department. I would here like to bring out the point that one of the objects of raising supplementary questions is to bring points to your notice for rectifying the wrong actions done in the Department under your charge.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ جو سوالات اسمبلی کو بھیجے جاتے ہیں ۔ وہ کافی پہلے بھیجے جاتے ہیں ۔ یہ سوال بھی پہلے بھیجا گیا تھا ۔ لیکن اس کا جواب غلط دیا گیا ہے ۔ اب میں نے یہ پوچھا

تھا کہ جب دسمبر ۱۹۶۶ء میں turbine کو commission کر دیا تھا تو جواب کیوں غلط دیا گیا ۔

RE-MODELLING OF LOWER BARI DOAB CANAL

*4170. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Rs. 4 lac were sanctioned by Government for re-modelling Lower Bari Doab Canal during the year 1965-66 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said amount was utilized during the said year ; if not, reasons therefor ;

(*c*) the total amount sanctioned for the same project during the current fiscal year and the amount spent therefrom during the months of July, August and September, 1966 ;

(*d*) in case no expenditure was incurred out of the amount mentioned in (*c*) above, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes, Rs. 4,25,000 were sanctioned for the work during the year 1965-66.

(*b*) Rs. 4,45,976 were utilized during the year 1965-66.

(*c*) No allotment made so far during the year 1966-67. Rs. 87,421 have, however, been spent up to 30th September 1966.

		Rs.
July		3,867
August	...	55,653
September	...	27,901
Total	...	87,421

(*d*) Does not arise.

چودھری محمد ادریس - جواب میں آپ نے بتایا ہے کہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۳۲۵۰۰۰ روپیہ کی allocation کی گئی تھی - لیکن اخراجات ۳۳۵۹۷۶ روپے ہوئے - یہ کیسے ہو گیا -

وزیر آبپاشی (مخدوم حمید الدین) - دس فی صد excess ہو سکتا ہے اور اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے -

چودھری محمد ادریس - ۱۹۶۶-۶۷ء میں کوئی الاٹ منٹ نہیں ہوئی - لیکن پھر بھی آپ نے تقریباً ۸۷۰۰۰ روپیہ خرچ کر دیا -

وزیر آبپاشی - یہ خرچ تو ہوا تھا کیوں کہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں دو لاکھ ۷۳ ہزار کی allocation کی گئی تھی -

The expenditure has been incurred.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, in part (*c*) it is stated : "No allotment made so far during the year 1966-67."

کیا وزیر صاحب اس امر کی طرف توجہ مبذول فرمائیں گے کہ جب ۱۹۶۶-۶۷ء میں کوئی الاٹ منٹ نہیں ہوئی اگر اس وقت جواب غلط تھا تو اب کیسے کہہ رہے ہیں کہ وہ خرچ ہوا تھا۔ کیا آپ اسے explain کریں گے۔

وزیر آبپاشی ۔ اس کی پوزیشن تو بتا رہا ہوں۔

Mr. Speaker : May I ask Makhdoom Sahib, why this answer was not revised ?

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ یہ صحیح ہے کہ خرچ ہوا تھا۔

Mr. Speaker : Had there beenno supp lementary, our record would have contained incorrect answer ?

چودھری محمد ادریس ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ یہ بار بار غلطی محکمہ میں کیوں ہوتی ہے اور کون کرتا ہے ؟

EXTENSION SCHEME OF LORALAI POWER HOUSE

***4685. Baba Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Superintending Engineer, Electricity, WAPDA, Sukkur disclosed in the meeting of Divisional Council, Quetta,

held on 31st October, 1963, that the extension scheme of Loralai Power House under preparation will be submitted to Government for approval ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said scheme has been approved by the Government ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative,—(*i*) the date of its approval, (*ii*) the date on which the work on the said scheme is likely to be started ; and (*iii*) scheduled date of its completion ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) 7th December, 1966.

(*ii*) The work has since been started.

(*iii*) Within the financial year 1967-68.

سید عنایت علی شاہ ۔ سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ سپرنٹنڈنگ انجنیئر نے ۶۳-۱۹۶۲ کو ڈویژنل کونسل کے اجلاس میں کہا تھا کہ extension scheme تیار کرکے بھیج دی جائے گی ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ صحیح ہے ۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ وہ کس تاریخ کو بھیجی گئی تھی ۔

وزیر آبپاشی (مخدوم حمید الدین) ۔ اس سوال پر صرف approval کی تاریخ مانگی گئی تھی سو ہم نے دے دی ہے ۔ سکیم کے بھیجنے کی تاریخ دریافت کرتے تو ہم وہ بھی دے سکتے تھے ۔

نہیں بتا سکتا ۔ ایسی بات یاد date of initiation straight away نہیں رہ سکتی ۔ البتہ اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ ۱۹۶۳ء میں یہ سکیم initiate ہوئی ۔ ۱۹۶۵-۶۶ء میں بھجوائی گئی ۔ ensuing year ۱۹۶۶-۶۷ء میں اس کی ابتدائی phase مکمل ہوئی اور اب باقی کام ہو رہا ہے ۔

WAPDA MACHINERY AND VEHICLES POOL ON FEROZEPUR ROAD, LAHORE

*4687. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that WAPDA Machinery and Vehicles Pool exists on Ferozepur Road near Lahore Stadium ;

(*b*) whether it is a fact that certain Vehicles and Tractors are lying unserviceabte in the said Pool ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not auctioning or repairing the said vehicles and the dates since when these are lying unserviceable ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The vehicles have been in the process of disposal. The dates are :—

October, 1964—June, 1965	52	
June, 1965—April, 1966	52	33 No. vehicles disposed of during April, 1966.
May, 1966—June, 1966	19	
June, 1966 to-date	18	18 vehicles declared unserviceable added to pool.

چودھری محمد ادریس ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ گاڑیاں process of disposal میں ہیں ۔ یعنی یہ نیلام نہیں کی گئیں ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ The vehicles have been in the process of disposal. اور اکتوبر ۱۹۶۴ء سے پڑی ہیں ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ یہ process اب کس stage پر ہے ۔ اور یہ stage کتنی لمبی ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمید الدین) ۔ ہم انہیں dis-pose off کر رہے ہیں ۔ یعنی گاڑیوں کی disposal ہو رہی ہے ۔ آپ نے چونکہ specific سوال پوچھا تھا ۔ اس لئے بتا دیا ہے کہ disposal ہو رہی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ محترم وزیر برقیات نے فرمایا ہے کہ یہ گاڑیاں dis-pose off ہو رہی ہیں ۔ کیا یہ ٹھیک ہے کہ ان کی disposal کے لئے ایک لمبا عرصہ رکھا ہے تاکہ وہ خاک ہو جائیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ ان کی condition ایسی ہے ۔ کہ وہ worn out ہو گئی ہیں لیکن normal channel میں جیسے جیسے ہم dispose off کر سکتے ہیں کی جا رہی ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ سوال کے حصہ (سی) میں ملاحظہ فرمائیں ۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ نیلام نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں لیکن جواب میں اس کے reasons نہیں دئے گئے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جب وہ dispose off ہو رہی ہیں تو اس کی کیا ضرورت تھی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ اب تک انہیں نیلام نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ نیلام تو ہو رہی ہیں اگر نہ ہوئی ہوتیں تو پھر بتا سکتے تھے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ کیا یہ جواب صحیح ہے اور آپ مطمئن ہیں ۔

Mr. Speaker : Is it a supplemeutary addressed to me ?

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جو گاڑیاں unserviceable ہیں ان

کی disposal کے لئے تین سال کے عرصہ میں آپ نے کیا کوشش کی ۔ کتنی دفعہ اشتہار دیا ۔ یا Bidders کو بلایا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ Resale اور disposal کی جو preliminary صورتیں ہوتی ہیں وہ ہم نے کی ہیں ۔ اس کے نتیجہ میں یہ تعداد جو دی ہے گاڑیاں dispose off ہو گئیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر میں اپنی اطلاع کے مطابق عرض کروں کہ جو vehicles under that process of disposal ہیں ان میں سے آپ کے جو اہل کار پرزے نکال کر فروخت کر رہے ہیں ۔ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ اتنا عرصہ گاڑی pool میں رکھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کی قیمتوں میں کمی واقع ہو گئی ہے یا ہو جائے گی ۔ اور جو حکومت مغربی پاکستان کو نقصان ہوا ہے اس کی loss ذمہ داری کس پر ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جو نقصان ہوا ہے وہ تو establish کیا جا سکتا ہے یا اس کو presume کیا جا سکتا ہے صرف اس وقت جب ہماری طرف سے کوئی default ہو یا pilfrage ہوئی ہو ۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کی satisfactory disposal ہوئی ہے ۔ آخر worn out کیا چیز ہے ۔

ہماری طرف سے کوئی negligence نہیں ہوئی ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آخر آپ اپنے انسران کی پردہ پوشی کیوں کرتے ہیں ۔ یہ گاڑیاں اکتوبر ۱۹۶۳ء سے پڑی ہیں ۔ اس عرصہ میں خراب ہو گئی ہیں ۔ اس سے حکومت کا نقصان ہوا ہے پیسہ ضائع ہوا ہے ۔ چیزیں زنگ آلود ہو گئی ہیں ۔ اور آپ کہتے ہیں کہ کام satisfactory ہے ۔ کمال ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ نہ تو پرزے ضائع ہوئے ہیں نہ ہی وہ گاڑیاں یونہی پڑی ہیں ۔ آپ جواب ملاحظہ فرمائیں کہ ۵۲ گاڑیوں میں سے کتنی dispose off ہوئی ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ تو ہمارے سامنے ہے ۔ ۵۲ میں سے ۳۳ کی disposal اپریل ۱۹۶۶ء میں ہوئی ہے ۔ گویا اکتوبر ۱۹۶۳ء سے اپریل ۱۹۶۶ء تک ۵۲ گاڑیاں undisposal پڑی رہی ہیں ۔ اور ان میں سے اٹھارہ کو unserviceable declare کر دیا ہے ۔ پھر بھی آپ جسارت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ satisfactory disposal ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میں بتاتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر صاحب نے فاروقی صاحب کو تشریف

رکھنے کا حکم دیا ہے ۔ جب کہ وہ اپنی معروضات پیش کر رہے ہیں ۔ وہ خود تشریف رکھ کر ان کی بات کیوں نہیں سنتے ۔ جو بات وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے ان کے لئے کیوں پسند کرتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اکتوبر ۱۹۶۴ء سے جون ۱۹۶۵ء تک ۵۲ گاڑیاں تھیں ان میں سے اپریل ۱۹۶۶ء میں ۳۳ کی disposal ہو گئی ۔ اور اس کے بعد جو ۱۸ بچیں وہ ان دو سالوں کے اندر مزید wear & tear سے اور اس condition میں آ گئیں ۔ کہ ان کو بھی پول میں رکھ کر auction کیا جائے ۔ تو اپریل ۱۹۶۶ء تک ۳۳ ان میں سے dispose off ہوئیں اور اس کے بعد ۱۷—یا ۱۸—اور آئیں کیوں کہ تین چار سال جو چلتی رہیں وہ wear out ہوئیں اور ان میں سے کچھ اور dispose off ہوئیں پھر کچھ باقی بچیں تو ۵۲ میں سے کافی dispose off ہو چکی ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ یعنی آپ کا مطلب یہ ہے کہ dispose off ہونے کے لئے کل ۵۲—تھیں جن میں سے ۳۳—dispose off ہوئیں ۔ یہی آپ کا مطلب ہے نا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جی ہاں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ

اکتوبر ۱۹۶۴ء سے جون ۱۹۶۵ء تک ۵۲ unserviceable ہو گئیں تو کیا ان میں اور کچھ اضافہ ہوا یا نہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اضافہ ؟ اضافہ تو بتایا ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ اضافہ کیا بتایا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جون میں اٹھارہ unserviceable ہوئی تھیں اور اس میں اور آ کر جمع ہوئیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ تو اس وقت آپ کے پاس ۳۷—ہوئیں ۔ اور ان ۳۷—میں جون ۱۹۶۴ء کی بھی ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جتنی ۱۹۶۴ء میں dispose off ہوئی تھیں . اس کے بعد ۱۹—کا balance بچا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ یہی تو میں بھی عرض کر رہا ہوں حضور والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ کے جواب کے مطابق اکتوبر ۱۹۶۴ء میں ۵۲—گاڑیاں unserviceable تھیں ۔ جن میں سے آج تک کی تاریخ میں ۱۹—موجود ہیں ۔ یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ اگر unserviceable گاڑیوں کو آپ کام میں نہ لائیں تو وہ بے کار ہو جائیں گی ۔ یہ تو گاڑیاں ہیں اگر آپ اپنے دماغ کو کام میں نہ لائیں تو یہ بے کار ہو جائے گا ۔ تو جب ان گاڑیوں کو ۴ سال تک کام میں نہ لائے تو زنگ

آلود ہو کر رہ جائیں گی اور جو ان کی قیمت ۱۹۶۴ء میں مل سکتی تھی اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ملے گی ۔ تو ایسی حالت میں جو گاڑیاں پڑی ہوئی ہیں تو ان لوگوں کے خلاف جو اس کے ذمہ دار ہیں آپ کیا کارروائی کریں گے ۔ اور آپ ہیں کہ آپ اپنے محکمہ کی صرف پردہ پوشی کئے جاتے ہیں ۔ بھائی یہی کام نہیں ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ آپ عجیب باتیں کرتے ہیں میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کوئی شخص تو ان کو خریدے گا اور بہر حال یہ کسی انسان کے ہاتھ بیچنی ہیں آپ جیسے کو تو نہیں دینی ہیں ۔ بہر حال ان گاڑیوں کا disposal ہو رہا ہے ۔ اور انشأ اللہ ہو جائے گا ۔ آپ اطمینان رکھیں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ قواعد و ضوابط کی رو سے ایسی گاڑیوں کے disposal کے لئے کتنا وقت درکار ہوتا ہے اور کتنے وقت کی ضرورت ہوتی ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس قسم کے قواعد و ضوابط disposal کے لئے نہیں ہیں ۔

COMPLETION OF THE LOWER REHMAN MANDA IRRIGATION SCHEME IN LORALAI DISTRICT

*5282. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Irrigation Department has completed the Lower Rehman Manda Irrigation Scheme in Loralai District at an estimated cost of Rs. 1·65 lac ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) total area brought under cultivation as a result of the completion of the said Scheme, (*ii*) names of crops that can be cultivated therein, (*iii*) the annual land revenue assessed on the land thus brought under cultivation ;

(*c*) the total area under cultivation in the said District during two years preceding the completion of the said Scheme ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) As per Statement 'A' placed on Table of the House.

(*c*) As per Statement 'B' placed on Table of the House.

STATEMENT 'A'

(*i*) 457 acres as a result of completion of the said scheme ;

(*ii*) Wheat ; Barley ; Almond ; Vegetables : Maize and Garden.

		Rs.
(*iii*) Rabi, 1965-66	...	5,043·33
Kharif, 1965-66	...	1,340·57
Total	...	6,383·90

STATEMENT 'B'

1963-64	...	9,668 acres
1964-65	...	11,574 acres

ON-GOING IRRIGATION SCHEMES OF LORALAI IRRIGATION DIVISION

*5283. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to refer to answer to my Starred Question No. 4287 laid on the Table of the House on 29th November 1966 and state whether the work in regard to Schemes mentioned against Serial No. 2 to 5 of the Statement have since been let out to some new Agency ; if so, (*i*) date on which tenders were invited (*ii*) date on which the work was let out, (*iii*) dates of start and completion of the work, and (*iv*) estimated cost for which tenders were called ;

(*a*) if no action has been taken so far for letting out the work relating to the said Schemes to some new Agency ; reasons therefor ;

(*b*) whether the Political Agent, Loralai had suggested to the Irrigation Authorities to restrict the work on the said Schemes ; if so, copies of his letters and replies thereto may be placed at the Table of the House ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : No.

(*i*) Date on which tenders were invited :

Serial No : (2) Dubba Irrigation Scheme—4-3-1967

Serial No : (3) Jhalli Nilara Irrigation Scheme

4-3-1967

Serial No : (5) Chacha Irrigation Scheme—4-3-1967

Only tenders were invited but works not restarted.

Serial No : (4) Beji Irrigation Scheme—Nil

Scheme since dropped.

(*ii*) Question does not arise

(*iii*) Quection does not arise

(2) Dubba Irrigation Scheme=Rs. 1.00 lac

(3) Jhalli Nilara Irrigation Scheme =Rs. 0.44 lac

(4) Chacha Irrigation Scheme =Rs. 2.50 lac

(*a*) These schemes are beiag evaluated for further execution of remaining works. It is not in the interest of the Government to do the remaining works without establishing their utility.

(*b*) Yes. Copy of the letter from Political Agent Loralai attached.

D.O No. 300,GN

Deputy Commissioner,
Cam-Political Agent Loralai.
Nov : 18, 1967.

Subject :—**Completion of Irrigation Works in Loralai District**

Dear Sheikh Sahib,

Please refer to the D.C. letter No. 12318 dated 3-10-66 addressed on your behalf to the undersigned regarding the suspended works of Irrigation Department in this District.

2. I had a detailed discussion on this subject with Babu Muhammad Rafiq M.P.A. He agrees that if the arbitration cannot be under taken with a view to finalize the accounts due to the absence of record it may still be possible to complete unfinished work by leaving the question of previous accounts open. A survey can be made of the works and estimates prepared for the remaining work. Separate tenders can be invited for the same. This will certainly help in the resumption of the pace of development in this District which is at present greatly suffering due to this stalemate.

3. I entirely agree that feasibility of some of the schemes is doubtful and these should be not undertaken in the existing forms. It is nevertheless possible that the present plans of the schemes may be scrutinized and revised plan prepared. If any of the scheme is found too defective to be completed it should be announced straight away that it has been completely abandoned.

With regards,

Mr. A.W.F. Shaikh,
S.S.E.I. Chief Engineer,
Irrigation, Quetta Zone.

Your's sincerely,
Sd/—
(Masud Mufti)

---

*۵۲۸۴ - بابو محمد رفیق - کیا وزیر آبپاشی و برقیات میرے نشان زدہ سوال نمبر ۴۲۸۷ کے گوشوارہ جو پڈا سکیم کے متعلق مورخہ ۲۹-۱۱-۶۶ کو ایوان کی میز پر رکھا گیا کے نمبر شمار ۷ کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کوئٹہ قلات ڈویژن خصوصاً ضلع لورالائی

اور سبی میں ،محکمہ آبپاشی کا کام کرنے کے لئے کوئی ٹھیکیدار تیار نہیں کیونکہ متذکرہ محکمہ نے چند ٹھیکیداروں کے بقایا جات کا ابھی تک تصفیہ نہیں کیا جس سے متذکرہ ڈویژنوں میں اریگیشن ڈویلپمنٹ کے کام پر برا اثر پڑا ہے ۔ اگر ایسا ہو تو حکومت اس بارے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) پڈا اریگیشن سکیم پر کام کب تک شروع کر دیا جائے گا ۔ اگر متذکرہ منصوبہ پر کام شروع نہ کرنے کی تجویز ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور محکمہ مذکور نے کم سے کم پریمیم حاصل کرنے کے لئے کیا کوششیں کی ہیں ۔

(ج) متذکرہ منصوبوں کے لئے خریدے گئے مال کی تفاصیل کیا ہیں نیز یہ مال کس شرح پر خریدا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) ۔ (الف) جی نہیں ۔ ٹھیکے دار مذکورہ ڈویژن میں کام کرنے پر آمادہ ہیں ماسوائے ایک ٹھیکے دار میسرز ٹرائیل فرینڈز کے جس نے کام ترک کر دیا ہے جو بعض خاص دعاوی کے عدم تصفیہ کی بنا پر نہیں بلکہ اس بنا پر کہ اس فرم سے کچھ رقوم وصول کی جانی تھیں ۔

(ب) کام موجودہ مالی سال کے اندر اندر شروع ہو جائے گا ۔

(ج) حسب کیفیت نامہ جو ایوان کے روبرو پیش ہے ۔

کیفیت نامہ بابت سامان جو پانزہ اریگیشن سکیم کے لئے خریدا گیا

مد	سائز اور مقدار	نرخ
۱ - آر - سی - سی پائپ	۱۰۰۰ روان فٹ ۲۴۵ فٹ قطر کے	۳۰۰۰ روپے فی فٹ

SANCTIONING OF ELECTRICITY CONNECTIONS FOR TUBE-WELLS IN JHANG

*6206. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the number of applications received by the WAPDA Authorities at Jhang for sanctioning electricity connections for tube-wells during the months of January and February, 1967, alongwith the following details in respect of each application :—

(i) date of receipt of application ;

(ii) name, parentage and address of the applicant ;

(iii) date of preparation of the estimate of the cost for providing the connection ;

(iv) date of (1) issue of demand notice, (2) security deposit, (3) submission of test report, and (4) installation of the connection ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : 12 applications were received during the period. Requisite information is given in the statement placed on the table of the Assembly. The present position of each application is shown in the remarks column.

S. No.	Name & parentage & address	Date of receipt.	Date of estimate
1.	Mahdi Hassan s/o Mohd Hassan Mauza Kul Karlai	2.1.67	4.1.67
2.	Inayat Khan s/o Sattar Khan Chak Ghamanana Teh : & Distt. Jhang	7.1.67	10.1.67
3.	Bahawal Khan s/o Haji Mughla Chak No. 265 Teh : & Distt ; Jhang	7.1.67	—do—
4.	Mst. Fazalat Begum D/o Syed Khadim Hussain Mauza Maghiana Chak Noon, Teh : & Distt. Jhang	16.1.67	29.1.67
5.	Allah Ditta, s/o Ghulam Murtaza Chak Kuriana Teh : & Distt. Jhang	30.1.67	(Recon-nection)
6.	Anwar s/o Mohammad, Chak Ghumnana Teh : & Distt. Jhang	4.2.67	18.2.67
7.	Mohd Zafarullah s/o Mehr Taj Mahmood Chak Kuriana Teh : & Distt. Jhang	8.2.67	—
8.	Riaz Hussain s/o Taj Mahmood Chak Kuriana Teh : & Distt. Jhang	8.2.67	—do—
9.	Zulfiqar Ahmad Khan s/o Iftikhar Ahmad Khan, Village Karian Teh : & Distt. Jhang	16.2.67	(Recon-nection)
10.	Hadayat s/o Ghulam Ali, Chiniot Road, Chak Kuriana	20.2.67	7.3.67
11.	M.R. Khalid s/o Ch. Allah Ditta, Chak No. 264, Teh : & Distt. Jhang	21.2.67	23.2.67
12.	Salhoon s/o Kohri, Chak No. 444, Teh : & Distt. Jhang	27.2.67	7.3.67

Date of issue of Demand Notice.	Date of Security deposit	Date of Test Report	Date of connection	REMARKS
17.3.67	12.4.67	2.5.67	—	Work in progress.
—do—	30.3.67	11.4.67	—	—do—
—do—	17.4.67	19.4.67	—	Test Report rejected & no notice issued.
—do—	—	—	—	Security & test report awaited
30.1.67	30.1.67	30.1.67	30.1.67	Being reconnected.
30.3.67	1.5.67	1.5.67		Work in progress.
20.4.67	2.5.67	9.5.67		—do—
30.3.67	—	—	—	Security and Test report still awaited.
20.4.67	24.4.67	25.4.67	30.4.67	Being reconnected.
30.3.67				Security and Test report still awaited.
—do—	24.4.67	24.4.67		Work in progress.
—do—	—do—			Security and Test Report still awaited.

NON-AVAILABILITY OF IRRIGATION FACILITIES IN TEHSIL NOWSHERA

*6314. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that cultivable land measuring lacs of acres in Akora, Tehsil Nowshera, District Peshawar is lying uncultivated due to non-availability of irrigation facilities ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether any steps have been taken to provide irrigation facilities to the said land, if not, whether Government intend to conduct a survey for providing water to the said land ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (a) Not lacs of acres but on 4986 acres.

(b) Government have already under consideration a scheme to instal Tube-wells on the right bank of Kabul river between Nowshera and Attock to irrigate some of this area.

سید عنایت علی شاہ ۔ کیا میں ان سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ وہی ۴۹۸۶ ایکڑ کا رقبہ ہے جو نوشہرہ اور اٹک کے درمیان واقع ہے جس کے متعلق انہوں نے جواب کے (الف) میں کہا ہے ۔

وزیر آبپاشی (مخدوم حمید الدین) ۔ اس مقام پر لاکھوں کی تعداد میں اراضی نہیں ہے اس میں ۴۹۸۶ ایکڑ اراضی ہے اور اس کا مجھے پتہ نہیں کہ یہ مقام نوشہرہ اور اٹک کے درمیان کس رخ پر ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے

کہ یہ اراضی نوشہرہ اور اٹک کے درمیان دریائے کابل کے قریب ہے یہ سکیم یہاں پہلے ہی سے زیر غور ہے تو میری یہ گذارش ہے کہ یہ علاقہ بہت پسماندہ ہے اور یہاں water logging بھی ہے یہ لوگ بہت غریب ہیں تو کیا میں یقین کر لوں کہ اس پر مناسب کارروائی ۱۹۶۸ء اور ۱۹۶۷ء میں ہو جائے گی۔

وزیر آبپاشی۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ اس سال اس علاقے میں ہم نے تقریباً ۷— ٹیوب ویل لگائے بھی ہیں اور ہم ان کی feasibility دیکھ رہے ہیں اگر ان کی feasibility اچھی رہی اور اس کا امکان ہے تو فنڈز کی availability کے پیش نظر اس سکیم کو مزید ایریا میں extend کیا جا سکے گا مگر اس وقت extension کا proposal نہیں ہے لیکن اس کا امکان ہو سکتا ہے ان کی اطلاع کے لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ان کی feasibility دیکھنے کے بعد اگر ان کی feasibility رپورٹ قابل اطمینان رہی تو اس علاقہ میں مزید extension کا امکان ہے۔

WATER-LOGGING AND SALINITY IN VILLAGES OF POLICE STATION, LAHOR, TEHSIL SWABI

*6320. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that an area of land comprising 20,000 Jareeb in the villages of Beeka, Nabi, Manki, Tordher, Mathi Chicken and Jalbai

in Police Station Lahor, Tehsil Swabi, District Mardan has been badly affected by water logging and salinity ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the steps taken for the eradication of the said twin menace in the said Areas ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (a) No. Only about 1,000 acres are affected by water-logging.

(b) A scheme named "Constructing Drains in Manki area" has been approved for inclusion in the Budget of 1967-68.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سکیم منظور ہوئی ہے تو ۱۹۶۷-۶۸ء کے بجٹ میں اس کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے ۔

وزیر آبپاشی (مخدوم حمید الدین) ۔ جناب والا ۔ اس میں فیگرز بتانی ہوں گی کہ actually کتنا روپیہ رکھا گیا ہے اگر آٹھ آنے کا فرق ہو گیا تو اس پر پریولج موشن آ جائے گا ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ سکیم

A Scheme named "Constructing Drains in Manki area has been approved for inclusion in the Budget of 1967-68.

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ سکیم جو بنی ہے اس سے وہاں کی واٹر logging کے سلسلے میں ۱۹۶۷-۶۸ء میں کچھ فرق پڑ جائے گا ۔

وزیر آبپاشی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ initial operation ہی سے معلوم ہو سکے گا۔

AREA COMMANDED BY G.M. BARRAGE CANALS

*6369. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the total irrigated area commanded by the G.M. Barrage Canals ;

(b) the area of land out of that mentioned in (a) above—(i) sold by auction up to 31st March, 1967 ; (ii) reserved for mandi town, roads, etc ; (iii) allotted to Military and Civil Government servants whether still in service or retired up to 31st of March, 1967 ; and (iv) allotted to Haris and small land owners ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

		Acres
(a) Nakabuli	...	16,53,277
Kabuli	...	11,53,522
Total	...	28,06,799

(b) (i) 1,09,551 acres

(ii) Mandi Towns 77,894 acres (including village, etc.)

Roads and Canals 48,000 acres

(iii) Military Personnel	1,02,527 acres
Civil Govt. servants	210 acres
(iv) Haris	2,62,342 acres
Small land owners	1,16,320 acres

سید عنایت علی شاہ - جناب والا - اس میں detail دی گئی ہیں کہ سابق فوجیوں کو ایک لاکھ دو ہزار پانچ سو ۲۷ ایکڑ اراضی الاٹ ہوئی ہے اور سول ملازمین کو صرف ۲۱۰ ایکڑ الاٹ کی گئی ہے تو سول ملازمین کے ساتھ ایسا سلوک کیوں ہے ؟

وزیر مال - جناب یہ ۲۱۰ ایکڑ وہ زمین ہے جس پر قبضہ دے دیا گیا ہے -

مسٹر حمزہ - اس کی وجہ یہ ہے کہ جو زمین کی قسم اچھی نہیں ہے وہ سول ملازمین کو دی گئی ہے اور گدو بیراج کی زمین چونکہ اچھی ہے اس لئے وہ فوجیوں کو دی جا رہی ہے -

Mr. Speaker : Has the Member become Parliamentary Secretary of Revenue Deptt.

وزیر مال - وہ اپنی عادت سے مجبور ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - اگر دماغ سے کام نہ لیا جائے تو دماغ زنگ آلود ہو جاتا ہے لیکن یہاں اس کا الٹا اثر ہے

حمزہ صاحب نے اس قدر دماغ سے کام لیا ہے کہ ان کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ میں حضور سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ زمین جو نیلام ہوتی ہے اس کی شرائط کیا ہیں اور طریقہ کار کیا ہوتا ہے ۔ فی ایکڑ کیا قیمت ہوتی ہے اور وہ کیسے وصول کی جاتی ہے ؟

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

LAND IRRIGATED BY GUDDU BARRAGE CANALS

*6370. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the total area of land irrigated by the Guddu Barrage Canals ;

(b) the area of land out of that mentioned in (a) above (i) sold by auction up to 31st March 1967 ; (ii) allotted to Haris and small land owners ; (iii) reserved for Mandi Towns, roads, etc. ; and (iv) allotted to Military and Civil Government Servants whether still in service or retired up to 31st March 1967 ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

(a)	27,04,304	acres.
(b) (i)	48,465	,,
(ii)	95,867	,,
(iii)	29,926	,,
(iv)	97,457	,,

خواجہ محمد صفدر - میں حضور سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جواب کے حصہ (ب) میں مختلف رقبہ جات دیئے ہوئے ہیں میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اے اور بی میں کتنوں کو قبضہ دیا گیا ہے ؟

وزیر مال - یہ بالکل نیا سوال ہے اس کے لئے نوٹس چاہئے -

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر مال مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ سول اور ملٹری افسروں کو جو ۹۷ ہزار ۴۵۷ ایکڑ زمین تقسیم کی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے جب کہ اس علاقے میں ہاریوں کی تعداد ہزارہا ہے اور ان کو بھی زمین الاٹ کی جانی چاہئے تھی -

وزیر مال - ہاریوں کا جو حصہ مقرر ہوا تھا وہ بالکل پورا پورا دیا گیا ہے -

مسٹر حمزہ - وہ کتنا ہے ؟

وزیر مال - سرکاری محکموں کی ضرورت پوری ہونے کے بعد جتنا بچ جاتا ہے اس کا ۵۰ فیصد باقی چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو تقسیم کیا جاتا ہے اور ان کا حصہ مقرر ہو جاتا ہے -

مسٹر حمزہ - آپ نے فرمایا ہے کہ سرکاری محکموں کی ضرورت پوری ہونے کے بعد اس کا ۵۰ فیصد ہاریوں میں تقسیم کیا جاتا ہے - آپ نے

جواب میں سرکاری محکموں کا بھی حوالہ دیا ہے اس سے آپ کی کیا مراد ہے ؟

وزیر مال - اس سے مراد سرکاری محکمے -

مسٹر حمزہ - سرکاری محکموں کا مطلب تفصیل سے بتائیے -

وزیر مال - ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ سکیم - ہاریوں کے متعلق بھی ایسی چیزیں ہیں -

مسٹر حمزہ - کیا وزیر مال از راہ کرم فرمائیں گے کہ ۹۷ ہزار ۴۵۷ ایکڑ اراضی جو ہے بہت بڑا رقبہ ہے جو سول اور ملٹری افسران میں تقسیم کیا گیا اور خصوصاً ان حالات میں جب کہ ایک یونٹ کی مخالفت کی وجہ ہی یہی ہے کہ آپ وہاں کے مقامی لوگوں کو زمینیں نہیں دیتے -

وزیر مال - مقامی لوگوں کو زمینیں دی جا رہی ہیں -

مسٹر حمزہ - اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ یہ چیز غلط ہے -

وزیر مال - نئے اعداد و شمار غلط نہیں ہیں اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ درست کہا ہے -

---

AREA IRRIGATED BY TAUNSA BARRAGE CANALS

*6371. **Khawaja Muhammad Safdar** :Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) the total area irrigated by the Taunsa Barrage Canals ;

(b) the area of land, out of that mentioned in (a) above, (i) sold by auction upto the 31st of March, 1967 ; (ii) allotted to landless tenants and small land owners ; (iii) reserved for Mandi Towns, roads, etc. and (iv) allotted to Military and Civil Government Servants whether still in service or retired by the 31st March, 1967.

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) Total culturable commanded area is estimated to be 15,78,731 acres, including 83,289 acres state land and 14,95,442 acres proprietary area.

(b) (i)(ii)(iii)(iv). Nil.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس رقبہ میں سے ۸۳ ہزار ۲۷۹ ایکڑ سرکاری ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ۸۳ ہزار ۲۷۹ ایکڑ رقبہ جو اس کی کاشت کرتے ہیں یا اس کی کاشت اگر کریں تو اس کا طریقہ کار کیا ہے ؟

وزیر مال ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ کوئی نئی سکیم نہیں بنی ہوئی جن لوگوں کو یہ رقبہ دیا گیا ہے یہ ان کی ملکیت ہے اور کوئی سکیم نئی نہیں بنائی گئی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر مال صاحب بتائیں گے کہ تونسہ بیراج سے جو اراضیات سیراب ہوتی ہیں وہاں ۸۳ ہزار ایکڑ زمین سرکاری ہے اور ۸۳ ہزار ایکڑ زمین کی موجودگی کے باوجود کسی بیوہ یا مظلوم انسر کو

زمین تقسیم نہیں کی گئی کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ تونسہ بیراج کی زمین اتنی اچھی نہیں جتنی کہ گدو بیراج کی ہے ؟

وزیر مال ۔ سرکاری زمین دینے کا سوال نہیں اٹھتا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ جب کوئی نئی سکیم ہی نہیں بنائی گئی تو زمین کیسے دی جا سکتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ سکیم آپ وہاں بناتے ہیں جہاں زمین اچھی ہوتی ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے جو کچھ کہ میں نے عرض کیا حقیقت پر مبنی نہیں ہے ۔

وزیر مال ۔ یہ تو آپ کے دماغ کی بات ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ اعداد و شمار غلط ہیں ۔

Mr. Speaker: No discussion please. Next question.

TUBEWELLS INSTALLED FOR IRRIGATION OF LAND AND ERADICATION OF WATER-LOGGING AND SALINITY IN HYDERABAD DIVISION

*6454. **Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) the total number of tube-wells installed by Government for the

irrigation of land and eradication of waterlogging and salinity in Hyderabad Division, including G. M. Barrage Area ;

(*b*) the number of tube-wells out of those mentioned in (*a*) above which are (*i*) in working order (*ii*) under repair and expected to be in working order in near future and (*iii*) not under repair due to the non-availability of spare parts and the steps Government intend to take to repair these tube-wells without further delay ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) No tubewells have been installed for irrigation in G. M. Barrage area. 17 shallow experimental tubewells have been installed in the Gaja Perennial area on the left bank of G.M. Barrage command to find out what type of wells will be suitable for areas with poor acquifer and highly saline underground water ;

(*b*) (*i*) 11 Nos. experimental tubewells are in working order;

(*ii*) 6 No. under repair and will be put in order soon.

(*iii*) Does not arise.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir, he has not replied to that part of the question wherein I have asked for the number of tube-wells provided for irrigation purposes in Hyderabad Division. This reply is not complete.

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا کہ بظاہر یہ واضح ہوگیا ہے کہ یہ سوال تو اے ۔ ڈی ۔ سی سے متعلق تھا لیکن بہر حال خدمت خلق کے جذبے کے تحت میں نے اس کو قبول کر لیا (ہیر ۔ ہیر) ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ میں اس جذبے میں شامل ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب اسی لیے تو کہتے ہیں ۔

"ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد"

CONSTRUCTION OF THE TARBELA PROJECT

*6527. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the tenders for the construction of the Tarbela Project have been invited ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative ;

(*i*) the date on which the tenders were invited ;

(*ii*) the last date for the receipt of the tenders ;

(*iii*) the date on which the tenders will be opened ;

(*iv*) the names of the firms, Pakistani and non-Pakistani, from whom the tenders have been invited ;

(*v*) the date on which the construction of Tarbela project will be started and completed ;

(*vi*) the amount reserved or allotted for the project ;

(*vii*) the number of families to be displaced due to the project ; and

(*viii*) the places where these families will be re-settled ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) 23rd March, 1967.

(*ii*) Not yet fixed but a minimum bidding period of 5 months has been indicated.

(*iii*) Not yet fixed.

(*vi*) the names of firms are given below :—

(1) Consortium sponsored by M/s. Guy F. Atkinson Company of U.S.A.

(2) Consortium sponsored by Messrs Morrison-Kundsen Intn'l Co., Inc., of U.S.A./Great Britain.

(3) Consortium sponsored by M/s. Hochtief of West Germany-*cum* Swiss.

(4) Consortium sponsored by M/s. Impregilo of Italy-*cum*-France.

(*v*) It is proposed to commence the construction in early 1968 and to complete the project in 1975-76.

(*vi*) The amount reserved and earmarked is Rs. 1,570 million in foreign exchange (left over funds from Indus Basin Development Fund).

(*vii*) Approximately 25,000.

(*viii*) Agriculturist families from whom ½ acre or above of irrigated land or 2 acres or above of barani cultivated lands are acquired, will be provided alternative state lands in old Panjab Colonies and Barrage Areas.

The rest of the families will be resettled in new villages to be constructed around the periphery of the reservoir.

CONSTRUCTION OF MARALA RAVI LINK CANAL

*6584. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that lands of village Nurpur Tehsil Pasrur were acquired by Government for construction of Marala Ravi Link Canal ; if so (*i*) date of final notification of acquisition (*ii*) date of possession by the department concerned (*iii*) reasons for non-payment of the compensation to the land owners (*iv*) date and amount of award of each land owner in respect of (1) land and (2) standing crops ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The information is being collected.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ ان کو ابھی تک معاوضہ ادا نہیں کیا گیا اور سوال کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ Information is being collected بات تو دراصل یہ ہے کہ معاوضہ سن ۵۷ سے آج تک نہیں دیا گیا ۔

وزیر مال ۔ اصل میں یہ سوال ہمیں نہیں کرنا چاہئیے تھا ۔ یہ اراضیات حاصل کی گئی تھیں سن ۵۵ میں اور اس وقت ایسی زمینوں کو لینے والے محکمہ زراعت کے اپنے افسران تھے تو اس لیے ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ۔

چودھری محمد ادریس - جو بھی اراضیات لی جاتی ہیں اس کے متعلق بورڈ آف ریوینیو کی نوٹیفیکیشن ہوتی ہے تو نوٹیفیکیشن کی ذمہ داری ان کی ہے - یعنی ان اراضیات کے لیے جو سن ۵۵ سے لی جا رہی ہیں -

وزیر مال - ہماری نہیں ہے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ہے انہوں نے ہی پیسے دئے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ نے یہ سوال اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو منتقل کیا ہے -

وزیر مال - ٹرانسفر تو نہیں کیا لیکن اس سے ہمارا تعلق نہیں -

مسٹر سپیکر - اگر آپ کا تعلق نہیں تو بہتر ہوگا کہ مخدوم صاحب اس سوال کا جواب دیں - اگر آپ اتفاق کرتے ہیں کہ آپ کو علم نہیں ہے تو متعلقہ محکمہ کو سوال بھیج دیا جائے -

وزیر مال - میں نے اس لیے جواب نہیں دیا کیوں کہ جواب وہاں سے نہیں مل رہا ہے -

مسٹر سپیکر - تو بہتر یہی ہوگا کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب direct دے دے -

وزیر مال - ٹھیک ہے جناب -

وزیر آبپاشی (مخدوم حمیدالدین) - اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہر لحاظ سے relevant ہے تو ہم اس کا جواب دیں گے اگر آپ کی یہ صوابدید ہوگی تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں -

مسٹر سپیکر - یہ صوابدید تو خان صاحب (وزیر مال) کی ہے - وہ ان سوالات کے متعلق یہ فرماتے ہیں -

وزیر آبپاشی - بہت سے ایسے سوالات ہیں جن میں ہم سے یہ دریافت کیا گیا ہے اور ہم دوسروں سے انفرمیشن لیکر ایوان کو بہم پہنچاتے ہیں - جیسے آپ فرماتے ہیں یا خان صاحب فرماتے ہیں ہم تیار ہیں -

مسٹر سپیکر - کس روز آپ اس کا بطور شارٹ نوٹس سوال جواب دے سکیں گے -

وزیر آبپاشی - تین جولائی کو -

Mr. Speaker : This question will be taken up as a Short Notice Question on third July.

GRANT OF REMISSION IN LAND REVENUE IN THARPARKAR DISTRICT

***6713. Mir Mir Muhammad Khan Talpur :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the number of applications received in the talukas of Mirpurkhas, Samaro and Umerkot, District Tharparkar, separately, during Kharif 1963-64, 1964-65, 1965-66 and 1966-67 for grant of remission in land revenue ;

(*b*) the land in acreage for which remission in land revenue was granted in each of said talukas during the said years, separately ;

(*c*) whether it is a fact that a large number of applications for the said purpose were made during the year 1966-67 in Tharparkar District; but the Deputy Commissioner, Tharparkar directed the Mukhtiarkars concerned to return all the applications for remission of land revenue to the Khatedars and not to place them on record ;

(*d*) whether it is a fact that as the said applications were then returned without taking any action on them, hence the poor landowners have to pay the land revenue and thus suffer financial loss ; if so, reasons for the return of the applications without taking action thereon ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

	Year	Mirpurkhas	Samaro	Umerkot
		Acres	*Acres*	*Acres*
(*a*)	Kharif, 1963-64	39	508	715
	Kharif, 1964-65	893	1,405	1,062
	Kharif, 1965-66	374	549	610
	Kharif, 1966-67	200	171	413
(*b*)	Kharif, 1963-64	45 23	1,209 34	4,089 32
	Kharif, 1964-65	20,934 00	22,925 37	13,913 32
	Kharif, 1965-66	10 6	1,805 22	1,938 27
	Kharif, 1966-67	257 22	970 37	519 00

(*c*) No.

(*d*) (*i*) No.

(*ii*) Does not arise.

سید عنایت علی شاہ ۔ میں جناب وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ درخواستیں جو انہوں نے دی تھیں کن وجوہات کی بنا پر دی تھیں کہ ان کا مالیہ معاف کر دیا جائے ۔ اورجو مالیہ ان کا معاف ہوا ہے وہ اصل مالیہ کا کتنا حصہ ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جب فصلات خراب ہو جاتی ہیں تو اس کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں ۔ مثلاً پانی نہیں ملتا بارش نہیں ہوتی ۔ یا ژالہ باری کی وجہ سے فصلیں خراب ہو جاتی ہیں ۔

CONSTRUCTION OF KATCHA SERVICE ROADS ALONG BOTH SIDES OF CANALS

*6817. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Katcha Service roads along both sides of canals have been constructed in former Punjab to facilitate inspection of the canals by Irrigation Authorities ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the same has also been done in former Sind ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan

Maneka) : (*a*) Only one bank of the canals is generally maintained as a reserved canal bank for the facility of the inspection by Irrigation Officers.

(*b*) In the former Sind also, generally one bank is maintained for the inspection purposes.

MALPRACTICES COMMITTED BY MUHAMMAD SHOAIB, S.D.O., FORTABBAS SUB-DIVISION

*6959. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Chief Engineer (Irrigation) Bahawalpur Region,—*vide* his letter No. 13/64/15033/3/64, dated 13th May 1964, to the address of Executive Engineer, Dallas Division, Rahimyar Khan called for the explanation of Mr. Muhammad Shoaib, S.D.O., for malpractices including misappropriation of certain amount committed by him while he was Incharge of Fort Abbas Sub-Division ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, a copy each of the above said letter and reply thereto be placed on the Table of the House ;

(*c*) the action taken against the said S.D.O. and whether any amounts out of those mentioned in the letter have been recovered from the said S.D.O.?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes. Instead of malpractices including misappropriation the case has been taken up under accounts irregularity.

(*b*) Copy of the Chief Engineer, Bahawalpur Region's letter in ques-

tion and a copy of the letter containing the S.D.O.'s reply thereto are attached.*

(c) The case is still under investigation and as such no action against the S.D.O. has been taken.

چودھری محمد ادریس ۔ اس ایس ڈی او کے خلاف نہ صرف یہ الزامات تھے کہ انہوں نے روپیہ کو خرد برد کیا ہے بلکہ یہ بھی تھا کہ انہوں نے بہت سی بے قاعدیاں کی ہیں انہوں نے misappropriation کو تو نہیں مانا البتہ malpractices کو ضرور تسلیم کیا ہے ۔ ان کے خلاف اتنے عرصے سے کسی قسم کی کارروائی کیوں نہیں کی گئی اور انہیں سزا کیوں نہیں دی گئی ؟

وزیر آبپاشی (مخدوم حمیدالدین) ۔ اس میں حسابات کی بے قاعدگی ہے ۔ اسے سزا دی جائے گی معاملہ زیر غور ہے ۔ یقیناً اس کے متعلق مناسب اقدام کیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir, there is a question standing in my name, on page 37. Question No. 7480. The reply to that question is not only incorrect but incomplete also.

Mr. Speaker : How ?

Kazi Muhammad Azam Abbasi : In part 'b' of the question I have asked whether the orders in respect of the application of the widow of

Please see Appendix I at the end.

Malik Ehsan Ullah Tiwana have not so far been issued by the concerned authorities; if so what are the reasons for delay and by what date the matter would be finalized ?

In reply to that question they have said that the mutation of inheritance has not yet taken place. In my opinion the taking over of the property by the Court of Wards does not depend on mutation. Therefore the reply is incorrect and incomplete as they have not given me the reasons for the delay. According to the Court of Wards Act there is no such provision that the mutation should take place first.

Mr. Speaker : They have narrated in the answer that the matter is being expedited but no definite date for its finalization can be intimated.

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے ۔

They are expediting these proceedings. I have asked for the taking over of the property by the Court of Wards. I would, therefore, request that the answer being incomplete and incorrect the question may be repeated on the next turn.

Mr. Speaker : I am sorry, it cannot be repeated.

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : I will reply but I could not follow his question. If he repeats it I will reply.

Mr. Speaker : He wants to know the reasons of the delay.

وزیر مال ۔ عرض یہ ہے کہ یہ جو لیڈی ہے جس نے یہ درخواست دی تھی ۔ کہ اس کے خاوند کی جائیداد کورٹ آف وارڈز کے سپرد کر دی جائے ۔ اس نے بورڈ آف ریونیو میں یہ بھی درخواست دی ہے کہ انتقال

کی کارروائی سرگودھا سے لاہور میں منتقل کر دی جائے کیوں کہ اسے وہاں کی اتھارٹی پر اعتماد نہیں رہا ۔ تحقیقات کے بعد اس کی درخواست منظور ہوئی ۔ جس وقت تک انتقال نہیں کیا جائے گا وہ پراپرٹی کورٹ آف وارڈز میں نہیں جا سکتی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا خان صاحب یقین دلائیں گے کہ اس انتقال میں تاخیر نہیں ہونے دی جائے گی ۔

وزیر مال ۔ غیر ضروری تاخیر ہرگز نہیں ہوگی ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فہرست سوالات کے صفحہ ۵۱ پر میرے سوال نمبر ۷۶۶۱ کا پیرا (الف) یہ ہے ۔

(a) Whether it is a fact that landowners whose lands are washed away by river action are given alternate land ;

اس کا جواب دیا گیا ہے ۔ "No"

یہ جناب والا ۔ غلط ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یا تو وزیر مال مجھے مطمئن کردیں یا مجھے موقع دیا جائے کہ میں انہیں مطمئن کرلوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ فرما رہے ہیں کہ سوال نمبر ۷۶۶۱ کے حصہ الف کا جواب صحیح نہیں ہے ۔

وزیر مال ۔ جواب اس کا بالکل صحیح ہے دریا بردگی کی صورت زمین کی شکل میں کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا ۔ مالی معاوضہ دیا جاتا ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ منسٹر صاحب نے سوال کو پیش نظر رکھ کر جواب نہیں دیا ہے ۔ ریونیو بورڈ کی کارروائی سے ثابت ہے کہ جن کی زمین دریا برد ہو جاتی ہے ان کو زمین کی صورت میں معاوضہ دیا جاتا ہے ۔ یہ کہتے ہیں ہم ایسا نہیں کرتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب نے یہ جواب سوال سمجھ کر دیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ کہ زمین کی صورت میں معاوضہ نہیں دیا جاتا ۔

وزیر مال ۔ میرے خیال میں میرا جواب ٹھیک ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ صفحہ ۵۹ پر میرا ایک سوال نمبر ۷۸۶۳ ہے ۔ یہ بڑا وضاحت طلب سوال ہے میں اس کے جواب سے قطعی طور پر مطمئن نہیں ہوں ۔ اس سے میری بالکل تسلی نہیں ہوئی ۔ یہ جواب غلط ہے ۔

وزیر مال ۔ میرے خیال میں یہ جواب بھی ٹھیک ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ کسی گورنمنٹ ملازم کو ایسی شکایت نہیں کہ اس کو زمین کا قبضہ نہیں دیا گیا ۔ زمین یہی چیز ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ٹھیک کیسے ہو گیا ؟

وزیر مال ۔ آپ کس بات کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔ کونسا آپ کے سوال کا جزو ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ سوال کے حصہ "سی" کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ یہ سوال بڑا اہم ہے ۔ یہ چیز بہت سے لوگوں کی معاشی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے ۔ اس سوال کو دوبارہ ایوان میں آنے کی اجازت دی جانی چاہئے ؟

وزیر مال ۔ میرے علم میں کوئی ایسے اشخاص نہیں ہیں کہ اسے زمین پسند نہ ہو اور اسے زمین نہ دی گئی ہو ۔

Mr. Speaker : Alright, this question would be repeated on the next turn.

راجہ غلام سرور ۔ جناب والا۔ میرے بھی دو سوالات آج کےسوالات کی فہرست کے صفحہ ۵۶ اور ۵۷ میں درج ہیں جن کا نمبر ۷۷۶۰ اور ۷۷۶۱ ہے ۔ سوال نمبر ۷۷۶۰ کے متعلق وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ تباہ شدہ اراضی کی تحقیقات ہو رہی ہے ۔ اس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ تحقیقات کے بعد حالات ٹھیک ہو جائیں گے ۔

جناب والا ۔ سوال نمبر ۷۷۶۱ میں باغات کا جو رقبہ دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے ۔ جو نقصان دیا ہوا ہے وہ بھی غلط ہے ۔ میرا اپنا ۲۰۰

کنال میں جو باغ تھا اس میں ایک من پھل بھی نہیں ہے ۔ یعنی پوری فصل ضائع ہو گئی ہے یہ فرماتے ہیں ۳۸ کنال ۱۳ مرلے کو نقصان پہنچا ہے ۔ ملک خدا بخش صاحب کے بھی باغات ہیں ان کو معلوم ہو گا کہ پھول ضائع ہو جانے کے بعد باغات کا کیا حشر ہوتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب اگر سوال کا جواب غلط ہے تو آپ پریولیج موشن لا سکتے ہیں ۔

راجہ غلام سرور ۔ جناب والا ۔ یہ ہدایات جاری کر دیں کہ رپورٹ صحیح ہو جائے وہ میرے لئے کافی ہو گی کیونکہ لیڈر آف دی ہاؤس ان حالات سے واقف ہیں ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ مجھے بھی ایک نہایت ہی اہم اور تھوڑی سی گزارش سوال نمبر ۶۳۵ کے متعلق کرنی ہے ۔ جمال مائنر (قائم کینال) کے متعلق جواب کے حصہ ''سی'' میں محکمہ انہار نے تحریر فرمایا ہے

"The factual position is that Qaim Canal has not been able to get any supply so far due to shortage of supplies in the river Sutlej."

جناب والا ۔ اس کے متعلق پچھلے دنوں جو میں نے گزارش کی تھی اس کے متعلق لکھتے ہیں ۔

"The supplies reaching Suleimanki through the B.S. Link and M. R. Link are not enough to meet the requirements of Suleimanki Canals. The

Pakpattan-Islam Link, which is intended to deliver water to Islam for the Qaim Canal and head reaches of Mailsi and Bahawal is expect ed to be completed in the near future . . . ."

جناب والا۔ جب تک یہ نہر مکمل نہیں ہوگی میرے خیال میں مغربی پاکستان کے علاقے جو تھوڑے سے ترقی یافتہ ہیں برباد ہو جائیں گے ۔ بدقسمتی سے کوئی ایسی نہر نہیں ہے جس سے تھوڑا یا زیادہ پانی ملے ۔ آج تک پانی کا ایک قطرہ بھی دستیاب نہیں ہوا ۔ اس دن بھی میں نے عرض کیا تھا اور جناب مخدوم صاحب نے فرمایا تھا کہ تھوڑی بہت زیادتی ہو گئی ہے ۔ میں چیلنج کرتا ہوں ان کے محکمہ کی طرف سے جو مہیا کردہ اعداد و شمار ہیں . . . .

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میرے خیال میں صحیح انفرمیشن یہ ہے اس کا تعلق اسی سوال سے ہے ۔ اگر gates کو open کیا جائے تو دوسری کینال پانی لے سکتی ہیں ۔ یہ صحیح ہے کہ آپ کے علاقے میں پانی نہیں چل رہا ہے ۔ یقیناً آپ کو بہت تکلیف ہو رہی ہے ۔ نقصان پہنچ رہا ہے میں اس چیز سے اتفاق کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : We will now take up the leave applications.

Minister of Irrigation & Power : Sir I most respectfully lay the rest of the answers to the questions on the Table of the House.

Minister of Revenue : I put the rest of the answers to questions on the Table of the House.

Minister of Law: Sir, on behalf of the Parliamentary Secretary for Railways, answers to the remaining questions are laid on the Table of the House.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

Encroachment of Land by S.D.O., Badomalhi Link Sub-Division in Village Noorpur, Tehsil Pasrur

*6961. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the S.D.O., Badomalhi Link Sub-Division, Deg Rest House, Noorpur Syphon, has encroached upon nearly 15 acres of land near Canal Colony in Village Noorpur, Tehsil Pasrur and has installed barbed wire around this area after destroying the crops standing therein without giving any compensation therefor ;

(*b*) whether it is a fact that the Zamindars of the said Village namely, Karam Dad etc. submitted an application to the Deputy Commissioner concerned which was sent by him to the Executive Engineer, Pasrur Link Division, Sialkot, on 21st February 1967 for report ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, a copy each of the said application and the report made by the XEN to the said Deputy Commissioner be placed at the Table of the House ;

(*d*) the action, if any, taken against the said S.D.O. and the name of the person in whose possession the said land is at present ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) About 5 acres and not 15 acres. A departmental enquiry is in progress to fix responsibility.

(*b*) Yes.

(*c*) A copy of the application is placed on the Assembly Table.* Departmental enquiry is in progress.

(*d*) The land is not in possession of the Irrigation Department and the S.D.O. in whose time the incident occurred is no more in the Sub-Division. Further action will be taken on the result of the enquiry.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO TALPUR MOHALLAH AND GHARIBABAD MOHALLAH IN TOWN COMMITTEE TANDOJAM

*6984. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Talpur Mohallah and Gharibabad Mohallah have been included in Town Committee area of Tando Jam since the establishment of the said Town Committee ;

(*b*) whether it is a fact that the said two Mohallas are the only areas in the said Town Committee where no electricity has so far been supplied inspite of the fact that electricity poles were installed there about 12 years ago ;

(*c*) whether it is a fact that several representations have been made by the residents of the said area and Members of B.D. of the area have personally approached the WAPDA authorities in this behalf ;

**Please see Appendix II at the end.*

(*d*) whether it is a fact that the Railway Authorities are not giving the permission for passing the electric wires across the railway line ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the action intended to be taken in this regard ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, the network was extended about a year ago.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) An officer has alredy been deputed to get the crossing approved from Railway authorities at personal level.

STRENGTHENING OF LEFT SIDE EMBANKMENT OF FARSH DISTRIBUTORY

*6986. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that left side embankment between 13th mile Farsh Mori to course No. 14 of Farsh Distributory of Nara Canal has become weak ;

(*b*) whether it is a fact that owing to the reasons given in (*a*) above, full supply of water is not flowing into the said distributory ;

(*c*) whether any allocation has been made for the construction of said

embankment ; if so, the amount thereof and whether the said work has been undertaken ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the negative, whether Government intend to complete the said work before 'Abkalani' Seasons of next year ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) During the year 1966-67. The earth-work for Rs. 10,000 has been done for the said embankment in the above reach.

(*d*) Does not arise as the work has been completed.

EXCAVATING AND STRENGTHENING NARA CANAL

*6987. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact a scheme has been prepared by the Government for excavating and strengthening the Nara Canal for augmenting the supply of water therein ; if so, (*i*) the amount sanctioned for the purpose alongwith the amount so far spent (*ii*) the date of the commencement of the said work (*iii*) the progress so far made and (*iv*) the time by which the scheme is expected to be completed ;

(*b*) whether the work already done is satisfactory, if not, reasons therefor, and the steps Government intend to take in this regard ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*i*) The scheme is not yet sanctioned. However, for land acquisition purpose Rs. four lac were allocated and have since been deposited with the Revenue Department.

(*ii*) } In view of (*a*) (*i*) above question does not arise at this stage ;
(*iii*) }

(*iv*) Likely to be completed by end of Third Five Year Plan.

(*b*) In view of (*a*) (*ii*) above, question does not arise.

SHORTAGE AT WATER IN CANAL EMNATING FROM SUKKUR BARRAGE

*6988. **Mir Mir Muhammad Khan Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in response to repeated complaints of public, a committee was appointed by the Governor some time ago which visited the area for finding out the causes of the shortage of water in canals emnating from Sukkur Barrage ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said committee has presented its report in the said behalf ; if so, details thereof and if not, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No special committee was appointed for such purpose, However, some Ministers went to Hyderabad to meet the people to find out their problems. The shortage of water in Canals taking off from Sukkur Barrage was one of them.

(*b*) In view (*a*) above, question does not arise.

FOREIGN ADVISORS ENGAGED BY WAPDA

*7006. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of foreign advisors engaged by WAPDA and the total amount paid to them annually during 1964-65 and 1966-67, separately ;

(*b*) how much amount was paid by WAPDA to each foreign firm for expert advice during each of the said years ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) and (*b*), the information is being collected and will be supplied as soon as possible.

PUTTING LAND IN PACHADH AREA OF D.G. KHAN DISTRICT UNDER CULTIVATION

*7035. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the acreage of land in Pachadh Area of D. G. Khan District as remains uncultivated every year alongwith its nature ;

(*b*) whether there is any proposal under consideration of Government for putting it under cultivation ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) There is an area of 14.08,869 acres of uncultivated land in pachadh tract, out of which 76,483,8,41,643 and 4,90,743 acres of land is *Banjar Jadid*, *Babjar Qadim* and *Ghair Mumkin* respectively ;

(*b*) There is a scheme to control hill torrents water and to cultivate the area by this water under the supervision of Executive Engineer, Small Dams Division, Dera Ghazi Khan.

LEASES OF AGRICULTURAL LAND IN KARACHI

*7104. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the procedure according to which leases of agricultural cultivable land are granted on "*Yaksala*" Leases in Karachi ;

(*b*) whether it is a fact that according to the new method adopted recently, leases for the 1st year are granted by D. C./Collector, for the 2nd year for the same land by the Commissioner and by the Board of Revenue for the 3rd year and above ;

(*c*) whether it is a fact that on an average, 1200 applications are dealt with annually relating to leases of land in Karachi ;

(*d*) whether it is also a fact that when the "*Kutcheri*" was held this year only about 600 applications were decided ;

(*e*) on what date were the balance of the applications which were for leases for 3rd year and above (*i*) referred to the Board of Revenue and (*ii*) disposed of ;

(*f*) whether it is a fact that all Zamindars, whose applications have not been disposed of, are liable to be fined under Revenue rules as unauthorised occupiers ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) The procedure adopted for "*Yaksala*" leases in Karachi is that Mukhtiarkar holds

Kutcheris for fixing a certain date for certain area. The prospective lessees are required to apply before the fixed date and then their cases are decided in open Kutchery after hearing objections of other claiments, if any.

(*b*) No new method has been adopted recently. The produce as prescribed is being followed by various officers in exercise of their powers in this behalf.

(*c*) On the average 1100 applications are put in annually.

(*d*) 804 applications were decided by the Mukhtiarkar, this year.

(*e*) Remaining applications were referred to the Deputy Commissioner for necessary orders. No application has been referred to the Board or the Commissioner.

(*f*) No one is liable to be fined if he has put in application for renewal within the prescribed date.

BAN ON RICE CULTIVATION WITHIN 3 MILES OF SHIKARPUR CITY

*7218. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that rice cultivation is not allowed within an area of 3 miles around Shikarpur City in the former Sind ;

(*b*) whether it is a fact that due to the said restrictions the said area has become deficient in foodgrains by lacs of maunds ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether

Government intend to lift the said ban in the said area ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) No. Rice cultivation is banned within 1/4 mile beyond Raiswah canal and Sind Wah canal in the North and South and within 2 miles from the municipal limits of Shakarpur Town in the East and the West.

(*b*) No. The deficiency in foodgrains can be met by sowing other food crops.

(*c*) Question does not arise.

IMPLEMENTATION OF AWARD OF INDUSTRIAL COURT IN DISPUTE NO. 73 OF 1964 BY P.W.R. ADMINISTRATION

*7219. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Vice-Chairman (Personnel) P.W.R. issued instructions on 11th February 1967 to all the Divisional Superintendents for the implementaion of the award of Industrial Court of West Pakistan in dispute No. 73 of 1964, published in the *Gazette of West Pakistan*, dated 13th Ocober 1966 ;

(*b*) whether it is a fact that the Divisional Superintendents, Quetta and Multan Divisions in compliance with the said instructions issued necessary orders to their respective subordinate offices on 2nd March 1967, and 27th March, 1967, respectively, but appropriate payments for mileage allowance, etc., were not made to the staff concerned upto 25th May 1967 ; and if so, reasons for the dely in payments ;

(c) whether it is a fact that the Divisional Superintendents, Sukkur, Karachi and Rawalpindi Divisions did not comply with the instructions mentioned in (a) above upto 25th May 1967 ; if so, reasons therefor ;

(d) whether it is also a fact that the Industrial Court's Award against Demand No. 10 regarding the provision of seats for the Trouble Shooters in Diesel/Electric Locomotives has not been implemented by the P.W.R. upto 25th May 1967, inspite of the fact that the said award was published on 13th October 1966 ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes. The Divisional Superintendents, Quetta and Multan Divisions in compliance with the said instructions issued necessary orders to their respective subordintate offices on 2nd March 1967 and 27th March 1967, respectively. On Multan Division payment of mileage allowance is being made regularly to the staff from the month of March 1967. On Quetta Division, however, the payment has been delayed owing to the time taken for making requisite funds available by reappropriation. Arrangements have, however, been made for ensuring payment by the end of the current month on Quetta Division.

(c) Yes. The instructions could not be implemented on Karachi, Sukkur and Rawalpindi Divisions as the question of the provision of funds by reappropriation took a considerable time. Action has, however, been taken for enabling the respective Divisional Superintendents to make payments of the mileage allowance by the end of this month.

(d) No. The seating arrangements were made before 25th May 1967 on all those diesel electric locomotives on which it was physically feasible to do so.

Pay Scales of Permanent and Temporary Office Clerks Grade IiI

*7220. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) total strength of Permanent and Temporary Office Clerks Grade III in the entire P.W.R. Offices as on 31st May 1966 ;

(*b*) the number of Office Clerks, Grade III blocked at the maximum in their pay scale of Rs. 175—350 on 1st June 1966 and 1st June 1967 in each division separately ;

(*c*) the total number of Office Clerk, Grades III, IV, V, and VII as have been given extensions in their service after completion of 55 years of age in each Division, separately, stating reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) On 31st May 1966, the total strength was 941.

(*b*) Grade III Office clerks who were at the maximum of the Pay Scale on these two dates are given below, Division-wise :—

Division	*1st June* 1966	*1st June* 1967
(*i*) Lahore	3	6
(*ii*) Multan	5	7
(*iii*) Rawalpindi	11	14
(*iv*) Karachi	33	23
(*v*) Workshops, Moghalpura	18	19
(*vi*) Sukkur	...	3

(*vii*) Quetta	5	1
(*viii*) Headquarters Office	20	23
Total	95	96

(*c*) Grade III, IV, V and VII clerks, given extension beyond 55 years of age are as under, Division-wise :—

Division	*Grade III*	*Grade IV*	*Grade V*	*Grade VII*
(*i*) Lahore ...	7	2	1	...
(*ii*) Multan ...	...	2	...	...
(*iii*) Rawalpindi ...	7	4	2	...
(*iv*) Karachi ...	7	2	...	...
(*v*) Workshops, ...	4	14	3	...
Moghalpura.				...
(*vi*) Sukkur ...	1	1	...	...
(*vii*) Quetta ...	3	2	...	
(*viii*) Headquarters Office	6	9	10	1
Total ...	35	36	16	1

It is explained that general extension in service upto 30th September 1967 was given to all staff of classes III and IV, including office clerks, who had already attained or would have attained the age of 55 years by 30th September 1966 and also to those who would be 55 years of age upto 30th September 1967 this was done in accordance with the general instruc-

tions issued by the Central as well as the Provincial Government in pursuance of the Constitution (Sixth Amendment) Act, 1966.

PAY SCALES OF PERMANENT AND TEMPORARY OFFICE CLERKS GRADE II

*7224. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) total strength of Permanent and Temporary Office Clerks Grade II in the entire P.W.R. Offices as on 31st May 1966 ;

(*b*) the number of Office Clerks Grade II as have stayed at the maximum in their pay scale of Rs. 125—225 on 1st June 1966 and 1st June 1967 in each division, separately ;

(*c*) the total number of Office Clerks Grade II who have been given extensions in their service after completion of 55 years of age in each Division separately ;

(*d*) the total number of Office Clerks Grade III, IV, V and VII, as have been given extensions in their service after the completion of 55 years age in each Division, separately, stating reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) On 31st May 1966, the total strength was 1,888.

(*b*) Grade II Office Clerks who were at the maximum of the Pay Scale on these two dates are given below, Division-wise :

Division		1-6-66	1-6-67
(*i*) Lahore	...	30	36
(*ii*) Multan	...	44	54
(*iii*) Karachi	...	46	10
(*iv*) Quetta	...	19	24
(*v*) Rawalpindi	...	23	38
(*vi*) Workshops, Moghalpura	...	102	54
(*vii*) Sukkur	...	6	6
(*viii*) Headquarters Office	...	42	43
Total	...	312	265

(*c*) Grade II Clerks given extension beyond 55 years of age are as under Division-wise :—

Division		
(*i*) Lahore	...	8
(*ii*) Multan	...	1
(*iii*) Karachi	...	6
(*iv*) Quetta	...	2
(*v*) Rawalpindi	...	9
(*vi*) Workshops, Moghalpura	...	2
(*vii*) Sukkur	...	1
(*viii*) Headquarters Office	...	Nil
Total	...	29

(*d*) Grade III, IV, V and VII Clerks, given extension beyond 55 years of age are as under, Division-wise :—

Division		*Grade III*	*Grade IV*	*Grade V*	*Grade VII*
(*i*) Lahore	...	7	2	1	
(*ii*) Multan	...	...	2	...	...
(*iii*) Karachi	...	7	2	...	...
(*iv*) Quetta	...	3	2	...	...
(*v*) Rawalpindi	...	7	4	2	...
(*iv*) Workshops, Moghalpura.	...	4	14	3	... ...
(*vii*) Sukkur	...	1	1	...	
(*viii*) Headquarters	...	6	9	10	1
Total	...	35	36	16	1

It is explained that general extension in Service upto 30th September 1967 was given to all staff of classes III and IV including office clerks who had already attained or would have attained the age of 55 years by 30th September, 1966 and also to those who would be 55 years of age upto 30th September 1967. This was done in accordance with the general instructions issued by the Central as well as the Provincial Government in pursuance of the Constitution (Sixth Amendment) Act, 1966.

CONSTRUCTION OF HAFIZABAD-PASRUR RAILWAY LINE

*7320. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government had formulated a scheme to construct Hafizabad-Pasrur Railwayline *via* Daska, Gujranwala Killa Didar Singh ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*ii*) steps taken for the implementation of the scheme (*ii*) the distance between Hafizabad-Gujranwala, Gujranwala-Daska and Pasrur after the completion of the said construction; (*iii*) the names of Railway Stations proposed on the line between Hafizabad—Pasrur (*iv*) the time by which trains will run on the new line Hafizabad-Pasrur and (*v*) the estimated amount to be spent on the said project ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No . A project has not yet been prepared. The upto-date position is that detailed traffic and engineering surveys for providing Rail connections from Hafizabad to Pasrur *via* Qilla Didar Singh, Gujranwala and Daska has been carried out for assessing technical feasibility and financial prospects. The survey reports are being prepared and will be finalised shortly.

(*b*) (*i*) In view of reply to (*a*) above, this question does not arise.

(*ii*) The distance along the alignment which has been surveyed for the proposed rail links will be as under :—

	Miles
(*a*) Hafizabad-Gujranwala *via* Qilla Didar Singh	33.70
(*b*) Gujranwala-Pasrur *via* Daska	35.22

(*iii*) Names of Stations on the proposed alignment are furnished in the attached list.

(*iv*) In view of the reply to (*a*) above, this question does not arise. However, the construction of the proposed links will take about three years to complete from the date sanction is accorded and requisite funds are allocated.

(*v*) It has been estimated on the basis of the results of the surveys which have been undertaken, that the cost of the proposed rail links will be about Rs. 4.66 crore.

Proposed Stations on these rail links are as under :—

(1) WAPDA Colony.

(2) Bhiri Shah Rahman.

(3) Kot Ladha.

(4) Nokhar.

(5) Qila Dedar Singh.

(6) Papnakha.

(7) Gondlanwala

(8) Gujranwala.

(9) Aroop.

(10) Gagewali.

(11) Othian.

(12) Gola Thian Khurd.

(13) Daska

(14) Dhidhowali.

(15) Malo Mahi.

(16) Kotli Faqir Chand.

(17) Hajipur

PROVIDING ELECTRICITY TO RAILWAY STATION KAMBAR

*7334. **Mr. Fida Hussain Hakro**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Thermal Power Transmission lines passes through the Kamber Town from where electricity can be had from the Railway Station Kambar ;

(*b*) whether it is a fact that 6 trains stop at the said Railway Station during day and night and population of the said city which is nearly 17,000 is experiencing difficulties due to the absence of electricity at the said Railway Station ; if so, the time by which electricity will be provided to Railway Station, Kambar ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) It is correct that 3 up and 3 down trains stop at Kambar Ali Khan daily.

This station is included for electrification in the annual Development Programme for 1967-68 during which year the work will be completed.

LEASING OUT KACHA AND BARANI LANDS IN THE FORMER SIND AREA

*7343. **Rais Haji Darya Khan Jalbani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there was a scheme under consideration of Government to lease out Kacha and Barani lands in the former Sind Area to farmers for a period of ten years ;

(*b*) whether it is a fact that the said scheme has not been implemented so far ; if so, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) The terms and conditions for leasing out this area have been issued recently and Commissioners directed to implement the scheme forthwith.

THROWING OF SURPLUS WATER OF MIANWALI CANAL INTO TELERI CANAL

*7365. **Sheikh Fazal Hussain** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that surplus canal water of Mianwali Canal, Muzffargarh District which emnates from Sind River is thrown in River Chenab ;

(*b*) whether it is a fact that Teleri Canal in Muzaffargarh District remains without water throughout winter season and the lands commanded by it have been rendered barren ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of supplying the said surplus water of Mianwali Canal to the Teleri Canal instead of flowing into the river Chenab ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) There is no such canal. Muzaffargarh Canal however, irrigates part of Muzaffargarh District. No surplus water of this canal system is thrown in river Chenab.

(*b*) Teleri Distributary is a non-perennial channel and therefore is not due to run in winter. The lands on this canal have not been rendered barren.

(*c*) In view of (*a*) & (*b*) above, question does not arise.

PAYMENT OF COMPENSATION TO ONE MUHAMMAD ISMAIL DIED BY RAILWAY ACCIDENT

*7382. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a passenger train coming from Mirpurkhas to Hyderabad met with an accident on 24th April 1967 in which one Muhammad Ismail who was coming on his bullock-cart died alongwith his bullocks ;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any enquiry was instituted by Government in the matter ; if so, findings thereof ;

(*c*) whether any compensation was paid to the dependents of the said Muhammad Ismail, if so, the amount of the compensation paid ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The accident took place on 25th April 1967 and not on 24th April, 1967, Cartman Ismail and his two bullocks were killed in the accident.

(*b*) A Committee of Senior Officers of Karachi Division was appointed to enquire into this case and according to its finding the accident was due to the negligence of the gateman on duty who failed to close the gates against the road traffic for the passage of the train.

(*c*) No compensation has been paid for the reason that a claim has not yet been received from anyone on behalf of the deceased.

CONSTRUCTIONS OF A SEM NALLAH IN GHAKHAR TOWN

*7399. **Raja Muhammad Abdullah** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Sem Nallah was constructed by the Irrigation Department in Ghakhar Town in District Gujranwala in the year 1957 ;

(*b*) whether it is a fact that agricultural land was acquired by the said Department for the construction of the said Sem Nallah ;

(*c*) if the answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the total acreage of land acquired in Ghakhar Town for the purpose alongwith the —(*ii*) the names of land-owners and (*iii*) the acreage of land acquired by the Department from the each individual ;

(*d*) whether it is a fact that compensation is still to be paid to the land-owners whose land has been acquired ;

(*e*) if the answer to (*d*) above be in the affirmative, the rate according to which the payment is to be made and the total amount of the compensation to be paid to each individual ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) 22·32 acres as per details below.

(*ii*) } The Award is under preparation with the Land Acquisition
(*iii*) } Collector ; as such the information is not readily available.

(*d*) Yes.

(*e*) Under preparation with the Land Acquisition Collector.

STATEMENT

Name of Village		*Area in acres*
1. Adal Garh	...	0·53
2. Kot Nura	...	1·15
3. Pir Kot	...	7·42
4. Ghakhar	...	13·22
Total	...	22·32

ERADICATION OF WATER-LOGGING AND SALINITY

*7435. **Syed Abdul Khalique**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) amount expended by Government since Integration on the eradication of water-logging and salinity in the Province uptil now ;

(*b*) out of the amount mentioned in (*a*) above, the amount expended in Peshawar Division especially in Mardan and Peshawar Districts ;

(*c*) whether it is also a fact that most of the Districts in the Province are in immediate danger of being effected by water logging and salinity ;

(*d*) if the answer to (*c*) above be in the affirmative, details of steps being taken by the Government in this connection ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Amount spent since integration on water-logging :

1.	Bahawalpur Region	...	Rs. 46,55,199.00
2.	Sukkur Region (1956-57 to 1966-67)	...	Rs. 48,08,563.00
3.	Quetta Region	...	Nil
4.	Peshawar Region	...	Rs. 11,40,615.00
5.	A.D.C. (upto 6.66)	...	Rs. 3,29,73,000.00
6.	Lahore Region	...	information being compiled.
7.	Sargodha Region	...	—do—
8.	WAPDA	...	Rs. 55 crores.

(*b*)

(*i*) Amount spent on eradication of water-logging in Peshawar Region	...	Rs. 11,40,615.00
(*ii*) Amount spent in Peshawar District	...	Rs. 5,24,981.00
(*iii*) Amount spent in Mardan District	...	Rs. 5,29,160.00
(*iv*) Amount spent by WAPDA in Peshawar Region	...	Rs. 14,00,000.00 (investigation)

(*c*) No. Some of the districts are affected. However, for districts mentioned in (*b*) above, the following anti-water-logging and salinity measures are proposed as in (*d*).

(*d*) The following schemes have been proposed :—

1.	Remodelling Drains in Mardan District	Rs.	94,000.00
2.	Constructing New Drains in Manki Area	Rs.	48,600.00
3.	Master Plan for eradication of water-logging of areas in Peshawar District.		
	1st Phase (approved) ...	Rs. 3 lacs.	
	2nd Phase (under preparation) ...	Rs. 17 lacs.	
4.	Providing drains in irrigated areas under the Kurram Garhi Project, old civil canals and new Marwat Canals System (Part of Kurrum Garhi Project). ...	Rs. 32 lacs.	

QUOTA FIXED FOR TRIBAL PEOPLE IN THE RAILWAY DEPARTMENT

*7437. **Syed Abdul Khalique** : Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that formerly special quota in the services of the Railway Department was fixed for the tribal people ;

(*b*) whether it is a fact that a very small number of tribal people are presently working in the Railway Department ; and they are not given proper representation in different Railway services according to their fixed quota ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. It is explained that the requirement has been short of the quotas prescribed from time to time for want of sufficient number of applicants with the requisite qualifications.

HOUSES COLLAPSED DUE TO RECENT RAINS IN KOHAT DISTRICT

*7449. **Malik Sarmast Khan Afridi** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that many houses of the inhabitants of Kohat collapsed due to the recent rains and the affected people are in a miserable condition ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to render financial assistance to the above said people ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Yes. The number of houses affected is as under :—

(*i*) Houses collapsed	66
(*ii*) Houses partially damaged	2,064
Total	2,130

(*b*) An amount of Rs. 1.51,560 has already been allocated by the Commissioner, Peshawar Division, for affording immediate relief to the affected persons, in the Kohat District.

DEMANDING LEASE MONEY FROM ZAMINDARS LAND FOOD SHORTAGE PERIOD IN 1967

*7467. **Agha Sadar-ud-din Khan Durrani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Grow More Food Compaign was lunched by Government during the food shortage period in 1967 and Zamindars were asked to cultivate all available lands including state lands to meet the food shortage ;

(*b*) whether it is also a fact that the said Zamindars were given to understand that no taxes and lease money will be charged from them ;

(*c*) whether it is a fact that the Government has now demanded lease money etc., from the said zamindars ; if so, why ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) It is indeed

the policy of Government to bring as much uncultivated area, whether proprietary or state owned, under cultivation as possible, in order to meet food shortage ; but no free-licence was given to the zamindars to cultivate all available State land and no special scheme in respect of State land was issued in 1967.

(*b*) According to the instructions issued in 1961 exemption from payment of Land Revenue Abiana and cesses is allowed for the first 3 years when Banjar Qadim areas are brought under cultivation for the first time. But no such exemption is allowed from the payment of lease money of the State land leased out under any conditions.

(*c*) No demand of Land Revenue, Abiana and cess is made if a case falls within the provision of the instructions issued in 1961, but as these instructions do not apply to lease money, the lease money is, therefore, realised.

PROPERTY OF WIDOW OF MALIK EHSAN ULLAH TIWANA OF JAHANABAD, TEHSIL SHAHPUR

*7480. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the widow of Malik Ehsan Ullah Tiwana of Jahanabad, Tehsil Shahpur, District Sargodha applied on 1st February 1967 for placing the property left by her husband in Jahanabad under the superintendence of Court of Wards ;

(*b*) whether it is a fact that the orders in respect of the said applica-

tion have not so far been issued by the concerned authority, if so, what are the reasons for delay and by what date the matter would be finalized ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The mutation of inheritence has not yet been decided in favour of legal heirs of deceased because the widow Mst. Ruqiya Ehsan Ullah applied to the Board of Revenue for transfer of mutation proceedings from Sargodha to Lahore District. The mutation proceedings had, therefore, to be stayed temporarily. The final order has since been passed by the Board of Revenue on the transfer application after hearing the patries and communicated to officers concerned who are now taking action to decide the inheritence mutation. After this has been done, the request of widow for taking over the superintendence of the property of deceased under the Court of Wards will be considered. The matter is being expedited but no definite date for it finalization can be intimated.

DERAILMENT OF 44 DOWN QUETTA PASSENGER ON SIBI JACOBABAD SECTION

***7491. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 44 Down Quetta Passenger was derailed on Sibi Jacobabad Section on about April, 30, 1967 causing great loss to Railway property and human life ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the major cause of the said accident, (*ii*) the loss suffered by Railway Administration, (*iii*) the

number of persons died and injured, (*iv*) the amount that was or would be given as compensation to the families of deceased, (*v*) the names and designations of the officials responsible for the said accident and the action taken by Government against them ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) The cause of the said accident has not yet been determined. It is still under investigation by the Government Inspector, Pakistan Railways whose report is awaited.

(*ii*) The loss suffered by the Railway Administration is estimated at Rs. 1,80,647.

(*iii*) 4 passengers were killed, 4 sustained serious injuries, 2 sustained minor injuries and 19 persons suffered simple bruises.

(*vi*) No compensation has so far been paid in this case. Two claims have been received from the beneficiaries of two of the passengers which are being processed. Other claims when preferred will be dealt with similarly.

(*v*) This information cannot be furnished till the report of the Government Inspector, Pakistan Railway who is conducting an enquiry into the accident, is received.

ALTERNATE LANDS TO LAND-OWNERS WHOSE LANDS WERE ACQUIRED FOR RAWAL DAM

*7540. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that compensation and alternate land have been given to the owners whose lands were acquired for the construction of Dams in the Province ;

(*b*) whether it is a fact that compensation for the land acquired for the construction of Rawal Dam have been paid to the owners but alternate land have not so far been given to them ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for this discrimination and whether Government intend to give alternate land to the landowners mentioned in (*b*) above if so when and if not reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No cash compensation is paid to the owners from whom the land is acquired for construction of all dams in the Province. Alternate lands have been given in the case of Mangla Dam.

(*b*) Yes.

(*c*) Mangla and Tarbela are exceptionally large projects that require special treatment. The general policy of the West Pakistan Government is to pay cash compensation for the land acquired for Dams and all other public purposes. Accordingly there is no proposal in hand to provide alternate land to original owners of land acquired for construction of Rawal Dam.

CONSTRUCTION OF A SEM NULLAH IN GHAKHAR TOWN

*7549. **Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Minister of Irrigation and Power kindly refer to the answer to part (*c*) of my Starred Question No. 3349 given on the floor of the House on 29th June, 1966 and state :—

(*a*) whether compensation has since been paid to the owners of lands acquired for the construction of Sem Nullah in Ghakhar Town ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons for the delay in the payment of compensation and the time by which the same will be paid?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) Although the amount for compensation is deposited with the Collector, Gujranwala, since 30th June 1963, the actual disbursement is held up for want of notification under section 5 of the Land Acquisition Act and Declaration to be issued under section 6 by the Commissioner, Lahore Division, for which the concerned papers have been submitted finally on 19th May 1967.

NAIB-TEHSILDARS AND TEHSILDARS OF BAHAWALPUR DIVISION

*7557. **Mian Nazar Muhammad** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) names of Naib-Tehsildars and Tehsildars retired in Bahawalpur Division during 1966 ; alongwith the dates of their retirement ;

(*b*) whether pension cases of the said officials have been finalised and they are being paid their pensions ; if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

	Name	*Date of retirement*
(*a*) 1.	Ch. Ahmed Din Officiating Tehsildar.	1st October 1966 (forenoon)
2.	Malik Fateh Muhammad. Officiatting Tehsildar.	1st October 1966 (forenoon).
3.	Ch. Shah Muhammad, Officiating Tehsildar.	26th October 1966
4.	Rana Muhammad Iqbal, Officiating Naib-Tehsildar.	16th July 1966 (forenoon).
5.	Sh. Ulfat Hussain, Officiating Naib-Tehsildar.	Died on 11th March 1966.
6.	Mr. Atta Muhammad, Officiating Naib Tehsildar.	Died on 24th November 1966.

(*b*) The pension papers of Ch. Shah Muhammad, Officiating Tehsildar have been finalised and the orders for payment of pension are under issue. The pension payment orders in favour of family of Sh. Ulfat Hussain, deceased, Naib-Tehsildar have been issued. As regard remaining retired Officials, the pension papers have not been finalised due to the procedural difficulties experienced in verification of service details/pension documents/fixation of pay, etc. However, the arrrangements are being made to grant them an anticipatory pension with immediate effect.

GOODS SHED AT JEHANGIRA ROAD RAILWAY STATION

*7577. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether any goods shed exist at Jehangira Road Railway Station ; if so, (*i*) the type and diversion of the shed and goods platform (*ii*) the quantities and kind of goods that have been booked from and received at the said station during the period from 1st April 1966 to 31st March 1967 ;

(*b*) whether Government is aware of the facts that goods booking and receiving at the said Railway Station would increase many times after the completion of a high level road Bridge on river Kabul at Jehangira ; if so, whether the authorities intend to widen the goods shed and remodel the goods platform ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) There is a goods shed at Jehangira Road Railway Station. (*i*) The said goods shed has a regular high level platform which is 200 feet long and size of the shed itself is 96 feet by 23 feet. Half of the shed is enclosed on sides with corrugated sheets. (*ii*) During the period 1st April 1966 to 31st March 1967, 3407 goods packages weighing 3407 maunds comprising items such as tobacco clay, empty gunny bags, marble chips, etc., were booked from Jahangira Road station as 'smalls.' During the same period 412 full wagon loads weighing 146,780, maunds consisting of tobacco, clay, marble chips were booked from the station.

The inward receipts during the period consisted of 21,294 packages in 'smalls' weighing 27,006 maunds of misc. goods such at Putha leaves, ban, matting, washing soap, thread balls, medicines etc., and 288 full wagon loads weighing 98,134 maunds of goods like fuel oil, cement, firewood, foodgrains, coal, bhoosa and coal tar.

(*b*) Yes. The outward/inward goods traffic at this station is expected to increase when the road bridge over the Kabul river is completed. In

view of this and the fact that the Premier Tobacco Company located in the area are expanding, arrangements are being made to extend goods siding and the goods platform suitably. The work will be taken in hand shortly.

RAILWAY BRIDGE ON G.T. ROAD NEAR PESHAWAR FORT

*7579. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a proposal to widen the Railway Bridge on G.T. Road near Peshawar Fort in Peshawar ;

(*b*) whether any estimates and design for widening the said bridge have been prepared ; if so, details thereof and the date by which the work will be taken in hand ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, the date by which the estimate and design are likely to be prepared and approved ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. There is a proposal to widen the Railway Bridge on G.T. Road near Bala Hissar Fort in Peshawar.

(*b*) The design for widening the said bridge had been prepared but the same is being revised as it was apprehended that if work was carried out according to original design the heavy road traffic passing under the bridge would suffer serious dislocation during the period of its execution. The estimate for the work will be prepared after the revised design has

been finalised and the work will be taken in hand after the Buildings and Roads Department deposit the requisite funds with the Railway.

(*c*) It is expected to finalise the revised design by August, 1967 and to prepare the estimate by October, 1967.

PAYMENT OF Rs. 5,590 BY IRRIGATION DEPARTMENT TO MUHAMMAD RAMZAN, CONTRACTOR

*7587. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Muhammad Ramzan, an approved contractor of Irrigation Department executed the work of repairing and lining breach from R.D. No. 235,590 to R.D. No. 236,930 left side of Balloki-Sulemanki link channel caused by floods in October, 1955 ;

(*b*) whether it is a fact that payment of the balance of Rs. 5,590 out of the above said contract money was withheld due to some dispute between the said Contractor and the Irrigation Authorities about the said payment ;

(*c*) whether it is a fact that the said case was referred to an Arbitrator, Mr. Muhammad Hassan Trimazy, the then Superintending Engineer, Dipalpur Circle ;

(*d*) whether it is a fact that the said Arbitrator heard the said case on 20th March 1962 and 27th April 1962 ;

(*e*) whether it is a fact that, later, on his transfer the said Arbitrator

transferred the said case to Superintending Engineer, Nili Bar Circle, Sahiwal on 29th June 1962 ;

(*f*) whether it is a fact that no hearing was fixed in the said case by the Arbitrator mentioned in (*e*) above ;

(*g*) whether it is a fact that later the said contractor wrote to the Secretary, Irrigation, in this connection on 26th July 1963, 4th February 1964 and 30th September 1964, but to no avail ;

(*h*) whether it is a fact that afterwards the said contractor submitted petition to the Governor of West Pakistan which was received by Reception Office of West Pakistan Civil Secretariat under No. 10R/6058, on 24th December 1966 and also sent a reminder in this respect was received by the said office under No. 3632 on 14th February 1967 ;

(*i*) whether it is a fact that Superintending Engineer, Link Circle, Lahore,—*vide* his No. 931/Link/67451 XVIII, dated 25th February 1967 asked the said contractor to attend his office on 4th March in connection with the said case ;

(*j*) whether it is a fact that the Officer mentioned in (*i*) above heard the said case on 4th March 1967 but the award has not been given so far ;

(*k*) if answer to (*a*) to (*j*) above be in the affirmative, reasons for not giving the said award so far and the action taken against the Officer responsible for this and the exact date by which the said award will be given ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) The contractor claimed Rs. 4,490 (not Rs. 5590 as per his claim

lodged with the Executive Engineer, Sulemanki Division of Nili Bar Circle.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

(*f*) Yes.

(*g*) The Contractor's application dated 26th July 1963 only has been received. Applications dated 4th February 1964 and 30th February 1964 are not on record.

(*h*) Yes.

(*i*) Yes.

(*j*) The case was heard and the claim of the Contractor was rejected.

(*k*) Since no record entry exist in the Measurement Book, the claim of the contractor was not substantiated and therefore rejected. The decision has been communicated to the Contractor by the Executive Engineer concerned.

PAYMENT OF RS. 18,683 BY IRRIGATION DEPARTMENT TO MUHAMMAD RAMZAN, CONTRACTOR

*7588. **Agha Sardaruddin Khan Durrani** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Muhammad Ramzan, an approved contractor of Irrigation Department executed the following works in Bedian Link Division at a cost of Rs. 18,683 in 1949 : 1950—

(*i*) filling Pits in the bed of River Ravi between R.D. 287-288 R.B.F.,

(*ii*) straightening curved portion in R. D. 287,600 to 2881,00 R. B. F. and

(*iii*) lining R.B.F. reach 286-287 ;

(*b*) whether it is a fact that the payment of the said amount has not been made to the said contractor so far ;

(*c*) whether it is a fact that the Secretary, Irrigation,—*vide* his letter No. 13/24/S.O. (C)/62, dated 7th March 1965 asked F.D. to accord sanction to the belated payment of the said amount to the said contractor ;

(*d*) whether it is also a fact that the Secretary Irrigation sought some legal advice from the Solicitor to Government of West Pakistan in the matter which was given by the latter in April, 1964 ;

(*e*) whether it is a fact that the Secretary, Irrigation again asked F.D. to expedite the matter referred to in (*c*) above ;

(*f*) whether it is a fact that the said contractor submitted a petition to Governor of West Pakistan in this connection which was received by the Reception Office of West Pakistan Civil Secretariat under No. 10A/6057, dated 24th December 1966 and this was forwarded to the Secretary, Irrigation for necessary action ;

(*g*) whether it is a fact that the said contractor again submitted a petition to the Governor which was received by Reception Office of W.P.C.S. under No. 3631, dated 14th February 1957 and was also forwarded to the Secretary, Irrigation and Power for necessary action ;

(*h*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not making the payment of the said amount to the said contractor and the

official responsible for this state of affairs and action taken against these officials together with the exact date by which the said contractor will be paid his dues ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes, but for an amount of Rs. 8016, only, as mutually agreed by Lahore Region and the Contractor, and not Rs. 18683.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes ; Legal advice was obtained in April, 1966.

(*e*) Yes.

(*f*) Yes.

(*g*) Yes.

(*h*) The payment to the Contractor of Rs. 8016 mutually agreed to is held up for want of sanction of Government in Finance Department. That Department desired to know the details of the estimate. The record is in High Court in connection with the case of another Contractor and hence the delay in settlement of claim. Efforts are being made to collect the same. No official is personally responsible for the delay. The claim will be settled as soon as Finance Department is satisfied.

Officers of Railway Department

*7594. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of Class I and Class II Officers recruited directly in

each section of Railway Department separately during 1962, 1963, 1964, 1965 and 1966 respectively ;

(*b*) the names and addresses of officers out of those mentioned in (*a*) above who belong to former N.-W.F.P. Region, tribal areas and merged areas of Mardan and Hazara districts separately ; if no, persons has been recruited from these areas, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) A statement giving required information is placed on the Table as Appendix 'A'.

(*b*) Names and particulars of officers concerned are given below :—

S.No.	*Name*	*Address*	*District of Domicile*
1.	Mr. Arbab Abdul Sattar.	Executive Engineer (Development) P. W. R., Headquarters Office, Lahore.	N.-W.F.P.
2.	Mr. Muhammad Ashraf.	Ditto.	Mardan.
3.	Mr. Hidayat Ullah	Since resigned ...	Dera Ismail Khan.
4.	Mr. Abdul Wahid	Assistant Mechanical Engineer (under training) c/o Divisional Superintendent Workshops, Moghalpura.	Malakand.

5.	Mr. Syed Khurshid	Assistant Electrical Engineer (under training) c/o P. W. R. Headquarters Office, Lahore.	Mardan.

Direct recruitment to Gazetted Service is made through the West Pakistan Public Service Commission according to the block system prescribed by the Government. In case no suitable person is available to fill the post from a particular area, the post is filled on all West Pakistan basis.

APPENDIX A

Year	Transportation (Traffic) & Commercial Department	Civil Engineering Department	Signal Engineering Department	Motive (Power) & Mechanical Engineering Department	Electrical Engineering Department	Stores Department	Medical Department
1962	2*	14*	1*	5*	—	3*	—
1963	1£	—	—	—	—	—	—
1964	—	—	—	—	—	—	2@
1965	—	10	—	—	—	—	—
1966	—	8	1	5.	5	2	2

(*) Recruited under Central Government Rules through Central Public Service Commission before Provincialisation of Railways.

(@) These posts were advertised by the Central Public Service Commission before provincialisation of Railways but their recommendations were received in 1963 after provincialisation of Railways.

Accordingly a reference had to be made to the West Pakistan Public Service Commission for concurrence to these recommendations. After prolonged correspondence it was decided in 1964 by the Provincial Government that it would not be necessary to consult the West Pakistan Public Service Commission on matters on which the Central Public Service Commission had tendered advice before 31st July, 1964.

(£) Recruited before Provincialisation of Railways by Central Public Service Commission but joined in 1963.

No direct recruitment is made in Class II except in the category of Assistant Surgeons and Lady Assistant Surgeons. The following were recruited during this period :—

1962 ... 2

1963 ... 1

1964 ... —

1965 ... 1

1966 ... 5

CLEANING OF IRABS IN TEHSIL SWABI

*7597. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation be pleased to state :—

(*a*) the numer of Irabs in Tehsil Swabi with location and length of each ;

(*b*) the amount provided and spent for cleaning each of the said Irabs during the financial year 1963-64, 1964-65 1965-66 and 1966-67 respectively;

(*c*) the number of Irabs out those mentioned in (*a*) above as have not been cleaned for the last 2 or 3 years due to which waterlogging is spreading in the said area and the remedial action Government intend to take in the matter ?

Minister of Irrigation (Makhdum Hamid-ud-Din) :

(*a*) As per Statement placed on Assembly Table.*

(*b*) As per Statement placed on Assembly Table.*

(*c*) 85 Nos. Waterlogging is not spreading due to non-clearance of Irabs, but is due to persistent irrigation from Upper Swat and Pehur Canals. The Department intends to check water-logging by desilting and remodelling the existing Drains.

AGRICULTURAL INCOME TAX

*7598. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Agricultural Income-tax is levied on the land revenue assessed on Rabi and Kharif crops separately in the former Punjab ;

**Please see Appendix III at the end.*

(*b*) whether it is a fact that the said income-tax is levied after adding the assessed land revenue of both the Rabi and Kharif crop in the former Bahawalpur State ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for the discrimination and steps intended to be taken to remove it ;

(*d*) the date since when the said formula is in force in the former Bahawalpur State ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) When there is no discrimination the question of its removal does not arise.

(*d*) Since 27th June 1949.

SUPPLY OF WATER IN MURAD DISTRIBUTARY IN TEHSIL CHISTIAN

*7599. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that supply of water in Murad Distributary in Tehsil Chistian lasted from 25th January to 2nd February 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that supply of water in Fateh Distributary lasted for eleven days, *i.e.*, from 23rd January to 2nd February 1967;

(*c*) whether it is a fact that supply of water continued in 6/R Distributary from 5th of January to 24th of January 1967 during the said period ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for this discrimination ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes but full supply was run for 9 days only.

(*c*) Yes but each of the branch of 6-R was run with full supply discharge for 7 days only.

(*d*) There has been no discrimination. Murad Disty. was run for 9 days which was its share whereas Fateh Disty. was also run for 2 days with full supply discharge and for the remaining two days viz. 23rd January and 2nd February it was run with balance supplies. 6-R disty. has two branches. Each branch was run for 7 days only and for rest of the period 6-R Disty. was run with balance supplies.

TUBE-WELLS IN RIVERIAN AREA OF TEHSIL CHISTIAN

*7600. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that certain tub-wells in Riverian Area of Tehsil Chistian were sank by the land in Water Development Department six or seven years ago ;

(*b*) whether it is a fact that the said tub-wells discharged considerable quantity of water which was found fit for irrigation ;

(*c*) whether it is a fact that the said tube-wells are lying sealed and unutilized at present ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative reasons for

not putting the tub-wells in operation in view of the scarcity of canal waters ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes ;

Tubewells were installed in Riverian Area of Tehsil Chistian for investigation purposes, by Ground Water Development Organization;

(*b*) Water from tubewells in riverian area of Chistian Tehsil was found fit for irrigation but in one case of Tehsil Chistian, the water was not fit for irrigation ;

(*c*) Yes ;

(*d*) These tubewells were sunk for investigation purposes in order to determine the quality and the potential of the ground water of the area. These tubewells were not meant to be developed.

INSTALLATION OF TUBEWELLS IN LOW-LYING AREA OF TEHSIL BHAKKAR

*7616. **Mr. Amanullah Khan Shahani** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of tube-wells sanctioned for the low-lying area of Tehsil Bhakkar alongwith the number out of those which have been installed ;

(*b*) whether it is a fact that it was decided to instal two tube-wells in each village of the said tehsil ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether it is a fact that only one tube-well has been installed in village Wadhawali, Tehsil Bhakkar; if so, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) 61 tubewells were sanctioned for the areas in Tehsil Bhakkar. All these tubewells have been installed.

(*b*) No.

(*c*) In view of (b) does not arise.

All the tubewells have been installed according to the area to be irrigated on each tubewell and not according to village-wise allotment.

LAND GIVEN TO OFFICERS IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AND GUDDU BARRAGE

*7629. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of land commanded by Ghulam Muhammad Barrage and Guddu Barrage separately ;

(*b*) the acreage of land in each Barrage given to officers so far alongwith their names and designations ;

(*c*) the acreage of land out of that mentioned in (*b*) above as has been given to the officers originally belonging to former Sind ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

	Ghulam Muhammad Barrage.	Guddu Barrage
(*a*)	28,06,799 acres	27,04, 304 acres.
(*b*)	(*i*) 6,432 acres	28,305,23

(*ii*) A list showing the names and designations of the Government Servants has already been furnished on the floor of the House on 13th June, 1967 in reply to Assembly Question No. 6054.

(*c*) Land under the Retired and Retiring Government Scheme is granted to Civil Government Servants on merits on West Pakistan basis and not regionwise. The required information has already been made available in the lists referred to under (*b*) (*ii*) above.

ASSESSMENT OF LAND REVENUE IN SOUTHERN ZONE

*7630. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that agriculture lands in Southern Zone of the Province have been badly affected by water-logging and salinity during the pastfew years resulting in extensive decrease in yield ;

(*b*) whether it is a fact that revenue assessment of the said land is being done on the basis of land assessment of 1924 ;

(*c*) whether it is a fact that in the former Province of Punjab new assessment is carried out after every four years ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to adopt the procedure referred to in (*c*) above in respect of the assessment of land revenue in Southern Zone; if not, the reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The information is being collected.

RECOVERY OF LAND REVENUE IN EASY INSTALMENTS

*7631. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that the agriculturists affected by the last untimely rains have approached Government for recovery of land revenue in eary instalments ; if so, whether Government intend to accede to their requests ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*i*) No approach was made direct to the Government in this repect. Information is being collected from the Local Officers, if any approach was made to them by agriculturists.

(*ii*) The question will be considered on receipt of reports from the Local Officers.

SENIORITY LIST OF MUKHTIARKARS IN SOUTHERN REGION

*7638. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Reveuue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the seniority list of the Mukhtiarkars in Southern Region has not been issued since the establishment of One Unit ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the reasons for not so far issuing seniority list of the Mukhtiarkars ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Under the rules, Select Lists and not seniority lists of Mukhtiarkars fit to act as Deputy Collectors and the Revenue Subordinates fit to act as Mukhtiarkars are periodically prepared.

CONFIRMATION OF MUKHTIARKARS OF FORMER SIND REGION

*7640. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that the Mukhtiarkars of former Sind Region as were appointed in 1951/1952 are still acting as temporary Mukhtiarkars ; if so, reasons for not confirming them in their appointments ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (1) Thirteen Mukhtiarkars who started officiating as Mukhtiarkars in 1951/1952 have not been confirmed.

(2) Confirmations of 132 officers were made in 1961. This notification gave rise to some disagreement with the Comptroller, Southern Zone, regarding dates of vacancies against which confirmations were made. The issue took a long time is being resolved.

The question of further confirmation could be taken up only when the earlier position became clear. The advice of the Public Service Commission regarding the suitability confirmation of the direct recruits had also to be obtained. This took a lot of time. The confirmation is also linked up with the confirmation of Deputy Collectors in P.C.S. cadre, because many Mukhtiarkars have to be adjusted against the resultant vacancies. That case is still to be finalized by Services and General Admidistration Department. It is hoped that the case of confirmation of Mukhtiarkars will be finalized in the near future.

Shortage of Water at Tails of Jamal (off Minor Qaim Canal) in Qaimpur Sub-Division

*7645. **Sahibzada Noor Hassan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that complaints about shortage of water available at the Tails of Jamal Minor (off Qaim Canal) in Qaimpur Sub-Division, Tehsil Hasilpur were lodged with the concerned authorities some time ago ;

(*b*) whether it is a fact that no remodelling of the outlets has taken place since the time the canal was dug ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for this negligence and steps intended to be taken to overcome the shortage of water there ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No complaint regarding shortage of water at the tail of Jamal Minor is on the record of this Department.

(*b*) The need for remodelling of outlets has not been felt.

(*c*) The factual position is that Qaim Canal has not been able to get any supply so far due to shortage of supplies in the river Sutlej. The supplies reaching Suleimanki through the B.S. Link and M.R. Link are not enough to meet the requirements of Suleimanki Canals. The Pakpattan Islam Link, which is intended to deliver water to Islam for the Qaim Canal and head reaches of Mailsi and Bahawal is expected to be completed in the near future when it would be possible to deliver supplies to Qaim Canal.

ALLOTMENT OF STATE LAND

*7646. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that state land lots of half a square each was allotted to residents of Chak No. 237/9R, Tehsil Fortabbas on 'Abadkari' conditions ;

(*b*) whether it is a fact that advance payments on that account were deposited in the Government Treasury long ago ;

(*c*) whether it is a fact that the allottees of the said land have not been given the possession of the land so far ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the reasons for not giving the possession of the land in question and steps taken to redress their grievances ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) 1,310 persons including residents of Chak No. 237/9-R were selected for allotment of State land under the Abadkari Scheme in 1958 and out of them 1,172 were allotted land and were given possession.

(*b*) Nazrana fee amounting to Rs. 125·00 was deposited in the Government Treasury by each one of the selectees.

(*c*) 138 persons out of the abovementioned selectees could not be given possession of the land allotted to them.

(*d*) The reason for non-delivery of possession to 138 persons was that the area allotted to them had already been reserved for Frontier Tribesmen.

SENIORITY OF SUB-DIVISIONAL OFFICERS

*7656. **Chaudhri Anwar Aziz** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that according to the existing practice seniority of Sub-Divisional Officer's of Irrigation Department as are promoted from Overseers after passing departmental examination is determined according to their date of confirmation ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, why their seniority is not determined according to the dates of appointment ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) The seniority is determined strictly from the date of promotion of an Overseer as Sub-Divisional Officer and not from the date of confirmation.

EARMARKING OF EVACUEE LAND ON EASTERN AND SOUTHERN SIDES OF EID GAH MOSQUE, SHAHDARA TOWN FOR RECREATION PURPOSES

*7657. **Malik Miraj Khalid** : Will the Minister of Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that evacuee land, measuring approximately 40 kanals, situated on the eastern and southern sides of Eid Gah Mosque Shahdara Town, Lahore, had been earmarked for recreation purposes ;

(*b*) whether it is a fact that the said land has been allotted to certain individuals ;

(*c*) whether it is a fact that a part of this land has been leased out by the said allottees for cultivation purposes and it fetches a handsome return of approximately Rs. 1,500 per annum ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the reasons for allotting the said land to individuals ?

Minister of Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) Yes. An area measuring out 49 kanals, 16 marlas was earmarked for recreational purposes in the name of Ravi Cricket Club.

(*b*) Yes. Out of (a) above, an area of 10 kanals and 8 marlas was permanently allotted to one Ismail, son of Noor Muhammad, on 16th March 1961.

(*c*) Yes. The said allottee has given the allotted land on lease to one Muhammad Sharif at Rs. 450 per annum.

(*d*) As the Ravi Cricket Club had no claim against the land and para 53-A of the West Pakistan Rehabilitation Scheme enabling reservation of land for such purpose has been deleted—*vide* Correction Slip No. 9-R.S.S., dated 4th April 1959 hence the land reserved for recreational purposes is allottable against verified claims.

ALTERNATE LAND TO LANDOWNERS WHOSE LANDS ARE WASHED AWAY BY RIVER ACTION

*7661. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that landowners whose lands are washed away by river action are given alternate land ;

(*b*) whether it is a fact that no alternate land is given to those whose lands are washed away by the tributaries of those very rivers ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for this discrimination and whether Government intend to lay down a uniform policy in this behalf ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) No.

(*b*) Yes.

(*c*) Quession does not arise.

DERAILMENT OF WAGONS AND CARRIAGES DURING SHUNTING IN YARDS AND ON OPEN LINES

*7679. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to lay on the Table of the Assembly the following details in respect of each derailment of Wagons and carriages during shunting in yards and on open lines during the period from 1st June 1966 to 31st May 1967 ;

(*i*) date, (*ii*) place, (*iii*) time, and (*iv*) the causes of derailment and the action taken against the officials at fault, if any ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The ques-

tion was received on 19th June 1967. The details about each derailment of wagons and carriages during shunting in yards and on open line are being collected from all the Divisions of P. W. R. which will take some time. The required information will be laid on the Table of the House on the next date fixed for the Railway Department.

BUFFER PLUNGERS]

*7680. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that buffer plungers are purchased by the Railways from different sectors ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative—(*i*) the names of the sectors (ii) total quantity of buffer plungers purchased from each sector, separately during the period from 1st June 1965 to 31st May 1967 and (*iii*) the rates at which the said buffer plungers were purchased ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Buffer plungers are normally manufactured in the Railway Workshops. On one occasion, however, following the Indo-Pakistan Hostilities of September, 1965, this material was purchased from an outside party.

(*b*) (*i*) Messrs. Karachi Shipyad and Engineering Works Ltd. Karachi of West Pakistan Industrial Development Corporation.

(ii) The material has been purchased from outside only on one occasion and this was in June, 1966, when the number procured was 6,700.

(*iii*) The rate was Rs. 182.75 per piece.

IMPORTED BILLETS USED IN ROLLING MILLS

*7682. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the imported billets are used in the Rolling Mills in the Railway Steel Shop, Mughalpura, Lahore ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the total quantity of imported billets used during the period from 1st June 1966 to 31st May 1967 with cost of foreign exchange involved ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The required information is being collected and will be supplied, on receipt, on the next date to be fixed for the Railway Department.

NON-AVAILABILITY OF IRRIGATION WATER IN TALUKA MATLI

*7712. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an area of about 50,000 acres of agricultural land in Taluka Matli, District Hyderabad is not being fully utilized for cultivation purposes due to non-availability of irrigation water ;

(*b*) whether it is a fact that on representation made by the local Agriculturists an enquiry was ordered some time ago to be conducted by the Deputy Chief Engineer, Ghulam Muhammad Barrage and Chief Engineer, Sukkur Barrage ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, (*i*) when was the enquiry ordered ; (*ii*) when did the enquiry officer submitted his report ; (*iii*) what were the findings of the enquiry officers ; (*iv*) what action has

been taken by the Government ; and (*v*) if no action has been taken so far, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) An area of 34,000 acres and not 50,000 acres.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) May, 1966.

(*ii*) The investigations are still in progress and no report is so far received ;

(*iii*) } It is yet under investigation ;
(*iv*) }

(*v*) Action will be taken after the investigations have been conducted.

NAROWAL TUBE-WELLS SCHEME

*7731. **Dr. ultan Ahmad Cheema** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the total number of tube-wells to be installed under the "NAROWAL TUBE-WELLS SCHEME" alongwith (*i*) the names of villages where the said tubewells are to be installed ; and (*ii*) the scheduled date of completion of the said scheme ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) :

(*a*) 20 Nos.

(*b*) (*i*) Names of villages are as follows :—

(1) Nangle Jamshaid.

(2) Meodata.

(3) Thaley Khurd.

(4) Oshan.

(5) Giaspur.

(6) Talwandi Kohalwan.

(7) Jaginwala.

(8) Khokhar.

(9) Kalaspadda.

(10) Talwandi.

(11) Kalupadda.

(12) Khakka-Padda.

(13) Raib.

(14) Ransinwal.

(*ii*) 30th June 1968.

RAILWAY TRACK FROM AMRUKA RAILWAY STATION TO WASAWEWALA STATION

*7718. **Pir Muhammad Zaman Chishti**: Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Pakistan Western Railway has sanctioned a scheme for laying Railway track from Amruka Railway Station to Wasawewala Station ;

(*b*) whether it is also a fact that allocation of funds for the purpose were made in the Budgets of 1965-66 and 1966-67 ;

(*c*) whether it is a fact that the said work has not so far been taken in hand ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*)

No. Pakistan Western Railway has submitted the scheme for a rail link between Amruka-Wasawewala for the approval of the competent authority.

(*b*) Provision for a part of the estimated cost of this work was made in the annual Development programme in 1965-66 and again in 1966-67 in anticipation of approval of the project by the competent authority.

(*c*) This work has not been taken in hand due to non-receipt of the approval of the competent authority.

INSTALLATION OF TUBE-WELLS IN DISTRICT LASBELA

*7747. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the number of tube-wells installed in Lasbela District during financial years 1964-65, 1965-66 and 1966-67 alongwith the number of tube-wells Government intend to instal in the said District during the financial year of 1967-68 ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : In 1964-65, trial boring was carried out.

In 1965-66, 3 tubewells were installed in Uthal area of Bela District ;

In 1966-67, no tubewells were installed ;

No tubewells are proposed for 1967-68.

Investigations for water are, however, proposed to be carried out.

JAMADAR AT LAHORE RAILWAY STATION.

*7755. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentry Secretary, Railways please refer to part (*f*) of the answer to my question No. 6841 given on the House on 12th June 1967 and state :—

(*a*) whether it is a fact that the Contractor for licenced portor at Lahore Railway Station did submit an application for the transfer of his contract to the firm namely Messrs Muhammad Aslam Butt and Sons' in the year 1962 on account of his continuous bad health and in support of his said application he produced a Medical Certificate ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, a copy of the said application and the certificate be placed on the table of the House ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The factual position is that in 1962 the contractor Mr. Muhammad Aslam Butt applied for the terms of contract to be changed to the extent of showing the contract in the name M/s. Muhammad Aslam Butt & Sons, the purpose being to associate his two sons. The reason advanced was that the state of his health required him to do light work in support of which he furnished a Medical Certificate.

(*b*) The application and the Medical Certificate have been placed on the table of the House.*

PUTTING LICENSED PORTERS ON BEGAR.

*7756. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to refer to part (*c*) of the answer to my question No. 6842 on the floor of the House on 12th June 1967 and state whether it is

---

**Please see Appendix IV at the end.*

a fact that Station Master of Lahore Railway Station or his nominee has never signed the accounts of the contractor in token of his witness the payment being made to the labour as required under terms of contract ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Payments to the Labour have not been formally witnessed by the Station Superintendent/Station Master or their nominee as stipulated in the contrac agreement, but the Contracor's books recording the payments have been checked by the Station Superintendent from time to time for satisfying himself that labourers have been paid regularly and their acknowledgement obtained

---

LAND SLIDES IN MURREE TEHSIL.

*7764. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 7043, given on the 13th June, 1967 and state :—

(*a*) whether it is a fact that extensive damage has been caused by the land slides in Murree Tehsil during 1967 ; if so, the actual acreage affected therefrom in the said year ;

(*b*) the approximate time by which compensation to the sufferers is to be paid ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

(*a*) The land damaged was about 19 acres only.

The damaged to house property, was as under :—

(*i*) House completely collapsed	...	...	12
(*ii*) House partially damaged	...	...	10
	Total	...	22

(*b*) No compensation is admissible under the Standing Instructions. Gratuitous relief is provided for repairs to or re-construction of the houses damaged or collapsed. An amount of Rs. 1,800 is allocated by the Commissioner, for distribution to the affected persons.

The local officers are finalising the assessment of damage to land and special cases is being made out for the grant of appropriate relief to the owners. Every effort would be made to decide the matter expeditiously.

ORCHARDS DAMAGE BY HAILSTORM IN TEHSIL MURREE

*7761. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Manister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 7045, given on 13th June 1967 and state :—

(*a*) the total acreage of land covered by Orchards in Murree Tehsil ;

(*b*) the acreage out of that mentioned in (*a*) above affected by hail-storm in March and April, 1967 and the extent of damage caused to the fruits in each Union Council of the said tehsil due to the said hailstorm ;

(*c*) in case the extent of damage to fruits was extensive, whether Government intend to give relief to the sufferers ; if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) 231 acres.

(*b*) The following Union Council-wise areas was affected.

Name of Union Council		*Area affected*	
		Kanal	Marlas
Chairman	...	9	4
Dewal	...	2	5
Potha	...	27	4
Total	...	38	13

(*c*) The damage as not extensive. As such the question of giving any relief does not arise.

LAND REVENUE CHARGED ON WAAI CHAI LAND IN KARACHI

*7766. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the reason for discrimination in the per acre land revenue charged on 'Wai Chai' land in Karachi and the per acre land revenue charged on similar land in former Sind Province ;

(*b*) whether Government intend to consider the advisability of charging the same rates of land revenue for 'Wai Chai' land in Karachi as are being charged in the former Sind Province ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, by when will the change be affected ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): (*a*) (*i*) The rates were fixed by the respective Governments before integration.

(*ii*) The importance of the towns in which the lands are situated.

(*iii* The profits accruing to the landowners.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise.

ALLOTMENT OF LAND UNDER GULARCHI SCHEME OF GHULAM MUHAMMAD BARRAGE

*7767. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state : –

(*a*) the time by which land is expected to be allotted under the Gularchi scheme of Ghulam Muhammad Barrage ;

(*b*) whether Government have formulated any policy with regard to

distribution of land under the said scheme ; if so (*i*) details thereof, and (*ii*) percentage of land reserved for different categories of people ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, the time by which the policy is expected to be formulated ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) There is no Gularchi Scheme of Ghulam Muhammad Barrage Project.

(*b*) and (*c*) Question does not arise.

PLOT NO. 'C' SITUATED AT MAYO ROAD, LAHORE

*7794. **Mr. Bashir Ahmed Shah** : Will the Minister of Revenue and Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a plot No. 'C' item No. 65 (Centre IV) situated at Mayo Road, Dharampura (near Canal Rest House), Lahore was auctionad by the Rehabilitation Department on 20th July 1961 ;

(*b*) whether it is a fact that the said plot was purchased by one Mr. Abdul Ghani Jam for Rs. 11,600 ;

(*c*) whether it is a fact that the said plot is in possession of one Bedar Khan and the buyer has not been given the possession thereof as yet ;

(*d*) if the answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, what action has the Government taken to get the said plot vacated and to give possession to the buyer ?

Minister of Revenue and Rehabilitation (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) to (*c*) Yes.

(*d*) No action was taken for the ejectment of the occupant as no request for the purpose was made by the auction purchaser.

ALLOTMENT OF LAND TO GOVERNMENT SERVANTS

*7814. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the number of Government Servants belonging to the former Punjab and N.-W.F.P. areas as have been allotted land under the "Retired and Retiring Government Servants Scheme" in Ghulam Muhammad Barrage for their meritorious services ;

(*b*) the number of the officials out of those mentioned in (*a*) above as have taken possession of land ;

(*c*) in case any of the said officials find it uneconomical to take possession of the land in the said area, the steps Government intend to take to allot them other suitable land ;

(*d*) whether Government intend to grant land to the officials mentioned in (*c*) above in the Taunsa Barrage area or under the Gora Bari Scheme ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Landunder the Retired and Retiring Government Servants Scheme is granted to Civil Government servants on merits on West Pakistan basis and not on regional basis. The required information has already been furnished on the floor of the House on 13th June 1967 in reply to starred Assembly question No. 6054.

(*b*) Three grantees have taken possession of the land.

(*c*) There is no such contingency.

(*d*) Question does not arise.

PAY SCALES OF FORMER IRRIGATION SECRETARIAT ASSISTANTS

*7865. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that ten Clerks of the former Irrigation Secretariat were promoted as Assistant on 7th January 1960;

(*b*) whether it is a fact that out of the said ten Assistants six are drawing pay in the scale of Rs. 225—15—360/20—500 and remaining four are drawing pay in the scale of Rs. 175—10—215—15—275/15—350, though their duties are similar ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reason for this disparity and whether Government intend to remove it ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Eleven and not ten Clerks.

(*b*) Seven are drawing pay in scale of Rs. 225—15—360/20—500 and the remaining four are drawing in the scale of Rs. 175—10—215—15 275/15—300.

(*c*) The disparity is due to the fact that Government has granted protection only to those officials who belonged to the Secretariat or combined Secretariat-cum-Heads of Departments of the integrating units and were holding permanent posts carrying Secretariat scales of pay 13th October 1955 but became surplus to the requirements of the West Pakistan Secretariat and had to be absorbed in offices other than the Secretariat. This protection is also available to the officials on promotion. Officials not belonging to the above category are entitled to the scales of pay prescribed for the offices in which, they are, serving. The disparity, under the peculiar circumstances of the case cannot be removed.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

IRRIGATION OF CULTIVABLE LAND IN QUETTA DIVISION

290. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total area brought under cultivation in Quetta Division during the years from 1955, to 1966, separately, through—

(*i*) weirs constructed by the Irrigation Department (*ii*) Karazes (*iii*) Tubewells (*iv*) Open surface wells (*v*) Flood Bunds and (*vi*) Other sources ;

(*b*) the district-wise and year-wise total area (*i*) expected and (*ii*) actually brought under cultivation due to completion of Irrigation Schemes during the years from 1959 to 1966 ;

(*c*) total increase in production (*i*) expected and actually effected due to completion of the said schemes during the period mentioned in (*b*) above ;

(*d*) in case no increase has been effected in the production after the implementation of the said schemes, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : This is a very lengthy question wherein number of information has been asked for. The data is to be collected from different sources, even outside the Department, and will be supplied as soon as possible.*

**For final answer kindly see answer to Unstarred Question No. 349 in the debate dated 4th October, 1967. (Vol. VI. No. 8)*

IRRIGATION OF CULTIVABLE LAND IN KALAT DIVISION

291. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total area brought under cultivation in Kalat Division during the years from 1955 to 1966, separately, through ;

(*i*) weirs constructed by the Irrigation Department (*ii*) Karazes (*iii*) Tubewells (*iv*) Open Surface Wells (*v*) Flood Bunds and (*vi*) Other sources ;

(*b*) the total area expected and actually brought under cultivation due to completion of Irrigation schemes during the years from 1959 to 1966 in the said Division ;

(*c*) total increase in production expected and actually effected due to completion of said schemes during the years from 1959 to 1966 in the said Division ;

(*d*) in case no increase in production has been effected after the implementation of the said schemes, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The required information is to be collected from so many sources and is too lengthy. Efforts are being made and the same will be supplied as soon as possible.*

TACCAVI LOANS ALLOCATED TO MULTAN DIVISION

314. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Reveune be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total amount of taccavi loans allocated under

---

**For final answer kindly see answer to Unstarred Question No. 350 in the debate dated 4th October, 1967. (Vol : VI. No. 8)*

Heads (*i*) Land Improvement Loans Act (*ii*) Agriculturists Loans Act 1958 during the years 1965-66 and 1966-67 to Multan Division ;

(*b*) the month-wise actual expenditure incurred thereform in each district of the said Division during the said period ;

(*c*) in case the amount allocated during 1965-66 was not spent in full, reason therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) :

	1965-66		1966-67	
	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Multan ...	3,28,400	2,00,000	2,35,000	2,00,000
Sahiwal ...	1,26,000	2,40,000	1,00,000	2,00,000
Muzaffargarh ...	65,000	1,35,000	40,000	1,10,000
D.G. Khan ...	86,000	1,85,000	70,000	1,60,000

(*b*) The information contained in the statement is placed on the table.*

(*c*) The amount was not wholly spent in the districts of Muzaffargarh and Dera Ghazi Khan due to non-receipt of sufficient number of applications for taccavi loans.

**Please see Appendix V at the end.*

TAGGAVI LOANS ALLOTTED TO LAHORE DIVISION

316. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the district-wise total amount of taccavi loans allotted under Heads (*i*) Land Improvement Loan Act (*ii*) Agriculturist Loan Act, 1958, during the years, 1965-66, 1966-67 to Lahore Division ;

(*b*) the month-wise actual expenditure incurred therefrom in each district of the said Division during the said period ;

(*c*) in case the amount allocated during the 1965-66 was not spent in full, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (*a*)

	1965-66		1966-67	
	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958	Land Improvement Loans Act XIX of 1883	Agriculturists Loans Act XVII of 1958
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Lahore ...	3,50,000	50,000	3,85,000	3,48,360
Sheikhupura ...	50,000	1,00,000	1,10,000	1,98,360
Gujranwala ...	90,000	1,00,000	80,000	98,360
Sialkot ...	3,20,000	3,000	1,45,000	3,04,920

(*b*) The information contained in the statement is placed on the table.*

(*c*) The amount was not wholly spent in the districts of Lahore, Sheikhupura and Sialkot due to non-receipt of sufficient number of applications for taccavi loans.*

*Please see Appendix VI at the end.

AREA UNDER CULTIVATON IN QUETTA DIVISION

339. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to part (*a*) of starred question No. 4680, given on 24th May 1967 and state the tehsil-wise total area that remained under cultivation from various resources from 1957-58 to 1966-67 in Quetta Division ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The information is being collected.

LEAVE OF ABSENCE OF M.P.A.s

Mr. Speaker : We will now take up the leave applications of Members.

MAKHDUMZADA SYED MUHAMMAD REHMAT HUSSAIN SHAH GILANI

Secretary : The following application has been received from Makhdumzada Syed Muhammad Rehmat Hussain Shah Gilani, M.P.A :—

"I could not attend the meetings of the Standing Committee on Revenue held on 29th and 30th March, 1967 as I had gone out to perform Haj Pilgrimage in those days.

Leave may kindly be granted.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED INAYAT ALI SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Inayat Ali Shah, M.P.A:—

گذارش ہے کہ میں ۱۲-۶-۶۷ کو بوجہ ضروری کام اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ براہ کرم رخصت عنایت فرماویں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR KARAM ELAHI KHAN DRISHAK

Secretary : The following application has been received from Sardar Karam Elahi Khan Drishak, M.P.A:—

میرے ماموں کا انتقال ہو گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں میرا جانا ضروری ہے ۔ میری رخصت ۱۷-۶-۶۷ تا ۳۰-۶-۶۷ تک منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI GUL HASSAN MANGI

Secretary : The following application has been received from Haji Gul Hassan Mangi, M.P.A:—

"This is to state that I am suffering from heart trouble. I intend to go to Karachi for medical treatment. I, therefore, request that I may kindly be granted leave for the absence from Session of Assembly for the rest of period with effect from 17th June, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED INAYAT ALI SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Inayat Ali Shah, M.P.A :—

مودبانہ گذارش ہے کہ گذشتہ سیشن میں مورخہ ۱۳-۱۲-۶۶ کو میں کسی ضروری کام کے سلسلہ میں گاؤں چلا گیا تھا ۔ اور مورخہ ۱۹-۱۲-۶۶ کو میں اسمبلی میں حاضر ہو ' سے معذور رہا اسلئے مودبانہ گزارش ہے کہ مورخہ ۱۳-۱۲-۶۶ تا ۱۴-۱۲-۶۶ چھٹی عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SHEIKH UMER

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sheikh Umer, M.P.A:—

میں پریذیڈنٹ کی آمد کی وجہ سے مورخہ ۲۲-۵-۶۷ تا ۲۷-۵-۶۷ تک اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکا ان ایام کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI GUL HASSAN MANGI

Secretary : The following application has been received from Haji Gul Hassan Mangi, M.P.A:—

"This is to state that I did not attend the Session of Assembly on 1st and 2nd June, 1967, due to urgent work. I, therefore, request that I may kindly be granted leave for absence from the Assembly Session on the said dates."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BEGUM MUMTAZ JAMAL

Secretary : The following application has been received from Begum Mumtaz Jamal, M.P.A :—

"I could not attend the meeting of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs fixed for 17th January, 1967 due to the late arrival of the flight on that day at Lahore. It is requested that leave may be granted for the said date."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZAR MUHAMMAD KALUKA

Secretary : The following application has been received from Mian Nazar Muhammad Kaluka, M.P.A:—

گذارش ہے کہ بندہ بیمار ہے ۔ اس لیے برائے مہربانی ایک ہفتہ کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔ یکم جون سے سات جون ۱۹۶۷ء کے لیے درخواست ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be grented.

The motion was carried.

MR. BASHIR AHMAD SHAH

Secretary : The following application has been received from Mr. Bashir Ahmad Shah, M.P.A :—

"I beg to state that I will not be able to attend the meeting of the Assembly with effect from 18-6-67 to the end of the Session as I have to attend to some private affairs at home. It is, therefore requested that the House may kindly be moved for the grant of necessary leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MUHAMMAD MUSA KHAN BUGHIO

Secretary : The following application has been received from Khan Muhammad Musa Khan Bughio, M.P.A :—

"I could not attend the meetings of Assembly, held from 2-6-67 to 12-6-67 due to unavoidable domestic affairs.

House may, therefore kindly be moved for my leave for the said period

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted .

The motion was carried.

MALIK QADIR BAKHSH

Secretary : The following application has been received from Malik Qadir Bakhsh, M.P.A :—

بوجہ مصروفیات کاروبار مورخہ ۴ جون سے ۲۶ جون ۱۹۶۷ء
اسمبلی سیشن میں حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا درخواست ہے کہ
ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL REHMAN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Rehman Qureshi, M.P.A :—

"I have been suffering from kidney trouble since the last one year when I was in Jail and the pain took such a serious turn that I could not attend Session from 22-5-67 to 16-6-67. Under the circumstances, I request for leave of absence from 22-5-67 to 16-6-67."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SHEIKH FAZAL HASSAIN

Secretary : The following application has been received from Sheikh Fazal Hussain, M.P.A:—

گذارش ہے کہ میرے پاؤں میں تکلیف ہے علاج کروا رہا ہوں

برائے کرم نوازی ۱۲-۶-۱۹۶۷ء سے ۲۰-۶-۱۹۶۷ء تک رخصت عطا فرمائی جاوے عین نوازش ہوگی ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried

MALIK SIKANDER KHAN

Secretary : The following application has been received from Malik Sikander Khan, M.P.A :—

"As I have got some urgent work at home I would request that leave may be granted to me from 20-6-1967 to 26-6-1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI IMTIAZ AHMED GILL

Secretary : The following application has been received from Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill, M.P.A :—

"Due to some unavoidable circumstances I could not attend the Assembly Session on 17th June. The Assembly may please be moved to grant me leave for the said day."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAIS ATTA MUHAMMAD KHAN MARRI BALOCH

Secretary : The following application has been received from Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch, M.P.A :—

"I have not been able to attend the Assembly Session from 12-6-1967 to 17-6-67, as I left for my village on an important private work. Please grant me leave for the above given dates."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAIS ATTA MUHAMMAD KHAN MARRI BALOCH

Secretary : The following application has been received from Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch, M.P.A :—

"I have not been able to attend the Assembly Session on 5th, 7th and 8th June, 1967, due to illness. Kindly grant leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAWAJA JAMAL MUHAMMAD KORAIJA

Secretary : The following application has been received from Khawaja Jamal Muhammad Koraija, M.P.A :—

بندہ بہت اہم کام کے لیے چار روز اسمبلی کی کارروائی میں شریک
نہیں ہوسکا ۔ لہذا درخواست پیش خدمت ہے ۔ مورخہ ۱۳
جون سے ۱۷ جون تک رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

DEWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI

Secretary : The following application has been received from Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari, M.P.A :—

گزارش ہے کہ مجھے ذاتی امور کے لیے گھر موجود رہنا پڑا ۔
برائے مہربانی ۲۲-۵-۱۹۶۷ء سے ۱۴-۶-۱۹۶۷ء اجلاس
اسمبلی سے رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAJOR MIR BADSHAH KHAN MAHSOOD

Secretary : The following application has been received from Major Mir Badshah Khan Mahsood, M.P.A :—

گزارش ہے ۔ میں بیمار ہوں ۔ اس لئے التجا ہے کہ تین دن
کی رخصت ۱۵-۶-۶۷ تا ۱۷-۶-۶۷ دی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZEER AHMED

Secretary : The following application has been received from Mian Nazeer Ahmed, M.P.A :—

گزارش ہے ۔ کہ میں مورخہ ۱۹-۶-۶۷ کو بیمار تھا ۔ اس لئے اسمبلی کا اجلاس اٹینڈ نہیں کر سکا ۔ لہذا چھٹی دی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked be granted.

The motion was carried.

KHAN SAIFOOR KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Saifoor Khan, M.P.A :—

گزارش ہے ۔ کہ مجھ کو ایک ضروری کام ہے ۔ جس کی وجہ سے میں گھر جانا چاہتا ہوں ۔ اس لئے مجھ کو مورخہ ۲۱-۶-۶۷ تا ۲۹-۶-۶۷ رخصت عنائیت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN GUL HAMEED KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Gul Hameed Khan, M.P.A :—

گزارش ہے ۔ کہ میں میانوالی ایک میٹنگ میں جا رہا ہوں ۔

اس لئے ۲۰-۶-۶۷ کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. HAMZA

Secretary : The following application has been received from Mr. Hamza, M.P.A :—

"I could not attend the meeting of the Special Committee held on 10-6-66 at 5.30 hours as I was a bit late. The Assembly may please be moved to grant me leave of absence from the meeting."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL KHALIQ ALLAHWALA

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Khaliq Allahwala, M.P.A :—

"I beg to request for leave of absence from attending the current Session of the Assembly on the 12th to 17th June, 1967, both days inclusive on account of indifferent health these days."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SADIQ HUSSAIN QURESHI

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi, M.P.A :—

"Kindly grant me 15 days leave from 19th June, 1967 to 3rd July, 1967 as I have to attend some important domestic affairs at home."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR WALI MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following application has been received from Mir Wali Muhammad Khan Talpur, M.P.A :—

"Owing to my bad health, I could not attend the Sitting of the Assembly on 19th and 20th June, 1967. I request grant of leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CAPTAIN AKHTAR AYUB KHAN

Secretary : The following application has been received from Captain Akhtar Ayub Khan, M.P.A :—

"Still sick request leave from 22nd June to 1st July."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA MUHAMMAD SHAH NASIR KHAN

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Muhammad Shah Nasir Khan, M.P.A :—

"Due to unavoidable circumstances I could not attend the Session on following dates, 12th, 13th, 14th and 19th of June. Therefore I request for the grant of leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN KANJU

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju, M.P.A :—

میں بوجہ ناسازی طبع ۱۷-۶-۶۷ کے صوبائی اسمبلی کے اجلاس
میں شرکت نہیں کر سکا ۔ مہربانی فرما کر ۱۷-۶-۶۷ کی
رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR. SUNDER KHAN

Secretary : The following application has been received from Mir Sunder Khan, M.P.A :—

"Sir, I could not attend the Assembly Session on 8th, 9th and 12th December; 1966 due to illness. Kindly excuse my absence and leave may be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BABU MUHAMMAD RAFIQ

Secretary : The following application has been received from Babu Muhammad Rafiq, M.P.A :—

میں چند ناگزیر حالات کی وجہ سے ۲۲ جون تا ۲۴ جون اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BABU MUHAMMAD RAFIQ

Secretary : The following application has been received from Babu Muhammad Rafiq, M.P.A. :—

میں جناب ناگزیر حالات کی وجہ سے ۱۲ جون تا ۱۵ جون کو اجلاس اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ اس لئے ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

DEWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI

Secretary : The following application has been received from Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari, M.P.A. :—

بندہ کو ضروری کام کے لئے ملتان جانا پڑا ۔ برائے مہربانی ۲۰ جون ۱۹۶۷ء ایک یوم کی رخصت عنائت فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD IQBAL KHAN HIRAJ SIAL

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Iqbal Khan Hiraj Sial, M.P.A. :—

گزارش ہے کہ بندہ کو ۱۳ جون ۱۹۶۷ء تا ۲۰ جون ۱۹۶۷ء
تک کام رہا ہے۔ اس لئے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا۔
برائے مہربانی ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے۔ عین
نوازش ہوگی۔

Mr. Speaker : The question :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI ABDUL GHANI

Secretary : The following application has been received from Chaudhri Abdul Ghani, M.P.A. :—

"With due respect and humble submission beg to say that I was suffering with a great pain in my teeth and unable to attend Session on 20-6-1967. Therefore one day leave for 20-6-1967 may kindly be granted and oblige."

Mr. Speaker . The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR QURBAN ALI

Secretary : The following application has been received from Pir Qurban Ali, M.P.A. :—

"Submitted that from 5th June to 17th instant I was busy attending very urgent and important personal matter hence could not attend the

Assembly Session being away to my native place. Therefore too, I could not attend the meeting of the Standing Committee on Revenue on 14th instant. Hence pray you will be pleased to place this application before the House for granting leave for the above-mentioned period:"

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN KHAN MUHAMMAD KALYAR

Secretary : The following application has been received from Mian Khan Muhammad Kalyar, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ بنلہ ۱۳ جون ۱۹۶۷ء سے ۱۹ جون ۱۹۶۷ء
تک ہاؤس میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ صحت ٹھیک نہیں تھی ۔
لہذا ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

DR. MRS. ASHRAF ABBASI

Secretary : The following application has been received from Dr. Mrs. Ashraf Abbasi, M.P.A. :—

"I shall be obliged if young rant me leave from 26th June to the end of the present Session as I have to leave for my home town."

Mr Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD ISHAQ KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ishaq Khan, M.P.A. :—

"I would be most grateful if you kindly excuse my absence from the Session from 22nd to 25th May, 1967, due to illness of my wife."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD ISHAQ KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ishaq Khan, M.P.A. :—

"I have to attend some of my urgent business affairs, thus I would not be able to attend the Assembly Session from 26th June, 1967, upto the end of Session."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. NISAR MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Nisar Muhammad Khan, M.P.A. :—

"Respectfully I request for leave to grant for the days of my absence for 14th, 16th and 17th June, 1967, as I could not attend the Session due to illness."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD UMER QURESHI.

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Umer Qureshi, M.P.A. :—

"I will not able to attend the Assembly Meetings from 25-6-67 to 30-6-1967 as I have to attend a Meeting of A. R. T A. leave may kindly be treated to me for the said period."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD UMER QURESHI.

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Umer Qureshi, M.P.A. :—

"Due to an urgent piece of work at my native place I could not attend the Assembly Meetings from 13-6-1967 to 19-6-1967, leave may kindly be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI MUHAMMAD IQBAL

Secretary: The following application has been received from Chaudhri Muhammad Iqbal, M.P.A. :—

"I would not be able to attend the Assembly Session on 26th and 27th June, 1967, as I have to go home for some urgent work."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAJA MUHAMMAD ABDULLAH KHAN.

Secretary : The following application has been received from Raja Muhammad Abdullah Khan, M.P.A. :—

"I have been medically advised to move to Wah C.M.H. for treatment and complete rest. I may be allowed leave for another fifteen days."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI GHULAB KHAN SHINWARI.

Secretary : The following application has been received from Haji Ghulab Khan Shinwari, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ میں بیمار ہوں ۔ اس لئے اسمبلی کی کارروائی میں
حصہ نہیں لے سکتا ۔ مہربانی فرما کر ۲۶-۶-۱۹۶۷ ایک دن
کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI MANAK KHAN BOSAL.

Secretary : The following application has been received from Chaudhri Manak Khan Bosal, M.P.A. :—

مودبانہ گذارش ہے ۔ کہ فدوی کے پاؤں میں چوٹ آ گئی ہے ۔
اسلئے اسمبلی کے اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں ۔
برائے مہربانی مجھے ۲۶-۶-۱۹۶۷ تا ۲۹-۶-۱۹۶۷ تک
رخصت عنایت فرماویں ۔ نوازش ہو گی ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED ABDUL KHALIQ.

Secretary : The following application has been received from Syed Abdul Khaliq, M.P.A :—

"Kindly accept my leave from 19th June to 24th June, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

BRIGADIER CHAUDHRI FATEH KHAN.

Secretary : The following application has been received from Brigadier Chaudhri Fateh Khan, M.P.A :—

"I request that I may please be allowed one day's leave on 24-6-67 for proceeding to Rawalpindi."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SHEIKH FAZAL HUSSAIN.

Secretary : The following application has been received from Sheikh Fazal Hussain, M.P.A :—

گذارش ہے کہ میرے پاؤں میں تکلیف ہے ۔ کمترین کو
۲۰-۶-۱۹۶۷ سے ۲۸-۶-۱۹۶۷ تک چھٹی عطا فرمائی
جاوے ۔ عین نوازش ہو گی ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR SHAMS-UD-DIN GILANI.

Secretary : The following application has been received from Pir Shams-ud-Din Gilani, M.P.A :—

گذارش ہے کہ بندہ چند ضروری اُمور کے مورخہ ۲۰ جون

۱۹۶۷ء کو اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ از راہ کرم مورخہ ۱۹۶۷-۶-۲۰ کی رخصت عنایت فرما کر مشکور فرماویں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK MUHAMMAD ASLAM KHAN.

Secretary : The following application has been received from Malik Muhammad Aslam Khan, M.P.A :—

"I beg to state that I was not feeling well, therefore I could not attend the Assembly Session on 24th and 26th of June. Therefore I may be granted leave for the said two days."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MUHAMMAD ISLAM

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Islam, M.P.A:—

گذارش ہے ۔ کہ ۱۹-۶-۱۹۶۷ء بغرض کسی ضروری کام حاضر نہیں ہوسکا ۔ لہذا چھٹی عنایت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK QADIR BAKHSH

Secretary : The following application has been received from Malik Qadir Bakhsh, M.P.A :—

"I was not feeling well on 22nd May, 1967, and could not attend meeting of the Committee on Rules and Privileges at 5.00 PM. in the Assembly Chamber. Leave may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI MUHAMMAD QASIM MELA

Secretary : The following application has been received from Chaudhri Muhammad Qasim Mela, M.P.A :—

میں ۸ جون ۱۹۶۷ء سے بوجہ بیماری سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہوں مہربانی فرما کر ۸ جون ۱۹۶۷ء سے ۸ جولائی ۱۹۶۷ تک رخصت عطا فرمائی جاوے اس وجہ سے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتا ۔ شکریہ

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN KANJU

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju, M.P.A :—

بوجہ ناسازی طبع ۲۶-۶-۱۹۶۷ء کے اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکا ۔ مہربانی فرما کر ۲۶-۶-۶۷ کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RANA PHOOL MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following application has been received from Rana Phool Muhammad Khan, M.P.A :—

گذارش ہے کہ بندہ مورخہ ۲۶-۶-۱۹۶۷ء کو اسمبلی کے اجلاس میں ایک ضروری ذاتی کام کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکا ۔ اس لیے ایک یوم ۲۶-۶-۱۹۶۷ء کی رخصت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK ALLAH YAR KHAN LANGRIAL

Secretary : The following application has been received from Malik Allah Yar Khan Langrial, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ مجھے ڈویژن کونسل کی میٹنگ میں شریک ہونا ہے لہذا ۲۷ جون سے ۲۸ جون ۱۹۶۷ء دو یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے۔ عین نوازش ہو گی۔

Mr. Speaker. The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED MUHAMMAD REHMAT HUSSAIN SHAH GILANI

Secretary : The following application has been received from Syed Muhammad Rehmat Hussain Shah Gilani, M.P.A. :—

میں ریونیو کی میٹنگ جو کہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۷ء کو ہوئی تھی۔ اس وقت حج پر گیا ہوا تھا۔ اس لیے ایک یوم کی رخصت دی جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI IMAM ALI UNAR

Secretary : The following application has been received from Haji Imam Ali Unar, M.P.A. :—

"I could not attend the meetings of the Assembly Session with effect from 30th May, 1967, to 26th June, 1967, due to illness. Leave for these days may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

Thoe the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD ASLAM KHAN KHATTAK

Secretary : The following telegram has been received from Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak, M.P.A. :—

"Inability to attend Session due to illness kindly sanction leave for period of absence."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

M AN MUHAMMAD HAYAT KALYAR

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Hayat Kalyar, M.P.A. :—

گذارش ہے کہ بندہ نے کل گھر چلا جانا ہے ۔ لہذا بندہ کو
۲۸ جون ۱۹۶۷ء سے لے کر تا اختتام اسمبلی رخصت عنایت
فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR WALI MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following application has been received from Mir Wali Muhammad Khan Talpur, M.P.A :—

"I have not able to attend the Sitting of the House held on 24th and 26th June, 1967, due to some unavoidable circumstances.

I request grant of leave for my absence."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI MANZUR HUSSAIN

Secretary : The following application has been received from Chaudhri Manzoor Hussain, M.P.A :—

"I could not attend the Assembly Session on 26th June, 1967, due to unavoidable circumstances. The House may be moved to grant me leave for that day."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD AYUB KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ayub Khan, M.P.A :—

"I had applied for 12 days leave from 26th May, 1967, but had to extend my stay in Bahawalpur upto 9th June, 1967. It is requested

that leave for 3 days more from 7th June to 9th June, 1967, may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD AYUB KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ayub Khan, M.P.A :—

"I was unable to attend the Assembly on 22nd June, 1967, as Ihad to leave Lahore on urgent business. It is requested that leave may kindly be granted for one day."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. FIDA HUSSAIN HAKRO

Secretary : The following application has been received from Mr. Fida Hussain Hakro, M.P.A :—

میں کسی ضروری وجہ سے گھر کی طرف گیا تھا ۔ اور بیمار
ہو گیا ۔ اسی لئے ۷-۶-۶۷ سے ۲۶-۶-۶۷ تک اسمبلی کے
اجلاس میں شریک نہ ہوسکا ۔ اسلئے گذارش ہے ۔ کہ چھٹی
منظور فرمائیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAI MANSAB ALI KHAN KHARAL

Secretary : The following application has been received from Rai Mansab Ali Khan Kharal, M.P.A :—

"I could not attend the meeting of the Committee on Rules and Privileges held on 22nd May, 1967, due to some unavoidable circumstances. It is requested that leave may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL), 1967—68

APPROVAL OF EXPENDITURE IN RESPECT OF PROJECTS FOR THE FUTURE YEARS

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day. The Minister of Finance to move the first Resolution.

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I beg to move :

That the Assembly do approve of the expenditure specified in the Statement under Article 42 read with Article 89 of the Constitution in respect of Projects for the future years.

Mr. Speaker : The Resolution moved is :

That the Assembly do approve of the expenditure specified in the Statement under Article 42 read with Article 89 of the Constitution in respect of Projects for the future years.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Minister for Finance : Sir, I will be very brief. Sir, as required by article 42 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I have the honour to present the Project Estimates for the year 1967-68. They pertain to Water and Power, Agriculture, Physical Planning and Housing, Industries, Education, Health, Communications and Manpower and Employment. Sir, the total estimated cost is about Rs. 56 crores. We estimate to spend about Rs. 10 crores in 1967-68 and about Rs. 20 crores in 1968-69, Rs. 16 crores in 1969-70 and Rs. 8 crores in 1970-71. Some of the schemes will go even beyond the year 1970-71 and for those years we have provided about Rs. 3 crores.

Sir, as is evident a large number of projects should be completed in the year 1967-68 and genuine efforts have been made by the Government to complete the projects pertaining to less-developed areas as quickly as possible.

Now, Sir, in the Physical and Planning and Housing sector effort has been made to achieve maximum construction in the year 1967-68. Likewise, Communications has had priority with the Government. It is true that some of the schemes have still to be staggered because of the volume of work but the majority of the schemes would be completed in 1967-68.

Sir, before I resume my seat I would state briefly the policy of the Government. The policy of the Government is to complete as many as possible projects as early as possible subject to the resources position. That is very important. And secondly to give preference to the less-developed areas. In this regard I have to announce that the executing agencies are being alerted from time to time by the Government with a view to see that the progress of completing the projects does not slacken at any stage.

Thank you, Sir.

Mr. Speaker : Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے موجودہ بجٹ میں کم و بیش اسبات کا اعتراف کرنا ہو گا کہ جناب وزیر خزانہ نے ایک سیاسی کارکن ہوتے ہوئے بجٹ کو کس طرح سے پیش کیا ہے حکومت کی کافی کمزوریوں اور نقائص کو bluntly مان لیا ہے اور چاہئیے بھی یہی تھا ۔ decreases are not cured by hiding ۔ مجھے یہ بھی مدد ملی کہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں کون کون سے منصوبہ جات پر عمل کرنا ہے کیوں کہ اگر میں ان موضوعات کو زیر بحث لاتا جن کو نہیں لانا چاہئے تو میں irrelevant گردانا جاتا اور relevant نہ کہا جاتا ۔

جناب والا ۔ مجھے سب سے پہلے حکومت کی کوششوں کا اعتراف ہے اور ان سے انکار نہیں ہے لیکن ان کی یہ جو منصوبہ بندی ہے اس سے یقیناً میں اختلاف کرتا ہوں ۔ سب سے پہلا اعتراض جو میں کروں گا وہ ان کے وائٹ پیپر پر مبنی ہو گا ۔ ان کی ہی فیگرز میرے پاس ہیں اور ان کے پریس statements میرے پاس ہیں جو جناب وزیر خزانہ اور قائد ایوان نے فرمائے ہیں ۔ بہر حال میں اپنے موضوع پر آتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ ڈیولپمنٹ پروگرام کے لئے جو انہوں نے ۲۱۸ کروڑ کی رقم رکھی ہے اس کو اب تیسرے منصوبے میں کم کرکے محض ۱۹۷—کروڑ کی رقم رکھی ہے مجھے اس سلسلے میں یہ اعتراف حقیقت کرنا ہے کہ انہوں نے وائٹ پیپر میں ڈولپمنٹ پروگرام کے سلسلے میں شارٹ فال کو تسلیم کیا ہے ۔ اس کے بعد میرا دوسرا نکتہ یہ ہے کہ تیسرے منصوبے کی priorities بھی مقرر

کی گئی ھیں - جس کے لئے سنٹرل منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اس سے تیسرے پنج سالہ منصوبہ پر بوجھ پڑ گیا ھے - اگرچہ بہت بلند بانگ دعوے یہاں کئے گئے تھے کہ ھماری فوڈ اور ایگریکلچر کی حالت بہت اچھی ھے مگر سنٹرل منسٹر صاحب نے کہا ھے کہ اس میں ۳۰ فی صد کی کمی ھوئی ھے اور یہ سب سارے پاکستان میں natural calamities and non-supply of wheat from America کی وجہ سے ھوا ھے -

جناب سپیکر - تیسرا نکتہ مجھے یہ عرض کرنا ھے - یعنی ۲۱ کروڑ کی کمی یہ سال رواں میں کر رھے ھیں - لیکن ڈیولپمنٹ پروگرام کے بجٹ اسٹیمیٹ میں جو کل کمی ھے دوسرے منصوبہ میں اور تیسرے منصوبہ میں وہ ۲۲۸ کروڑ روپے کی بنتی ھے - مثلاً ۱۹۶۱-۶۰ء میں جو کمی ھوئی ھے وہ ۹ کروڑ کی ھے - اور ۱۹۶۱-۶۲ء میں proposed estimate میں جو کمی ھوئی ھے وہ ۵ کروڑ سے زیادہ ھے - اور ۱۹۶۲-۶۳ء میں proposed estimate میں جو کمی ھوئی ھے وہ اٹھارہ کروڑ کی ھوئی ھے اور ۱۹۶۳-۶۴ء میں جو کمی ھوئی ھے وہ ۳۳ کروڑ روپے کی ھوئی ھے - اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۳۴ کروڑ کی کمی ھوئی ھے اور ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۷۷ کروڑ کی کمی ھوئی ھے اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۳۶ کروڑ کی کمی ھوئی ھے - یعنی سات سال میں اور تیسرے منصوبہ کے پچھلے دو سالوں میں یعنی آٹھ سال میں گورنمنٹ اپنا target حاصل کرنے میں ناکام ھوئی ھے اور ۲۲۸ کروڑ کی کمی اس کو کرنی پڑی - اب جیسا کہ وزیر خزانہ نے فرمایا ھے میں ایک

اهم چیز وزیر کمیونیکیشنز کی خدمت میں (اگر ان کو بلا لیا جائے وہ یہاں اس وقت نہیں ہیں) عرض کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ اب میں کچھ باتیں ان کے محکمہ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ سال رواں میں ڈویلپمنٹ کے لئے کراچی حیدر آباد سپرھائی وے کے لئے ۳۷۵ لاکھ کا پروویژن ہے ۔ widening آف لاہور راولپنڈی روڈ کے لئے ۱۵۴۸۵ لاکھ کا پروویژن ہے ۔ جہلم برج کے لئے ۳۳ لاکھ کا راوی برج کے لئے ۷۰ لاکھ کا ستلج برج کے لئے ۷۵ لاکھ کا اور ویسٹ پاکستان میں سپر ھائی وے بہاولپور سے ملتان کے لئے ۲۲ لاکھ کا اور اسی طرح feasibility study of important high ways کے لئے ۱۳۷ لاکھ کا پروویژن ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے ان developments اور povisions پر کافی اعتراضات ہیں ۔ سب سے اول مجھے یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے ۶۰ لاکھ کی رقم غلام محمد بیراج اور گدو بیراج کے لئے رکھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ یہ ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشنز کے متعلق فرما رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں جو یہ اسی سال ڈیمانڈ کریں گے ۔

Mr. Speaker : Will he please refer to the item and page. Which item is he discussing ?

ملک محمد اختر ۔ میں صفحہ ۶۹ کمیونیکیشنز پر بول رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پہلے سٹیٹمنٹ کے صفحہ کا حوالہ دیں ۔

Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : It has only thirty pages.

Mr. Speaker : Project Estimates 1967-68 is under discussion.

ملک محمد اختر ۔ میں عرض کرتا ہوں مجھ کو موقع تو دیجئے ۔ (قطع کلامیاں)

اگر کسی دوسری جگہ بھی آپ کا ڈیلولپمنٹ پروگرام دیا ہوا ہے تو you can not debar me ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ وہی چیز discuss کر سکتے ہیں جو کتاب میں آج کے لئے ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ کونسی کتاب ؟

Mr. Speaker : Project Estimates (under Article 42) for the year 1967-68.

Minister of Finance : It is Volume VI. You cannot touch the entire library of the Punjab Government.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ آپ وائٹ پیپر کا پہلا contents نکالیں ۔ ۱۹۶۷-۶۸ء کے متعلق جو انہوں نے پراویژن کیا ہے میں ان ہی items کو نکالے ہوئے ہوں اور میں وہی عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ items اس کتاب میں درج ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں تو وہی refer کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ فرمائیے اور اس کتاب کی ریفرنس دیجئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اگر اس کتاب کی ایک کاپی مجھے مہیا کر دی جائے تو میں بہت مشکور ہوں گا ۔

although it will be a double labour for me.

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) ۔ کتاب مجھ سے لے لو ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب مجھے یہ پیرا پڑھنے دیجئے ۔

The total provision made for the various roads/bridges projects in West Pakistan for the year 1966-67 was Rs. 14,41 16 lacs (works in progress 13,37 67 lacs and New Works 1,03.49 lacs). The allocation for the year 1967-68 is 15,46.58 lacs.

یہ رقم ۱۵۴۶ء۵۸ لاکھ ہے ۔ جناب والا ۔ وہ یقیناً ۱۹۶۷-۶۸ کے اخراجات میں شامل ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی کتاب سے ریفر کیا جائے اس کے متعلق آئین میں specific provision ہے ۔ آرٹیکل ۴۲ کو ملاحظہ فرمائیے اس کے تحت یہ تخمینہ جات تیار کئے گئے ہیں ۔ اور انہیں پر آج بحث ہو سکتی ہے اور صرف وہ حوالے دئے جا سکتے ہیں جو اس کتاب میں موجود ہیں ۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام other than new کے متعلق ۔ یا اگر آپ اس بجٹ کی کتابوں میں سے کوئی حوالہ دیں گے تو وہ چیز متعلقہ نہیں ہو گی ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ تو میں اسی سے دیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Yes please.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I will be giving the reference.

مسٹر سپیکر ۔ آپ صفحہ ۲۸ نکالیے شاید اس میں سے کوئی مثال آپ کو مل سکے ۔

ملک محمد اختر ۔ بالکل اسی کے مطابق میں چلتا ہوں ۔ صرف صفحات جو ہیں وہ میرے مختلف ہو گئے ہیں ۔ ویسے میں صفحوں کو دیکھ رہا ہوں ۔ جناب کا شکریہ ۔ جناب والا ۔ یہ صفحہ ۲۸ ہے تو اس میں انہوں نے سڑکوں کی مرمت اور ان کو چوڑا کرنے کا مسئلہ یا دوسری سڑکوں کے لئے سوچنا کہ وہ کس طریقہ سے بنائی جا سکتی ہیں اور لاہور پشاور ہائی وے کے متعلق سوچنا وغیرہ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں تو اس قسم کے جو آئیٹم ہیں وہ میں زیر بحث لاؤں گا ۔ تو جناب والا ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جو عام حالات محکمہ مواصلات میں پائے جاتے ہیں ان کے پیش نظر تو یہ ممکن نہیں یہ سب تمام ترقیاتی کام کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اس ڈیولپمنٹ کے لئے ایک تجویز ہے کہ سولہ انجینیروں کی بجائے بارہ انجینیرز کی اسامیاں پیدا کریں ۔ اس کے بعد مشیران رکھیں تاکہ یہ پروگرام تکمیل تک پہنچ جائے ۔ جناب والا ۔ اس کام کی تکمیل کے لئے ایک مسٹر ہما ہیں اور ان کو تین ہزار ماہانہ یہ تنخواہ دے رہے ہیں تاکہ وہ ترقیاتی پروگرام میں رہنمائی کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد مجھے یہ گذارش کرنی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Finance : Which of the new schemes are you referring to ?

Malik Muhammad Akhtar : All the schemes for which you have consultants. He is consultant for all those schemes which are given at page 21.

مسٹر ہما کا نام صفحہ ۲۸ پر ہے وہ مشیر ہیں ۔ یہ جو آپ کا صفحہ ۲۸ ہے اس میں یہ دیا ہوا ہے ۔

Minister of Finance : You are making general observations.

Mr. Speaker : He was referring to the feasibility study of the Lahore Peshawar Highway.

ملک محمد اختر ۔ میں نے پڑھنے کے بعد جناب والا یہ گذارش کی ہے کہ یہ چھ کی بجائے بارہ چیف انجینیرز اس ترقیاتی پروگرام کے لئے ہیں ۔ اس کے بعد انہوں نے یہ کیا ہے کہ اس محکمہ میں اگرچہ یہ بات ذرا دور کی ہے ۔ لیکن میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانی چاہتا ہوں اور ان کی توجہ دلانے کے لئے کہتا ہوں کہ انہوں نے جو ترقیاں دی ہیں ان تمام معاملات کو deal کرنے کے لئے اور ترقیاں دینے کے بعد جب کیس پبلک سروس کمیشن کو ریفر کیا گیا . . . .

Mr. Speaker : Is it regarding the feasibility study of Lahore Peshawar Highway ?

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اسی سارے معاملے میں افسران engaged ہیں ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ایک خاص ریجن سے چودہ افسران کو ترقی دی ہے ان سب کو ترقیاں دی گئی ہیں حالانکہ انہیں صرف

۱۸ افسران کو دینی چاہئیں تھیں ۔ جناب والا ۔ اب میں اسی ڈیولپمنٹ پروگرام کا جو آئیٹم ہاؤسنگ کے متعلق ہے اور فزیکل ٹریننگ کے متعلق بھی ہے جس کے متعلق بڑے لمبے چوڑے اعداد شمار ہیں میں ان پر آ جاتا ہوں ۔ یہ صفحہ ۱۳ سے صفحہ ۱۶ تک جاتے ہیں ۔ اور جناب والا ۔ اس کا جو سارا خلاصہ ہے وہ یہ کہ وہ عمارتیں بنانا چاہتے ہیں ۔ میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ ہاؤسنگ کی سکیموں میں یہ سال رواں میں جتنی فیملیز کو پرووائڈ کریں گے اس کے لئے جناب والا ۔ مجھے ذرا تھوڑی سی ریفرنس دینی پڑے گی ۔ جناب والا ۔ یہ ہاؤسنگ کے متعلق ان کا جو اپنا نوٹ ہے وہ یہ ہے ۔

About 83, 981 families have been settled as a result of execution of various housing schemes and 5,000 families are expected to be settled by the end of the current financial year, and 3,000 families during the next financial year.

جناب والا ۔ اب یہ اندازہ فرمائیے کہ اگلے سال یہ صرف ۳ ہزار خاندانوں کو آباد کریں گے فزیکل ٹریننگ اور ہاؤسنگ کے جو جنرل آئٹم ہیں جس میں کوارٹروں کی تعمیر بھی آ جاتی ہے اور ان میں واٹر سپلائی وغیرہ وغیرہ اور اس میں دوسری چیزیں شامل ہیں ۔ مجھے اب گزارش یہ کرنی ہے کہ یہ ۸ ہزار فیملیز کے لئے کم و بیش ۸ ہزار کوارٹرز تعمیر کرنا چاہتے ہیں کیا اسی کا نام ترقی ہے کیا اسی کا نام ڈیویلپمنٹ پروگرام ہے ۔ اگر میں یہ عرض کروں کہ انہوں نے کافی کوتاہی کی ہے اس سیکٹر میں جہاں تک جنرل ہاؤسنگ کا تعلق ہے اور اس کا مسئلہ ہے یعنی گزشتہ سال میں محض ۵ ہزار خاندانوں کو accommodate کرنا اور آئندہ ۳ ہزار خاندانوں

کے لئے رہائیش کا بندوبست کرنا یہ ترقی نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد میں پہلے ایگریکلچر سیکٹر کر لوں گا جس کا سب سے پہلے جناب وزیر خزانہ نے ذکر کیا تھا اور ایگریکلچر سیکٹر میں جناب والا انہوں نے زراعتی آلات کی درآمد کو سب سے اول اہمیت دی ہے ۔ اس کے بعد جناب والا یہ فروٹ کے تحفظ کے پلانٹ وغیرہ کے متعلق چیزیں ہیں ۔ فروٹ preservation کے لئے انہوں نے پلانٹ وغیرہ منگائے ہیں ۔

Scheme for preparation of products on semi-commercial scale and diploma course in Food Technology at A.R.I. Peshawar.

Mr. Speaker : Which page please.

Malik Muhammad Akhtar : Page 5 Sir.

وزیر خوراک و زراعت ۔ میں نے کوئی ایسے پلانٹ وغیرہ نہیں منگائے فروٹ preservation کے لئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں اس طریقہ پر تو confuse نہیں ہوتا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں نے وائٹ پیپر سے مارکنگ کی ہوئی ہے But I can still speak on it.

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ confuse تو نہیں ہوں گے لیکن آپ کا ٹائم ختم ہو جائے گا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں کیا کروں انہوں نے مجھے ایک گورکھ دھندے میں ڈال دیا ہے ۔

Mr. Speaker : Out of these nine schemes none is presumed to be completed during this year except No. 1.

ملک محمد اختر - جناب والا - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ڈویلپمنٹ کا جو اتنا بڑا دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ہم نے سال رواں میں زراعت کی تمام سکیموں کو بالکل مکمل کر دینا ہے یہ بالکل غلط ہے - کیونکہ ۶۸-۱۹۶۷ء کے لئے زراعت کے آئٹم میں جو رقوم رکھی گئی ہیں وہ ۵۰ لاکھ روپے کے قریب بن جاتی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ناکافی ہیں -

Mr. Speaker : Again this scheme would go in 1968-69 and 1969-70.

ملک محمد اختر - یہ ۱۹۶۷ء کا پنڈنگ ہے یہ رقم وہ ۶۸-۱۹۶۷ء میں مختص کر رہے ہیں - اس کے بعد واٹر اینڈ پاور کے متعلق انہوں نے جو ڈیمانڈ کی ہے وہ ۳۸۴ لاکھ ۱۷ ہزار روپے ہے - جناب والا - انہوں نے جو آئٹم اپنی ڈیولپمنٹ کے لئے رکھے ہیں ان سے زراعت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا - انہوں نے جو اعداد و شمار مہیا کئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ ان سے وہ کوئی انقلابی قدم واٹر اینڈ پاور میں نہیں اٹھا سکیں گے - اس کے بعد جناب والا - میں اگلے آئیٹم پر آتا ہوں - یہ ۳۷ لاکھ روپے کا آئیٹم ہے - کوآپریٹو رورل کریڈٹ کا -

Mr. Speaker : I think, this is Animal Husbandry ?

Malik Muhammad Akhtar : I will be going to "Co-operative and Rural Credits".

Construction of depots and godowns by Co-operative Farm Service Societies.

Transport facilities at Co-operative Farm Service Centres.

Construction of offices.

اب بتائیے نام اس کا ہے کوآپریٹو رورل کریڈٹ مگر یہاں اس میں کوئی پرووِژن قرضہ دینے کی نہیں ہے اگر کوئی ہے تو کرمانی صاحب فرما دیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ۶۸-۱۹۶۷ء کے لئے جو ڈیویلپمنٹ پروگرام بنایا گیا ہے اس سے حکومت نے کوئی ایسی انقلاب آفرین اصلاح نہیں کی ۔ اگرچہ ہیڈنگ جو ہیں وہ عوامی نوعیت کے ہیں مگر ان کے تحت جو رقوم مختص کی گئی ہیں وہ ایسی نہیں ہیں جن پر ہم بجا طور پر فخر کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد انہوں نے ایجوکیشن اور ٹریننگ کے تحت ۵۰ لاکھ روپے پرووائڈ کئے ہیں اور یہ ٹیکنیکل اداروں کے لئے گرانٹ اناِیڈ ہے ۔ جناب والا ۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے اتنی قلیل رقم رکھنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسا قدم نہیں ہے جس کے لئے ہم ان کی ستائش کرسکیں ۔ اب جناب والا ۔ میں نیو سکیم پر آتا ہوں جو صفحہ ۲۴ پر ہیں ۔ یہاں پر ہیلتھ کے متعلق رہائشی مکانات کی تعمیر کا آئیٹم دیا گیا ہے ۔ آگے یہ equipment کا ایک آئٹم ضرور ہے ۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے لئے ۳ لاکھ ۶۶ ہزار روپے کی رقم ہے ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ میڈیکل کالج اس قلیل رقم سے اپنے حالات کو سدھار سکے گا ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ ڈو میڈیکل کالج کراچی کے لئے ۴ لاکھ ۹۱ ہزار کی رقم ہے ۔ آگے ہسپتال کے بعض سیکٹر ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ جو رقم ہے یہ سول ہسپتال ہری پور میں فلش سسٹم کی تعمیر کے لئے ہے ۔ کیا انہوں نے کسی ہسپتال کے لئے کوئی ایسی پرووِژن رکھی ہے جس سے یہ زیادہ بلاک بنائیں یا ہسپتال کی توسیع کر سکیں ۔ یہ رقم صرف موجودہ ہسپتال

کو مکمل کرنے کے لئے ہے ۔ اگر وہ اسے ڈویلپمنٹ کہتے ہیں تو کہیں مگر میں اسے ڈویلپمنٹ کہنے کو تیار نہیں ۔

جناب والا ۔ صفحہ ۲۵ پر انہوں نے ایک آئٹم ضرور رکھا ہے وہ میو ہسپتال کے متعلق ہے ۔

Purchase of source of 3,000 Curies for Cobalt 60 Unit for Mayo Hospital, Lahore.

یہ آئٹم نمبر ۲۴ ہے ۔ میو ہسپتال میں کس قدر ڈویلپمنٹ کی ضرورت ہے کس قدر توسیع کی ضرورت ہے وزیر خزانہ اگر اس کتاب کو دیکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ روپیہ کس چیز کے لئے مختص کیا جا رہا ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ وہاں پر بے اندازہ چیزیں ہیں ۔ جن کے لئے روپے کی ضرورت ہے یہ جناب والا ۔ وزیر خزانہ کو بھی پتہ نہیں ہوگا کہ یہ روپیہ کس چیز کے لئے مختص کیا جا رہا ہے ۔

Let the Minister explain without consulting his Secretary.

Minister of Finance : I will not go beyond this document. The Member is reading what is not there.

ملک محمد اختر ۔ جتنی انگریزی ان کو آتی ہے اتنی انگریزی مجھے بھی آتی ہے ۔ میں ان چیزوں کے متعلق کہنا چاہتا ہوں کہ جن کے لئے آپ نے رقوم پرووائڈ نہیں کی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بہت مفید چیز ہو ۔

ملک محمد اختر ۔ مثلاً میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے برآمدوں میں مریض رکھے ہوئے ہیں جہاں بجلی کا انتظام نہیں ہے ۔ یہ آئیٹم اسے تو کور نہیں کرتا ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے گذارش یہ کرنا ہے کہ اگر وزیر خزانہ ناراض نہ ہوں کہ انہوں نے ۶۸—۱۹۶۷ء میں جو ڈویلپمنٹ کرنی ہے جس کے لئے یہ ہم سے ۷۰ کروڑ روپیہ ڈویلپمنٹ کے نام پر لے رہے ہیں کم از کم میں اسے ڈویلپمنٹ گردانے کے لئے تیار نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو انہوں نے یہ ڈویلپمنٹ سے جو achievements کرنی ہیں اس کے متعلق عرض کر دوں ۔ بلکہ میں جواب دینا چاہتا ہوں ملک خدا بخش صاحب کا ۔ انہوں نے یہ دعویٰ فرمایا ہے ۔ یہ ذرا سی بات ہے ۔ کہ ۵۰—۱۹۴۹ء میں فی کس آمدنی ۳۱۱ روپے تھی اور ۵۹—۱۹۵۸ء میں صرف ایک روپیہ بڑھی یعنی ۳۱۲ روپے ہو گئی اور ۶۷—۱۹۶۶ء میں ۳۸۱ روپے ہو گئی ان کو جناب والا اس ڈویلپمنٹ پر فخر ہے ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم نے کم و بیش ۱۷ ارب کے قریب روپیہ حاصل کیا ہے اس ساری ڈویلپمنٹ کے لئے اور ایک دو سال بعد ہمیں کم و بیش ایک ارب سود ادا کرنا ہوگا ۔ اگر آپ اس کو ڈویلپمنٹ کہتے ہیں کہ یہ جو سرکاری دفتروں کی معمولی سی مرمت کرائی گئی ہے تو میرے نزدیک یہ ڈویلپمنٹ نہیں ہے وہ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں ترقی کا ۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو کتاب ہے ان کے تمام دعویٰ کی نفی کرکے رکھ دیتی ہے۔

جناب والا۔ اس کے بعد صرف ایگریکلچرل ڈیویلپمنٹ کی دو آئٹموں کے متعلق عرض کروں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے ان کو جواب دینا پڑتا ہے کہ جس چیز کو یہ publicly claim کر رہے ہیں کہ انہوں نے ترقی کی ہے (میری مراد ملک خدا بخش بجہ صاحب کی ان achievements سے ہے جن کا ذکر انہوں نے اس سٹیٹمنٹ میں کیا تھا جو انہوں نے اس ہاؤس میں دی ہے۔

"In term of physical achievements, the Second Five Year Plan targets of the Province, Malik Khuda Bakhsh said that the objective set out in the Plan have exceeded that per acre production of wheat during 1956-59. It stood at 8.5 maunds and at the end of Second Plan, it has risen to 9.4 maunds in 1964-65.

جناب والا۔ یہ ۸٫۵ من سے ۹٫۴ من یعنی ایک درجہ اضافہ کیا ہے۔ اگر ملک صاحب اس کو ڈویلپمنٹ یا بہتری سمجھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ چیز میرے لئے باعث ندامت ہے۔ ہم نے اس قدر قرضہ جات حاصل کئے ہیں۔ ہم نے ایگریکلچرل سیکٹر میں اس قدر اخراجات کئے ہیں اور اس سے ہمیں کیا حاصل ہوا ہے؟ وہ فرماتے ہیں

Per acre productiun of another major food crop rice, has shoot up to 9.5 in 1956-59.

یہ ۹٫۵ سے پھر ۱۰٫۸ یعنی ۱٫۳ کا اضافہ پورے پانچ سال کی منصوبہ بندی میں ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بزرگ ہیں اور تجربہ

کار بھی ہیں ۔ یہ اعداد و شمار جو انہوں نے اکٹھے کئے ہیں یا کر رہے ہیں اگر وہ ٹھنڈے دل سے غور کر کے اس ہاؤس میں پیش کرتے تو پھر شاید وہ سمجھتے کہ یہ achievement نہیں ہے ۔ کیا ملک صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ۱۷ سو کروڑ روپیہ جو منصوبہ جات پر خرچ ہو گا اس سے ہماری production increase ہو گی ۔ یہ سب سے بڑا کریڈٹ انہوں نے سٹیٹمنٹ دے کر حاصل کیا ہے ۔ تھوڑی سی بات اور عرض کرنی ہے وہ یہ ہے

The per acre production of sugarcane in 1958-59 was 3 87. It has risen to 4.2 mds. in 1964-65.

یقیناً یہاں پر قدرے ترقی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ترقی کی جا سکتی ہے ۔ یہ تھوڑے سے facts ہیں میں ان کو conceal نہیں کرنا چاہتا ۔

Cotton has risen from 5.3 per acre to 8.00 mds. per acre in 1964-65.

لیکن جہاں تک انہوں نے چاول اور گندم کے متعلق کہا ہے میں سمجھتا ہوں جتنی رقومات خرچ کی گئی ہیں ان رقومات کے مقابلہ میں ترقی نہیں ہوئی ۔ جناب والا جسے ڈویلپمنٹ کا نام دیا جا رہا ہے اس کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈویلپمنٹ ڈیفنس کے عوض کی جا رہی ہے ۔ میں اسے انتہائی خطرناک سمجھتا ہوں ۔حکومت نے جو Project Estimates آرٹیکل ۴۲ کے تحت دیئے ہیں جو ٹارگٹ دوسرے اور تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں انہوں نے حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے ان کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ منفی ہو کر رہ جاتے ہیں ۔ جیسا کہ

میں نے عرض کیا ہے انہوں نے کم و بیش ۲۲۸ کروڑ روپیہ قومی ڈویلپمنٹ پروگرام کے لئے رکھا ہے اور دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں جو achievement غذائی اجناس اور چاول میں ہوئی ہے وہ صفر کے برابر ہے۔ اور ہمارے فوڈ منسٹر کو ہر گز یہ کریڈٹ حاصل نہیں ہوتا۔ انہوں نے اپنے محکمے کی نا اہلی کو expose کیا ہے۔ حکومت خوراک کے معاملہ میں بہت بے بس ہے اور وہ فیل ہو کر رہ گئی ہے۔

مسٹر حمزہ (لائلپور-۶) - جناب سپیکر- جناب وزیر مالیات صاحب نے منصوبہ جات جو اس ایوان میں پیش کئے ہیں خصوصی طور پر یہ بیان کرنا مناسب سمجھا کہ حکومت کم ترقی یافتہ علاقوں میں زیادہ سے زیادہ رقومات کم سے کم وقت میں خرچ کرنا چاہتی ہے۔ میرے نزدیک ان کا یہ بیان خوش آئند ہے۔ لیکن جب میں نے تمام منصوبہ جات کے تخمینہ جات جو آج اس ایوان میں زیر بحث ہیں کا جائزہ اور مطالعہ کیا میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حکومت کی پالیسی balanced یا متوازن پالیسی نہیں۔ حکومت نے بعض ایسے علاقوں کو نظر انداز کیا ہے جن کو نظر انداز کرنا علاقائی نقطہ نظر سے تو کیا ملکی مفادات کے نقطہ نظر سے بھی مناسب نہ تھا۔

(اس مرحلے پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر- جہاں تک اس علاقے کا تعلق ہے جس سے میں منتخب ہو کر اس ایوان میں حاضر ہوا ہوں مجھے یہ دیکھ کر انتہائی دکھ ہوا ہے

کہ اس علاقے کے لئے اس میں محض ایک معمولی اور چھوٹا سا منصوبہ شامل کیا گیا ہے جو آئندہ دو چار سالوں میں ہمارے علاقے میں تعمیر کیا جائے گا ۔ میں یہ مانتا ہوں بلکہ میں بھی ممنون ہوں کہ ہمارے علاقے کے بعض معزز ممبران کی ہماری حکومت نے بہت حوصلہ افزائی کی ہے اور ان کو ٹیکسٹائل مل لگانے کے پرمٹ اور روٹ پرمٹوں سے نوازا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ علاقے کی تعمیر و ترقی میں اس کا اتنا دخل نہیں جتنا کہ عوامی مطالبات کا ہے ۔ علاقے کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے بلکہ ملکی مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو تعمیر و ترقی کا موقع ملے گا اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر۔ ضلع لائلپور میں جڑانوالہ ایک ایسی تحصیل ہے جہاں پر ریکلیمیشن سکیم جاری ہے ۔ جڑانوالہ کے علاقے کے لوگ انقلابی حکومت کے ممنون ہیں لیکن حکمرانوں کی خدمت میں عرض کر دوں کہ جڑانوالہ میں ریکلیمیشن کے کام کی بنیاد مارشل لا سے پہلے رکھی گئی تھی بلکہ وہ منصوبہ مارشل لا سے پہلے تکمیل کو پہنچ چکا تھا ۔ لائل پور مغربی پاکستان میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے لیکن اس کا بیشتر علاقہ (تحصیل لائلپور اور سمندری) سیم اور تھور کے مرض سے بری طرح متاثر ہو چکا ہے میں مانتا ہوں کہ وہ علاقے جو کم ترقی یافتہ ہیں ان کی طرف بھی خصوصی توجہ دی جانی چاہئے لیکن پنجابی میں ایک محاورہ ہے ''آگے دوڑ پچھا چوڑ'' جناب سپیکر۔ جہاں تک گدو بیراج کا تعلق ہے میرے پاس Report on Land and Water Development in the Indus Plain by the White House Department of Interior Panel on Water-logging and Salinity in West Pakistan. ہے جو

جنوری ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین غلام محمد کینال سسٹم میں زیر آبپاش آئی ہے Hunting Technical Service Report سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا 35.4% سیم اور تھور کا شکار ہو چکا ہے غلام محمد بیراج سے جو کچھ بھی رپورٹیں موصول ہوتی رہی ہیں، ان سے ظاہر ہے کہ اس کا بیشتر حصہ سیم اور تھور کا شکار ہے بلکہ فنی ماہرین نے کہا تھا کہ حکومت نے جو رقوم اس پر صرف کی تھیں اور جو باکل ضائع ہوئی ہیں لیکن چونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ غلام محمد بیراج کے علاقے کو سیم اور تھور سے بچایا جائے میں حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وہ رقوم جو کہ غلام محمد بیراج پر خرچ کی جا رہی ہیں اس سے بہت تھوڑی رقوم خرچ کرکے ضلع لائلپور کی قیمتی زمینوں کو سیم اور تھور سے بچایا جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری حکومت بر وقت کام کرنے کی عادی نہیں ہے اور جب مستقبل قریب میں یہ زمینیں باکل خراب اور بیکار ہو جائیں گی تو پھر اس پر خرچ کرنا شروع کریں گے جس کا کہ اتنا زیادہ فائدہ بھی نہیں ہوگا۔ جناب وزیر خوراک بھی جانتے ہیں اور دانا لوگ بھی یہ کہتے ہیں کہ علاج کے مقابلے میں پرہیز بہتر ہوتا ہے۔ مناسب ہے کہ قبل اس کے کہ یہ زمینیں باکل ضائع ہوں، حکومت ان زمینوں کو اس خطرناک مرض سے جسے زمین کا تپدق کہتے ہیں، بر وقت کوشش کریں۔

جناب سپیکر۔ جو منصوبہ جات اس وقت ہمارے سامنے پیش ہیں اور جن کے تخمینے بھی ہمارے سامنے پیش کئے گئے ہیں، ان میں جناب محمد یاسین خان وٹو

کے خوش قسمت علاقے کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے جس کے لئے میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ خدا کرے کہ اس قسم کا کوئی وزیر ہمارے علاقے سے بھی چن لیا جائے کیونکہ اس کے صفحہ نمبر ۴ پر یہ بتایا گیا ہے دیپالپور نہر کے لئے آٹھ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ

Tubewells in non-perennial area of Dipalpur Canal System...1.25 lakhs

اس کے لئے ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور یہ جو کام ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر بلدیات۔اگر آپ ایسے علاقے میں آنا چاہیں جن کی نہروں کے ہیڈ ورکس ہندوستان میں ہیں تو یہ آپ لے لیجئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ میں نے تو ان کو مبارکباد پیش کی تھی اور میں اس علاقے کے لوگوں کو بھی خوش قسمت سمجھتا ہوں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ انہوں نے ہمارے علاقے کے ممبروں کو ایک ٹیکسٹائیل مل کا لائسنس یا روٹ پرمٹ دے کر ٹرخا دیا ہے اور اس علاقے کے عوام کی بہبود کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ جناب والا ۔ کوئی ممبر مجھ پر اعتراض نہ کرے اور جن ممبروں کو روٹ پرمٹ یا ٹیکسٹائیل مل کے لائسنس نہیں دے گئے ہیں میں ان کے لئے بھی حکومت سے سفارش کرتا ہوں کہ جن دو ایک ممبران کو نہیں دیئے گئے ہیں ، ان کو بھی جلد از جلد دے دیئے جائیں لیکن افسوس یہ ہے کہ تعمیر و ترقی کا جو کام زیادہ تر پانی اور بجلی کے ضمن میں آتا ہے یہ واپڈا کے ذمہ لگایا جائے گا اور جیسا کہ جناب محمد یاسین خان وٹو نے فرمایا ہے کہ اس علاقے

میں ٹیوب ویلوں کے تنصیب کی سکیم اس لئے نافذ کی گئی کہ اس علاقے کا پانی ہندوستان سے آتا ہے اور دوم یہ کہ اس علاقے کی خصوصیت یہ ہے کہ وہاں پر زیر زمین پانی میٹھا ہے ۔ لیکن میرے علاقے کے جس حصے کا پانی میٹھا ہے اور جہاں پر سینکڑوں ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں میں جناب میاں محمد یاسین خان وٹو کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ آئندہ کے لئے محتاط رہیں اور دیکھیں کہ واپڈا کے ذمہ جو کام آپ نے لگایا ہے ، وہ اس طریقے سے انجام نہ دیں جس طریقے سے ہمارے علاقے میں انجام دیتے ہیں ۔ وہاں صورت حال یہ ہے کہ ضلع لائلپور میں کمالیہ ، پیر محل سندیلیاں والی ، ماموں کانجن کے علاقے ایسے ہیں جہاں پر کہ زیر زمین پانی میٹھا ہے اور وہاں پر لوگوں نے حکومت پر بغیر کوئی بوجھ ڈالے اپنے طور پر سینکڑوں ٹیوب ویل نصب کئے ہوئے ہیں اور ان میں سینکڑوں ٹیوب ویل ایسے ہیں کہ جن کے لئے واپڈا نے بجلی مہیا کی ہے لیکن اس محکمے کی کارکردگی ملاحظہ کیجئے کہ کمالیہ میں جو ایک ٹرانسفارمر نصب شدہ ہے اور جہاں سے میٹھے پانی والے ارد گرد کے علاقے کو بجلی مہیا کی جاتی ہے سننے میں آیا ہے کہ اس کی Capacity تھوڑی ہے لیکن دو تین مہینے گزر چکے ہیں اور کل بھی اخبار میں تھا کہ پانچ چھ گھنٹے فی دن سے زائد ان ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا نہیں کی جا رہی ۔ منصوبے تو بہت بلند ہیں ، رقومات تو بہت وسیع ہیں ، ہمارے پاس دولت کی فراوانی ہے لیکن اگر ان منصوبوں پر اس طریقے سے عمل درآمد کرنا ہو اور یہ کام واپڈا جیسے محکمے کے ذمہ لگانا ہو تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے کیونکہ منصوبوں کی کامیابی کی

ضمانت اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ ان پر ہر وقت اور صحیح معنوں میں عملدرآمد کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے بعد میں آپ کی توجہ تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی طرف دلاتا ہوں ۔ صفحہ نمبر ۴ پر نمبر شمار نمبر ۸۷ میں حکومت نے تھل کے علاقے میں ایک نئی ڈسٹری بیوٹری بنانے کی گنجائش رکھی ہے اور اس پر آئندہ سال میں ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا جانا ہے ۔ میرے نزدیک جن علاقوں میں نہری پانی مہیا کیا جا رہا ہے اور پانی مہیا کرنے کے بعد بعض مسائل غیر متوقع طور پر اور تھل کے بارے میں تو میں بالخصوص کہوں گا کہ متوقع طور پر سر اٹھایا ہے ۔ حکومت پر یہ لازم تھا کہ ان مسائل کے سر اٹھانے سے پہلے ہی ان کی روک تھام کے لئے یا ان مسائل کو حل کرنے کے لئے اقدام کرتی ۔ آپ ٹی ۔ ڈی ۔ اے ۔ کے علاقے میں تشریف لے جائیں اور خاص طور پر زیرین تھل کے علاقے میں اگر آپ جائیں تو آپ کو ہزاروں ایکڑ زمین سیم اور تھور سے ضائع شدہ ملے گی ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس علاقے میں نہری پانی کا انتظام کئے تقریباً گیارہ برس گزر چکے ہیں اور اس عظیم منصوبے پر ہماری حکومت نے کروڑوں روپے خرچ کئے تھے اور اس سے بھی کئی گنا زیادہ روپیہ عوام الناس نے بھی خرچ کیا تھا اور اس سلسلے میں انہوں نے جو خون پسینہ بہایا تھا اور جو محنت مشقت کی تھی ، آپ اسے بھی ایک طرف رکھیئے ، آج صورت حال یہ ہے کہ وہ تمام کا تمام بیکار جا رہا ہے ۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ آپ جہاں جہاں پانی مہیا کرتے ہیں اور اس کے بعد وہاں پر جو مسائل پیدا ہوتے ہیں

اگر آپ مناسب وقت پر ان کو حل نہیں کر سکتے تو آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ پانی کی بہمرسانی کے انتظام کو مزید پھیلاتے چلے جائیں ۔ ہمارا فرض ہے کہ جو مسائل پہلے سے موجود ہیں ان کو حل کریں اور اس کے بعد ہی آگے قدم رکھیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر صحت صاحبہ جو کہ اتفاق سے اس وقت ایوان میں موجود ہیں ، ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے لاہور میں میڈیکل کالجوں میں بعض سہولتیں بہم پہنچانے اور ہوسٹل تعمیر کرنے کی گنجائش ان منصوبوں میں رکھی ہے ۔ وہ دل میں ہنستی ہوں گی کہ ان منصوبوں سے ان کا توکوئی تعلق نہیں ہے اور یہ تو ان کے آنے سے پہلے بنائے گئے ہیں لیکن بہر حال ایک رسم جو کہ میں ادا کر رہا ہوں ۔

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) ۔ آپ مبارک دے کر واپس لے رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر آپ مصر ہیں تو واپس لے لوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ میں معزز وزیر کی خصوصی توجہ لاہور کی طرف دلاؤں گا ۔ آپ کا زیادہ وقت لاہور میں گزرتا ہے ۔ آپ نے اس اسمبلی میں فرمایا تھا کہ ادویات کی بہم رسانی کا انتظام دوسرے علاقوں کے مقابلہ میں کراچی میں بہتر ہے ۔ کراچی میں سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں سے چندے لے

کر ہسپتالوں کی توسیع کا جو کام کیا گیا ہے اس کی مثال یا اس کی تقلید لاہور میں نہیں کی گئی - یا اس پر عمل نہیں کیا گیا - مجھے پچھلے دنوں کراچی جانے کا اتفاق ہوا وہاں جا کر میں بیمار ہوگیا - آدمی کو تجربہ بہت کچھ سکھاتا ہے - مجھے دو تین دن ہسپتال میں جانا پڑا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ہسپتالوں میں مل مالکان نے نئے وارڈ بنائے ہوئے ہیں اور ہسپتالوں میں جس سامان اور implements یا چیزوں کی مریضوں کو ضرورت ہے مہیا کی ہوئی ہیں اور ہسپتالوں کو صحیح معنوں میں ہسپتال بنایا ہوا ہے - لاہور میں بھی سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں کی کمی نہیں ہے - یہاں کے ہسپتالوں کی عمارات بوسیدہ ہو چکی ہیں بعض حصے ایسے ایسے ہیں جن کی عمر سو سال سے زیادہ ہے - میں خاص طور پر جناب وزیر صحت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہاں امراض چشم کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے اس کی عمارت اس قدر بوسیدہ ہے اور اپریشن تھیٹر تو ایسا ہے کہ وہاں جو عملہ کام کرتا ہے اس کی زندگی بھی مخدوش ہوتی ہے مغربی پاکستان کے بیشتر حصہ میں گرمی کی شدت ہوتی ہے - گرد و غبار عام ہوتا ہے وہ افراد جو طبعی عمر کو پہنچ کر دنیا سے کوچ کرتے ہیں کم از کم سو میں سے پچاس امراض چشم کے شکار ہوتے ہیں مگر امراض چشم کے مریضوں کے علاج کو جو اہمیت دینی چاہیئے وہ آج تک نہیں دی گئی - مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ میو ہسپتال کے امراض چشم کے ماہرین نے حکومت سے التجا کی ہے کہ عورتوں کا مینٹل ہسپتال جو شادمان کالونی اور سروس ہسپتال کے قریب واقع ہے جب موجودہ جگہ

سے منتقل کیا جائے تو وہ زمین آنکھوں کا ھسپتال تعمیر کرنے کے لئے دے دی جائے اور وہ سرمایہ داروں سے چندہ وصول کرکے عمارت تعمیر کر لیں گے ۔ حکومت ان کو ضروری سامان وغیرہ مہیا کر دے ۔

ھمارے صوبہ میں امراض چشم کے علاج اور ڈاکٹروں کی تربیت کے لئے ایک خصوصی ادارہ قائم کرنے کی اشد ضرورت ھے تاکہ طلبا اور ڈاکٹر advanced studies کر سکیں اور اس مرض کے علاج میں مہارت حاصل کر سکیں اگر اس قسم کا ادارہ قائم کر دیا جائے تو مشرق وسطی کے بیشتر ممالک میں بھی جہاں پاکستان کی طرح امراض چشم عام ھیں ۔ اور ڈاکٹروں کی ضرورت ھے ھمارے ڈاکٹر وھاں لوگوں کا علاج کرکے وہ کام کریں گے جو ھمارے بیشتر سفیر نہیں کر سکتے یا وھاں کے طالب علم اسی انسٹی ٹیوٹ میں تعلیم حاصل کر سکتے ھیں لیکن میں دیکھتا ھوں کہ Projects Estimates میں آپ نے کوئی گنجائش نہیں رکھی حالات کا تقاضا یہ ھے کہ آپ اس طرف خصوصی توجہ دیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ پرسوں ایوان میں میرے ایک سوال کے جواب کا حوالہ دیا تھا ۔ آپ کو یہ علم ھوگا کہ میو ھسپتال میں موبائل ایکس رے کا کوئی انتظام نہیں ۔ آپ جانتے ھیں کن سرجری میں اس وقت محیر العقول ترقی ھوچکی ھے اور اس کی کتنی ضرورت ھے ۔ اس وقت لیڈی ریڈنگ ھسپتال پشاور میں چار موبائل ایکس رے یونٹ ھیں لیکن میو ھسپتال میں ایک بھی نہیں ۔ اس سلسلے میں میں ایک واقعہ سناتا ھوں کہ ایک مریضہ جو

کہ جوان تھی اس کے کولہے کی ہڈی اپنی جگہ سے ہل گئی ۔ اتفاق سے ہڈیوں کا ماہر یعنی سپشیلسٹ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اسے اپنی جگہ پر نہ لا سکا لہذا اس کا اپریشن کیا گیا ۔ اپریشن کے بعد ہڈی اصلی جگہ پر باندھ دی گئی اپریشن تھیٹر میں موبائل ایکس رے یونٹ نہیں تھا جس سے اس کا ایکس رے لیا جا سکتا ۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ واقعی ہڈی اپنی جگہ پر ہے ۔ چنانچہ اپریشن کے بعد مریضہ کو ایکس رے روم میں بھیجا گیا ۔ اتفاق سے وارڈ قلی جب اس مریضہ کو بڑی احتیاط سے ایکس رے پلانٹ کے نیچے لٹا رہے تھے تو اس کی ہڈی اپنی جگہ سے ہل گئی ۔ جناب سپیکر۔ مجھے علم ہے کہ اس واقعہ کو ۲۱ روز گزر چکے تھے ۔ وہ عورت ۲۱ دن سے کراہ رہی تھی ۔ لیکن ڈاکٹر یہی دیکھتے رہے کہ اپریشن کے لئے موزوں وقت کون سا ہے ۔ ڈاکٹر سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ اس میں میرا قصور نہیں ۔ میں نے چار براعظموں کا دورہ کیا ہے آج کی دنیا میں اور ترقی یافتہ زمانہ میں ہر ہسپتال میں موبائل ایکس رے دیکھا ہے سیو ہسپتال پاکستان کا سب سے پرانا ہسپتال ہے لیکن یہاں ایک بھی موبائل ایکس رے یونٹ موجود نہیں ۔ اس کے علاوہ وہاں پر چینریٹنگ سیٹ بھی ہونا چاہیئے تاکہ جب بجلی کو 'واپڈا' ہو جائے تو اپریشن بغیر کسی رکاوٹ کے ہو سکیں ۔ اس سے ڈاکٹروں کا وقت بھی ضائع نہیں ہوگا اور مریضوں کی جان بھی خطرہ میں نہ پڑے گی ۔

اس کے بعد میں جناب وزیر مالیات سے جو اتفاق سے اس وقت حسب

عادت غیر حاضر ہیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے منصوبہ جات کے تخمینوں کے صفحہ ۲۲ پر صنعت کی مد میں Heavy Foundry & Forge Project کے لئے ۱۳۵۵۳۶۰۰۰ روپیہ کی گنجائش رکھی ہے ۔

۱۹۶۷-۶۸ء میں ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا ۔ اتنی بڑی رقم مختص کرنے کی زحمت گوارا کرنے کے باوجود Project Estimates میں اس سال کے لئے اتنی کم رقم کیوں رکھی گئی ۔ چودھری عید محمد صاحب بڑی دلچسپی سے سن رہے ہیں کیا انہیں یہ پسند نہیں ۔

آپ کم از کم ہمیں یہ تو بتا دیں کہ اتنی بڑی رقم جو آپ نے اس Head یعنی Heavy Foundry & Forge Project کے لئے مختص کی ہے یہ آپ کہاں قائم کر رہے ہیں ۔ تاکہ اس بارے میں ہم اظہار رائے کر سکیں اور ایک حقیر انسان کی سمجھ میں جو تجاویز آئیں وہ پیش کی جا سکیں ۔ یہی حال Hard Coke Testing کے منصوبہ کا ہے جس پر ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ۔ جناب سپیکر۔ مجھے ایک چیز دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ انہوں نے صفحہ ۱۹ کے نمبر شمار ۵۳ پر کوئٹہ میں ایک مزید پھانسی مہیا کرنے کی گنجائش رکھی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ کیا اس کو ٹوبہ ٹیک سنگھ بھیج دیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ عرض یہ ہے کہ آپ کو یاد ہوگا کہ جناب وزیر مالیات نے کل یا پرسوں اس ایوان میں اعداد و شمار پیش کئے

تھے جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ملک میں امن و امان ہے اور جرائم کی تعداد تیزی سے کم ہو رہی ہے اور انہوں نے اعداد و شمار بتاتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ بعض لوگوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا اور افسران پر حملہ کیا اس کی ایک علیحدہ مد تھی لیکن جب میں نے پوچھا کہ کوئی ایسی بھی مد ہے کہ افسران نے کسی صوبائی اسمبلی کے ممبر پر حملہ کیا اور کیا اعداد و شمار میں اس کا ذکر ہے تو وہ خاموش رہے ۔ میرے خیال میں اس کی کوئی مد نہیں اور اس کا نہ کوئی ذکر ہے نہ اس کے کہنے کی ضرورت تھی ۔ سوئے اتفاق سے جس چیز کا ذکر کرنا تھا وہ انہوں نے پہلے ہی کر دیا خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا ۔ اب میں کرمانی صاحب سے جن کو عمال حکومت اور وزیر کہا جا سکتا ہے یہ دریافت کروں گا کہ جب آپ فرماتے ہیں کہ جرائم کی تعداد تیزی سے کم ہو رہی ہے اور قتل کی وارداتوں میں کمی ہوئی ہے (لیکن میں کہتا ہوں کہ آپ نے کام کرنے کا ایک بڑا سنہری اور زرین طریقہ اختیار کیا ہے کبوتر کی ذہنیت کے مصداق سامنے کوئی چیز ہو بھی تو آنکھیں بند کر لی جائیں یہاں پر یہی ہوا ہے اور آپ کا یہی طریقہ ہے اور آپ بہت بہادر ہیں مجھے بد قسمتی سے کبوتر کی مثال دینی پڑی) لہذا میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ بذات خود کہتے ہیں کہ قتل کی وارداتیں بہت کم ہوتی ہیں تو پھر آپ پھانسی کس کو دیں گے محض پھانسی لگانے اور بنانے کی آپ کو کیوں ضرورت محسوس ہوئی کہا جاتا ہے کہ ''دروغ گو را حافظہ نہ باشد'' آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں اور آپ کے گھر

میں بھی چوری ہوئی تھی اور ہزاروں روپے کی چوری ہوئی تھی مجھے یقین ہے کہ آپ کو چوروں کا پتہ نہیں لگا ہوگا ویسے آپ ستم رسیدہ اور پولیس گزیدہ ہیں ۔ ہاں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب قتل کی وارداتیں کم ہو رہی ہیں تو پھر ایک اور پھانسی کی کیوں گنجائش رکھی گئی ہے ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ بے گناہوں کو سزا دینے میں خوشی و مسرت محسوس کرتے ہیں اور اس میں آپ کامیاب بھی ہیں اور اب میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ جب بھی آپ پھانسی کا اہتمام کریں یا سزا دیں تو آپ صرف گناہگاروں اور مجرموں کو دیں اور کسی بے گناہ کو پھانسی کے تختہ پر نہ لٹکائیں ۔ کہیں وہ سکھا شاہی والی بات نہ ہو جائے کہ جس کے گلے میں پھانسی کا پھندا پورا آ گیا آپ اسے پھانسی پر لٹکا دیں ۔

میجر محمد اسلم جاتی (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ عرض کروں چونکہ پہلے جو حضرات بول چکے ہیں ان پر اعتراضات ہوئے ہیں کہ وہ پروجیکٹ اسٹیمیٹ پر نہیں بول رہے ہیں اس لئے میں اپنی معروضات جن موضوعات پر کروں گا ان کا میں پہلے ہی حوالہ دئے دیتا ہوں :

(۲) صفحہ نمبر ۱ ۔ سیریل نمبر ۲ ۔ کارڈیم اس کے بعد محکمہ صحت ڈسپنسری صفحہ ۲۷ ۔ سیریل ۴۷ ۔ blood transfuiosn صفحہ ۲۵ ۔ سیریل ۲۵ ڈسٹرکٹ ہسپتال صفحہ ۲۵ ۔ سیریل ۲۹ ۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر صفحہ ۲۶ ۔ سیریل ۵ ۔ ۷ ۔ ۱۲ ۔ ٹی بی کے متعلق صفحہ ۲۴ ۔ سیریل ۴ ۔ میڈیکل کالج

کے متعلق صفحہ ۲۳ ۔ تاکہ کوئی شک کی گنجائش نہ رہے کہ میں کسی پوائنٹ پر irrelevant ہوں ۔

جناب والا ۔ سب سے پہلے میں صفحہ (۱) سیریل نمبر ۲ ۔ کلرڈیم کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اس پر جناب والا ۔ ۳ لاکھ روپے دکھائے گئے ہیں کہ خرچ آئے گا ۔ میری عرض یہ ہے کہ ڈیم ضرور بنائے جائیں اور خاص طور پر میرے جیسے غریب علاقہ راولپنڈی میں تو ان کی انتہائی ضرورت ہے کیونکہ یہ بارانی علاقہ ہے لیکن جناب والا اس پر مجھے ایک واقعہ یاد آیا ۔ ایک ٹھیکہ دار دوسرے ٹھیکہ دار کو ملا اور اس سے پوچھا کہ آج کل کیا کرتے ہو اس نے کسی نالے کا نام لے کر کہا کہ میں اس پر ایک پل بنا رہا ہوں اور آٹھ برس سے بنا رہا ہوں ۔ اس نے کہا کہ یہ آج تک مکمل کیوں نہیں ہوا۔ اس نے کہا کہ مکمل تو ہر سال ہو جاتا ہے لیکن بارش آتی ہے تو بہہ جاتا ہے تو میں پھر اس کو بنانے لگتا ہوں کیونکہ محکمہ کے ساتھ میرا کچھ حساب کتاب جڑا ہوا ہے کہ کیسے یہ پل بنایا جائے ۔ صرف ایک سال ہوا کہ میری بد قسمتی سے ایسا کام کرنے والا آ گیا جس نے وہ پل مضبوط بنا دیا تو وہ اس سال نہیں بہا لیکن دوسرے سال پھر بہہ گیا اور صرف وہی سال مشکل سے گذرا ۔ جناب والا ۔ میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ وہ ڈیم جو راولپنڈی میں بنا ہے وہ کس قسم کا بنا ہے راولپنڈی ڈیم کے علاوہ ایسی سڑکیں بھی ہیں جو blue پرنٹ پر ہیں ان کا payment ہو چکا ہے لیکن actually موقع پر سڑکیں موجود نہیں ہیں اور پیسہ دیدیا گیا ہے خدا جانے یہ کس کی

معرفت ایسا ہو رہا ہے ۔ میں دو برس سے ان چیزوں پر زور دے رہا ہوں چاہے میں آن بنچز پر تھا یا اب ادھر آ گیا ہوں میں کہتا رہوں گا میرے کہنے کا طریقہ تقریباً وہی ہے جو صحیح چیزیں ہیں ان کے متعلق میں توجہ دلاتا رہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اب میں راول ڈیم کی طرف آتا ہوں جس کا ذکر وائٹ پیپر میں بھی موجود ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ڈیم تین کروڑ روپے سے بنایا گیا ہے یہ ۱۹۶۲ء میں مکمل ہوا اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ ایک کروڑ ۴۰ لاکھ گیلن پینے کا پانی روزانہ مہیا کر سکتا ہے ۔ یہ سب چیزیں وائٹ پیپر میں آ چکی ہیں اور ۱۲ ہزار ایکڑ زمین سیراب کر سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کا filteration پلانٹ ۱۹۶۴ء میں نصب کیا گیا ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ filteration پلانٹ ۱۹۶۴ء میں نصب کیا گیا اور یہ تین سال میں مکمل ہو گیا تو اس کو آج پانچ برس گزر گئے لیکن یہ آج تک نہ راولپنڈی کو اور نہ اسلام آباد کو ایک قطرہ پانی نہ دے سکا یہ ڈیم کس قسم کا بنایا گیا ہے خدا جانے ہمیں اس سے کب فائدہ ہو گا یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے ۔ ہمارا دماغ تو اس طرف کام کرنا بند کر چکا ہے۔ جناب والا ۔ صرف یہ ہی نہیں آپ کو سن کر یہ تعجب ہوگا کہ originally جب یہ راول ڈیم بنایا گیا تھا تو اسلام آباد کے لئے بنایا گیا تھا ۔ راولپنڈی کے لئے نہیں بنایا گیا تھا یہ راول ڈیم اسلام آباد سے نیچے ہے اور اسلام آباد کی زمین اونچی ہے ۔ پانی اپنے پریشر سے اسلام آباد میں نہیں جا سکتا ہے اس لئے نئی سکیمیں بن رہی ہیں کہ سید پور کی طرف سے لیاری کا پانی اور جہاں پر چھوٹے چھوٹے نالے ہیں وہاں پر ایک ڈیم

بنایا جائے جو اسلام آباد کو پانی دے - جناب والا اسلام آباد میں بہت پانی کی کمی ہے جیسے کہ پنڈی میں ہے بلکہ شاید راولپنڈی سے بھی زیادہ ہو - انگریز ۱۸۸۸ء میں ہیلی واٹر ورکس بنا گیا تھا جس کی معرفت پانی مل جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بیچارے اسلام آباد والوں کو نہیں ملتا - بہر حال جناب والا - اب ڈیم جو ہیں وہ صرف ornamental ہیں فی الحال وہاں لوگ سیر و سیاحت کی غرض سے آتے ہیں شام تک وہاں picnic کی اور چلے گئے - شاید میرے کچھ دوست یہاں پر ایسے ہوں جو یہ کہیں کہ اوہو تم کتنے خوش قسمت ہو کہ اسلام آباد تمہارے ہاں بن گیا - جناب والا - بڑی خوش قسمتی ہے کہ اسلام آباد جو کہ پاکستان کا کیپٹل ہے وہ ہمارے علاقے میں آ گیا لیکن جو تکالیف لوگوں کو اسلام آباد میں ہوئی ہیں اور جو ہیں ان کے متعلق میں نے پچھلی دفعہ ایک ریزولیوشن move کیا تھا لیکن بد قسمتی سے اس کی باری نہ آسکی یہ سنٹر کا معاملہ ہے ورنہ میں بتاتا کہ اسلام آباد کے پنڈی میں آنے سے ہمیں کتنے فائدے اور کتنے نقصانات ہوئے ہیں - اس علاقے میں زمین ۱۰ روپے کنال سے لے کر ۱۲۰۰ روپے کنال پر لی جاتی ہے اور یہ ۱۹۶۳ء کی سکیم کے تحت لی جاتی ہے اور وہ زمین ۸ ہزار روپیہ فی کنال بیچی جاتی ہے - یہاں ڈیویلپمنٹ چارجز ہیں - ایسا بھی ہوا کہ ایک وقت میں وہاں پر زمین لی گئی اور اس زمین کی قیمت نکالی گئی ۲۲ روپیہ کنال وہاں لوگوں نے فصل اگائی تھی - لوگوں نے کمشنر کے پاس اپیلیں دائر کر دیں اور کہا کہ زمین ۲۲ روپیہ کنال لیتے ہیں ہم نے فصل لگائی ہوئی ہے - اس وقت نیاز صاحب وہاں کے کمشنر تھے -

وہ خود زمیندار تھے ان کو ان پر ترس آیا انہوں نے کہا کہ اچھا جاؤ تحصلیدار کو حکم دیا کہ زمین کی جو فصل ہے اس کی کتنی لاگت ہے تو ان کو فی کنال صرف ۲۶ روپیہ معاوضہ دیا گیا جب کہ ان کی زمین ۲۲ روپیہ فی کنال کے حساب سے لی گئی تھی تو جناب والا ۔ مجھے یہاں احساس اس چیز کا ہو رہا ہے کہ میں کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دوں جو مناسب نہ ہو اور اس کے بعد جناب والا ہماری خوش قسمتی ہے کہ اگر کمشنر نے زمینوں کی قسمت enhance کر دی تو وہ ضرور review ہوگی ۔ گذشتہ ۵ سال سے قیمتیں جو ہیں وہ بڑھ چکی ہیں مگر they can be reduced ویسے یہ ضرور ہوا کہ قیمتیں ہمارے چڑھ گئیں ہیں۔ زمینیں ہم سے لے لی گئیں اور وہ زمینیں جو ہم سے لے لی گئی ہیں اور جن پر مکان بنے ہوئے تھے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ نے ہم سے ۳ کنال زمین لی وہ ہمیں ۳ کنال زمین دیجئیے ۔ تا کہ ہم مکان بنا لیں ہم نے ان کو یہ کہا مگر انہوں نے ہمیں یہ کہا کہ سندھ چلے جاؤ مگر میں سمجھتا ہوں کہ شاید سندھ والے بھی ہمیں خوش آمدید نہ کریں ۔ بہرحال حضور یہ جو ڈیم ہیں یہ محض ornamental ہیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں بات کرتے کرتے دوسری طرف چلا گیا ۔ ایک پنڈی میں ڈیم ہے جس کو Missriet Dam کہتے ہیں اس پر کئی لاکھ روپے لگے مگر جن اغراض کے لئے بنایا گیا تھا شاید وہ پوری نہیں ہو سکیں ۔ ڈیم زمین سے اتنا نیچے ہے کہ اگر یہ بڑے بڑے پائیپ بھی لگا دیں تو وہ پانی کو نہیں اٹھا سکیں گے ۔ تو جب دیکھا گیا کہ وہ ڈیم جس غرض کے لئے بنایا گیا تھا وہ

پوری نہیں ہو رہی اور وہ ہماری زمین کو سیراب نہیں کر سکتا تو کہنے لگے کہ اس کا ornamental use کیا جائے تا کہ شام کو لوگ وہاں سیر کے لئے جا سکیں ۔ انگریز نے راولپنڈی میں ہمارے لئے ایک کمپنی باغ بنایا تھا جہاں بد قسمتی سے خان لیاقت علی خان شہید کر دئے گئے ۔ اب اس باغ کو convert کرکے وہاں بلڈنگیں بنا دی گئی ہیں اور باغ کو شہر سے ۲۲|۲۵ میل دور کر دیا ہے کہ لوگ وہاں جا کر شام کو picnic کریں اور مستورات اور بچے وہاں تفریح کے لئے جایا کریں ۔ تو اس طرح یہ روپیہ جناب والا ضائع کیا جا رہا ہے ۔ مجھے صرف یہ خطرہ ہے اور خدا کرے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ جو ڈیم آپ بنا رہے ہیں کہیں اس پر بھی خرچ کیا ہوا روپیہ ضائع نہ ہو جائے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ سانپ کا ڈرا ہوا رسی سے بھی ڈرتا ہے تو ایسے خدشات میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں یا ہوئے ہیں کہ یہ ڈیم کسی کو نوازنے کے لئے تو نہیں بنایا جا رہا یا کسی ٹھیکے دار کو یہ کہنے کے لئے کہ اچھا بھائی ایک ڈیم وہاں پر بنا دیتے ہیں جس سے تمہارا گذارہ ہو جائے ۔ بہرحال اگر اس قسم کا ارادہ ہے اور اگر کسی ٹھیکے دار کی مدد کرنا ضروری ہے یا کسی کے ساتھ محبت نبھانی ہے تو ہمیں تو اپنی تباہی کا غم نہیں ۔ تم نے کسی کے ساتھ محبت نبھا تو دی یہی کہہ کر ہم خاموش ہو جائیں گے ۔ اس کے علاوہ اور پراجیکٹوں کی بھی تفصیلات ہمارے پاس ہیں کہ یہ ڈیم کیونکر بنائے گئے اور کتنی زمینیں ان کے بنانے میں استعمال ہوئیں ۔ میں زیادہ عرض نہیں کر سکتا جتنی اطلاع میرے پاس تھی اس کے تحت میں نے عرض کر

دیا اور جو ہمیں ہاتھ لگے ہوئے ہیں اس کے مطابق جناب والا میں نے عرض کر دیا ہے۔

اب جناب والا میں صحت عامہ کی نسبت کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ویسے تو تمام صوبے میں طبی سہولتوں کی کمی ہے لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ ارباب اختیار کی بے توجہی کا پنڈی خاص طور پر شکار ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے یہ کہا گیا کہ پنڈی کا نمائندہ آپوزیشن کا آدمی تھا شاید اسی وجہ سے ہماری کوئی نہیں سنی گئی لیکن میری بد قسمتی یہ ہو گئی کہ میں دو سال تک تو آپ کے ساتھ رہا آپ نے پھر زبردستی مجھے یہاں بھیج دیا اور شاید یہ کہیں کہ تم آپوزیشن کے ہو اس لئے ہم تمہاری بات نہیں سنتے ہیں لیکن کم از کم میں آپوزیشن کا نہیں ہوں میں انڈیپنڈنٹ ہوں۔ آپ نے ہی زبردستی مجھے یہاں بھیج دیا ہے۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ اصل میں ہم آپ کی تقریروں سے محظوظ ہونا چاہتے ہیں۔ (قہقہہ)

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھئے کہ میرے حلقہ نیابت کی جو آبادی ہے وہ ۶ لاکھ ہے ۔ میری مراد راولپنڈی سٹی ۔ کینٹ ۔ واہ ۔ حسن ابدال ۔ سنجوانی ۔ ٹیکسلا ۔ بجنیار وغیرہ سے ہے جو بہت بڑا ایریا ہے لیکن اگر آپ اس کو یعنی صرف ہمارے ہی ڈسٹرکٹ کو دیکھیں تو اس کی آبادی تقریباً ۱۵/۱۸ لاکھ کے درمیان ہے جس میں مری کہوٹہ گجر خان بھی شامل ہیں ۔ ہمارے ہاں جناب والا صرف ایک

ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ ہسپتال صرف ۱۲۵ beds پر مشتمل ہے ۔ اگر آپ پنڈی کا مقابلہ لاہور سے کریں تو آپ دیکھیں گے کہ لاہور کے ہسپتالوں میں صرف ایک وارڈ میں ۱۲۵ سے زیادہ beds ہیں جب کہ ہمارے ہاں پورے ہسپتال میں ۱۲۵ ہیں ۔ اگر آپ حساب لگائیں یا اگر حساب لگایا جائے تو سرجیکل وارڈ ۔ میڈیکل وارڈ ۔ چلڈرن وارڈ ۔ میٹرنیٹی وارڈ ۔ آئی وارڈ وغیرہ وغیرہ اگر اس کو ورک آؤٹ کریں تو ۲۰/۲۲ کے درمیان بھی beds کی فی وارڈ اوسط نہیں بنتی تو جہاں پنڈی ۔ پنڈی کینٹ کی آبادی ۶/۵ لاکھ کے قریب بنتی ہے تو اس کے لئے صرف ۲۰ beds کس طرح سے پورے ہو سکتے ہیں اور یہ کس طرح سے مناسب ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ۲۰ آدمی بیمار ہیں اور اکیسواں آدمی بھی آ جائے تو ۶ لاکھ میں سے اس کو کہا جائے گا کہ تم بیمار نہیں ہو ۔ جناب والا ۔ راولپنڈی کا جو ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے یہ مری اور گکھڑ خان کی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے لیکن اس بجٹ میں بعض ہمارے پراجیکٹ اسٹیمیٹس میں راولپنڈی کے ہسپتال کے لئے کوئی گنجائیش نہیں رکھی گئی ۔ میری گذارش ہے کہ یا تو اس ہسپتال کی توسیع کی جائے یا پھر اس کے beds بڑھائے جائیں ۔ اور پھر آپ نے ہمیں صرف ۶ ڈاکٹر دئے ہوئے ہیں ۔ جس دن اس بچے کی موت کا ذکر آیا تھا بیگم صاحبہ نے بھی فرمایا تھا تو اگر ۶ ڈاکٹر ۶ لاکھ کی آبادی کے لئے ہوں تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ ایک لاکھ کے لئے ایک ڈاکٹر ہے ۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسے مناسب ہے ۔ جہاں تک انگلینڈ اور دوسرے

بیرونی ممالک کا تعلق وہاں ہسپتالوں میں ۱۰/۱۵ مریضوں پر ایک ڈاکٹر مامور ہوتا ہے ۔ ویسے انہوں نے جو وہاں کے ایریاز ہیں ایک ہزار کے اوپر ایک ڈاکٹر مقرر کیا ہے مگر ہسپتال کے جو وارڈ ہیں ان کے ۱۰/۱۵ مریض کے اوپر ایک ڈاکٹر مامور ہے اور جو ہماری آبادی ہے وہ ۶ لاکھ ہے یعنی ایک لاکھ کے اوپر ایک ڈاکٹر ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر یہاں سے چلے جاتے ہیں میں عرض کرتا ہوں اگر ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کو فوج کی نرسوں سے کم تنخواہ دیں اور چھ ماہ جو وہ ہسپتال میں کام کریں ان کے لئے کوئی تنخواہ نہ دیں تو وہ کیسے یہاں رہ سکتے ہیں ۔

The cost of living here is much more than in Northern America, the cost of living is much more than in Southern America, it is much more than the United States and England.

تنخواہ آپ وہی دیتے ہیں ۔ اگر ان لوگوں نے یہاں رہنا ہے ۔ زندگی گذارنی ہے تو ان کی تنخواہ زیادہ ہونی چاہئے ۔ آپ کبھی آ کر دیکھیں گرمیوں میں بیمار درختوں کے نیچے پڑے ہوئے ہوتے ہیں ۔ ڈاکٹر موجود نہیں ہیں ۔ میں ڈاکٹروں کو الزام نہیں دیتا میں کہتا ہوں کہ یہ محکمہ کی in efficiency ہے ۔ دو برس سے میں چلا رہا ہوں ۔ مگر میری کوئی سنی نہیں گئی ۔ طوطی کی آواز نقارہ خانہ میں کون سنتا ہے ۔ کسی کر فکر نہیں ہوتی ہمارا کہنا نہ کہنا برابر ہے ۔ میں اپنے عوام کی طرف سے گڑگڑاتا رہوں گا ۔ شاید کسی بجٹ میں وہ ہم پر رحم کھائیں ۔ دو بجٹ گذر چکے ہیں ۔ تیسرا بجٹ پیش ہوا ہے ۔ تیسری دفعہ یہ گذارش کر رہا ہوں کسی شخص نے اسے نوٹ نہیں کیا ۔ جناب والا ۔ راولپنڈی کے متعلق کہا

جاتا ہے کہ یہاں کے ہسپتال کی جو بلڈنگ ہے وہ ہم نے سنٹرل گورنمنٹ کو دے دی ہے بڑا کام کیا ہے ۔ آپ نے جو اپنی بلڈنگ انہیں دے دی ہے۔ آپ نے ان سے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ پہلے اپنے لئے بلڈنگ بنائیں ۔ ۱۹۵۸ء سے سنٹرل گورنمنٹ وہاں ہے ۔ وہ اب ہمارے آدمیوں کو ہسپتال میں داخل نہیں کرتے ۔ اب میں اس سلسلہ میں ایک اور گذارش کرتا ہوں کہ آپ نے سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال کو جو ہماری بلڈنگ دی ہے اس کے ساتھ بے انتہا زمین ہے جو کھلی پڑی ہے ۔ میں نے اگلے روز اس ضمن میں ایک سوال کیا تھا ۔ کہ اسے حاصل کرکے ہسپتال کو بڑھا لیں ۔ نرسوں اور ڈاکٹروں کے لئے وہاں کوٹھیاں بن سکتی ہیں ۔ وہاں پر ان کے لئے ایک ہوسٹل بنایا جا سکتا ہے ۔ بنگلے بنائے جا سکتے ہیں یا اگر کبھی آپ نے اس ہسپتال کے ساتھ میڈیکل کالج بنانا ہو تو وہ زمین کام آ سکتی ہے ۔

You will be able to make a Medical College there.

اس وقت زمین موجود ہے آپ اسے آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ سٹیلائٹ ٹاؤن کی طرح اس زمین پر بھی افسران قبضہ کر لیں پھر آپ کہیں گے ۲۳ سو روپے فی کنال کے حساب سے زمین دے دی گئی ہے ۔ اس وقت وہاں کوئی تعمیر نہیں ہے ۔ آپ کو بروقت مشورہ دیا جا رہا ہے مگر آپ اس پر کان نہیں دھرتے ۔

It is a constructive suggestion and request.

مجھے امید ہے کہ آپ اس پر توجہ فرمائیں گے ۔

اب میں رورل ہیلتھ سنٹرز کی طرف آتا ہوں ۔ سکیم ان کی یہ ہے کہ

۵ ہزار آدمیوں پر ایک رورل ہیلتھ سنٹر بنایا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہاں انہوں نے نئے رورل ہیلتھ سنٹرز کے لئے ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے رکھے ہیں ۔ میرا علاقہ جس کی آبادی ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے ۔ اس میں کوئی رورل ہیلتھ سنٹر نہیں ہے ، نہ وہاں کوئی ڈسپنسری ہے ۔ یہ بھی میں دو برس سے رو رہا ہوں ۔ سوال کئے ۔ عرضیں کیں ۔ پہلے فنانس منسٹر کے پاس گئے ۔ انہوں نے کچھ نہ سنی ۔ اب یہ نئے فنانس منسٹر آئے ہیں ۔ آخر ہمارا کیا قصور ہے ۔ یہ تو ہمارا اعتقاد نہیں کہ ہم نے پہلے جنم میں کوئی قصور کیا تھا جس کی سزا اب مل رہی ہے ۔ میں انتہائی مودبانہ عرض کرتا ہوں کہ وہ علاقہ جو آپ کے مسلح افواج کے لئے آدمی مہیا کرتا ہے ۔

Every fifth man from Rawalpindi is a soldier.

ان کے ساتھ آپ یہ ظلم کر رہے ہیں ۔ جب وہ محاذ پر لڑ رہے ہوتے ہیں ۔ جب وہ بارڈر پر ہوتے ہیں ۔ اُن کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میرے بیمار بچے کے علاج کے لئے کوئی ڈسپنسری نہیں ، جہاں وہ سانپ کے کاٹے کا علاج کرا سکے ۔ جناب والا ۔ ہمارے علاقے میں سینکڑوں لوگ سانپ کے کاٹنے سے مر جاتے ہیں ۔ مرد باہر ہوتے ہیں صرف بچے اور عورتیں گھر پر ہوتیں ہیں ۔ کوئی آدمی نہیں جو ان کی خبر گیری کر سکے ۔ کوئی میڈیسن نہیں ۔ جب ہمارا کوئی آدمی کسی وجہ سے قتل ہو جاتا ہے تو لوگ اس کی لاش کو ہسپتال نہیں لے جاتے ۔ کہتے ہیں خود بدلہ لے لیں گے ۔ کئی دفعہ ایسا ہوا ۔ ہم نے ان سے کہا کہ یہ مقدمہ عدالت میں

جانا چاھئیے ۔ وہ کہتے ھیں عدالتوں نے کیا کرنا ھے ۔ اگر موقع ملا تو عدالتوں کے متعلق کچھ عرض کروں گا ۔ مقتول کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجا جاتا ھے تو تین دن کے بعد اس کا مردہ ملتا ھے ۔ لاش کی یہ حالت ھوتی ھے کہ لوگ جنازہ نہیں اٹھاتے ۔ ھم کیا کہیں ۔ کس کو کہیں ۔ کس کے سامنے کہیں ۔ خدا جانے ھماری آواز کب سنی جائے گی ۔ اس کے علاوہ جناب دیکھیں کہ اتنے بڑے ڈسٹرکٹ میں انہوں نے ایک رورل ھیلتھ سنٹر دیا ھے جو پھلواری تحصیل مری میں ھے ۔ دوسرا ھسپتال ھے جو تحصیل گوجر خان میں ھے ۔ راولپنڈی تحصیل کا علاقہ واہ تک جاتا ھے ۔ ۱۵ لاکھ کی آبادی ھے ۔ دوسری جگہ انہوں نے ۵ لاکھ کی آبادی پر ایک رورل ھیلتھ سنٹر دیا ھے ۔ اس حساب سے یہاں تین رورل ھیلتھ سنٹر ھونے چاھئیں ۔ میں نہیں کہتا کہ دوسروں کو ان کا حصہ نہ دیجئیے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جو چیز ھے ۔

Health and Educatian, it is the most neglected in this country. We must give top priority to those things *i.e.* Health and Education.

اب میں جناب والا ۔ آپ سے عرض کرتا ھوں یہاں میرے کسی دوست نے آنکھوں کی بیماری کے متعلق فرمایا تھا ۔ مجھے ان کے متعلق خوب علم ھے کیوں کہ میں ویسٹ پاکستان کی ایک انجمن کا وائس چیئرمین ھوں جو آنکھوں کی بیماری کے سلسلے میں کام کر رھی ھے ۔ ھم اپنی طرف سے کافی کوشش کر رھے ھیں ۔ آپ کو سن کر تعجب ھو گا کہ تمام مغربی پاکستان میں آنکھوں کی بیماریاں راولپنڈی ضلع میں سب سے زیادہ

ہیں Cataract Trachoma Glaucoma یہ انتہائی موزی قسم کی بیماریاں ہیں جن کے ہونے سے انسان فوراً اندھا ہو جاتا ہے ۔ ٹیکسلا میں آنکھوں کا ایک مشن ہسپتال موجود ہے لیکن وہاں پہلے ایک پادری کی دعا پر آمین کہنی پڑتی ہے پھر چٹ ملتی ہے ۔

All these fantastic things are happening there.

آپ وہاں پر ہسپتال کیوں نہیں کھولتے ۔ آپ کو جب ہم روپیہ دیتے ہیں ۔ ٹیکس ادا کرتے ہیں ۔ کیا آپ کا یہ کام نہیں ہے کہ آپ ان لوگوں کے لئے جو اندھے ہو چکے ہیں وہاں ہسپتال کھولیں ۔

جناب والا ۔ اب میں ٹی بی کے متعلق آپ سے عرض کرتا ہوں ۔

It is a sensational news.....

جیسا کہ میں نے گذشتہ سال بھی کہا تھا ۔ ٹی بی کے متعلق جتنا بھی کہا جائے اتنا ہی کم ہے ۔ مجھے امید ہے کہ بیگم صاحبہ اس پر خاص طور سے توجہ فرمائیں گی ۔ جناب والا ۔ یہ ایک نیوز آئٹم ہے ۔ ۱۹۶۱ء میں میں جرمنی میں موجود تھا ۔ میں ان دنوں میں سفارت خانے میں تھا اور یہ ساری گفتگو میرے سامنے ہوئی ۔ ۱۹۶۱ء میں مغربی جرمنی کی حکومت نے ہماری ہیلتھ ڈائرکٹریٹ کو خیر سگالی کے طور پر ایک گشتی وین دی جس میں ایکس رے پلانٹ چیسٹ وغیرہ کے لئے لگا ہوا تھا تاکہ دیہات میں اتنے جو بیمار ہیں ان کا علاج ہو سکے ۔ کچھ دنوں کے لئے وہ وین مری چلی گئی ۔ پھر وہاں سے بغیر اجازت کے پشاور پہنچ گئی ۔ اس کے بعد

پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں گئی ۔ سنا ہے کسی نے اس کے ٹائر اتار لئے ، کسی نے شیشے لے لئے ۔ میں نے یہاں پچھلی دفعہ بھی عرض کیا تھا کہ اس کی انکوائری کی جائے ۔ مگر کسی نے جواب نہیں دیا کہ وہ گشتی وین جو اس قدر اہم تھی ۔ جس کے اندر پورا ایکس رے پلانٹ نصب تھا وہ کہاں چلی گئی ۔ میرے خیال میں گشتی وین ایک ہی سارے مغربی پاکستان میں ہے ۔ ان حالات میں یہی عرض کروں گا کہ ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں ۔ میں خود اپنے متعلق کہتا ہوں کہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہم نے جانی اور مالی قربانیاں دی ہیں ۔ اسی طریقے سے مجھے فخر ہے کہ میرے ضلع اور میرے حلقہ نیابت میں اگر اوسط نکالیں تو تقریباً ہر ایک خاندان سے ایک آدمی شہید ہوا ہوگا ۔ اس شہادت پر ہمیں فخر ہے لیکن میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہم پر رحم کریں ۔ blood transfusion ہمارے پاس نہیں ہے ۔ ہسپتال ہمارے پاس نہیں ہیں ۔ آنکھوں کا علاج ہمارے پاس نہیں ہے ۔ جو آپ روپیہ دیتے ہیں وہ ڈویلپمنٹ کے لئے ہوتا ہے اور اس سے ایسی ڈویلپمنٹ ہوتی ہے کہ وہ ornamental ہو جاتی ہے ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قدر ہمارے ساتھ بے اعتنائی کیوں برتی جا رہی ہے ۔ میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ ایک ڈیم بنایا جائے ۔ اور وہ ڈیم ایسا بنایا جائے کہ اس پانی سے سارا علاقہ سیراب ہو جائے ۔ ہیلتھ کے متعلق بھی میری عرض ہے کہ جو میں نے گذارشات کی ہیں مہربانی کرکے اس طرف توجہ فرمائیں ہمارے علاقے پر یہ بہت بڑا رحم اور کرم ہو گا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی—۸) ۔ جناب والا ۔ ۹ کروڑ ۹۰ لاکھ کے ترقیاتی اخراجات کی نئی سکیموں کی منصوبہ بندی جو آئندہ مالیاتی سال میں حکومت کے پیش‌نظر ہیں اور یہ چھوٹی چھوٹی رقم کی منصوبہ بندی دراصل اس بہت بڑے ترقیاتی خرچ کا حصہ ہے جو گزشتہ سکیموں سے چلا آ رہا ہے جس پر اس سال مزید خرچ ہوگا ۔ قرطاس ابیض اور بجٹ کے دوسرے documents کو اگر آپ دیکھیں تو ۲ ارب ۱۷ کروڑ ۸۸ لاکھ روپے کا خرچ ہے جو ۱۹۶۷-۶۸ میں حکومت مغربی پاکستان اس صوبہ میں ترقیات پر کرنے والی ہے ۔ اور یہ کل رقم ۲ ارب ۱۷ کروڑ ۸۸ لاکھ روپیہ ہے ۔ جب کہ گزشتہ سال یعنی جو سال ختم ہونے والا ہے اس میں ۱ ارب ۹۰ کروڑ کا منصوبہ تھا ۔ جس صوبہ کی آمدنی ۱ ارب ۹۳ کروڑ روپیہ ہو اس صوبہ کا ترقیاتی خرچ ۲ ارب ۱۷ کروڑ ۸۸ لاکھ روپیہ ہو اس میں شک نہیں کہ بڑا ambitious منصوبہ ہے ۔ اگر واقعی ایسا ہوتا جیسے نظر آ رہا ہے تو مجھے بہت خوشی ہوتی اور میں اپنے ارباب اختیار کو ہدیہ تبریک چاندی کی تاب میں رکھ کر پیش کرتا ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جب ان کی منصوبہ بندی کی ساری سکیموں کا پوسٹ مارٹم کیا جائے ۔ جب قریب سے جائزہ لیا جائے تو حقیقت ایسی نہیں معلوم ہوتی جیسی کہ سطح پر نظر آ رہی ہے ۔ اس پر مجھے انگریزی کا ایک مقولہ یاد آ گیا ہے کہ All that glitters is not gold ہر چیز جو دمک پیدا کرتی ہے وہ سونا نہیں ہے ۔ یعنی دھکتا ہوا انگارہ پگلے ہوئے سونے کی طرح دمکتا ضرور ہے لیکن سونا نہیں ہے ۔ مجھے افسوس ہے کسی ترقیاتی منصوبہ بندی کو

پرکھنے کے لیے جو بھی پیمانے ممکن ہیں اور جو بھی landslides ممکن ہیں ان کے مطابق اگر دیکھا جائے کہ نہ یہ غیر مایوس کن ہے اور نہ معیار کے مطابق ہے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ترقیاتی منصوبہ بندی کو پرکھنے کے لیے ۶ پیمانے ممکن ہو سکتے ہیں وہ yard stick ہے جس سے ناپ کر کسی ترقیاتی منصوبہ بندی کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے ۔ پہلے یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس حکومت کا گزشتہ سال منصوبہ بندی کے بارے میں کیا طرز عمل رہا ہے ۔ اس نے کس حد تک اس پر عمل کیا ہے اور اس سلسلے میں ان کی کار گزاری کیا ہے ۔ دوسری چیز یہ کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ترقی کی ضروریات کیا ہیں اور اس کا توازن کس حد تک قائم رکھا گیا ہے ۔ تیسرے علاقائی مساوات ہے حکومت کا یہ فرض ہے کہ ان ترقیاتی منصوبہ بندی میں اس کا لحاظ رکھے چوتھی بات یہ ہے کہ جو منصوبہ بندی قومی ضروریات کے لیے انتہائی اہم ہے ۔ ان منصوبہ جات کے لیے گنجائش موجود ہے یا نہیں ۔ پانچویں یہ کہ phasing یعنی ایک منصوبہ کس وقت شروع کیا جائے کس وقت ختم کیا جائے اور کس منصوبہ کو کس پر ترجیح دی جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم ہے کہ phasing of expenditure یا پلاننگ میں کیا ترجیح قائم کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ آخری بات جو کسی منصوبہ بندی میں دیکھنی پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ملکی ذرائع و وسائل پر کتنا انحصار ہے ۔ اس میں زرمبادلہ کا کتنا دخل ہے ۔ مختصر طور جو yard stick میں نے قائم کیا ہے اس کے مطابق ایک ایک چیز کو سامنے رکھ کر اس منصوبہ بندی کا جائزہ لوں گا ۔

جناب والا - پہلی بات کہ حکومت نے جو منصوبہ بندی گزشتہ سال کی تھی اس کی کارکردگی اور اس کا طرز عمل کیا رہا ہے - منصوبہ کو بنا لینا کوئی بہت اہم کام نہیں ہے - کسی دفتری عملہ سے کہیں وہ ۱۰ کروڑ روپے کا منصوبہ آپ کو دو دن میں بنا کردے دے گا کہ ۵ کروڑ زراعت کے لیے - ۳ کروڑ مکانات کیا دو کروڑ روپیہ فلاں چیز کے لیے لیکن دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ منصوبہ بندی پر عمل کس طرح ہوتا ہے یہ practicable ہے یا نہیں ملک کے حالات کے مطابق ہے یا نہیں - اس کے علاوہ میں آپ کے سامنے گزشتہ سال کی منصوبہ بندی کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ حکومت کے پیش نظر کیا تھا اور اس نے عملاً کیا کیا ہے - گزشتہ سال جب اس ایوان میں اسی مہینے ۱۹۶۶ء کی تاریخوں میں یعنی ۶۷-۱۹۶۶ء کے بجٹ پر گفتگو کرتے ہوئے ہمارے سامنے ۱۹۰ کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبے پیش کئے گئے اور اس سال جب بجٹ کے کاغذات ہمارے سامنے آئے تو ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱ کروڑ ۳۱ لاکھ روپیہ نظر ثانی شدہ خرچ اس منصوبہ میں تعلیم پر کم ہے - اس طرح تقریباً ہر مد مین نظر ثانی کرنے کے بعد جو منصوبہ بندی پیش نظر رکھی گئی ہے وہ خرچ اس میں موجود ہے - جناب والا - واپڈا اور زراعت کے محکموں میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۲۲ فیصد کمی کی گئی ہے - فیملی پلاننگ میں ۳۴ فیصد کمی کی گئی ہے - ایجوکیشن میں ۲۷ فیصد کمی کی گئی ہے صحت کے محکمہ میں ۱۸ فیصد خرچ کم ہے مواصلات میں ۳۵ فیصد کم خرچ ہے انڈسٹری میں ۲۵ فیصد کمی ہوئی ہے

اور سوشل ویلفیئر وغیرہ میں ۳۵ فیصد کمی کی گئی ہے ۔ اس کمی کے اعداد و شمار کو سامنے رکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ سب سے زیادہ کمی جو سب سے اہم محکمے تھے یعنی واپڈا اور زراعت میں کی گئی ہے ۔ ملک کی اقتصادیات اور ملک کی زرعی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جو سب سے زیادہ اہم محکمے ہیں ان کے اخراجات میں ۲۲ فیصد کی کمی ہے اور محکمہ صحت میں ۱۸ فیصد کی کمی ہے ۔ آپ نے منصوبہ بندی تو بنا لی لیکن ذرائع و وسائل محدود ہونے کی وجہ سے سال کے دوران جو ان کی تکمیل پر خرچ آنا تھا وہ آپ فراہم نہیں کر سکے ۔ آپ سال کے ابتدا میں لوگوں کے سامنے ایک خوشنما تصویر رکھ کر مبالغہ آرائی کرتے ہیں ۔ آپ اپنے زرعی وسائل اور ملکی آمدنی کا صحیح تخمینہ نہیں لگاتے تاکہ جو منصوبہ بندی آپ کریں اس کے مطابق آپ عمل کرسکیں ۔ اگر کسی منصوبے میں دو چار فیصد کی کمی بیشی یا فرق ہو تو وہ بات سمجھ میں آسکتی ہے لیکن جس منصوبے پر اس کے original plan سے پچیس فیصد کم خرچ ہو یعنی آپ صرف ۳/۴ منصوبے پر عمل کر سکیں تو یہ نا کارکردگی کا اتنا بڑا تناسب ہے جو یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ یہ تمام منصوبے بناتے وقت ملکی ذرائع و وسائل کو پوری طرح سے پیش نظر نہیں رکھا گیا تھا یا یہ کہ یہ پیش نظر تو تھا لیکن عوام یا ایوان کو مغالطہ دینے کے لیے یا اس کو exaggerate یا accelerate کرکے ہمارے سامنے اتنا بڑا بنا کر رکھا گیا تا کہ لوگوں پر یہ اثر پڑ سکے کہ ہم اتنا بڑا کام کرنے والے ہیں حالانکہ عملاً نہ آپ نے اس کو کیا نہ آپ اس کو کرنے کے قابل ہی ہیں ۔

جناب والا ۔ دوسرا پیمانہ میں نے اس منصوبے کو جانچنے کا یہ مقرر کیا ہے کہ اس میں مختلف شعبہ جات زندگی میں توازن کو کس طرح قائم کیا گیا ہے ۔ ہمارا ملک ترقی کے دور سے گزر رہا ہے ۔ ہماری اقتصادیات ترقی پذیر ممالک کی اقتصادیات ہے اور ان حالات میں ملک کے مختلف شعبوں میں اس طرح کی ضرورت ہوتی ہے کہ جی چاہتا ہے کہ سارے کا سارا خزانہ ہی ایک کام پر خرچ کر دیا جائے ۔ مثلاً صحت ہے تعلیم ہے ۔ زراعت ہے ۔ مواصلات ہے ۔ غرض کہ ہر شعبہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے زیادہ ضروری ہے تو اگر ساری کی ساری رقم کسی ایک پر بھی خرچ کردی جائے تب بھی ملکی ضرورت اس سے پوری نہیں ہو سکتی ۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے ۔ لیکن چونکہ یہ عملاً ممکن نہیں ہے اس لیے مختلف شعبہ جات زندگی میں توازن قائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جس کی ضرورت زیادہ اہم ہو اس پر زیادہ خرچ کیا جاتا ہے اگر اس لحاظ سے میں نو کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپے کی سکیموں کا جائزہ لیتا ہوں تو مجھے ان سکیموں میں یہ توازن مایوس کن حد تک افسوس ناک نظر آتا ہے ۔ آپ دیکھیے کہ نو کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپے میں محکمہ زراعت اور جس میں واپڈا بھی شامل ہے کے لیے پانچ کروڑ چودہ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں یعنی کل خرچ کا ترپن فیصد گورنمنٹ عمارات پر دس فیصد ، صنعت پر سولہ فیصد ، تعلیم پر اعشاریہ دو فیصد ، صحت پر نو فیصد اور مواصلات پر گیارہ فیصد خرچ کرتے ہیں ۔ زراعت اور آبپاشی کے محکمے ملک کے لیے اتنے اہم ہیں کہ ان پر اگر ترپن فیصد خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے تو اس پر کسی کو

اعتراض نہیں ہو سکتا کیوں کہ یہ ہماری معیشت ہماری اقتصادیات اور ضروریات زندگی کے نہایت اہم جزو ہیں اور اگر اس کے لیے اتنا روپیہ خرچ کیا جائے تو اس پر کسی کو ہرگز اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن اعتراض یہ ہے کہ جن ہاتھوں کے ذریعے یہ رقوم خرچ کی جاتی ہیں وہ اس کی اہمیت کو محسوس نہیں کرتے ہیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ملک کے خزانے سے ایک کثیر رقم ان کے disposal پر رکھتے ہیں اور وہ پورا ایک سال اس رقم کو ملک کے عوام کی ضروریات پر خرچ کرنے کے لیے منصوبہ بندی کرتے رہیں گے اور اسے کام میں نہیں لاتے ہیں اور سال کے آخر میں کبھی اٹھارہ فیصد اور کبھی بائیس فیصد اس سے خرچ نہیں ہو پاتا ۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جن ہاتھوں میں یہ خرچ جارہا ہے انہوں نے پچھلے سالوں میں اپنے فرائض میں مجرمانہ حد تک کوتاہی برتی ہے ۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا ۔ آج ہی کا ایک سوال ہے جس کے بارے میں متعلقہ وزیر ہمیں یہ جواب دیتے ہیں کہ حیدر آباد میں ماتلی ایک ضلع ہے جہاں پر چونتیس ہزار ایکڑ زمین آبپاشی کے پانی سے محروم ہے ۔ وہاں کے لوگوں نے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۶۶ء میں اس وقت کے وزیر زراعت کے سامنے ایک عرض داشت پیش کی تھی کہ اگر اس زمین کے لیے پانی کا انتظام ہو سکے تو ہم اسے قابل کاشت بنا سکتے ہیں ۔ اس وقت کے وزیر زراعت نے مئی ۱۹۶۶ء میں اس کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ آیا اس زمین کو پانی فراہم کیا جا سکتا ہے یا نہیں اور یہ کہ ایسا کرنے کے بعد یہ زمین قابل کاشت ہو سکتی ہے یا نہیں ۔ آج وزیر متعلقہ

نے جو جواب مجھے دیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ مئی ۱۹۶۶ء میں جن افسروں کو اس کام کی تفتیش اور تحقیقات کے لیے مقرر کیا گیا تھا انھوں نے ۲۸ جون ۱۹۶۷ء تک یعنی ایک سال ایک ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ابھی تک اپنی رپورٹ مکمل نہیں کی ۔ وہ ابھی تک یہ نہیں بتاسکے کہ اس چونتیس ہزار ایکڑ زمین کو سیراب کیا جا سکتا ہے یا نہیں وہ ابھی تک یہ نہیں بتا سکے کہ اس زمین کو پانی بہم پہنچایا جاسکتا ہے یا نہیں یا یہ کہ اس کو زیر کاشت لایا جا سکتا ہے یا نہیں ۔ جناب والا ۔ ہمارے ملک کی معیشت میں ہمارے ملک کی زراعت میں چونتیس ہزار ایکڑ ایک بہت بڑا رقبہ ہے اور عام پیداوار کے لحاظ سے اس سے اتنی پیداوار ہو سکتی ہے کہ صوبہ کے پانچ کروڑ انسان ڈیڑھ دن تک اسے کھا سکتے ہیں یعنی عام پیداوار کی شرح کے لحاظ سے اس سے ڈیڑھ لاکھ من غلہ پیدا ہو سکتا ہے اور چھ چھٹانک فی کس کی اوسط کے حساب سے صوبہ کی کل آبادی چونتیس ہزار ایکڑ کی پیداوار سے اپنے جسم و جان کے رشتے کو قائم رکھنے کے لیے ڈیڑھ دن تک اپنا پیٹ بھر سکتی ہے ، اس لحاظ سے یہ مجرمانہ غفلت نہیں تو اور کیا ہے ۔ اتنے بڑے رقبے کے لیے جب کہ وہاں کے لوگ خود کہتے ہیں کہ ہم اسے زیر کاشت لانا چاہتے ہیں ، آپ اس کے لیے تحقیقاتی افسر مقرر کرتے ہیں اور وہ تیرہ مہینوں تک اس پر کوئی کارروائی ہی نہیں کرتے ہیں اور میں نے یہ پوچھا تھا کہ اگر اس کے متعلق ان افسروں کی رپورٹ نہیں آئی تو ان کے خلاف کیا اقدامات کیے گئے ہیں تو اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ تحقیقات کے مکمل ہونے پر

اقدامات کئے جائیں گے۔ میں پوچھتا ہوں کہ ایسے افسروں کی نا کارکردگی ان کے کام میں یہ تاخیر ان کی اس مجرمانہ غفلت پر آپ نے کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا اور آپ نے اتنے اہم کام اور اتنے اہم منصوبے پر توجہ کیوں نہیں دی ۔ اس کام کو پورا کیوں نہیں کیا ۔

جناب والا ۔ یہ دوسرا پیمانہ تھا جس سے کسی منصوبے کی کامیابی کو پرکھا جا سکتا ہے ۔ میری تیسری گزارش یہ ہے کہ آپ دیکھئے کہ تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے اعشاریہ دو فیصد رقم رکھی گئی ہے یعنی نو کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپے کے نئے منصوبوں میں سے تعلیم پر صرف دو لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا جو ان پوری نئی سکیموں کا اعشاریہ دو فیصد بنتا ہے ۔ یعنی آپ نئے منصوبوں پر جو ہر سو روپیہ خرچ کریں گے اس میں سے صرف بیس پیسے آپ تعلیم پر خرچ کریں گے ۔ آپ غور فرمائیں کہ جس ملک کی خواندگی کا معیار چار یا پانچ فیصد ہے جہاں پر ابتدائی تعلیم پر صرف پنتالیس فیصد ہو اور جہاں کے لیے تعلیمی منصوبہ یہ ہو کہ ۱۹۷۰ء تک آپ اپنی تعلیم کو ستر فیصد تک پہنچانا چاہتے ہوں ، اس ملک کی ترقیاتی سکیموں یا نئے منصوبوں کا یہ عالم ہے کہ ان میں آپ تعلیم کے لیے ہر سو روپے میں سے بیس پیسے رکھ رہے ہیں ۔ تو میں تیسری بات جو عرض کرنا چاہتا تھا اور کسی منصوبے کو پرکھنے کا جو تیسرا پیمانہ ہوتا ہے وہ علاقائی مساوات کا ہوتا ہے ۔ سارا مغربی پاکستان ایک وحدت ہے ۔ ملک کے ہر حصے کی ترقی دوسرے حصے کی ترقی سے منسلک اور وابستہ ہے جس طرح جسم کا ایک عضو سارے جسم کی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے

ضروری ہوتا ہے ، آپ یہ نہیں کر سکتے کہ آپ ایک ہاتھ کو مفلوج کردیں اور دوسرے ہاتھ کو صحت مند رکھیں کیوں کہ اگر ایک ہاتھ مفلوج ہوگا تو اس سے پورا جسم متاثر ہوگا اگر ایک انگلی مجروح ہوگی تو اس سے پورا جسم متاثر ہوگا ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اس بجٹ میں اپنے ان ترقیاتی منصوبوں میں اس بات کو پیش نظر رکھا ہے کہ اس پورے جسم کو شہہ رگ سے خون کی پوری مقدار بر وقت پہنچتی رہے ۔ آپ نے کہیں ایسا تو نہیں کیا ہے کہ کہیں پر خون کا blockage کر دیا ہو اور وہاں پر خون رک جانے کی وجہ سے heart failure ہوجائے یا جسم کے کسی دوسرے حصے کو خون ہی نہ پہنچ رہا ہو جس کی وجہ سے paralysis ہو جائے ۔ میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس ایوان میں گذشتہ سال اور امسال بجٹ پر عام گفتگو جو ہوئی ہے اور اس وقت ہو رہی ہے ۔ اگر آپ اس کا ٹیپ ریکارڈ سن لیں تو ہر رکن اٹھ کر یہی کہتا ہے کہ اس کے علاقے کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے ہر رکن کو یہ شکایت ہے کہ اس کے علاقے کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے ۔ اس سلسلے میں میں آپ کو صرف چند مثالیں دیتا ہوں کہ آپ نے اس علاقائی مساوات کو قائم رکھنے میں کراچی کے ساتھ کیا عدم توازن برتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس منصوبے میں صحت کے لیے ستاسی لاکھ چوھتر روپے کی رقم رکھی گئی ہے جس میں سے کراچی پر تین لاکھ سڑسٹھ ہزار روپے خرچ کرنا آپ کے پیش نظر ہے ۔ یعنی پورے منصوبے کا تقریباً چار فیصد ۔ پچھلے دن ایوان میں یہ بات کہی جاتی رہی ہے کہ

وزیر صاحبہ چونکہ کراچی سے تعلق رکھتی ہیں اس لیے وہ کراچی پر زیادہ توجہ دیتی ہیں ۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ کراچی جاتے ہیں تو ان کو سول ہسپتال کی بڑی بڑی عمارتیں نظر آتی ہیں اور یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ کراچی پر بہت روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ۔ بات یہ ہے کہ کراچی میں بہت سے سوشل ورکرز ہیں اور بیگم صاحبہ نے مختلف لوگوں سے عنداللہ خیرات اور charity حاصل کرکے ہسپتالوں کو decorate کیا ہے ۔ اور کچھ دوسرے مفید کام کیے ہیں لیکن آپ بتائیں کہ حکومت کے خزانہ سے کتنی رقم خرچ ہوئی ہے ۔ کراچی کے کروڑ پتی اور کراچی کے لکھ پتی تجارتی اور صنعتی magnets اور سوشل ورکرز نے جو روپیہ خرچ کیا اس سے کراچی کا وہ حق جو حکومت پر ہے کس طرح پورا ہوا ہے ۔ کراچی کو حق وہ ملا ہے جو آپ نے اس منصوبہ میں اور اس بجٹ میں رقم مہیا کی ہے ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس ۸۴۷۳۰۰۰ روپیہ کے منصوبہ میں کراچی کو کیا صرف ۳۶۷۰۰۰ کا حق پہنچتا ہے ۔

جناب والا ۔ اس علاقائی مساوات کے سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ ذرائع نقل و حمل کا مہیا کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے ۔ اس کے لئے آپ نے ایک کروڑ تین لاکھ کی رقم رکھی ہے ۔ اس رقم میں سے کراچی کے لئے ایک پائی بھی نہیں ۔ حالاں کہ بارہا کراچی کی ضروریات کے متعلق وزراء کرام اور حکومت مغربی پاکستان کے سامنے تجاویز پیش کی جاتی رہی ہیں ۔ کراچی کا کالا پل اس قدر مخدوش حالت میں ہے کہ اس پر چلنا زندگی کو خطرے میں ڈالنا ہے ہم کو ہر وقت یہ خیال رہتا

ہے کہ کب کوئی بس نیچے سے گذر رہی ہو یا کوئی گاڑی گزر رہی ہو اور پل اوپر سے آ رہے جس سے نیچے اور اوپر کی جانیں ضائع ہوں اور اس طرح کورنگی اور کراچی کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ یہ وہ اہم پل ہے جو کورنگی کی لاکھوں کی آبادی کو کراچی سے وابستہ کرتا ہے یہ پل برس ہا برس سے مخدوش حالت میں ہے۔ بارہا اس ایوان میں اس کے متعلق متنبہ کیا گیا ہے لیکن آپ نے اس ایک کروڑ تین لاکھ کے منصوبہ میں ایک پائی بھی نہیں رکھی۔ آپ نے کراچی کے لئے ایک سرکلر ریلوے بنا کر کراچی پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ کا شکریہ۔ لیکن یہ ریلوے جن علاقوں سے گذرتی ہے وہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ Overhead Bridge بنایا جائے تاکہ traffic blockade نہ ہو وہاں پر آپ نے کوئی توجہ نہیں دی وہ اہم علاقہ جو پاپوش نگر اور ناظم آباد کا ہے وہاں صبح و شام دفتروں کے اوقات میں گاڑیوں کی لائین لگ جاتی ہے۔ اتنی گاڑیاں ہوتی ہیں کہ آپ کی مال روڈ پر گاڑیوں کی اتنی طویل لائین نہیں ہوتی۔ بیس بیس منٹ پچیس پچیس منٹ انتظار کرنا پڑتا ہے کہ کب دروازہ کھلے اور راستہ چلے۔

دنیا میں جہاں بھی گنجان آباد علاقوں سے گاڑیاں گذاری جاتی ہیں وہاں Overhead Bridge یا underground roadway بنائے جاتے ہیں۔ تاکہ ریل کے مسافروں کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے والوں کا راستہ نہ رکے۔ آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

جناب والا ۔ اس Overhead Bridge کے متعلق میرے محترم زین نورانی صاحب بارہا توجہ دلا چکے ہیں میں نے بھی توجہ دلائی ہے ۔ ٹریفک jam ہو جاتی ہے ۔ یہ ٹریفک کا بڑا مرکز ہے جو کراچی اور لانڈھی منسلک کرتا ہے وہاں بھی ٹریفک کی وجہ سے سینکڑوں آدمیوں کا وقت ضائع ہوتا ہے ۔ دفتروں میں لیٹ پہنچنے میں اور خدا جانے کون کون سی دقتیں پیش آتی ہیں ۔

جناب والا ۔ Communication کے سلسلہ میں میں اپنے فرض میں کوتاہی کروں گا اگر میں وزیر مواصلات کی خدمت میں حکومت کی کارکردگی کا ایک شاندار نمونہ پیش نہ کر دوں ۔ کراچی میں ایک ماری پور روڈ ہے جو SITE کے علاقہ سے گذرتی ہے ۔ اور West Wharf کو جاتی ہے ۔ یہ سارے صنعتی علاقوں کو شہر کے ساتھ ملاتے ہیں وہاں لیاری دریا اور سمندر کے سنگم پر دو پل بنے ہوئے ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں یہ پل ٹوٹ گئے ۔ آج سات سال کا عرصہ ہو گیا ہے لیکن یہ پل آج تک تعمیر نہیں ہو سکے ۔ آپ ذرا اس حکومت کی کارکردگی کو ملاحظہ فرمائیں ۔ ایک اہم سڑک جو پورے صنعتی علاقہ کو شہری آبادی سے ملاتی ہے اس پر جب دو پل ۱۹۵۹ء میں ٹوٹ جاتے ہیں تو سال ہا سال تک ان کی تعمیر نہیں ہوتی ۔ یہ میرا روزانہ صبح و شام کا راستہ ہے اور ان تعمیرات کی progress اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر سال ایک یا دو دفعہ Diversion Road بنائی جاتی ہے ۔ جب بارش ہو تو یہ بہہ جاتی ہے ۔

جناب والا ۔ ان پلوں کی تعمیر پر جتنا خرچ آئے گا میرا خیال ہے کہ اتنا ہی ہر سال Diversion Road پر خرچ ہو جاتا ہے ۔ اس سال آپ نے اپنے بجٹ میں ۳۰ ہزار رکھا ہے ۔ ایک کروڑ ٹین لاکھ کے منصوبہ میں نہیں بلکہ آپ کا جو کل ترقی یافتہ منصوبہ ۱۵ کروڑ ۳۶ لاکھ کا ہے اس میں اتنی رقم رکھی ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے علاقائی مساوات کا حق ادا کر دیا ہے ۔ کراچی کے لوگوں کا حق پورا کر دیا ہے ۔ میں درخواست کروں گا کہ آپ اس لحاظ سے نظر ثانی کریں کہ ملک کے ہر حصہ کو اس کا حق ملے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مولانا صاحب نے عدم مساوات کے متعلق بہت کچھ کہا ہے ۔ اور کہا ہے کہ کراچی کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے ۔ میں صنعت کی مد میں عرض کروں گا کہ کراچی کو ساڑھے سات کروڑ روپیہ ملا ہے کیا وہ اس بارے میں بھی کچھ ارشاد فرمائیں گے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is not a point of order.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں چوتھی چیز یہ عرض کروں گا ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ جناب والا ۔ میں نے جو اعداد و شمار دیئے تھے ان میں میں نے بتایا تھا کہ کراچی کو اپنے حصہ سے ۱۲۴ فی صد زائد رقم تعلیم کی مد میں دی گئی ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ سب سے کم اگر کسی ایریا سے surrender ہوا ہے تو وہ کراچی سے ہے ۔

چوتھی بات میں یہ عرض کروں گا کہ کسی ترقیاتی منصوبہ کو پرکھنے کے لئے یہ بات دیکھنا ضروری ہوتی ہے کہ اس کی اہم ضروریات کس حد تک پوری کی گئی ہیں ۔

آپ کو معلوم ہے ابھی میرے دوست نے ذکر کیا تھا کہ اس ملک میں ڈاکٹروں کی تعداد بہت کم ہے ۔ ایک لاکھ آدمی پر ایک ڈاکٹر ہے ۔ مجھے پتہ نہیں کہ اس انفارمیشن کا ذریعہ کیا ہے ۔ میں آپ کے تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے مطابق عرض کروں گا کہ مغربی پاکستان میں ۷۰۰۰ آدمیوں پر ایک ڈاکٹر ہے ۔ جہاں دوسرے ممالک میں اوسطاً ۳۰۰ سے ۵۰۰ سو تک آدمیوں کے لئے ایک ڈاکٹر ہوتا ہے ۔ ہمارے صوبہ مغربی پاکستان میں ۷۰۰۰ آدمیوں پر ایک ڈاکٹر ہے ۔ یہ منصوبہ جو اس حکومت نے بنایا ہوا ہے ۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ۱۹۷۰ء سے پہلے پہلے ایک میڈیکل کالج بنا کر چلا دیا جائے گا ۔ ۱۹۷۰ء کا ہدف یہ ہے کہ تناسب ایک اور ۷۰۰۰ کی بجائے ایک اور ۳۰۰۰ ہزار ہو جائے گا ۔ ان کا یہ بہت ambitious target ہے ۔ ظاہر ہے کہ اتنے imbalance کو دور کرنے کے لئے اور اس عدم توازن پر قابو پانے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ملک میں میڈیکل کالج اور میڈیکل سکولوں کا اضافہ کیا جائے ۔ ملک میں جو طبی تعلیم دینے والے ادارے

موجود ہیں ۔ مجموعی تعداد مل کر بھی ڈاکٹروں کی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے ۔ اب جب کہ ۱۹۷۰ء میں ہمارا یہ تناسب ۷۳۰۰ سے گر کر ۳۰۰۰ تک پہنچ جانا ہے تو یہ بڑا کارنامہ کیوں کر انجام پذیر ہو گا ۔ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں یہ ملک کی ضرورت کا مسئلہ ہے ۔ یہ آپ کا project estimate ۷۲-۱۹۷۱ء تک کا حساب پیش کرتا ہے ۔ اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف آج نہیں آئندہ سال نہیں بلکہ ۷۲-۱۹۷۱ء تک اس ملک کے لوگوں کی صحت کے لئے کسی نئے میڈیکل کالج کا کھولنا پیش نظر نہیں ۔ آخر کیا وجہ ہے کہ جو منصوبہ آپ نے خود بنایا ہے جو target آپ نے اپنے لئے مقرر کیا ہے جو ہدف اور جو مقرر کی ہوئی آپ کی منزل ہے اس تک پہنچنے کے لئے آپ کیا اقدام کرنا چاہتے ہیں ۔ اس میں بھی آپ مجرمانہ حد تک غفلت برت رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک میڈیکل کالج اس ملک کی فوری ضرورت ہے ۔ آپ کہیں کھولیں ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کراچی میں کھولیں آپ کوئٹہ میں کھولیں ۔ آپ ہزارہ میں کھولیں ۔ آپ ملک کے کسی حصہ میں کھولیں بہر حال جو میڈیکل کالج کھلے گا اس سے سارے مغربی پاکستان میں استفادہ کیا جائے گا ۔

مجھے افسوس ہے کہ اس لحاظ سے یہ منصوبہ مایوس کن حد تک تشنہ ہے ۔ جناب والا ۔ میں نے پانچویں بات اس کو پرکھنے کے لئے یہ عرض کی تھی کہ phasing of expenditure میں ترجیحات کو کس طرح پیش

کیا گیا ہے ۔ وقت کم ہے میں اس کے لئے ایک مثال پیش کروں گا ۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۶—پر item ۱۶—دیکھئے گا ۔ اس میں گورنمنٹ کالونیز میں سوئی گیس مہیا کرنے کے لئے ۵—لاکھ روپے کا منصوبہ ہے ۔ پیش نظر یہ ہے کہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں ساری رقم صرف کرکے کالونیز میں سوئی گیس مہیا کر دی جائے گی ۔ اس کے مقابلہ میں صفحہ ۲۳—پر جہاں ٹیکنیکل اداروں کو گرانٹ دینے کے لئے یعنی ملک میں فنی تعلیم کی ترویج و ترقی کے لئے ۵۰—لاکھ روپے کا منصوبہ ہے اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں صرف دو لاکھ خرچ کیا جائے گا یعنی ایک طرف گورنمنٹ کالونیز میں سوئی گیس پہونچانے کے لئے جتنا خرچ پیش نظر ہے اس کا ۱۰۰—فی صد اسی سال خرچ کر دیا جائے گا ۔ دوسری طرف فنی تعلیم کے لئے جو پورا خرچ پیش نظر ہے اس کا آپ ۵—فی صد خرچ کریں گے اور باقی ۹۵ فی صد آئندہ سالوں کے لئے موخر کر دیا گیا ہے ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اہم کیا چیز ہے ۔ فنی تعلیم اہم ہے یا انسان کو تعیش کے طور پر سوئی گیس مہیا کرنا اہم ہے ۔ اس ملک کے لاکھوں آدمی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی لکڑی سے اپنے ایندھن کی ضروریات پوری کرتے ہیں ۔ اور اس ملک کے لاکھوں آدمی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کانوں سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں ۔ اس ملک کے چند ہزار گورنمنٹ افسران اگر دو سال اور سوئی گیس کا انتظار کر لیتے تو کون سا آسمان ٹوٹ پڑتا اور ترقیاتی پروگرام میں کون سا فرق پیدا ہوجاتا میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ان کو سوئی گیس نہ دیں میں یہ نہیں کہتا کہ آپ گورنمنٹ کالونیز کو neglected چھوڑ دیں ۔ یہ افسران

حکومت ملک کی خدمت کرتے ہیں - ان کو سہولتیں پہونچانا ہمارا سماجی اخلاقی قانونی اور اسلامی فریضہ ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو سہولتیں مہیا نہ کی جائیں - ان کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان کو سہولتیں مہیا کریں - لیکن میں جو بات کہہ رہا ہوں وہ یہ کہ اس خرچ کی ترجیح قائم کرنے میں صحیح توازن نہیں ہے جو فنی تعلیم پر زیادہ سے زیادہ اس سال خرچ کرتے اور سوئی گیس کو موخر کرتے - میں عرض کر رہا ہوں کہ فنی تعلیم کے لئے ۵۰-لاکھ کے منصوبے میں آپ صرف دو لاکھ اس سال خرچ کریں گے - یعنی پانچ فی صد اور ۹۵-فی صد خرچ کو موخر کر رہے ہیں - سوئی گیس کے پانچ لاکھ کے منصوبے میں آپ پورا ۱۰۰- فی صد اس سال خرچ کر دیں گے - یعنی دو لاکھ کے مقابلے میں پانچ لاکھ اور پانچ فی صد کے مقابلہ میں سو فی صد اور کوئی خرچ موخر نہیں کریں گے - اب آخری بات یہ عرض کروں گا کہ ترقیاتی سکیموں کو پرکھنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ ملک کے داخلی ذرائع و وسائل کو استعمال کیا گیا ہے اور زرمبادلہ کتنا خرچ ہوا ہے اور زر مبادلہ قطع نظر اس سے کہ وہ قرض سے حاصل ہوا ہو یا اپنا کمایا ہوا ہو کسی ترقیاتی سکیم کے لئے اور بالخصوص وہ ملک جو ترقی پذیر ہو اور جس کی deve-loping اکنامی ہو اور وہ ملک زر مبادلہ کے خرچ میں دوسروں کا محتاج ہو اور جو دوسروں سے قرض لیتا ہو - اس ملک کے ترقیاتی منصوبوں میں سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہوتی ہے کہ زر مبادلہ کے خرچ کو کم سے کم رکھا جائے اور ترقیاتی منصوبوں کو ترقی دی جائے اور اپنے ملکی

وسائل اور ذرائع سے ترقی دی جائے ۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ گذشتہ سال(مجھے نہیں معلوم کہ اس میں یہ دیا ہوا ہے یا نہیں کہ ۹ــ کروڑ کے منصوبوں میں زر مبادلہ کیا خرچ ہوا ہے) لیکن آپ کی جو بڑی کتاب جو پراجیکٹ اسٹیمیٹ کی ہے اس کو دیکھنے سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ ۱۹۶۷ء میں ۱۹۰ــ کروڑ روپے کا زر مبادلہ یعنی کل خرچ خرچ کا ۴۴ــفی صد اور اس سال دو ارب ۱۸ــ کروڑ روپے کا ترقیاتی خرچ ہے ۔ اس میں زر مبادلہ ایک کروڑ بیس لاکھ ۴۳ــہزار ہے ۔ یعنی کل خرچ کا ۵۵ــفی صد زر مبادلہ کا خرچ آپ کے ترقیاتی منصوبوں میں ہو گا اور وہ گیارہ فی صد سالانہ کے حساب سے بڑھ رہا ہے ۔ اگر آپ ۴۴ــفی صد اور ۵۵ فی صد کا فرق نکالیں تو گیارہ فی صد سالانہ بڑھ رہا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ اگر گذشتہ سال ۱۹۶۶-۶۷ء کے منصوبے میں دو ارب کے منصوبے کو ترقیاتی خرچ کے ذریعہ ۴۴ــفی صد خرچ کرکے اپنا منصوبہ پورا کر سکتے تھے تو اس ایک سال کے عرصہ میں ہمارے ذرائع و وسائل میں یقیناً اضافہ ہوا ہو گا اور ملک کی معاشیات میں یقیناً ترقی ہوئی ہو گی تو پھر کیا وجہ ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں زر مبادلہ کا تناسب کم ہونے کی بجائے اس سال زیادہ ہو گیا ہے ۔ یعنی ۴۴ــفی صد کے مقابلہ میں ۵۵ــفی صد ہو گیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please conclude now.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - بہت اچھا جناب ۔ میں نے جیسا عرض کیا تھا کہ میری سمجھ کے مطابق ترقیاتی سکیموں کو پرکھنے کے لئے ۶ - پیمانے ہو

سکتے ھیں تو میں نے ان پر ھر ایک کا جائزہ لیتے ھوئے آپ کے سامنے اپنی صلاحیت کے مطابق جائزہ پیش کر دیا ھے یہ منصوبہ ان چھ پیمانوں پر پورا نہیں اترتا مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ھے کہ آپ کی پچھلی کارکردگی سے میں یہ سمجھنے پر مجبور ھوں کہ موجود منصوبے کو بلند بانگ دعوؤں کے باوجود آپ پورا نہیں کر سکیں گے اور ھم تو چاھتے ھیں کہ آپ پورا کر لیں ھماری دعائیں آپ کے ساتھ ھیں ۔

حاجی سردار عطا محمد(خیرپور-۲)۔ جناب والا۔ مجھے افسوس ھے کہ اس حکومت کی کچھ ایسی کارکردگی ھے کہ جس سے میں بہت مایوس ھوں اور وہ یہ کہ اس ھاؤس میں اتنے قیمتی بجٹ کو بحث میں لانے کے لئے جو کتاب ھمیں مہیا کی گئی ھے وہ سب انگریزی میں ھے جو نہ ھمارے ملک کی زبان ھے نہ ھمارے پاکستان کی زبان ھے نہ کسی اور علاقہ کی زبان ھے ھم دور دور علاقوں سے یہاں آئے ھیں اور اپنے ملک و قوم کی نمائندگی کرتے ھیں اور ھمارے لئے یہ بڑا مشکل ھے کہ توریت انجیل اور قرآن سے بھی زیادہ بڑی کتابوں کا مطالعہ کریں اور ان سے سمجھ کر کچھ ڈیمانڈ پیش کر سکیں ۔ بہر حال جناب سپیکر جتنا میں سمجھ سکا ھوں تھوڑے عرصہ میں وہ مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ھے ۔

مجھے زیادہ سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ھے اور اس کی وجوھات میں

اف سے بات سمجھ کر کیجائے جو کسی کی بات کو مانیں یہ تو مانتے ھی نہیں ھیں اور نہ سنتے ھیں ۔ جناب والا۔ میں اس Item پر بات کرتا ھوں جو صفحہ (۱) پر ھے جس میں انھوں نے گدو بیراج میں پانی نیچے نکال کر اوپر اٹھانے کے لئے ۸۱ لاکھ ۳۴ ھزار رکھا ھے اور اس پر اس سال یہ پچاس لاکھ روپیہ خرچ کریں گے ۔

اس سے میں بہت خوش ھوں کہ کچھ نہ کچھ تو ملا ھے ۔ کس وجہ سے ملا وہ تو حکام جانتے ھیں کہ وھاں صدر صاحب کی زمین ھے ۔ گورنر صاحب کی زمین ھے ۔ اور برکی صاحب کی زمین ھے ۔

وزیرخوراک و زراعت(ملک خدا بخش)۔ گدو بیراج میں صدر صاحب یا گورنر صاحب کی کوئی زمین نہیں ھے آپ صحیح فرمایا کریں ۔

حاجی سردارعطا محمد ۔ ابھی آپ نے تبدیل کیا ھے ۔ خدا جانے پہلے کیا تھا اگر ان کے نام زمین نہیں ھے تو ان کے صاحبزادوں کے نام ھوگی ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ مولانا سچی بات قبول کرنے کی کوشش فرمائیے گا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں مان گیا ۔ میں گدو بیراج کی بات کر رھا ھوں ۔ اگر وھاں صدر صاحب یا گورنر صاحب کی نہیں ھے تو میں کہوں گا

کہ تمام لاٹ صاحب جو سیکرٹریٹ میں بیٹھے ہیں ان سب کی زمین وہاں پر ہے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ مجھے آپ سے سچ اور صحیح حقائق کی توقع رہتی ہے ۔ آپ اس علاقے کے رہنے والے ہیں ۔ آپ کو وہاں کے حالات ہم سے زیادہ بہتر معلوم ہونے چاہئیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب مجھے معاف کریں ۔ میں ذرا اس چیز میں الجھ گیا تھا ۔ میری یہ گزارش ہے کہ ۵۰ لاکھ جو خرچ کیا گیا اس علاقے کے لئے اور جو اس کے لئے رکھا گیا وہ محدود رکھا گیا اور وہاں ایسی اراضیات ہیں جن کے مالکان یہاں لاہور میں بڑی بڑی کوٹھیوں اور بڑے بڑے محلات میں رہتے ہیں اور بڑی بڑی کاروں میں سفر کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ رقم ان کے لئے رکھی گئی ہے ۔ صفحہ ۴۳ پر غلام محمد بیراج کے متعلق ذکر ہے ۔ پائیپوں کے ذریعے اوپر سے پانی نکال کر نیچے بیراج میں ڈالنا اس کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ ایک کروڑ ۵۵ لاکھ اور ۲ ہزار ہے ۔ اس رقم سے ایک لاکھ اس سال خرچ کیا جائے گا ۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب یعنی قائد ایوان مجھ سے شاید اتفاق کریں گے کہ وہاں صدر صاحب اور گورنر صاحب کی زمینیں ہیں ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ کہاں جی ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ غلام محمد بیراج میں ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ کیا آپ وہاں زمین لینا چاہتے ہیں ؟

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ مولانا ۔ لوگ تو وہاں سے بھاگ رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپ مجھے وہاں کیونکر دیں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ اس کے لئے تو اپنی جیب سے خرچ کرنا پڑتا ہے ۔

حاجی سردارعطا محمد ۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہاں سرکاری ٹریکٹرز اور سرکاری انجینیئرز کام کرتے ہیں اور مجھے حق ہے کیونکہ میں قوم کا نمائندہ ہوں ۔ میرا فرض ہے کہ میں صحیح طور پر قوم کی نمائندگی کروں ۔ کیا مجھ چھوٹے آدمی کو کچھ کہنے کا حق نہیں ہے تو اس اراضی کے لئے ایک لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے ماشاء اللہ ۔ تمام زمینیں تقسیم ہو گئیں ہیں مگر دوسرے لوگوں کے لئے ان میں کچھ حصہ نہیں ہے اور جناب اس کے علاوہ میں یہ بھی کہنے کے لئے بالکل مجبور ہوں کہ سیکریٹریٹ میں افسران اعلیٰ ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں وہ ہمارے پاکستانی بھائی ہیں مگر باوجود

اس کے کہ جتنے اخراجات رکھے گئے ھیں میرا خیال ھے ان میں سے صرف ۲۵ فیصد خرچ ھو گا اور باقی روپیہ سے وہ اپنی جیبیں بھریں گے باقی تمام اھل کار کھا جائیں گے اور یہ لوگ لوٹ لیں گے ۔ میرے پاس وقت نہیں ھے ورنہ میں تمام دن اس موضوع پر بات کر سکتا ھوں لیکن مشکل یہ ھے کہ وہ مجھے ٹائم نہیں دیتے ۔ اس لئے جناب سپیکر میں جو کچھ کہتا ھوں وہ سنتے ھی نہیں ھیں اور نہ سمجھتے ھیں اور نہ اسے قبول کرتے ھیں میں صرف ان کی پالیسی کے اوپر عرض کرتا ھوں کہ جتنے اخراجات وہ ھم سے مانگ رھے ھیں ان کے لینے کا ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا ۔ اس دھوکے بازی سے اس ٹھگی سے وہ روپیہ اپنے لئے بچائیں گے اور باقی قوم کا خدا حافظ ھے ۔

وزیر خزانہ ۔ مولانا میں آپ کی تصحیح کر دوں کہ یہ phasing of expenditure ھے اس میں تو phasing ھوتی ھے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے مانگنا مناسب نہیں سمجھتا لیکن یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ھوں کہ یہاں ۳۶ ھزار روپیہ روزانہ اسمبلی پر خرچ ھو رھا ھے جو بالکل فضول ھے ۔ صرف قوم کو دھوکا دینے کے لئے یہ اسمبلی بنائی گئی ھے ۔ افسوس ھے کہ ھمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ھو رھا ۔ یہ قوم کا خون پی رھے ھیں اور عوام کو بتاتے ھیں کہ ھم تمہارے لئے فائدے کی بات کر رھے ھیں میں

کہتا ہوں کہ یہ صرف ایک ڈھکوسلا ہے فراڈ ہے اسمبلی کچھ نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ مولانا آپ پھر استعفیٰ دینے کو تیار ہیں ؟ ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں بڑی خوشی سے ساتھ دوں اگر آپکو سچ کہنے کے لئے سندھ کے لئے اور کوئی اٹھے تو اس صورت میں میں استعفیٰ دینے کو تیار ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ تو اسمبلی کی افادیت تو ہے نا ۔ جو آپ نہیں چھوڑنا چاہتے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں کہتا ہوں کہ فائدہ عوام کو کیسے پہنچے ۔ اخباروں کا گلا آپ نے گھونٹ دیا ہے ۔ تقریر کرنے والوں کا گلا آپ نے گھونٹ دیا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ متعلقہ باتیں نہیں کر رہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ بات کرنے والوں کا گلا آپ نے گھونٹ دیا ہے ۔

Minister of Finance : Point of order Sir. This discussion must be confined to the Project Estimates contained in Volume VI.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب اردو میں کہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ یعنی میرا نکتہ یہ ہے کہ آپ کی بحث اس کتاب کے ارد گرد گھومنی چاہئے یعنی یہ جو کتاب نمبر ۶ ہے ۔ مگر آپ تو وہ باتیں کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھیوں نے بھی وہ باتیں کی ہیں جو جنرل ایڈمنسٹریشن پر بحث کے دن کرنی چاہئیں تھیں ۔ آپ غور فرمائیں تو آپ اپنےآپ کو قانون کی رو سے اس حد تک یعنی اس کتاب تک محدود کر سکتے ہیں مگر آپ اس کتاب سے باہر ہو رہے ہیں بلکہ آپے سے باہر ہو رہے ہیں اس کا کیا علاج کیا جائے تو جناب والا ان کو اس ضمن میں ہدایت کی جائے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ سے پہلے بھی لوگوں نے غیر متعلقہ باتیں کی ہیں تو مطلب یہ ہوا کہ آپ کے حق کو وہ چیلنج کر رہے ہیں اگر وہ غیر متعلقہ بات کر رہے ہوتے تو آپ انہیں ٹوک دیتے ۔ آپ نے نہیں ٹوکا ۔ آپ نے بات کرنے کی اجازت دی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ بات ٹھیک کر رہے تھے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب متعلقہ بات نہیں کر رہے تھے ۔ میں ان کو بار بار ٹوک رہا تھا کہ وہ متعلقہ بات نہیں کر رہے ۔

حاجی سردارعطا محمد ۔ میں مان لیتا ہوں جیسے آپ فرمائیں لیکن جو خرچ کریں گے میں تو اس پر بحث کر رہا ہوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر کو مختصر کریں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں مان لیتا ہوں جیسے آپ فرمائیں ۔ جناب والا ۔ میرے پاس یہ تمام لسٹیں ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ کوئی پاکستانی دھوکے میں نہ رہے اور نہ ہی ان کو دھوکہ میں رہنا چاہیئے ۔ مجھے بڑی اُمید تھی ۔ پچھلے سال جب منسٹریوں میں تبدیلیاں ہوئیں تو بڑے اچھے خاصے لوگ آ گئے تھے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ پھر غیر متعلقہ بات کر رہے ہیں اس کا منسٹری میں تبدیلی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ مجھے ان خرچوں کی منظوری دینا ہے اور ہم قوم کو دھوکا دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے میں ان کی مخالفت کرتا ہوں میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ زیادہ ٹائم ضائع نہ ہو میں ان سے کوئی امید نہیں رکھتا میں بالکل مایوس ہوں اس حکومت سے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ابتدا میں جب سردار حاجی عطا محمد صاحب تقریر کر رہے تھے تو انہوں نے ایک سخت قسم کی بات کہی اور وہ یہ تھی کہ انہوں نے بجٹ کی کتابوں کے متعلق کہا کہ یہ ایسی ہیں جیسے تورات اور زبور ہیں ۔ ان کی مثال

بجٹ کی کتابوں سے دینا میرے خیال میں بہت بری بات ہے ۔ اور پارلیمانی روایات کے بھی خلاف ہے اور پاکستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے عقائد تورات اور زبور میں ہیں تو جناب والا ۔ اس قسم کی بات کہنا اس ایوان کی روایات کے خلاف ہے اور حاجی صاحب کو چاہئیے کہ وہ یہ الفاظ واپس لیں ۔

مسٹر سینیئر ڈپٹی سپیکر ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں حاجی صاحب نے صرف یہ کہا تھا کہ تورات اور انجیل انگلش میں نہیں تو یہ بجٹ انگلش میں کیوں ہے انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میرا ارادہ اس بجٹ میں حصہ لینے کا نہیں تھا مگر فاروق صاحب اور حاجی صاحب کی تقاریر سن کر میرے لئے ناگزیر ہو گیا ہے کہ میں اس بجٹ میں تھوڑا سا حصہ لے لوں ۔ پہلے تو میں کچھ حاجی صاحب کے متعلق عرض کرنے کی جسارت کروں گا ۔ انہوں نے مایوسی اور بد دلی کا اظہار کیا ۔ مایوسی اسلام میں بڑا گناہ ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں اللہ سے مایوس نہیں ہوں بلکہ میں حکومت سے مایوس ہوں ۔

وزیر زراعت ۔ اصل میں مایوسی بڑا گناہ ہے۔ آج میں ان کے انداز فکر کو دیکھ کر نہایت مایوس ہوا ہوں ۔ ان کو مایوسی نہیں پھیلانی چاہئیے تھی ۔ بے دلی نہیں پھیلانی چاہئیے تھی ۔ بد گمانی نہیں پیدا کرنی چاہئیے تھی ۔ انہوں نے یہ جو ناکام کوشش کی ہے ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کیا یہ مناسب ہے ۔ انہوں نے دو تین باتیں فرمائی ہیں ۔ اب میں ان کے متعلق حکومت کا نقطہ نظر پیش کرنے کی جرات کرتا ہوں ۔

گندو بیراج کی ۸۱ لاکھ روپے کی جو سکیم تھی اس میں سے ۵۰ لاکھ روپے اگلے سال کے لئے مختص کر دئیے گئے ہیں ۔ اس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ سارا روپیہ افسروں کے لئے رکھا گیا ہے ۔ میں اس کی پورے زور شور سے تردید کرتا ہوں ۔ جہاں تک آسودہ حال لوگوں کا تعلق ہے، جن کو وہاں زمین ملی ہوئی ہے، انہوں نے وہاں اپنے ٹیوب ویل لگا لئے ہیں اور ان سے اپنی زمینوں کی سیرابی کرتے ہیں ۔ یہ ان لوگوں کے لئے رکھا گیا ہے جہاں پانی بڑی تیزی سے بڑھ رہا تھا ۔ اور خیال تھا کہ اگر پانی کو اسی تیزی سے بڑھنے دیا گیا تو وہاں سیم وتھور کی شکل ہو جائے گی ۔ مجھے توقع تھی کہ حاجی صاحب اس بات سے خوش ہونگے اور اتفاق کریں گے کہ ہم نے ایک اچھا قدم اٹھایا ہے اور اس علاقے کے مقامی یا دوسرے لوگ جو وہاں گئے ہیں وہ اس سے استفادہ کریں گے ۔

دوسرے انہوں نے میرے محترم لیڈر اور گورنر کو خواہ مخواہ اس میں الجھانے کی کوشش کی تھی۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے پھر اپنے آپ کو درست کر لیا ۔ اگر وہ اس قسم کی بات بلا تحقیق اس ہاؤس میں فرما سکتے ہیں تو ان کے متعلق جتنا حسن ظن تھا وہ قائم نہیں رہتا جو شخص کسی اور کی پگڑی اچھالنے کے لئے بلا توقف تیار ہو جاتا ہے میں حاجی صاحب ہی سے اس کے متعلق مسئلہ پوچھتا ہوں کہ ان کا اس بارہ میں کیا فیصلہ اور فتوی ہے ۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ حاجی صاحب نے اس بات کو سمجھا نہیں کہ یہ کس قسم کی دستاویز تھی ۔ میرے محترم دوست وزیر خزانہ انہیں سمجھائیں ۔ کہ وہ کیا دستاویز تھی اور انہوں نے اسے کیا سمجھا اور اس کے متعلق کیا کیا باتیں کیں ۔ میں اس بات کو چھیڑنا نہیں چاہتا ۔ وزیر خزانہ لازماً اس جانب سے حکومت کا نقطہ نظر پیش کریں گے ۔

اب میں جناب محمود اعظم فاروقی صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے اسلام کے علم بردار ہونے کی حیثیت سے ابتدائی طور پر اپنے نقطہ نظر کی حفاظت کرتے ہوئے کراچی کے معاملات کو اٹھایا ۔ مجھے اس بات میں کوئی تردد نہیں کہ اگر کسی جگہ ناانصافی ہو رہی ہو تو سب کا فرض ہے کہ اسے حکومت کے سامنے پیش کریں

تا کہ اس کی اصلاح ہو سکے یا اس کی تلافی ہو سکے ۔ یہ ہر ممبر کا حق ہے کہ اس کے متعلق اپنا نقطہ نظر پیش کرے ۔ حکومت اپنی صوابدید اور وسائل کے مطابق ان کے ارشادات کی روشنی میں اپنے معاملات کو از سر نو مرتب کر لے گی اور ان کا تجزیہ کر لے گی اور آئندہ کے لئے احتیاط کرے گی ۔ میرے پاس یہ وائٹ پیپر ہے ۔ اتفاق سے مجھے اس میں سے وہ تقسیم مل گئی جس کے مطابق صوبہ کے مختلف ریجنز کو روپیہ ملا ہے ۔ یہ میرے سامنے ہے ۔ تقریباً ۱۱ کروڑ روپے کی رقم کراچی کو ملی ہے حالانکہ آبادی کے لحاظ سے ان کا اتنا حصہ نہیں بنتا تھا ۔ ۱۵ کروڑ روپیہ کی رقم جو انڈسٹری کے لئے رکھی گئی ہے ۔ چونکہ کراچی صنعتی مرکز ہے اس لئے اس میں سے بھی ۶،۵ کروڑ انہیں مل گیا ہے ۔ گویا انہیں ۳۳ ، ۳۴ فی صد سے زیادہ مل گیا ہے ، مگر اس کے متعلق انہوں نے کچھ ذکر نہیں کیا ۔ ہاؤسنگ پالیسی کے حصہ میں ۱۱ کروڑ روپیہ ہے اس میں سے بھی دو تین کروڑ کے قریب انہیں مل چکا ہے ۔ حالانکہ تمام علاقے کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور مقامی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر اس کی تقسیم کی جاتی ہے ۔ میں نے یہ ایک چھوٹے سے ڈاکومنٹ کا حوالہ دیا ہے ۔ بعد میں جناب کرمانی صاحب فرمائیں گے تو آپ کی تسلی ہو جائے گی ۔ یہ وائٹ پیپر آپ کے پاس بھی ہو گا ۔ آپ کو چاہئیے تھا کہ اس قسم کا غلط تاثر پیدا نہ کرتے ۔ ہم تو مستحق مبارکباد

تھے ۔ چونکہ آپ نے یہ معاملہ اٹھایا تھا اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس کا جواب دوں ۔

تیسری چیز میجر اسلم جان نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ راول ڈیم جب بنایا گیا تھا تو اس سے اسلام آباد کو بھی پانی مہیا کرنا پیش نظر تھا۔ مگر اب فنی نقطہ نظر سے یہ ثابت ہوا ہے کہ وہ اسلام آباد کو پانی نہیں دے سکے گا ۔ میری اطلاع یہ ہے کہ راول ڈیم تین ضروریات کے پیش نظر بنایا گیا تھا ۔ نمبر ۱ ، راولپنڈی شہر کی پانی کی ضروریات ۔ نمبر ۲ ، راولپنڈی چھاؤنی کی پانی کی ضرورت ۔ اب اسلام آباد کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہیں اس لئے انہوں نے اپنے لئے پانی کا علیحدہ انتظام کر لیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ڈیم فنی نقطہ نظر سے غلط ثابت ہوا ہے یا اس کا حساب غلط نکلا ہے ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اب بھی اس سے اسلام آباد کو پانی پہنچایا جا سکتا ہے مگر چونکہ انہوں نے ایک اور منصوبہ بنا کر اپنی پانی کی ضرورت پوری کر لی ہے ۔ اس لئے اب انہیں یہاں سے پانی لینے کی ضرورت نہیں ۔

تیسری چیز یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ملک اختر صاحب نے جو یہاں تشریف نہیں رکھتے ۔ تقریر دلپذیر میں بہت سی اور باتوں کے ساتھ ساتھ زراعت کے متعلق میں نے جو چند حقائق پیش کئے تھے ۔ ان کی تردید کرنے کی جسارت فرمائی ہے ۔ انہوں نے تردید تو نہیں فرمائی بلکہ یہ کہا

ہے یہ کیا چیز ہے ان کے اپنے الفاظ میں یہ حاتم کی قبر پر لات مارنا ہے ایک من پیداوار بڑھ گئی یا کچھ پیداوار بڑھ گئی تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ انہیں معلوم ہوگا ۔ کہ ہم ایک منصوبہ کے تحت اپنے وسائل مجتمع کرتے ہیں ۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ہم نے اپنے ۲۳ فی صد وسائل صرف کئے ہیں ۔ ۲۷ فی صد اس کے لئے مقرر کئے گئے تھے ۔ اگر ہم منصوبہ پر کم خرچ کر کے اس کے ٹارگٹ کو حاصل کریں تو پھر یہ چیز قابل گرفت نہیں ہے ۔ دوسرے انہوں نے یہ کہا کہ یہاں کوئی پلانٹ لگایا گیا ہے فروٹ پریزرویشن کے لئے ۔ یہاں کوئی اس قسم کا پلانٹ نہیں لگایا گیا ۔ اب میں نہایت ادب سے حمزہ صاحب کی خدمت میں کچھ گذارشات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ کمالیہ کی طرف پانی میٹھا ہے لیکن وہاں کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا ۔ حالانکہ وہاں منصوبہ بنایا گیا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سال یا اگلے سال جہاں جہاں زمین میں پانی کا میٹھا قطرہ موجود ہے اسے جلد از جلد نکالا جائے ۔ یہ حکومت کی طے شدہ پالیسی ہے ۔

Development of ground water resources will be the first priority with us.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب وزیر زراعت سے یہ عرض کروں گا کہ میں تو اس صورت میں آپ کی بات تسلیم کروں گا جب آپ ملتان کی بجائے لائل پور میں رہنا شروع کر دیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

وزیر زراعت ۔ ایک تو آپ الزامی جواب دینے کے امام ہیں ۔ اور میں ایسا جواب دینا نہیں چاہتا ۔ میری زمین آپ کے علاقے میں ہے ملتان میں نہیں ہے ۔ جب ہم نے تقسیم کی تو میری ملکیت وہاں ملتان میں بہت کم رہ گئی اس لئے لائل پور کے رہنے والے لوگوں کا اس قسم کا گلہ شکوہ بے جا والی بات ہے ۔ کیونکہ ہم نے کروڑوں روپے کے صرف سے اٹھارہ صد ٹیوب ویل لگا کر ان سے لائل پور کی اجڑی ہوئی زمین ، جڑانوالہ کی زیادہ اور لائل پور کی بھی کچھ زمین ، از سر نو شاداب اور سر سبز کی ہے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ waterlogging and salinity کے تدارک کے لئے جس کو SCARP کہتے ہیں اس پہلے پراجیکٹ کا شرف بھی ہونا آپ کے ضلع کو نہیں چاہئے تھا کیونکہ آپ کی زمین اچھی تھی اور ضائع ہو رہی تھی ۔ میں نہیں کہتا کہ ہم نے آپ کے ساتھ فیاضی کی ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں آپ کو گلہ بازی کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ہم نے سب سے پہلے جس علاقے کو لیا وہ لائل پور کے علاقہ کو لیا گیا تھا جہاں پر ۱۸سو ٹیوب ویلز آپ کو معلوم ہے کچھ چلتے ہیں کچھ خراب ہوئے ہیں اور وہاں سے ۱۱ لاکھ ایکڑ "اے" منصوبہ بندی ریکلیمیشن کی اس وقت درآمد ہو رہی ہے ۔ ابھی اسی بجٹ میں آپ ملاحظہ فرمائیں تو ستیانہ سے لے کر سمندری کی طرف ایک اور ڈرنیج کا پروگرام بنایا گیا ہے وہاں اور ٹیوب ویلز لگین

گے ۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اس کی نشان دھی کی ہے مجھے یقین ہے میرے دوست مخدوم حمید الدین صاحب نے اس بات کو نوٹ فرما لیا ہو گا کہ کمالیہ کے علاقہ میں بھی اس قسم کا پروگرام بنانا چاہئے لیکن ایک ہی وقت میں جیسے میں نے عرض کیا ہے کام نہیں ہو سکتا ہے ۔ لائل پور کے ضلع کو اسی سال میں اسی بجٹ میں کافی رقم دی گئی ہے ۔ ستیانہ سے ایک سکیم بنائی گئی ہے جو سمندری تک آپ کی طرف جائے گی ۔ اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی عرض کردوں کہ کمالیہ کے علاقہ کے متعلق آپ نے صحیح فرمایا ہے ۔ وہاں پر لوگوں نے خود بہت سے ٹیوب ویلز لگا لئے ہیں جس جگہ پر ٹیوب ویلز لگ جاتے ہیں حکومت کے پیش نظر اس کی low priority اس لئے ہو جاتی ہے کہ وہاں لوگ اپنی مدد آپ سے کام کر رہے ہیں ہمیں اس جگہ کام کرنا چاہئے جہاں اس بات کی ضرورت ہو تاکہ جتنا بھی جلد ہو سکے ہم اپنی کاشتکاری کے ذریعہ سے اپنی پیداوار میں اضافہ کریں لہذا جو آپ نے میاں یاسین صاحب وٹو پر اعتراض کیا ہے میرے کہنے پر آپ مجھ پر برس پڑے تھے ۔ میرے خیال میں آپ کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ لائل پور میں جو معاملہ بھی کیا ہے وہ فیاضی نہیں بلکہ اتنا اچھا سلوک ہوا ہے کہ آپ نے جو کچھ اعتراضاً کہا آپ کو یہ نہیں کہنا چاہئے تھا ۔ آپ تو بفضل تعالے محب الوطن ہیں ۔ آپ بفضل تعالے درد مند مسلمان ہیں ۔ آپ کو اس قسم کی

یہ علاقائی باتیں کہنے کی ضرورت نہیں ہے بہرحال میں کہنا چاہتا ہوں کہ لائل پور کی طرف سے جو شکایت کی گئی ہے وہ ایک شکوہ بے جا کی صورت ہے۔ اس سے زیادہ اور اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا ۔ باقی اس سلسلہ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چند معاملات ایسے ہیں جن کا جواب دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی در اصل جو حکایت یا افسانہ بنا ہے اس کا اس بیچاری دستاویز سے کوئی تعلق نہ تھا بہرحال اس کے متعلق بھائی کرمانی صاحب آپ کو عرض کریں گے ۔

وزیر خزانہ (مسٹر احمد سعید کرمانی) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ آج جن حضرات نے آپوزیشن کی جانب سے اس document کے بارے میں تقریریں فرمائی ہیں انہوں نے اس document پر کچھ نہیں کہا بلکہ اس مفروضے پر بات کرتے رہے ہیں کہ آج کا روز عام نظم و نسق کی بحث کے لئے مختص تھا حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے ۔ جو باتیں آج میرے چند دوستوں نے اس معزز ایوان کے سامنے کی ہیں وہ باتیں انہیں چاہیئے تھا کہ جب جنرل ڈسکشن کے لئے چند روز مخصوص کئے گئے تھے ان ایام میں کرتے ۔ دوسرے مجھے شکوہ عظیم دوستوں سے یہ ہے کہ وہ بار بار باتیں دہراتے ہیں ۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آج وہ کاوش سے کام لے کر اس دستاویز کا مطالعہ کرتے اور تعمیری تنقید کرکے

حکومت کی راہنمائی کرتے لیکن جیسا کہ انہوں نے ماضی میں ہمیں مایوس کیا آج بھی انہوں نے ہمیں مایوس کیا ہے اور ان کی تقریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اس دستاویزات کا مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی ۔

جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں چند بنیادی باتوں کا تذکرہ کروں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جو اس دستاویز میں اور Volume No. V میں جو Annual Development Programme ہے ان دونوں میں جو فرق ہے وہ واضح کر دوں ۔ حضور والا ۔ اس document میں صرف expenditure کو phase کیا گیا ہے اور اس document میں سکیموں کے پروگرام درج نہیں ہیں ۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اس سال اس سکیم پر اتنا روپیہ خرچ ہوگا ۔ اگلے سال اس سکیم پر اتنا روپیہ خرچ ہوگا ۔ اس سے اگلے سال اس سکیم پر اتنا روپیہ خرچ ہوگا سکیموں پر جو عمل درآمد ہونا ہے اس کا اس document سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ Annual Development Programme کا document Ongoing Schemes اور New Schemes کی یعنی جن پر آئندہ سال میں عمل درآمد ہونا ہے ان کی تفاصیل درج ہیں ۔ لیکن مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے فاضل دوست فاروقی صاحب بھی جن کا تعلق اکونٹس سے ہے ریونیو اکونٹ کا ڈویلپمنٹ اکونٹس سے مقابلہ کرتے رہے ہیں ۔ میں نہیں کہتا کہ یہ دونوں اکونٹس کے فرق کو نہیں سمجھتے اگر اجازت ہو تو

ایک لفظ کہدوں ''جان بوجھ'' کر وہ اس ھاؤس میں confusion پیدا کرنا چاھتے ھیں اور اس confusion کو پیدا کرنے کے بعد وہ حکومت کو بلاوجہ عوام میں بدنام کرنا چاھتے ھیں جیسا کہ پہلے بھی کئی بار عرض کر چکا ھوں کہ صوبہ کے عوام ان کے خوب صورت الفاظ سے ان کی مرصع باتوں میں نہیں آتے - صوبہ کے عوام اپنی آنکھوں سے دیکھ رھے ھیں کہ پچھلے کئی سالوں سے صوبہ ترقی کی راہ پر گامزن ھے - صوبہ کے عوام دیکھتے ھیں کہ جتنی ترقی پچھلے چند سالوں میں اس صوبہ میں ھوئی ھے اتنی ترقی اس صوبہ میں ۱۹۵۸ء سے پہلے نہیں ھوئی تھی - میں جب یہ کہتا ھوں کہ یہ عوام کی رائے ھے تو میں یہ بھی ساتھ عرض کئے دیتا ھوں کہ نہ صرف یہ عوام کی رائے ھے بلکہ یہ رائے ان مقتدر اور شہرہ آفاق اقتصادیات کے ماھرین کی ھے جو بیرونی ممالک سے پاکستان میں گاھے بگاھے آتے رھتے ھیں ان کی بھی یہ رائے ھے کہ صوبہ نے پچھلے چند سالوں میں مجموعی طور پر غیر معمولی ترقی کی ھے - میں آج پھر اس بات کو دھراتا ھوں کہ فاروقی صاحب کے قائد نے بھی کل پرسوں ایک بیان دیا ھے جو لاھور میں ایک آدھ اخبار میں شائع ھوا تھا - انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان دنیائے اسلام میں سب سے زیادہ منظم - سب سے زیادہ ترقی یافتہ - اور سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والے افراد

کا ملک ہے ۔ یہ ان کے قائد کی پاکستان اور مغربی پاکستان کے متعلق رائے ہے لیکن فاروقی صاحب اس وجہ سے مجبور ہیں کہ وہ ایوان کے اس جانب بیٹھے ہیں اگر وہ انصاف اور حقائق پرستی سے کام لیتے تو وہ یہ کہتے کہ صوبہ نے واقعی پچھلے چند سالوں سے غیر معمولی ترقی کی ہے وہ جانتے ہیں کہ کراچی کے لئے کراچی کے حق سے کہیں بڑھ کر رقم مختص کی گئی ہے ۔ وہ جانتے ہیں کراچی مغربی پاکستان کا واحد علاقہ ہے جہاں سکیموں پر تیزی کے ساتھ عمل درآمد ہو رہا ہے ۔ جہاں دیگر علاقوں کے مقابلہ میں بہت ہی کم رقم surrender کی جاتی ہے لیکن مولانا صاحب نے چونکہ تقریر کرنی ہوتی ہے اور اپنے علاقے کو یہ تاثر دینا ہوتا ہے کہ انہوں نے بڑی بے خوفی کے ساتھ اور گھن گرج کے ساتھ حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کی ہے لیکن ایسی تنقید کا کیا فائدہ کہ جب حکومت کی جانب سے حقائق پیش کئے جائیں پھر عوام ان کی بات نہ سنیں اور ان کا تمسخر اڑائیں بلکہ عوام تو حکومت کی تائید کریں گے ۔ مولانا فاروقی صاحب کو گلہ ہے کہ اگرچہ اس کا اس دستاویز سے کوئی تعلق تو نہیں تھا لیکن چونکہ انہوں نے ذکر فرمایا ہے اس لئے میں اس کا جواب دینے کی جسارت کرتا ہوں ۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ ترقی کی رفتار کو تمام صوبے پر حاوی نہیں کیا گیا اور صوبے کے جو ترقی یافتہ علاقے ہیں

ان کو زیادہ ترقی دی گئی ہے اور کم ترقی یافتہ علاقوں کو کم ترقی دی گئی ہے اگر میں نے غلط نہیں سمجھا تو انہوں نے یہی کچھ فرمایا تھا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ ایسا نہیں ہے ۔

Minister of Finance : It comes to that.

جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں اُن چند اصولوں کا ذکر کیا تھا جو صوبائی گورنر نے بجٹ کی ترتیب سے پہلے مجھے بتائے تھے ۔ ان اصولوں میں ایک اصول یہ بھی تھا کہ ترقی کے مواقع اس انداز سے صوبے میں بکھیر دیئے جائیں کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو زیادہ ترقی کرنے کا موقع مل سکے اور حکومت کے پیش نظر اس وقت یہی اصول ہے ۔ لیکن نجانے مولانا اس بنیادی اصول کو کن وجوہات کی بناء پر فراموش کرتے ہیں ۔ میں ایک بار پھر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر آپ تمام منصوبہجات کا جائزہ لیں اور سارے Budget Statements کا جائزہ لیں تو سوائے اس ایک رائے کے قائم کرنے کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے کم ترقی یافتہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دی ہے ۔ میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا لیکن وہ اعداد و شمار ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کئے گئے ہیں جن سے یہ امر عیاں ہے کہ کم ترقی ترفتہ علاقوں کوان کے حق سے

کہیں زیادہ دیا گیا ہے اور یہ ہم نے ان پر کوئی احسان نہیں کیا ہے اور جیسا کہ جناب قائد ایوان نے بھی فرمایا ہے کہ ہم نے فیاضی سے کام نہیں لیا بلکہ یہ تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس صوبے میں ایسے حالات پیدا کرے کہ کم ترقی یافتہ علاقے کم سے کم عرصہ میں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر آ جائیں ۔ یہ حکومت کی ایک سوچی سمجھی سکیم ہے اور حکومت اس سکیم پر عمل پیرا ہے ۔ مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ ترجیحات کے معاملے میں حکومت نے کوئی مناسب اصول واضح نہیں کئے اور جو چیزیں ترجیح کے لائق تھیں ان کو Priority List میں پیچھے رکھا گیا ہے اور جو چیزیں ترجیح کے لائق نہ تھیں ، ان کو ترجیح دی گئی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے سوئی گیس اور فنی تعلیم کا ذکر کیا ہے ۔ اس سلسلے میں میں انہی کے اعداد و شمار پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ صفحہ ۱۶ پر Item No 64 ملاحظہ فرمائیں ۔ سوئی گیس کی ساری سکیموں کے لئے پانچ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے اور فنی تعلیم کے لئے پچاس لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے ۔ ان دونوں رقوم میں فرق ہے اور اس سال فنی تعلیم کے سلسلے میں دو لاکھ روپے کی رقم خرچ کی جا رہی ہے اور جو پچاس لاکھ روپے ہم نے آنے والے سالوں میں خرچ کرنے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کسی چیز کو پورا کرنے کے لئے یا کسی سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے

لئے ضروری طور پر چند سال درکار ہوں جو چیز اپنے خصوصی حالات کی وجہ چند سالوں سے قبل پایہ تکمیل تک پہنچنے کے قابل نہ ہوں ، اس کو آپ ایک ہی سال میں کیسے پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں ۔ بعض جگہ ہمیں Phasing, Volume of work and nature of work کے پیش نظر کرنی پڑتی ہیں ۔ اب ایک دن میں تو یونیورسٹی تعمیر نہیں ہو سکتی ، ایک ہی دن میں تو حکومت کی مشینری نصب نہیں کی جا سکتی ۔ اس کے لئے وقت درکار ہوتا ہے اور اسی لئے حکومت phasing کرتی ہے ۔ یعنی جو چیز اس سال ہو سکتی ہے اس کے لئے روپیہ مختص کیا جائے اور جو چیز اس سال نہیں ہو سکتی اس کے لئے آئندہ سالوں میں روپیہ مختص کیا جاتا ہے ۔ یہ بات کہ دو لاکھ روپے کی رقم فنی تعلیم کے لئے آنے والے سال میں مختص کی گئی ہے ۔ کیا یہ اس امر کی غمازی اور اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ حکومت نے فنی تعلیم کو ترجیح نہیں دی کہ اس کے مقابلے میں سوئی گیس کو ترجیح دی ہے ۔ در اصل volume of work اور اس کے execute ہونے کے لئے کم سے کم اور آخر میں resources position کو مد نظر رکھ کر یہ تمام باتیں کی جاتی ہیں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کو یقین دلاؤں کہ جو بات مولانا نے فرمائی ہے ، وہ ایسی بات ہے کہ جسے معمولی سے معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والا

انسان بھی سمجھ سکتا ہے ۔ اگر ان کے ذھن میں یہ بات آ سکتی ہے کہ منصوبوں کو ترتیب دیتے وقت ترجیحات کو مناسب مقام دیا جائے ، تو یہ بات حکومت کے ذھن میں بھی آ سکتی ہے اور آئی ہے ، آج بھی ہے اور آئندہ بھی آئے گی ۔ حکومت اپنی ترجیحات عوام کی بہبود کو پیش نظر رکھ کر متعین کرتی ہے ، حکومت ان ترجیحات کا تعین افراتفری کے عالم میں یا اس انداز سے نہیں کرتی بلکہ وہ تمام عوامل کو اپنے پیش نظر رکھ کر کرتی ہے جو ملک و قوم اور اس صوبے کو آگے لے جائے ، وہ ان ضروریات کو ترجیح دیتی ہے جو قومی ضروریات کے نقطہ نگاہ سے زیادہ اہم ہیں اور اس کے بر عکس جو قومی ضروریات کے نقطہ نگاہ سے کم اہم ہوں ، ان منصوبوں کو بعد میں رکھا جاتا ہے ۔ مولانا نے یہ بھی کہا ، جو بات میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ حکومت مقامی ذرائع سے کم کام لیتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ ترقی کے لئے زر مبادلہ کی طرف بھاگا جائے ۔ میں مولانا کو کیسے یقین دلاؤں کہ حکومت ہر طرح سے کوشش ہے اور کرتی رہے گی کہ صوبے کی ترقی کے لئے کم سے کم زر مبادلہ حاصل کیا جائے ، صرف اتنا ہی زر مبادلہ حاصل کیا جائے جو ضائع نہ ہو ۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ صوبے کی ترقی کے لئے جو زرمبادلہ ضروری ہو ، وہ بھی حاصل نہ کیا جائے ۔ حکومت کی یہ

ایک عام ذمہ داری ہے اور حکومت اس بات کا تہیہ کیئے بیٹھی ہے ، حکومت نے عوام کے ساتھ یہ عہد کر رکھا ہے کہ وہ کم سے کم عرصہ میں اس صوبے کو ترقی پذیر صوبے سے ترقی یافتہ صوبہ بنا دے ۔

جناب والا ۔ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ، صرف یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ اس دستاویز کی ضرورت اس لئے ہے کہ آئین کے آرٹیکل ۱۴۲ کے تحت یہ ضروری ہے کہ یہ اس ایوان کے سامنے رکھی جائے ۔

Water and Power ; Agriculture ; Phasing, Planning and Housing ; Industry; Education ; Health, Communication ; Man Power and Development.

کے جو سیکٹر ہیں ان کے بارے میں جو Projects Estimates ہیں ، جیسا کہ میں نے آغاز ہی میں عرض کیا تھا کہ ان تمام سیکٹرز کی جو projects ہیں ان کی estimated cost چھپن کروڑ روپے ہے اور ہمارا ارادہ ہے کہ اگلے سال یعنی ۱۹۶۷-۶۸ء میں ہم دس کروڑ روپے خرچ کریں ، ۱۹۶۸-۶۹ء میں بیس کروڑ روپے ، ۱۹۶۹-۷۰ء میں سولہ کروڑ روپے اور ۱۹۷۰-۷۱ء میں آٹھ کروڑ روپے خرچ کریں اور جو سکیمیں ۱۹۷۰-۷۱ء کے بعد بھی جاری رہیں ، ان سکیموں کے لئے اس دستاویز میں تین کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ اگلے سال ان میں سے بہت سی سکیمیں پایہ تکمیل تک پہنچ جائیں گی۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے ۔۔۔

مسٹر حمزہ ۔ ماشاء اللہ ۔

وزیر خزانہ ۔ God is Great ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ بہت سی سکیمیں اگلے سال میں مکمل ہو جائیں گی ۔ جو چند سکیمیں رہ جائیں گی وہ آنے والے سالوں میں انشاء اللہ ضرور بالضرور پائیہ تکمیل تک پہنچ جائیں گی ۔

جناب والا ۔ آپ یہ سن کر مزید خوش ہوں گے کہ ان Projects میں اس امر کا خیال رکھا گیا ہے کہ کم ترقی یافتہ علاقوں کے لئے جو منصوبے تیار کئے گئے ہیں وہ کم سے کم عرصہ میں پایۂ تکمیل تک پہنچائے جائیں گے ان میں Small Dams in North Areas and South West Areas, Tubewell Schemes on Bahar Canal System and connected work on Taunsa Barrage, Quetta Town and Various Schemes of Rural Water Supplies شامل ہیں ۔ یہ تمام سکیمیں کم ترقی یافتہ علاقوں کے لئے ہیں جن کی طرف حکومت پوری توجہ دے رہی ہے ۔

حضور والا ۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے انتہائی مسرت ہوتی ہے کہ Planning and Housing Sector کے لئے ہم وہ تمام Targets حاصل کر لیں گے جن کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ ۔ ۶۸—۱۹۶۷ء میں ہیں اور اسی لئے communications کے متعلق غیر ترجیحی مطلوک کیا جا رہا ہے حکومت کی بنیادی بات جس کا تعلق اس پالیسی سے ہے یہ ہے کہ اپنے وسائل کے اندر

وہ کر کم سے کم عرصہ میں کم ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے۔ اس سلسلے میں ہم تمام agencies پر کڑی نگرانی رکھتے ہیں جن agencies کے سپرد ان کاموں کی تکمیل کے فرائض ہیں۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ کب سے ؟ ۱۹۷۰ء کے بعد۔

وزیر خزانہ ۔ جب سے یہاں ہیں۔

جناب والا ۔ اگر میں چاہوں تو میں بھی غیر متعلقہ باتیں شروع کر دوں لیکن میں مجبور ہوں میں ایسا نہیں کر سکتا ۔ انہوں نے تمام بحث میں آغاز سے انجام تک غیر متعلقہ باتیں کی ہیں ۔ آج کا دن جو کہ نظم و نسق پر بحث کا دن نہیں تھا انہوں نے ارادتاً یہ کوشش کی ہے کہ آج بحث ہو اس لئے میں ان documents کا نہایت اختصار سے جائزہ لوں گا ۔ یہ غلط ہے کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور ڈو میڈیکل کالج کے لئے آنے والے سالوں میں کم رقم مختص کی گئی ہے ۔ پہلے بھی جو فنڈز آپ نے اس کالج کو Malaria Eradication Programme and Family Planning Schemes کے لئے مہیا کئے ہیں جن کے خلاف مولانا کو اعتراض ہے ۔ حکومت اپنے

وسائل کے مطابق جو کہ ظاہر ہے کہ محدود ہیں کوشش کر رہی ہے کہ وہ ان Institutes کو زیادہ سے زیادہ مراعات مہیا کرے تاکہ دونوں Medical Institutes مصروف رہیں ۔ حکومت کو اس امر کا احساس ہے کہ لاہور کے میو ہسپتال کی جو بلڈنگ ہے وہ اچھی حالت میں نہیں ہے ۔ حکومت نے ایک اعلیٰ اختیارات والی کمیٹی قائم کی ہے جو اس امر کا جائزہ لے رہی ہے کہ میو ہسپتال کو کس طرح improve کیا جائے اور اس کی توسیع کی جائے اس کے لئے ۲۵۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا جانا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ میرے واجب الاحترام بھائی اختر صاحب یہ figures سن کر انشاء اللہ خوش ہوں گے ۔ بہرحال میو ہسپتال کی بلڈنگ میں سہولتیں بڑھانے کے لئے حکومت سرعت کے ساتھ اقدامات کر رہی ہے لیکن یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اس وقت میو ہسپتال میں دو موبائل ایکس رے یونٹ کام کر رہے ہیں ۔ آپ کہتے تھے کہ نہیں ہیں ۔ ان دو units کی working conditions کے متعلق عرض کروں گا کہ ان میں سے ایک یونٹ ایسا ہے کہ اس کی حالت ٹھیک نہیں اسے ٹھیک کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ یہ بھی صحیح ہے کہ میو ہسپتال میں آنکھوں

کا جو وارڈ ہے وہ پرانا ہے ۔ ظاہر ہے کہ میو ہسپتال اس صوبہ میں سب سے پرانا ہسپتال ہے ۔ ایک اعلیٰ اختیارات والی کمیٹی جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس مسئلہ کا بھی جائزہ لے گی ۔ کہ Eye Deptt Building کو کسی طرح improve اور کس طرح اس کی توسیع کی جائے ۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ راولپنڈی کے ہسپتال کے لئے نئے وارڈ کا اضافہ کیا جائے گا ۔ اس کی توسیع کے لئے بہت غور و فکر ہو رہا ہے اور اس امر کا بھی قوی امکان ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کا جو ہسپتال ہے وہ آنے والے وقت میں صوبائی حکومت کے سپرد کر دیا جائے ۔ اس ہسپتال کی توسیع کے متعلق حکومت غور کر رہی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس کا سارا کریڈٹ بیگم صاحبہ کو مل جائے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ۔

جناب والا ۔ میں اس بات کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کر رہا ہوں کہ راولپنڈی کے ایک معزز ممبر نے ہاؤس میں غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ راولپنڈی کے باشندوں کی جو طبی ضروریات ہیں ان کے متعلق

بڑی غفلت سے کام لیا جا رہا ہے ۔ بالخصوص دیہی علاقوں میں میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس وقت تین Rural Health Centres نو Sub Health Centres راولپنڈی کے ضلع میں کام کر رہے ہیں اور ارادہ ہے کہ ہر یونین کونسل کو ایک Rural Health Centre سے آراستہ کر دیا جائے اور پنڈی کو اس سہولت سے اور اس رعایت سے مستثنیٰ نہ کیا جائے ۔ جناب والا ۔ محترم اسلم جان صاحب نے Health Education کے متعلق ارشاد فرمایا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ چھوٹے علاقوں کے متعلق آپ کیا کر رہے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ حاجی صاحب آپ ہمارے بزرگ ہیں گھبرائیں نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا ۔

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ آج تک حکومت نے جو کام کیا ہے بالخصوص جو پنڈی کے متعلق کیا ہے وہ پچھلے کئی سالوں سے کئی گنا زیادہ بہتر ہے اس وقت وہاں Health Education Cells under the Institute of Hygiene and Preventive Medicines Lahore کام کر رہے ہیں ۔

بیرونی ممالک سے Health Educators آئے ہوئے ہیں وہ ٹریننگ دے رہے ہیں ۔ جب وہ فارغ ہو جائیں گے تو ان کو تمام صوبے میں پھیلا دیا جائے گا اور راولپنڈی کو اس نعمت سے محروم نہیں کیا جائے گا ۔ کسی فاضل ممبر نے پشاور کے متعلق بھی تذکرہ کیا تھا اور ان کا تذکرہ موبائیل ایکس رے کے بارے میں تھا میں ان کی خدمت میں آپ کے وسیلے سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موبائیل ایکس رے جو پشاور میں ہے وہ ویسٹ جرمنی نے دیا تھا اور وہ عمدہ طریقہ سے اور خوش اسلوبی سے کام کر رہا ہے اور عوام اس سے بہت حد تک مستفید ہو رہے ہیں ۔ حضور والا ۔ اگر ان تمام پروجیکٹس پر نظر ڈالی جائے جن کا تذکرہ اس دستاویز میں ہے تو بیساختہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت صرف اپنے فرائض سے آگاہ ہی نہیں ہے بلکہ حکومت کے عمال جانفشانی اور تن دہی کے ساتھ اپنے فرائض کو سر انجام دے رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ تمام پروجیکٹ اور سکیمیں جن کا اس دستاویز میں ذکر ہے آئندہ چند سالوں میں تکمیل کو پہنچ جائیں تاکہ صوبے کے عوام کو خوش حالی اور فارغ البالی نصیب ہو ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ نے زنانہ میڈیکل کالج کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

وزیر خزانہ ۔ یہ زیر غور ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That the Assembly do approve of the expenditure specified in the Statement under Article 42, read with Article 89 of the Constitution, in respect of Projects for the future years.

The motion was carried.

DISCUSSION OF THE CONTINGENCY ITEM.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House will now have discussion on the Contingency Item.

Mr. Senior Deputy Speaker : The legal position is that cut motions cannot be moved.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, the cut motions are not being moved. Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر (لاہور ۔۲)۔ جناب سپیکر۔ آج کے ایجنڈے پر جو دوسرا آئٹم ہے ۔

Statement of Expenditure from Consolidated Fund under the authority of Contingency Item for 1967-68 submitted to the Provincial Assembly uuder article 45(3) of the Constitution.

جناب سپیکر۔ آئین کے ۵۴ (۳) میں یہ پراویژن کیا گیا ہے کہ حکومت unforeseen expenditure کے لئے ایسی رقومات کے اخراجات کا اختیار حاصل کر سکتی ہے جو مجموعی آمدنی کا ۱۰ فیصد بنتی ہوں ۔ اگر مجموعی آمدنی سے ۱۰ فیصد سے زیادہ رقومات کو reserve کریں تو ہم اس پر کٹ موشن دے سکتے ہیں لیکن وہ اس حد تک کم کیا جا سکتا ہے کہ وہ ۱۰ فیصد کی رقوم ہوں کیونکہ میرا کٹ موشن ان رقومات سے بالاتر تھا اس لئے وہ کٹ موشن move نہیں کیا جا سکتا لیکن ہمیں لیگل رائٹ ہے کہ ۱۰ فیصد اخراجات کو آرٹیکل ۵۴ (۳) کے تحت ڈسکس کر سکیں جناب سپیکر۔ اگر کرمانی صاحب مجھ سے خفا نہ ہوں تو میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں صوبائی اسمبلی میں اور قومی اسمبلی میں جس کا میں محض حوالہ دیتا ہوں بجٹ کے معاملات پر ووٹ دینے کے لئے بے بس قرار دیا گیا ہے محض ہم نئے اخراجات کی گرانٹ پر ووٹ دے سکتے ہیں اور Contingent آئٹم کو بھی محض ڈسکس کرنے کے لئے مجاز قرار دیا گیا ہے میرا مدعا یہ ہے کہ نہ تو ہم Consolidated funds یعنی قرضہ جات میں کوئی کمی کر سکتے ہیں اور نہ Charged expenditure کے متعلق ۔ اور اس کے بعد

Contingent آئٹم کے لئے جو یہ پراویژن رکھ دی گئی ہے کہ ۱۰ فیصد سے کم رقم ہو اس پر ہم کٹ موشن نہیں دے سکتے تو اس کو میں ناروا پابندی خیال کرتا ہوں ۔ جناب سپیکر۔ ٹیکسوں کے متعلق جو معاملات ہیں ان کے سلسلے میں عوامی نمائندگان ہر دنیا کی جتنی Parliaments ہیں اور جتنے بھی قانون ساز ادارے ہیں وہاں پر ایسی پابندیاں نہیں ہیں قرار یہ دیا گیا ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ میں unforeseen ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I am sorry to tell the Member that he is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : I am coming to my point.

Mr. Senior Deputy Speaker : He may please come to the point then.

Malik Muhammad Akhtar : I will be coming to it in a short while.

جناب مجھے کہہ لینے دیجئے جو میں کہنا چاہتا ہوں ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ

۱۰ فیصد تک جیسے بھی وہ چاہیں کر لیں اور اس کو ایوان کی میز پر رکھ دیں اس کے بعد ہم ان رقومات کا تجزیہ کر سکتے ہیں ۔ گذشتہ سال گورنمنٹ نے اس میں misuse اور abuse کیا تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ لیکن ہم نے یہ argument دیا تھا کہ ہم abuse نہیں کرتے ۔

ملک محمد اختر۔جناب والا ۱۰ فیصد رقومات گران قدر رقومات ہیں ان کو unforeseen expenditure کے لئے رکھا تو جاتا ہے میرے ہاتھ میں ان رقومات کا گوشوارہ ہے جو سال رواں میں خرچ کی گئی ہیں ان میں سے چند ایسی مثالیں دیتا ہوں جن سے آپ اتفاق کریں گے کہ انتظامیہ نے وسیع اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھ لئے ہیں کہ وہ ان فنڈز کو جس طرح چاہیں اپنے لئے خرچ کریں ۔

جناب سپیکر۔ میری مراد یہاں پر مثلاً آئٹم نمبر ۱۷۱ سے ہے ۔

Creation of posts for the two Assistant Commissioners, at Sargodha

اب بتائیے کہ کیا آناً فاناً اس کی ضرورت لاحق ہو گئی کیا ان کو کوئی فوری طور پر دقت پیش آ گئی یا کوئی ایمرجنسی پیدا ہو گئی اور اگر ایسا نہیں ہوا تو انہوں نے دو اسامیاں کیوں پیدا کیں ۔ اس کے بعد کہتے ہیں ۔

Creation of temporary posts for the Court of Municipal Magistrate, Lyallpur.

یعنی کلرکوں کی اسامیاں ہوں گی کسی رشتہ دار کو نوازنے کے لئے ۔ اب بتائیے کیا ان اسامیوں کو کنٹنجنسی کے ہیڈ میں جو کہ ایمرجنسی کا ہیڈ ہے اور جو کہ ایسا ہیڈ ہے جو uuforeseen expenses کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اور اسی غرض کے لئے یہ رکھا جاتا ہے اس کو یہ استعمال کر رہے ہیں اور جناب والا اگر میں اس کا خلاصہ کرتے ہوئے کہوں تو یہ جو ساری کتاب ہے اس میں یا تو نئی اسامیاں پیدا کی گئی ہیں جن کی نکتہ چینی سے وہ بچنا چاہتے ہیں یا ایسے ترقیاتی چارجز ہیں جو یہ اپنے افسروں کو آسائیش دینے کے لئے مہیا کرنا چاہتے ہیں ۔ جناب سپیکر۔ اب اس سے اگلے آئٹم کو دیکھئے ۔

Grant-in-aid to the District and Union Councils in Kachhi District.

اب بتائیے کہ یہ جو گرانٹیں ہیں یونین کونسلوں اور یونین کمیٹیوں کے لئے ہیں کیا ان کو یہ معلوم نہیں اور میرا خیال ہے کہ وہ ۱۹۶۲ء سے اس کو جانتے ہیں کہ یہ گرانٹیں یونین کونسلوں اور یونین کمیٹیوں کو دی جانے والی ہیں ۔ جناب سپیکر۔ میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ کنٹنجنسی کے ہیڈ میں تمام کے تمام اخراجات جو ہوتے ہیں یہ ان کو غلط طور پر یا ناجائز طور پر استعمال کر رہے ہیں ۔ آئین کی رو سے اور یہ جو تمام کے تمام

میں شامل regular budget statement میں ان کو unforeseen expenditure نہ کرنا میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا نہ کر کے ہمارے حق پر چھاپہ مار رہے ہیں ۔ جناب سپیکر۔ میں اور چند مثالیں دوں گا ۔ مثلاً انہوں نے ایک آئٹم دیا ہے ۔

Additional funds for Marri-Bugti area.

خیر اس کی تو کوئی justification ہو سکتی ہے لیکن جناب والا اب میں ایک نہایت حسین اور پیاری آئٹم جناب کرمانی صاحب کے سامنے پیش کرتا ہوں صفحہ ۵ پر جہاں فائننس منسٹر صاحب فرماتے ہیں ۔

Purchase and maintenance of the staff car for the Deputy Commissioner's Office, Karachi

جناب والا۔ اب یہ دیکھئیے کیا یہ unforeseen item ہے ۔ اسی بجٹ میں انہوں نے ۱۲ لاکھ روپیہ کی پرووِژن کی ہے سٹاف کارز کے لئے میں نے اس پر کٹ موشن لگائی تھی لیکن فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ چند کٹ موشن ہی زیر بحث آئیں گی اور پارٹی ان پاور کا پارلیمانی طریقہ بھی یہی ہے ۔ لیکن میں نے اپنے طور پر کٹ موشن لگائی تھی ۱۲ لاکھ پر کہ کچھ نہ کچھ تو بتائیے کہ کن افسروں کو کون سے نئے ماڈل کی کاریں مہیا کرنے کے

لئے انہوں نے ۱۶ ہزار ۷۴۰ روپیہ کنٹنجنسی آئٹم سے خرچ کر ڈالا ۔ جناب والا اس کے بعد اگلی آئٹم ہے ۔

Grant of additional amount to Co-operation Department for payment of telephone charges.

بتائیے یہ ظلم نہیں ہے ۔ یہ ٹیلیفون کے اخراجات اور ان کی ادائیگی اور کنٹنجنسی ہیڈ میں سے پروویژن ہم سے کرانا میں سمجھتا ہوں کہ اس آڑ میں انتظامیہ ناجائز طور پر یہ خرچ کر رہی ہے اور یہ ایسے اخراجات ہیں جن پر ووٹ لیا جا سکتا ہے تو وہ ہماری زد سے نکال کر جو یہ طریقہ کار اختیار کر رہے ہیں یہ درست نہیں ہے ۔ جناب والا۔ اس کے بعد مجھے اس میں البتہ ایک ۶ لاکھ کا آئٹم ہے جس کے لئے وہ جواز اس طرح پیش کرتے ہیں ۔

Construction of Bridges and Aquaduct in the Raiwind Drainage System.

یہ پتہ نہیں کہ غلط پرنٹ ہوا ہے یہ لفظ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک لاکھ ہے اور اس کی جو پروویژن کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ اب جناب والا ایک اور چیز دیکھئے اگر کرمانی صاحب ناراض نہ ہوں تو یہاں پر ایک آئٹم نمبر ۱۸۳ ہے

Provision of contingent expenditure for the printing of pamphlets for training programme for the members of the Basic Democracies.

یہ جناب ایک لاکھ ۲۵ ہزار کا آئٹم ہے اور اس پر مجھے شدید اعتراض ہے ۔ جناب والا۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ وہ کون سے فنکشن ہیں گورنمنٹ کے جو بی ڈی آرڈیننس ۱۹۵۹ء کے ہوتے ہوئے باقی رہ جاتے ہیں ۔ میں اس آئٹم کو ناجائز اخراجات کے زمرے میں شمار کروں گا ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ناجائز اخراجات ہیں جو کہ کئے ہیں کیونکہ ہر ڈسٹرکٹ کونسل ، ہر ڈسٹرکٹ بورڈ ، میونسپل کمیٹی کے اپنے فنڈز ہیں سے اپنے پمفلٹ وغیرہ تیار کر سکتے ہیں اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے سیاسی اغراض کے لئے یہ سوا لاکھ روپیہ صرف کیا ہے تو میں ایسا کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ یہ بھی ایک قسم کی فضول خرچی ہے ۔ جو کہ مجھے اس پیراگراف میں نظر آئی ہے ۔ گورنمنٹ گرانٹ تو دے سکتی ہے لوکل باڈیز کے لئے لوکل کونسل کے لئے کہ وہ اس کو اپنے جائز مصارف میں لے آئیں مثلاً بعض دفعہ پراپیگنڈہ کے لئے بھی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن یہ جو ایک لاکھ ۲۵ ہزار کی رقم ہے میں allege کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں وزیر خزانہ سے کہ وہ اس رقم کو پڑتال میں لائیں اور دیکھیں کہ یہ ایک لاکھ ۲۵ ہزار کہیں کسی جگہ کسی جلسے کے سلسلے میں تو

نہیں خرچ ہو گیا ؟ جناب والا ۔ اس سے بھی قابل اعتراض آئٹم ہے ۔

Payment of stipend to a 2nd year student of the Government Tibbia College, Bahawalpur.

اور دیتے کیا ہیں ۱۱۰ روپے ۔ یہ جناب والا اگر کوئی بڑی آئٹم ہوتی تو کیا ان کے پاس فنڈز موجود نہ تھے ۔ یہ کم و بیش ایک کروڑ سے زیادہ بچوں کے لئے وظائف رکھتے ہیں ۔ یہ وہ کون سا خوش نصیب بچہ تھا جس کے لئے انہوں نے کنٹنجنسی میں سے اس آئٹم کو مہیا کیا ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے بعد یہ دیکھئیے ایک اس سے بھی قابل اعتراض آئٹم ہے ۔

Minister of Finance : Sir, the Supplementary Budget has already been passed.

Malik Muhammad Akhtar : It has been passed but what do you propose to do ?

وہ اگلے سال بھی پاس ہو گا ۔ پہلے میں اپنے لئے دعا مانگتا ہوں اور اگر ہم دونوں بچارے ہوئے خدا کرے کہ رہیں ۔ تو بہر حال جناب سپیکر ۔ یہ اینٹی کورپشن ڈیپارٹمنٹ کی لاہور کی بلڈنگ کا جو اس کے کرایہ کی ادائیگی سے متعلق ہے ۔ یہ جناب والا ۲ ہزار کی رقم ہے تو یہ جناب کیسے

کنٹنجنسی آئٹم بن گئی یہ کیسے unforeseen expenditure بن گیا ۔ جناب والا یہ اخراجات تو سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ میں بھی آ سکتے تھے لیکن کنٹنجنسی آئٹم میں حکومت سپلیمنٹری بجٹ سے بھی زیادہ اختیارات دیدتی ہے کیونکہ ان کو کوئی پیشگی منظوری نہیں لینی ہوتی ہے ۔ تو جناب والا اس کے بعد مجھے یہ گزارش کرنی ہے ۔ یہاں پر نقشہ جات کی تیاری سے متعلق چیزیں ہیں نقشہ جات زمین اور ان کے ریکارڈ وغیرہ ۔ بتائیے یہ کوئی نئی آئٹم ہے اس میں ۳۰۰ روپیہ انہوں نے خرچ کیا ۔ جناب والا یہ محض محکمہ جات کی نا اہلیت ہے کہ یہ لوگ ہر وقت پرویژن نہیں کرتے یا تو آپ اس کا ہیڈنگ یہ دیدیجئے کہ یہ فالتو خرچ نیا ہے تا کہ ہم آپ کو یہ کہیں کہ نئے اخراجات کرنے کے آپ کو اختیارات ہیں لیکن اس کو کنٹنجنسی آئٹم کا ہیڈنگ دینا اور کہنا کہ یہ چیزیں unforeseen ہیں اور اس لئے ہمیں ۱۰ فیصد اخراجات کرنے کی اجازت دے دی جائے تو میں اس چیز سے اتفاق کرنے کو تیار نہیں ہوں ۔ جناب والا اس کے بعد اگلا آئٹم دیکھئے ۔ میں جناب سپیکر غیر ضروری آئٹم چھوڑے جا رہا ہوں ۔

Payment of salaries to the staff of the Dairy Technology and Processing Section of the College of Animal Husbandry, Lahore.

کیا جناب والا اس کی پرووِیژن ریگولر نہیں ۔ اگر اجازت دیں تو ریگولر پرووِیژن اس کی نکال کر عرض کروں ۔

جناب والا ۔ پھر یہ جو ۴۰ روپے کی رقم ہے وہ اسے New Expenditure میں کیوں نہیں رکھتے ۔ جناب والا ۔ در اصل طریق کار یہ ہونا چاہئیے ۔ آئین کا چونکہ تقاضا ہے اس لئے ہم سب لوگ پابند ہیں کہ انہیں دس فیصد رقومات دے دیں ۔ ایک اچھے امین اور امانت دار کی طرح انہیں یہ کہنا چاہئیے تھا کہ یہ جو دس فیصد تم نے ہمارے اختیارات میں دیا تھا ۔ اس میں سے ہم نے دو لاکھ یا ایک لاکھ صرف کیا ہے ۔ یہ نہیں کرنا چاہئیے کہ یہ New Expenditure جو کہ ووٹیبل آئٹم ہے اس میں یہ تمام کے تمام اخراجات کر کے ہمارے پاس آ جائیں ۔ آگے دیکھیں بڑی heavy رقم ہے ۔

Payment of travelling allowance to the members of the Agricultural Market Committee 15,000/-

جناب والا ۔ ایگریکلچرل مارکیٹنگ کمیٹی کے ممبران کو ۱۵ ہزار روپے کا ٹی اے دیا گیا ہے ۔ کرمانی صاحب یہ آئٹم آپ کے چیک کرنے والا ہے ۔ یہ ۱۵ ہزار کی رقم کس کو دی گئی ۔ وہ کون لوگ تھے ۔ کیا وہ افسران تھے

یا نان آفیشل ممبران تھے اس کمیٹی کے ۔ اگر ایسا تھا تو اس کی ریگولر پرووِیژن کیوں نہیں کی گئی ۔

جناب والا ۔ اب آگے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ یہ ایک لاکھ ۶۴ ہزار ۷۰۹۰ روپے کا جو آئٹم ہے دراصل میں اسے ایسے اخراجات قرار دوں گا جو افسروں کو بے نقاب کرتے ہیں ۔ اس آئٹم میں یہ ہے :۔

Grant of additional funds for travelling allowances and contingencies to the Services and General Administration Department 1,64,709/-

جناب والا۔ یہ ایک لاکھ ۶۴ ہزار ۷۰۹ روپے کا ٹی اے ان کو دیا گیا ہے ۔ کیا یہ چیز ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ جس پر ہم نے دو روز قبل بحث کی تھی ۔ کیا اس میں یہ ٹی اے شامل نہیں ۔ کیا یہ ایسا ٹی اے اور ڈی اے تو نہیں جو افسروں نے ان حدود سے باہر جا کر حاصل کیا ہو جن کے اندر رہتے ہوئے وہ الاؤنس حاصل کرنے کے حق دار نہیں تھے ۔

جناب والا ۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں ۔ اس سے آگے ہے :۔

Additional funds to the Communications and Works Department for the completion of certain works– 35,83,420/-

جناب والا۔ یہ ۳۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۴۲۰ روپے کا آئٹم ہے ۔ اب بتائیے کہ

کیا یہ آئٹم ڈیولپمنٹ کے بجٹ میں نہیں آتا ۔ کیا اسے وہاں نہیں ہونا چاہیئے تھا ۔ کیا جناب کرمانی صاحب اس کی تفصیل میں جائیں گے ۔

Additional funds for the completion of buildings of the Artificial Insemination Centres in Lahore Division.—1,48,000/-

جناب والا ۔ اس سے اگلا آئٹم ہے ایک لاکھ ۴۸ ہزار کا ۔ کیا یہ باقاعدہ ڈویلپمنٹ میں نہیں آنا چاہئیے تھا ۔ یہ کوئی بھی ایسا خرچ نہیں جو unforeseen ہو یا جس کے لئے کوئی ایمرجنسی ہو ۔ اس کے بعد ایک اور بہت بڑا آئٹم ہے ۔

Adjustment of debt raised by the State Bank of Pakistan—65,00,000/-

میں یہ سمجھتا ہوں کہ کنٹنجنسی میں یہ ۶۵ لاکھ پروویژن نہیں کی جا سکتی ۔ یہ خلاف قاعدہ بات کی ہے انہوں نے ۔ یہاں پر مجھے یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے غلط استعمال کیا ہے اپنے اختیارات کا ۔ میں پھر یہ سمجھتا ہوں کہ آئین کے مطابق یہ ۶۵ لاکھ یہاں پرووائڈ کیا جا سکتا ہی نہیں ۔ یہ Debts & loans کی رقم ہے ۔ یہ اسے کنٹنجنسی کے اکاؤنٹ میں یہاں دیتے ہیں ۔ اس کے بعد ویسی ایک رقم آگے ہے اور وہ بڑی قابل اعتراض رقم ہے جناب والا ۔

Procurement of jeeps and trucks under the local currency Programme-Public Safety Project.—5,14,370.

جناب والا ۔ ۵ لاکھ ۱۴ ہزار ۳۷۰ روپے کو انہوں نے اپنے افسران کو عیاشی کرانے کے لئے رکھا ہے ۔ کہ وہ جیپوں میں سواری کریں ۔ پیدل نہ چلیں ۔ انہوں نے یہ رقم ۵ لاکھ روپے جیپوں اور ٹرکوں کے لئے ان کو دے دی ۔ جناب والا ۔ کیا یہ New Expenditure کا آئٹم نہیں ۔ اس سے زیادہ flagrant abuse of law کیا ہو سکتا ہے ؟ مجھے شکایت ہے کرمانی صاحب سے کہ انہوں نے کیوں اس کی منظوری دی ۔ اگر ان کی تقرری سے پہلے یہ صورت ہوئی پھر بھی ان کو واجب تھا کہ وہ ہدایات جاری کرتے کہ انہیں ان رقومات کے اندر صرف لہ کیا جائے ۔

جناب والا۔ اس کے بعد مجھے اس رقم پر اعتراض تو نہیں ۔ مگر طریق کار پر ضرور اعتراض ہے ۔

Payment of Superannuation allowances and pensions and equated payment of commuted value of pensions transferred from capital etc.— 46,92,100/-

۴۶ لاکھ ۹۲ ہزار ایک سو روپیہ ۔ کیا جناب والا ۔ آئین کی دوسری ترمیم کے بعد یکلخت یہ مصیبت پڑ گئی ۔

Minister of Finance : What are you discussing ?

Malik Muhammad Akhtar : How you are abusing the contingency.

Minister of Finance : Which document are you reading from ?

Malik Muhammad Akhtar : Supplementary Budget 1966-67.

یہ ڈاکومنٹ جو ہمارے پاس ہے کیا یہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں آپ کے دوران حکومت میں مرتب نہیں ہوا ہے ۔ مجھے آپ سے توقع ہے کہ آئندہ آپ اس کا انسداد کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی سردار عطا محمد ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ یہ بڑا قیمتی ٹائم ہے اسمبلی کا ۔ میں ان کو نہایت ادب اور عاجزی سے گزارش کرتا ہوں کہ جتنا آپ خرچ یہاں کرتے ہیں آپ بجٹ کی منظوری سے پہلے اپنی مشنیری کو درست کیجیئے ۔ ایک بار پھر میں آپ سے کہتا ہوں کہ اپنی مشینری کو درست کیجئے اور صحیح طور پر خرچ کریں ۔ آپ صحیح طور پر خرچ نہیں کرتے ہیں ۔ ان مختصر الفاظ میں میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, this contingency item is always provided everywhere in the Budget Estimates. Now Sir . . . . . .

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ملک اختر صاحب کی اس بات کا ضرور جواب دیں کہ جیپیں عیاشی کے لئے ہیں ۔ کیا افسران کا باہر جانا یا دورے پر جانا یہ عیاشی میں شامل ہے ۔ میں ان کی ان باتوں کا جواب چاہتا ہوں ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ جناب والا۔ اگر آپ مجھ سے یہ کہیں کہ آج میں ان کی تقریروں کا جواب دوں تو میں اس چیز کو مان لوں گا کہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ جو کچھ ملک اختر صاحب نے فرمایا ہے اس کا جواب دے سکوں ۔ کیونکہ میں تو اس وقت تک یہ فیصلہ نہیں کر پایا کہ انہوں نے فرمایا کیا ہے اور وہ کیا کہہ رہے تھے۔ وہ کس منزل کی طرف ہمیں لے جا رہے تھے ۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس جانب سے اس آئٹم کے بارے میں کہہ سکتے تھے وہ کہہ نہیں پائے لہذا اگر میں بغیر جواب دیئے بیٹھ جاؤں تو یہ نا مناسب نہ ہو گا لیکن چونکہ میرے ایک عزیز بھائی نے یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے چلتے چلتے افسران پر کیچڑ اچھالا ہے اور وہ اپنی عادت سے مجبور ہیں ۔ وہ یہ عادت ساری

عمر اپنے ساتھ رکھیں گے کیونکہ وہ عمر کے اس حصے میں پہنچ گئے ہیں جس حصہ میں عادت سے چھٹکارا پانا آسان نہیں ۔ جو اعتراض جناب رائے منصب علی خان صاحب نے اٹھایا ہے ۔ در اصل اگر غور کیا جائے تو انہوں نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ اس اعتراض کا جواب بھی دے دیا ہے ۔ اس زمانے میں افسران کے جو فرائض ہیں وہ نہ صرف زیادہ ہو گئے ہیں بلکہ ان کی نوعیت بھی بدل گئی ہے ۔ Developing اکانومی میں اب افسران کا کام محض رکھوالی کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے ضلع میں ترقی کے منصوبوں کی دیکھ بھال بھی کرنا ہے ۔ وہاں اگر افسران کے پاس اپنی کارکردگی میں استعداد پیدا کرنے کی غرض سے چند جیپیں یا چند ٹرک یا چند وہیکل مہیا کر دی جائیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کیا قباحت پیدا ہو جاتی ہے ۔ اگر آپ غور فرمائیں کہ دنیا میں آپ کوئی ملک ہمیں بتا سکتے ہیں خاص کر ایسا ملک جو ترقی پذیر ملک ہو جہاں پر افسران ترقی کی سکیموں پر کام کر رہے ہوں اور ان کو ٹرانسپورٹیشن کی کم سے کم ضروریات میسر ہوں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ اس زمانے میں . . . .

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا۔ مجھے اس بات کا جواب دیں کہ unforeseen item ہنگامی حالات کے وقت ہوتی ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ خدا رحم کرے ۔ خدا رحم کرے ۔ کسی دریا میں طغیانی آ جاتی ہے ۔ بہت سے علاقے طغیانی کی نذر ہو جاتے ہیں وہاں ریلیف کے کاموں کے لئے آپ کے پاس کوئی وہیکل ہونی چاہئے اس میں کیا عجوبہ ہے ۔ خدا کرے ایسا نہ ہو contigency item صرف کرنے کی ضرورت کا موقع ہی نہ آئے ۔ ہماری دعا ہے (لیکن ہو سکتا ہے کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں) کہ حکومت کو نہ صرف روپیہ ہی خرچ کرنا پڑے بلکہ وہ روپیہ جیپوں اور ٹرکوں کی فروخت سے خرچ کرنا پڑے ۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے ۔ لیکن اگر ہم افسران سے یہ ٹرانسپورٹیشن چھین لیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ترقی کی رفتار رک جائے گی جو منصوبہ بندی ہم اگلے سال میں پوری کرنا چاہتے ہیں وہ پوری نہیں کر پائیں گے۔ میں حیران ہوں کہ اتنے فہیم اور اتنے ذہین اور اتنی فراست کے مالک اس زمانے میں اس انداز سے اور اس قسم کی باتیں بڑے اعتماد کے ساتھ فرما رہے ہیں شاید انہوں نے یہ باتیں اس لئے کہی ہیں کہ آج ان کے پاس

اس ہاؤس میں کہنے کے لئے کچھ نہیں تھا ۔ اگر ان کے پاس کچھ دلائل ہوتے ۔ اگر ان کے پاس کہنے کے لئے کچھ وزنی باتیں ہوتیں تو آج یہ باتیں نہ کہتے ۔

حضور والا ۔ آپ ذرا پچھلے سال کے سپلیمنٹری بجٹ پر نگاہ دوڑائیں اس میں آپ دیکھیں گے کہ جتنی بھی چیزوں کے لئے اور جن باتوں کے لئے contingency item سے خرچ کیا گیا وہ اسی مد سے خرچ کیا گیا ۔ وہ ایسے پروگرام تھے وہ ایسی سکیمیں تھیں جو کہ حکومت نے پہلے ہی پاس کی ہوئی تھیں ان کی افادیت کے بارے میں دو رائیں نہیں تھیں ۔ اگر کوئی ایسا سوقعہ آ جائے جس سے وہ رقم کم ہو جائے تو خدا رحم کرے جیسا کہ میں نے مثال کے طور پر عرض کیا ہے کہ اگر دریاؤں میں بے وقت طغیانی آ جائے جس سے صوبہ میں بہت سے مکانات کو نقصان پہنچے یا فصلوں کو نقصان پہنچے تو اس صورت میں حکومت اس مد کی طرف رجوع کرتی ہے ۔ یہ تو ہوش مندی کی دلیل ہے ۔ یہ تو فراست کی بات ہے کہ حکومت نے ناگہانی خرچ کے لئے ایک contingency item متعین کی ہے اور وہ اس ہاؤس کے سامنے یہ چیز لائے ہیں ۔ لیکن اگر ملک اختر صاحب کی تجویز مان لی جائے کہ اس

contingency item کو بالکل نکال دیا جائے اگر آنے والے سال میں خدا نہ کرے ایسی صورت پیدا ہو جائے تو مزید روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو اس صورت میں کیا کیا جائے گا ؟ پھر اس صورت میں صوبہ میں confusion پیدا ہو جائے گی ۔ حکومت کی مشینری میں گڑ بڑ پیدا ہو جائے گی ۔ میرے خیال میں اگر وہ اس چیز پر دوبارہ غور فرمائیں اور اپنے ارشادات کو تولنے کی سعی فرمائیں تو وہ محسوس کریں گے کہ حکومت کا نقطہ نظر نہ صرف معقول ہے بلکہ یہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی گزارا نہیں ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ۱۹۶۷-۶۸ء کے Annual Budget Statement میں Total Expenditure Charge ۱۹۲۶۳۸ کروڑ کی اس رقم کے ہوتے ہوئے حکومت نے contigency item کے لئے ۲۳ کروڑ روپے کی رقم مہیا کی ہے وہ بھی ۱۰ فیصد سے کم ہے ۔ یہ رقم اتنی زیادہ نہیں ہے ۔ ماضی کے تجربات ہمیں بتاتے ہیں کہ ایسی رقم کی ہمیشہ حکومت کو مشکل اوقات میں ضرورت پڑتی ہے ۔ دانشمندانہ تجربہ ہے اور فراست کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس آئٹم کو حکومت کے لئے مختص رکھیں ۔

محفوظ رکھیں اگر ایسا نہ کیا گیا تو آنے والے عرصہ میں ہو سکتا ہے کہ حکومت کے لئے بے شمار دشواریاں پیدا ہو جائیں ۔ یہاں میرے دوستوں نے انہیں دنوں اس ایوان میں حکومت کا تمسخر اڑایا تھا اور یہ کہا گیا کہ اس حکومت کے پاس imagination نہیں ہے ۔ اس حکومت کے پاس پلاننگ نہیں ۔ اس حکومت کے پاس لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے جذبات نہیں ۔ حضور والا جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ اس آئٹم کے رکھے بغیر کوئی مہذب حکومت ۔ کوئی ترقی پذیر یا ترقی یافتہ حکومت چل نہیں سکتی ۔

جناب والا ۔ میں ان گزارشات کے ساتھ ان کی کئی اور باتوں کا نہ جواب دیتے ہوئے آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ ڈسکشن کو ختم کریں ۔ اور مجھے امید ہے کہ ایوان کے معزز ممبر صاحبان میری ان باتوں سے قائل ہو گئے ہوں گے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is now adjourned to meet tomorrow at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.30 a.m.) till 8.00 a.m. on Thursday, the 29th June, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 6959)

FROM—

THE CHIEF ENGINEER IRRIGATION, BAHAWALPUR REGION BAHAWALPUR

To

MR. GHULAM AHMAD ASGHAR,

Executive Engineer, Dallas Division, Rahimyar Khan.

No. B/64/15033/3/64, dated 13th May 1964.

Subject—SUPERINTENDING ENGINEER'S INSPECTION OF HAKRA DIVISION

Mr. Muhammad Shoaib, Sub-Divisional Officer in your Division, while posted as Sub-Divisional Officer, Fortabbas Sub-Division made the final payments of the following works to the contractor in M. Book No. 263 which was a check Measurement Book. This is against the Codal Rules and leads to suspect as to why the Sub-Divisional Officer entered the original measurement of petty payments in check Measurement Book instead of check measure as required under Rules and why the bills are not entered by the concerned in his Measurement Book.

Serial No.	Name of work	Name of Contractor	Amount paid	Page of M. Book
1.	Removing earth heaps on both sides of outlet No. R. D. 80970 L, 83220 and 90880, Hakra Right.	Muhammad Shah.	Rs. 190, Vr. 18, dated 11th October 1963.	114
2.	Stg. Bank of Hakra Right RD 72560 to 73000 Right.	Ditto	Rs 191, Vr. 18 dated 11th October 1963.	115
3.	Widening road RD-37760 to 38060 Hakra Right.	Ditto	Rs. 133, Vr. 18 dated 11th October 1963.	117
4.	St. Weak reaches between RD-28000 to 48000 H. R.	Ditto	Rs. 258, Vr. 18 dated 11th October 1963.	121
5.	A. M. & R. III Distributory, Hakra Right.	Ditto	Rs. 171, Vr. 17, dated 11th October 1963.	122
6.	Bed trimming both side from RD 162 to 248 Hakra Right.	Baloch Khan	Rs. 619	123
7.	Bed clearance of Hakra Right from R.D. 162 to 182.	Ditto	Rs. 363.	127

Besides the above irregularity the payments for works against item No. 4, 6 and 7 exceeded Rs. 200/00 for which work order was to be executed but the Sub-Divisional Officer did not execute any work order which is against the Codal Rules.

You are, therefore, requested to please obtain the explanation of the Sub-Divisional Officer concerned and submit the same to this office by 31st May 1964 for the information of the Chief Engineer.

MUHAMMAD ALI
ASSISTANT ACCOUNTS OFFICER
for Chief Engineer, Irrigation Bahawalpur

COPY *of letter No.* 116/16/1-*E, dated* 11*th March* 1967, *from the Sub-Divisional Officer, Badomalhi Link/Sub-Division to the Executive Engineer Pasrur, Link Division Sialkot.*

Subject—S.E. INSPECTION OF HAKRA DIVISION.

Reference—Your endorsement No. 2666/P.F., dated 26th December, 1966.

I have the honour to report as under—

(1) That during my incumbancy as S.D.O. Fortabbas no such irregularities were pointed out to me to enable me to reply to the objections by consulting the relevant records.

(2) That at this stage when I have since been transferred from that Sub-Division it is not possible for me to furnish the explanation without consulting the records.

It is, therefore, requested to kindly supply me the relevant records for examination for submission of my explanation.

S. M. SHOAIB
S.D.O., Badomalhi.

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 6°61)

To—

The Deputy Commissioner, Stalkot.

SIR, very respectfully we the proprietors of village Nurpur in Tehsil Pasrur beg to make the following submissions in the hope that you will be pleased to consider our grievance and issue necessary orders to redress them.

Ever since our lands were requisitioned by Government in connection with Marala Ravi Link Canal we are being subjected to untold trials and tributions. In the first instance the canal was made to pass through the entire length of the village area and thereafter in the year 1957 marginal enhancements were constructed right from syphon Nurpur to Nala Degh with the result that we have been deprived of the entire area of village Nurpur and we have been rendered homeless and in our own village and our position is not better than that of refugees. Despite the fact that our lands were taken over by Government more than a decade ago we have not been compensated both for lands and standing crops so far. There is

no reason as to why Government would have cold storaged the award of compensation for such a long time.

It is most unfortunate that we have been confronted with another trouble. The canal authorities have forcibly taken over about five acres of area situated in between two spurs to the east of canal colony extending upto marginal bund. This area has all along been in the possession of the proprietors, who had got standing crops therein. This area had not been acquisitioned by Government and no notice for its acquisition was ever issued. We the proprietors have held the possession of this area in their own right and title. It is most lamentable that responsible officers who should have recourse to due process of law to taken over the possession of this area could not resist the temptation of forcibly occupying the said area. We are already in amiserable position. As stated above most of our area taken over by the Government for the construction of canal and embankments and the present forcible possession of our remaining area has crushed us altogether.

In the circumstances it is submitted that you will kindly look into the matter and issue necessary instructions to the officer concerned enjoining them to restrain from taking forcible possession of the above area and to restore the same to the village proprietors by a very early date.

Proprietors of Village
Nurpur, Tehsil Pasrur.

Signed

(1) Karam Dad, son of Nathu.

(2) Faqir Muhammad, son of Bahawal Bux.

(3) Ibrahim, son of Allah Dad.

(4) Abdullah, son of Mahand.

(5) Shukar Din, son of Mohkam Din.

(6) Jalal, son of Bland and other residents of village Nurpur.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 7597)

STATEMENT SHOWING NAME OF DRAINS THEIR LENGTH LOCATION ETC :

IN SWABI TEHSIL FALLING IN SAWABI IRRIGATION DIVISION

S. No.	Name of drain	Length		Village concerned location
	SAWABI TEHSIL	M	F	
1.	Darra Drain	1	1000	Darra
2.	Matha Shagai Drain	3	4000	Yar Hussain
3.	Ziam Drain	2	3050	Ziam
4.	Branch No. 1 of Ziam Drain	1	1000	Ziam
5.	Sub Branch No. 1 of Ziam Drain	0	1100	Ziam
6.	Shang Dheri Drain	3	62	Nazar

Amount

Provision during				Expenditure during				R
63-64	64-65	65-66	66-67	63-64	64-65	65-66	66-67	
—	—	—	—	—	—	—	—	
—	—	—	—	—	—	—	—	
—	—	—	—	—	—	1708	—	
—	—	—	—	—	—	—	—	
—	—	—	—	—	—	—	—	
—	—	—	2000	—	—	—	1900	

1	2	3		4
7.	Branch No. 1 of Chang Dheri Drain	0	1520	Nazar
8.	Chillo Drain	2	3000	Nazar
9.	Branch of Chillo Drain	1	3900	Nazar
10.	Branch A of Matha Shagai Drain	0	2684	Yar Hussain
11.	Branch B of Matha Shagai Drain	0	1200	—do—
12.	Branch C of Matha Shagai Drain	0	3100	—do—

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	1590	—	—	—	1580
—	—	—	—	—	—		—
—	—	810	—		—	—	—
—	—	360	—	—	—	—	—
—	—	830	—	—	—	—	—

1	2	3		4
13.	Shamshak Drain	3	3100	Gidar
14.	Giddar Drain	2	1100	—do—
15.	Jattan Drain	2	3000	—do—
16.	Dhobian Drain	1	3000	Dhobian
17.	Sheikh Jana Drain	1	750	Shiakh Jana
18.	Hamza Dher Drain	2	3500	Hamza Dher

5	6	7	8	9	10	11	12
2730	—	—	—	2760	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	1386	—
—	2000	—	4060	—	—	—	990
—	—	—	—	—	1308	—	—
—	—	—	—	—	3535	—	—

1	2	3		4
19.	Branch No. 1 of Hamza Dher Drain	0	1025	Hamza Dher
20.	Branch No. 2 of Hamza Dher Drain	0	2950	—do—
21.	Main Drain	3	900	Nazar
22.	Dab Drain	2	1250	Hamza Dher
23.	Branch of Dhobian Drain	0	2000	Dhobian
24.	Drain No. 2 of Zaim Drain	1	4000	Ziam

12						
11						
10						
9						
8						
7				3500		
6						
5						

1	2	3		4
25.	Shamshak Drain No. 1	1	3300	Gidar
26.	Shanri Drain	2	000	Yar Hussain
27.	Main Wand Drain	2	1500	Mangai
28.	Shahida Dab Drain	2	3300	—do—
29.	Branch of Matha Shagai Drain	0	2800	Yar Hussain
30.	Branch of Giddar Drain No. 1	0	3350	Gidar

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	1360	—	—	—	1693	—	—
—	—	—	2500	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—

1	2	3		4
31.	Branch No. 2 of Shamshak Drain	1	2500	—do—
32.	Branch No. 2 of Giddar Drain	1	2000	Gidar
33.	Branch No. 2 of Ziam Drain	1	1000	Ziam
34.	Pao Dher Drain	2	000	Spinkani
35.	Partaged Drain	5	2850	Dodher
36.	Bamkhel Drain	1	4275	Bamkhel

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	3000	—	—	—	1243	—	—
—	8000	6000	—	—	—	—	—
—	5000	2000	2930	—	—	—	—

1	2	3		4
37.	Khora Khana Drain	1	4000	—do—
38.	Babu Cut Drain	0	3400	Bam Khel
39.	Nagra Drain	0	3550	Marghuz
40.	Durrab Drain	0	1900	—do—
41.	Hassan Pur Drain	0	2600	—do—
42.	B.R. No. 1 of Bamkhel Drain	0	1325	Bam Khel

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	2760
—	—	—	1160	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	1100
—	—	—	—	—	—	—	—
—	3000	—	—	—	—	—	—
—	—	—	460	—	—	—	—

1	2	3		4
43.	B.R. No. 2 of Bamkhel Drain	0	1375	—do—
44.	B.R. No. 3 of Bamkhel Drain	0	1400	—do—
45.	B.R. No. 4 of Bamkhel Drain	0	2800	—do—
46.	Sub B.R. No. 1 of Bam Khel Drain	0	1200	—do—
47.	Storm Water Drain	0	2100	Panj Pir
48.	Khunda Main Drain	4	000	Khunda

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	290	—	—	—	430
—	—	—	—	—	—	—	270
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	400	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	2000	—	—	—	—	—

1	2	3		4
49.	B.R. No. 1 of Khunda Drain	0	2000	—do—
50.	B.R. No. 2 of Khunda Drain	0	2075	—do—
51.	Shah Mansoor Drain	0	2100	Shah Mansoor
52.	B.R. No. 3 of Khunda Drain	0	4250	Khunda
53.	Jangi Dher Drain	2	2000	Jangidher
54.	Lahore West Drain	3	1100	Lahore

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	1918	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	1600	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—

1	2	3		4
55.	Lahore West Br : Drain	0	2500	—do—
56.	Exist Lahore Minor Tail Drain	0	2400	—do—
57.	Lahore East Drain	2	4100	—do—
58.	Zakaria Minor Tail Drain	0	2900	Zakaria
59.	Tor Dher West Drain	4	987	Tor Dher
60.	Tor Dher Central Drain	1	1100	—do—

5	6	7	8	9	10	11	12
—	6000	1500	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	500	—	—	—	—	—
—	6500	1000	—	—	—	1242	—
—	—	—	—	—	—	—	—
	2000	5000	—	—	—	—	—

1	2	3		4
61.	Exist Jahangira Br : Minor Tail Drain	0	3200	Jhangira
62.	Tor Dher East Drain	2	3360	Tor Dher
63.	Exist Jalbal Br : Minor No. 2 Tail Drain	0	2100	Jalbai
64.	Exist Manki Minor No. 2 Tail Drain	0	1000	Manki
65.	Chountra Drain	3	400	Chountra
66.	Jalbai East Drain	2	3600	Jalbai

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	800	—	—	—	—	—
—	—	2000	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
1800	—	1500	—	1813	—	—	—

1	2	3		4
67.	Jalbai West Drain	1	1300	—do—
68.	Jalbai West Br : Drain No. 1	0	3800	—do—
69.	Jalbai West Br : Drain No. 2	0	2900	—do—
70.	Jalsai Drain	5	1000	Jalzai
71.	Jalsai Br : Drain	1	400	—do—
72.	Beka Drain	3	4300	Beka

5	6	7	8	9	10	11	12
—	2000	—	1500	—	—	—	—
—	500	—	—	—	—	—	—
500	—	—	—	485	—	—	—
480	—	—	—	468	—	—	—
—	—	5000	—	—	—	—	—
—	2000	—	—	—	—	—	—

1	2	3		4
73.	Exist Bazar Minor Tail Drain	0	2600	Bazar
74.	Bullar Drain	10	2000	Sard China
75.	Basargai Drain	3	3500	Bazar gai
76.	Branch No. 1 of Bazar Sai Drain	4	2000	—do—
77.	Sub Branch No. Bazar Sai Drain	1	1800	—do—
78.	Sub Branch No. 2 Branch No. 1 of Bazar Gai Drain	0	3000	—do—

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	2000	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
2000	1500	2000	—	1990	1599	—	1580
—	—	1000	—	—	—	—	940
—	—	—	—	—	—	—	—

1	2	3		4
79.	Sub Branch No. 3 of No. 1 of Bazar Gai Drain	0	2500	—do—
80.	Sub Branch No. 4 of No. 3	0	3250	—do—
81.	Branch No. 3 of Bazar Gai Drain	1	2500	—do—
82.	Branch No. 4 of Bazar Gai Drain	0	4500	—do—
83.	Br. of Sub Br. No. 4 of Br. No. 1 of Bazar Gai	0	2500	—do—
84.	Branch No. 2 of Bazar Gai Drain	0	4500	—do—


12
11
10
9
8
7
6
5

1	2	3		4
85.	Bari Drain	1	1200	—do—
86.	Yar Hussain	1	1500	Yar Hussain
87.	Sadri Drain	2	1000	Sadri
88.	Khamachi Drain	1	300	Dandokai
89.	Managai Drain	0	1800	Managai
90.	Managai Branch Drain	1	000	—do—

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	600	—	—	—	—	740
1190	—	1200	—	1185	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—

1	2	3		4
91.	Dagai West Drain	2	2500	Dagai
92.	Dagai East Drain	1	2000	—do—
93.	Dagai West Branch No. 1 Drain	0	2700	—do—
94.	Dagai No. 2	1	600	—do—
95.	Ghazi Kot Drian	2	475	Ghazikot
96.	Sadri Branch Drain	0	2800	Sadri

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	—
1200	—	1200	—	1203	911	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	900	860	—	—	—	800

1	2	3		4
97.	Ballo Drain	0	4900	Bazargai
98.	Rashaki Drain	0	500	Rashaki
99.	Yaqubi Drain	1	200	Yaqubi
100.	Yaqubi Branch Drain	0	3500	—do—
101.	Sard China, Drain	0	2000	Sard China
102.	Bashrma Drain	0	1200	Dandokai
103.	Barvazai Drain	2	4300	Yaqubi

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
1200	—	1200	760	1206	—	—	700
—	—	—	800	—	—	—	750
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—

1	2	3		4
104.	Jattai Drain	0	4750	Sadri
105.	Rashaki Branch Drain	0	1600	Rashaki
106.	Sub Branch of Giddar Branch Drain	1	300	Gidar
107.	Surkh Bher Branch No. 1	0	1774	Surkhderi
108.	Surkh No. 2	1	4850	—do—
109.	Surkh No. 3	1	1000	—do—
110.	Branch No. 1 of Ismaila Drain	1	1200	Ismaila

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	1760	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	660
—	—	—	—	—	—	—	—

APPROVED

8673

1	2	3		4
111.	Branch No. 2 of Ismaila Drain	0	2700	—do—
112.	Branch No. 3 of Ismaila Drain	0	4500	—do—
113.	Adina Drain	2	4500	Nazar
114.	Daulat Drain	1	1000	Daulat
115.	Branch of Daulat Drain	0	4500	—do—
	G. Total :—	183	1987	37

5	6	7	8	9	10	11	12
—	—	—	1080	—	—	—	1080
	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	—	—	—	—	—
—	—	—	2000	—	—	—	1900
—	—	800	—	—	—	—	—
—	—	700	—	—	—	—	—
11100	: 42860	46000	: 20740	11100	: 10289	6254	18100

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 7755)

Telephone No. 7534

Dr. FAYYAZ HUSSAIN
M.B.B.S.

CLINIC
22/23 Harike Road,
Lahore Cantt.

Regd. No. 1710. Dated : 7-12-61.

This is to certify that Mian Muhammad Aslan Butt has been under my treatment a frequent intervals as a case of Chronic Abdomen and moderate diarrhoea, Colicky pain and Syncopal. attacks, for the last one year. At present, too he is getting treatment for this ailment for the last three days. Therefore, on account of this his health has broken down considerably.

He is advised to avoid exertion and do light work.

Sd.
FAYYAZ HUSSAIN

To

The Divisional Superintendent,
Pakistan Western Railway,
Lahore.

Sir,

Reg : Change in constitution.

I respectfully beg to state as under :—

That I am the licensed Portor Contractor for the last 15 years and as also the Loading and Unloading or otherwise Handling Contractor of Parcel and Luggage for the last 5 years at the Lahore Railway Station.

You will appreciate that I have always been rendering the above services to the entire satisfaction of the Railway Administration. Since quite some times I have not been keeping good health and the medical authorities have asked me to take some rest, or otherwise my health is bound to deteriorate. In this connection necessary medical certificate is enclosed for your perusal.

Keeping in view the above medical advice, I have wholetime engaged my two sons namely Haroon Aslam and Mahmood Aslam to associate me in the above business and accordinly I have execute a partnership deed with my above named sons.

Hence-forward the name of my firm would be M/s. Mohd. Aslam Butt and Sons. Attested copies of partnership deed, duly registered with the registrar of Firms and powerof attorny are enclosed for your consideration. In view of the above it is requested that change in the constitution may kindly be approved and fresh agreement of the above contracts may be made in the name of M/s. Mohd Aslam Butt & Sons. In support of my above request. I may quote below some of the cases wherein the change in the constitution have been agreed to.

1. M/s. Abdul Rehmam and Mohd Amin L/Porter Contractor, Karachi.
2. Sardar Dost Mohd & Sons L/Porter Contractor, Rawalpindi.
3. M/s. Amanat Ali & Sons Vending & Dining Car Contractors, PWR, LHR.

I shall be highly grateful to you for your above act of kindness.

Thanking you

Sd.
Yours obediently,
(Mohd Aslam Butt.)

APPENDIX V

(Ref : Unstarred Question No. 314)

DISTRICT MULTAN

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		(Act XIX of 1883)	(Act XVII of 1958)	(Act XIX of 1883)	(Act XVII of 1958)
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—
4.	October	—	5,000	71,700	1,10,200
5.	November	31,700	28,650	51,250	57,750
6.	December	33,900	54,850	34,750	15,250
7.	January	38,750	19,250	37,800	13,500
8.	February	23,050	—	34,225	4,000
9.	March	20,000	8,250	3,750	
10.	April	67,250	45,700		
11.	May	29,500	22,050		
12.	June	59,250	16,250		
	Total :—	3,03,400	2,00,000	2,33,475	2,00,700

APPENDIX

8077

DISTRICT SAHIWAL

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		(Act XIX of 1883)	(Act XVII of 1958)	(Act XIX of 1883)	(Act XVII of 1958)
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	1,250	6,000	—	1,500
4.	October	1,500	19,600	—	31,000
5.	November	—	28,990	10,000	53,800
6.	December	17,750	26,700	5,000	15,000
7.	January	20,000	48,500	—	—
8.	February	—	52,000	—	58,475
9.	March	22,000	37,000	12,500	29,530
10.	April	11,250	12,000	3,750	250
11.	May	11,250	1,900		
12.	June	41,000	6,500		
	Total :—	1,26,000	2,40,000	31,250	1,89,555

DISTRICT MUZAFFARGARH

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		(Act XIX of 1883)	(Act XVII of 1958)	(Act XIX of 1883)	(Act XVII of 1958)
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	1,250	—	500	—
4.	October	—	31,000	7,300	28,000
5.	November	4,000	14,000	5,500	12,000
6.	December	3,000	—	3,250	30,000
7.	January	4,900	—	7,000	10,000
8.	February	400	—	2,250	—
9.	March	5,950	8,000	5,700	16,000
10.	April	3,000	22,000	4,050	
11.	May	4,500	53,000		
12.	June	33,500	7,000		
	Total :—	60,500	1,35,000	35,550	96,000

APPENDIX

DISTRICT D.G. KHAN

Statement showing the expenditure

S. No.	Month	1965-66		1966-67	
		(Act XIX of 1883)	(Act XVII of 1958)	(Act XIX of 1883)	(Act XVII of 1958)
1.	July	—	—	1,000	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	—	—
4.	October	—	20,000	2,000	30,000
5.	November	14,000	1,65,000	5,000	1,00,000
6.	December	9,150	—		30,000
7.	January	11,250	—	11,750	—
8.	February	13,150	—	5,750	—
9.	March	3,750		3,500	—
10.	April	7,000		20,500	
11.	May	500			
12.	June	19,000		2,500	
	Total :—	77,800	1,85,000	52,000	1,60,000

APPENDIX VI

(Ref : Unstarred Question No. 316)

DISTRICT LAHORE
DIVISION LAHORE

Statement showing the expenditure

S. No.	Months	1965-66 July, 65 to June, 66 Act XIX of 1883	1965-66 July, 65 to June, 66 Act XVII of 1958	1966-67 July, 66 to June 67 Act XIX of 1883	1966-67 July, 66 to June 67 Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	6,000	4,000
4.	October	—	—	1,41,000	2,08,560
5.	November	26,000	7,000	91,400	55,900
6.	December	13,000	500	36,800	5,400
7.	January	4,800	—	10,000	1,000
8.	February	—	—	—	—
9.	March	18,000	—	—	3,465
10.	April	45,500	—	20,000	—
11.	May	2,14,700	—	—	—
12.	June	30,000	—	—	—
	Total :	3,52,000	7,500	3,05,200	2,78,325

APPENDIX

8081

DISTRICT SHEIKHUPURA

DIVISION LAHORE

Statement showing the expenditure

S. No.	Months	1965-66 July 65 to June 66 Act XIX of 1883	1965-66 July 65 to June 66 Act XVII of 1958	1966-67 July 66 to June 67 Act XIX of 1883	1966-67 July 66 to June 67 Act XVII of 1858
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	20,000	20,000
4.	October	—	—	—	85,000
5.	November	17,550	30.000	840	—
6.	December	—	—	—	—
7.	January	—	—	11,500	—
8.	February	—	—	7,500	—
9.	March	—	—	4,000	—
10.	April	—	—	1,250	—
11.	May	—	—	—	—
12.	June	—	—	—	—
	Total	17,550	30,000	45,090	1,05,000

DISTRICT GUJRANWALA

DIVISION LAHORE

Statement showing the expenditure

S. No.	Months	1965-66 July, 65 to June 66		1966-67 July, 66 to June, 67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	—	—	10,000	—
4.	October	—	—	10,000	32,000
5.	November	7,500	20,000	50,000	35,000
6.	December	—	—	10,000	43,000
7.	January	—	—	—	—
8.	February	20,000	25,000	10,000	3,000
9.	March	10 000	—	—	20,000
10.	April	54,000	31,000	—	—
11.	May	12,500	—	—	—
12.	June	21,000	24,000	—	—
	Total	1,25,000	1,00,000	90,000	1,33,000

APPENDIX

8083

DISTRICT SIALKOT

DIVISION LAHORE

Statement showing the expenditure

S. No.	Months	1965-66 July, 65 to June 66		1966-67 July, 66 to June, 67	
		Act XIX of 1883	Act XVII of 1958	Act XIX of 1883	Act XVII of 1958
1.	July	—	—	—	—
2.	August	—	—	—	—
3.	September	10,000	—	50,000	—
4.	October	—	—	—	70,000
5.	November	—	—	6,000	1,81,600
6.	December	3,000	—	14,000	50,000
7.	January	—	350	—	—
8.	February	—	1,200	15,000	2,000
9.	March	—	—	—	1,320
10.	April	4,000	—	—	—
11.	May	—	1,450	—	—
12.	June	3,000	—	—	—
	Total	20,000	3,000	85,000	3,04,920